اکسیرِ اعظم

(الاکسیر)

تالیف:
مسیحِ دوراں
حکیم محمد اعظم خان ناظمِ جہاں

ترجمہ و تنقیح
علامہ حکیم کبیر الدین

طبّی کمپنی
جامع مسجد روڈ : راولپنڈی

امراضِ جگر

جگر کے امراض کی تعداد حسب ذیل ہے — (۱) جگر کا سوءِ مزاج، (۲) ضعفِ جگر (۳) سدہ جگر (۴) نفخ جگر (۵) درد جگر (۶) شرقہ، (۷) اورام جگر (۸) ورم عضلات جگر (۹) ضربۂ جگر (۱۰) شق جگر (۱۱) بطو (۱۲) بثور (۱۳) خفقہ (۱۴) حصاتِ جگر (۱۵) صغر جگر (۱۶) سوء القنیہ (۱۷) استسقاء۔

جگر میں ہر قسم کا سوءِ مزاج اور امراضِ ترکیب و امراضِ تفرقِ اتصال عارض ہو سکتے ہیں اور مرض گاہے خود جگر میں ہوتا ہے اور گاہے مشارکت کے باعث جگر مبتلائے مرض ہوتا ہے — جگر اپنے مقعر کی طرف سے معدہ، اوپر کے امعاء، طحال اور مرارہ کا مشارک ہے اور اپنی محدب جانب سے حجاب، ریہ اور گردوں سے مشارکت رکھتا ہے اور عصبہ کے سبب سے دماغ کا مشارک ہے — معدہ کے اکثر امراض کے ساتھ جگر کی حالت خراب ہوتی ہے۔

وجوہ استدلال حسب ذیل جگر کی حالت پر استدلال کرتے ہیں — گاہے لمس کے ذریعہ سے جگر کی حالت معلوم کرتے ہیں جیسا کہ بالعموم ورم میں معمول ہے؛ گاہے ان اوجاع اور دردوں سے استدلال کرتے ہیں جو جگر کے ساتھ مخصوص ہیں اور گاہے ان افعال سے جو جگر سے متعلق ہیں، بعض اوقات جگر کے قریبی مشارک اعضاء مثلاً معدہ، حجاب، امعاء، گردہ اور مرارہ کے حالات سے جگر کی حالت معلوم کرتے ہیں اور گاہے نواحی سر اور طحال کے مانند ان مشارک اعضاء سے استدلال کرتے ہیں جو جگر سے دور واقع ہیں؛ گاہے سارے بدن کے عام حالات سے استدلال

کرتے ہیں، اور کاشہ ہے ان دریدوں سے جگر کی حالت معلوم کرتے ہیں جو جگر سے نکلی ہیں، اگا شہ ہو دوسرے اعضاء کی ہیئت سے اور کاشہ ہے ان اخلاط سے جو جگر میں پیدا ہو کر بدن میں پھیلتے ہیں، علاوہ بریں نواحی جگر کے بالوں سے مو افقات و مخالفات سے اور کا ہے عمر و عادت وغیرہ سے بھی استدلال کرتے ہیں۔

لمس لمس سے (چھو کر اور ٹٹول کر) جگر کی حالت معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر جگر کے کنارے شکم کی جلد حار ہو تو یہ حرارت جگر کی دلیل ہے اور اس کے ساتھ جلد نرم بھی ہو تو یہ جگر کی حرارت و رطوبت کی علامت ہے، اور اگر حرارت کے ساتھ جلد میں خشکی ہو تو یہ جگر کی حرارت و یبوست کی دلیل ہے اور اگر لمس سرد ہو تو یہ جگر کی برودت پر دلالت کرتا ہے اور سرد ہونے کے ساتھ نرم بھی ہو تو اس سے جگر کی برودت و رطوبت کا اندازہ ہوتا ہے اور خشک ہو تو برودت و یبوست کا ـــــ اس مقام کی جلد میں سختی ہونا جگر کی صلابت یا اس کے ورم صلب کی دلیل ہے، اور اس میں نفخ ہونا جگر کے ورم یا نفخ کی علامت ہے اور نفخ کے ساتھ اس میں ہلالیت محسوس ہونا اس امر کی علامت ہے کہ ورم خود جگر میں ہے اور نفخ کے ساتھ ورم میں طول معلوم ہونا یا اس کا کسی دوسری ہیئت پر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ورم خود جگر میں نہیں ہے بلکہ شکم کے عضلہ میں ہے۔

اوجاع جگر کے درد اور تکالیف سے استدلال کا طریقہ یہ ہے کہ اگر گرانی کے ساتھ تناؤ موجود ہو، تو جگر میں سدہ یا ورم ہوگا، اگر صرف تناؤ ہو تو جگر میں ریاح ہوں گی، اگر گرانی بغیر خلش کے ہو تو مادہ جگر کے جرم میں ہوگا اور اس میں ورم ہوگا یا سدہ، اور اگر گرانی کے ساتھ خلش بھی ہو تو مادہ اس جھلی کے قریب ہوگا جس سے جگر ڈھنکا ہوا ہے۔

افعال جگر جگر کے افعال مثلاً ہضم، جذب الی البدن کی طرف خون، گردے کی طرف مائیت، مرارہ کی طرف صفرا، اور طحال کی جانب سودا دفع کرنے کی حالت سے جگر کی حالت پر اس طرح استدلال کرتے ہیں کہ ان افعال میں سے کسی میں خلل واقع ہو جائے اور اس کا سبب جگر کا کوئی مشارک عضو نہ ہو تو یہ خلل خود جگر میں ہوگا، اور اس صورت میں جگر میں پیدا ہونے والا خون صاف اور عمدہ نہ ہوگا۔

مشارکت دوسرے اعضاء کی مشارکت سے استدلال کی مثال یہ ہے کہ پیاس اگرچہ معدہ سے پیدا ہوتی ہے لیکن زیادہ تر جگر کی حالت پر دلالت کرتی ہے، اسی طرح بھوک اور ہضم کی حالت سے بھی جگر کی حالت معلوم ہوتی ہے، یا مثلاً سوء تنفس اگرچہ شش اور حجاب سے تعلق رکھتا ہے مگر کبھی اس کا تعلق جگر سے بھی ہوتا ہے، اسی طرح بول و براز کی قسموں سے بھی جگر کی حالتیں معلوم ہوتی ہیں، اور دوسرا اعراض

اور امراض طحال سے بھی جگر کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے یا مثلاً زبان کی تری اور خشکی اور زبان اور لب کی رنگت سے جگر کی حالت پر استدلال کرتے ہیں۔

احوال عامہ بدن کے عام حالات سے جگر کی حالت معلوم کرنے کا مطلب یہ ہے، کہ مثلاً بدن کے رنگ سے استدلال کرتے ہیں، چنانچہ اس کی رنگت سرخ اور اچھی ہو تو سمجھتے ہیں کہ جگر تندرست اور اس کی حرارت معتدل ہے؛ اگر سرخی کے ساتھ سفیدی ملی ہو تو اس کو جگر کی حرارت و رطوبت کی دلیل سمجھتے ہیں، اگر رنگ زردی مائل ہو تو اسے حرارت کی زیادتی اور صفراء کی کثرت پر محمول کرتے ہیں، اگر رنگت سفیدی مائل اور رصاصی (قلعی کے رنگ کے مانند) ہو، تو مزاج جگر کی برودت کی علامت قرار دیتے ہیں، اگر بدن کا رنگ سفید جصی (گچ کے رنگ کا) ہو تو اسے جگر کی حرارت و رطوبت کی علامت سمجھتے ہیں، اور اگر رنگ میں تیرگی ہو یا وہ سیاہی مائل ہو تو اس سے جگر کے مزاج کی سردی و یبوست اور مرہ سوداء کی تولید میں زیادتی پر استدلال کرتے ہیں، یا مثلاً یرقان سے جگر کی حالت پر استدلال کرتے ہیں، اور نحیفی و فربہی سے اس کی حرارت و رطوبت پر، اور شحمی فربہی سے اس کی رطوبت و برودت پر استدلال کرتے ہیں یا مثلاً لاغری سے جگر کی حرارت و یبوست اخذ کرتے ہیں اور مثلاً بدن کی عام حرارت کا سبب اگر قلب کی حرارت نہ ہو تو اس کو حرارتِ جگر کی دلیل سمجھتے ہیں۔

نواحی جگر کے بال نواحی جگر کے بالوں سے اسی طرح استدلال کرتے ہیں جس طرح دوسرے اعضاء کے بالوں سے، چنانچہ شکم کی جلد پر بکثرت بال اُگے ہوں، تو یہ حرارت جگر کی دلیل ہے اور ان بالوں میں سختی ہونا، جگر کی حرارت و یبوست کی علامت ہے؛ اگر جلد پر بال کم اور نرم ہوں تو یہ جگر کی حرارت و رطوبت پر دلالت کرتے ہیں؛ اگر شکم کی جلد پر بال نہ ہوں تو یہ برودت جگر کی علامت ہے؛ اور اس کے ساتھ شکم کی جلد نرم بھی ہو تو یہ جگر کی برودت و رطوبت کی علامت ہے اور جلد یابس ہو تو برودت و یبوست کی۔

جگر کی وریدیں جگر کی وریدوں سے استدلال کا طریقہ یہ ہے کہ ان کا غلیظ، عظیم اور نمایاں ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ جگر کا مزاج اصلی حار و رطب ہے اور ان کا دقیق و مخفی ہونا اس کے مزاج کے بارد و یابس ہونے کی علامت ہے —— ان وریدوں کی حرارت بر وسعت اور نرمی و صلابت کا سبب گاہے "مزاج اصلی" ہوتا ہے اور گاہے "مزاج عارضی"؛ بہر حال، اگر غلیظ و وسیع ہونے کے ساتھ ان وریدوں میں صلابت بھی ہو تو یہ جگر کی حرارت و یبوست کی علامت ہے اور ان میں نرمی ہو تو حرارت و رطوبت کی اور اگر دقیق و مخفی ہونے کے ساتھ ان میں نرمی ہو تو یہ جگر کی برودت و رطوبت کی

دلیل ہے۔

دوسرے اعضاء کی ہیئت دوسرے اعضاء کی ہیئت سے استدلال کی مثال یہ ہے کہ وریدوں کے عظم اور وسعت سے جگر کے عظم اور اس کے مجاری کی وسعت پر استدلال کرتے ہیں، یا مثلاً انگلیوں کی کوتاہی اور لمبائی سے جگر کے چھوٹے یا بڑے ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔

جگر میں پیدا ہونے والے اخلاط جگر میں پیدا ہونے والے اخلاط سے استدلال کی مثال یہ ہے کہ صفراء کی زیادتی جگر کی حرارت پر اور سوداء کی زیادتی جگر کی شدید حرارت یا اس کی برودت و یبوست پر دلالت کرتی ہے، اور خون صالح کی تولید، جگر کی صحت کی علامت ہے! یا مثلاً جگر سے خون صالح بدن میں پہنچے اور بدن کا تغذیہ عمدہ طریقہ سے ہو، تو یہ جگر کے تندرست ہونے کی علامت ہے اور جگر سے بدن میں پھیلنے والا خون صفراوی یا سوداوی ہو، یا اس کا قوام متین نہ ہو اور اس کا ناقص حصہ تغذیہ میں صرف نہ ہونے کے باعث بدن میں موجود رہے جیسا کہ استسقاء لحمی میں ہوتا ہے، تو یہ جگر کے علیل ہونے کی علامت ہے۔

موافق اور مخالف اشیاء جگر کے موافق اور ناموافق آنے والے امور سے اس طرح استدلال کرتے ہیں کہ جو چیز موافق آتی ہے اس کا مزاج جگر کے مزاج طبعی کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے عارضی مزاج کے مخالف ہوتا ہے۔

عمر و عادت عمر اور عادت وغیرہ سے جگر کی حالت پر استدلال کرنے کا طریقہ معلوم کرنے کے لئے کلیات کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

طریق تشخیص

امراض جگر کے اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے سوء مزاج کی تشخیص کرنی ہو تو پہلے نبض و قارورہ ملاحظہ کریں اور نبض سریع و متواتر اور قارورہ زرد و رنگین ہو، تو پیاس کی شدت، بھوک کی کمی، التہاب و سوزش، بخار، احتراق خون، اور گرم اشیاء کے استعمال سے ضرر پہنچنے، زبان میں کھردراپن، اور قبض ہونے، اور مقام جگر کی حرارت، اور گاہے کھانسی آنے، اور سخت درد سر ہونے کی بابت دریافت کریں، اگر یہ عوارض موجود ہوں تو سوء مزاج حار ہوگا ——— بعد ازاں منہ کے ذائقہ کی حالت پوچھیں، اگر وہ تلخ ہو اور مذکورہ بالا آثار کے ساتھ رنگ کی زردی، دماغ کی تیزی، صفراوی، سرخ و سبز اور گراں دستوں کے رنگ کی قے، مروڑی اسہال اور دائیں جانب گرانی موجود ہو، تو یہ سوء مزاج حار صفراوی ہوگا، جس میں گاہے آنکھیں بھی زرد ہوتی ہیں ——— اگر منہ کا مزہ شیریں یا نمکین ہو اور اس کے ساتھ بدن کے رنگ میں سرخی، اعضاء میں گرانی،

نبض میں علو، قارورہ میں سرخی اور جگر میں گرانی پائی جائے تو سوءِ مزاج حار سادہ موی ہوگا۔

اگر نبض سست، اور قارورہ سفید و رقیق ہو اور اس کے ساتھ زبان اور لبوں کا رنگ سفیدی مائل ہو، خون کی کمی اور بلغم کی کثرت کے آثار موجود ہوں، بدن میں رونق نہ ہو، چہرہ کا رنگ گاہے سبزی مائل سیاہ، اور گاہے زردی مائل ہو تو، پیاس کی کمی، اشتہاء کی زیادتی اور انتہائی برودت کے وقت ہضم کی کمی، بھوک نہ لگنے، اور براز کے کبھی خشک اور قلیل المقدار ہونے اور کبھی رطب اور سفیدی مائل ہونے کی بابت بھی سوال کریں، اگر یہ علامتیں موجود ہوں تو سوءِ مزاج بارد سادہ ہوگا —— بعدازاں منہ کے ذائقہ کے متعلق دریافت کریں، چنانچہ ذائقہ ترش یا بے مزہ ہو، اور اس کے ساتھ قارورہ غلیظ ہو، براز رطب ہو، بدن کے رنگ میں رصاصیت (قلعی کا رنگ) پائی جائے، لمس سرد ہو، بلغمی قے آئے، دائیں پہلو میں گرانی ہو، بدن میں ڈھیلا پن، چہرہ اور ہاتھ پاؤں میں تہیج ہو اور غلبہ بلغم کی دوسری علامتیں موجود ہوں، تو یہ سوءِ مزاج بارد بلغمی ہوگا۔

اگر نبض میں صلابت اور قارورہ میں رقت ہو، اور قارورہ گاہے سیاہی مائل ہو، اس کے ساتھ منہ اور زبان خشک ہو، تشنگی غالب ہو، بدن میں لاغری، یبوست اور خون کی کمی ہو، براز غلیظ اور مقدار میں کم ہو، اشتہاء ضعیف ہو اور شکم کے عضلات میں تشنجی کیفیت ہو، تو اس کا سبب سوءِ مزاج یابس ہوگا، بعدازاں فساد فکر اور غم و اندوہ اور خائف رہنے کی بابت دریافت کریں، اگر یہ آثار بھی موجود ہوں تو سوءِ مزاج یابس سوداوی ہوگا۔

اگر نبض لین، بطی اور ضعیف ہو، قارورہ سفید و غلیظ ہو اور اس کے ساتھ چہرہ اور پلک میں تہیج، شراسیف (پسلی کی محراب) کے گوشت میں ترہل، رنگ میں گاہے زردی مائل اور گاہے سبزی مائل سفیدی ہو، بدن میں ضعف و کسل، حواس میں کندی، نیند اور لعاب دہن میں زیادتی ہو، ہضم خراب ہو، اجابت نرم ہو، پیاس کم لگے اور جاذب و نا شف غذاؤں سے نفع پہنچے تو خرابی جگر کا باعث سوءِ مزاج سادہ رطب ہوگا —— اگر حرارت کے ساتھ یبوست یا رطوبت، یا برودت کے ساتھ یبوست یا رطوبت پائی جائے تو اس کا سبب سوءِ مزاج مرکب حار یابس یا حار رطب یا بارد یابس یا بارد رطب ہوگا۔

جگر کا سوءِ مزاج حار مستحکم اور کہنہ ہو جائے تو پہلے اخلاط میں ذوبان عارض ہوتا ہے بعدازاں لحم جگر پگھلنے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ براز کے ساتھ خارج ہوتا

ہے اور گاہے اس کے ساتھ اخلاط حادہ محترقہ کے گزرنے کے باعث امعاء میں خراش
پیدا ہو جاتا ہے اور گاہے امعاء میں قرحہ اور اسہال عارض ہو جاتا ہے، اور
ذوبان جگر کے ساتھ بدن کا گوشت بھی پگھل کر کم ہونے لگتا ہے — متوسط درجہ
کا سوءمزاج حار صفراء پیدا کرتا ہے اور شدید قسم کا سوءمزاج حار سوداء کی
تولید میں اضافہ کرکے مالیخولیا اور جنون وغیرہ کا باعث ہوتا ہے — سقوط
اشتہاء کے ساتھ غسالی اسہال جاری ہو جائیں تو اس کا سبب اکثر سوءمزاج
حار سے پیدا شدہ ضعف جگر ہوتا ہے — سوءمزاج حار میں اکثر براز خشک
اور احتراقی کیفیت والا ہوتا ہے مگر جب خون اور جگر کے گوشت میں احتراق ہو تو اسہال
جاری ہو جاتا ہے — خون میں احتراق کی ابتداء میں براز دُرد کے مانند ہوتا ہے
اور جب جگر میں احتراق یا ورم یا پھوڑا ہو، تو براز کے ساتھ سیاہ یا غلیظ اور متعفن چیز
خارج ہوتی ہے ۔

جگر کا عام اصول علاج

جگر ایک شریف عضو ہے اور جس طرح دل قوت حیوانی کا اور دماغ قوت نفسانی کا محل ہے، اسی
طرح جگر قوتِ طبیعی کا محل ہے اور اعضاء کی غذا اور بدن کی پرورش کا دارومدار جگر
ہی پر ہے، کیونکہ غذا حقیقتاً خون ہے اور کیموس جگر ہی میں پہنچ کر خون میں متغیر ہوتا
ہے اور قوت ہاضمہ، قوت جاذبہ، قوت ماسکہ و قوت دافعہ، چاروں قوتیں اگرچہ
ہر عضو میں موجود ہیں مگر معدہ اور جگر میں زیادہ ہیں، جگر کی قوت ہاضمہ اس کے
اس گوشت میں ہے اور باقی تینوں قوتیں ان عروق میں ہوتی ہیں جو اس کے
گوشت میں پھیلی ہوئی ہیں۔ (جرجانی) ۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جگر ایک نہایت اہم عضو ہے، جس کی صحت پر
تمام بدن کی صحت کا دارومدار ہے، اور اس میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے اور اس
کے ہضم اور اخلاط کی تقسیم میں خلل پڑ جائے تو اس کا ضرر تمام بدن کو پہنچتا ہے —
جگر کے تمام امراض کے علاج میں اس کی چاروں قوتوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے،
اگر اس کی کسی خاص قوت میں ضعف ہو تو اس کو تقویت پہنچانی چاہئے، سوءمزاج
میں تعدیل اور سدہ میں تفتیح کی کوشش کرنی چاہئے، اور جگر کی اصلاح کے لئے ایسی
دوائیں برتی جائیں جو خوشبودار، لذیذ، مفتح، اور مدر ہوں ۔

جگر میں طلاؤں کا اثر نہایت سریع ہوتا ہے، مگر جگر چونکہ ایک رئیس
اور نازک عضو ہے اسلئے کوئی قوی قسم کی محلل دوا اس پر استعمال نہ کرنی چاہئے اور
جب تک کہ سبب کی تشخیص نہ ہو کوئی طلاء نہ لگانا چاہئے — مادی امراض میں

تغیر سے پہلے جگر پر بارد مواد لگاتار سدہ کا موجب ہوتا ہے ـــــ طحال
چونکہ جگر کا خادم ہے اور اس کے سوداء کو اپنی طرف جذب کرتا ہے، اسی طرح مرارہ
بھی اس کے خادم کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ صفراء اس کی طرف مندفع ہوتا ہے،
اس لئے طحال و مرارہ کی اصلاح سے جگر کی اصلاح ہوتی ہے۔

شیخ اور بعض شارحین قانون لکھتے ہیں کہ جگر کی صحت کی حفاظت مماثل
جگر کے طبعی مزاج کے مطابق اشیاء سے اور اس کے مرض کا وقایہ مضاد و مخالف
اشیاء سے کریں۔ اورام، قروح، مقدار کی خرابی اور سدے کھولنے میں ان قوانین و
اصول کو ملحوظ رکھیں جو ان تدابیر کے لئے ہر عضو میں ضروری ہیں ـــــ امراض جگر میں
دوا دینے کا بہترین وقت وہ ہے جب غذا معدہ سے جگر کی طرف نفوذ کر کے اس
میں ہضم ہو چکی ہو اور اس کے فضلات جدا ہو گئے ہوں تاکہ غذا جگر کی طرف دواء کے
نفوذ کرنے میں مانع نہ ہو اور غذا میں جگر کی مصروفیت اسے دواء میں تصرف کرنے سے
باز نہ رکھے ـــــ جگر کے مادی امراض میں جو محلل اور مفتح دوائیں استعمال کی جائیں
ان کو قبض و عطریت (خوشبو) سے خالی نہ ہونا چاہئے ـــــ حتی الامکان جگر کی تبرید میں
بھی زیادتی سے احتراز کریں کیونکہ اس سے استسقاء کا اندیشہ ہوتا ہے، اسی طرح
اس کی تسخین میں بھی مبالغہ نہ کریں کیونکہ اس سے ذبول عارض ہوتا ہے بلکہ جگر کا
علاج سہولت و ملائمت کے ساتھ کریں، اور مبردات کے ساتھ مسخن مقویات اور
مسخنات کے ساتھ مقوی مبردات مخلوط کر کے استعمال کریں، اور اس میں عطریت
رکھنے والی قابض دوائیں بھی شامل کریں۔

جگر کے علاج میں خطا واقع ہو، تو اس کا اثر عروق اور تمام بدن میں
پہنچتا ہے، جگر کے علاج کی غلطیوں میں سے ایک غلطی یہ بھی ہے کہ اسہال
کی جگہ ادرار یا اس کے بالعکس کر لیا جائے، یعنی جب مادہ مقعر جگر میں ہو تو اسہال
کی بجائے ادرار کی دوائیں دی جائیں اور مادہ جب محدب جگر میں ہو تو ادرار کی
بجائے اسہال کی کوشش کی جائے، کیونکہ ان دونوں صورتوں میں مادہ کے
منتشر ہو جانے کے باعث بدن کو عام ضرر پہنچتا ہے۔

امراض جگر میں جو دوائیں استعمال کی جائیں ان کا مقصد اگر ادرار ہو
تو انہیں نہایت باریک پیسنا چاہئے اور اسہال کی دوائیں بھی باریک ہونی چاہئیں
مگر ادرار کی دواؤں کی بہ نسبت ان کی باریکی کچھ کم ہونی چاہئے ـــــ جگر کی دوائیں
حار ہوں، یا بارد، یا قابض بہر حال ان کا جوہر لطیف ہونا چاہئے، تاکہ وہ اپنی لطافت
کی بنا پر جگر میں پہنچ سکیں، مگر طبیب کو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ تمام ملطفات

دوائیں خون میں حدت پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً مارالاصول جو مفتح و ملطف ہے، لگاہے جگر میں مختلف قسم کے نامناسب اخلاط پیدا کر دیتا ہے اس لئے دو تین روز اسے پلانے کے بعد کوئی ملین چیز کھلانی چاہیئے۔

مضرات جگر ایک کھانا ہضم ہونے سے پہلے اس کے اوپر دوسری غذا کھا لینا اور غذا میں بے ترتیبی برتنا جگر کے لئے نہایت مضر ہے، نہار منہ یا حمام، جماع اور ورزش کے بعد دفعتاً سرد پانی پی لینا بسا اوقات جگر میں شدید برودت پیدا کرتا ہے جس سے گاہے استسقاء ہو جاتا ہے مگر چونکہ ان اوقات میں التہاب کے باعث پانی کی شدید خواہش ہوتی ہے اس لئے اگر پانی پینے کی حاجت معلوم ہو تو اس میں قدرے شراب ملا کر پئیں مگر اسے بھی زیادہ سرد نہ کریں اور یکبارگی سیراب نہ ہوں۔

لزوجت اور لیس رکھنے والی تمام اشیاء جگر کے لئے مضر ہیں کیونکہ ان سے جگر میں سدہ پیدا ہوتا ہے، گیہوں بھی جگر کے لئے لزوجت رکھنے والی اشیاء میں داخل ہے مگر گیہوں کی بعض قسمیں اس حکم سے خارج ہیں (جن میں لزوجت بہت کم ہوتی ہے) شیریں شراب جگر میں سدے پیدا کرتی ہے، اگرچہ وہ سینے کے فضلات کو جلا بخشتی ہے ——— فطیری روٹی، چاول، روغنی روٹی، بکری کے کلہ پاچہ غلیظ گوشت اور غلیظ غذائیں جگر کے لئے نقصان دہ ہیں۔

کہتے ہیں کہ پیاسا رہنا، کھانے کے بعد یا خلوِ معدہ کی حالت میں سخت قسم کی حرکت و مشقت کرنا، سونے کے درمیان پانی پینا، شکم سیر ہو کر حلوا اور شیرینی کھانا، نرم قسم کی غذائیں تناول کرنا، گرم چیز کھا کر اس کے اوپر سرد پانی پی لینا، مچھلی، کوکے اور ایسی چیزیں کھانا جن میں مٹی ملائی گئی ہو اور ان کے اوپر سرد یا گرم پانی پی لینا جگر کے لئے نہایت مضر ہے، اسی طرح کباب، بالخصوص خام یا جلا ہوا کباب کھانا یا صرف سرد پانی پینا بھی نقصان دہ ہے! کہتے ہیں دودھ اور شہد بھی جگر کے لئے مضر ہے۔

جگر کے موافق اشیاء دواؤں میں سے وہ اشیاء جگر کے موافق پڑتی ہیں جن میں تلخی یا دوسری مفتح قوت کے ساتھ قبض کی خاصیت ہو، مناسب عطریت رکھتی ہوں اور سلخ تعفن ہوں، مثلاً دارچینی، فقاح اذخر اور مر وغیرہ اور وہ دوائیں جو عمدہ طریقہ ہیں جن میں نفوذ کرنے اور جلا بخشنے کی خاصیت ہو، جیسے ماء الشعیر، علاوہ بریں وہ دوائیں بھی جگر کے لئے مفید ہیں جن میں تفتیح و تلیین کی قوت کے ساتھ تقویت و قبض کی خاصیت بھی ہو، مثلاً زعفران، اور ایسی چیز جو ان صفات کے ساتھ لذیذ

بھی ہو مثلاً مویز اور سریع النفوذ بھی ہو مثلاً شراب ریحانی ـــــ جگر کے لئے جو دوائیں مفید ہیں۔ ان میں ایسی دوائیں زیادہ مناسب ہیں جو فساد و عفونت قبول کرنے کی صلاحیت نہ رکھتی ہوں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جگر کا جوہر چونکہ رطب لحمی ہے اس لئے بالذات اور بالعرض عفونت کی صلاحیت رکھتا ہے اس لئے ایسی دوائیں اختیار کریں، جو معقوی تا بعض اور مانع عفونت ہوں، اور چونکہ جگر قوت ہاضمہ کا محتاج ہے اور قوت ہاضمہ، وافر حرارت غریزی اور ارواح کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی، اس لئے مذکورہ بالا اشیاء کے ساتھ ایسی دوائیں بھی شامل کریں جن میں پوری عطریت ہو! ان خصوصیات کے علاوہ اگر دوا لذیذ و سریع النفوذ بھی ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

کاسنی خواہ جنگلی ہو یا بستانی، جگر کے لئے نہایت موافق و مفید ہے جگر کے حار امراض میں اپنی خاصیت اور مفاد کیفیت دونوں اوصاف سے فائدہ پہنچاتی ہے اپنی تلخی کے باعث سدے کھولتی اور اپنے قبض کی بناء پر تقویت پہنچاتی ہے۔ اور جگر کے بارد امراض میں اپنی خاصیت کی بنا پر اور سدے کھولنے اور تقویت پہنچانے کے باعث مفید پڑتی ہے، اگر جب جگر میں برودت بہت زیادہ ہو تو کاسنی شہد یا ماء العسل کے ساتھ استعمال کریں تاکہ شہد سے اس کی برودت رفع ہو جائے، علاوہ بریں کاسنی جگر کے تمام افعال میں مدد دیتی ہے۔

غذاؤں میں سے عمدہ خون پیدا کرنے والی سریع النفوذ غذائیں جگر کے موافق ہیں، ہر قسم کی شیرینی اس حیثیت سے جگر کے لئے مفید ہے کہ اُسے فربہ کرتی، حجم میں اضافہ کرتی اور اس کو قوی بناتی ہے، لیکن چونکہ جگر شیرینی کو نہایت سرعت سے جذب کرتا ہے، اس لئے اس کے ساتھ دوسرے ایسے اخلاط بھی جگر کی طرف جذب ہوتے ہیں جن سے سدہ پیدا ہو جاتا ہے، چنانچہ ورم جگر کے مریض کو شیرینی سے پرہیز کرائیں، کیونکہ اس سے سدہ کے خطرہ کے علاوہ اس کے ارجت صفراء میں مستحیل ہو جانے کے باعث زیادتی صفراء کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔

پستہ اپنی عطریت، قبض اور مجاری غذا کو کھولنے کی بناء پر جگر کے لئے مفید ہے، لیکن تسخین بہت زیادہ کرتا ہے البتہ فندق ہر جگر کے لئے موافق و مفید ہے کیونکہ اس میں حرارت زیادہ نہیں ہوتی۔

جگر کا سوءِ مزاج حار

جگر کے سوءِ مزاج حار سے ضعف جگر اور دجگر اور استقاء پیدا ہوتا ہے ـــــ اس کے علاج میں جگر کی تبرید کے لئے آب کاسنی سکنجبین سادہ، سکنجبین بزوری آب انار ترش

شربت صندل، شربت نیلوفر، شربت زرشک، نقوع زرشک، قرص زرشک، قرص طباشیر اور سفوف طباشیر، آب زرالص یا ماء القرع یا ماء الخیار کے ساتھ استعمال کریں اسی طرح سرد پھاہیہ، شیرہ تخم خرف، شیرہ تخم خیارین، شیرہ تخم کاسنی اور لعاب اسپغول، سکنجبین کے ساتھ دینا بھی مفید ہے۔

آب کدو و آب خیار کے ساتھ آرد جو، عدس، فوفل، صندل و گل سرخ ضماد کریں اور تین تولہ سکنجبین سادہ سات سات تولہ گلاب و عرق کاسنی کے ساتھ پلائیں، اور غذا میں پالک کے ساتھ چاول دیں — اگران تدابیر سے اصلاح نہ ہو تو قرص کافور، آب کاسنی، نقوع زرشک و تمر ہندی اور شربت نیلوفر کے ساتھ استعمال کرائیں۔

اگر سدہ محسوس ہو تو شربت بزوری، شربت دینار اور مغز فلوس سے اسے کھولنے کی کوشش کریں اور طبیعت نرم ہو تو قرص طباشیر قابض، سیب بہی اور رُب سیب کے ساتھ دیں، شربت حماض بھی اس صورت میں نہایت مفید ہے — اس مرض میں قابض غذا ہرگز نہ دیں، بالخصوص سدہ کا خوف ہو، تو اس سے قطعاً اجتناب کریں، مگر زرشک کا مزورہ (سادہ شوربا) اور آب انار جگر کے لئے مفید ہے، اگر اجابت نرم ہو اور قبض کی حاجت ہو تو ماش و برنج بریاں زرشک و سماق کے ساتھ پکا کر دے سکتے ہیں، اور اگر قبض ہو، تو زرشک اور تمر ہندی وغیرہ کی غذا تیار کر کے دیں، یا ماش اور پالک پکا کر کھلائیں اور حتی الامکان گوشت سے احتراز کریں۔

جگر کے امراض میں سب سے بہتر غذا یہ ہے کہ ماء الشعیر میں تخم کاسنی اور زرشک پکا کر دیں، کیونکہ اس غذا میں تفتیح، جلا، تفتیح، تلیین اور تقویت جگر کی خاصیتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ (جالینوس)۔

جگر کی تبرید میں مبالغہ نہ کریں اور مائی مرطبات سے استرخا و غلیظ مبردات کی سدے پیدا ہونے سے ڈرتے رہیں، اور تجدید میں بھی زیادتی نہ برتیں، جگر کے مبردات میں تبرید کے ساتھ جلا، بخشنے، سدے کھولنے، غذا کو نفوذ کرانے اور مناسب حد تک قبض کی خاصیت ہونی چاہئے اور ماء الشعیر اور کاسنی میں یہ خاصیتیں بدرجۂ اتم موجود ہیں — کاسنی کا ہے تنہا جوش دیکر پلاتے ہیں، گاہے کشنیز خشک و تر کے ساتھ اور گاہے سرکہ کے ساتھ دیتے ہیں، کاسنی کی طرح زرشک کو بھی اس باب میں خصوصیت حاصل ہے اور جگر میں سدے محسوس ہوں تو تمر ہندی بھی نہایت مفید ہے — اسپغول نوماشہ، قند سفید اور آب سرد کے

ساتھ دینا جگر کے سوء مزاج حار میں سودمند ثابت ہوتا ہے، اسی طرح آب کدو، آب خیار، آب انار، دوغ گاؤ، آب سیب، آب امرود اور عصارہ گل سرخ تازہ بھی مفید پڑتا ہے ——— اگر بخار نہ ہو تو روزانہ ہلیلہ زرد ساڑھے دس ماشہ، لک مغسول ساڑھے تین ماشہ، تخم کرفس پونے دو ماشہ سب کو سفوف کر کے ماء الجبن اور سکنجبین کے ساتھ دیں اور اس کو دو ہفتہ تک پلانے کے بعد شیر شتر آدھ سیر سے ایک سیر تک پلائیں اور اس میں ملطف و مفتح دوائیں مثلاً قدرے عصارہ غافث و تخم کاسنی و تخم کشوث داخل کریں ——— گاہے مخدرات۔ فلونیا اور افیون و بھنگ والی معجون میں دینے کی حاجت ہوتی ہے مگر میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں ——— موسم گرما میں اگر قوی و جوان شخص جگر کے سوء مزاج حار میں مبتلا ہو تو اس کے لئے بسا اوقات صرف سرد پانی بکثرت پینا کافی ہوتا ہے۔ (شیخ)

جگر کے سوء مزاج حار میں ماء الفواکہ، ہلیلہ زرد، لبلاب اور رقلوس خیار شنبر پلائیں بعد ازاں صبح کے وقت سکنجبین کے ساتھ آب کاسنی دیں اور اس کے ایک گھنٹہ کے بعد شکر کے ساتھ ماء الشعیر دیں اور جگر پر صندلین اور آب کاسنی، آب خرفہ، آب کاہو، آب سدابہار، آب تراشہ کدو، اور روغن گل و موم سفید کی قیروطی ضماد کریں، اور اگر اس سے اصلاح نہ ہو تو آب کاسنی، آب کشوث و سکنجبین کے ساتھ قرص طباشیر ملین استعمال کرائیں اور اس سے بھی تسکین نہ ہو تو قرص کافور، ماء القرع و آب کاسنی کے ساتھ دیں ——— سکنجبین سے بنا ہوا ماء الجبن حسب ذیل سفوف کے ساتھ دینا بھی سودمند ہے ——— پوست ہلیلہ زرد تین تولہ، لک مغسول ساڑھے دس ماشہ، طباشیر سات ماشہ، بادیان ساڑھے تین ماشہ. سب کو سفوف کر کے اس میں سے چودہ ماشہ پہلے روز پاؤ سیر ماء الجبن کے ساتھ دیں۔ اس کے بعد روزانہ ماء الجبن کی مقدار میں پانچ تولہ اضافہ کرتے رہیں، اگر حرارت بہت زیادہ قوی ہو تو قرص طباشیر اور قرص کافور گائے کی چھاچھ کے ساتھ دینے میں بھی مضائقہ نہیں ہے، اور حسب ذیل ضماد جگر کے ان تمام امراض کے لئے مفید ہے جو اس کے سوء مزاج حار کا نتیجہ ہوں ——— صندل سفید ڈیڑھ تولہ، گل سرخ ڈیڑھ تولہ، صندل سرخ ڈھائی تولہ، نیلوفر بنفشہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، فوفل، گل ارمنی ہر ایک سات ماشہ، کافور، مصطگی، ساذج ہندی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ. سب کو باریک کر کے روغن گل یا روغن آس یا روغن بید یا روغن نیلوفر کے موم روغن میں ملا کر جگر پر ضماد کریں۔ (مجوسی)

جگر کے سوء مزاج حار میں ماء الشعیر اور آب بقول مثلاً آب عنب الثعلب، آب کاسنی و خرفہ، سکنجبین کے ساتھ دیں اور صندلین، گل سرخ، کافور، گلاب اور آب آس جگر

پر ضماد کریں، قرص زرشک اور بارد ربوب مثلاً رب غورہ، رب ریباس، رب ترنج اور آب انار بھی اس باب میں مفید ہے، اگر ملینین کی حاجت ہو تو آلو بخارا اور تمر ہندی کا مطبوخ ترنجبین و خیار شنبر کے ساتھ پلائیں۔ (مسیحی)

اگر سوء مزاج حار سادہ ہو تو ماء الشعیر، ماء القرع، سکنجبین سادہ، آب کشنیز، آب عنب الثعلب، شربت غورہ، شربت ترنج، شکر و آب انار ترش کے ساتھ اسپغول پلائیں، اور حرارت بہت زیادہ ہو تو ترش چھاچھ اور کشکاب، آب انار ترش کے ساتھ دیں ــــ قرص زرشک، قرص کافور اور قرص طباشیر قابض بھی اس باب میں مفید ہے، چنانچہ قرص زرشک، سکنجبین یا آب کاسنی کے ساتھ قرص کافور، گائے کی چھاچھ کے ساتھ اور قرص طباشیر قابض، رب ہی یا آب کشکاب کے ساتھ استعمال کرائیں ــــ غذا میں بزغالہ اور تیتر کا گوشت آب غورہ و آب زرشک کے ساتھ دیں، مگر بخار کی حالت میں گوشت نہ دینا چاہیے، پالک اور برگ چقندر، کشنیز سبز کے ساتھ پکا کر قدرے سرکہ و کشنیز خشک ملا کر دینا مفید ہے، فواکہ میں سے آلو بخارا، ریباس اور توت شامی وغیرہ دیں اور قابض اشیاء زیادہ استعمال نہ کرائیں۔ (جرجانی وایلاقی)

جگر کے سوء مزاج حار میں تخم کاسنی ساڑھے دس ماشہ، آلو بخارا دس دانہ، تمر ہندی تین تولہ، قند سفید یا ترنجبین تین تولہ کے ساتھ روزانہ صبح کو پلائیں، اور بخار ہو تو غذا میں ایسا ماء الشعیر دیں جس کے ساتھ تخم کاسنی بھی پکایا گیا ہو اور اگر بخار نہ ہو تو خیرہ بادام و شکر کے ساتھ زرشک کا مزورہ یا مغز بادام کے ساتھ تمر ہندی یا انار دانہ یا آب لیموں کا مزورہ دیں، اگر ضعف غالب ہو تو چوزۂ مرغ دے سکتے ہیں ــــ اگر قبض ہو تو مطبوخ فواکہ، ترنجبین و شیرخشت کے ساتھ پلائیں، اور صندلین، آب کاسنی، آب خرفہ و آب کدو جگر پر ضماد کریں، ساڑھے چار ماشہ قرص طباشیر ملین، سکنجبین سادہ تین تولہ و آب کاسنی چھ تولہ کے ساتھ دینا یا ساڑھے چار ماشہ قرص کافور چھ تولہ آب کاسنی کے ساتھ دینا سود مند ہے۔ (ابن الیاس)

جگر کے سوء مزاج حار کا علاج یہ ہے کہ اس کی تبرید کی جائے، چنانچہ مریض اگر بارد دوائیں اور بارد غذائیں استعمال کر سکتا ہو، تو اسی طریقہ سے تبرید کریں اور اگر وہ بارد اشیاء تناول کرنے کا متحمل نہ ہو سکتا ہو اور اس کا معدہ بارد غذاؤں و دواؤں سے فاسد ہو جانے کا اندیشہ ہو تو بارد دوائیں کھلانے کے بجائے جگر پر مبرد معطر اور قدرے مقوی دوائیں ضماد کریں۔ (طبری)

جگر کا سوء مزاج بارد | جگر کے سوء مزاج بارد سے ضعف جگر، درد جگر،

سوء القنیہ اور استسقاء پیدا ہوتا ہے ــــــ اس کے علاج میں جگر کی تسخین کے لیے گرم معجونیں مثلاً معجون فلاسفہ اور طریفل کبیر کھلائیں، اور بادیان و عنب الثعلب کا مطبوخ گلقند عسلی کے ساتھ یا بادیان، انیسون و مصطگی کا جوشاندہ گلقند عسلی داخل کر کے پلائیں اور اگر مرض قوی ہو تو یہ جوشاندہ سکنجبین بزوری اور قرص لک کے ساتھ دیں۔

نانخواہ، کمون، انیسون، اصل السوس اور خربق اسود پلانا بھی نافع ہے، یا دواء الکرکم نو ماشہ، عرق بادیان نو تولہ کے ساتھ کھلائیں، اور سنبل، بابونہ، اذخر گلاب کے ساتھ جگر پر ضماد کریں، یا افسنتین، سنبل، اذخر، قسط، سلیخہ، گل سرخ اور زعفران، روغن سوسن و روغن ناردین کے ساتھ ضماد کریں۔

غذاء میں گرم اشیاء مثلاً مرغ چوزے، تیتر اور بٹیر کا بریاں گوشت اور نخود، زیرہ، شبت، دارچینی و خولنجان کے ساتھ پکا ہوا گوشت روٹی کے ساتھ دیں ــــــ علاوہ بریں دوسری مقوی و حار دوائیں مثلاً نانخواہ، کرفس، زرنبہ صعتر، نوفا خشک، فقاح اذخر، ناردشک، اصل السوس، ریوند، موز، ساذج ہندی، دارچینی، قرنفل، بادرنجبویہ، حبۃ الخضرا، زرنباد، حب الغار، قصب الذریرہ غافث، حب بلسان، قرفہ، جوزبوا، لادن، قاقلہ، لبیاسہ، بادام، پستہ، فندق یہ تمام چیزیں شرباً جگر کے سوء مزاج بارد کی تعدیل کرتی ہیں، اور اذخر، ساذج، سنبل، سعد مصطگی، زعفران، عود، حلبہ، قسط، وج، افسنتین، عصارہ افسنتین، اشنہ، اظفار الطیب، لک یہ تمام دوائیں شرباً و ضماداً سود مند ہیں اور عرق دارچینی شرباً مفید ہے ــــــ علاوہ بریں وہ چیزیں بھی اس باب میں مفید و معمول ہیں جو جگر کے سوء مزاج بارد رطب ملوی میں درج کی جائیں گی۔

جگر کے سوء مزاج بارد میں سکنجبین عسلی کے ساتھ شربت افسنتین پلانا مفید ہے؛ گاہے شب کو سوتے وقت افسنتین کھلانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے؛ معجون بزور اس باب میں نہایت مفید ہیں، شب کو سوتے وقت دواء الکرکم یا دواء اللک یا دواء القسط اور مربائے زنجبیل آب کرفس کے ساتھ استعمال کرانا یا قرص قسط و قرص لک استعمال کرانا اس باب کی نہایت قوی تدبیر ہے؛ اس کے ساتھ صبح کو نہار منہ سات ماشہ اسارون کھلا کر اس کے اوپر شراب پلانا بغایت سود مند ہے ــــــ قسط و افسنتین کا مطبوخ سات سات ماشہ روغن بادام و روغن پستہ کے ساتھ پلانا بھی مفید پڑتا ہے اور ان روغنوں کے بجائے روغن ناردین، روغن بادام تلخ اور روغن بیدانجیر شامل کیا جائے تو یہ مطبوخ زیادہ قوی ہو جاتا ہے؛ اسی طرح حسب ذیل

مطبوخ بھی سودمند ہے —— تخم کرفس، بادیان، انیسون، مصطگی، ہر ایک سات ماشہ، پوست بیخ کرفس، پوست بیخ بادیان ہر ایک تین تولہ، غافث، افسنتین رومی ہر ایک ڈیڑھ تولہ، لک، قصب الذریرہ، قسط شیریں، قسط تلخ، ریوند ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، فقاح اذخر چودہ ماشہ سب کو دو سیر پانی میں جوش دیں اور نصف رہ جائے تو صاف کرکے اس میں سے روزانہ دس تولہ، پانچ ماشہ روغن پستہ اور سات ماشہ روغن بادام کے ساتھ پلائیں، گاہے جگر کے سوء مزاج بارد میں حار ضماد اور مرہم کا استعمال مفید پڑتا ہے، چنانچہ ضماد اکلیل الملک یا مرہم اصطمخیقون استعمال کریں یا ضماد انبر باریس، مصطگی، اکلیل الملک، سنبل الطیب، بیخ سوسن، گل سرخ بوزن مساوی روغن مصطگی میں پکا کر صبح شام نیم گرم ضماد کریں یا فقاح اذخر، حب بلسان، مصطگی قردمانا، حماما ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، صبر، افسنتین ہر ایک پونے دو تولہ، سنبل الطیب، سلیخہ ہر ایک سات ماشہ، ایرسا، برگ مرزنجوش ہر ایک سوا دو تولہ، اشق سات تولہ، صمغ بطم، کندر ہر ایک ساڑھے تین تولہ سب کو باریک کرکے تین پاؤ موم اور بقدر ضرورت روغن حنا میں ملا کر ضماد کریں —— غذا میں عمدہ نان گرم شراب میں چور کرکے دیں، ہلکے گوشت مثلاً چوزے اور تیتر، بٹیر بریاں کرکے اور گرم مصالحوں کے ساتھ قلیہ پکا کر کھلائیں، کرنب، دارچینی، فلفل اور زیرہ سیاہ وغیرہ کے ساتھ پکا کر دیں، گاہے غذاؤں میں کاسنی بھی داخل کرتے ہیں۔ (شیخ) +

جگر کے سوء مزاج بارد میں قرص ریوند، قرص لک اور قرص افسنتین، سکنجبین عسلی یا سکنجبین عنصلی کے ساتھ دیں اور مسخن ضماد مثلاً ضماد صبر یا ضماد اصطمخیقون لگائیں اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو دواء الکرکم یا دواء اللک کے ساتھ ماء الاصول، روغن بادام تلخ داخل کرکے پلائیں یا قرص لک، سکنجبین عنصلی اور آب کاسنی کے ساتھ دیں۔ —— آب کاسنی تلخ جگر کے حار و بارد دونوں قسم کے امراض میں نہایت مفید ہے

(صاحب کامل)

جگر کے سوء مزاج بارد میں اگر اسہال جاری ہوں اور ٹخنوں اور ہاتھ پاؤں میں تہبج ہو تو سکنجبین عسلی کے ساتھ قرص ریوند کھلائیں اور سنبل الطیب، مصطگی، سعد، اذخر، قصب الذریرہ، زعفران، مر، مصطگی شراب کے ساتھ ضماد کریں اور یہ کافی ثابت نہ ہو تو قرص لک ریوندی، ماء الاصول کے ساتھ استعمال کرائیں۔

(مسیحی)

جگر کے سوء مزاج بارد میں قرص انبر باریس ریوندی، شربت پوست بیخ کاسنی کے ساتھ دینا مفید ہے اور برودت مستحکم ہو تو شراب ریحانی سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ (منافع الاغذیہ)

جگر کے بارد امراض میں تخم کرفس، سنبل الطیب، مصطگی، اذخر، انیسون، مغز
ام تلخ ہر ایک سات ماشہ، عصارہ غافث، فلفل، زنجبیل ہر ایک پونے دو ماشہ سب کو
کوٹ چھان کر قرص تیار کر کے ساڑھے تین ماشہ ماء الاصول کے ساتھ دینا بغایت
سودمند ہے ـــ بیخ کرفس، بیخ بادیان ہر ایک تین تولہ، تخم کرفس، بادیان، انیسون
ہر ایک چودہ ماشہ، بیخ اذخر، غافث ۶ ماشہ، جعدہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، مویز منقی چھ تولہ
سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں اور آدھ سیر رہ جائے تو صاف کر کے اس میں سے
تو تولہ روزانہ قرص مذکور کے ساتھ پلائیں ـــ اگر اسہال بہت زیادہ ہو تو حب الرشاد
تخم ریحاں، صمغ عربی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ بریاں کر کے گلاب میں ملا کر پلائیں ۔

(مصنف حاوی صغیر)

جگر کا مزاج اصلی حار رطب ہوتا ہے اس لئے سوء مزاج بارد اس کے واسطے بالکل منافی کیفیت ہے جس سے اس کے جوہر میں تغیر واقع ہو جاتا ہے، اور جگر کے جوہر میں تغیر ہو تو لازمی طور پر خون کے جوہر میں بھی تغیر آجاتا ہے اور وہ رقیق و بارد ہو کر بسا اوقات استسقاء لحمی پیدا کر دیتا ہے، اس کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو خوشبودار قسم کی شراب خالص پلائیں اور غذا میں اصلاح کریں، اور مسخن اشیاء استعمال کرائیں مثلاً سرخ گوشت روغن زیتون میں بریان کر کے دیں اور دارچینی، قرنفل، قاقلہ صغار وغیرہ سے خوشبودار کیا ہوا ماء اللحم (معصور) پلائیں اور ایلوا، مصطگی، سنبل، ناردین، قصب الذریرہ، طالیسفر کوٹ چھان کر روغن ناردین یا روغن بلسان کے ساتھ جگر پر ضماد کریں، روغن اشب کا استعمال بھی اس باب میں بغایت سودمند ہے ۔

(طبری)

اگر جگر کی برودت کے ساتھ اسہال جاری ہوں تو قرظ، طراثیث ہر ایک سات ماشہ، شاہ بلوط شگفتہ بریان ساڑھے دس ماشہ سب کو باریک کر کے ہم وزن کندر ملا کر اس میں سے بقدر مناسب کھلائیں ـــ اگر قارورہ میں حرارت ہو جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسہال کا سبب برودت جگر کے سوا کچھ اور ہے تو امعاء میں تسکین بخشنے والی دوائیں دیں اور قوت متحمل ہو سکے تو مسکن حقنہ استعمال کریں، اور اگر قارورہ سفید ہو جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسہال کا سبب اصل جگر کی برودت ہے تو صرف جگر کے علاج پر اکتفا کریں اور ضماد کی دواؤں میں شدید قسم کی قابض دوائیں اور مناسب روغن داخل کریں ـــ اگر جگر کی برودت کے ساتھ بخار ہو تو بخار کا سبب دریافت کریں، چنانچہ یہ بخار عرضی اور برودت جگر کے تابع ہو تو اپنی توجہ جگر ہی پر مرکوز رکھیں اور اگر اس کا سبب کچھ اور ہو تو اسے زائل کریں

کی کوشش کریں مگر اس کے ساتھ جگر کی تسخین سے بھی غافل نہ ہوں اور بخار زائل کرنے والی دواؤں کے ساتھ جگر کی مسخن ادویہ بھی شامل کریں ـــــ جگر کی برودت کے لئے ابو ماہر کی ترتیب دی ہوئی شراب (شربت جبیبہ) نہایت مفید ہے اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اسے استعمال کریں ۔ (طبری)

سوءِ مزاج یابس

جگر کے سوءِ مزاج یابس سے ضعفِ جگر، دردِ جگر اور استسقاء پیدا ہوتا ہے ـــــ اس کے علاج میں ترطیب کے لئے مشہور مرطبات، مرطب غذاؤں، رطب بقول اور طلاء، ضماد اور شربتوں سے کام لیں مثلاً لعاب اسپغول دشیرہ تخم خرفہ، شربت نیلوفر و شربت خشخاش کے ساتھ پلائیں، یا عرق گاؤزبان، عرق بید سادہ ہر ایک سات تولہ، شربت نیلوفر چار تولہ کے ساتھ دیں، ماء الجبن بہترین مرطب ہے، اسی طرح شیر بز اور شیر خر بھی اس مقصد کے لئے نہایت مفید ہے، برگ عنب الثعلب تر کو جگر کی ترطیب میں عجیب خصوصیت حاصل ہے اور روغن بادام کے ساتھ ماء الشعیر پلانا، ماء اللحم دینا اور شیرہ تخم خیارین دشیرہ مغز تخم کدو پلانا بھی نافع ہے ۔

آب کدو، آب خرفہ، آب کاسنی، آب کاہو، روغن بنفشہ، روغن کدو، روغن بادام اور موم کی قیروطی مرتب کرکے جگر پر طلا کریں یا گل کاسنی و نیلوفر ہر ایک دو تولہ، شیر بز کے ساتھ ضماد کریں ۔

غذاء میں مرطب اشیاء مثلاً حلوان کے سر کا مغز، یا قلا مقشر، کشک جو مقشر اور مرطب بقول مثلاً برگ کاہو، برگ خطمی، روغن بادام کے ساتھ دیں، یا بزغالہ کا شوربا چاول کے ساتھ کھلائیں، کدو کے ساتھ بزغالہ کا گوشت اور تازہ مچھلی بھی مفید ہے ـــــ آب سیوس، قند سفید اور روغن بادام کا حریرہ بعد نماز صبح کو پلانا بہتر ہے ـــــ علاوہ بریں ان تدابیر پر عمل کریں جو دق میں معمول ہیں لیکن اس باب میں جگر کی تقویت کے لحاظ سے قابض و خوشبودار دوائیں ضرور شامل کریں اور ترطیب میں زیادتی نہ کریں کیونکہ اس سے سوء القنیہ، ترہل اور استسقاء لحمی کا اندیشہ ہوتا ہے ۔

جگر کا سوءِ مزاج مستحکم ہو جانے کے بعد علاج میں دشواری پیش آتی ہے مگر اس کی ابتدا ہو تو یہ بآسانی زائل ہو جاتا ہے ۔ آب انار شیریں روغن بادام کے ساتھ پلانا، ماء الشعیر یا آب گندم دینا، روغن بادام میں زردی بیضہ نیم برشت کرکے کھلانا اور ماء القرع، آب تربوز، ماء الجبن اور لعاب اسپغول پلانا جگر کی یبوست زائل کرنے کے لئے مفید ہے ـــــ اگر معتدل تدبیر کی حاجت ہو تو لعاب تخم ریحاں

ماء الجبن، پنیر تازہ، شکر کے ساتھ شیر تازہ اور بزغالہ کا گوشت دیں، علاوہ بریں ان تدابیر سے کام لیں جو مرض شیخوخت میں معمول ہیں۔ (ایلاقی)

مریض کو مرطوب مقامات میں منتقل کرنا اس باب میں بغایت سودمند ہے اور دوسری تدابیر کے علاوہ یہ حقنہ بھی جگر کی ترطیب کے لئے نہایت مفید ہے — روغن بنفشہ، آب کشک جو، آب حلزون سے اس طرح عمل دیں کہ کشک و حلزون دو دو تولہ خوب جوش دیکر صاف کر کے اس میں روغن بنفشہ خوب مخلوط کر کے حقنہ دیں مگر یہ حقنہ اسی وقت استعمال کرنا چاہیئے جبکہ یبوست بہت بڑھی ہوئی ہو اور تمام کیفیتوں پر غالب ہو۔ (طبری)

سوء مزاج رطب

جگر کے سوء مزاج رطب سے ضعف جگر، سوء القنیہ اور استسقا پیدا ہوتا ہے — تجفیف کے لئے انیسون، مصطگی، اصل السوس، بادیان سب کو جوش دیکر سکنجبین بزوری داخل کر کے اس کے ہمراہ دواء الکرکم کھلائیں اور حسب حاجت اطریفل کبیر اور گرم جوارشیں استعمال کرائیں یا نیم گرم ماء العسل پلائیں اور مویز و سعد ہموزن کوٹ کر ضماد کریں غذا میں چڑیوں کے شوربے کے ساتھ روٹی دیں اور دوسری مجفف اور رطوبت کو جذب کرنے والی غذائیں استعمال کریں مثلاً تیتر، بٹیر کا گوشت، قرنفل، دارچینی، قاقلہ اور زعفران سے خوشبودار بنا کر دیں اور کباب اور گرم مصالحوں والے قلیے کھلائیں، شام کا کھانا بند کر دیں، غذا میں تقلیل برتیں، دودھ سے پرہیز کریں ماء العسل پلائیں اور مناسب ورزش کرائیں — علاوہ بریں ان تدابیر سے کام لیں جو استسقاء کی ابتداء میں معمول ہیں۔

بادیان، تخم کرفس، اصل السوس ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، سب کو جوش دیکر گلقند عسلی تین تولہ یا سکنجبین داخل کر کے پلائیں یا روزانہ صبح کو اطریفل کے ساتھ آب بادیان سبز تین تولہ و گلقند عسلی تین تولہ دیں، اس باب میں حسب ذیل دوا بھی سودمند ہے، خرنوب بادیان، تخم کرفس ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، سنبل الطیب ڈیڑھ تولہ سب کو کوٹ چھان کر آب بادیان یا آب کرفس میں ملا کر اس میں سے ساڑھے چار ماشہ سکنجبین بزوری کے ساتھ استعمال کریں۔

سوء مزاج حار رطب

جگر کے سوء مزاج حار رطب سے ضعف جگر، درد جگر، ورم جگر اور جگر کے بثور پیدا ہوتے ہیں — اگر یہ سوء مزاج سادہ ہو تو سوء مزاج حار اور سوء مزاج رطب کی گزشتہ تدابیر حسب حاجت ترکیب دیکر استعمال کریں اور اگر سوء مزاج

مادی ہو تو بشرط احتمال باسلیق کی فصد کھولیں یا سینگی لگوائیں، اور شیرہ کاسنی، شیرہ خرفہ، شیرہ خیارین ہر ایک نو ماشہ سکنجبین سادہ چار تولہ کے ساتھ پلائیں اور غذا میں پالک کے ساتھ روٹی دیتے رہیں، تین چار روز یہ نسخہ پلانے کے بعد مطبوخ ہلیلہ و مغز خیارشنبر یا تمر ہندی و آلو بخارا کے نقوع اور ترنجبین و مغز فلوس سے طبیعت کی تنقیہ کریں، بعد ازاں تعدیل کے لئے شیرہ تخم کاسنی و شیرہ تخم خرفہ، سکنجبین کے ساتھ پلائیں یا قرص طباشیر آب سیب و شربت حماض کے ساتھ دیں اور آرد جو، آرد عدس، فوفل، صندلین، گل سرخ ہر ایک ایک تولہ، آب کدو، آب خیار و آب بادرنگ کے ساتھ ضماد کریں اور غذا میں شربت نیلوفر کے ساتھ آش جو دیں — علاوہ بریں جو تدابیر صداع دموی میں بیان کی گئی ہیں وہ اس باب میں بھی مفید ہیں۔

جگر کے سوء مزاج حار رطب میں ایسی میوہ دوائیں اور غذائیں استعمال کریں جن میں قدرے قبض و تنشیف کی خاصیت بھی ہو اور اگر یہ سوء مزاج مادی ہو تو ایسی چیزیں بھی برتیں جو ملطف ہوں، عام ازیں کہ ان میں تنشف کی خاصیت ہو، یا نہ ہو مثلاً قند سفید کے ساتھ ماء الجبن پلائیں اور عصارہ عنب الثعلب، مریض کے ضعف و قوت کے مطابق صبر سقوطری کے ساتھ، یا ایارج، خیارشنبر، آب عنب الثعلب و آب کاسنی کے ساتھ یا تنہا خیارشنبر، آب کاسنی، آب بادیان یا آب عنب الثعلب میں حل کر کے پلائیں۔ (شیخ)

اس مرض میں حرارت و رطوبت کے باعث بسرعت عفونت پیدا ہونے اور خون کا جوہر متعفن ہو جانے کے سبب سے مریض اکثر بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے اور یہ سوء مزاج جگر میں کچھ عرصہ قائم رہے تو اس کا جوہر تحلیل ہونے لگتا ہے۔ اس کے علاج میں غذا کی تقلیل اور فاقہ نہایت مفید ہے، غذاؤں میں سرد و خشک اشیا مثلاً رمانیہ (انار والی غذا)، سماقیہ (سماق والی غذا)، عدسیہ (مسور والی غذا) اور جاورسیہ (باجرے والی غذا) دیں اور اگر قبض کی شکایت ہو تو آب انارین مع شحم بجوش کر اس میں سے پاؤ سیر لے کر چھ تولہ قند کے ساتھ پلائیں، یا خیارشنبر آب کاسنی و آب عنب الثعلب میں حل چھان کر پلائیں، اور اگر زیادہ قوی دوا کی حاجت ہو تو مطبوخ ہلیلہ پلائیں۔ (گیلانی)

سوء مزاج حار یابس

جگر کے سوء مزاج حار یابس سے ضعف جگر، درد جگر، ورم جگر، بثور جگر اور اسہال کبدی عارض ہوتے ہیں — اگر یہ سوء مزاج سادہ ہو تو "سوء مزاج حار" اور

سوءِ مزاج یابس "سفوفی گزشتہ تدابیر سے حسب حاجت کام لیں اور اگر سوءِ مزاج مادی ہو تو صفراء کے مسہل یا مطبوخ فواکہ اور ریوند چینی و خیار شنبر سے تنقیہ کریں یا شربت ورد مکرر، شیرخشت، ترنجبین و تمر ہندی، مغز فلوس خیار شنبر کے ساتھ یا اس کے بجائے آب کاسنی سبز و آب عنب الثعلب سبز میں حل کرکے روغن بادام داخل کرکے پلائیں، گاہے یہ دوائیں نقوع بارد یا مطبوخ بارد میں بھی حل کرکے دیتے ہیں یا ہلیلہ و تمر ہندی کے مطبوخ یا نقوع آلو سے بدن کا تنقیہ کریں اور تراشہ کدو و خیار، برگ خرفہ، برگ عنب الثعلب ہر ایک چھ ماشہ، صندل سفید، کشنیز خشک، تخم کاسنی، افوفل ہر ایک سات ماشہ، سب کو گلاب کے ساتھ ضماد کریں اور شیرہ مغز تخم کدو، شیرہ تخم خیارین، شیرہ مغز تخم تربوز ہر ایک نو ماشہ، لعاب بہداشہ تین ماشہ، شربت نیلوفر چار تولہ، نو ماشہ اسپغول کے ساتھ تین چار روز پلانے کے بعد تعدیل کے لئے تین ماشہ قرص زرشک ایک تولہ لیموں میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر عرق فواکہ، عرق زرشک، عرق صندل ہر ایک تین تولہ شربت انارین تین تولہ کے ساتھ پلائیں۔

علاوہ بریں فصد کے سوا ان تدابیر سے کام لیں جو گزشتہ فصل میں بیان کی گئی ہیں ــــ جالینوس کا قول ہے کہ اگر اس کے ساتھ قبض ہو تو آب عنب الثعلب کے ساتھ سفوف بنفشہ دیں اور اگر طبیعت نرم ہو تو رب بہی کے ساتھ قرص طباشیر قابض استعمال کرائیں اور سعال بھی ہو تو حب سعال دیں۔

جگر کے سوءِ مزاج حار یابس میں بارد رطب غذائیں اور سبزیاں بالخصوص کاسنی استعمال کریں، مگر ایسی چیزوں سے اجتناب کریں جن میں برودت اور شدید قبض ہو، شیر خر اس باب میں نہایت مفید ہے، علاوہ بریں بارد رطب ضماد و مرہم سے بھی کام لیں، مگر ان تمام باتوں کے ساتھ اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ ترطیب میں مبالغہ کرنا درست نہیں ہے، زیادہ مصالحوں، زیرہ اور گرم مصالحوں سے پرہیز کریں اسی طرح غلیظ گوشتوں اور اچھے گوشت کے غلیظ اعضاء مثلاً جگر و طحال سے بھی پرہیز کریں۔ (شیخ)

اگر سوءِ مزاج مادی ہو تو پہلے ہلیلہ زرد، آلو سیاہ، تمر ہندی اور شیر خشت سے استفراغ کرائیں ــــ آب لبلاب یا آب عنب الثعلب یا آب کاسنی میں فلوس خیار شنبر اور شکر حل کرکے دینا ایک لطیف مسہل ہے، اور بخار نہ ہونے کی صورت میں سفوف ہلیلہ کے ساتھ ماء الجبن یا شیر شتر دینا بھی مناسب ہے ــــ غذا میں کدو، خیار، سماق، کاہو اور پالک کا قلیہ، کشک جو اور بیضہ مرغ نیم برشت کھلائیں

پانی کے بجائے عرق کاسنی وگلاب پلائیں اور اصلاح کے بعد جوزہ مرغ آب اتار کے ساتھ دیں۔ (ایلاقی وجرجانی)

اگر جگر کا سوء مزاج صفراوی مادہ کے ساتھ ہو، تو اسہال کے لئے یہ مطبوخ پلائیں ــــ سنا، مکی، بنفشہ، ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی، گل سرخ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، نیلوفر، تخم کاسنی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، آلو بخارا، عناب ہر ایک بیس دانہ، تمر ہندی چھ تولہ، تخم کشوث ساڑھے دس ماشہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں اور آدھ سیر رہ جائے تو اس میں خیار شنبر ساڑھے چار تولہ اور ترنجبین چھ تولہ حل کر کے چھان کر صبح کے وقت پلائیں اور صندل سرخ وسفید، آرد جو، بنفشہ، نیلوفر، گل سرخ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، کافور دو رتی سب کو کوٹ چھان کر آب کاسنی و آب سدابہار یا آب خرفہ یا آب کشنیز کے ساتھ جگر پر ضماد کریں؛ اگر اس کے ساتھ کھانسی ہو تو روزانہ صبح کو تخم کاسنی ساڑھے دس ماشہ، بنفشہ ڈیڑھ تولہ، شکر سفید تین تولہ اور ترنجبین تین تولہ پلائیں اور غذا میں ماش، مغز بادام اور پالک یا کدو کا مزورہ دیں؛ اگر اس کے ساتھ اسہال ہو تو روزانہ صبح کو قرص طباشیر قابض ساڑھے چار ماشہ، رب بہی، رب آس یا رب سیب تین تولہ کے ساتھ دیں، اور غذا میں ماش مقشر بریاں، مغز بادام مقشر بریاں مرغ کے گوشت کے ساتھ پکا کر کھلائیں اور معدہ پر صندل سرخ و سفید، رامک، اقاقیا، گلنار، جفت بلوط ہر ایک ساڑھے دس ماشہ سب کو کوٹ چھان کر آب بارتنگ و آب عصا الراعی کے ساتھ ضماد کریں۔ (ابن الیاس)

سوء مزاج بارد رطب جگر کے سوء مزاج بارد رطب سے ضعف جگر، جگر کے سدے، درد جگر، ورم جگر، سوء القنیہ اور استسقاء پیدا ہوتا ہے ــــ اگر یہ سوء مزاج سادہ ہو تو سوء مزاج بارد وسوء مزاج رطب کی گزشتہ تدابیر کو مرکب کر کے حسب حاجت استعمال کریں، اور اگر سوء مزاج مادی ہو تو بلغم کے مسہل اور حب ایارج سے یا مطبوخ ہلیلہ، ریوند خطائی اور شربت دینار سے تنقیہ کریں؛ بعد ازاں ادرار کیلئے ماء الاصول یا مطبوخ زوفا، ساڑھے چار ماشہ، دواء الکرکم کے ساتھ پلائیں اگر مادہ کے دفع و استیصال میں مبالغہ سے کام نہ لیں تاکہ یہ ذبول پر منتج نہ ہو، یا نضج کے لئے پانچ چھ روز تک انیسون، اذخر، تخم کشوث ہر ایک چار ماشہ، بادرنجبویہ، پوست بیخ بادیان ہر ایک تولہ، شکاعی، بادآورد، بیخ کرفس ہر ایک سات ماشہ، سب کو جوش دیکر چار تولہ گلقند عسلی کے ساتھ پلائیں اور غذا میں مرغ کے شوربے کے ساتھ روٹی دیتے رہیں اور نضج کے آثار ظاہر ہونے کے بعد اسی مطبوخ میں ریوند چینی

تربد سفید ہر ایک نو ماشہ، زنجبیل تین ماشہ، برگ سنا دو تولہ، خیار شنبر، ترنجبین ہر ایک سات تولہ، شربت دینار چار تولہ اور روغن بادام سات ماشہ اضافہ کرکے پلائیں اور پانی کے بجائے عرق بادیان، عرق بادرنجبویہ اور گلاب پر اکتفا کریں، دوپہر کو مرغ کا خوداب پلائیں اور شام کے وقت تیتر بٹیر کے شوربے کے ساتھ روٹی دیں اور صبح کو مطبوخ سابق بشربت بزوری چار تولہ و حرف نو ماشہ داخل کرکے پلائیں، اسی طرح تین چار روز پلانے کے بعد تعدیل کے لئے معجون فلاسفہ، اطریفل کبیر و دواء الکرکم کبیر عرق افسنتین کے ساتھ دیں اور سنبل الطیب، اذخر، سعد، قسط تلخ، افسنتین ہر ایک نو ماشہ اور زعفران سات ماشہ جگر پر ضماد کریں، اس باب میں اسہال لانے میں زیادتی نہ کریں کیونکہ اس سے سلس البول عارض ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ایسی دوائیں اور غذائیں استعمال کریں، جن میں قبض، تلطیف اور نشف کی خاصیت ہو اور اگر اس سوء مزاج کے ساتھ مادہ ہو تو اس کے استفراغ کے لئے قوی قسم کے ماء الاصول، ۔طریفل کلکلانج اور ایارج ارکاغانیس سے کام لیں، غذا میں تلطیف و تسخین کا خیال رکھیں اور خفیف قسم کے گوشت گرم مصالحوں کے ساتھ اور قلیل مقدار میں قوی قسم کی رقیق شراب استعمال کرائیں، علاوہ بریں حالات کے مطابق بڑے معجون اور خارجی طور پر محلل ضماد استعمال کریں۔ (شیخ)

یہ گولیاں استسقاء کی ابتداء اور مزمن بخاروں کے لئے سود مند ہیں —
افسنتین، ہلیلہ زرد، مصطگی، ریوند چینی، زعفران، لک مغسول، انیسوں، شاہترہ، ایارج فیقرا، ہر ایک بوزن مساوی سب کو باریک کرکے آب عنب الثعلب سے چھوٹی چھوٹی گولیاں بنالیں اور شب کو سوتے وقت ساڑھے چار ماشہ استعمال کریں، اگر مریض کو سرفہ بھی ہو تو اس میں تمام دواؤں کے نصف وزن رب السوس بھی شامل کریں۔ (جرجانی)

اگر جگر کے سوء مزاج بارد میں محسوس ہو کہ بدن میں بلغمی یا سوداوی مادہ موجود ہے تو مناسب مسہلوں اور مدرات سے اس کا تنقیہ کریں اور اس کے لئے مذکورہ بالا حبوب بھی مفید ہیں اور تنقیہ کے بعد جگر کا مزاج بدلنے کی کوشش کریں، شراب افسنتین یا سکنجبین عنصلی و عسلی کے ساتھ قرص افسنتین، ماء الاصول کے ساتھ مربا زنجبیل اور سکنجبین بزوری کے ساتھ قرص لک اور دواء الکرکم استعمال کرائیں، شربت افسنتین بھی اس باب میں مفید ہے۔ (صاحب ترویح)

سوء مزاج بارد یابس	جگر کے سوء مزاج بارد یابس سے ورم جگر، ضعف جگر،

اور زرد جگر پیدا ہوتا ہے ـــــــ اگر یہ سوء مزاج سادہ ہو تو ان تمام ادویہ کو مرکب کرکے استعمال کریں، جو سوء مزاج بارد، و سوء مزاج یابس مفرد کی بحث میں گزر چکی ہیں، اور اگر مادی ہو تو سوداء کے مسہل، حب اغتیمون اور مطبوخ افتیمون سے یا حب لاجورد و سفوف لاجورد اور ماء الجبن سے تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد خمیرہ مروارید، عرق بید مشک، شیرہ اور ماء اللحم علویخان استعمال کرائیں۔ غذا میں مرطب اشیاء دیں مثلاً کنکرلی سرزمین کے بہتے پانی کی مچھلی، پالک، بتھوا، اور کشنیز سبز کے ساتھ بزغالہ کا گوشت، روٹی کے ہمراہ کھلائیں۔

چرب و نرم ضماد و مراہم اور گرم معجونیں مثلاً دواء الکرکم اور معجون فلافلیون مناسب مقدار میں کھلا کر مرطب روغنوں کے ساتھ ماء الاصول پلائیں اور قوی قسم کی رقیق شراب استعمال کرائیں۔ اگر اس کے ساتھ قبض ہو تو حب سکبینج کھلائیں۔

(شیخ)

روغن نرگس، روغن خیری، روغن سوسن، روغن یاسمین اور موم زرد کی قیروطی استعمال کریں اور روغن بادام شیریں کے ساتھ ماء الاصول پلائیں، دواء اللک اور دوسری گرم معجونیں بھی اس باب میں مفید ہیں۔ غذا میں آب گندم، آب سیوس، شکر اور دار چینی کے ساتھ زردی بیضہ نیمبرشت، شکر کے ساتھ ماء اللحم اور شراب کہنہ میں روٹی چور کرکے دیں۔ پانی، ماء العسل یا شراب کہنہ ملا کر پلائیں۔

(اسماعیل و یوسف)

اس مزاج میں شمالی بلاد میں یا ان مقامات میں جہاں برودت و یبوست غالب ہو کسی علاج سے بآسانی فائدہ نہیں ہوتا اس لئے مریض کو مناسب مقام میں منتقل کرنے کے بعد کوئی علاج کریں۔ (طبری)

ضعف جگر

جگر کی چاروں قوتوں یا اس کی بعض قوتوں میں کوئی خلل واقع ہو جانے کو "ضعف جگر" سے تعبیر کرتے ہیں اور اس خلل یا ضعف کے اسباب تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) خاص جگر یا تمام بدن کا سوء مزاج (۲) جگر کے مجاور و مشارک اعضاء، مثلاً مرارہ، طحال، گردہ، رحم، معدہ، امعاء اور اعضاء صدر کا کوئی خلل ہو، مثلاً ان میں سے بعض اعضاء کے منافذ میں سدے پڑ جانے کے باعث جگر میں پیدا ہونے والے فضلات اس سے جدا نہیں ہو سکتے اور اسی میں رک کر اس کے افعال میں خلل پیدا کرتے ہیں (۳) خود جگر میں امراض آلیہ عارض ہونا، مثلاً جگر کا

استلاء یا اس کا چھوٹا ہو جانا یا اس میں ریگ، پتھری، سدے، ورم، دبیلہ، قرحہ اور جراحت و عفونت پیدا ہو جانا ——— جگر کے امراض آلی کے مریض کو مکبود کہتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ضعف جگر کا سبب اگر قوی ہو تو اس کی چاروں قوتیں ضعیف ہوں گی اور سبب قوی نہ ہو تو اس کی بعض قوتوں میں خلل ہوگا اور بعض قوتیں تندرست ہوں گی مگر بعض قوتوں کا یہ خلل اگر جلد دفع نہ ہو اور کچھ عرصہ قائم رہ جائے تو تمام قوتیں ضعیف ہو جائیں گی ——— قوت جاذبہ اور قوت ہاضمہ اکثر برودت و رطوبت سے ضعیف ہوتی ہے اور قوت ماسکہ میں اکثر رطوبت سے اور قوت دافعہ میں یبوست سے ضعف آتا ہے۔

طریق تشخیص اس مرض میں پہلے خود اس کی تشخیص کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعد ازاں اس کے اسباب کی اور اس کے بعد اس امر کی کہ ضعف کس قوت میں ہے، چنانچہ سب سے پہلے مریض کے چہرہ کے رنگ اور بدن کی ظاہری حالت پر نظر کریں، اگر اس کے چہرہ کی رنگت اور بدن کی حالت درست ہو تو یہ اس امر کی علامت ہے کہ جگر میں کوئی مرض نہیں ہے اور اگر چہرہ کی رنگت فاسد یعنی اکثر زردی و سفیدی مائل اور کبھی مائل بہ سبزی و تیرگی ہو اور بدن لاغر ہو تو مریض مکبود ہوگا ——— بعد ازاں بول و براز معاینہ کریں اگر اس کا رنگ گوشت کے دھوون کے مانند ہو، تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ جگر خون کی تولید میں پورا تصرف نہیں کرتا، اور یہ اکثر جگر کے ضعف کے باعث ہوتا ہے، بعد ازاں قلت اشتہار، داہنی جانب کی آخری پسلی کے پاس ترم درد ہونے بالخصوص ہضم معدی کے بعد جگر میں غذا کے نفوذ کرنے کے وقت درد محسوس ہونے اور اس درد کے پہلے ہونے کی بابت دریافت کریں کیونکہ ضعف جگر کے ساتھ اس کا پایا جانا بھی لازم ہے۔

مرض کی تشخیص ہونے کے بعد سوء مزاج کی تشخیص اسی طریقہ سے کریں جو سوء مزاج سے پیدا ہونے والے امراض جگر کی تشخیص کے لئے بتایا گیا ہے؛ بعد ازاں دوسرے اعضاء کی مشارکت کا حال مذکورہ بالا اعضاء میں سے کسی عضو کا خلل مقدم ہونے سے اور چہرہ کے رنگ، ہضم غذاء کی حالت اور قارورہ وغیرہ سے معلوم کریں، چنانچہ اگر ضعف جگر کے ساتھ احتباس حیض یا اس کے ادرار میں زیادتی کی شکایت ہو تو جگر کا یہ ضعف، رحم کی مشارکت سے ہوگا، اگر ظاہر بدن سوء القنیہ اور استسقاء کی طرف مائل ہو اور قارورہ طبعی حالت

پیدا ہو تو ضعف گردہ و مثانہ کی مشارکت سے ہوگا، اگر ضعف جگر کے ساتھ سوء تنفس اور سرفہ خشک ہو اور گاہے سینہ میں گرانی اور تناؤ محسوس ہو، تو اس کا سبب اعضاء صدر کی مشارکت ہوگی —— اگر ورم، صلابت، دبیلہ، قرحہ، جراحت، سدے، حصات اور اصفر وغیرہ کے آثار موجود ہوں تو ضعف کا سبب یہی اسباب ہونگے۔

بعد ازاں جگر کی چاروں قوتوں میں سے ہر قوت کے ضعف کی حالت اس طریقہ سے معلوم کریں کہ اگر براز مقدار میں زیادہ اور نرم و سفید ہو اور اس کے ساتھ قارورہ پختہ اور رنگین ہو اور بدن لاغر ہو تو جگر کی **قوت جاذبہ** ضعیف ہوگی، مگر بول و براز کی یہ حالت اسی وقت ہوتی ہے جبکہ معدہ قوی اور فعل ہضم ہو —— اگر طبیعت نرم، براز مائل بہ سرخی ہو اور اسہال سرعت سے نہ آئے، پیشاب زیادہ آئے اور جگر سے امتلاء کی وہ گرانی جلد زائل ہو جائے جو غذا کے نفوذ کرنے کے بعد محسوس ہوتی ہے، اور بدن لاغر ہو تو جگر کی **قوت ماسکہ** ضعیف ہوگی —— اگر طبیعت کی نرمی کے ساتھ براز کا رنگ گوشت کے دھوون کے مانند ہو اور قارورہ کی رنگت سفید ہو، بدن میں نمایاں ترہل اور چہرہ اور پلکوں میں تہیج ہو تو جگر کی **قوت ہاضمہ** ضعیف ہوگی —— اگر بول و براز کم رنگ اور قلیل المقدار ہوں، براز کی حاجت اور اشتہا کم ہو، بدن میں ترہل ہو اور بدن کی رنگت زرد و سیاہ مائل بہ سفیدی ہو تو کمزوری **قوت دافعہ** میں ہوگی۔

جگر کی قوت دافعہ ضعیف ہونے کی حالت میں فضلات خون سے جدا نہیں ہو سکتے اور خون کے ساتھ جس عضو میں پہنچتے ہیں اس میں ورم اور کوئی مرض پیدا کر دیتے ہیں؛ علاوہ بریں ان فضلات سے منافذ میں سدے پڑ جاتے ہیں اور عفونی بخار لاحق ہو جاتا ہے —— جگر کے اکثر قویٰ ضعیف ہونے کی حالت میں وہ قوت ممیزہ بھی ضعیف ہو جاتی ہے جو خون کو مائیت سے جدا کر کے عروق میں بھیجتی ہے، چنانچہ لازمی طور پر قارورہ میں سرخی آ جاتی ہے، اس لئے اس صورت میں قارورہ پر پورا اعتماد نہ کریں بلکہ مریض کے رنگ پر اعتبار کریں کیونکہ جگر کی حالت ظاہر کرنے والے امور میں چہرہ اور بدن کے رنگ کو اولی حیثیت حاصل ہے۔

جگر کی قوت ہاضمہ کے ضعیف ہونے کی حالت میں اعضاء کو جو غذا پہنچتی ہے وہ غیر منہضم یا قلیل الہضم یا فاسد الہضم اور کسی ردی کیفیت کی طرف مستحیل ہوتی ہے، ان تمام قسموں میں سب سے زیادہ ردی غیر منہضم غذا ہوتی ہے ——

اسہال غسالی اس امر کی دلیل ہے کہ قوت ہضم ضعیف ہے اور غذا معمولی طور پر ہضم ہوتی ہے —— اسہال سفید اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جگر کی قوت جاذبہ نہایت ضعیف ہے اور قوت ہاضمہ بھی اپنا کام انجام نہیں دیتی، بالخصوص اس قسم کے اسہال میں اگر غذا داخل ہوتے ہی خارج ہو جائے تو یہ قوت ہاضمہ کے بالکل معطل ہونے کی علامت ہے —— اسہال میں مختلف اشیاء کا خارج ہونا فساد ہضم کی دلیل ہے —— قارورہ ہاضمہ کی حالت کو بہتر طریقہ سے ظاہر کرتا ہے اور براز قوت جاذبہ کے حال کو عیاں کرتا ہے۔

ضعف جگر میں غسالی (گوشت کے دھوون کے مانند) اسہال عارض ہو تو وہ آخر میں کوئی اور شکل اختیار کر لیتا ہے اور اکثر حار مزاج میں صدیدی (زرداب کے مانند) بعد ازاں وردی (گلابی) اور جلے ہوئے خون کے مانند ہو جاتا ہے۔ اور اس نوع میں اسہال غسالی عارض ہونے سے پہلے اکثر بکثرت صفراوی اسہال آتے ہیں، اور بارد مزاج میں غسالی اسہال بعد کو منجمد خون کے مانند ہو جاتا ہے، علاوہ بریں ان دونوں صورتوں میں بالخصوص بارد نوع کے آخر میں اسہال کے ساتھ مختلف کیفیت اور مختلف قوام کی چیزیں خارج ہوتی ہیں۔

جگر میں اگر حرارت ہو، تو اس سے اخلاط میں بھی حرارت وحدت پیدا ہو جاتی ہے، اور یہ اخلاط اعضاء میں پہنچتے ہیں تو ان سے اعضاء گرم ہو جاتے ہیں اور بھوک بند ہو جاتی ہے، گاہے انہیں گرم اخلاط کے باعث بخار عارض ہو جاتا ہے، قارورہ کی رنگت سرخ و زرد ہو جاتی ہے اور تشنگی بڑھ جاتی ہے —— اور اگر جگر میں برودت ہو، تو اس سے اخلاط میں غلظت اور ان کی حرکت میں سستی آجاتی ہے جس سے اشتہاء بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں ابتداءً اگرچہ بخار نہیں ہوتا، لیکن کچھ عرصہ کے بعد جگر میں بارد خون کے رک جانے اور اس کے ردی ہو جانے کے سبب سے بخار لاحق ہو جاتا ہے، اور جگر میں گرانی محسوس ہونے لگتی ہے —— جگر کی خشکی اخلاط کو غلیظ اور ان کی مقدار کو کم کرتا ہے جس سے قارورہ میں بھی کمی آجاتی ہے —— اور جگر کی رطوبت اخلاط کو مائی اور طبیعت کو نرم بنا دیتی ہے جس سے اکثر استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔

ضعف جگر کا عام علاج

اگر جگر کو سوء مزاج مفرد و مرکب کی کوئی قسم لاحق ہو، تو اس کے ازالہ کے لئے وہ تدابیر اختیار کریں جو جگر کے اقسام سوء مزاج میں بیان کی گئی ہیں، اگر ضعف جگر کا سبب سدہ یا ورم یا قرحہ وغیرہ ہو تو اس دستور کے مطابق علاج کریں جو ان امراض

کی بحث میں جدا جدا لکھا جائے گا اور اگر ضعف جگر کسی دوسرے عضو کی مشارکت سے ہو تو اس عضو کے مخصوص علاج کی طرف متوجہ ہوں اور اس کے ساتھ جگر کی رعایت ضروری سمجھیں۔

ضعف جگر چونکہ زیادہ تر برودت و رطوبت سے عارض ہوتا ہے، اسلئے اس کا علاج اکثر حار، قابض اور خوشبودار اشیاء مثلاً دارچینی، فقاح اذخر، مرکی اور زعفران وغیرہ سے کرتے ہیں، علاوہ بریں حسب حاجت ان تدابیر سے کام لیں جو استسقاء کے علاج میں بیان کی جائیں گی، دوید الورد، دواء الکرکم، دواء المسک، شربت کشوث، شربت بزور، شربت دینار، قرص زرشک کبیر، قرص ورد اور انوشدارو بھی اس باب میں معمول ہے، ایسی تمام دوائیں اس باب میں مفید ہیں جو روح اور جگر کی قوت کو تقویت دینے والی خوشبودار، جگر کے جرم کو قوت پہنچانے والے قبض اور تفتیح، انضاج اور تلیین کی خاصیت رکھتی ہوں، ریوند کے ساتھ آب کاسنی اور شربت دینار کے ساتھ شربت ورد مذکورہ بالا صفات میں سے اکثر صفتوں کا جامع ہے اور سکنجبین، عود اور ریوند کو اس بارہ میں خصوصیت حاصل ہے۔

قرص انبرباریس ریوندی کوٹ کر عرق گاؤزبان دس تولہ اور شربت پوست بیخ کاسنی و عود چار تولہ کے ساتھ دینا ضعف جگر کے لئے نہایت مفید ہے، ضعف کے ساتھ جگر میں صلابت بھی ہو تو ریوند چینی ساڑھے تین ماشہ، غافث پوست دو ماشہ، تخم کشوث ایک ماشہ، قند سفید ساڑھے چار ماشہ سب کو باریک کر کے دو تولہ عسل خیار شنبر اور ساڑھے تین ماشہ روغن بادام میں ملا کر دینا بعد ازیں گلقند اور معجون اترج کے مانند مقویات استعمال کرانا سود مند ہے، اور اگر ضعف جگر بچوں میں اسہال خون، حرارت اور تشنگی کے ساتھ ہو تو پانی کے بجائے خطمی مقشر ساڑھے دس ماشہ، بیخ انجبار ساڑھے چار ماشہ، تخم کاسنی ساڑھے چار ماشہ، سب کا نقوع تیار کر کے پلائیں۔ (جعفر بن علی)

افسنتین بازیتون ایک شبانہ روز سرکہ میں تر کر کے کھانا، سرد ابہار حار مزاج میں شربت یا ضماد استعمال کرنا، معجون نعناع ایک حصہ، گل سرخ دو حصہ دونوں کو چھ حصہ قند میں ملا کر چند روز دھوپ میں رکھنے کے بعد استعمال کرنا، پستہ تناول کرنا اور آب آہنتاب پینا جگر کی تقویت کے لئے میرے مجربات سے ہے۔ (سویدی)

اگر جگر میں مادہ رکا ہوا ہو تو اس کے استفراغ کی حاجت ہو گی مادہ اگر

دموی ہو تو فصد کریں اور غلیظ و لزج خلط ہو تو غاریقون وغیرہ سے استفراغ کرائیں اور اگر رقیق اور حرارت کی طرف مائل خلط ہو اور سدہ بھی موجود ہو تو استفراغ کے لئے عصارۂ غافث و افسنتین وغیرہ اختیار کریں ــــ گاہے شدید اسہال اور ذرب عارض ہو جاتا ہے اور کبھی اس کو بسرعت بند کرنے کے لئے قابض دوائیں استعمال کرتے ہیں جس سے بسا اوقات سخت نقصان پہنچتا ہے، چنانچہ ایسی حالت میں بخوبی غور کرلیں کہ اسہال اگر طبیعت کے دفاع سے عارض ہوا اور اس سے جگر کا تنقیہ ہو رہا ہو تو اسے بند نہ کریں بلکہ اس میں طبیعت کی اعانت کریں، اور اگر اسہال کو بند کرنے کی حاجت ہو تو ایسی دوائیں اختیار کریں جو خوشبودار، منعش، مقوی اور معتدل قابض ہوں خصوصاً ایسی دوائیں شراب ریحانی کے ساتھ دیں ــــ بھیڑیے کا جگر خشک کرکے کوٹ کر اس میں سے ایک چمچہ شراب کے ساتھ دینا ضعف جگر کی تمام قسموں کے لئے مفید و مجرب ہے ــــ لک مغسول، ریوند چینی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، عصارہ غافث، بادیان، تخم کجوا ہر ایک ڈیڑھ تولہ، افسنتین رومی پونے دو تولہ، تخم کاسنی تین تولہ، تخم کشوث سوا دو تولہ، تخم کرفس سوا تولہ سب کو کوٹ چھان کر قرص یا سفوف بنا کر اس میں سے سات ماشہ استعمال کرائیں ــــ مویز منقی نو تولہ، زعفران ساڑھے چار ماشہ، قصب الذریرہ نو ماشہ، مقل گیارہ ماشہ، دار چینی ساڑھے چار ماشہ، اسلیخہ سوا دو ماشہ، سنبل الطیب تیرہ ماشہ، اذخر گیارہ ماشہ، مرمکی ڈیڑھ تولہ، صمغ بطم ڈیڑھ تولہ، دار شیشعان نو ماشہ، شہد چھ تولہ، مقل کو شراب میں حل کرکے باقی دواؤں کے ساتھ ملا کر بدستور معجون بنائیں، اس میں سے ساڑھے چار ماشہ استعمال کرنا ہر قسم کے ضعف جگر کے لئے تمام دواؤں سے بہتر ہے، بعض نسخوں میں زعفران کا وزن ساڑھے چار ماشہ کے بجائے سوا دو ماشہ لکھا ہے، اگر حرارت غالب ہو تو اس دوا میں افیون و بزرالبنج بھی شامل کریں۔ (شیخ و جرجانی)

تکمید کی دواؤں میں تمام مشہور خوشبودار دوائیں شامل ہیں، ان کو شراب ریحانی قابض میں پکا کر صوف بھگو کر تکمید کریں، گاہے اس میں مدد کی تکمیہ اور روغن ناردین وغیرہ بھی داخل کرتے ہیں اور سعد، مصطگی، سنبل، کندر، سک مسک، جوز سرو، نفاح اذخر اور مشہور بذور سے سلاخن وغیرہ میں ملا کر ضماد کریں، صبر و مصطگی کا ضماد بھی ضعف جگر کے لئے مفید ہے ــــ اگر ضعف جگر کا سبب حرارت ہو اور سدہ بہت کم ہوتا ہے اور سدے زیادہ نہ ہوں تو بہی، سیب، امرود، انار یحوش، انار ترش کھلانے کو کہیں اگر سدے زیادہ ہوں تو آب کاسنی، آب عنب الثعلب

سکنجبین پلائیں ۔ (شیخ)
عصارۂ اترج، شربت عسلی کے ساتھ استعمال کرانا اس باب میں مفید ہے،
اسی طرح مذکورہ بالا فواکہ کا عصارہ کسی لطیف و مدر بول شربت کے ساتھ دینا بھی
سود مند ہے، مرچودہ ماشہ، ونج لگر دندہ چودہ ماشہ، شہد کف گرفتہ میں ملاکر نہار منہ
کھلانا جگر کو تقویت پہنچاتا ہے؛ فلونیا اور افیون و بزرالبنج والی معجونیں اس باب
میں معمول ہیں ——— اگر حرارت زیادہ ہو تو لذیذ شربتوں کے ساتھ روغن گل و
روغن تفاح پلائیں، اگر سدہ کا خطرہ نہ ہو تو غذا قدرے مبرد دیں یا شراب سے
قطعاً پرہیز کریں، البتہ کسی دوسرے سبب مثلاً ضعف معدہ کے باعث اس کی
حاجت ہو تو قلیل مقدار میں پلائیں ——— اگر جگر میں برودت ہو تو مذکورہ بالا
تدابیر کے برعکس تدابیر اختیار کریں۔ اور نہار منہ غافث، اسارون یا کوئی ایسی دوا
دیں جس میں فلفل داخل ہو اور مناسب معلوم ہو تو قدرے شراب بھی پلائیں ۔
(جالینوس)
برودت جگر کے ساتھ اگر معدہ میں بھی برودت ہو تو ہضم خراب ہو جاتا
ہے، قراقر و ریاح کی کثرت ہوتی ہے اور اس سے بسا اوقات استسقا پیدا ہو جاتا
ہے؛ چنانچہ اس صورت میں ضروری ہے کہ حار یابس غذائیں اس مقدار میں
دیں کہ اس سے تخمہ، بدہضمی نہ ہو، اور شراب کہنہ پلائیں؛ اگر استفراغ کی حاجت
ہو تو سقمونیا اور دوسری قوی قسم کی دوائیں نہ دیں، بلکہ غاریقون، ہلیلہ سیاہ،
ہلیلہ کابلی اور صبر وغیرہ سے استفراغ کرائیں ——— اس قسم کے جگر میں
ناشف غذا کھلانے کے بعد اس کے ہضم ہونے کے وقت شراب کہنہ پلانا
نہایت سود مند ہے اور یہ سفوف بھی اس باب میں بغایت نافع ہے ———
ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ، گل سرخ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، کندر سات ماشہ،
سنبل، قرنفل، قاقلہ صغار، سعد ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، سب کو کوٹ چھان
کر ہم وزن قند سفید ملاکر ہر تین روز میں ایک بار ساڑھے دس ماشہ کھلائیں،
اور جگر کی بخوبی تسخین منظور ہو تو سنبل، مصطگی، خولنجان و سعد کوٹ کر شراب
کہنہ کے ساتھ جگر پر ضماد کریں ۔ (گیلانی)

علاج جزئی

اگر قوت ہاضمہ ضعیف ہو تو اس کی تقویت
کے لئے ایسی دوائیں اختیار کریں جن میں قدرے قبض،
عطریت اور انضاج و تسخین کی خاصیت ہو مثلاً وہ دوائیں دیں جن میں سنبل،
بسباسہ، اجوائن، کندر، مصطگی، قصب الذریرہ اور سعد وغیرہ داخل ہو، شراب

کے ساتھ تریاق اربعہ استعمال کریں اور صبر، گلنار، پوست انار، لادن و آس، گلاب کے ساتھ جگر پر ضماد کریں، غذا میں حب رمان و مویز کوفتہ داخل کریں اور اسے دار چینی و سنبل وغیرہ سے خوشبودار بنا کر دیں۔

اگر جگر کی قوت جاذبہ ضعیف ہو تو اس کی تقویت کے لئے ایسی دوا دیں جس میں قبض نہایت قلیل ہو اور عطریت و تسخین کی خاصیت ہو جیسے اذخر و بابونہ میں ہوتی ہے؛ اس باب میں ضماد، طلا اور تمریخ پر زیادہ زور دیں، کیونکہ یہ خارجی تدابیر اس میں نہایت مؤثر ہیں؛ مزید براں سدے کھولنے کی کوشش کریں اور دار چینی، زعفران و شراب عفص پلائیں، غذا میں تیتر، بٹیر اور مرغ آب غورہ اور خوشبودار مصالحوں کے ساتھ پکا کر دیں اور جگر پر گلنار، مصطگی، افسنتین، صبر و گل سرخ، آب آس کے ساتھ ضماد کریں۔

اگر ضعف جگر کی قوت ماسکہ میں ہو تو تقویت و قبض میں زیادتی کریں اور تسخین میں کمی، خوشبودار گرم دواؤں کے ساتھ مساوی درجہ کی مبرد و قابض دوا مرکب کر کے دیں، مثلاً گلنار، گل سرخ اور طراثیث ایک ساتھ استعمال کریں؛ جوارش خوزی، رب بہی کے ساتھ کھلائیں اور میبہ، مربا آملہ و انوشدارو لولوی علوبخان دیں، غذا میں سرکے کے ساتھ گوشت کھلائیں، یا تیتر بٹیر کا گوشت گرم مصالحوں کے ساتھ پکا کر اس کے ہمراہ روہ کی ردی دیں، اور جگر پر سک، عود و گل سرخ، آب سیب و بے سوسن کے ساتھ ضماد کریں۔

اگر جگر کی قوت دافعہ ضعیف ہو تو اس کو تقویت پہنچائیں اور گردہ و احشا کی تسخین ان چیزوں سے کریں، جو اپنی اپنی جگہ بیان کی جائیں گی؛ بادیان خطائی، بادیان رومی، بادیان ہندی، کشوث اور افسنتین وغیرہ سے مسامات کھولنے کی کوشش کریں؛ سکنجبین افتیمونی کے ساتھ ماء الجبن استعمال کرنا اور مربا ہلیلہ کھلانا بھی مفید ہے؛ غذا میں بریاں گوشت، شراب یا سرکہ یا آبکامہ چھڑک کر دیں؛ بیضہ نیم برشت کھلانا اور غذا میں دار چینی، قرنفل و زنجبیل داخل کرنا سودمند ہے۔

ہر قسم کا سوء مزاج جگر کی تمام قوتوں کو ضعیف کر دیتا ہے اور قوت ہاضمہ و قوت جاذبہ کی کمزوری کا سبب اگرچہ اکثر برودت ہوتی ہے لیکن گاہے سوء مزاج حار سے بھی یہ قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں چنانچہ اس صورت میں بارد اشیاء استعمال کرائیں۔

جگر کے لئے وہ غذائیں موافق ہوتی ہیں جن میں غلظت و لزوجت نہ ہو مثلاً

لطیف گوشت ، اپنے گندم کی روٹی جس میں علکیت و لزوجیت نہ ہو ——— ماء الشعیر محرور مزاج میں سادہ استعمال کرائیں اور بارد مزاج ہو تو ملک شہد و بیضۂ نیم برشت وغیرہ کے ساتھ ! عمدہ قسم کا مویز ضعف جگر میں نہایت مفید ہے حتیٰ کہ اس کی عادت سے غسالی اسہال بند ہو جاتا ہے +

جگر و ماساریقا کے سدّے

سدّے گاہے جگر کے گوشت میں واقع ہوتے ہیں :- اس خون کی غلظت کے باعث جو جگر کی غذا میں صرف ہوتا ہے اور قوت دافعہ کی کمزوری یا قوت جاذبہ کی زیادتی یا ضعف ہضم کے باعث جگر میں مادہ کے رک جانے سے + یہ صورت ورم کے مشابہ ہوتی ہے اور یہ شاذ و نادر ہی عارض ہوتی ہے ——— گاہے سدّے ان عروق میں ہوتے ہیں جو جگر میں ہیں اور کیلوس کے نضج و استحالہ کا محل ہیں اور سدّے ماساریقا میں عارض ہوتے ہیں جس کا سبب یا ان کی خلقی تنگی ہوتی ہے یا عارضی اسباب سے ان میں انقباض پیدا ہو جانا ——— جگر میں اگر سدوں کی کثرت ہو اور وہ ایک عرصہ تک قائم رہیں تو اس سے عفونتی بخار اور استسقاء پر منتج ہونے والا ورم لاحق ہو جاتا ہے اور درد پیدا کرنے والی ریاح کی کثرت ہو جاتی ہے ——— سدّے امراض جگر کی جڑ ہیں اور ان سے استسقاء پیدا ہونا لازمی ہے +

سدہ پیدا کرنے والا مادہ یا غلیظ و لزج خلط ہوتی ہے یا ورم یا ریح یا انقباض پیدا کرنے والی کیفیت ——— اور سدوں کا سبب فاعل ، قوت ہاضمہ ، ممیزہ اور قوت دافعہ کا ضعف ہوتا ہے جس کا باعث سوء مزاج حار یا بارد ہوتا ہے ، عام ازینکہ یہ کیفیت خود جگر میں پیدا ہو یا ہوا وغیرہ کے مانند خارج سے عارض ہو یا سدوں کا سبب فاعل قوت جاذبہ کی زیادتی ہوتی ہے +

غذا کے بعد خصوصاً غلیظ ، لزج اور شیریں غذا تناول کرنے کے بعد حرکت کرنا حمام میں داخل ہونا اور غذا کے بعد شراب پینا یا سردی قسم کا پانی پینا یہ تمام باتیں ان امور میں داخل ہیں جن سے جگر میں سدہ پیدا ہوتا ہے +

جرجانی کے قول کے مطابق جگر کا سدہ یا اس کے محدب کی جانب ہوتا ہے یا اس کے مقعر کی طرف یا دونوں طرف ——— محدب کے سدہ کا سبب غلیظ خون کی کثرت اور قوت دافعہ کی کمزوری ہوتی ہے اور مقعر کے سدہ کا سبب کیلوس کی غلظت و خامی اور اس کی ناگواری ہوتی ہے +

جگر کے سدہ اور اس کے ورم میں یہ فرق ہوتا ہے کہ ورم میں گرانی کم ہوتی

ہے، درد زیادہ ہوتا ہے، بخار ضرور ہوتا ہے اور جگر کے مقام پر اکثر ابھار معلوم ہوتا ہے اور سدہ کی حالت میں ورم کی بہ نسبت گرانی زیادہ ہوتی ہے، درد بالکل نہیں ہوتا یا نہایت کم ہوتا ہے اور بخار نہیں ہوتا یا بخار عرصہ تک سدہ قائم رہنے کے بعد عارض ہوتا ہے۔

طریق تشخیص

پہلے اس مرض کی تشخیص کریں اس کے بعد اس امر کی کہ سدہ محدب میں ہے یا مقعر میں بعد ازاں اس کے اسباب کی، چنانچہ پہلے مریض کا رنگ اور بدن کی ظاہری حالت پر نظر کریں، اگر اس کا رنگ زردی مائل ہو، وہ لاغر ہو اور خون کی کمی محسوس ہو تو مقام جگر میں بغیر درد کی گرانی، اور براز میں نرمی و سفیدی کی بابت دریافت کریں، اگر مریض اس کا اقرار کرے تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ جگر میں سدہ ہے — سدہ کے ساتھ اکثر قارورہ میں سفیدی اور اعضاء تنفس کی مشارکت کے باعث کبھی سانس میں تنگی بھی پائی جاتی ہے۔ اگر ان علامتوں کے ساتھ بخار بھی ہو تو یہ سدوں کی کثرت اور ان کے مزمن ہونے کی دلیل ہے۔

اس مرض کے متشخص ہونے کے بعد کثرت براز اور قلت و رقت بول کے متعلق سوال کریں، اگر مریض بیان کرے کہ براز زیادہ و رقیق ہوتا ہے تو سدہ مقعر جگر میں ہوگا اور اگر بتائے کہ قارورہ قلیل و رقیق ہوتا ہے اور جگر میں گرانی بھی زیادہ محسوس ہوتی ہے تو سدہ محدب جگر میں ہوگا — اگر مریض بیان کرے کہ گرانی کے ساتھ جگر کے کنارے درد بھی معلوم ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بخار وغیرہ کے مانند ورم جگر کی وہ علامتیں موجود ہوں جو ورم جگر کی بحث میں بیان کی جائیں گی تو سدہ کا سبب ورم جگر ہوگا، اگر قدرے گرانی کے ساتھ تمدد محسوس ہو جو ادھر ادھر منتقل ہوتا رہے تو سدہ کا سبب ریاح ہوگی، اگر ظاہر بدن میں یبوست ہو اور انقباض پیدا کرنے والے اسباب مقدم ہوں مثلاً مریض نے قابض پانی پیا ہو یا قابض اشیاء تناول کی ہوں تو سدے کا سبب عروق کا انقباض ہوگا۔

اگر مذکورہ بالا اسباب نہ پائے جائیں تو اس مرض کے پیدا ہونے کی مدت دریافت کریں، چنانچہ اگر صغرسنی سے معمولی سوء تدبیر سے بکثرت سدے پیدا ہو جاتے ہوں تو اس کا سبب عروق کی پیدائشی تنگی اور ان کا ضیق التواء ہوگا، ورنہ اس کا سبب لزج یا غلیظ خلط ہوگی — اور اگر جگر کے سدہ یا ورم اور ضعف معدہ کی علامتیں موجود نہ ہوں اور براز کیلوسی یا سبز ہو،

اور سدہ و جگر کے درمیان مقعر جگر کے مقام پر مریض اندر تمدد اور گرانی محسوس کرے اور بدن کی لاغری و ناتوانی روز بروز زیادہ ہوتی جائے تو سدہ ماساریقا میں ہو گا، اس صورت میں کیلوسی بمارا اس وقت آتا ہے جبکہ سدے عروق کے دہانے میں ہوں ورنہ براز کا رنگ سبز ہوتا ہے۔

اصول علاج

شیخ کے قول کے مطابق جگر کے اخلاط سے پیدا ہونے والے سدوں کے علاج میں ان دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جن میں جلا کی خاصیت ہو اور معتدل حد تک اسہال لاتی ہوں اور حسب حاجت ادرار کرتی ہوں ——— چنانچہ سدہ اگر مقعر جگر میں ہو تو مسہل دوائیں اختیار کریں اور محدب جگر میں ہو تو مدر دوائیں دیں اور بہتر یہ ہے کہ مسہل یا مدر دوا دینے سے پہلے کوئی مفتح و مقطع اور جالی دوا استعمال کرائیں ——— اگر سدہ مزمن ہو تو بعض اوقات باسلیق کی فصد کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر سدہ کا سبب ورم یا ریاح ہو تو اس کا علاج حسب سبب ورم جگر اور نفخ جگر کی بحث سے اخذ کریں، علاوہ بریں اس صورت میں شیر شتر پلانے کے بعد بقول و خیار شنبر سے اسہال لانا اور ایسی لطیف اشیاء سے ادرار کرانا بھی مفید پڑتا ہے جن میں ہیجان و حرارت نہ ہو۔

اگر سدہ کا سبب مٹی کھانا یا قابض میوہ تناول کرنا یا قابض معدنی پانی پینا ہو تو اس کی تفتیح اور بدن کے تنقیہ کے لئے گلاب، عرق شاہترہ و شربت دینار کے ساتھ حب غبرم کھلائیں، حب السلاطین کا حب مسہل بھی اس باب میں نہایت مؤثر ہے، اس کے دو تین روز کے بعد شیرۂ برگ تنبول زرد تین عدد، شیرۂ مغز بادام شیریں سات دانہ، شیرہ حب النیل سفید ایک تولہ، شربت لیموں چار تولہ، تخم شاہترہ، تخم بادر نجبویہ ہر ایک ساڑھے چار ماشہ بدستور پلائیں اور غذا میں تیتر کے شوربے کے ساتھ روٹی دیں ——— بکثرت شیریں خربزہ کھانا سدہ کھولنے کے لئے مفید ہے، خصوصاً مٹی کھانے والے کے لئے یہ نہایت سودمند ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مٹی کھانے سے سدہ پیدا ہونے کی صورت میں حب مسہل مذکورہ دو عدد شب کے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں اور صبح شربت دینار چار تولہ، عرق شاہترہ و عرق افسنتین پانچ پانچ تولہ کے ساتھ پلائیں، اس سے تین چار اجابتیں ہو جاتی ہیں، اور زنگ برنگ کے مواد خارج ہوتے ہیں، دو پہر کو نان خشکہ و تیتر کا نخود آب دیں اور شام کو نخود کے بغیر

صرف شوربا دیں؛ دوسری صبح شیرہ بادیان خطائی، بادیان رومی ہر ایک چار ماشہ، قرطم ایک تولہ، بادیان، تخم خربزہ ہر ایک نو ماشہ سب کا شیرہ نکال کر شربت کشوث چار تولہ، حرف نو ماشہ، تودری پانچ ماشہ و روغن بادام تلخ نو ماشہ داخل کر کے پلائیں؛ غذا بدستور دیں، اس کے بعد پھر گولی اور شربت دیں اور اس کے بعد ہی تبرید پلائیں۔ اسی دستور پر تین روز عمل کریں۔ مذکورہ عوارض زائل ہو جانے کے بعد مذکورہ بالا دوا و غذا موقوف کر کے جدوار خطائی تین ماشہ، دواء المسک تلخ تین ماشہ میں ملا کر صبح کے وقت چار کے ساتھ دیں اور شام کو مصطگی تین ماشہ، شربت تنبول ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر شربت افسنتین، شربت تنبول ہر ایک ڈیڑھ تولہ، عرق گزر علوی خاں نو تولہ و عرق عنبر تین تولہ میں ملا کر پلائیں اور غذا میں مرغ کے شوربے کے ساتھ شکم سیر روٹی کھلائیں اور اس کے اوپر تین ماشہ نمک سلیمانی دیں۔

اگر سدہ کا سبب عروق کی خلقی تنگی اور اس کی وضع کی خرابی ہو تو صغر جگر کے مطابق اس کا علاج کریں اور ہمیشہ مفتح و مدر اشیاء استعمال کراتے رہیں۔

اگر اس کا سبب انقباض و یبوست ہو تو مرطب و منضج ملینات استعمال کریں؛ شیر و شکر، روغن بادام کا حریرہ، فربہ مرغ کا شوربا اور کدو و دانہ کا قلیہ استعمال کرائیں اور ان تدابیر سے کام لیں جو جگر کے سوء مزاج یابس کے علاج میں بتائی گئی ہیں، مزید براں وہ مفتح دوائیں استعمال کریں جو محدب جگر کے سدہ کے علاج میں لکھی جائیں گی اور وہ مسہل دوائیں دیں جو مقعر جگر کے سدہ کی بحث میں درج ہونگی۔

جگر و ماساریقا کے سدہ کے مریض کو تمام مغلظ، لزج اور قابض اشیاء سے پرہیز کرنا چاہئے، اسی طرح غلیظ گوشتوں سے، پنیر، فطیری روٹی، میدہ کی روٹی اور غلیظ و شیریں شراب سے، چاول، باجرہ، ہریسہ اور کلہ پاچہ سے، خشک قلیوں اور بھنے ہوئے گوشتوں سے بچنا چاہئے؛ خرما، ہر قسم کی شیرینی، خصوصاً لزوجت رکھنے والی شیریں اشیاء مثلاً حلوا، بھتہ، فالودہ، روغنی روٹی، نشاستہ، دودھ، بادام شیریں، مسور، آب کدو اور وہ تمام چیزیں مضر ہیں جن سے سدوں کی تولید ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد حمام نہ کریں؛ کھانے کے بعد حرکت و ریاضت سے بھی اجتناب کریں اور کھانے پر زیادہ پانی یا شراب و نبیذ بلکہ کھانے اور پینے کے درمیان بالخصوص غذا اور شراب کے درمیان فاصلہ رکھیں۔

بہت زیادہ خمیر والی روٹی جس میں نمک غالب ہو، جو، نخود خفیف الوزن کرنب باقلا، یہ تمام چیزیں اس مرض میں مناسب ہیں۔ رقیق قسم کی خالص شراب کہنہ پینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ——— بہتر یہ ہے کہ مریض کی غذا میں گندنا، ہلیون اور کبر داخل کریں، اگر مریض کا مزاج بارد ہو تو اس کی غذا میں نخود، ہلیون و کرفس گوشت کے ساتھ پکا کر قدرے دارچینی و زعفران ملا کر دیں، اور اگر مزاج میں حرارت ہو تو نخوداب گرم مصالحوں کے بغیر سرکہ و روغن بادام میں پکا کر دیں یا نخود، برگ کاسنی اور قدرے سرکہ کے ساتھ پکا کر کھلائیں اور برگ کاسنی روغن بادام میں بریاں کر کے سرکہ سے ترش بنا کر دیں، چڑیوں کا گوشت بھی اس مرض میں مفید ہے اور ضعف کی صورت میں چوزہ مرغ کا شوربا دینا بھی جائز ہے مگر حتی الامکان روٹی اور گوشت سے بچنا بہتر ہے۔

مقعر جگر اور ماساریقا کے سدے

سدے اگر مقعر جگر میں ہوں یا ماساریقا میں ہوں تو نضج کے بعد مسہل اور حار حقنہ سے تنقیہ کریں ——— نضج کے لئے پوست بیخ بادیان، پوست بیخ کاسنی، تخم خطمی، عنب الثعلب، خار خسک ہر ایک نو ماشہ، انیسون، بیخ کرفس، فقاح اذخر ہر ایک سات ماشہ، سنبل الطیب تین ماشہ، مویز منقی دو تولہ سب کو جوش دے کر گلقند عسلی، سکنجبین ریوندی دو دو تولہ داخل کر کے سات آٹھ روز پلائیں اور غذا میں صرف مرغ کا نخوداب یا مرغ کے شوربے کے ساتھ روٹی دیتے رہیں، بعد ازاں اسہال کے لئے اس میں سے سکنجبین خارج کر کے سنا مکی ایک تولہ، افسنتین چار ماشہ، ریوند خطائی نو ماشہ، خیار شنبر سات تولہ، ترنجبین پانچ تولہ، شربت دینار چار تولہ اور روغن بادام سات ماشہ زیادہ کر کے پلائیں اور پانی کے بجائے عرق بادیان و گلاب پر اکتفا کریں، دوپہر کو نخوداب دیں، اور شام کو مرغ کے شوربے کے ساتھ روٹی کھلائیں، دوسرے دن قرص ریوند تین ماشہ ایک تولہ شربت کشوث میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر اصل السوس، بادیان، بیخ کرفس ہر ایک سات ماشہ، اذخر، انیسون ہر ایک چار ماشہ سب کو جوش دے کر شربت بزوری چار تولہ و تخم ریحان نو ماشہ داخل کر کے دیں ——— اسی طرح تین چار مسہل دینے کے بعد تعدیل کے لئے تین ماشہ قرص زرشک، نو ماشہ دواء الکرکم میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر عرق افسنتین چار تولہ، عرق شاہترہ و گلاب ہر ایک پانچ تولہ میں شربت افسنتین تین تولہ داخل کر کے چار ماشہ تخم بادرنجبویہ چھڑک کر ایک ہفتہ تک پلاتے رہیں۔

تخم کاسنی، بادیان، بیخ بادیان، تخم کشوث، اذخر، گل سرخ، خوبانی، آلو بخارا، مویز منقیٰ، تخم خربزہ، افسنتین، ریوند، خیارشنبر، ترنجبین، روغن بادام، آب برگ عنب الثعلب، آب برگ کاسنی یہ تمام دوائیں اسہال کے لئے مناسب ہیں، بالخصوص سدہ مقعر جگر میں ہو تو ان کا مسہل دینا نہایت مفید پڑتا ہے، اسی طرح بیخ کبر، بادیان، تخم کرفس، بذخرو کاسنی کا مطبوخ شربت افسنتین کے ساتھ پلانا بھی اس باب میں مفید ہے —— تمر ہندی، آلو بخارا، ہلیلجات، لبلاب، افسنتین، فلوس خیارشنبر، ترنجبین، شیرخشت، ریوند، غاریقون، افتیمون، قنطوریون، اسارون، بسفائج، غافث دشکاعی یہ تمام دوائیں مقعر جگر کے سدہ کے مسہل میں مستعمل ہیں اور ایارج فیقرا، مقعر و محدب دونوں کے سدہ کے لئے مشترک ہے۔

اگر حرارت و تشنگی غالب ہو تو آب کاسنی سبز مروق، شربت دینار و سکنجبین کے ساتھ پلائیں اور افسنتین و ریوند کے مانند ملطف دوائیں آب کاسنی سبز کے ساتھ ضماد کریں؛ حرارت کی حالت میں اسہال کے لئے ریوند کے ساتھ ماء الفواکہ پلانا اور زرم حقنہ دینا بھی مفید ہے اور مغز فلوس، آب کاسنی یا مطبوخ کاسنی میں حل کر کے پلانا اس حالت میں بغایت سودمند ہے۔

ریوند چینی بھی مفتح و مسہل ہے، چنانچہ سدہ حرارت مزاج کے ساتھ ہو تو آب کاسنی و سکنجبین سادہ یا سکنجبین بزوری کے ساتھ ریوند چینی استعمال کرائیں اور اگر برودت مزاج کے ساتھ ہو تو آب بادیان یا آب کرفس یا ماء الاصول اور سکنجبین عسلی یا بزوری کے ساتھ دیں —— سکنجبین جگر کے سدہ کی تمام قسموں میں مشترک طور پر نافع ہے۔

اگر سدہ کے ساتھ اسہال مفرط ہو تو صرف قابض اشیاء استعمال کرائیں، بلکہ ان کے ساتھ مفتح چیزیں بھی شامل کر لیں، چنانچہ آب کاسنی سبز، زرشک و رب بہی یا شربت بہی کے ساتھ دینا مناسب ہے البتہ آب کاسنی میں انار دانہ، زرشک، و زرورد تر کر کے پلانا بھی بہتر ہے مگر سدہ قوی ہو تو اکثر زرورد نہیں شامل کرنے —— اس کی باقی تدابیر اسہال کبدی سددی کی بحث میں لکھی جائیں گی۔

اگر سدہ کے ساتھ بدن لاغر ہو، اشتہاء روز بروز ساقط ہوتی جائے اور سوء القنیہ کے بعض آثار پائے جائیں تو ریوند خطائی تین ماشہ، دواء الکرکم نو ماشہ میں ملا کر نو تولہ آب ترب مروق اور دو تولہ شربت مسہل کے ساتھ دیں۔

دوپہر کو برگ کاسنی یا تربا یا شلجم کے ساتھ پکا ہوا حلوان کا قلیہ روہ کی روٹی کے ساتھ دیں اور سہ پہر کے وقت جند بیدستر ایک ماشہ، جدوار دو ماشہ، دوا المسک صغیر نو ماشہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر شربت بزوری و شربت گزر عرق کیوڑہ پانچ تولہ و عرق تنبول سات تولہ میں ملا کر پلائیں اور شام کو مرغ یا فاختہ کا شوربا دیں اور تین ہفتہ تک پانی کے بجائے عرق کھو و گلاب پلائیں۔

اگر ماساریقا کا سدہ افیون کھانے سے پیدا ہو اور مریض روز بروز لاغر و ضعیف ہوتا جائے تو بادیان خطائی، چار خطائی و لک مغسول ہر ایک ایک تولہ، ہموزن شکر کے ساتھ سفوف کر کے اس میں سے نو ماشہ سونے کے وقت چار کے ساتھ کھلائیں۔ اور صبح کو ریوند خطائی تین ماشہ ہموزن قند سفید کے ساتھ باریک کر کے دو تولہ گلقند عسلی میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر سات تولہ گلاب میں ڈیڑھ تولہ حب النیل سفید کا شیرہ نکال کر دو تولہ شہد کے ساتھ پلائیں اور غذا میں ایک ماہ تک گاجر اور تیھوے کا قلیہ اور مونگ مسلم کے ساتھ خمیری روٹی دیں۔

اس باب میں اسہال کی حاجت محسوس ہو تو شدید ضرورت کے سوا قوی قسم کا مسہل ہرگز نہ دیں۔ ایارج فیقرا، بسفائج، غاریقون اور افسنتین کا استعمال اس باب میں مناسب ہے، ایارج فیقرا قوی مریض کو چھ ماشہ تک اور ضعیف کو چار ماشہ تک دینا چاہئے اور روغن بیدانجیر کے ساتھ ایارج فیقرا استعمال کرنا زیادہ قوی اور زیادہ مفید ہے۔ اگر قوی تر مسہلوں کی ضرورت ہو تو چار زنا بچار جب اسطمخیقون و سکبینج دیتے ہیں ـــ اندرونی دواؤں کے علاوہ اس باب میں حلتیت، اشق، افسنتین، سنبل الطیب (?)، مصطگی اور زعفران روغن ناردین و موم کے ساتھ جگر پر ضماد کرنا سودمند ہے۔ (شیخ)

اگر سدہ مقعر جگر میں ہو تو اسہال کے لئے مطبوخ افتیمون پلائیں، اور ایسے مسہل حقنے استعمال کریں جن میں مفتح بزور داخل ہوں، دوا الکرکم، دوا اللک اور معجون فنداد یقون بھی سدے کھولنے اور ریاح تحلیل کرنے کے لئے سودمند ہے۔ (مجوسی)

مقعر جگر کے سدہ کی تفتیح کے لئے منضج دینے کے بعد مسہل پلائیں اور ابتداء میں ہلکے مسہل دیں مثلاً ایارج فیقرا ساڑھے تین ماشہ، غاریقون، بسفائج ہر ایک ایک ماشہ، انیسون آدھ ماشہ، سب کی گولیاں بنا کر دیں اور یہ مطبوخ جنطیانا بھی سدہ کھولنے اور جگر کا دم صلب رفع کرنے کے لئے مفید ہے ـــ جنطیانا نیم کوفتہ ساڑھے چودہ ماشہ، افسنتین دو تولہ، اکلیل الملک ڈیڑھ تولہ،

سویز منقی بارہ تولہ، انجیر بیس دانہ سب کو بدستور پکا کر چھان کرکے اس میں سے بارہ تولہ پلائیں، اگر زیادہ قوی مسہل کی ضرورت ہو تو مطبوخ افتیمون اور ترتیب مطبوخ بقون دینا بہتر ہے اور اگر مزاج برودت کی طرف مائل ہو تو گرم مفتح جو بیں شلاً دواء المسک، دواء الکرکم، معجون فودنجی، معجون جنطیانا، معجون انجدان اور سرخس اور لکروندہ دونوں جانب کا سدہ کھولنے کے لئے مفید ہے اور یہ دونوں چیزیں گرم بھی نہیں ہیں، چنانچہ سرخس، بیخ کاسنی، افسنتین اور ناردین کو ترکیب دینے سے ایک معتدل قسم کی مفتح دوا تیار ہو جاتی ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ سرخس ساڑھے دس ماشہ، ناردین ساڑھے چودہ ماشہ، بیخ کاسنی ساڑھے دس ماشہ، افسنتین سات ماشہ سب کو کوٹ چھان کر شہد مصفی میں ملا کر دس ماشہ سے چودہ ماشہ تک کھلائیں۔ (جرجانی و ایلاقی)

اگر علاج مشکل ہو جائے اور سدہ زائل نہ ہو تو طحال کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں چنانچہ حالات اجازت دیں تو بائیں اسیلم کی فصد کھولیں، طحال پر اشق و سرکہ ضماد کریں اور قرص کبر کی مداومت کرائیں کیونکہ طحال قوی ہو جائے اور جگر سے فضلات کو بخوبی جذب کرے تو جگر کے امراض رفع ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

محدب جگر کا سدہ

اگر سدہ محدب جگر میں ہو تو مدر دوائیں استعمال کریں مثلاً تخم کرفس، انیسون، بادیان، بیخ کاسنی، تخم قرطم سب کو جوش دیکر سکنجبین بزوری و شربت دینار کے ساتھ پلائیں یا اسارون، سلیخہ، افتیمون، تخم کرفس و انیسون کا مطبوخ سکنجبین عسلی کے ساتھ دیں اور جگر پر لطیف ضماد لگائیں مثلاً جعدہ، افسنتین، ریوند و بیخ کرفس، آب کاسنی کے ساتھ ضماد کریں۔

یا شیرہ قرطم، بادیان، تخم خربزہ ہر ایک نو ماشہ، انیسون ہر سات ماشہ۔ سب کا شیرہ نکال کر سکنجبین ریوندی چار تولے کے ساتھ پلائیں اور اگر ادرار کی زیادہ قوی تدبیر کی ضرورت ہو تو اس نسخہ میں سکنجبین کے بجائے شربت دینار داخل کریں اور ریوند خطائی تین ماشہ، تین تولہ آب اناردین کے ساتھ استعمال کریں۔

آب مندی مروق چار تولہ، قند سفید ڈیڑھ تولے کے ساتھ پلانا اس باب میں بغایت مؤثر ہے، اور شربت اصول و سکنجبین سادہ یا بزوری آب بادیان اور قدرے نمک کے ساتھ دینا بھی مفید ہے۔

اگر حرارت بھی ہو تو شربت دینار و سکنجبین، شیرہ تخم خیارین، شیرہ تخم خربزہ، شیرہ تخم کشوث اور شیرہ بہ سیاوشان کے ساتھ یا آب بادیان و آب بادرنگ کے ساتھ دیں، اگر حرارت زیادہ ہو اور تشنگی غالب ہو تو شیرہ تخم خیارین، شیرہ تخم کدو، شیرہ تخم تربوز و شیرہ تخم کاسنی یا آب کاسنی و سکنجبین کے ساتھ پلائیں۔ قرص زرشک

یا قرص ورد، آب کاسنی سبز مروق، سکنجبین بزوری اور شربت بزوری کے ساتھ دینا بھی مفید ہے ــــــ بیخ بادیان، اقحوان، اذخر، جدوار اور شیر خشت اس باب میں بہت مفید ہے اور اشق و جعدہ کا ضماد لگانا نافع ہے۔

مفتح دوائیں بعض بارد ہوتی ہیں، بعض حار اور بعض قریب الاعتدال ــــ کاسنی، آب بارتنگ مع برگ و بیخ بارد ہے، کشوث ایک اچھی مفتح ہے اور اس میں زیادہ حرارت نہیں ہوتی، یہی حال ریوند کا ہے اور افسنتین میں اگرچہ کسی قدر حرارت ہوتی ہے لیکن سدے حرارت کے ساتھ ہوں یا برودت کے ساتھ اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، افسنتین یا اس کا مطبوخ بالخصوص آب کشوث و آب کاسنی کے ساتھ اس کا مطبوخ پلا کر مریض کو سونے نہ دیں!

بیخ کاسنی، غافث اور بادام تلخ، یہ تمام دوائیں ایک دوسرے کے قریب ہیں! عصارہ بادیان رطب اور عصارہ کرفس، سکنجبین بزوری کے ساتھ استعمال کرنا بھی اسی حکم میں داخل ہے، اگر زیادہ حرارت کی حاجت ہو تو یہ عصارہ شہد یا ماء العسل اور سکنجبین عسلی کے ساتھ دیں۔

حار دوائیں جو قوی قسم کی مدر ہوں، اسارون، سلیخہ، نانخواہ، مدحرج، فوہ، ایرسا، پستہ، غاریقون، افتیمون، عنصل، جعدہ، قنطوریون دقیق، عصارہ قنطوریون، جنطیانا، ترمس، کرفس جبلی اور سکنجبین عسلی و سکنجبین عنصلی سے مرتب کریں اور انجیر روغن بادام میں تر کر کے دیں۔

اعتدال کے قریب دواؤں میں ترمس سب سے افضل ہے کیونکہ یہ تسخین و تبرید کے بغیر جگر کے سدے کھولتا ہے، گروندہ بھی ترمس کے قریب ہے، مگر اس سے کچھ زیادہ گرم ہوتا ہے، لیکن اسے آب کاسنی کے ساتھ پلائیں تو یہ معتدل ہو جاتا ہے، سرکہ عنصل، سکنجبین عنصلی، ہلیون اور اصل السوس بھی اسی قبیل کی ہے اور لک بھی اسی کے قریب ہے، چنانچہ مزاج حرارت کی طرف مائل ہو تو لک آب کاسنی و آب کشوث کے ساتھ یا حسب حاجت شراب، ماء البزور، آب ترمس اور مطبوخ افسنتین وغیرہ کے ساتھ استعمال کریں، ہر قسم کی سکنجبین بزوری، سرکہ ثوم، سرکہ انجدان اور سرکہ کبر بھی اعتدال کے قریب ہوتا ہے۔ (شیخ)

مرکبات میں سے قرص لک، قرص افسنتین، قرص اسقولوقندریون اس باب میں نہایت قوی ہیں، دواء اللک، دواء الکرکم، تریاق اربعہ، معجون جنطیانا، معجون ریوند سقمونیا والی اور سقمونیا کے بغیر، معجون انجدان، جوارش شہریاران، معجون نلفل، جوارش فودنجی، فلونیا اور دوا ء المسک تلخ۔ یہ تمام دوائیں اس

باب میں معمول و مفید ہیں ؛ مزید براں وہ دوائیں بھی سود مند ہیں جو جگر و طحال کی صلابت میں مستعمل ہیں ۔۔۔ عنصل ، برسیاؤشاں ، بادام تلخ ، حلبہ ، افسنتین ، ہر ایک بوزن مساوی جوش دے کر شہد کے ساتھ پلانا ، جگر اور طحال کے سدے کھولنے کے لئے سود مند ہے اور وہ مطبوخ بھی مفید ہے جس میں بیخ کبر ، بیخ بادیان ، بیخ کرفس ، اذخر ، لک ، فوہ اور حلبہ داخل ہو ۔ (شیخ)

مدب جگر کے سدے کھولنے کے لئے یہ ماء الاصول نہایت مفید اور بنہایت قوی ہے ۔۔۔ بیخ کرفس ، بیخ بادیان ، بیخ سوسن ، بیخ اذخر ، بیخ کبر ہر ایک تین تولہ ، حنظل ، انیسون ، ریوند چینی ، فوہ ، افسنتین ہر ایک ڈیڑھ تولہ ، حلبہ سات کے چار تولہ ، مویز منقی بارہ تولہ ، سب کو بدستور پکا کر اس میں سے بارہ تولہ روغن بادام شیریں و روغن بادام تلخ کے ساتھ پلائیں ۔ (ایلاقی و جرجانی)

اگر حرارت مزاج کے ساتھ بخار نہ ہو تو اس باب میں شراب کہنہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اگر مزاج بارد ہو تو سدوں کا سب سے مؤثر علاج شراب ہے ، بالخصوص بزوری معمول ، شراب مسخن کے ساتھ پلانا اس صورت میں بنہایت سود مند ہے ۔ (طبری)

نفخ و ریاح جگر

نفخ اور ریح یہ دونوں بخاری اجسام ہیں جن کی تولید رطوبت کے انحلال سے ہوتی ہے لیکن اطباء ان دونوں میں یہ امتیاز کرتے ہیں کہ یہ بخارات اگر ساکن ہوں تو اس کو نفخ کہتے ہیں اور متحرک ہوں تو اسے ریح سے تعبیر کرتے ہیں ۔

گاہے جگر کے اجزاء میں یا اس کی جھلی کے نیچے یا دونوں جگہ بخارات جمع ہو جاتے ہیں اور یہ بخارات جب رک کر کثیف اور نافخ ریاح میں مستحیل ہو جاتے ہیں اور اپنی کثرت مقدار کے باعث یا جگر کے سدوں کے سبب سے یا جھلی کے غلیظ ہو جانے کی وجہ سے تحلیل نہیں ہوتے تو اس سے جو حالت پیدا ہوتی ہے اس کو نفخ جگر کہتے ہیں ؛ اس کے ساتھ دائیں پسلی کے نیچے نہایت تمدد محسوس ہوتا ہے مگر ورم اور سدہ کی طرح زیادہ گرانی نہیں ہوتی اور نہ بخار ہوتا ہے ، اور قوت ہاضمہ کے ضعف کے باعث جب غذا میں طبعی تغیر نہیں ہوتا اور اس میں لطافت نہیں آتی تو اس سے جگر میں ریح پیدا ہو جاتی ہے ، یا ریح کی تولید کا سبب غلیظ و نفاخ مادہ ہوتا ہے یا ریح کسی لیج خلط سے پیدا ہوتی ہے ۔

گاہے ریاح جگر کے نیچے رک جاتی ہے اور جو باتے سے حرکت کرتی ہے

اور اس سے قراقر پیدا ہوتا ہے، جگر میں تمدد کی زیادتی کا احساس اس امر کی علامت ہے کہ ریاح اس کی تجلی کے نیچے ہے اور قراقر اس امر کی علامت ہے کہ جگر میں ریاح موجود ہے۔

اس کے علاج میں شیرہ بادیان، شیرہ تخم کشوث، شیرہ انیسون اور گلقند پلائیں اور محلل و مرطب معجونیں مثلاً جوارش کمونی، دواء الکرکم کبیر، دواء المسک تلخ، عرق نانخواہ کے ساتھ کھلائیں، جوارش فلافلی و تریاق اربعہ استعمال کرنا اور نہایت گرم پانی پینا بھی نفخ جگر کے لئے مفید ہے، شربت دینار چار تولہ، آدھ پاؤ گلاب کے ساتھ پلانا بغایت نافع ہے، علاوہ بریں مسخن، مقوی و مفتح دوائیں اور وہ تمام تدبیریں اس باب میں سود مند ہیں جو نفخ معدہ کی بحث میں بیان کی گئی ہیں، سبوس، نمک، اور باجرہ سے تکمید کرنا اور موضع نفخ اور تمام بدن کی اعتدال کے ساتھ مالش کرنا بھی مفید پڑتا ہے۔

مصطگی، اذخر، سنبل الطیب، بابونہ ہر ایک سات ماشہ، موضع نفخ پر ضماد کریں، مریض کو زیادہ سرد پانی نہ پینے دیں، بلکہ بہتر یہ ہے کہ پانی کی بجائے عرق کاسنی یا گلاب و عرق بادیان پر اکتفا کریں —— غذاء میں مصالحہ دار قلیئے، مرغ کا کباب اور مجفف رطوبت و محلل ریاح اشیاء دیں، زردی بیضہ مرغ، آبکامہ کے ساتھ دینا اور روٹی میں خردل و ثوم داخل کر کے کھلانا مفید ہے۔

درد جگر

درد جگر غشاء جگر کے سوء مزاج سے پیدا ہوتا ہے، یا غشاء میں تمدد پیدا کرنے والی ریاح سے، یا حار یا صلب ورموں سے، یا ضربہ و جراحت سے، یا جگر کے سنگریزوں اور ریگ سے، یا خرقہ سے، یا اس کا سبب اخلاط کی تحریک ہوتی ہے جیسا کہ بحرانوں میں ہوتا ہے، یا اس کا سبب ضعف جگر ہوتا ہے جس کے باعث وہ غذا کا متحمل نہیں ہوتا اور اس کی جھلی کو غذا سے اذیت پہنچتی ہے، یا درد جگر کا باعث سدہ جگر کے ثور اور اس کا دبیلہ ہوتا ہے۔

شدید قسم کا درد جگر یا ورم حار سے پیدا ہو سکتا ہے یا غلیظ ریاح سے، چنانچہ اگر بخار نہ ہو اور درد شدید قسم کا ہو، تو اس کا سبب ریاح ہوگی —— ریاحی درد میں بخار پیدا ہو جائے تو اس سے ریاح تحلیل ہو جانے کے باعث درد ساکن ہو جاتا ہے۔

اس مرض کے اسباب کی تشخیص اس طرح کریں کہ پہلے یہ معلوم کریں کہ درد بحران کے روز واقع ہوا ہے یا نہیں، چنانچہ بحران کے روز رونما ہوا ہو تو اس کا سبب بحرانی اخلاط و مواد کی تحریک ہوگی ورنہ امراض مذکورہ کی علامات پر نظر کریں اور ان میں سے جس مرض کی علامت موجود ہو اسی کو درد جگر کا سبب قرار دیں ـــــ علاوہ برس التہاب، تشنگی، خشکی دہن، رنگ کی زردی، قارورہ کی رنگینی بعد ازاں جگر کا ذوبان، براز کے ساتھ بدبودار و غلیظ صفرا کا خروج، مراری قے، ایلان اشتہا، شدید تشنگی اور آخر میں سخت بخار، یہ تمام علامتیں جگر کے سوء مزاج حار پر دلالت کرتی ہیں اور درد کا نرم ہونا، چہرہ اور پلکوں میں تہبج اور ہاتھ پاؤں میں ورم پایا جانا، لبوں کا سفید ہونا اور ایک عرصہ کے بعد اسہال و بخار لاحق ہونا سوء مزاج بارد کی علامت ہے ۔

اگر اس کا سبب سوء مزاج یا ضعف جگر یا سدہ یا ریاح ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ سبب یعنی اس امراض کو زائل کریں جس کی تدابیر ہر ایک کی بحث میں لکھی جا چکی ہیں اور اگر اس کا سبب شرقہ یا سنگریزے یا ورم جگر یا ضربہ ہو تو ان اسباب کا علاج آئندہ صفحات میں علیحدہ علیحدہ لکھا جائے گا ـــــ یا سوء مزاج حار کی صورت میں پانی کے بجائے امکانی حد تک ماء الشعیر کی عادت کریں اور آب تربوز، شکر کے ساتھ، لعاب اسپغول قند سفید کے ساتھ، طباشیر آب سرد کے ساتھ اور ماء الخیار آب عنب الثعلب، آب کاسنی، آب کاہو، آب خرفہ، سکنجبین اور آب سرد نہار منہ پلائیں، اگر طبیعت کی تلیین مطلوب ہو تو آلو بخارا و تمر ہندی قند سفید کے ساتھ دیں یا ترنجبین اور خیار شنبر ادویہ مذکورہ کے ساتھ دینا اور نہار منہ آب سرد پلانا بھی مفید ہے ۔

غذا میں چولائی، بتھوا، پالک، کاہو اور شاخ چقندر، سرکہ و روغن گل کے ساتھ پکا کر کھلائیں اور عدسیہ دیں ـــــ اگر تقویت کی حاجت ہو تو تیتر، بٹیر اور مرغی کا گوشت اور سفید قسم کی چھوٹی مچھلی دیں اور شیریں شراب حار غذاؤں اور گرم مصالحوں سے پرہیز کریں ـــــ ضماد: گل سرخ تین تولہ، صندل ڈیڑھ تولہ، بنفشہ، خطمی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، زعفران، کافور ہر ایک ایک ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر موم مصفی و روغن گل میں ملا کر ضماد کریں ۔

اگر درد جگر کا سبب سوء مزاج بارد ہو تو تنقیہ کے لئے شب کو سوتے وقت ایارج فیقرا ساڑھے تین ماشہ و غاریقون ساڑھے تین ماشہ دونوں کی گولیاں بنا کر آب نیم گرم کے ساتھ کھلائیں یا حب شفا عت دیں اور صبح کو

ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، آملہ، غافث، افسنتین، انیسون، لک، ریوند چینی، بسفائج، مویز منقیٰ، عناب سب کو جوش دے کر پلائیں، بعد ازاں چند روز یہ ماء الاصول دیں ——— پوست بیخ کبر، بیخ کرفس، بیخ بادیان، بیخ اذخر، بیخ سوسن، لک، ریوند، مصطگی، فوہ، حلبہ، مویز منقیٰ ہر ایک بقدر حاجت سب کو جوش دے کر صاف کرکے اس میں سے چھ تولہ، روغن بادام شیریں مرتلخ کے ساتھ دیں، بعد ازاں مقویات جگر مثلاً قرص لک، قرص ریوند، قرص افسنتین اور دواء الکرکم استعمال کرائیں، جگر پر جعدہ، فوہ، آرد ترمس، تخم کرفس، انیسون، بیخ سوسن، سنبل الطیب، فراسیون، بادام تلخ، اکلیل، بابونہ اور گل سرخ ضماد کریں، افسنتین باریک کرکے موم و روغن گل میں ملا کر ضماد کرنا، روغن قسط ملنا اور دواء جنطیانا، قرص زرشک حار، قرص غافث، اقرص فوہ، معجون ریوند اور شربت دینار یہ تمام دوائیں اس صورت میں سودمند ہیں۔

قرص ریوند کے مختلف نسخے، معجون ریوند، دواء الکرکم، معجون سداب مسہل معجون قیصر، قرص عشرہ، معجون جالینوس یہ تمام مرکبات درد جگر اور ضعف جگر کے لئے سودمند ہیں ——— گل سرخ چودہ ماشہ، سنبل الطیب، مصطگی ہر ایک سات ماشہ، عصارہ غافث، عصارہ افسنتین، لک، ریوند، زعفران، فقاح اذخر، فوہ، اسارون، تخم کرفس، بادیان، انیسون، عود خام ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، عود بلسان پونے دو ماشہ سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے سات ماشہ، جلاب یا گلقند کے ساتھ کھلانا درد کے لئے مفید ہے اور ضمادوں میں سے ضماد قردمانا، ضماد فرفیون اور ضماد اکلیل الملک نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔

اس مرض کی تشخیص طبیب کے لئے نہایت دشوار ہوتی ہے اور چونکہ اس میں قارورہ سفید و غلیظ اور گاہے حاد و سرخ ہوتا ہے اور بعض اوقات مریض کو قے عارض ہو جاتی ہے اس لئے طبیب مغالطہ میں پڑ جاتا ہے اور اسے قولنج سمجھنے لگتا ہے، چنانچہ قولنج اور درد جگر کے اس فرق کو فراموش نہ کریں کہ درد جگر کے ساتھ قارورہ اکثر سفید ہوتا ہے، پیاس نہیں ہوتی، چہرہ پر تہیج ہوتا ہے، اشتہار قوی ہوتی ہے اور یہ درد ادھر ادھر منتقل ہوتا رہتا ہے، اس کے برخلاف قولنج کے درد کے ساتھ شدید تشنگی ہوتی ہے، غذائی اشتہار کم ہو جاتی ہے، درد ایک جگہ قائم رہتا ہے اور قارورہ میں بخار کے بغیر تغیر نہیں ہوتا، علاوہ بریں ان دونوں دردوں کا مقام علیحدہ علیحدہ ہے اور درد جگر آگے کی پسلیوں کے کنارے محسوس ہوتا ہے اور درد قولنج پیچھے کی پسلیوں کے نزدیک معلوم ہوتا ہے۔ (جرجانی)

شرقہ

شرقہ اس حالت کو کہتے ہیں کہ انسان نہار منہ یا سخت قسم کی محنت و مشقت کے بعد یا سوکر بیدار ہونے کے بعد یا حمام سے نکلنے کے بعد فوراً نہایت سرد پانی پی لے تو چونکہ اس حالت میں راستہ صاف ہوتا ہے اور جگر رطوبت کا محتاج اس لئے وہ پانی فوراً جگر میں پہنچ جاتا ہے جس سے شدید قسم کا ناقابل برداشت درد عارض ہو جاتا ہے۔ یہ مرض صحیح تدبیر سے بسرعت زائل ہو جاتا ہے مگر فوراً طبی امداد نہ پہنچ سکے یا طبیب اس کے علاج میں غلطی کرے تو اس سے بعض اوقات استسقاء یا ورم جگر پیدا ہو جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ درد عارض ہوتے ہی آب گرم یا گلاب میں کپڑا تر کر کے جگر پر رکھیں یا نمک طعام کپڑے میں باندھ کر گرم گلاب میں تر کر کے تکمید کریں اور عرق بادرنجبویہ و عرق بادیان ہر ایک سات تولہ میں شربت بزوری حار یا شہد تین تولہ ملا کر پلائیں۔ اور زرنب، بادیان، سنبل الطیب، مصطگی ہر ایک سات ماشہ بدستور جگر پر ضماد کریں۔ آب گرم کے ساتھ نبیذ پلانا اور اسی طرح چاء پلانا بھی اس کے لئے مفید ہے۔

ورم جگر

ورم یا خود جگر میں ہوتا ہے یا ان عضلات میں جو جگر پر ہیں یا بعض اوقات ماساریقا یا جگر کی جھلی یا عروق جگر میں ہوتا ہے مگر یہ صورت نہایت قلیل الوقوع ہے — خود جگر میں پیدا ہونے والا ورم گاہے محدب کی جانب اس کے بالائی حصہ میں ہوتا ہے اور گاہے مقعر کی جانب اس کے نیچے کے حصوں میں اور گاہے ورم جگر کے تمام اجزاء میں ہوتا ہے۔

ورم بنفسہ یا دموی فلغمونی ہوگا عام ازینکہ یہ دبیلہ ہو یا خیر دبیلہ یا صفراوی یا بلغمی یا صلب، سرطانی وغیر سرطانی ہوگا یا یہ ورم ریاحی یعنی نفخ ریحی ہوگا — ان ورموں کا سبب یا سوء مزاج حار ہوتا ہے عام ازینکہ اس کے ساتھ بخار ہو یا نہ ہو، یا اس کا سبب سوء مزاج بارد ہوتا ہے جس سے جگر کی قوت ہاضمہ و قوت دافعہ خراب ہو جاتی ہے یا اس کا سبب معدہ کا ضعف ہوتا ہے یا سدہ، چنانچہ سدہ مرارہ کی جانب ہو تو صفرا جگر سے مرارہ کی طرف مندفع نہیں ہوتا اور خون میں جوش پیدا کر دینے کے علاوہ کثرت

مقدار کی بناء پر نکلیہ میں غیر طبعی طور پر تشرب ہوجاتا ہے اور صفراء کی زیادتی بذات خود جگر کے ورم حار کے اسباب میں داخل ہے —— گاہے ورم جگر کا سبب معدہ کی مشارکت ہوتی ہے، چنانچہ ہضم فاسد ہو اور معدہ میں ردی کیلوس کی تولید ہو تو وہ جگر کے لئے ورم کا مادہ بن جاتا ہے؛ مسخن، غلیظ اور بخوبی ہضم نہ ہونے والی غذائیں بھی ورم جگر پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں ایک طرف اگر جگر کی قوت جاذبہ شدید ہو اور وہ غذا کو طبعی حد سے زیادہ جذب کرے تو اس کے ساتھ جگر کی طرف ایسی چیزیں بھی جذب ہوجاتی ہیں جن کا دفع ہونا بہتر ہے اور ان کے باعث جگر میں ورم کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے —— گاہے ورم ضربہ وسقطہ سے بھی پیدا ہوجاتا ہے۔

طریق تشخیص

جگر کے ورموں کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے یہ معلوم کریں کہ ورم خود جگر میں ہے یا عضلات میں، اگر جگر میں ہو تو یہ دریافت کریں کہ اس کے کس حصہ میں ہے، بعد ازاں ورم کے اسباب معلوم کریں؛ اسی طرح ورم ماساریقا اور غشاء جگر کے ورم کی تشخیص بھی کریں —— چنانچہ اگر مریض کے چہرہ کی رنگت اور اس کے بدن کی ظاہری حالت متغیر ہو تو مریض سے دائیں پسلی کے نیچے ہمیشہ گرانی رہنے، ترقوہ اکثر نیچے کی طرف کھنچنے، ضربان نہ ہونے، دائیں پہلو پر نہ سو سکنے اور بائیں پہلو پر سونے میں بھی گرانی محسوس کرنے اور اکثر پشت پر سونے کی طرف طبیعت کے مائل رہنے کی بابت دریافت کریں؛ علاوہ بریں ورم کی زیادتی کی صورت میں پشت پر سونے میں بھی دشواری ہونے کے متعلق سوال کریں؛ اگر مریض ان امور کا اقرار کرے تو سمجھیں کہ ورم خود جگر میں ہے۔

بعد ازاں مریض کو پشت پر لٹا کر موضع جگر کو مس کریں اگر ورم دائیں پسلی کے نیچے ہلالی شکل میں محسوس ہو اور اس کے ساتھ خشک کھانسی، تنگی نفس، قلت بول یا احتباس بول کی شکایت ہو؛ ترقوہ نیچے کی طرف کھنچتا ہوا محسوس ہو، گرانی زیادہ اور پشت کی طرف مائل ہو اور سانس لیتے وقت جگر اور ترقوہ کے درمیان درد محسوس ہو تو ورم محدب جگر میں ہوگا —— اگر ورم ہلالی نہ معلوم ہو بلکہ طولی یا عریض یا مورب یعنی ایک طرف سے موٹا اور دوسری طرف سے پتلا ہو اور ورم جگر کے مذکورہ بالا عوارض بخوبی ظاہر نہ ہوں تو ورم جگر کے عضلہ میں ہوگا —— اور اگر ورم چھونے سے بخوبی محسوس نہ ہو اور اس کے ساتھ متلی، قے اور معدہ کے قوی ہونے کی حالت میں قبض کی ورنہ اسہال و قلت اشتہا کی شکایت ہو، گرانی کم ہو، سانس لینے میں زیادہ تکلیف نہ ہو اور کھانسی بھی کمتر ہو تو ورم مقعر جگر

میں ہوگا ـــــ اور اگر محدب و مقعر دونوں جانب کے ورموں کی مخصوص علامتیں جمع ہوں تو ورم دونوں جانب میں ہوگا۔

بعد ازاں یہ دیکھیں کہ گرم بخار، شدید درد، معمولی گرانی، شدید تشنگی، سقوط اشتہا، قے، کرب و بے چینی، غشی اور دست و پا کی سردی، خصوصاً مقعر جگر کے ورم کے ساتھ یہ عوارض موجود ہیں یا نہیں؛ علاوہ بریں سوءِ تنفس، ترقوہ اور پیچھے کی طرف پھیلا ہوا درد، موضع جگر میں خلش، قارورہ میں سرخی اور غسالیت بالخصوص محدب جگر کے ورم میں یہ آثار پائے جاتے ہیں یا نہیں؛ چنانچہ یہ تمام عوارض و آثار موجود ہوں تو ورم حار ہوگا ـــــ اور اس کے ساتھ اگر نبض موجی، عظیم، سریع و متواتر ہو، چہرہ، آنکھیں اور زبان سرخ ہو اور رگیں ابھری ہوئی ہوں اور گرانی و سوزش محسوس ہو تو یہ ورم حار دموی ہوگا ـــــ اور اگر نبض صلب، صغیر، نہایت سریع و متواتر اور منشاریت کی طرف مائل ہو، چہرہ اور زبان زرد ہو اور آخر میں زبان سیاہ ہو جائے، خلش کے ساتھ درد، گرانی، قدرے تمدد، قلق و اضطراب اور شدید التہاب موجود ہو، قارورہ میں ناریت اور براز میں زردی ہو، قے پہلے صفراوی اس کے بعد کراثی و زنگاری اور آخر میں سیاہ آئے، زبان پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل پڑیں، بخار میں غب کے طور پر شدت ہو اور بارد رطب اشیاء سے نہایت نفع پہنچے تو ورم صفراوی ہوگا جس کو حمرہ اور شیخ کے قول کے مطابق ماشرا کہتے ہیں۔

اگر بخار، تشنگی اور شدید درد نہ ہو، گرانی بہت زیادہ ہو، معدہ میں تشنج کی سی حالت محسوس ہو اور سرفہ خفیف ہو تو ورم بارد ہوگا جس کی تائید برودت کے دوسرے آثار سے کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ اگر چہرہ میں تہیج، زبان و براز میں سفیدی ہو، ورم میں نرمی محسوس ہو، نبض لطیف و لین ہو، قارورہ سفید ہو، آب دہن میں لزوجت پائی جائے اور اشتہاءِ ہضم کی بہ نسبت زیادہ قوی ہو تو یہ ورم بارد بلغمی ہوگا ـــــ اگر ورم صلب و بلا لی ہو اور اس کے ساتھ درد نہ محسوس ہو، گرانی بہت زیادہ ہو، بخار نہ ہو، بدن لاغر ہو، اشتہاء ساقط ہو، رنگ میں تیرگی ہو، زبان خشک و درشت ہو اور قارورہ سیاہ اور اس کی مقدار کم ہو تو یہ ورم سوداوی صلب ہوگا؛ اگر ورم کی اس قسم میں سخت قسم کا درد بھی محسوس ہو اور رنگ و اشتہاء وغیرہ زیادہ خراب ہو تو ورم صلب سرطانی ہوگا؛ اور جب اس میں بخار و درد کے بغیر فواق و غثیان عارض ہو جائے تو یہ اس امر کی علامت ہے کہ عضو کے اجزا کی موت شروع

ہو گئی ہے۔

اگر جگر میں ورم ظاہر ہوئے بغیر ورم جگر کی علامتیں پائی جائیں، بخار ورم جگر کی نسبت کم ہو، گرانی و تمدد اندر کی جانب شکم کی جہت میں محسوس ہو، تمدد گرانی کی بہ نسبت زیادہ ہو، ہضم معدی ضعیف نہ ہو مگر براز کیلوسی رقیق ہو یا سبزی مائل ہو تو سمجھنا چاہیے کہ ورم ماساریقا میں ہے ——— مقعر جگر کے ورموں کے ساتھ اکثر ماساریقا میں بھی ورم ہوتا ہے ——— ورم حار کے ساتھ شدید درد ہونا بخار لازم ہونا، ورم جگر کی جھلیوں اور عروق کے قریب محسوس ہونا، طحال کا نیچے کی طرف اور جگر کا پشت کی جانب کھنچنا، پشت کے مہروں میں درد ہونا، خشک کھانسی اور تنفس میں خلل واقع ہونا اور نبض میں صلابت و منشاریت پایا جانا، یہ تمام علامتیں

غشاء جگر کے ورم پر دلالت کرتی ہیں۔

ورم جگر اور ورم عضلات میں ورم کی وضعیت، شکل اور اعراض کے ذریعہ سے فرق کر سکتے ہیں، چنانچہ دونوں کی وضعیت میں یہ فرق ہے کہ ورم عضلی ہمیشہ اوپر ہوتا ہے اور ورم جگر گہرا اور ظاہر نہیں ہوتا خصوصاً جبکہ مقعر جگر میں ہو یا مریض فربہ ہو تو باہر محسوس نہیں ہوتا؛ شکل کے لحاظ سے دونوں میں یہ امتیاز ہے کہ ورم جگر کی شکل ہلالی ہوتی ہے اور ورم عضلی عریض یا مورب یا چوہے کی دم کی طرح مستطیل یعنی ایک طرف سے چوڑا اور دوسری طرف سے باریک ہوتا ہے، اور ورم عضلی اگر اندر مائل ہو تو گہرا ہے اوپر کوئی چیز محسوس نہیں ہوتی، البتہ اندر مستطیل شئے محسوس ہوتی ہے، اور عوارض کے لحاظ سے دونوں میں یہ فرق ہے کہ ورم جگر کے خاص و مشارک عوارض مثلاً احتباس بول و براز اور سقوط اشتہاء وغیرہ ورم عضلی میں معتدبہ حد تک نہیں پائے جاتے، ترقوہ کا کھنچنا عضلہ کے مستطیل ورم کی ایک خاص علامت ہے ——— جب پردہ مراق میں بسرعت لاغری اور خشکی پیدا ہونے لگے تو سمجھنا چاہیے کہ ورم خود جگر میں ہے۔

ورم جگر حار اور ذات الجنب میں یہ فرق ہے

کہ ورم جگر میں کھانسی کے ساتھ نفث نہیں پایا جاتا اور دائیں جانب درد زیادہ ہوتا ہے، زبان اور بدن کا رنگ بدل جاتا ہے، ورم اگر محدب میں ہو تو ہاتھ سے مس کرنے سے محسوس ہوتا ہے اور مقعر میں ہو تو تنفس میں بہت زیادہ تنگی پائی جاتی ہے اور لگاتار شدید سعال عارض ہوتا ہے۔ علاوہ بریں ورم جگر میں نبض میں اس قدر منشاریت نہیں پایا جاتا جس قدر کہ ذات الجنب میں۔

جگر، سدہ و تحجر کی بہت زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔ بالخصوص ورم حار میں بکثرت مغلظ و قابض دوائیں برتی جائیں تو جگر میں سدے پڑ جاتے ہیں ــــ جب جگر میں ضعف اور ورم دونوں جمع ہوں تو ورم کی علامتوں کے ساتھ بحران میں نرمی پائی جاتی ہے اور وہ گوشت کے غسالہ کے مانند ہوتا ہے ــــ بسا اوقات ورم ابتداءً جگر کے ایک جانب ہوتا ہے مگر بعد کو مشارکت کے باعث دوسری جانب بھی متورم ہو جاتی ہے، اس صورت میں پہلے صرف ایک جانب کے ورم کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں اور اس کے بعد دوسرے طرف کے ورم کے آثار بھی رونما ہونے لگتے ہیں ــــ ورم جگر اکثر حار ہوتا ہے۔ عام ازینکہ دموی ہو یا صفراوی اور جگر کے ورم صلب کا علاج نہایت دشوار ہے۔

اصول علاج

ورم جگر میں قبض نہ ہونے دیں مگر اسہال میں زیادتی بھی مہلک ہے ــــ رادع دوائیں، ملطف و مفتح دواؤں سے ترکیب دے کر استعمال کریں تاکہ رادع دواؤں سے مادہ متحجر نہ ہونے پائے اسی طرح محلل دواؤں کے ساتھ قابض و عطریت رکھنے والی دوائیں استعمال کریں تاکہ عضو کی قوت تحلیل نہ ہو اور اس قانون کو پینے کی دواؤں اور ضماد دونوں میں ملحوظ رکھیں ــــ مقعر جگر کے ورم میں اسہال مناسب ہوتا ہے مگر قوی مسہل نہ دیں اور مدر دواؤں سے بھی حتی الامکان بچتے رہیں اور محدب جگر کے ورم میں ادرار کی کوشش کریں اور مسہل نہ دیں مگر طبیعت میں قبض بھی نہ ہونے دیں ــــ ہلیلجات اور سقمونیا کا استعمال ورم جگر میں درست نہیں ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ ورم جگر جب تک کہ زمانہ تزاید میں ہو اس وقت تک اسہال و ادرار سے پرہیز کریں اور مادہ میں کسی طرح تحریک نہ پیدا کریں، البتہ جب مادہ میں نضج کے آثار ظاہر ہوں اور زمانہ انتہا قریب ہو تو طبیعت کی تلیین کریں، چنانچہ مقعر جگر کے ورم میں فلوس خیار شنبر و ریوند چینی وغیرہ پلائیں اور محدب جگر کے ورم میں ادرار کی کوشش کریں۔

جالینوس ہی کا قول ہے کہ جوہر کبد کی تبرید یا اس کے ارخاء میں مبالغہ نہ برتیں اور قوی قسم کی دوائیں بھی جگر پر نہ استعمال کریں۔ جگر کا ورم خواہ کسی قسم کا ہو مریض کو قابض فواکہ مثلاً بہی، امرود، سیب قابض وغیرہ نہ کھانے دیں۔ کیونکہ قابض، حابس اشیاء جگر میں سدہ پیدا کرنے کے باعث ورم میں اضافہ کر دیتی ہیں۔

انطاکی کے قول کے مطابق ورم جگر کا علاج بھی وہی ہے جو ورم معدہ کا ہے اور قوہ، اشق، سویق دلیا شیر کو اس باب میں خاص اہمیت حاصل ہے۔

ورم ماساریقا کا علاج مقعر جگر کے ورم کے مانند کرنا چاہئے اور ورم ربکی کا علاج وہی ہے جو نفخ جگر میں لکھا گیا ہے ——— ضربہ وسقطہ سے پیدا ہونے والے ورم جگر کا علاج ضربہ جگر کی بحث میں لکھا جائے گا ——— ورم جگر میں پیپ پڑ جائے تو اس کے علاج کے لئے دبیلہ کی بحث کی طرف رجوع کریں۔

علاج ورم جگر دموی

اگر حالات اجازت دیں تو سب سے پہلے دائیں جانب کی قیفال یا باسلیق کی فصد کھولیں؛ اس باب میں فصد اس لئے مناسب ہے کہ مادہ کو جگر میں چھوڑ دینے اور اسی حالت میں رادع و قابض دوائیں استعمال کرنے سے ورم میں صلابت آجانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور محلل دواؤں سے ورم میں ہیجان پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے؛ ضرورت کے وقت جگر کے اوپر جونکیں لگوانے کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔

اگر ورم مقعر جگر میں ہو تو اس کا علاج معدہ کے ورم حار کے مانند کریں اور مدر دوائیں کم دیں؛ تخم کاسنی نو ماشہ، پوست بیخ کاسنی ایک تولہ، عنب الثعلب چھ ماشہ سب کا خیساندہ اور حرارت کم ہونے کی صورت میں جوشاندہ ڈیڑھ تولہ قند سفید داخل کرکے پلانا بھی مفید ہے؛ طبیعت کی تلئین کے لئے شیرہ کاسنی یا آب انار وغیرہ کے ساتھ مغز فلوس دیں یا صرف ماء الفواکہ پر قناعت کریں۔

اگر ورم محدب جگر میں ہو تو وہ بارد و مدر دوائیں اختیار کریں جو محدب جگر کے سدہ کی بحث میں درج کی گئی ہیں؛ اس صورت میں آب انار و سکنجبین پلانا بھی نہایت سودمند ہے؛ اسی طرح آب کاسنی و آب عنب الثعلب ہر ایک پانچ تولہ میں شربت انارین و سکنجبین سادہ دو دو تولہ داخل کرکے دینا یا تخم کاسنی، تخم خیارین ہر ایک چھ ماشہ، عنب الثعلب، پرسیاؤشاں، اصل السوس، ہر ایک چار ماشہ، سب کو جوش دیکر صاف کرکے تین تولہ سکنجبین کے ساتھ پلانا بھی مفید ہے؛ محدب جگر کے ورم میں مسہل دوائیں نہ دیں لیکن قبض نہایت شدید اور تکلیف دہ ہو تو خفیف قسم کی ملین چیزوں مثلاً لعاب بہدانہ و لعاب اسپغول سے اس کو رفع کریں اور چند روز کے بعد مدرات شب کے وقت آب کاسنی سبز مروق میں تر کرکے

صبح مل چھان کر شربت بزوری و سکنجبین داخل کر کے پلائیں؛ گاہے اس کے ساتھ قرص زرشک بھی دیتے ہیں۔ جب مادہ کم ہو جائے اور اس کے منتشر ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو بشرطِ حاجت ہلکا مسہل دیں لیکن مسہل سے ورم جگر کی اس قسم میں چنداں فائدہ نہیں ہوتا، چنانچہ مسہل بیکار ثابت ہو تو پھر مدرات استعمال کرائیں۔

جگر کے ورم حار میں ضماد کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ ابتداء میں تخم کاسنی، صندل، ندوید، آرد جو، عنب الثعلب سب کو آب کشنیز سبز، آب عنب الثعلب سبز، روغن گل اور قدرے سرکہ کے ساتھ ضماد کریں؛ زمانہ تزاید میں اس ضماد میں اکلیل الملک، افسنتین اور زعفران کا اضافہ کریں اور انتہا کے وقت اس میں سے صندل خارج کر دیں اور انحطاط کے زمانہ میں، افسنتین، زعفران اور عود کے مانند صرف محلل و مقوی دواؤں پر اکتفا کریں۔

اگر ورم جگر کے ساتھ اسہال جاری ہوں تو تخم حماض، طباشیر، گل سرخ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، لک، ریوند ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، زعفران پونے دو ماشہ سب کو کوٹ چھان کر قرص بنائیں اور اس میں سے ساڑھے چار ماشہ، رب ریباس یا رب زرشک یا رب انار کے ساتھ استعمال کرائیں اور غذا میں صرف ماء الشعیر پر قناعت کریں۔

جن دواؤں میں قبض و برودت ہو اور اسی طرح وہ غذائیں جن میں یہ صفت ہو مثلاً انار، سیب، امرود اس حیثیت سے مضر ہیں کہ ان سے جگر اور مرارہ کے درمیان کا منفذ تنگ ہو جاتا ہے جس کے باعث صفرا جگر میں جمع ہو کر اس کے ورم کی زیادتی کا سبب بنتا ہے اور اس امر کے باوجود کہ جگر کے علاج میں قبض کے بغیر چارہ نہیں ہوتا، مرض کی ابتدا میں اور تحلیل کے وقت اس کے آخر میں بھی قابض اشیا سے تجزاً احتباس صفرا کی بنا پر حذر کرنا چاہیے۔

جگر جس طرح تجفیف کو بسرعت قبول کرتا ہے، اسی طرح تحلیل اور استرخا کو بھی بہت جلد قبول کر لیتا ہے اور گاہے مفتح و محلل دوائیں اس کے پھٹ جانے کا باعث ہوئی ہیں؛ چنانچہ جب محلل استعمال کریں تو اس کے لئے ایسی دوائیں نہ اختیار کریں جن میں لذع و تیزی ہو؛ ماء العسل اگرچہ لذع سے خالی ہے اور جلا بخشنے کی پوری خاصیت رکھتا ہے لیکن یہ شیریں ہے اور شیرینی

سدے پیدا کرتی ہے اسلئے صرف ماء الشعیر استعمال کریں کیونکہ یہ لذع کے بغیر جلا بخشتا ہے اور سدہ پیدا نہیں کرتا بعدازاں اگر زیادہ قوی تدبیر کی ضرورت ہو تو یہ ممکن ہے کہ ماء الشعیر کی تفتیح وجلا کی قوت کوئی چیز شامل کرکے قوی کریں ـــ لذاع قابض اشیاء محدب جگر کی بہ نسبت اس کے مقعر میں زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں اسلئے ورم جگر کے علاج میں جگر کی علیل جانب کو دریافت کر لینا ضروری ہے، علاوہ بریں اس امر میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے کہ مقعر جگر کے مرض میں ادرار نہ کرائیں اور محدب جگر کے مرض میں اسہال سے بچیں ورنہ مادہ بجائے خارج ہونے کے اور زیادہ غائر ہوجاتا ہے۔ (شیخ)

ورم جگر کی ابتداء میں جبکہ اس میں حرارت موجود ہو حسب ذیل دوائیں معمول ومفید ہیں ـــ آب کاسنی، آب عنب الثعلب، سکنجبین شکری کے ساتھ آب عصا الراعی، آب بارتنگ، آب کاکنج، آب کشنیز تر، ماء القرع، ماء الخیار، وآب کشوث۔ بہتر یہ ہے کہ ان دواؤں کے ساتھ افسنتین، قصب الذریرہ اور قرص انبرباریس کے مانند کوئی چیز شامل کرلی جائے۔ اگر زیادہ تلطیف کی ضرورت ہو تو قدرے کافور بھی داخل کریں اور جگر کو زیادہ تقویت پہنچانے کا ارادہ ہو تو لک وریوند کا اضافہ کریں اور اگر سرفہ ہو تو رب السوس قدرے کتیرا اور ترنجبین بڑھائیں۔

اس ورم کے لئے جس میں حرارت زیادہ غالب نہ ہو، ورم طبقہ اولی میں ہو اور قدرے نضج شروع ہو چکا ہو، آب بادیان، گاؤزبان، اذخر، کرفس جبلی اور لبلاب میں سے ہر ایک سکنجبین کے ساتھ پلانا نہایت مؤثر ہے، قرص ورد بھی خصوصیت کے ساتھ اس ورم میں نہایت مفید ہے جو مقعر میں ہو ـــ جب یہ امر متیقن ہو جائے کہ ورم مقعر کی جانب ہے تو آب لبلاب کسی مناسب مدر چیز کے ساتھ پلائیں یا آب چقندر اور تمام ایسی چیزیں جن میں نضج، ردع اور تلیین کی خاصیت ہو۔ بعدازاں جب نضج کے آثار ظاہر ہوں تو آب بادیان، آب عنب الثعلب، لبلاب کے ساتھ خیارشنبر استعمال کریں اور جب انحطاط شروع ہو جائے تو سنا، غاریقون، وتربد کے مانند قوی دوائیں دیں ـــ اور ورم اگر محدب کی جانب ہو تو پہلے بارد مدرات بعدازاں معتدل مدرات پلائیں اور جب نضج کے آثار ظاہر ہو جائیں تو قوی قسم کی مدر دوائیں استعمال کرائیں۔ (شیخ)

ضماد بھی استعمال کریں جیسا کہ عام ورموں میں معمول ہے بلکہ گرم ضماد

الاکسیر: ابتداء میں بارد وقابض عصارات مثلاً عصارہ خرفہ، عصارہ کدو،

سدا بہار و گلاب ضماد کریں۔ بعد ازاں صندل و کافور جب یقین ہو جائے کہ ورم ضرور پیدا ہوگا تو بہترین ضماد یہ ہے کہ دوسری دواؤں کے ساتھ جبھی کا ضماد لگائیں، اسفرزہ، آرد جو اور گلاب کا ضماد بھی اسی علم میں داخل ہے اور جب ضماد کو تحلیل کے درجہ میں پہنچانے کا ارادہ ہو تو اس میں مصطگی، بابونہ، اکلیل الملک، آرد جو وغیرہ کے مانند ایسی دوائیں داخل کریں جس میں عفونت نہ ہو۔ ساتھ ہی مصطگی، حاشی تو زیا بونہ، اکلیل الملک ایک ایک زعفران دو ماشہ قصب الذریرہ ہر ایک پندرہ تولہ سب کو کوٹ چھان بقدر حاجت روغن سوسن و داخل کر کے ضماد کرنا جگر کے ورموں کی تحلیل کے لئے نہایت موثر ہے۔ (رشیخ)

عصارہ خرفہ، تخم خرفہ، عصارہ زرشک اور غذبہ و جعفص کی جگر کے ورم حار کے لئے نہایت مفید ہے اور آخری دونوں دوائیں شربًا و ضمادًا دونوں طرح مستعمل ہیں۔ (سویدی)

مغز تخم خیار، مغز تخم خربزہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، تخم کاسنی، تخم کشوث، طباشیر ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تخم کرفس، انیسون، بادیان ہر ایک سات ماشہ، عصارہ زرشک چودہ ماشہ، زعفران ساڑھے چار ماشہ، مصطگی، افسنتین ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، کافور ایک ماشہ، سب کو سفوف کر کے استعمال کرانا سدہ کھولنے اور ادرار کرنے کے لئے نہایت مفید ہے اور حرارت بھی زیادہ نہیں کرتا۔ اگر ورم جگر کے ساتھ سدہ ہو تو اس سفوف میں صمغ، کتیرا اور سب السوس زیادہ کریں ——— آخر میں یہ سفوف اور قرص انبر باریس سکنجبین بزوری کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (جرجانی)

بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ جگر و عضلات جگر کے ورم اور ورم ماساریقا میں حالات اجازت دیں تو پہلے باسلیق کی فصد کھولیں، بعد ازاں ابتداء میں آب مروق کاسنی و عنب الثعلب ہر ایک تین تولہ، سکنجبین قندی دو تولہ کے ساتھ پلائیں اور ایک ہفتہ تک روزانہ آب کاسنی و عنب الثعلب میں ایک ایک تولہ اضافہ کرتے رہیں۔ علاوہ بریں ابتداء میں چار روز تک گل بنفشہ، کاسنی، کشنیز سبز، مکو، برگ بارتنگ، شاخ انگور، برگ گلاب، گل گلاب، صندلین ہر ایک سات ماشہ، زعفران پانچ ماشہ جگر پر ضماد کریں۔ بعد ازاں اس ضماد میں بابونہ، سنبل، اذخر، افسنتین اور اکلیل وغیرہ کے مانند محلل اشیاء اضافہ کریں اور اس اضافہ کے ساتھ ساتویں روز تک یہ ضماد استعمال کریں اور غذا میں تریت بلوغر کے ساتھ آش جو دیتے رہیں ——— اگر اس تدبیر سے ورم تحلیل نہ ہو تو آٹھویں روز طبیعت کی تلیین اور ورم کو تحلیل کرنے کے لئے خیار شنبر، ترنجبین

ہر ایک سات تولہ، شیر خشت چار تولہ، شربت دینار چار تولہ، گلقند پانچ تولہ، سب کو آب کاسنی و عنب الثعلب مروق میں حل کرکے روغن بادام داخل کرکے پلائیں؛ غذا میں شام کے وقت چاول کے ساتھ پالک اور مونگ مسلم دیں اور پانی کے بجائے عرق کاسنی و گلاب بوزن مساوی باہم ملاکر پلائیں؛ دوسری صبح شیرہ کاسنی، شیرہ خیارین، شیرہ کدو ہر ایک نو ماشہ، شیرہ تخم خرفہ چار ماشہ، شربت بنفشہ چار تولہ نو ماشہ اسپغول چھڑک کر پلائیں، اور اسی طرح بارہویں روز تک کرتے رہیں، اگر اس سے مقصد حاصل ہوجائے تو خیر ورنہ سولہویں روز مناسب مطبوخ اور شربت ورد سنائی سے اسہال لائیں اور سترہویں روز قرص زرشک تین ماشہ، شربت بزوری بارد ایک تولہ میں ملاکر چٹائیں اور اس کے اوپر آب کاسنی و مکو مروق ہر ایک چار تولہ، شربت کشوث دو تولہ داخل کرکے پلائیں اور روزانہ ایک ایک تولہ مروق اور تھوڑا تھوڑا شربت بڑھاتے رہیں، غذا میں حلوان کا گوشت، برگ کاسنی، برگ مکو اور پالک کے ساتھ پکاکر تنوری روٹی کے ہمراہ دیں اور ایک ہفتہ کے بعد مروق و شربت میں اسی دستور سے کمی کریں جس طریقہ سے اضافہ کیا تھا اور پہلی مقدار پر آجائے تو اسے موقوف کردیں اور اس کے بعد بھی دو تین ہفتہ تک پرہیز جاری رکھیں۔

اگر ورم زائل ہوجانے کے بعد قدرے سختی باقی ہو تو یہ گولیاں منہ میں رکھیں ——— تخم کاسنی تین تولہ، تخم کاہو مقشر، مغز تخم خیارین، مغز تخم کدو شیریں، مغز بہدانہ ہر ایک ایک تولہ، کتیرا، رب السوس ہر ایک نو ماشہ، انار دانہ ترش دو تولہ، قند سفید سات تولہ سب کو کوٹ چھان کر لعاب اسپغول سے گولیاں بناکر استعمال کریں ——— اس صرفہ میں ترشی منع نہیں ہے۔

جگر کے ورم دموی کے علاج میں یہ بھی معمول ہے کہ زرشک سات ماشہ، تمر ہندی دو تولہ، انار دانہ چار ماشہ، آلو بخارا دس دانہ، گل نیلوفر، تخم کاسنی کوفتہ ہر ایک چھ ماشہ، سب کو شب کے وقت آب کاسنی سبز و آب مکو میں تر کرکے صبح مل چھان کر شیرۂ خیارین چھ ماشہ، قند سفید یا شربت نیلوفر دو تولہ داخل کرکے قرص زرشک کے ہمراہ پلاتے ہیں اور لگا ہے اس میں شیرۂ مغز تخم کدو شیریں و شیرۂ تخم کاسنی بھی زیادہ کرتے ہیں؛ مزید براں ابتدا میں گل بنفشہ، برگ خرفہ، برگ بارتنگ، گل سرخ ضماد کرتے ہیں اور تین روز کے بعد آرد بعض خطمی سفید و گل بنفشہ کا ضماد لگاتے ہیں اور حرارت نہ ہو تو سات روز کے بعد اس میں بابونہ زیادہ کرتے رہیں اور انحطاط شروع ہوجانے کے بعد قابض اشیاء کم کرکے

محلل دوائیں بڑھاتے ہیں مثلاً گل بنفشہ خطمی، بابونہ و گل سرخ آب مکو کے ساتھ ضماد کرتے ہیں۔

ورم جگر صفراوی

ورم جگر دموی اور ورم جگر صفراوی کی تدابیر میں صرف یہ فرق ہے کہ دموی میں خون خارج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اور صفراوی میں زیادتی تبرید کی حاجت پڑتی ہے ـــــ ایسے بارد رطب شربت پلائیں جن میں قبض نہ ہو مثلاً شربت نیلوفر و شربت آلو سکنجبین کے ساتھ دیں، جالینوس کے قول کے مطابق شربت اجاص کو اس باب میں عجیب خاصیت حاصل ہے! اسی طرح نقوع زرشک کے ساتھ شربت عناب پلانا بھی نہایت سودمند ہے ـــــ جگر پر آرد جو، صندل، گلاب، آب کاسنی اور سرکہ ضماد کریں اور شدید حرارت ہو تو اس میں قدرے کافور بھی داخل کریں۔

اگر ورم مقعر جگر میں ہو تو اسہال کے لئے ماء العسل اور چہار گل یعنی گل بنفشہ، گل نیلوفر، گل سرخ و گل خطمی۔ نقوع خیار شنبر و روغن بادام کے ساتھ پلائیں اور ادویہ سے حذر کریں؛ علاوہ ازیں آب کاسنی، ماء القرع و ماء الخیار میں مغز خیار شنبر، ترنجبین، شیر خشت و گلقند حل کر کے پلانا ورم مقعری کے لئے بہترین مسہل ہے؛ اگر مناسب معلوم ہو تو اس میں قدرے ریوند داخل کریں اور شربت دینار اس سے بہتر ہے مگر اس کا عمل ریوند کے مقابلہ میں ضعیف ہے ـــــ تخم کاسنی چھ ماشہ، گل بنفشہ، گل نیلوفر ہر ایک چار ماشہ، ایک تولہ قند سفید کے ساتھ پلانا اور صندلین، گل سرخ، بنفشہ و عنب الثعلب ضماد کرنا ورم صفراوی کی ابتداء میں مفید ہے ـــــ طبیعت کی تلئین کے لئے تمر ہندی تین تولہ، پوست بیخ کاسنی ایک تولہ دونوں کو عرق کاسنی پاؤ سیر میں بھگو کر مل چھان کر ترنجبین و شیر خشت چار تولہ حل کر کے پلائیں، یا تمر ہندی تین تولہ، تخم کاسنی، پوست بیخ کاسنی، عنب الثعلب ہر ایک چھ ماشہ سب کو جوش دیکر شیر خشت و ترنجبین چار چار تولہ حل کر کے پلائیں۔

اگر ورم محدب جگر میں ہو تو مسہل نہ دیں بلکہ سدہ کھولنے والی دواؤں سے ادرار کرائیں مثلاً کاسنی، خیارین، عنب الثعلب و بیخ کاسنی سکنجبین کے ساتھ پلائیں مگر قبض بھی روا نہ رکھیں اور اسے رفع کرنے کیلئے ہلکے حقنے اور خفیف قسم کے ملین مشروبات سے کام لیں۔

اگر ورم کے ساتھ اسہال ہو اور قبض کی حاجت محسوس ہو تو وہ قرص طباشیر استعمال کریں جس کا نسخہ ورم دموی کے علاج میں لکھا گیا ہے۔

حرارت زیادہ ہو تو آب عصا الراعی، آب بارتنگ، آب کشنیز و ما، القرع پلائیں اور اگر زیادہ تبرید کی حاجت ہو تو قرص طباشیر سادہ یا کافوری استعمال کرائیں۔ جگر کے ورم صفراوی کا علاج ورم دموی کے قریب ہے۔ لیکن اس نوع میں اسہال و ادرار میں زیادہ ملائمت برتنی چاہئے اور ایسی ادویہ و اغذیہ سے کام لینا چاہئے جو زیادہ برودت کی طرف مائل ہوں۔ جگر پر سرد دوائیں برف میں سرد کر کے رکھیں اور ہر وقت ان کی تجدید کرتے رہیں تا آنکہ مریض اندر برودت محسوس کرے، اس نوع کے ضماد نیلوفر، آب کاہو، آب ہی صندل و کافور وغیرہ سے مرتب کریں اور حتی الامکان مسخن اشیاء سے اجتناب کریں۔ (شیخ) بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ جگر کے ورم صفراوی میں ایسے سرد و ترش شربت بزور بارد کے ساتھ پلائیں جن میں قبض نہ ہو مثلاً شیرہ خیارین، شیرہ کاسنی و گل بنفشہ ہر ایک نو ماشہ، چار تولہ شربت آلو یا شربت تمر ہندی کے ساتھ دیں۔

— **غذا** :- میں پالک و کشنیز سبز تمر ہندی سے ترش کر کے اس کے ہمراہ چاول کھلائیں — آرد جو، صندل سفید، برگ کاسنی، زرد ورد حنفی ہر ایک سات ماشہ، گلاب و سرکہ کے ساتھ ضماد کریں اور اگر ضرورت ہو تو قدرے کافور و زعفران زیادہ کریں۔ آٹھویں روز نقوع آلو یا نقوع فواکہ سے طبیعت کی تلیین کریں اور ان تدابیر سے ورم تحلیل نہ ہو تو سولھویں روز شربت ورد مکرر کے ساتھ مطبوخ ہلیلہ پلائیں، بعد ازاں قرص طباشیر کافوری یا قرص زرشک کافوری خلو یخان تین ماشہ، آب کاسنی مروق نو تولہ و شربت نیلوفر چار تولہ کے ساتھ دیں — اگر سبز کاسنی دستیاب نہ ہو سکے تو ڈیڑھ تولہ تخم کاسنی نیم کوفتہ شب کے وقت گلاب، عرق کاسنی و عرق نیلوفر ہر ایک نو تولہ میں بھگو کر صبح صاف کر کے اور بہتر ہے کہ معصفر کی طرح ٹپکا کر استعمال کریں یا نقوع زرشک پلائیں۔

ورم جگر بلغمی

اگر یہ ورم مقعر جگر میں ہو تو تخم کاسنی، تخم خطمی، پرسیاوشاں ہر ایک چودہ ماشہ، بادیان ساڑھے چار ماشہ، تخم کرفس ساڑھے تین ماشہ، مصطگی پوستے دو ماشہ، سب کو جوش دے کر صاف کر کے گلقند کہنہ و سکنجبین عسلی ہر ایک ڈھائی تولہ حل کر کے پلائیں۔ غذا میں نخود آب اور دار چینی و شبت کے ساتھ چوزہ مرغ کا شوربا دیں۔ روغن یاسمین و روغن بیدانجیر کے مانند گرم روغنوں سے موضع ورم کو تر رکھیں اور منضج ضماد لگائیں۔ بادیان، اصل السوس ہر ایک چھ ماشہ، عنب الثعلب

چار ماشہ، سب کو جوش دے کر قند سفید دو تولہ داخل کرکے پلائیں، مناسب مسہلوں مثلاً حب ایارج سے تنقیہ کرکے مقوی جوارشوں و گلقند سے معدہ و جگر کو تقویت پہنچائیں، آدھ ماشہ تریاق اور آدھ ماشہ مومیائی استعمال کرانا بھی مقوی و نافع ہے۔

اسہال کے لئے بیخ کرفس، بیخ بادیان، بیخ اذخر ہر ایک چھ ماشہ، فقاح اذخر، برگ غافث، زوفائے خشک ہر ایک چار ماشہ، انیسون، پودینہ، غاریقون ہر ایک تین ماشہ، مویز منقی دس دانہ، انجیر زرد تین دانہ، تربد سفید چھ ماشہ، قنطوریون دقیق چار ماشہ سب کو جوش دے کر صاف کرکے شربت بزوری چار تولہ حل کرکے پلائیں یا شربت کے بجائے اس میں شکر سرخ داخل کرکے حقنہ دیں، اگر ایارج فیقرا ساڑھے تین ماشہ، غاریقون پونے دو ماشہ دونوں کی گولیاں بنا کر شب کو کھلائیں اور صبح کو مطبوخ پلائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ بعد ازاں قرص ریوند یا قرص افسنتین کی سکنجبین بزوری و ماء الاصول کے ساتھ مداومت کریں اور بابونہ، اکلیل الملک، گل سرخ، تخم کتان سب کو باریک کرکے گلاب کے ساتھ جگر پر نیم گرم ضماد کریں۔

مشک و زعفران روغن سوسن میں حل کرکے جگر پر طلا کرنا تمام طلاؤں سے بہتر ہے، مومیائی پونے دو ماشہ یا کم و بیش قند سیاہ میں لپیٹ کر کھلانا اور صبر و زنجبیل جگر پر ضماد کرنا تنقیہ کے بعد ورم بلغمی کے لئے بغایت سود مند ہے، خردل شہد کا ؤ کے ساتھ طلا کرنا اور اس کی مداومت کرنا بھی نہایت مفید ہے ـــــ تنقیہ سے پہلے غذا میں نخود آب یا شیرہ بادام کے ساتھ مونگ کے سوا اور کوئی چیز نہ دیں اور تنقیہ کے بعد تیتر، بٹیر، نخود، روغن زیتون، زیرہ و دار چینی کے ساتھ پکا کر کھلائیں۔

اگر ورم محدب جگر میں ہو تو مدرات استعمال کرائیں، مثلاً انیسون، بادیان، بیخ کاسنی، تخم کرفس، نانخواہ سب کو جوش دے کر سکنجبین بزوری حار کے ساتھ پلائیں، صرف بادیان و تخم کرفس چار چار ماشہ، آب کاسنی مروق دس تولہ میں جوش دے کر پلانا بھی مفید ہے، علاوہ بریں ان حار مدرات سے کام لیں جو جگر کے سدہ کی بحث میں بیان کی گئی ہے ـــــ اسہال یا ادرار کے ذریعہ تنقیہ کے بعد دونوں پہلو کے ورم میں جگر کی تسخین کے لئے گل سرخ، انیسون، تخم کرفس، فقاح اذخر، مصطگی، سنبل، اسارون، ریوند، لک مغسول، فوہ و زعفران کے قرص بنا کر استعمال کریں۔

اگر جگر کے بلغمی ورم کے ساتھ کہنہ بخار اور سرفہ ہو یا پہلو
میں بھی درد کے ساتھ ورم ہو اور بکثرت ادرار ہو تو مسہل اور دوسری تدابیر کے بعد
دو تولہ گلقند میں تین ماشہ قرص گل صغیر ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر عنب الثعلب
اصل السوس، پرسیاوشاں، سب کو جوش دے کر شیرہ خار خسک چھ ماشہ،
شیرہ بادیان چار ماشہ و شربت بزوری معتدل دو تولہ میں خاکشی چار ماشہ چھڑک
کر پلائیں اور مناسب ضماد لگائیں؛ دوسرے روز تسکین کے لئے جوشاندہ
کے عوض شیرہ اصل السوس، شیرۂ عنب الثعلب، شیرۂ تخم خیارین ہر ایک چار ماشہ
پلائیں؛ بعدازاں معدہ و جگر کی تقویت کے لئے چار ماشہ قرص زرشک صغیر چار تولہ
نوشدارو سادہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر عنب الثعلب، بادیان، زیرہ
سفید ہر ایک چار ماشہ، زوفائے خشک، گل بابونہ ہر ایک تین ماشہ، سب کو جوش
دے کر ایک تولہ شربت دیاقوزا داخل کر کے پلائیں اور سہ پہر کے وقت شکاعی،
بادآورد، عنب الثعلب ہر ایک چار ماشہ، تخم خربزہ چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر
دو تولہ گلقند آفتابی کے ساتھ پلائیں؛ اور اس کی مداومت کریں کہ یہ مطبوخ تپ مزمن
بلغمی، ورم احشاء اور سوء القنیہ کے لئے مفید ہے، اور نزلہ کے لئے گل خطمی، کشنیز
خشک، کوکنار ہر ایک چار ماشہ، عنب الثعلب چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر
غرغرہ کرائیں ::

قصب الزریرہ، پوست بیخ غار، حب الغار، دار فلفل، روغن بلسان، افسنتین
سنبل ہندی، تخم تمام، بیخ اذخر، یہ تمام دوائیں جگر کے ورم بارد میں شرباً مفید ہیں
اسی طرح بیخ اذخر، فقاح اذخر، نعناع، مصطگی، فوہ، تخم کشوث، غافث، واسارون
یہ تمام ادویہ اس باب میں شرباً و ضماداً سود مند ہیں اور سرکہ کے ساتھ برگ غار و
تمام اور اکلیل الملک کا ضماد اس ورم میں نافع ہے :: (سویدی)
جگر کے ورم بلغمی کا علاج ستدول اور ان دبیلوں کے علاج کے قریب ہے،
جو نضج کے لئے آمادہ ہوں؛ چنانچہ اس میں ملطف جالی دواؤں کی حاجت ہوتی
ہے اور ایسی دواؤں کے ساتھ عطریت رکھنے والی قابض و مقوی دوائیں شامل
کرنا بھی ضروری ہے؛ شربت بزوری کے ساتھ قرص سنبل استعمال کرنا اس
باب میں نہایت مفید ہے، اسی طرح دواء الکرکم، دواء اللک بھی نافع ہے، مرہم
سطمخیقون و مرہم بزور بطور ضماد معمول ہیں؛ دواء عنصل اور دواء ثوم جگر کے
ورم بارد میں بالخصوص صلابت کی حالت میں بغایت سود مند ہیں؛ علاوہ بریں
یہ دوائیں گردہ اور طحال کے اوجاع کے لئے بھی مفید ہیں :: (شیخ)

ورم جگر سوداوی

قرص زرشک، گاؤزبان، بادیان، غافث اور گلقند کے مطبوخ کے ساتھ استعمال کریں، یا
بیخ کرفس، بیخ بادیان ہر ایک سات ماشہ، بیخ اذخر، قسط ہر ایک ایک ماشہ، افسنتین، اسارون، غافث، بیخ کبر ہر ایک پونے دو ماشہ، حلبہ ساڑھے تین ماشہ، مویز منقی چھ تولہ، اکلیل الملک ساڑھے چار ماشہ، سب کو جوش دے کر صاف کریں، ساڑھے چار ماشہ، روغن بادام تلخ داخل کر کے دوا نگرم کے ہمراہ پلائیں۔ تریاق اربعہ استعمال کرنا بھی اس باب میں بغایت سودمند ہے اور

حرارت نہ ہونے کی حالت میں مطبوخ زوفا عجیب الاثر ہے،
تخم کاسنی کوفتہ، شاہترہ، قصب الذریرہ ہر ایک چھ ماشہ، اصل السوس، عنب الثعلب، سنبل الطیب ہر ایک چار ماشہ، سب کو جوش دیکر دو تولہ شربت بزوری معتدل کے ساتھ پلانا بھی بارد مزاج میں مفید ہے۔ اسی طرح بادیان، تخم کاسنی، تخم کرفس و گاؤزبان کا جوشاندہ قند سفید کے ساتھ پلانا بھی سودمند ہے۔

حار مزاج میں تخم کاسنی، گل سرخ، مویز منقی، شاہترہ، عناب، گل نیلوفر، سب کو عرق بادیان میں جوش دے کر قند سفید داخل کر کے پلائیں۔
اور ورم کی تلیین کے لئے چربی مرغ، مغز ساق گاؤ اور سنبل کا مرہم بنا کر ضماد کریں یا دوسرے ملین مرہم مثلاً آرد حلبہ، تخم کرنب، انجیر، مقل، اشق، اکلیل، سبز آ، سنبل الطیب اور موم و روغن کا مرہم مرتب کر کے استعمال کریں اور قابض و خوشبودار اشیاء مثلاً گل سرخ، صندل اور سنبل سے تقویت پہنچائیں۔

ورم کی صلابت رفع ہو جانے کے بعد اور مادہ کو ماء الاصول اور سکنجبین بزوری عنصلی سے نضج دینے کے بعد تنقیہ کے لئے افتیمون، سنا، بیخ ترخیرہ، اصل السوس، گاؤزبان، تخم کاسنی سب کا مطبوخ تیار کر کے شکر کے ساتھ پلائیں، معجون نجاح تنہا یا اس مطبوخ کے ساتھ استعمال کرانا بھی سودمند ہے۔

تنقیہ کے بعد دواء الکرکم، قرص مقل و قرص زرشک کبیر استعمال کرائیں؛ اگر مزاج میں حرارت ہو تو دوا و غذا میں اس کی ضرور رعایت کریں؛ حرارت نہ ہونے کی صورت میں جگر کی صلابت رفع کرنے کے لئے چھ ماشہ دبید الورد، چھ تولہ شیر خشت اور چھ ماشہ شہد کے ساتھ دینا معمول ہے۔

اگر جگر و معدہ کی صلابت کے ساتھ **سرفہ و بخار** ہو تو اصل السوس، عنب الثعلب، گاؤزبان، تخم خطمی، تخم کاسنی، پوست بیخ کاسنی ہر ایک چھ ماشہ، سب کو آب کاسنی سبز رو ق میں بھگو کر صبح مل چھان کر تین تولہ گلقند داخل کر کے

پلائیں اور مصطگی تین ماشہ، سعد کوفی، گل بابونہ، عنب الثعلب ہر ایک چار ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر مغز فلوس خیار شنبر چھ ماشہ و روغن گل ایک تولہ ملا کر شکم پر ضماد کریں۔

اگر مسہلوں کے بعد بخار اور جگر میں قدرے صلابت باقی ہو اور چہرہ کی رنگت زرد ہو تو قرص لک یا بزوری کی بے ریوند چار ماشہ کھلا کر شیرۂ خیارین چھ ماشہ، شیرہ تخم خربزہ چھ ماشہ ایک تولہ قند سفید شامل کر کے پلائیں ——— اگر ورم سوداوی کے ساتھ بخار ہو، چہرہ کا رنگ تیرگوں ہو اور یہ مرض ناموافق آب و ہوا اور خراب غذا سے پیدا ہو تو مویز منقی دس دانہ، تخم خیارین کوفتہ چھ ماشہ، عنب الثعلب چھ ماشہ، سب کو جوش دیکر، شربت بنفشہ دو تولہ و خاکشی پانچ ماشہ داخل کر کے پلائیں بعد ازاں گل سرخ چار ماشہ، گل بنفشہ، تخم کاسنی، شاہترہ ہر ایک چھ ماشہ، اس جوشاندہ میں زیادہ کریں اور شربت کے بجائے دو تولہ گلقند دیں۔ اس کے بعد تخم خطمی چھ ماشہ، گل سرخ چار ماشہ، اور دوسرے مسہل اجزاء اس میں بڑھا کر مسہل دیں۔ بعد ازاں عنب الثعلب خطمی، گاؤزبان ہر ایک چھ ماشہ سب کو جوش دیکر شیرۂ خیارین چھ ماشہ، شربت بنفشہ دو تولہ و خاکشی پانچ ماشہ داخل کر کے پلائیں اور تیسرے مسہل کے بعد عنب الثعلب چھ ماشہ، بیدانہ تین ماشہ سب کو جوش دیکر ایک تولہ قند سفید داخل کر کے بالنگو چھڑک کر پلائیں بعدہٗ دس تولہ عرق بادیان میں چھ ماشہ عنب الثعلب کا شیرہ نکال کر ایک تولہ قند سفید داخل کر کے دیں۔

اگر معدہ و جگر کی صلابت کے ساتھ چہرہ کا پر قلہ سا تہبج ہو تو مسہل دینے کے بعد شیر شتر کے ساتھ چار ماشہ تخم بید الورد استعمال کرائیں اور شیر شتر چھ تولہ سے شروع کر کے بتدریج پاؤ سیر تک پہنچائیں اور چالیس روز تک اس کی مداومت کریں، یا دبید الورد پانچ ماشہ، عرق عنب الثعلب دس تولہ و شربت بزوری دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں اور معمولی ضمادوں سے کام لیں۔

اگر صلابت کے باعث مسہلوں کا عمل بہتر نہ ہو اور ان سے بخار پیدا ہو جائے تو پہلے دو تولہ گلقند ایک تولہ سکنجبین کے ساتھ کھلا کر اس کے اوپر تخم کاسنی کوفتہ، شاہترہ ہر ایک چھ ماشہ، مویز منقی دس دانہ۔ سب کو دس تولہ عرق شاہترہ میں جوش دیکر شربت بزوری دو تولہ و خاکشی پانچ ماشہ داخل کر کے پلائیں۔ بعد ازاں گلقند و سکنجبین کے بجائے قرص گل صغیر چار ماشہ کھلائیں اور بدرقہ میں شیرۂ مغز تخم تربوز چھ ماشہ، شیرۂ تخم خرپزہ چھ ماشہ اضافہ کریں۔ اس کے بعد اگر اسہال ہو تو طباشیر سودہ ایک ماشہ، شربت انار شیریں ایک تولہ میں ملا کر

پلائیں ہو یا اس کے اوپر شیرہ خرفہ، شیرہ مغز تخم تربوز ہر ایک چھ ماشہ میں شربت بزوری دو تولہ داخل کرکے زہر مہرہ سودہ ایک ماشہ چھڑک کر پلائیں ۔

شہد میں بنا ہوا شربت افسنتین اور وہ شراب جس میں افسنتین جوش دی گئی ہو جگر کی صلابت کے لئے میرے مجربات سے ہے، اسی طرح غافث، افسنتین واشق مر کے ساتھ استعمال کرنا بھی سودمند ہے۔ (سویدی)

جگر میں ورم صلب مستحکم ہو جائے تو اس سے بالعموم صحت نہیں حاصل ہوتی البتہ شروع میں علاج کیا جائے تو صلابت دفع ہو جاتی ہے ——— جگر کے ورم صلب کے علاج کا اصول یہ ہے کہ سب سے پہلے غلیظ اخلاط سے بدن کا تنقیہ کریں اور اس کے لئے وہ دوائیں اختیار کریں جن میں معتدل تلیین، تحلیل، تلطیف، معتدل تسخین اور تلیین کی بہ نسبت سدہ کھولنے کی زیادہ خاصیت ہو، علاوہ بریں ان میں تقویت، قبض اور عطریت کی صفات بھی موجود ہوں۔ شدید حرارت والی اشیاء سے ہرگز استفراغ نہ کرائیں کیونکہ ان سے الم و اذیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مریض کو دائیں پہلو پر سلائیں کیونکہ ورم تحلیل کرنے کے لئے یہ نہایت مفید ہے ——— مفردات میں سے مغز چلغوزہ، پستے اور معتدل جریاں مفید ہیں۔ آرد جلبہ بھی انضاج کے ساتھ قدرے تلیین کی خاصیت ہے۔ قسط اس باب میں بغایت مفید ہے، چنانچہ دو ماشہ سے چار ماشہ تک شراب کے ساتھ کھلانا یا طلاء و ضماد میں ملانا نہایت نفع بخش ثابت ہوتا ہے؛ روغن ناردین یا روغن بلسان یا روغن قسط، سداب و شبت کے جوشاندہ کے ساتھ پلانا بھی مفید ہے۔ روغن ناردین ایک ہفتہ تک روزانہ چودہ ماشہ پلانے سے بین فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ تخم فنجنکشت ساڑھے تین ماشہ کسی مناسب شربت کے ساتھ دینا، غافث ساڑھے تین ماشہ، آب کرفس یا آب بادیان یا آب کاسنی کے ساتھ دینا، بارتنگ خشک ساڑھے چار ماشہ استعمال کرانا، ترمس کا مطبوخ پلانا اور اس میں پونے دو ماشہ تک سنبل یا اس سے کم فلفل داخل کرنا، یہ تمام دوائیں اس باب میں مفید ہیں ——— مرکبات میں سے قرص مقل، دواء الکرکم اور تریاق اربعہ سے نفع پہنچتا ہے، اور قرص انبر باریس جگر کے ورم بارد میں نہایت مفید ہے ——— غذاء میں زود ہضم اشیاء مثلاً زردی بیضہ نیم برشت اور کشک جو دیں اور وہ غذائیں استعمال کریں جو سدوں کے مریض کے لئے بتائی گئی ہیں۔ قدرے شراب رقیق پلانا بھی اس باب میں نہایت مناسب ہے اور گوشت سے اجتناب کرنا چاہئے۔ (شیخ)

بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ سودا کا اخراج کرنے والے حقنہ سے طبیعت کی تلیین کریں، چربی بط، چربی مرغ، مغز ساق گاؤ ہر ایک نو ماشہ، سنبل الطیب، اظفار الطیب، اکلیل الملک، اشق، مقل ہر ایک چار ماشہ، موم زرد تین تولہ، روغن بادام تلخ، روغن گل ہر ایک سے ڈھائی تین تولہ بدستور قیروطی مرتب کرکے ضماد کریں، اور جب قدرے نرمی محسوس ہو تو ماء الجبن کے ساتھ معجون نجاح وحب لاجورد اور مطبوخ افتیمون غاریقون علوبخان کے ساتھ سفوف لاجورد دیں؛ بعد ازاں اگر قدرے ورم وصلابت باقی ہو تو دواء الکرکم کبیر، کلکلانج اور سفوف سکنجبین شیر خشت کے ساتھ استعمال کرائیں۔

اس مرض کا بہترین علاج یہ ہے کہ مریض کو شبی، کبریتی اور نطرونی چشموں کے پانی میں بٹھائیں، یہی پانی پلائیں اور اسی کا تنقیہ دیں۔ (طبری)

ورم عضلات

اگر ورم ان عضلات میں ہو جو جگر پر ہیں تو اس کا علاج حسب مادہ ورام معدہ وجگر کے مطابق کریں؛ لیکن اس باب میں جگر کے وروموں کی بہ نسبت زیادہ قوی دوائیں برتی جاتی ہیں کیونکہ اس میں مادہ کے تجیہ بقوت کے تحلیل ہونے کا چنداں اندیشہ نہیں ہوتا اور ابتدا میں قوی قسم کی رادع دوائیں اور بعد کو قوی قسم کی محلل دوائیں استعمال کرانے کی جرأت کی جا سکتی ہے؛ چنانچہ ابتدا میں اگر مزاج متحمل ہو تو صرف رادع دوائیں ضماد کریں اور محللات میں مرمصبر، روغن ناردین اور اس کا موم روغن داخل کریں، مگر جب قارورہ میں حدت ہو تو مبردات اور معمولی محللات پر اکتفا کریں، مثلاً خطمی، آرد جو، صندلین، شیاف مامیثا، آب کاسنی وآب کشنیز تر ضماد کریں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر ورم حارہ ہو تو اس کا علاج ظاہری اعضاء کے اورام حارہ کے مطابق کرنا چاہئے اور ورم صلب ہو تو اس کے علاج میں سوداوی وروموں کی تدبیر اختیار کرنی چاہئے ——— جب ورم کا مادہ ریم کی شکل اختیار کرنے لگے تو منضج ضماد وںنطول استعمال کریں اور دواؤں سے اس کے پھٹنے کا انتظار کرنے کے بجائے اس میں جلد شگاف دیدیں کیونکہ اس جگہ مادہ کے رکے رہنے میں تاکل وتعفن کا خوف ہوتا ہے یا ورم کے اندر کی جانب پھٹنے اور ریم کے اعضاء باطنی میں پہنچ جانے کا اندیشہ رہتا ہے ——— اگر ورم اندر کی جانب پھٹے تو وہ تدابیر اختیار کریں جو اعضاء باطنی میں پھٹنے والے اورام ودمامیل کے لئے معمول ہیں۔

ضربہ وسقطہ جگر

گاہے ضربہ وسقطہ سے جگر کو صدمہ پہنچنے کے باعث اس میں درد و ورم پیدا ہوجاتا ہے اور اس صورت میں جنس اوقات قے یا اسہال سے خون آنے لگتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے باسلیق کی فصد کھولیں اور گل ارمنی ساڑھے تین ماشہ نہایت باریک کرکے لعاب اسپغول و روغن گل کے ساتھ پلائیں اور ریوند چینی گل ارمنی ہر ایک پونے دو ماشہ، شربت حب الآس کے ساتھ استعمال کرائیں، جب چند روز گزر جائیں اور حرارت و التہاب زائل ہوجائے تو ریوند چینی، فوہ ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، دار چینی ساڑھے تین ماشہ سفوف کرکے اس میں سے ساڑھے تین ماشہ شراب انگوری کے ساتھ یا شربت بنفشہ میں ملا کر تین روز استعمال کرائیں۔

مومیائی کھلانا اور اس کو جگر پر طلا کرنا، باسلیق یا اسیلم کی فصد کے بعد اس باب میں مفید ہے، قسط، زعفران ہر ایک سات ماشہ، گل مختوم، گل ارمنی، نک مغسول، ریوند، قصب الزریرہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، اکلیل الملک چودہ ماشہ، سب کو سفوف کرکے اس میں سے سات ماشہ کھلا کر اس کے اوپر عرق عنب الثعلب میں مغز فلوس حل کرکے روغن بادام ڈال کر پلانا، جگر، طحال اور معدہ کے اس صدمہ کے لئے نہایت مفید ہے جو ضربہ وسقطہ کا نتیجہ ہو، اور حکیم علوی خاں نے اس دوا کی بہت تعریف کی ہے۔

ضربہ وسقطہ واقع ہونے کے بعد فصد کھولنے اور اس کے بعد فوہ و ریوند چینی باریک کرکے بقدر ساڑھے تین ماشہ تین روز تک استعمال کرنے سے ورم نہیں پیدا ہوتا ——— اگر ضربہ سے جگر میں ورم پیدا ہونے لگے تو مرہم مورد اسفرم "اس کیلئے بہترین ضماد ہے ——— اگر حرارت بہت زیادہ ہو تو رادع مبردات، شرباً و ضماداً اسی دستور کے مطابق استعمال کریں جو جگر کے ورم دموی میں بیان کیا جا چکا ہے اگر قے یا اسہال سے خون آنے لگے تو ان دواؤں میں قابض ادویہ بھی داخل کرلیں اور اگر شدید حرارت نہ ہو اور خون نہ آتا ہو یا حرارت اور خون ساکن ہوچکا ہو اور زمانہ انتہا کے قریب آگیا ہو تو محلل دوائیں استعمال کریں؛ مومیائی اور روغن رازقی طلا کرنا اس باب میں بے عدیل ہے اور وہ تمام دوائیں جو ضربہ کے ورم میں نافع ہیں یہاں بھی مفید ہیں۔ (شیخ)

اگر ورم جگر غدہ یا سقطے ہو تو روزانہ صبح کے وقت عنب الثعلب و تخم کاسنی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ و قند سفید تین تولہ کا جوشاندہ پلائیں، غذا میں نخود آبش اور مغز بادام کا مزورہ دیں، طبیعت کی تلئین کے لئے مطبوخ افتیمون پلائیں اور جگر پر یہ ضماد لگائیں ——— لک مغسول، نخود مقشر، ریوند چینی ہر ایک دو تولہ، مومیائی ساڑھے دس ماشہ سب کو کوٹ چھان کر اور مومیائی روغن بنفشہ یا روغن گلنجبین میں گھلا کر دواؤں میں شامل کر کے ضماد کریں ✽ (مصنف حاوی)

شق جگر

شق جگر میں اگر تفرق اتصال جگر کے جرم اور اس کے عروق میں عام ہو تو مریض نہیں بچتا اگر یہ تفرق اتصال معمولی ہو تو صحت کی امید کی جا سکتی ہے، اگر شق محدب جگر میں واقع ہو تو اکثر بول الدم عارض ہو جاتا ہے اور مقعر جگر میں ہو تو اسہال الدم ——— اس کا علاج نفث الدم و قئے الدم کے مطابق کریں اور وہ تدابیر اختیار کریں جو تفرق اتصال کی بحث میں بیان کی جائیں گی ✽

دبیلۂ جگر

جس طرح صلابت اکثر ورم بارد کے بعد عارض ہوتی ہے اسی طرح دبیلہ زیادہ تر ورم حار کے بعد پیدا ہوتا ہے ——— ورم حار یا تحلیل ہو جاتا ہے، یا صلابت اختیار کر لیتا ہے یا اس میں ریم پڑ جاتی ہے، اور وہ دبیلہ میں منتقل ہو جاتا ہے؛ تحلیل کی علامت یہ ہے کہ ورم کے عوارض زائل ہو جاتے ہیں، اور بیمار کی حالت روز بروز بہتر ہوتی جاتی ہے؛ ورم جگر میں صلابت پیدا ہو جانے کی علامت یہ ہے کہ چھونے سے صلابت محسوس ہوتی ہے اور ریم پڑنے و دبیلہ بننے کی نشانی یہ ہے کہ بخار اور درد زیادہ ہو جاتا ہے، تمام عوارض مثلاً تشنگی، سقوط اشتہا، سرخی چہرہ، جگر کی سوزش و خلش اور قلق و التہاب وغیرہ میں زیادتی ہو جاتی ہے اور پشت پر یا کسی پہلو پر سونا دشوار ہو جاتا ہے ✽ جب معلوم ہو کہ مادہ ریم کی شکل اختیار کرنے والا ہے تو بسرعت باسلیق کی فصد کھولیں اور جگر سے متصل پشت پر حجامت کرائیں طبیعت کی تلئین کریں اور شربت و طلاء رادع دوائیں دیں کہ شاید ان تدابیر سے مادہ ریم کی شکل نہ اختیار کر سکے کیونکہ احشاء بالخصوص جگر جیسے عضو رئیس میں مادہ کا جمع ہونا یعنی اس کا ریم میں تبدیل ہونا کسی لحاظ سے اچھا نہیں ہے ——— جب یہ تدابیر بے سود ثابت ہوں یا کسی مانع کی بنا پر بے سر برتی جائیں

اور تفتیح وریم کے آثار ظاہر ہوجائیں تو اس وقت نضج و انفجار میں اعانت کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہوتا؛ چنانچہ اس صورت میں شہد کے ساتھ ماء الشعیر دیں، حلبہ وانجیر کا مطبوخ پلائیں اور بابونہ، اکلیل الملک و تخم کتان وغیرہ کے مانند منضج دوائیں ضماد کریں۔

جب مادہ نضج پالے اور ورم میں ریم پڑ جائے جس کی علامت یہ ہے کہ ورم نرم ہوجائے، انگلی سے دب جائے اور ورم کے عوارض ساکن ہوجائیں تو ضماد میں بورہ فارمنی اور سرگین کبوتر زیادہ کریں اور بیمار کو کہیں کہ پہلو پر سوئے، تھوڑی دیر چلے پھرے اور ورزش کرے۔ ان تدابیر سے جب ورم پھٹ جائے جس کی علامت یہ ہے کہ بدن پر لرزہ اور کپکپی طاری ہوجائے، اور جگر سے مادہ نکل پڑنے کے باعث اس جگہ سبکی محسوس ہو تو مادہ کے دفع ہونے کی چند صورتیں ہوتی ہیں ـــــ یا مادہ اسہال کے ذریعہ دفع ہوتا ہے یا قے کے ساتھ خارج ہوتا ہے یا ادرار بول کے ساتھ مندفع ہوتا ہے یا اُس فضا کی طرف مائل ہوتا ہے جو ثرب اور امعا کے مابین واقع ہے اور اس صورت میں اس سے استسقاء زقی عارض ہوجاتا ہے، اور بول و براز یا قے میں ریم کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا، مگر جب مادہ کا کچھ حصہ اس فضا میں آجائے اور کچھ معدہ و امعا یا گردہ میں پہنچ جائے تو بول و براز اور قے میں بھی اس کا اثر ہوتا ہے اور استسقاء زقی بھی پیدا ہوجاتا ہے۔

غرضیکہ انفجار کے بعد اگر ریم قارورہ کی راہ سے خارج ہو تو مدرات استعمال کرائیں، مثلاً شیرہ تخم خیارین و شیرہ تخم خربزہ، شربت عناب، شربت خشخاش و شربت نیلوفر کے ساتھ پلائیں؛ اسی طرح زوفا، بیخ کرفس، بادیان و افسنتین کا جوشاندہ قند سفید کے ساتھ پلانا بھی مفید ہے؛ ان میں سے ہر دوا بلحاظ حرارت بخار اور حالت کے اقتضا کے مطابق اختیار کریں۔

اگر ریم قے یا اسہال کے ساتھ خارج ہو تو خفیف مسہل دیں، مثلاً مناسب عرقیات کے ساتھ خیارشنبر، شیرخشت اور ترنجبین پلائیں۔ بعدازاں قند سفید کے ساتھ شیر خر دیں ـــــ اور اگر ریم جوف شکم کی فضا میں پہنچ جائے تو استسقاء زقی کے علاج سے اس کا تدارک کریں اور اس کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے۔

ادرار و تلیین کے بعد زخم کے التحام و اندمال کی تدبیر کریں اور ہر صبح ماء العسل یا جلاب شکر یا ماء الشعیر، حمامت و عدم حرارت کے مطابق جلاب یا شہد یا سکنجبین سادہ کے ساتھ پلائیں اور اس کے دو گھنٹے کے بعد جوف کے گڑھوں کو بھرنے والی دوائیں مثلاً کندر، دم الاخوین وکہربا مناسب بدرقہ کے ساتھ مثلاً تخم کاسنی

تخم کرفس اور سکنجبین یا ماء العسل کے ساتھ استعمال کرائیں؛ مصطگی، تخم کاسنی، گل تخم یا گل ارمنی ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، کندر، دم الاخوین، طباشیر، گل سرخ ہر ایک نو ماشہ سب کو کوٹ چھان کر نو ماشہ سکنجبین یا ماء العسل کے ساتھ دینا بھی اس اہتمام کے لئے مفید ہے؛ علاوہ بریں جگر پر قابض و مقوی جگر اشیاء ضماد کریں، مثلاً صندل، بادرنگ، مصطگی، ریوند وغیرہ کا ضماد استعمال کریں اور حفظ قوت کے لئے عود و زعفران کے مانند خوشبودار قابض اشیاء مشروبات و ضماد میں داخل کریں۔

غذاء میں لطیف اشیاء مثلاً مچھلی، مغز نان میدہ، روغن بادام و شکر کا حریرہ بیضہ نیم برشت اور طائر پرندوں کا گوشت دیں؛ تقویت کیلئے چوزہ مرغ دینا مناسب ہے اور قند سفید کے ساتھ جوش دیا ہوا دودھ پلانا بھی مفید ہے۔

بثر جگر

"بثرہ جگر" سے مراد وہ بثور ہیں جو جگر کی سطح پر پیدا ہو جاتے ہیں مگر یہ مرض شاذ و نادر عارض ہوتا ہے کیونکہ جگر کی سطح ایک سخت اور موٹی جھلی سے چھپی ہوئی ہے اور جگر کا جوہر بھی صلب ہوتا ہے اسلئے جگر کی سطح میں فضلات بہت کم نفوذ کرتے ہیں، علاوہ بریں اس کے عروق فضلات کو گردہ کی طرف جذب کرتے ہیں اور گردہ کی قوت جاذبہ قوی ہونے کے باعث فضلات یہاں نہیں ٹھہر سکتے ——

اس مرض کا سبب رقیق حاد صفراوی مادہ ہوتا ہے یا ایسی مائیت جس میں دیر تک جگر میں ٹھہرنے کے باعث حاد و لذاع کیفیت عارض ہو جاتی ہے ——

اس کی علامت یہ ہے کہ مریض جگر کے مقام پر سوزش، التہاب اور الم محسوس کرتا ہے اور لگا ہے بخودرت اور مادہ کے ترشح کے باعث جگر کی محاذی جلد میں بھی بثور پیدا ہو جاتے ہیں یا اس جلد کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے، علاوہ ازیں قارورہ احمر ناصع ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شدید تشنگی اور سوزش ہوتی ہے، لگا ہے آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں؛ لگا ہے جلد زرد یا طاری ہو جاتا ہے اور جگر کے سوء مزاج حار کی علامتیں رونما ہوتی ہیں —— یہ بثور اگر جگر کے عمق میں ہوں تو اس کے ساتھ تپ مطبقہ اور غشی یا بدبودار صدیدی اسہال ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ حالات اجازت دیں تو رگ باسلیق کھول کر حسب قوت خون خارج کریں، سکنجبین سادہ کے ساتھ لیے ماء الشعیر کی عادت کرائیں جو آب عنب الثعلب، منقی میں پکایا جائے اور عنب الثعلب، آب برگ اسپغول، آب برگ بارتنگ ہر ایک تین تولہ، روغن گل ایک تولہ، سرکہ تازہ ساڑھے دس ماشہ،

آب گل سرخ تین تولہ سب کو باہم خوب مخلوط کرکے برف میں سرد کریں اور اس میں کپڑا بھگو کر ہر وقت جگر پر رکھیں ——— علاوہ ازیں سماقیہ، حصرمیہ، ربائیہ و حماضیہ نما ——— علاوہ بریں سوء مزاج حار رطب یا بس مادی سے پیدا ہونے والے سوء غنی جگر کے علاج میں اسہال، اور ادرار، تبرید وغیرہ کی جو تدابیر بیان کی گئی ہیں حسب حاجت ان سے کام لیں۔

خفقہ جگر

"خفقہ جگر" سے مراد اس کی اختلاجی حرکت ہے ——— اس اختلاج کا سبب ان عروق میں سے کسی رگ کا سدہ ہوتا ہے جو باب الکبد سے نکل کر جگر میں پھیلی ہوئی ہیں یا اس کا سبب اجوف کی شاخوں سے کسی زیادہ بڑی رگ کا سدہ ہوتا ہے ———
اس کی علامت یہ ہے کہ بعض اوقات جگر میں اضطراب پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اختلاجی حرکت کرنے لگتا ہے، لگتا ہے اس کے ساتھ جگر میں شدید قسم کا تمددی درد بھی ہوتا ہے اور یہ حالت ایک لحظہ رہنے کے بعد زائل ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ درد و تمدد میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سدہ کی تفتیح کے لئے ایسی سکنجبین بزوری پلائیں جس میں مامیران، زعفران اور ریوند کے مانند مناسب مفتحات شامل ہوں اور اذخر، تخم کشوث، اقحوان، شاہترہ، افسنتین اور غافث کے مانند خلط کا تنقیہ کرنے والی دوائیں بھی برتیں، سدہ پیدا کرنے والے مادہ کو مسہلوں سے خارج کرنا بھی مفید ہے ——— باقی تدابیر حسب حاجت جگر کے سدوں کی بحث سے اخذ کریں۔

حصات جگر

جس طرح دوسرے اعضاء میں سنگریزوں کی تولید ہوتی ہے اسی طرح گاہے جگر میں بھی سنگریزے پیدا ہو جاتے ہیں جن کے تولد کا سبب حصات گردہ کی بحث میں لکھا جائیگا ——— اس کی علامت یہ ہے کہ مریض ہضم کے آخر میں ہمیشہ قے کرتا ہے اور جگر میں ورم و صلابت کے بغیر ہر وقت درد و خلش محسوس کرتا ہے مگر گاہے جگر کے ان اجزاء میں جہاں سنگریزے متمکن ہوں صلابت بھی محسوس ہوتی ہے اور گاہے قارورہ کے ساتھ ریگ خارج ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مفتت دواؤں سے سنگریزوں کو توڑنے کی کوشش کریں اور ان کو مدر دواؤں سے خارج کریں اور اس کی مفصل تدابیر گردہ و مثانہ

کے سنگریزوں کی بحث سے اخذ کریں اور مقویات جگر شامل کر کے ان سے کام لیں۔
یہ مطبوخ بھی سنگریزوں کو توڑنے اور انہیں خارج کرنے کے لئے بغایت مفید
ہے ــــ فوہ، تخم انجرہ، بادرنجبویہ، لکو ہر ایک نو ماشہ، قنطوریون دقیق سات
ماشہ، گل بابونہ، گل گاؤزبان، زراوند مدحرج ہر ایک تین ماشہ۔ سب کو عرق
عنب الثعلب، عرق خار خسک و عرق خار شتر ہر ایک پاؤ سیر میں جوش دیکر تیسرا حصہ
رہ جائے تو مل چھان کر چار تولہ شربت انناس کے ساتھ پلائیں۔

صغر جگر

بعض لوگوں کا جگر چھوٹا ہوتا ہے جس کے باعث وہ بقدر حاجت غذا تناول کریں تو اس کے لئے ان کے جگر میں گنجائش نہیں ہوتی اور معدہ جو غذا جگر کی طرف بھیجتا ہے وہ اس کی وسعت سے زیادہ ہونے کی بنا پر سدوں اور تمددی اوجاع کا موجب ہوتی ہے۔ اور جگر کی قوتوں کو سست بنا دیتی ہے جس سے اس کے تمام افعال میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور گاہے اس سے ذرب و خلفہ عارض ہو جاتا ہے۔

اس کی علامت یہ ہے کہ جگر میں سدے اور نفخ و ریاح کی کثرت ہوتی ہے اور معتدل المقدار غذا سے بھی اس میں گرانی پیدا ہو جاتی ہے اور بدن روز بروز نحیف ہوتا جاتا ہے کیونکہ اسے جتنی غذا کی حاجت ہوتی ہے جگر اتنی مقدار مہیا نہیں کرتا۔ ہضم دائمی طور پر ضعیف ہو جاتا ہے ــــ خلقت کے لحاظ سے انگلیوں کی کوتاہی اور اس کی رگوں کی باریکی جگر کے چھوٹے ہونے کی علامت ہے۔

ایسے لوگوں کی تدبیر یہ ہے کہ ان کو ایسی غذائیں دیں جن کا حجم زیادہ نہ ہو مگر غذائیت بہت زیادہ رکھتی ہوں اور سریع النفوذ ہوں۔ مثلاً زردی بیضہ نیمبرشت، چوزہ مرغ، علوان، تیتر اور بٹیر کا گوشت اور عمدہ قسم کے گندم کی اچھی روٹی دیں؛ غذا ایک بار زیادہ نہ تناول کریں بلکہ چند بار میں تھوڑی تھوڑی غذا استعمال کریں؛ فواکہ و بقول اور ایسی چیزوں سے پرہیز کریں جن کا حجم زیادہ ہوتا ہے مگر غذائیت کم ہوتی ہے؛ گاہے گاہے بر سبیل حفاظت مدر، مسہل، ملطف، مفتح اور جگر کا تنقیہ کرنے والی دوائیں دیتے رہیں۔ مثلاً تخم کاسنی، پرسیاؤشاں، تخم کشوث، تخم کرفس، شربت بزوری، ماء الاصول، ایارج فیقرا وغیرہ کے مانند وہ دوائیں استعمال کرائیں جو جگر کے سدوں کی بحث میں لکھی گئی ہیں۔

سوء القنیہ

جگر کے خون کی ردات کو سوء القنیہ سے تعبیر کرتے ہیں اور جگر کے خون میں خرابی اس وقت آتی ہے جبکہ جگر کا مزاج فاسد ہو جس کے باعث اس میں پیدا ہونے والا خون تباہ ہوجائے اور جگر کا مزاج فاسد ہونے کا سبب یا برودت کا غلبہ ہوتا ہے جس کے باعث جگر مجرا طبعی کے مطابق خون کی تولید نہیں کر سکتا اور اعضاء میں خام و فاسد خون پہنچتا ہے جس پر صحیح تصرف کرنے سے اعضاء بھی قاصر ہوتے ہیں یا اس کا سبب حرارت ہوتی ہے جس کے باعث جگر کی قوت تحلیل ہوجاتی ہے اور وہ خون صالح کی تولید بقدر نہیں ہوتا ---- گاہے سوء القنیہ معدہ کے فساد و ضعف کے سبب سے بھی پیدا ہوتا ہے؛ کہتے ہیں کہ بعض اوقات معتاد خون کے بند ہوجانے مثلاً حیض اور بواسیر کے رک جانے اور گاہے ان کے سیلان میں زیادتی ہونے سے بھی یہ مرض لاحق ہوتا ہے؛ گاہے ردی قسم کے سوداوی بخارات کے صعود سے بھی یہ مرض ہوتا ہے جیسا کہ "مالیخولیا مراقی" کے مریضوں میں دیکھا جاتا ہے اور بعض اوقات یہ مرض ہوا کے تعفن کے سبب سے رونما ہوتا ہے اور اس صورت میں بہت جلد ہلاکت واقع ہوجاتی ہے ۔

مسیحی نے لکھا ہے کہ استسقاء سے پہلے جو حالت پیدا ہوتی ہے اسے "فساد مزاج" کہتے ہیں ---- **شیخ اور جرجانی** لکھتے ہیں کہ جب جگر کی حالت فاسد ہوجائے اور اس پر ضعف غالب آجائے تو استسقاء سے پہلے ایک ایسی حالت پیدا ہوجاتی ہے جو استسقاء کے قریب اور اس کا مقدمہ ہوتی ہے۔ اطباء اسی حالت کو "سوء القنیہ" اور "فساد مزاج" سے تعبیر کرتے ہیں؛ اس مرض میں پہلے بدن اور چہرہ کا رنگ متغیر ہوتا ہے، یعنی اس میں سفیدی و زردی آجاتی ہے، پلک، چہرہ اور ہاتھ پاؤں میں تہبج ظاہر ہوتا ہے اور گاہے تمام بدن متورم ہوجاتا ہے، حتیٰ کہ بعض مریضوں کا بدن خمیر کی طرح نرم ہوجاتا ہے؛ اس کے ساتھ ہضم کا فاسد ہونا لازم ہے مگر اشتہا گاہے زیادہ ہوجاتی ہے؛ بعض اور طبیعت کی نرمی میں کوئی ترتیب نہیں ہوتی، چنانچہ گاہے اجابت نرم ہوتی ہے اور گاہے سخت؛ یہی حال نیند کا بھی ہے کہ گاہے خوب نیند آتی ہے اور گاہے بے خوابی کی شکایت ہوتی ہے؛ پیشاب اور پسینہ کم آتا ہے، شکم میں قراقر و ریاح کی کثرت ہوتی ہے، شکم کی جلد میں شدید نفخ ہوتا ہے اور گاہے خصیہ میں بھی نفخ پیدا ہوجاتا ہے اور اس کے مریض کو بعض اوقات پھوڑا اور زخم ہوجائے تو

فساد مزاج کے باعث اس کا مندمل ہونا دشوار ہوتا ہے، فاسد بخارات صعود کرنے کے باعث مسوڑھوں میں حرارت اور خارش محسوس ہوتی ہے اور ان میں شور عارض ہو جاتے ہیں اور بدن میں گرانی و سستی پیدا ہو جاتی ہے —— گاہے ریہ کے اندر پانی جمع ہو جانے کے سبب سے سوء القنیہ کے مشابہ حالت پیدا ہو جاتی ہے اور مریض کے بدن کی ظاہری کیفیت مریض استسقا کے مانند معلوم ہوتی ہے، ان دونوں میں فرق اس طرح کرسکتے ہیں کہ اگر یہ حالت ریہ میں پانی جمع ہونے کا نتیجہ ہو تو تہبج و نفخ چہرہ میں زیادہ ہوتا ہے اور اس کی مناسبت سے تمام بدن میں نفخ و تہبج نہیں ہوتا اور سوء القنیہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اسی طریقہ سے جگر کی اصلاح کریں جو استسقاء کی بحث میں بیان کیا جائے گا مگر اس کا علاج استسقاء لحمی کے بہ نسبت خفیف ہوتا ہے اور چونکہ اس کا سبب ضعیف ہوتا ہے اس لئے اس میں دوا بھی استسقاء کی بہ نسبت کم درجہ کی اختیار کرتے ہیں۔ مگر بہر حال اس مرض کے معالجہ میں جلدی کرنی چاہئے، ورنہ اس سے بسرعت استسقاء لحمی پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج میں سب سے پہلے فضلات کی تولید روکنے کی تدبیر کریں اور بدن کے تنقیہ کے لئے مناسب فاصلہ سے چند بار ایارج فیقرا دیں۔ اگر اس سے زیادہ قوی مسہل مطلوب ہو تو اس میں غاریقون و تربد وغیرہ کا اضافہ کریں، شربت افسنتین مسہل، شربت دینار، شربت ورد اور حب ریوند بھی تنقیہ کے لئے مفید ہے —— تنقیہ کے بعد مفتح اور مدر دوائیں دیں، شربت اصول اور بزور و کشوث پلانا اس مقصد کے لئے سودمند ہے، علاوہ بریں دواء الکرکم اور دواء الورد وغیرہ سے معدہ کو تقویت پہنچائیں اور مریض سے ورزش کرائیں، بالخصوص اس کے لئے چلنے کی ورزش تجویز کریں —— ہر حالت میں پانی پینے سے تعطش روک دیں اور اس کے بجائے حسب مزاج عرق عنب الثعلب، عرق بادیان، عرق سادج ہندی، عرق کاسنی و عرق بادرنجبویہ پلائیں، جب ہاتھ پاؤں میں ورم پیدا ہونے لگے تو تبرید سے احتراز کرنا ضروری سمجھیں —— کھانے پینے میں کمی کر دینا اس مرض کی ایک عمدہ تدبیر ہے، چنانچہ غذا کی زیادتی، رطب و دیر ہضم غذاؤں مثلاً تازہ مچھلی، دودھ، گھی، روغن کنجد، حلویات، نشاستہ اور روغنی روٹی وغیرہ سے قطعاً پرہیز کرائیں —— اگر سوء القنیہ کا سبب حیض یا بواسیر کا احتباس ہو تو مدرات حیض اور بواسیر

کے مخصوص متبادوں سے خون جاری کریں۔

اس مرض کی چند ترکیبیں درج ذیل ہیں ان سے حسب حاجت کام لیں۔

شیرہ عنب الثعلب، شیرہ تخم کشوث، شیرہ بادیان، شیرہ تخم کاسنی، شربت بزوری کے ساتھ پلائیں، اسی طرح بادیان، بیخ بادیان، بیخ کاسنی و عنب الثعلب کا جوشاندہ گلقند کے ساتھ پلانا بھی معمول ہے ___ سوء القنیہ کا سبب اگر جگر کا ضعف اور برودت و رطوبت کا غلبہ ہو جیسا اکثر ہوتا ہے تو ابتداء میں تین روز تک دار چینی، بادیان، شکاعی، دانہ ہیل سب کو عرق افسنتین وگلاب یا عرق بادیان میں جوش دے کر پلائیں۔ بعدازاں اس میں تین روز تک شکاعی کے بجائے اذخر داخل کریں، اس کے بعد تین روز تک اذخر کے عوض اسارون شامل کریں، اس کے بعد تین روز تک بادیان کے بدلے پوست بیخ کرفس داخل کریں، بعدازاں اگر خلط بلغمی ہو تو اس کا تنقیہ اس طرح کریں کہ قرص مازریون کوٹ کر روغن بادام میں چرب کر کے جوارش نار مشک میں ملا کر اس کی گولی بنائیں اور ورق نقرہ لپیٹ کر نگلنے کو دیں اور اس کے اوپر بادرنجبویہ، بیخ بادیان، عنب الثعلب، پرسیاوشاں، اسارون، اذخر کی، افسنتین، سنا مویز سرخ، سب کو جوش دے کر صاف کر کے فلوس خیارشنبر، گلقند و شربت دینار حل کر کے روغن بادام چھڑک کر پلائیں اور غذاء میں مرغ کا نخود آب دیں؛ اس مسہل کے دوسرے روز مصطگی و عود باریک کر کے مربا آملہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر دار چینی، اسارون، گلاب میں جوش دیکر صاف کر کے شربت افسنتین حل کر کے پلائیں، بعدازاں یہی مطبوخ دواء الکرکم یا ککلانج کبیر یا جوارش دار چینی یا ان کے مانند کسی دوسرے معجون کے ہمراہ پلائیں۔

سوء القنیہ، رنگ کی زردی اور خون کی کمی کے لئے قرص زرشک صغیر دواء الکرکم صغیر میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر تخم کاسنی، پرسیاوشاں، مویز منقی و قند سفید کا جوشاندہ پلائیں، بعدازاں اس میں قند کے بجائے گلقند داخل کریں اس کے بعد گلقند کے عوض گل سرخ و شربت دینار شامل کریں، بعدازاں بلغم و صفراء کے اسہال کے لئے عنب الثعلب، گل سرخ، بادیان، مویز منقی، پرسیاوشان سنا کی سب کو جوش دیکر گلقند داخل کر کے پلائیں۔

بادیان، بیخ بادیان، تخم کشوث، عنب الثعلب، مویز منقی، سب کو آب عنب الثعلب و کاسنی میں جوش دے کر گلقند حل چھان کر پلانا سوء القنیہ، اکثر امراض جگر اور درد پہلو کے لئے استاد کا معمول تھا۔

عنب الثعلب، تخم کاسنی، اصل السوس مقشر، بادیان، ریشہ خطمی سب کو عرق عنب الثعلب و عرق گاؤزبان میں خفیف جوش دیکر شربت بزوری داخل کرکے تخم ریحان دکو چھڑک کر پلائیں۔ سوء القنیہ، سرفہ اور زحیر کے لئے مفید ہے۔ سوء القنیہ میں معدہ و امعاء کی چیزیں خارج کرنے کے لئے عنب الثعلب، گل سرخ ہر ایک چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ، بادیان، پرسیاؤشاں ہر ایک چار ماشہ، سنا کی نو ماشہ، سب کو جوش دیکر تین تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں۔

بچوں کے سوء القنیہ کے لئے

زعفران، بسباسہ، جوزبوا ہر ایک ایک رتی، سنبل الطیب، دار چینی ہر ایک دو رتی، منقی چار دانہ، سب کو باریک کرکے دو ماشہ شہد خالص میں ملا کر کھلانا والد مرحوم کے معمولات سے ہے۔ اگر سوء القنیہ بخار کے ساتھ ہو تو عنب الثعلب، تخم کاسنی ہر ایک چھ ماشہ، دونوں کو جوش دیکر شیرہ مغز تخم تربوز چھ ماشہ، شربت بنفشہ تین تولہ، خاکشی چھ ماشہ داخل کرکے پلائیں۔ اور حسب ذیل شربت بھی سوء القنیہ کے لئے مفید ہے — بیخ بادیان، بیخ کاسنی ہر ایک چودہ ماشہ، بادیان، کاسنی، تخم خیارین، تخم خربزہ، عنب الثعلب، گل، بیخ، اصل السوس ہر ایک سات ماشہ، سنبل الطیب چودہ ماشہ، قند سفید پاؤ سیر بدستور شربت بنا کر دو سے تین تولہ تک پلائیں — افسنتین تین تولہ، گل سرخ نو تولہ، ترید ڈھائی تولہ، سنبل الطیب چودہ ماشہ، قند سفید پاؤ سیر بدستور شربت بنا کر چھ تولہ تک پلائیں۔ شربت انبر باریس بھی اس باب میں مجرب ہے۔ سنبل الطیب، کف دریا، بورہ ارمنی، ترمس، زنجبیل، خاکستر پشک آہو، خاکستر پشک بز سب کو آب عنب الثعلب کے ساتھ ضماد کریں۔ صبر، اقاقیا، شیاف مامیثا، مرکی، سعد، زعفران، حضض، گل ارمنی سب کو کوٹ کر سرکہ اور آب عنب الثعلب کے ساتھ طلا کرنا اس ورم کو زائل کرنے کے لئے مفید ہے جو طویل امراض کے بعد چہرہ، پلک اور پاؤں پر پیدا ہو جاتا ہے — زرشک، بونے دو تولہ، ریوند، گل سرخ، مغز تخم خیارین، صندل سفید سودہ، تخم کاسنی ہر ایک سات ماشہ، لک مغسول، اصل السوس، گل نیلوفر، طباشیر ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، بدستور قرص بنا کر استعمال کرانا جگر کو تقویت پہنچاتا ہے اور اس سوء القنیہ کے لئے مفید ہے جو بخار کے ساتھ ہو — معجون حکیم علی بھی معدہ و جگر کے ضعف، سوء القنیہ اور ضیق النفس کے لئے معمول ہے۔ اطباء ہند کے قول کے مطابق پانچ تولہ نخود پاؤ سیر پانی میں جوش دے کر نصف رہ جائے تو پینا سوء القنیہ کے لئے سود مند ہے۔ اسی طرح

تازہ کریلہ کا پانی بقدر ڈیڑھ تولہ پلانا بھی مفید ہے۔ اگر مناسب معلوم ہو تو اس میں قدرے شہد ملا دیں۔ اس سے تین چار اجابتیں ہو جاتی ہیں اور مادہ دفع ہو جاتا ہے۔ پوست درخت مرس کا جوشاندہ پلانا اور نیز کچھ سبز پانی میں پیس کر دست و پا پر طلا کرنا بھی بدن کا ورم دفع کرنے کے لئے سودمند ہے۔

حکیم عابد نے لکھا ہے کہ حسب ذیل مطبوخ ہندی بارہا تجربہ میں آچکا ہے اور مریض زیادہ بے احتیاطی نہ کرے تو اس سے ضرور فائدہ ہو جاتا ہے۔ گوکھرو، موصلی سیاہ، لکو، دیودار، چرائتہ، پیلا مول، ہلیلہ سیاہ، باسا، کٹائی خرد ہر ایک سات ماشہ۔ سب کو کوٹ کر پانی میں پکائیں اور دوائیں گل جانے کے بعد صاف کر کے نیم گرم پلائیں اور ایسی تمام چیزوں سے پرہیز کرائیں جو سردی و تری پیدا کرتی ہیں۔

مجربات حکیم تنلی میں لکھا ہے کہ ضعف سے پیدا ہونے والے ورم اور ہاتھ پاؤں کے تہبج میں، قرص زرشک و شربت زرشک نہایت مفید ہے۔ چنانچہ روزانہ سہ شش ہے چار ماشہ قرص زرشک ایک تولہ شربت زرشک میں ملا کر عرق کاسنی کے ساتھ کھلائیں اور مزاج کی تقویت کے لئے ابتداء میں یاقوتی و قرص عنبر استعمال کریں۔ اگر تہبج کا سبب رطوبت کی کثرت ہو تو تخم شبت نیم کوفتہ، برگ سنبھالو اور برگ جولائی پلانا مفید ہے اور روغن بابونہ کی مالش کرنا بھی اس باب میں نہایت موثر ہے۔ حکیم ممدوح کا عرق چوب چینی بھی اس مرض میں خاص اثر رکھتا ہے۔

استسقاء

استسقاء ایک خوفناک مادی مرض ہے جس کا زائل ہونا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ اس مرض کا سبب بارد قسم کا غریب مادہ ہوتا ہے جو داخلی اعضاء کے اندر متمکن ہو جاتا ہے یا تمام ظاہری اعضاء میں متمکن ہوتا ہے اور اس مادہ کے باعث اعضاء ورم کر جاتے ہیں جیسا کہ استسقاء لحمی میں ہوتا ہے یا یہ مادہ نواحی اعضاء کے ان خالی مواضع میں جمع ہو جاتا ہے جن سے غذا و اخلاط کی تدبیر متعلق ہے، مثلاً یہ مادہ شکم کی فضا میں جمع ہو کر متمکن ہوتا ہے اور اس کے باعث شکم بڑا ہو جاتا ہے جیسا کہ "استسقاء زقی" اور "استسقاء طبلی" میں ہوتا ہے۔ چنانچہ محل کے لحاظ سے استسقاء کی تین قسمیں ہوتی ہیں لحمی، زقی و طبلی اور ان تین قسموں کی ترکیب سے اس کی چار قسمیں بنتی ہیں۔ تین قسم دو دو نوع کی ترکیب

ہے اور ایک تینوں انواع کی ترکیب ہے۔
استسقاء جگر کے مریض ہوئے بغیر نہیں پیدا ہوتا، عام ازیں کہ جگر بذاتہ علیل ہو یا کسی دوسرے عضو کی شارکت سے اس میں ضعف آ جائے مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ جگر کے مرض کے ساتھ لازمی طور پر استسقاء بھی ہو۔
استسقاء کے اسباب یا خاص جگر میں ہوتے ہیں یا کسی دوسرے عضو کی شارکت سے جگر ماؤف ہوتا ہے ۔ استسقاء کا عام سبب ہضم کبدی کا ضعف ہوتا ہے اور یہ سبب واصل کی حیثیت رکھتا ہے مگر اس کے اسباب سابقہ میں جگر کا سوء مزاج اور اس کے تمام امراض داخل ہیں جو بذات خود جگر میں پیدا ہوتے ہیں یا دوسرے عضو میں شارکت کے باعث جگر میں مبتلا ہوتا ہے۔
جرجانی نے لکھا ہے کہ جس طرح ضعف معدہ کے سبب سے "جوع البقر" کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح ضعف جگر سے استسقاء عارض ہوتا ہے ۔ ضعف معدہ سے "جوع البقر" پیدا ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پہلے جوع الکلب عارض ہوتا ہے جس کے سبب سے مریض بہت زیادہ غذا تناول کرتا ہے۔ اور اس کے باعث ردی رطوبتیں بکثرت فم معدہ میں جمع ہو کر اس میں گرانی پیدا کر کے اس کے مزاج کو تباہ کر دیتی ہیں جس سے فم معدہ کی قوت جاذبہ اپنا فعل ترک کر دیتی ہے اور غذا کی اشتہا باطل ہو جاتی ہے اور غذا نہ پہنچنے کے باعث تمام عروق خالی اور تمام اعضاء گرسنہ ہو جاتے ہیں اور اعضاء کی گرسنگی اور معدہ میں غذا کی خواہش نہ رہنے کے باعث قوت ساقط ہو جاتی ہے اور اسی کو "جوع البقر" کہتے ہیں اسی طرح ضعف جگر کے باعث اس کی قوت جب تمام اعضاء میں پانی کی بہم رسانی پر قادر نہیں رہتی اور اعضاء تشنہ ہو کر جگر سے پانی طلب کرتے ہیں۔ تو استسقاء عارض ہو جاتا ہے ۔ استسقاء کے معنی پانی طلب کرنے کے ہیں۔ اور اس مرض میں مریض جو پانی پیتا ہے اس میں جگر اپنے ضعف کی بناء پر تصرف نہیں کر سکتا اور طبعی طور پر اعضاء تک نہیں پہنچا سکتا، چنانچہ اس کا کچھ حصہ شکم میں واپس آ کر جمع ہو جاتا ہے اور کچھ حصہ غیر منہضم حالت میں اعضاء میں پہنچ جاتا ہے جس سے معدہ اور تمام بدن میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔
شیخ نے لکھا ہے کہ استسقاء کی سب سے بڑی قسم وہ ہے جو حار امراض کے ساتھ ہو مگر بعض لوگوں کی رائے ہے کہ استسقاء کی تمام قسموں

سے زیادہ ردی ہوتا ہے کیونکہ اس میں فسادِ جگر بدن کے تمام عروق اور تمام گوشت میں عام ہوتا ہے حتیٰ کہ اس میں ہضم سوم بھی باطل ہو جاتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ استسقاء لحمی دوسری قسموں حتیٰ کہ استسقاء طبلی سے بھی خفیف ہوتا ہے لیکن حق یہ ہے کہ استسقاء زقی تمام قسموں سے زیادہ دشوار ہے اور استسقاء لحمی اسباب کے لحاظ سے بعض وقت نہایت ردی ہوتا ہے اور بعض وقت خفیف — استسقاء اس مریض کے لئے نہایت خطرناک ہے جس کا طبعی مزاج حار یابس ہو کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرض کا سبب کوئی نہایت قوی امر ہے ورنہ معمولی اسباب سے طبعی مزاج قطعاً استسقاء مزاج سے نہیں بدل سکتا — طحال کی صلابت سے جو استسقاء پیدا ہوتا ہے وہ اس استسقاء کی بہ نسبت زیادہ سالم ہوتا ہے جو جگر کی صلابت سے عارض ہوتا ہے — بکا سے استسقاء کے مادہ میں ہیجان پیدا ہو جانے کے باعث ضیق النفس اور سعال عارض ہو جاتا ہے اور یہ اس امر کی دلیل ہے کہ مریض دو تین روز کے اندر ہلاک ہو جائیگا مگر بعض اوقات تنفس میں تنگی فساد رطوبت کے باعث نہیں پیدا ہوتی بلکہ مزاحمت کے سبب سے عارض ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ صورت پہلی صورت سے زیادہ خطرناک نہیں ہوتی — استسقاء میں اسہال عارض ہو جانا مہلک ہے کیونکہ اس طرح دو قوی قسم کے مرض جمع ہو جاتے ہیں اور اسہال کا تدارک قابض و مغری اشیاء سے کیا جا سکتا ہے جو استسقاء کی حالت میں کسی طرح جائز نہیں ہے۔

استسقاء میں یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ پہلے نفخ و ورم کس عضو میں پیدا ہوا ہے عانہ میں یا پشت یا میں یا گردہ کے نواح میں یا رودہ میں کیونکہ نفخ کے اختلاف کے مطابق لازمی طور پر اس کی تدبیر بھی مختلف ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے کہ مریض کی طبیعت نرم رہتی ہے یا خشک کیونکہ طبیعت کے نرم رہنے سے اس کا خشک اور قبض رہنا بہتر ہے نفخ کی ابتدا اگر دواج اور بطن سے ہوئی ہو تو طبیعت اکثر نرم رہتی ہے کیونکہ اس صورت میں غذا کی رطوبتیں امعاء کی طرف لوٹ جاتی ہیں۔ اور اس کی ابتدا قدموں سے ہوئی ہو تو اکثر طبیعت قبض ہوتی ہے۔ (شیخ)

علامات کلی استسقاء کی تمام قسموں میں حرارت غریزی کے ضعف اور خون میں رطوبت یا بخاریت غالب ہونے کے باعث چہرہ

کا رنگ خراب ہو جاتا ہے۔ پیروں، آنکھوں اور دوسرے اطراف میں تہیج پیدا ہو جاتا ہے۔ تشنگی غالب رہتی ہے۔ سانس میں تنگی عارض ہو جاتی ہے اور پانی کی خواہش بڑھ جانے کے باعث اکثر اشتہا کم ہو جاتی ہے مگر یہ مرض بردی بخار اور بے وقت پانی پینے سے بعض اوقات۔ علامت نہیں پائی جاتی استسقاء کی تمام قسموں میں اور خصوصیت کے ساتھ زقی و لحمی میں قارورہ کی مقدار کم ہوتی ہے اور اکثر قلت مقدار کے باعث اس میں سرخی ہوتی ہے مگر صرف اس سرخی کی بنا پر حرارت کا حکم لگانا درست نہیں ہے کیونکہ مقدار کی کمی کی وجہ سے خون اور صفرا قارورے سے بخوبی علیحدہ نہیں ہو سکتے اور قارورہ میں ان کا رنگ باقی رہ جاتا ہے۔ اکثر خفیف بخار عارض رہتا ہے اور بدن پر پھنسیاں نکل پڑتی ہیں جن سے زرد پانی نکلتا ہے ــــ استسقاء لحمی و طبلی میں ذرب کی کثرت ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا علامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسباب تشخیص کے لئے مزید حالات دریافت کریں چنانچہ اگر حرارت کی علامتیں موجود ہوں مثلاً التہاب و تشنگی غالب ہو، رنگ زرد ہو، منہ کا مزہ تلخ ہو، بدن میں شدید یبوست محسوس ہو، اشتہا ساقط ہو، زرد و سبز قے آئے، آخر میں قارورہ میں شدید سوزش ہو تو استسقاء کا سبب جگر کی حرارت ہو گی ــــ اگر غلبہ صفراء کے آثار اور ذوبان کی علامتیں پائی جائیں جیسے غثیان و صدیدی بول و براز آچکا ہو، ورم سر سے شروع ہوا ہو تو استسقاء بدن کے ذوبان اور اخلاط کی تحلیل کی غرض سے ہو گا اور یہی علامتیں اس استسقاء میں بھی پائی جاتی ہیں جو امراض حادہ سے پیدا ہوتا ہے۔

اگر مذکورہ علامتوں کے برعکس علامات پائی جائیں، اشتہا بہت زیادہ ہو جیسا کہ معدہ کی برودت میں ہوتا ہے اور برودت میں افراط ہو جانے کے بعد اشتہا ساقط ہو جائے تو استسقاء کا سبب جگر کی برودت ہو گی ــــ اگر طبیعت قبض ہو، پاؤں متورم ہوں اور بلا نفث سرفہ ہو تو استسقاء کی ابتدا ورم جگر سے ہو گی اور اگر ورم صلب کی علامتیں ظاہر ہوں اور اس سے ذرب و قلت اشتہا عارض ہو تو استسقاء کا سبب بھی ورم ہو گا ــــ اگر ورم جگر کی جانب سے شروع ہو۔ اس کے ساتھ طبیعت قبض ہو اور ورم حار کی تمام علامتیں ظاہر ہوں تو استسقاء کا سبب ورم حار ہو گا۔

اگر رنگ سبزی و سیاہی مائل ہو، پہلے سے امراض طحال موجود ہوں اور اشتہا ساقط ہو تو استسقاء کا سبب طحال کی مشارکت ہو گی، اسی طرح معدہ کا استرخاء

ورم مثانہ، رحم، امعاء، ریہ، حجاب، مقعد، ان میں سے جس عضو کے امراض کی علامتیں موجود ہوں استسقاء اسی کی مشارکت سے ہوگا۔

اصول علاج: استسقاء کی تمام قسموں کا عام اصول علاج یہ ہے کہ غذا میں تقلیل برتیں۔ حتی الامکان صرف آب گھنی پر اکتفا کریں اور ہر قسم کے غلہ اور پانی سے پرہیز کرائیں، شدید ضرورت ہو تو چاول دیکھتے ہیں، پانی کے بجائے عرقیات پلائیں اور اس مقصد کے لئے عرق عنب الثعلب یا عرق بادیان تھوڑا تھوڑا پلانا مناسب ہے اور یہ ممکن نہ ہو تو پانی کو آہنی، نقرہ اور طلائے داغ کریں کہتے ہیں کہ چھ بار آہن سے پانچ بار طلائے اور چار بار نقرہ سے داغ کر پانی پلانا نہایت مفید ہے — **غذا کی مقدار** صحت کی حالت سے ششم حصہ ہونی چاہئے اور پانی ایک شبانہ روز میں غذا کے ہر چند مقدار سے زیادہ نہ دینا چاہئے علاوہ بریں پانی تنگ ٹونٹی سے چوس چوس کر پینے کی تاکید کرنی چاہئے۔

مذکورہ بالا تدبیر کی پابندی کے ساتھ حسب ذیل دوا دیا کریں۔ — شیرہ عنب الثعلب، شیرہ تخم کسوث و شربت دینار یا گلقند یا شربت بزوری کے ہمراہ دیں، اگر برودت زیادہ ہو تو شیرہ بادیان و شیرہ تخم کرفس بھی استعمال کریں اور حرارت ہو تو شیرہ تخم کاسنی زیادہ کریں اور اگر سردی ہو تو شیرہ اصل السوس بڑھائیں — عنب الثعلب خشک، مغز فلوس خیار شنبر، بلیلہ، سب کو آب عنب الثعلب سبز میں پیس کر ضماد کریں، احد وار منبی۔ — آب عنب الثعلب میں گھس کر طلا کرنا بھی ورم و استسقاء کے لئے نافع ہے۔

ورزش، پسینہ لانا، ریگ میں دفن کرنا، اور پہاڑوں کی طرف سفر کرنا استسقاء کے مریض کے لئے مفید ہے۔ پشک بز، سرگین گاؤ، بورہ ارمنی، اور سرکہ ضماد کرنا استسقاء کی تینوں قسموں کے لئے نافع ہے — اگر استسقاء کے ساتھ حرارت ہو تو ترمس، زرشک یا گلکاہج، رد، آب کاسنی سبز مروق، آب عنب الثعلب سبز مروق و شربت بزوری یا سکنجبین بزوری کے ساتھ دیں۔ اس صورت میں عصارہ زرشک و عصارہ ریوند سکنجبین و آب انار کے ساتھ دینا بھی روا ہے — شیرہ خیارین، شیرہ تخم کاسنی و شیرہ تخم خربوزہ اور شیرہ زیرہ سفید اس استسقاء میں دیتے ہیں جس کے ساتھ بخار ہو۔

استسقاء میں اسہال کی بہ نسبت قبض ہی بہتر ہے۔ اگر اس کے ساتھ اسہال بھی ہو تو آب بارتنگ سبز مروق رب بہی شیریں و رب بارتنگ کے

ساتھ پلائیں ــــ اگر اس مرض میں تنقیہ کی حاجت ہو تو نضج کے بعد بلغم
کے مسہل سے تنقیہ کریں یا بادیان، تخم کرفس، تخم کاسنی، بیخ بادیان، بیخ کرفس
بیخ کاسنی، اصل السوس، مویز منقی، انجیر زرد، افتیمون، کشوث، بیخ اذخر
پرسیاؤشان، برنگ کابلی، ریوند چینی اب کو جوش دے کر گلقند کے ساتھ
پلائیں اور اگر حرارت ہو تو شدید الحرارت دواؤں کے بجائے تخم خیارین مقشر، عنب الثعلب
گل سرخ و زرشک داخل کریں اور نضج حاصل ہونے کے بعد اس نسخہ میں سنا مکی
ہلیلہ جات، تربد، زنجبیل، غاریقون، مغز فلوس، شکر سرخ و روغن بادام زیادہ
کر کے مسہل دیں اور تنقیہ کے بعد مذکورہ بالا ادویہ اختیار کریں ــــ حب
استسقا بھی تنقیہ کے لئے تمام قسموں میں مفید ہے اسی طرح حب ہندی
بھی سود مند ہے ــــ مرض کے مستحکم ہو جانے کے بعد شیر شتر پلائیں۔

اس مرض میں آب سرد، ترشیوں اور تمام رطب اشیا سے قطعاً احتراز
کرنا ضروری ہے! اسی طرح تمام رطب فواکہ سے بھی اجتناب کریں مگر انار اس
مرض میں بالخاصیت مفید ہے ــــ معدہ کو تقویت پہنچانا اور جگر و
عضو شارک کی اصلاح کرنا واجب ہے۔ طبیعت کی نرمی اور قبض کے درمیان
اعتدال مناسب ہے ــــ ریوند، آب کاسنی یا سکنجبین کے ساتھ ملین ہے اور
شربت حب الآس لک و طباشیر کے ساتھ قبض پیدا کرتا ہے ــــ پیاس نہ
لگانے والی مدرر اشیاء استسقا میں مفید پڑتی ہیں؛ ــــ فصد اس مرض میں
نہایت مضر ہے۔

استسقا میں جو دوائیں برتی جائیں ان کو باریک کرنے میں مبالغہ سے
کام لینا چاہئے تاکہ ان کی قوت بسرعت جگر میں پہنچ سکے؛ معجونوں میں سے تریاق
فاروق، مثرودیطوس، دواء الکرکم، دواء المسک معتدل استسقا کے
لئے مفید ہیں اور دبید الورد اس مرض میں سب سے زیادہ سود مند ہے۔
اور اس کی ہر قسم میں ہر وقت دی جاتی ہے مگر بڑی معجونیں خصوصاً تریاق اور
مثرودیطوس تنقیہ سے پہلے ہرگز نہ دیں۔

بہتر یہ ہے کہ ایک وقت کی غذا پر اکتفا کریں اور دوسرے وقت
اگر مریض زیادہ بھوکا ہو تو مویز، انجیر یا قدرے پستہ و بادام اور فندق
دیں؛ غذا تیتر، بٹیر اور چوزہ مرغ وغیرہ کے گوشت سے مرتب کریں؛ شوربا
اگرچہ پانی رطوبت سے خالی نہیں ہوتا لیکن یہ معدہ پر بار نہیں بنتا، نگا ہے چاول
اور مونگ کی دال گوشت کے ساتھ پکا کر کھائے صرف چاول گوشت

کے ساتھ پکا کر اور گاہے چاول علیحدہ پکا کر شوربے کے ساتھ دیتے ہیں اور قدرے گوشت کی بوٹی بھی دیدیتے ہیں۔ مگر جہاں تک موجود ہو تو گوشت ترک کر دینا ہی بہتر ہے! بقولات میں سے برگ کاسنی، برگ عنب الثعلب، شلجم اور چقندر دینا خوب ہے! اگر پانی کو اسی قدر جوش دیں کہ تہائی رہ جائے اور اسکو پانی کے بجائے پلائیں تو روا ہے:

اگر اس مرض میں تشنگی بہت زیادہ ہو تو گرم اشیاء کی بجائے صرف عنب الثعلب و تخم کاسنی پلائیں۔ ہونگ مغز بادام کے ساتھ پکا کر دیں اور سکنجبین کے نسخہ کی دوا دیں بیخ کابلی، ہلیلہ، آملہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ بنفشہ، نیلوفر، تخم کاسنی ہر ایک سات ماشہ دس ماشہ۔ مویز منقی سات سے چار تولہ آلو سیاہ عناب ہر ایک دس دانہ سپستان بیس دانہ سب کو جوش دیکر فلوس خیار شنبر و ترنجبین ہر ایک تین تولہ داخل کر کے پلائیں اور جس مریض میں تنہا خیار شنبر داخل کر سکیں اسے شیرہ کاسنی کے ساتھ صرف فلوس دیں اور اسکے بعد عرق گاؤزبان، عرق کاسنی، گلاب ہر ایک تین تولہ قند سفید یا مناسب شربتوں کے ساتھ پلائیں — تنقیہ کے بعد حرارت زائل کرنے کے لئے آب کاسنی و سکنجبین دیں۔

گندھک اور نطرونی چشموں کے پانی میں غسل کرنا اور پسینہ لانا ہر قسم کے استسقاء کی تدبیر سے زیادہ مفید ہے۔

اگر استسقاء دوسرے اعضاء کی شرکت سے ہو مثلاً ورم یا ضعف طحال یا برودت رحم سے ہو یا گردہ یا معدہ یا رحم کی شرکت سے ہو یا احتباس خون یا زحیر مغص یا درد پشت سے ہو یا حجاب کی شرکت یا تمام بدن کی حرارت سے ہو تو استسقائی تدابیر کے ساتھ سبب شرکت کو زائل کرنے کی کوشش بھی کریں اور اس کے لئے جو تدابیر اپنی اپنی جگہ بیان کی گئی ہیں اور جن کا کچھ حصہ استسقاء کی مد میں لکھا جائے گا۔ ان سے کام لیں:

جب استسقاء میں دوائیں بے سود ثابت ہوں تو حسب ذیل پانچ مقامات پر داغ دیں کہ یہ آخری تدبیر ہے اور اکثر مفید پڑتی ہے (۱) فم معدہ پر (۲) جگر پر (۳) طحال پر (۴) قعر معدہ پر (۵) ناف کے اوپر — اگر مریض قوی ہو تو پانچوں داغ یکبارگی لگائیں۔ ورنہ چند روز کے فاصلہ سے یکے بعد دیگرے۔

پسینہ لانے کا طریقہ بورہ ارمنی روغن بابونہ میں ملا کر بدن پر طلا کریں یا ترکیب یہی کر کے جو زنگار میں ملا کر طلا کریں۔ یا نمرود دستہ طرطل، صمغ روغن بان یا روغن خار و روغن بان میں ملا کر یا زرجی سلیخہ و قصب الذریرہ، روغن

سوسن کے ساتھ ملا کریں۔ ان میں سے ہر طلا پسینہ لانے اور ثانی جذب کرنے میں موثر ہے۔ دھوپ۔ خشک حمام اور نیم گرم تنور میں سر باہر نکال کر بیٹھنا بھی پسینہ لانے کے لئے مفید ہے۔

ریگ میں دفن کرنا مریض کو دراز لٹا کر اس کے بدن پر اس قدر نیم گرم ریگ ڈالیں کہ وہ پوشیدہ ہو جائے مگر سر کو کھلا رکھیں اور اس کا خیال رکھیں کہ ریگ زیادہ گرم نہ ہو۔ اور اس کی مقدار بھی زیادہ نہ ہو۔ گرم ریگ پہ لوٹنا بھی اس مقصد کے لئے مفید ہے۔

طریق استعمال شیر شتر استسقا زائل کرنے، سدے کھولنے، صلب قسم کی بلغمی ورم اور جگر کی غلیظ خلط تحلیل کرنے اور جگر کی یبوست رفع کرنے کے لئے اور ضیق النفس اور امراض طحال کے لئے شیر شتر عجیب و غریب خاصیت رکھتا ہے اور اس کے ساتھ اس سے ضعیف بدن کو غذا بھی پہنچتی ہے اور قوتوں میں انتعاش پیدا ہوتا ہے۔ اخلاط کی تیزی کو توڑتا اور ان کی تعدیل کرتا ہے۔ اسہال و ادرار کے ذریعے زرداب خارج کرتا ہے اور اپنی کثرت مائیت و قلت جبنیت کے باعث مجاری میں چپاں نہیں ہوتا۔ اور ان کو بند نہیں کرتا۔ اس کی دہنیت شدید امتزاج کے باعث مائیت سے جدا نہیں ہوتی۔ اس لئے یہ زود رقیق اور شوریت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اور استسقاء و اکثر امراض جگر میں بالخاصیت اور اخراج مائیت کے باعث مفید ثابت ہوتا ہے۔ مگر امراض جگر و طحال کے ساتھ بخار بھی ہو تو دودھ ہرگز نہیں دینا چاہئے۔ ان دنوں کی ابتدا میں بھی دودھ دینے سے احتراز کرنا چاہئے۔ جو استسقا پر تیج ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب کہ مرض مستحکم نہ ہو جائے دودھ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ مرض کے استحکام سے پہلے یہ مائیت کو خارج نہیں کرتا اور ضعف پیدا کرتا ہے۔ بچہ پیدا ہونے پر چالیس روز گزرنے سے پہلے کا دودھ یا جب بچہ پیدا ہوئے عرصہ گزر چکا ہو۔ اس وقت کا دودھ بہتر نہیں ہوتا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ شیر شتر دینے کا ارادہ ہو تو جوان و صحیح تندرست مادہ شتر منتخب کریں۔ دودھ شروع کرنے سے پہلے ایک ہفتہ تک اسے خلف مدر و مسہل اشیاء کھلائیں اور [illegible] دوسرے روز صبح کو اسے بیمار کے قریب لا کر کسی اپنے برتن میں دودھ نکالیں جو خوب دھو کر خشک اور آگ پر گرم کر لیا گیا ہو۔ اس کا کف دور کرکے اسی وقت گرم گرم پلائیں۔ پہلے روز پانچ تولہ دودھ میں ایک تولہ شکر یا شربت بزوری یا شربت دینار یا گلقند یا کسی دوسری مناسب دوا ملا دیں۔

دوا را لگرم دوا و لک، کلکلاج وغیرہ کے ساتھ دینا چاہیے۔ بعض اطباء دودھ میں طرف ڈیڑھ تولہ شہد داخل کرکے دیتے ہیں اور اسی پر تین روز قائم رہنے کے بعد دودھ کی مقدار میں روزانہ ڈیڑھ تولہ کا اضافہ کرتے رہیں اور سات آٹھ روز کے اضافہ کے بعد تین چار روز اسی مقدار پر توقف کریں اور جب معلوم ہو جائے کہ یہ مقدار بخوبی ہضم ہو رہی ہے تو پھر اضافہ شروع کریں اور چند روز کے بعد بدستور توقف کریں؛ اسی طرح اکیس روز استعمال کرانے کے بعد جس مقدار پر پہنچے ہوں اس پر توقف کرکے زیادتی کے مطابق کم کرنا شروع کریں؛ کہتے ہیں کہ آدھ سیر سے ایک سیر تک اضافہ کرنا چاہیے مگر بعض مزاجوں میں ڈیڑھ سیر بھی ہضم ہو جاتا ہے، بعض اطباء کہتے ہیں کہ جس قدر مریض کا معدہ ہضم کر سکے اس حد تک اضافہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ـــ اصل یہ ہے کہ دودھ کی مقدار اور اس کے استعمال کی مدت کا اندازہ طبیب کی رائے پر موقوف ہے۔

دودھ کے استعمال کے ساتھ غذا میں تقلیل کرنا ضروری ہے، چنانچہ دودھ میں اضافہ کے ساتھ غذا روزانہ کسی قدر کم کرتے جائیں تا آنکہ ایک وقت صرف دودھ اور دوسرے وقت مناسب غذا دیں۔

یہ دودھ استعمال کرانے میں بسا اوقات تیسرے روز شکم نرم ہو جاتا ہے مگر کبھی قبض بھی ہو جاتا ہے؛ چنانچہ اسہال نہ ہو تو کرنا چاہیے کہ اس کا سبب دودھ کا غذا میں صرف ہو جانا ہے یا اس کا منجمد ہو جانا اور منجمد ہونے کی صورت میں اسے منجمد کرنے کی فکر کرنی چاہیے ـــ اگر دودھ کے ساتھ ایک ماشہ سکنجبین ملا کر دیں تو معدہ میں اس کے جمنے کا خطرہ نہیں رہتا۔

ماءالجبن دینے کا طریقہ شیر شتر کی طرح اس کا ماءالجبن دینا بھی استسقاء میں سودمند ہے اور اس کے تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تین پاؤ شیر شتر لے کر دیگچی میں جوش دیں اور اس میں چار تولہ سکنجبین بزوری جب مزاج حار یا معتدل داخل کرکے چوب انجیر سے ہلاتے رہیں۔ اور دودھ کے بخوبی پھٹ جانے کے بعد آگ سے اتار کر سرد کریں، بعد ازاں دوتہ کپڑے میں چھان کر اس کا پانی نکال لیں اور آدھ سیر پانی میں ساڑھے تین ماشہ نمک اندرانی اور ڈیڑھ تولہ تربد سفید کوٹ کر داخل کریں اور دوبارہ جوش دیکر صاف کرکے اس میں سے بارہ تولہ تربد سفید کوٹ کر داخل کریں اور دوبارہ جوش دیکر صاف کرکے اس میں سے بارہ تولہ پلائیں روزانہ تھوڑا تھوڑا بڑھاتے جائیں۔ تا آنکہ اس کی مقدار آدھ سیر تک پہنچ جائے تو بدستور

استسقاء زقی ہوتا ہے تو شیر شتر کے بجائے شیر بز اور شیر خر کا ماء الجبن دینا بہتر ہے۔

آب کاسنی دینے کا طریقہ

آب کاسنی سبز مروق و آب عنب الثعلب سبز مروق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ برگ کاسنی سبز یا عنب الثعلب سبز کو کپڑے پر مل کر صاف کرلیں اور اسے پانی سے نہ دھوئیں بعد ازاں کوٹ کر پانی نچوڑ لیں اور قلعی دار برتن میں ڈال کر ہلکی آگ پر رکھیں اور دودھ دودھ کے مانند پھٹ جائے تو صاف کرکے استعمال کریں اس کے پلانے اور اس کے مقدار بڑھانے کی ترکیب وہی ہے جو شیر شتر کی بیان کی گئی ہے اور مغز فلوس کا مسہل جس طرح ماء الجبن میں دے سکتے ہیں اسی طرح ان کے ساتھ بھی دے سکتے ہیں۔ آب بارتنگ سبز تیار کرنے اور دینے کا طریقہ بھی یہی ہے مگر اسے مسہل کے بغیر دیتے ہیں اور یہ اس استسقاء میں مفید پڑتا ہے جس کے ساتھ اسہال ہو۔

اس مرض کے علاج کا دار و مدار معدہ و جگر کی اصلاح اور قے کی عادت ڈالنے پر ہے اور شیر شتر پلانا اس مرض میں بالخاصیت مفید ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض مریض استسقاء سے صحت پانے کے بعد دفعتاً نزلہ یا اسہال میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں اور اس کا سبب غذا اور اعضاء کی خرابی ہوتی ہے کیونکہ اعضاء کمزور ہو جانے کے باعث غذا کو ہضم کرنے پر قادر نہیں ہوتے اور وہ فاسد ہو کر مہلک ثابت ہوتی ہے۔ (انطاکی)

استسقاء کے مریضوں کے لئے بھوک پیاس پر صبر کرنا واجب ہے مگر ترک غذا ممکن نہ ہو تو کم از کم روٹی ترک کر دینی چاہیے کیونکہ روٹی سدے پیدا کرتی ہے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو بن چھنے آٹے کی روٹی خفیف مقدار میں دیں اور غلیظ غذاؤں، لزج اشیاء اور شیریں چیزوں سے پرہیز کریں۔ اشربہ سے قطعاً احتراز کریں اور مائی اشیاء حتی الامکان کم استعمال کریں علاوہ ازیں اس مرض میں محلل ریاضتیں اور پسینہ لانے کی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے اور گرم و خشک ممالک میں اقامت اختیار کرنا اس مرض میں نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ (قرشی)

روغن پستہ استسقاء کی تمام قسموں میں مفید ہے تریاق و دواء الکرکم اور کلکلانج استسقاء بارد کے آخر میں نہایت مفید ہیں۔ مسہلوں میں ایسی دوائیں نہ داخل کریں جو جگر کے لئے مضر ہیں اور اگر ان کے بغیر چارہ نہ ہو

ان کی اصلاح کے بعد استعمال کریں تنقیہ میں جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ چند بار بار یں آہستہ آہستہ تنقیہ کی کوشش کریں مبر جگر کے لئے نہایت مضر ہے اس لئے حتی الامکان جگر سے دور رکھیں اور اگر اس کی شدید ضرورت محسوس ہو تو اصلاح و تدبیر کے بعد استعمال کریں۔ — شیخ

استسقاء لحمی

تمام اعضاء کے ترہل اور ڈھیلا پن کو استسقاء لحمی کہتے ہیں اور اسے لحمی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا مادہ لحم یعنی بدن کے گوشت میں متمکن ہوتا ہے — شیخ کے قول کے مطابق مذکورہ بالا مشترکہ اسباب کے علاوہ اس کا خاص سبب ہضم سوم یعنی عروق بدن کے ہضم کی خرابی ہوتی ہے اور یہ خرابی اخلاط کی خامی سے مائیت اور ان کی بلغمیت پر مشتمل ہوتی ہے چنانچہ خون اپنی خامی وارداتیت کے باعث بدن میں جمع ہو جاتا ہے اور اعضاء اس کو طبعی طور پر تغذیہ میں صرف نہیں کرتے — مجاب اس کا مقدم سبب ہضم دوم یعنی ہضم جگری یا ہضم اول یعنی ہضم معدہ کی خرابی ہوتی ہے یا جو چیز تناول کی جائے اس کی بلغمیت — جب جگر کی قوت ہاضمہ قوت ماسکہ اور قوت ممیزہ ضعیف ہو جاتی ہے اور اعضاء کی قوت جاذبہ قوی اور ان کی قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے تو یہ استسقاء پیدا ہوتا ہے۔

اس مرض کا سبب اکثر جگر کی برودت ہوتی ہے خواہ یہ بذات خود جگر میں پیدا ہو یا کسی دوسرے عضو کی مشارکت کا نتیجہ ہو — تحفہ ہے یہ مرض جگر پر خارجی برودت غالب آجانے مثلاً نہایت سرد ہوا لگ جانے سے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس کا سبب حرارت غریبی کا غلبہ بھی ہوتا ہے۔ جس سے بدن اور عروق کے اخلاط پگھل جاتے ہیں اور اس کے بعد جب رگوں میں سدے پڑ جاتے ہیں تو یہ پگھلی ہوئی صدیدی خلط گردہ کے نواح سے نہیں گزر سکتی اور تمام بدن میں پھیل کر استسقاء لحمی پیدا کر دیتی ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ استسقاء لحمی کا سبب کلی جگر کی قوتوں کا ضعف اور اکثر اس کے مزاج کی برودت ہوتی ہے مگر کا ہے جگر کی گرمی سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب جگر کمزور ہو جاتا ہے تو گرم و سرد دونوں قسم کے سوء مزاج میں مبتلا ہو سکتا ہے — اور اس کا خارجی سبب جگر کا ضعف اور بہت زیادہ سردی ہوتی ہے چنانچہ بافراط خون خارج ہو جانا حتیٰ خون کا رک جانا تمام یا سوکر دیکھنے یا ٹھنڈا قسم کی بدنی یا نفسانی حرکت کرنے

کے بعد نہایت سرد پانی پی لینے اور عضو شارک کے مبتلائے آفت ہونے مثلاً ورم
طحال یا برودت معدہ، برودت ریہ، ضعف گردہ، تمام بدن کی حرارت غریزی
امعاء کی پیچش، درد پشت اور حجاب کی خرابی یہ تمام امور استسقاء کے جزئی اسباب
میں داخل ہیں۔

علامات استسقاء لحمی کی علامت یہ ہے کہ تمام بدن میں نفخ اور نرم ورم ہوتا ہے
اور اس کا رنگ مردہ کی طرح چمک کے بغیر سفید ہو جاتا ہے چہرہ خصوصیت کے ساتھ
زردی کی طرف مائل ہوتا ہے ورم پہلے اگر پاؤں میں ظاہر ہوتا ہے بعد ازاں
شکم اور خصیہ میں اس کے بعد چہرہ آنکھوں اور دوسری جگہوں میں۔ بدن میں جس
جگہ کو بھی انگلی سے دبائیں وہ دب جاتی ہے اور ایک لحظہ اسی حالت پر قائم رہنے
کے بعد آہستہ آہستہ اپنی پہلی حالت پر آجاتی ہے۔ نفخ پیدا کرنے والی رطوبت
جس قدر غلیظ و لزج ہو دباؤ کا اثر اسی قدر زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے استسقاء
زقی و طبلی شکم میں نفخ مختص اور ناف کے باہر نکل پڑنے کی جو علامتیں
پائی جاتی ہیں وہ استسقاء لحمی میں نہیں پائی جاتیں استسقاء لحمی میں طبیعت
اکثر نرم ہوتی ہے ربو عارض ہو جاتا ہے اور براز سفیدی مائل ہوتا ہے
مریض کی نبض موجی عریض و لین ہوتی ہے قارورہ کا سفیدی مائل ہونا دائمہ
کا ذائقہ ترش ہونا اور زیادہ پیاس لگنا بھی استسقاء لحمی کے آثار ہیں
اگر استسقاء کی یہ قسم حرارت کے ساتھ ہو تو اس کے آثار ظاہر ہونگے
مثلاً پیاس زیادہ ہوگی قارورہ سرخ ہوگا اور منہ کا ذائقہ تلخ ہوگا —— یہ مرض
اگر دوسرے عضو کی شارکت سے ہو تو اس کے رونما ہونے سے پہلے عضو شارک
کسی آفت میں مبتلا ہوگا چنانچہ دائمی خشک سرفہ ریہ کی برودت و شارکت کی
طبیعت کی نرمی ماساریقا کی شارکت اور گردہ کا ضعف و زخم گردہ کی شارکت
کی دلیل ہے اختناق رحم یا احتباس حیض رحم کی شارکت کی علامت ہے تپ
حاد یا طویل بخار تمام بدن کے سوء مزاج بارد پر دلالت کرتا ہے ناف کے قریب
ہمیشہ درد محسوس کرنا امعاء و پیچش کی دلیل ہے اور تنفس میں تنگی اور سرفہ حجاب
کی شارکت پر گواہی دیتا ہے

علاج۔ اس مرض کے علاج میں ان تدابیر سے استفادہ کریں جو استسقاء کے
اصول علاج میں اور سوء مزاج بارد سے پیدا ہونے والے امراض جگر کے
علاج میں بیان کی گئی ہیں چنانچہ مسہل مجوزہ شربت اور ضماد استعمال کریں اور
ان تمام قواعد کو بھی ملحوظ رکھیں جو سوء القنیہ میں درج ہیں

—— جگر کی

تعدیل و تسخین ۔ کے بعد رطوبت کو خشک کرنے کے لئے ناشف دوائیں ۔
مثلاً سرگین گاؤ، پشک بز، سرگین کبوتر، بورہ ارمنی، کبریت، خاکستر چوب انگور
زنجبیل، عنب الثعلب اور سرکہ ضماد کریں اور حاجت محسوس ہو تو پسینہ لانے
اور ریگ میں دفن کرنے کی تدبیر سے کام لیں ۔

اگر تنقیہ کی ضرورت ہو تو بلغم کا منضج پلا کر بلغم کا مسہل دیں یا بغرض ـــ
عنب الثعلب ۔ اصل السوس، تخم کشوث، انیسون، بیخ کاسنی، بیخ بادیان، گاؤزبان
مویز منقیٰ، بادیان نیم کوفتہ سب کو جوش دے کر گلقند مل چھان کر پلائیں اور نضج
کے آثار ظاہر ہونے کے بعد مسہل کے روز سنا مکی، گل سرخ، مغز فلوس، ترنجبین
شربت دینار، روغن بادام زیادہ کریں اور اس روز پانی کی بجائے عرق مکو
و کاسنی پلائیں دوسرے روز تبرید کے طور پر عرق مکو، عرق کاسنی، عرق گاؤزبان
و شربت بزوری دیں ـــــ یا نضج کے لئے پوست بیخ بادیان، بیخ کاسنی ہر ایک
نو ماشہ، بیخ کرفس، اذخر، تخم کشوث، انیسون، تنطوریون دقیق ہر ایک چار ماشہ
بفایج قرطم، عنب الثعلب، اصل السوس مقشر ہر ایک سات ماشہ، انجیر زرد
پانچ دانہ، مویز منقیٰ دو تولہ سب کو شب کے وقت عرقیات میں بھگو کر صبح جوش
دے کر گلقند عسلی چار تولہ حل کر کے پلائیں اور سات آٹھ روز کے بعد شب
کے وقت عرق مکو نو تولہ ـــــ و شہد تین تولہ کے ساتھ حب ریوند عام ہر ایک نو
ماشہ کھلائیں، بیخ مذکورہ مطبوخ میں سنا مکی ایک تولہ، ریوند، تربد ہر ایک نو ماشہ
زنجبیل چار ماشہ، خیار شنبر، ترنجبین ہر ایک سات تولہ، شربت
دینار کبیر چار تولہ، روغن بادام پانچ ماشہ زیادہ کر کے پلائیں اور دوپہر کو مرغ
کا نخود آب دیں دوسرے روز تبرید کے طور پر دواء الکرکم کبیر یا دبید الورد
نو ماشہ ورق طلا لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے بعد پر اصل السوس، پرسیاؤشاں
بیخ کبر ہر ایک سات ماشہ، تنطوریون دقیق، منڈی، کلکروندہ، انیسون، اذخر
ہر ایک تین ماشہ سب کو عرق جوانہ و عرق مکو میں جوش دے کر شربت
بزوری چار تولہ و صرف نو ماشہ یا تودری میں چھڑک کر پلائیں اور غذا میں
کم روغن پلاؤ و کباب دیں ـــــ اسی طرح تین چار مسہل دینے کے بعد کلکلانج
یا دواء الکرکم عرق افسنتین کے ساتھ استعمال کرائیں محلل طلا و ضماد استعمال
کریں اور مریض سے ایسی ورزشیں کرائیں جن سے بخوبی پسینہ آئے +

استسقاء کی اس قسم میں حب ریوند بہترین مسہل ہے اور [illegible] انیسون
کا مطبوخ پلانا نہایت مفید ہے ـــــ کہتے ہیں کہ جوز الطیب کا نقل کرنا

جگر کی تسکین اور رطوبتوں کی تجفیف کے باعث اس مرض میں نہایت مفید ہے۔
دستقاء لحمی اگر حرارت کے ساتھ ہو تو ان تدابیر پر کاربند
ہوں جو اصول علاج اور جگر کے سوء مزاج حار میں بیان کی گئی ہیں خصوصاً پہلے
حرارت کا ازالہ کریں اور اس کی تسکین کے بعد استسقاء کا خاص علاج
یعنے اسہال و ادرار و تعریق و تجفیف کی طرف متوجہ ہوں لیکن زیادہ
سخن اشیاء ہرگز اختیار نہ کریں ــــ معتدل کے اسہال کے لئے مطبوخ لبلبہ، شربت
وردکرر، شکر کے ساتھ شیر شتر اور آب کاسنی و شربت بنفشہ دے سکتے ہیں
اگر اس کے ساتھ سرفہ ہو تو شربت زوفا مفید پڑتا ہے اور شربت بزوری و مطبوخ
عنب الثعلب کی مداومت بھی نافع ہے۔

بہتر ہے کہ پہلے سبب سابق یعنے اسباب جزئیہ کا ازالہ کریں ورلبعدازان
سبب واصل یعنی جگر کی برودت و کمزوری کا علاج کریں ــــ اسباب
سابقہ کی تدبیر یہ ہے کہ اگر اس کا سبب معدہ کا ضعف اور اس کی
برودت ہو تو پہلے قے کرائیں، گلقند و زیتون کھلائیں: اسہال کے لئے
حب اصطمخیقون دیں اور تعدیل کے لئے دواء الکرکم استعمال کریں ــــ
اگر اس کا سبب بکثرت خارج ہونا ہو تو خون پیدا کرنے والی
اشیاء مثلاً شربت سیب، زردی بیضہ مرغ اور گوشت کھلائیں ــــ
اگر اس کا باعث بدن میں خون کی کثرت ہو تو اسے کم کریں اور شربت
زرشک، شربت لیموں، شربت تمر ہندی و آب انار پلائیں ــــ اگر اس کا
سبب ورم یا ضعف طحال ہو تو سوداء کا تنقیہ کریں اور ان تدابیر
سے طحال کو تقویت پہنچائیں جو ورم و ضعف طحال کی بحث میں بیان کی جائیں گی
ــــ اگر اس کا موجب ریہ کی سردی ہو تو گلقند، شربت زوفا دیں ــــ
اگر استسقاء لحمی ماساریقا کی مشارکت سے ہو تو شربت بزوری
و آب انار پلائیں اور مقویات جگر استعمال کریں اگر گردہ کی
مشارکت سے ہو تو اس کے ضعف یا جراحت کا علاج اس کی بحث
سے اخذ کریں: اسی طرح رحم کی مشارکت سے ہو تو رحم
کی خرابی کا سبب اختناق یا احتباس حیض جو بھی ہو اس کے علاج کے لئے
ان امراض کے بحث کی طرف رجوع کریں ــــ اگر اس کا سبب تمام بدن
کا سوء مزاج حار ہو جو نہایت ردی ہوتا ہے تو بخار کا علاج کریں
ــــ اگر اس کا باعث مغص و پیچش ہو پہلے مغص و زحیر کا

علاج کریں بعد ازاں استسقاء کا — اگر استسقاء درد پشت کے تابع ہو تو اس درد کا علاج کریں — اور اگر آفت حجاب کے تابع ہو تو حجاب کا علاج کریں اور شربت بزوری پلائیں جس میں بنفشہ زوفا پرسیاؤشاں بھی داخل ہو — اسباب کے مرکب ہونے کی صورت میں جب علاج تدابیر کو بھی مرکب کریں مذکورہ بالا تمام اسباب کی تدابیر اپنی اپنی جگہ تفصیل بیان کی گئی ہیں حسب موقع ان سے کام لیں اور اسباب واصلہ کی تدابیر اوپر بیان کی جا چکی ہے — غذا میں مرغ یا جوان بکرے کا گوشت نخود کے ساتھ پکا کر سماق سے ترش کر کے دیں۔

مادہ کو رفع کرنے کے تین طریقے — کہتے ہیں کہ اس مرض کا مادہ تین طریقہ سے دفع کرنا چاہئے — **اول** یہ کہ پانی وغیرہ کے مانند پینے کی اشیاء اور دوسری غذاؤں اور رطب میووں سے حتی الامکان پرہیز کرائیں تاکہ تشنگی اور تشنگی کی وجہ سے وہ منقطع ہو کر بخوبی تحلیل ہوا ور جب مریض بھوک پیاس کی شدت سے بے طاقت ہو جائے اور قوت کی حفاظت کے لئے غذا دینا ضروری معلوم ہو تو نہایت قلیل مقدار میں مرغ کا خشک پلاؤ یا چڑے اور تیتر وغیرہ کا بے نمک کباب دیں اور جب تک مریض پیاس سے بے چین نہ ہو جائے اس کو اور پانی نہ پلائیں یا بجز آخری کی تھوڑی سی روٹی کباب یا مذکورہ پرندوں کے شوربے یا شہد یا نمک کے ساگ کے ساتھ دیں کسی قسم کی غلیظ و لزج غذا ہرگز نہ دیں بے ضرورت ترشیاں بھی نہ استعمال کرائیں اور پانی کے بجائے حسب مزاج عرق نکو یا عرق کاسنی یا عرق بادیان پلائیں دواؤں کے مطبوخ میں بھی پانی استعمال نہ کریں بلکہ آب دست اور وضو وغیرہ بھی عرقیات مذکورہ سے کرنے کو کہیں۔

دوم — یہ کہ تے مسہل حقنہ و شیاف جو مناسب معلوم ہو مادہ کو کم کریں مگر یکبارگی قوی قسم کے استفراغ سے پرہیز کریں اور بدفعات تنقیہ کریں تاکہ قوت ساقط نہ ہو، بعد ازاں تحلیل کے لئے معجونوں اور محلل طلاؤں سے کام لیں اور صحت ہو جانے کے بعد بھی ڈیڑھ دو ماہ تک پرہیز و احتیاط ترک نہ کریں ورنہ بے احتیاطی کے ساتھ اس مرض کا زائل ہونا محال ہے۔

سوم یہ کہ تنقیہ کے بعد بقیہ مواد کو خشک کریں اور اس کے لئے پسینہ لانے کی تدبیر اختیار کریں چنانچہ دھوپ میں بٹھائیں معتدل ورزش

کریں ریگ زار میں چلنے کو کہیں کشتی کی سواری تجویز کریں علاوہ بریں اس مقصد کے لئے ریگ میں دفن کرنا شتنی وکبریتی چشموں اور آب دریائے شور میں غسل کرنا اور گرم ہوا والے مقامات میں منتقل ہونا نہایت مفید ہے۔

معمولات مطب: ذیل میں اساتذہ کی چند ترکیبیں درج کی جاتی ہیں ان میں سے حسب حال استفادہ کریں ——— عود الخجور روزانہ ساڑھے چار ماشہ سفوف کرکے اور نحو سیاہ فساد کرنا سوداوی کا موجب ہے ——— اگر برودت بہت زیادہ ہو تو دارچینی، مصطکی، ریوند، دارفلفل، فلفل سیاہ ہر ایک تین ماشہ، زنجبیل، برنگ کابلی ہر ایک چھ ماشہ سب کو کوٹ کر پانی میں جوش دے کر دو تولہ گلقند مل چھان کر پلائیں۔ یا برنگ کابلی، زنجبیل ہر ایک چھ ماشہ، ریوند چینی دو ماشہ فلفل سیاہ ایک ماشہ سب کا سفوف بنا کر دیں اور اس کے اوپر دارچینی مصطکی، دارفلفل بدستور جوش دے کر پلائیں یا ریوند چینی تین ماشہ، فلفل سیاہ ڈیڑھ ماشہ دونوں کو سفوف کرکے کھلائیں اور اس کے اوپر تخم کاسنی، بیخ کاسنی ہر ایک ۹ ماشہ، بادیان، بیخ بادیان ہر ایک چھ ماشہ، مویز منقی سات دانہ، اصل السوس، تخم کرفس، برنگ کابلی ہر ایک تین ماشہ سب کو جوش دے کر دو تولہ شربت بزوری داخل کرکے پلائیں۔

غلیظ بلغم کے لئے عنب الثعلب ۹ ماشہ، مویز منقی دس دانہ، انجیر زرد تین دانہ، پرسیاوشاں چار ماشہ، گل سرخ تین ماشہ، اصل السوس چار ماشہ سب کو جوش دے کر گلقند کے ساتھ کھلائیں اور اگر نضج کرنا منظور ہو دوسرے یا تیسرے روز اس میں نو ماشہ سنا مکی زیادہ کریں یا عنب الثعلب، گل سرخ ہر ایک چھ ماشہ، بادیان، پرسیاوشاں ہر ایک چار ماشہ مویز منقی دس دانہ سب کو جوش دے کر تین تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں بعد ازاں اس میں نو ماشہ سنا بڑھا کر تنقیہ کریں، بعدہٗ سنا موقوف کردیں، غذا میں چوزہ کی پانی کے بجائے عرق کو دیں ——— یا جوارش شہریاراں ایک تولہ مناسب عرقیات کے ساتھ کھلائیں۔ یا معجون دبید الورد چھ ماشہ کھلا کر اس کے اوپر شیر خشت شہد سے شیریں کرکے نیم گرم پلائیں یا چھ ماشہ دواء الکرکم عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں اور خاکستر اشنگ، برگ خاکستر یا نمک دشتی، آرد جلبہ، ریوند چینی ہر ایک چھ ماشہ، بورہ ارمنی دو تولہ، زیرہ سیاہ ڈھائی تولہ سب کو باریک کرکے شہد کہنہ کے ساتھ معجون کریں یا نوشادر سادہ عرقیات کے ساتھ کھلائیں، اور سعد کوفی، بورہ ارمنی، نمک ابر، خاکستر چوب انگور ہر ایک چھ ماشہ سکو

بوٹ کر آب عنب الثعلب تازہ کے ساتھ ضماد کریں یا

اگر ورم تمام شکم میں ہو، اور اس کے ساتھ نزلہ ہو تو گلکلاج کھلا کر اس کے اوپر عنب الثعلب و اصل السوس عرق کو میں جوش دے کر قند سفید داخل کر کے پلائیں؛ بعد ازاں اگر حار دوا کے استعمال سے بے قراری یا بے ہوشی عارض ہو تو بادیان، اصل السوس، عنب الثعلب، گاؤزبان، تکاجی، پرسیاؤشان، اسطوخودوس سب کو جوش دیگر گلقند داخل کر کے پلائیں؛

اگر مرض تنگی تنفس اور نزلہ کے ساتھ ہو تو زوفا خشک تین ماشہ، اصل السوس، خطمی، ہر ایک چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ سب کو جوش دیکر شکر سرخ ایک تولہ داخل کر کے پلائیں؛ اگر شب کو نفخ ہو جائے تو اس میں تین ماشہ زراوند طویل زیادہ کریں اور اس کے ساتھ ۲ ماشہ جوارش کمونی بھی کھلائیں۔ اگر اس سے ضیق النفس میں کمی نہ ہو تو اس نسخہ میں زوفا خشک و شکر سرخ کے بجائے چار چار ماشہ عنب الثعلب و بیخ کبر زیادہ کریں اور دوسرے روز نو ماشہ سنا مکی کا اضافہ کریں؛ بعد ازاں نفخ کے لئے پرسیاؤشان، بادیان، بیخ کبر، گل سرخ چھ ماشہ، بیخ بادیان، بیخ کاسنی، عنب الثعلب، تخم کاسنی ہر ایک چھ ماشہ سب کو جوش دیکر تین تولہ گلقند داخل کر کے دو تین روز پلائیں اور قارورہ میں نضج کا اثر ظاہر ہونے کے بعد اس نسخہ میں تربد سفید چار ماشہ، زنجبیل ایک ماشہ، عصارہ ریوند چار رتی اور دوسرے مسہل اجزاء زیادہ کر کے پلائیں۔

اگر سن پیری میں بواسیر سے بکثرت خون خارج ہو جاتے اور خون شریں کے بعد دائمی تپ ہو تو بادیان، مصطکی، پودینہ خشک ہر ایک چار ماشہ، الائچی خورد تین ماشہ سب کو جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کر کے پلائیں بعد ازاں اس میں عود صلیب ایک ماشہ اور اس کے بعد نیل الطیب دو ماشہ، مویز منقی سات دانہ زیادہ کریں، پانی کے بجائے عرق کو پلائیں؛ غذا کم کر دیں اور صرف ایک وقت پلاؤ دیں اس کے بعد دوا الکم کھلا کر اس کے اوپر شیرہ عنب الثعلب و شیرہ بادیان قند سفید کے ساتھ پلائیں اور اگر اس سے نرمی کے ساتھ چند اجابتیں آ جائیں تو تخم ریحان چار ماشہ عرق عنب الثعلب چار تولہ میں بھگو کر شیرہ عنب الثعلب چار ماشہ و قند سفید دو تولہ داخل کر کے پلائیں، جب اسہال اور پاؤں کا ورم کم ہو جائے

اگر چہرہ پر ورم باقی ہو تو قرص گل سفید چار ماشہ کوٹ کر نہ شتا ر و سادہ کے ساتھ کھلائیں اور اس کے اوپر عنب الثعلب چار ماشہ، تخم کاسنی کوفتہ چھ ماشہ، بادیان چار ماشہ، سب کو جوش دے کر قند سفید ایک تولہ کے ساتھ پلائیں؛ اگر اس سے طبیعت کی نرمی موقوف ہو جائے تو صبح کو دواء المسک حار چھ ماشہ، شیرہ کاسنی، شیرہ عنب الثعلب ہر ایک چھ ماشہ و قند سفید ایک تولہ کے ساتھ دیں اور شام کے وقت یہ شیرے دواء الکرکم کے ہمراہ پلائیں — حاصل یہ ہے کہ دواء الکرکم سے جگر کو تقویت پہنچائیں، اور اس سے طبیعت نرم ہو جائے تو ہلکی قسم کی قابض دواؤں اور مقویات جگر سے اصلاح کرنے کے بعد پھر دواء الکرکم استعمال کریں۔

اگر اس مرض کے ساتھ **قارورہ غسالی** ہو تو عنب الثعلب، تخم کاسنی، تخم خربزہ، خیارین کوفتہ ہر ایک چھ ماشہ، تخم کشوث، اذخر مکی، گل ... ہر ایک چار ماشہ، سب کو پاؤ سیر عرق شاہترہ میں جوش دے کر دو تولہ گلقند حل کر کے پلائیں؛ جگر پر روغن بابونہ کی مالش کریں اور غذا میں آب گوشت دیں، بعد ازاں اس نسخہ میں تخم خربزہ، خیارین، کشوث، گل سرخ اور عرق کے بجائے بادیان چار ماشہ، بیخ بادیان چھ ماشہ و پرسیاؤشاں چار ماشہ داخل کریں؛ اس کے بعد پہلے نسخہ میں تخم خربزہ، کشوث، تخم کاسنی و عرق کے عوض گل خطمی تین ماشہ و گل بنفشہ چار ماشہ داخل کریں؛ اس کے بعد اسہال کے لئے بادیان چار ماشہ، بیخ بادیان، تخم کاسنی، عنب الثعلب ہر ایک چھ ماشہ، پرسیاؤشاں، اذخر مکی ہر ایک چار ماشہ، سنا مکی نو ماشہ، گل سرخ چار ماشہ، سب کو جوش دے کر گلقند تین تولہ، فلوس خیار شنبر چھ تولہ، ترنجبین چار تولہ و روغن گاؤ چھ ماشہ داخل کر کے پلائیں اور مسہل کے بعد عنب الثعلب، خبازی ہر ایک چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ، خیارین کوفتہ چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر دو تولہ شربت بزوری داخل کر کے دیں؛ غذا میں کھچڑی اور پانی کے بجائے عرق عنب الثعلب پلائیں؛ علاوہ بریں جگر کو تقویت پہنچانے اور رطوبی مادہ خارج کرنے والی دوائیں برتیں۔

اگر پاؤں اور سینہ و معدہ کا ورم **بلغم و صفرا کے غلبہ سے** ہو تو پہلے منضج دینے کے بعد اسہال کے لئے تخم خربزہ، تخم کاسنی، پوست بیخ کاسنی، گل سرخ ہر ایک چھ ماشہ، اصل السوس، ریوند چینی، ترید سفید ہر ایک چار ماشہ، سب کو جوش دے کر گلقند دو تولہ، فلوس خیار شنبر چھ ماشہ، ترنجبین

چار تولہ دردو غن گاؤ چار ماشہ داخل کرکے پلائیں، اور اس طرح تین چار مسہل دینے کے بعد قرص گل صغیر چار ماشہ باریک کرکے ایک تولہ گلقند میں ملا کر کھلائیں اور اس کے ہمراہ عنب الثعلب چھ ماشہ، گل سرخ، پرسیاؤشاں ہر ایک چار ماشہ سب کو جوش دے کر قند سفید کے ساتھ پلائیں۔

اگر اس مرض کے ساتھ بلغم رطوبی کے باعث **جگر کی جلن گرانی** محسوس ہو تو عنب الثعلب، تخم کاسنی، شاہترہ، خارخسک، ہر ایک چھ ماشہ، لک مغسول چار ماشہ، سب کو جوش دے کر قند سفید کے ساتھ پلائیں، بعض اطبا اس کے ساتھ ایک تولہ گلقند ایک تولہ سکنجبین سادہ میں ملا کر دیں۔

اگر معدہ و جگر میں رطوبی مواد کی کثرت ہو اور **بلغمی بخار واسہال** ہو مگر ضعف مسہل دینے میں مانع ہو تو ایسی دوائیں دیں، جو منضج و مسہل اور مقوی معدہ و جگر ہوں، چنانچہ مزاج میں گرمی نہ ہو اور بلغم غالب ہو تو شکاعی، بادآورد، تخم کشوث، پوست بیخ بادیان، پوست بیخ کاسنی، عنب الثعلب، بادیان، پرسیاؤشاں، سب کو شب کے وقت آب گرم یا عرق مکو یا آب مکو و آب کاسنی تازہ میں تر کرکے صبح مل چھان کر شربت بزوری داخل کرکے خاکشی و بارتنگ چھڑک کر پلائیں اور تلیین منظور ہو تو اس میں مویز منقیٰ، گل خطمی و گلقند زیادہ کریں۔

—— جب برودت کا غلبہ نہ ہو اور طبیعت نرم ہو تو پوست بیخ کاسنی، پوست بیخ بادیان، گل سرخ، تخم خربزہ، تخم خیارین کوفتہ، تدشک، الائچی کلاں، خارخسک کوفتہ، عنب الثعلب، اصل السوس، اذخر مکی کردیا، انیسون، پودینہ، سب کو شب کے وقت عرق بادیان و عرق مکو میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت بزوری، بارتنگ و تخم ریحاں داخل کرکے پلائیں کہ یہ نسخہ ملوہ کو ادرار کے ذریعہ خارج کرتا اور قبض صالح پیدا کرتا ہے۔

اگر **تخمہ کے بعد** موضع جگر اور پاؤں میں ورم اور چہرہ پر تہیج پیدا ہو جائے تو پوست بیخ کاسنی، اصل السوس، مویز منقیٰ سب کو جوش دے کر گلقند حل کرکے پلائیں اور دو تین روز کے بعد پرسیاؤشاں، عنب الثعلب، گل سرخ، تخم خربزہ و گل بنفشہ اس نسخہ میں زیادہ کریں اور پوست بیخ کاسنی خارج کردیں، اور مزاج میں گرمی نہ ہو تو شربت دینار بھی داخل کریں۔

اگر استسقاء، **نفث الدم و سرفہ** کے ساتھ ہو تو تخم خطمی، تخم خبازی، بہدانہ، ۳ اصل السوس، قند سفید سب کو عرق بارتنگ میں جوش دے کر صاف کرکے بارتنگ چھڑک کر اس کے ہمراہ صمغ عربی، کتیرا و مصطگی کھلائیں۔

اگر اس کے ساتھ تمام شکم میں ورم و صلابت ہو تو برنگ کابلی چار ماشہ، عنب الثعلب، بیخ کبر، گل سرخ، تخم کشوث، پرسیاؤشاں، تخم خربزہ سب کو جوش دے کر گلقند داخل کر کے پلائیں اور عنب الثعلب و گیر و شک جیروں پر ضماد کریں، بعد ازاں مذکورہ مطبوخ میں نو ماشہ سنا زیادہ کر کے طبیعت کی تلیین کریں، غذا میں شوربا، پانی کے بجائے عرق عنب الثعلب دیں دوسرے روز دواء المسک معتدل کھلا کر عنب الثعلب، ریوند چینی، گل سرخ سب کو جوش دے کر شربت بنفشہ داخل کر کے پلائیں، بعد ازاں شربت کے بجائے گلقند اور اس کے بعد گلقند کے بجائے شربت داخل کریں ——— اگر ورم طحال کی جانب کم ہو جائے اور جگر کی جانب باقی رہے تو قرص گل صغیر، کلکلانج بزوری میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر عنب الثعلب، بیخ کبر، پرسیاؤشاں و خیارین جوش دے کر گلقند کے ساتھ پلائیں، اگر اس سے اسہال ہو اور ورم و صلابت میں تخفیف پیدا ہو جائے تو عنب الثعلب، گل سرخ، گاؤزبان، سنبل الطیب، بیخ کبر، ریوند چینی، کاسنی، سب کو جوش دے کر گلقند کے ساتھ پلائیں، بعد ازاں تقویت کے لئے دواء المسک بارد کھلائیں اور اس کے اوپر گاؤزبان، گل گاؤزبان، عنب الثعلب کا جوشاندہ قند سفید داخل کر کے پلائیں، دواء المسک اگرچہ بارد ہے مگر تنقیہ کے بعد اس کے استعمال میں مضائقہ نہیں ہے۔

اگر پیرانہ سالی میں مرض مستحکم ہو تو مناسب مطبوخ سے تنقیہ کرنے کے بعد جب روز اس مسہل، عرق بادیان و عرق عنب الثعلب کے ساتھ دینا مفید ہے اور گاہے یہ حب، شیر شتر کے ساتھ بھی استعمال کراتے ہیں، اسی طرح جب روز اس غیر مسہل کا استعمال بھی سودمند ہے، اور یہ بارد جگر کو تقویت پہنچاتی ہے۔

اگر یہ مرض تخمہ اور اسہال و پیچش کے بعد عارض ہوا ہو، اشتہا ساقط ہو چکی ہو اور اس پر دو تین ماہ گزر چکے ہوں تو زرشک، تک مغسول، قلب الزریرہ ہر ایک ایک ماشہ، سب کو سفوف کر کے کھلائیں اور اس کے اوپر تخم کاسنی، عنب الثعلب ہر ایک چھ ماشہ، شکاعی، بادآورد ہر ایک چار ماشہ، سب کو بارہ تولہ عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر پہلے روز قند سفید کے ساتھ اور دوسرے روز گلقند کے ساتھ پلائیں اور تیسرے روز اس میں نو ماشہ سنا زیادہ کریں، بعد ازاں سب کو موقوف کر کے پلائیں۔

اگر اس کے ساتھ ورم گلو ہو تو تخم زرد دو ماشہ، بادیان، پرسیاؤشاں

ہرایک چار ماشہ، بیخ بادیان، عنب الثعلب ہرایک چھ ماشہ، مویز منقی دس دانہ، سب کو جوش دے کر تین تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں، غذا میں روزانہ صبح کو سوجی کی کھچڑی اور شام کو تیتر، بٹیر کی آب یخنی دیں، دوسرے روز نسخہ میں تین ماشہ زر ورد بڑھائیں ازاں چھ ماشہ گل بنفشہ زیادہ کریں، دو تین روز کے بعد معجون کلکلانج چھ ماشہ، عرق مکو بارہ تولہ کے ساتھ دیں، اور آب کشنیز سبز دس تولہ و سکنجبین دو تولہ سے غرغرہ کرائیں۔

اگر استسقاء شوا ساری و تنگی تنفس اور ورم احشا کے ساتھ ہو تو مادہ کے تنقیہ کے لئے عنب الثعلب، تخم کشوث، اصل السوس، خطمی، پرسیاؤشاں ہرایک چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ، بیخ بادیان، پوست بیخ کاسنی ہرایک چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر تین تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں اور چار روز کے بعد اسہال کے لئے اس میں فلوس خیار شنبر چھ تولہ، شربت دینار چار تولہ و روغن بادام زیادہ کریں: غذا میں دوپہر اور شام کو آب یخنی دیں: اگر اسہال دوسرے روز بھی جاری ہو تو دوسرے مسہل میں توقف سے کام لیں، کیونکہ استسقاء میں دفعتاً طبیعت کی زیادہ تلئین خطرناک اور ممنوع ہے ــــــ طبیعت کی اصلاح کے بعد دوسرے مسہل میں عنب الثعلب، گاؤزبان، بیخ بادیان، بیخ کاسنی، تخم کشوث، بیخ کبر، اذخر ہرایک چھ ماشہ، مویز منقی دس دانہ، انجیر زرد چار دانہ، بادیان چار ماشہ، تربد سفید ایک تولہ، سنا مکی ایک تولہ، ریوند چینی چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر گلقند چار تولہ و فلوس خیار شنبر چھ تولہ حل کرکے پلائیں، دوسرے روز تبرید کے لئے شیرہ تخم کشوث تین ماشہ، عرق بادیان، عرق مکو و عرق گاؤزبان ہرایک چار تولہ میں نکال کر گلقند و شربت بزوری ہرایک ڈیڑھ تولہ داخل کرکے پلائیں، بعدازاں زیادہ اجزاء کا کامل منضج پلائیں اور چند روز کے بعد تیسرا اور چوتھا مسہل دے کر اس کے دوسرے روز تبرید و تسکین کریں، اس کے بعد تبرید مذکور کے نسخہ کے ساتھ چھ ماشہ کلکلانج دیں، اور تین چار روز طبیعت کو تسکین دے کر کلکلانج استعمال کرائیں۔

اگر استسقاء سوداویت کے ساتھ ہو تو عنب الثعلب، گاؤزبان، ہرایک چھ ماشہ، چوب چینی تین ماشہ، بیخ بادیان چھ ماشہ، ریوند تین ماشہ، سب کو شب کے وقت آب گرم میں بھگو کر صبح جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں اور عنب الثعلب گیرو، صبر زرد، اکلیل الملک، نمک ہندی، چوب، انگور سوختہ بوزن مساوی، آب مکو کے ساتھ ضماد کریں: بعدازاں اگر سات آٹھ بار رقیق

اجابت ہو جائے تو آب کوآب بارتنگ شربت بزوری کے ساتھ پلائیں۔
اگر یہ مرض طبیعت کی نرمی کے ساتھ ہو تو شیرہ بادیان بریاں، شیرہ زیرہ سیاہ بریاں ہر ایک چار ماشہ ایک تولہ قند سفید کے ساتھ پلائیں بعد ازاں شیرہ عنب الثعلب، شیرۂ اصل السوس، شیرہ تخم کبر ہر ایک چار ماشہ گلقند دو تولہ، تخم ریحان چار ماشہ داخل کرکے دیں، اس کے بعد عنب الثعلب پرسیاؤشاں، بادیان، اصل السوس، تخم کرفس ہر ایک چار ماشہ، انجیر زرد تین دانہ، سب کو جوش دے کر دو تولہ شربت دینار داخل کرکے دیں۔
کا ہے اس مرض میں قرص گل صغیر چار ماشہ، کلکلانج بزوری چھ ماشہ میں ملا کر کھلاتے ہیں اور اس کے اوپر عنب الثعلب، بادیان، اصل السوس ہر ایک چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ، زوفا خشک تین ماشہ، سب کو جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلاتے ہیں، بعد ازاں اس میں شکاعی و پرسیاؤشاں چار چار ماشہ زیادہ کرتے ہیں اور اس کے بعد قرص زرشک تین ماشہ دواء الکرکم چھ ماشہ یا نوشدارو سادہ میں ملا کر مناسب بدرقہ کے ساتھ دیتے ہیں ——— کا ہے قرص زرشک صغیر، کلکلانج بزوری میں ملا کر کھلاتے ہیں، اور اس کے اوپر شیرہ بادیان، شیرۂ خیارین و شیرہ عنب الثعلب، قند سفید حل کرکے تودری چھڑک کر پلاتے ہیں، اور غلبۂ بلغم و سرفہ کی بنا پر مادہ کو نضج دینے کے لئے قرص زرشک کے بجائے قرص گل صغیر اور بدرقہ میں خیارین کے بدلے پرسیاؤشاں و مویز منقی داخل کرکے جوش دے کر پلاتے ہیں۔

استسقاء لحمی اس میں آب منڈی مروق و آب سداب مروق ہر ایک تین تولہ، شربت کشوث دو تولہ کے ساتھ پلانا مفید ہے اور اس کے استعمال کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ ایک ہفتہ تک روزانہ ہر دو مروق میں ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ اور شربت میں ایک تولہ اضافہ کریں اور ایک ہفتہ کے بعد بدستور روزانہ کم کرکے ابتدائی مقدار پر پہنچائیں، غذا میں شب کے وقت بن چھنے آٹے کی روٹی مرغ کے کباب کے ساتھ دیں اور صبح چنے کی روٹی، شہد یا مکو کے ساگ کے ساتھ دیں اور پانی کے بجائے عرق مکو گاہے تنہا اور گاہے شہد کے ساتھ پلائیں، یہ تدبیر اس باب میں اکثر مفید ثابت ہوتی ہے۔
زعفران، سنبل الطیب، سلیخہ، قسط تلخ، اسارون، تخم کرفس، انیسون، گل سرخ، تخم کاسنی ہر ایک دو جزو، مرکی، ریوند ہر ایک ایک جزو سب کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد میں معجون بنا کر ساڑھے تین ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ

تک عرق بادیان کے ساتھ دینا سوءالقنیہ، استسقا، معدہ، جگر اور طحال کی صلابت اور ان کے ورموں کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح لک مغسول چار جزو، سنبل الطیب زراوند ہر ایک تین جزو، اسارون، تخم کرفس ہر ایک دو جزو، قسط تلخ، مخزیادام تلخ، فلفل سیاہ، زنجبیل، زیرہ، ساذج، مسطکی ہر ایک ایک جزو، سب کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد میں معجون بنا کر استعمال کرنا استسقاء اور معدہ و جگر کی برودت کے لئے سودمند ہے۔

اس باب کی یونانی ادویہ درج کرنے کے بعد ذیل میں چند ایسی ترکیبیں لکھی جاتی ہیں جو اطباء ھند کی معمول ہیں اور راقم کے تجربے میں آچکی ہیں ——— انہیں ترکیبوں میں سے کنوار آسو (عرق گھیکوار) بھی ہے جو کاڑی کے نسخہ کے مطابق اس باب میں بارہا آزمودہ ہے۔ برگ درخت کسوندی جس کی شاخیں سیاہ ہوں بقدر ڈیڑھ تولہ، فلفل سیاہ اکیس دانہ، دونوں کا شیرہ عرق بادیان یا پانی میں نکال کر ایک ہفتہ تک پلائیں اور مخدرات سے پرہیز کریں۔ بعض مجربین نے برگ مذکور کا وزن سات تولہ اور فلفل کا وزن سات ماشہ لکھا ہے۔ اس کے ساتھ غذا میں مونگ کی دال کے ساتھ روٹی دیں۔ کہتے ہیں کہ یہ ترکیب استسقا کی تینوں قسموں کے لئے بغایت سودمند ہے ——— تخم کاسنی، پوست بیخ کاسنی، بادیان، پوست بیخ بادیان، اجود، پوست بیخ اجود، سب کو جوش دے کر گلقند داخل کر کے پلائیں۔ غذا میں کبوتر، چوزہ مرغ، ابو مرغ، الہ کے نخوداب اور نخود پر قناعت کریں اور پانی کے بجائے عرق بادیان، عرق کاسنی و عرق مکو پلائیں۔ اسی طرح کاسنی، بادیان، مکو، سنبل الطیب، ہر ایک سات ماشہ، گلقند دو تولہ، سب کو جوش دے کر پلائیں۔ یہ دونوں نسخے تکملہ ہندی سے منقول ہیں ——— نرکچور، سونٹھ، آب مکو کے ساتھ ضماد کرنا یا ترلسی یا گیرو آب مکو کے ساتھ ضماد کرنا مفید ہے، اور بیخ کرنجوہ سبز پانی میں گھس کر طلا کرنا بھی سودمند ہے، کالی زیری ایک کف دست استعمال کرنا اور چند روز اس کی مداومت کرنا یا ریوند چینی ایک ماشہ سونف کے جوشاندہ کے ساتھ دینا نافع ہے۔

ریوند بقدر نخود دودھ میں حل کر کے بچے کو دینا سوء القنیہ اور بچوں کے استسقاء کے لئے مفید ہے، اسی طرح ایک رتی ترلسی دودھ میں گھس کر بچوں کو پلانا بھی سودمند ہے ——— نوشادر نو ماشہ باریک کر کے شیر تھوہر کے ساتھ تین گولیاں بنالیں، اس میں سے ایک ایک گولی تین روز تک کھلانا اور غذا میں

روغن زرد کے ساتھ بے نمک چاول دینا قوی مریض میں ورم بدن کے لئے مجرب ہے ——— منڈوہ جو ہندوستان کا مشہور غلہ ہے، اس کا آٹا آب برگ کچنال میں گوندھ کر بے نمک کی روٹی پکائیں اور اسے روغن کے ساتھ کھائیں، اس کے ساتھ پانی کے بجائے مطبوخ برگ کچنال یا عرق کچنال پلائیں اور ضروریات بھی اسی مطبوخ یا عرق سے رفع کریں ——— پیاز دشتی خمیر میں بریاں کرکے اس میں سے بقدر چار رتی باریک کرکے شہد یا شربت بزوری میں ملا کر چٹانا مادہ کو دفع کرنے کے لئے مفید ہے اور ضیق النفس میں بھی نفع بخشتا ہے؛ حب ہندی چار گولیوں سے شروع کرکے روزانہ ایک گولی بڑھا کر سات گولی تک استعمال کرنا اور چند روز اس کی مداومت کرنا ایسی حالت میں نہایت مفید ہے جبکہ استسقا کے ساتھ بخار و اسہال نہ ہو ——— پوست درخت سرس کا جوشاندہ پلانا ورم بدن کے لئے نافع ہے؛ اسی طرح بیخ زعفران کا مطبوخ اس مرض کے مادہ کو اسہال کے ذریعہ دفع کرتا ہے ——— آب برگ لگروندہ صبح کو ایک تولہ پلانا اور تین روز میں اس کی مقدار دس تولہ کر دینا سود مند ثابت ہوتا ہے؛ اسی طرح لگروندہ کا مروق دوسری مناسب دواؤں کے ساتھ اس مرض میں معمول ہے؛ بچوں کے ورم کے لئے بھی آب برگ لگروندہ چند دانہ فلفل سیاہ کے ساتھ پلانا مفید پڑتا ہے۔

کبریت مغسول، سیماب، ہلیلہ، بلیلہ، آملہ، اشخار، جواکھار، نمک سیاہ، نمک سنگ، نمک طعام، زنجبیل، فلفل سیاہ، سہاگہ بریاں، ہر ایک بوزن مساوی، جمالگوٹہ برابر ایک حصہ، کوٹنے کی دوائیں کوٹ کر آب لیموں میں کھرل کرکے خشک کریں اور اسی طرح اکیس بار کھرل کرکے ایک ایک رتی کی گولی بنا کر ایک گولی شہد شتر کے ہمراہ دیں ——— زنجبیل، سعد، شیطرج، زیرہ سفید، کشائی، زردچوب، بچ، پیپل، پیپلامول، ہر ایک بوزن مساوی، سب کو کوٹ چھان کر چار ماشہ تک آب گرم کے ساتھ کھلانا استسقاء لحمی وطبلی کے لئے مفید ہے ——— تخم کرفس، بابڑنگ، شیطرج، فلفل، دار فلفل، پیپلامول، نمک سیاہ، ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، پوست ہلیلہ پانچ دانہ، زنجبیل تین تولہ، سب کو کوٹ چھان کر سات ماشہ آب بادیان کے ساتھ دینا استسقا اور سوء القنیہ کے لئے مفید ہے۔

استسقاء زقی

صفاق وثرب کے درمیان یا ثرب و امعاء کے درمیان اور گاہے مجرا ناف میں پانی یا صدید جمع ہوجانے کو

استسقاء زقی سے تعبیر کرتے ہیں، باقی اس کی بارد نوع میں جمع ہوتا ہے اور صدید اس کی چار قسم میں ——— مذکورہ بالا اسباب کلی کے بعد استسقا کی اس قسم کا سبب واصل یہ ہوتا ہے کہ بدن میں مائیت کی زیادتی ہوجاتی ہے اور یہ مائیت مخرج بول کی طرف خارج نہیں ہوتی اس لئے لازمی طور پر غیر طبعی مجاری کی طرف چل پڑتی ہے اور شکم کی فضا میں جمع ہوجاتی ہے۔

شکم کی فضا میں پانی جمع ہونے کی چند صورتیں ہوتی ہیں ——— (۱) ترشح کے طور پر جمع ہونا، کیونکہ مائیت جب محدب جگر سے گردوں کی طرف اور گردوں سے مثانہ کی طرف نافذ ہوتی ہے تو ترشح کے طور پر شکم کی فضا میں بھی نفوذ کرتی ہے (۲) بخارات محتقن ہوکر پانی میں تحلیل ہوجاتے ہیں، کیونکہ جب مادہ مجاری میں محتقن ہوجائے اور طبیعت اسے دفع کرنے پر قادر نہ ہو تو اس سے بخارات صعود کرتے ہیں اور ایسا منفذ نہ ہونے کے باعث جن سے یہ بخارات دفع ہوسکیں اور اجزاء بخاریہ میں تراکم و تکاسف پیدا ہوجانے کی بنا پر یہ بخارات مائیت میں متغیر ہوجاتے ہیں، اور یہ پانی اس فضا میں جمع ہوجاتا ہے جو صفاق اور ثرب کے درمیان واقع ہے، (۳) تیسری صورت ان مجاری میں سے بعض مجاری کے پھٹ جانے کی ہوتی ہے جن سے غذا معدہ و امعاء سے جگر کی طرف جاتی ہے، چنانچہ اس صورت میں رطوبت و مائیت جگر میں پہنچنے سے پہلے ہی شگاف کی راہ سے باہر نکل کر شکم کی فضا میں جمع ہوجاتی ہے۔

صاحب کامل کے قول کے مطابق استسقاء زقی جگر کے سوء مزاج بارد رطب کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے، چنانچہ جگر پر برودت و رطوبت کا بہت زیادہ غلبہ ہو تو وہ غذا کو رطوبت مائیہ میں متغیر کردیتا ہے، اور یہ رطوبت صفاق و امعاء کے درمیان مجتمع ہوجاتی ہے اور جگر کا یہ سوء مزاج اکثر بارد بقول تناول کرنے اور بکثرت سرد پانی پینے سے پیدا ہوتا ہے۔

علامات استسقاء زقی کی علامت یہ ہے کہ شکم بڑا ہوجاتا ہے، اس میں گرانی محسوس ہوتی ہے، اور اس پر ہاتھ ماریں تو آواز نہیں پیدا ہوتی، مگر مریض کے شکم کو حرکت دیں تو اس کے اندر پانی کی جنبش کی آواز سنائی دیتی ہے اسی طرح جب مریض پہلو بدلتا ہے تو پانی کی آواز سنائی دیتی ہے اور شکم پر ہاتھ پھیریں تو وہ اس مشک کی طرح محسوس ہوتا ہے جس میں پانی بھرا ہو، استسقاء کی اس قسم میں اعضاء میں ورم نہیں پیدا ہوتا، بلکہ ان میں ذبول

لاحق ہوتا ہے؛ شکم کی جلد اس طرح چمکتی ہے گویا تر جلد تن دی گئی ہے؛ گاہے اس کے ساتھ قضیب میں ورم پیدا ہو جاتا ہے اور خصیہ کی جلد میں پانی بھر جاتا ہے، حرارت غریزی ضعیف ہو جانے کے باعث ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں اور پلکوں و چہرہ پر ورم کے آثار رونما ہوتے ہیں، پیشاب کم آتا ہے اور اکثر اوقات گدلی سرخی ہوتی ہے، نبض صغیر، متواتر اور قدرے تمدد کے ساتھ صلابت کی طرف مائل ہوتی ہے، مگر گاہے آخر میں کثرت رطوبت کے باعث اس میں نرمی کی طرف میلان پیدا ہو جاتا ہے؛ مرض کے مستحکم ہو جانے کے بعد بالعموم سرفہ و تنگی نفس کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے جس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ پانی کی مقدار جب زیادہ ہو جاتی ہے تو وہ حجاب سے مزاحمت کرتا ہے۔ اگر یہ مرض حرارت کے ساتھ نہ ہو تو پیاس کی کمی، رنگ اور قارورہ کی سفیدی، شکم میں سردی کا احساس اور برودت کے دوسرے آثار پائے جاتے ہیں اور اگر حرارت کے ساتھ ہو تو تشنگی، بدن اور قارورہ کی زردی وغیرہ کے مانند حرارت کی علامتیں موجود ہوتی ہیں ——— اگر اس کے ساتھ ورم جگر موجود ہو تو خشک سرفہ یا قدرے نفث کے ساتھ سرفہ عارض ہوتا ہے اور طبیعت قبض ہوتی ہے۔

اگر استسقاء زقی مثانہ سے پتھری خارج ہونے کے بعد دفعتاً عارض ہو اور جگر میں اس کا کوئی سبب نظر نہ آئے تو سمجھنا چاہیے کہ ان دو مجاری میں سے جو گردہ سے مثانہ کی طرف آتے ہیں کسی مجری میں شگاف ہو گیا ہے اور پانی اس شگاف سے نکل کر جمع ہوا ہے ——— اگر استسقاء زقی میں مریض کے انثیین میں شگاف پیدا ہو جائے اور پانی کے ساتھ خون خارج ہونے لگے تو اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہوتی اور وہ بالعموم اسی ہفتہ میں ہلاک ہو جاتا ہے اور جب اس مرض میں خصیوں میں بھی ورم پیدا ہو جائے تو اس کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے ——— استسقاء کی اس قسم میں سل اور تدبل استسقاء لحمی کی بہ نسبت کم ہوتا ہے ——— اگر یہ استسقاء ورم جگر و طحال کے ساتھ ہو اور ضعف غالب ہو تو زندگی کی توقع نہ کرنی چاہیے۔

علاج اس کا علاج اسی دستور کے مطابق کریں جو استسقاء کے اصول علاج میں بیان کیا گیا ہے ——— اگر اس کا سبب جگر کا ورم حار یا ورم صلب ہو تو اس کا علاج کریں؛ چنانچہ حرارت نہ ہو تو تعدیل کے لیے سکنجبین بزوری حار، شربت دینار اور شربت اصول استعمال کرائیں؛ ابتداءً ماءالاصول مائیت کی مسہل دوائیں مثلاً کاکلانج حار دیں؛ اس کے بعد جگر کی تقویت کے لیے قرص زرشک

قرص ورد اور ربیند یا ریساد وغیرہ دیں، حقنوں اور شیافوں کا استعمال اس نوع میں نہایت مناسب ہے اور کندش و فرفیون وغیرہ سے چھینکیں لانا مادہ کو جاری کی طرف دفع کرنے میں مفید رہتا ہے ــــ سوء مزاج کے لئے قرص مادریون وغیرہ اور مدرات کا مطبوخ استعمال کرائیں۔

اگر یہ مرض حرارت جگر کے ساتھ ہو تو تعدیل کے لئے آب کاسنی سبز مروق، سکنجبین، شیرہ تخم خیارین، شیرہ تخم خربزہ یا شیرہ خرفہ اور قند سفید پلائیں بعدازاں تحلیل الحرارت دواؤں سے تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد قرص زرشک صغیر و کافور یا نخ بادو آب کاسنی مروق، آب عنب الثعلب مروق و شربت بزوری یا سکنجبین بزوری بارد و شربت انار کے ساتھ استعمال کریں، غذا میں سماقیہ اور چوزہ مرغ یا تیتر بٹیر کے مانند خفیف گوشت دیں۔

مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں قبض رفع کرنے کے لئے مغز فلوس اور روغن بادام استعمال کریں، عنب الثعلب، تخم کاسنی ہر ایک چھ ماشہ دونوں کو جوش دے کر صاف کرکے آب کاسنی تازہ مروق ملاکر مغز فلوس خیار شنبر چار تولہ حل کرکے پلانا بھی تلیین کے لئے مفید ہے؛ علاوہ بریں دو تین بار جب خیارتیوں بھی استعمال کرائیں ــــ اگر ان تدابیر سے شکم بہت زیادہ نرم ہوجائے تو طباشیر سودہ ایک ماشہ دو تولہ شربت انار کے ساتھ کھلا کے اوپر شیرہ زرشک سات ماشہ و سکنجبین بزوری دو تولہ پلائیں ــــ گل سرخ تین ماشہ، غافث چار ماشہ، تخم کشوث تین ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر ہم وزن قند سفید ملاکر استعمال کرنا استسقاء زقی کے لئے مفید ہے۔

ورم جگر زائل ہونے، سوء مزاج رفع ہوجانے اور تنقیہ کے بعد مذکورہ بالا سفوف کا ہے شربت مسہل یا در کے ساتھ استعمال کرائیں اور گاہے تسکین کے لئے تخم کاسنی، عنب الثعلب ہر ایک چھ ماشہ، بادیان و تخم کرفس ہر ایک چار ماشہ ڈیڑھ تولہ قند سفید کے ساتھ پلائیں ــــ بیخ سوسن چھ ماشہ، صبر سقوطری ایک تولہ، نمک اندرانی، سرگین گاؤ خشک ہر ایک چار تولہ، سب کو کوٹ چھان کر سرکہ انگوری میں پکا کر شکم پر ضماد کرنا اس باب میں مجرب ہے۔

اگر اس مرض میں ضعف بہت زیادہ ہوجائے تو آہستہ آہستہ اسہال میں زرد پانی خارج کریں، چنانچہ پہلے اصل السوس، بادیان، پرسیاؤشاں، ہر ایک چار ماشہ، سب کو جوش دے کر ایک تولہ قند سفید داخل کرکے پلائیں اور دوسرے روز اس میں عنب الثعلب چار ماشہ، اور تیسرے زیادہ کریں۔

منقی دس دانہ، تخم کبر چار ماشہ، شاہترہ پانچ بعدازاں اصل السوس چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ، بیخ کبر چار ماشہ، شاہترہ ماشہ، سب کو جوش دے کر تین تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں۔ بدوسرے روز تحریک اور پانی کے اخراج کے لئے اس میں شربت دینار زیادہ کریں۔ تیسرے روز بادیان چار ماشہ، عنب الثعلب چھ ماشہ بڑھائیں اور چوتھے روز نہ بہ پانی کے ادرار کے لئے تین ماشہ ریوند چینی اور چھ ماشہ تخم کاسنی کا اضافہ کریں۔ غذا میں نخود آب یا آب موٹھ دیں اور پانی کے بجائے عرق بادیان و عرق عنب الثعلب پلائیں —— اس کے بعد رقیق مواد کو نضج دینے کے لئے شاہترہ، عنب الثعلب ہر ایک چھ ماشہ، بیخ کبر چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ، بادیان چار ماشہ، سب کو جوش دے کر گلقند کے ساتھ پلائیں بعدازاں کا ہے مسہل اور کا ہے مدر دیں۔

آب مروق ترب و مکو ہر ایک چار تولہ، شربت افسنتین دو تولہ شروع کرکے بیس روز تک روزانہ مروق میں تین تولہ اور شربت میں ایک تولہ کے اضافہ کے ساتھ استعمال کرنا بعد ازاں بدستور اس میں کمی کرکے چالیسویں روز ابتدائی مقدار پر پہنچنا اس مرض میں مفید ہے مگر اس عمل کے دوران میں چوتھے روز مروقین کے ساتھ کلکلانج فیروزی ایک تولہ و شربت دینار چار تولہ استعمال کرائیں اور اس کے ساتھ شربت افسنتین نہ دیں۔ اس کے دوسرے روز جدوار دو ماشہ و جند بیدستر ایک ماشہ، دواء المسک تلخ و دواء الکرکم ہر ایک سات ماشہ میں ملا کر چار تولہ شربت بزوری کے ساتھ کھلائیں اور غذا میں صبح کے وقت مرغ کا پلاؤ، مربہ شلغم و مربہ انناس کے ساتھ دیں اور شام کو فاختہ یا بھٹ تیتر یا مرغ کا لباب، بن چھنے آٹے کی روٹی کے ساتھ کھلائیں اور پانی کے بجائے عرق مکو و کاسنی پلائیں۔

برگ چقندر، ترب، مکو ہر ایک کا آب مروق ڈیڑھ تولہ، مروق گلو سبز ایک تولہ، سکنجبین بزوری ریوندی علو یخان دو تولہ، سب کے ہمراہ نو ماشہ دواء الکرکم کے کھلانا اور ہر ایک مروق کی مقدار میں روزانہ اسی قدر اضافہ کرکے بیس روز تک استعمال کرنا اور اس کے بعد بدستور ان کی مقدار کم کرتے جانا اس باب میں مفید ہے۔ مگر اس عمل کے دوران میں ہر ہفتہ میں ایک بار دواء الکرکم کے بدلے نو ماشہ ریوند چینی، سکنجبین ریوندی میں ملا کر بجائے مذکورہ کے ساتھ استعمال کریں۔ غذا میں چپاتی شہد کے ساتھ دیں۔ اور برگ ترب، کاسنی و برگ سو روغن گاؤ میں پکا کر کھلائیں اور پانی کے بجائے عرق پوست کو عیار و عرق

کو پلائیں، یہ ترکیب استسقاء زقی کے لئے مجرب ہے۔

برگ مازریون، تخم مازریون، توبال مس، شبرم، ایرسا، آب قاقلی، سکبینج، اشق، ان میں سے ہر دوا تنہا بھی مسہل ہے؛ اور آدھ سیر شیر شتر پلانا، اسی طرح دار چینی پلانا اور سنگ آسیہ پر سرکہ چھڑک کر اس کے بخارات پر انکباب کرنا بھی اس مرض میں سویدی کا مجرب ہے ـــ قصب الذریرہ و تخم کرفس کا مطبوخ دینا، مطبوخ اذخر پلانا، غذا میں سویا استعمال کرانا، کھانے میں داخل کرنا۔ شہد کے ساتھ مغز تخم بیدانجیر کھلانا، لادن یا مر شرباً و ضماداً استعمال کرنا، مطبوخ مرزنجوش پلانا ابرسا تنہا یا ماء الاصول کے ساتھ دینا، غاریقون و اسارون بوزن مساوی شہد میں ملا کر چٹانا، بیخ حنظل یا برگ حنظل یا اس کا تخم پلانا، یہ تمام دوائیں اس باب میں مفید و معمول ہیں؛ حرارت نہ ہونے کی صورت میں قطران پلانا استسقاء زقی و طبلی میں انطاکی کا مجرب ہے اور یہ دوا بھی مفید ہے ـــ اسقیل مشوی دو ماشہ، ریوند خطائی تین ماشہ دونوں کو دو تولہ گلقند میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر شیرہ قرطم ڈیڑھ تولہ، شیرہ گلو سبز، شیرہ تخم خربزہ ہر ایک نو ماشہ، چار تولہ شربت دینار داخل کر کے پلائیں؛ غذا میں قلیہ بادنجانی اور مرغ کے شوربے کے ساتھ بن چھنے آٹے کی روٹی دیں اور ایک ہفتہ چینا کے چاول شہد کے ساتھ دیں۔

حکیم علی نے لکھا ہے کہ بیخ درخت کریل خشک (بیخ کبر) کر کے سفوف بنا کر ایک ہفتہ تک روزانہ بقدر ساڑھے تین ماشہ کھلانا اور تلیوں سے بنی ہوئی غذاؤں سے پرہیز کرنا استسقاء زقی کے ایسے مریضوں میں بھی مجرب ہے جن کے علاج سے مایوس ہو چکے ہوں؛ اسی بیخ کو تر حالت میں پیس کر حنا کی طرح شکم پر ضماد کرنا بھی سود مند ہے اور اگر اس ضماد کو چھ گھنٹہ رہنے دیا جائے تو بکثرت مائیت خارج کرتا ہے۔

سوراخ کر کے یا شگاف دے کر پانی نکالنا صرف انہیں مریضوں میں مفید ثابت ہوتا ہے جو قوی ہوں اور ان کا بدن لاغر نہ ہوا ہو ورنہ ضعف و ناتوانی غالب ہو تو بسا اوقات بزل یعنی شکم میں شگاف کر کے پانی خارج کرنے سے ہلاکت واقع ہو جاتی ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ یہ عمل نہ اختیار کیا جائے ـــ اگر قوت قوی ہو اور طبیعت قبض ہو تو حب ریوند مازریونی استعمال کریں اور اگر قوت ضعیف ہو تو قرص مازریون دیں اور اگر قارورہ میں سرخی و حرارت نہ ہو تو حب مازریون استعمال کرائیں ـــ آرد جو، سعد، پشک بز، گل ارمنی، ہر ایک

بوزن مساوی، سب کو شکم پر طلا کرنا استسقار زقی میں نہایت مفید ہے ۰ دیگر

اس باب میں **معالجہ کا عام مقصد** تجفیف اور فضلات کا اخراج ہوتا ہے اور یہ مقصد دواؤں کے علاوہ حسب ذیل تدابیر سے بھی حاصل ہوتا ہے —— دھوپ میں ایسے وقت بیٹھنا کہ ہوا نہ ہو، سوکھی لکڑی جلا کر آگ تاپنا، غذا تول کر استعمال کرنا، پیاس پر صبر کرنا، پانی نہ پینا بلکہ حتی الامکان پانی کے قرب، حتی کہ پانی کے دیکھنے سے بھی پرہیز کرنا، غذا میں تقلیل و تلطیف برتنا اور ورزش کرنا اس مرض کا بہترین علاج ہے، اگر پانی پیئے بغیر چارہ نہ ہو تو کھانے کے عرصہ کے بعد تنہا یا شراب ملا کر پانی دیں؛ علاوہ بریں متواتر اور بار بار اور سہولت کے ساتھ مائیت کا اسہال اس مرض کا خاص علاج ہے —— قوت کی رعایت ہر وقت ملحوظ رکھیں اور ایسے خوشبودار اشیا اور خوشبودار شراب سے تقویت پہنچائیں، بہت زیادہ سکنجبین پلانا اس مرض میں بہتر نہیں ہے، ایک روز یا چار پانچ روز کے وقفہ سے کھانے سے پہلے یا کھانے کے بعد قے کرانا نہایت سودمند ہے؛ اگر اس کے ساتھ جگر میں ورم ہو تو پہلے اس کی طرف توجہ کریں؛ اگر یہ ورم صلب ہو تو استسقار زقی سے صحت کی امید نہیں ہوتی، کیونکہ اس صورت میں مائیت کا استفراغ کسی طریقے سے بھی کیا جائے پانی پھر جمع ہو جاتا ہے اور شکم پر ہو جاتا ہے —— سوراخ کر کے پانی خارج کرنے سے بہتر یہ ہے کہ دواؤں کے ذریعہ استفراغ کرایا جائے، کیونکہ سوراخ کا مندمل ہونا دشوار ہو جاتا ہے اور یکبارگی بکثرت مواد خارج ہو جانے سے بسا اوقات قوت ساقط ہو جاتی ہے؛ دواؤں سے اسی وقت استفراغ کرانا چاہیے جبکہ بخار نہ ہو، صرف تجفیف کی تدبیر کامیاب نہیں ہوتی کیونکہ اس کے بعد ورم دوبارہ استسقار پیدا کر دیتا ہے —— قابض قرص مقوی ہونے کے باوجود کم استعمال کریں بالخصوص جب طبیعت میں قبض ہو تو قرص زرشک وغیرہ نہایت احتیاط کے ساتھ دیا کریں —— اس مرض کی بارد نوع کا علاج حار، ملطف، مفتح و مجفف دواؤں سے کریں اور اس کی حار قسم کا علاج اس دستور کے مطابق کریں جو اصول علاج میں بیان کیا گیا ہے ۰ (شیخ)

یہ استسقار اگر بارد ہو تو اس کے لیے مطبوخ خندقوقی جو بخاری بنایا گیا ہو روزانہ پانچ تولہ پلانا نہایت مفید ہے، اسی طرح عنصل آدھ سیر کو چار سیر شراب کے ساتھ مٹی کے صاف برتن میں جوش دیں اور شراب دو تہائی رہ جائے

تمام کرکے پہلے روز ایک چمچہ پلائیں اور اس کے بعد بتدریج پانچ چمچے تک پہنچائیں بعد ازاں بدستور کمی کرکے ابتدائی مقدار پہ لائیں۔ یہ عمل بھی اس باب میں نہایت سود مند ہے ـــــ ککلانج اور دواء اللک ہر قسم کے استسقاء میں بالخاصیت نافع ہے، اسی طرح دواء الکرکم، جوارش سوسن، دواء الاسقیل، شربت عنصل اور تریاق کا استعمال بھی مفید ہے، اور قرص شبرم اس باب میں عجیب الاثر دواء ہے۔ (شیخ)

اس مرض میں مسہل دینا ہو تو اس اصول کو ملحوظ رکھیں جو اصول علاج میں بیان کیا گیا ہے؛ مسہل کے بعد فاقہ کرنے اور روزہ رکھنے کو کہیں اور ممکن ہو تو ایک شبانہ روز کوئی غذا نہ دیں؛ علاوہ بریں مسہلوں کے بعد ایسی مقوی اشیاء استعمال کرائیں جو قدرے قابض ہوں، مثلاً قرص زرشک اور لذیذ فواکہ کا پانی دیں، تاکہ جگر کو تقویت پہنچے ـــــ پیشاب کا ادرار کرنے والی دواؤں میں سے کسی ایک دواء کا التزام نہ کریں بلکہ دوائیں بدلتے رہیں ـــــ غذا میں ایسی چیزوں کی کثرت نہ کریں جو مجفف و محلل ہونے کے ساتھ قوی قسم کی قابض ہوں اور ان مسامات کو بند کردیں جن پہ تنفس و تحلیل موقوف ہے بلکہ قوت کی حفاظت کے لئے قابض دواؤں کی ضرورت ہو تو ایسی دوائیں نہایت قلیل مقدار میں شامل کریں۔ (شیخ)

حکیم عاید نے لکھا ہے کہ استسقاء زقی اگر جگر کے ورم صلب کے تابع ہو تو شربت موینر نہایت مفید ثابت ہوتا ہے؛ کہتے ہیں کہ مومیائی کھلانا بھی نافع ہے اور یہ تدبیر بھی بتائی جاتی ہے کہ ورم جگر جب مزمن ہو جائے اور کوئی دواء سود مند نہ ثابت ہو تو جگر کے محاذ میں جلد پر تین جگہ داغ دیں اور جب تک اس سے پانی نکلتا رہے اس کا زخم مندمل نہ ہونے دیں ـــــ استسقاء زقی میں اگر تلئین کی حاجت ہو تو آب مروق کاسنی و مکوہ میں صرف فلوس خیار شنبر یا اس کے ساتھ ترنجبین و شیرخشت حل کرکے روغن بادام چھڑک کر پلائیں ـــــ جگر کی حرارت کو تسکین دینے کے لئے آبِ کاکنج کے ساتھ آب عنب الثعلب پلانا بے نظیر ہے، بالخصوص جب مجاری بول کا سدہ کھل جائے اور پانی اس کی طرف دفع ہونے لگے اور حدت و سوزش کے باعث قرحہ کا خوف ہو تو یہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے، کہتے ہیں کہ ہر دو اسہال کے درمیان سدہ کھولنے والی دواء دینی چاہیے ـــــ شربت دینار اس مرض کے لیے بہترین استفراغ لانے والی دواؤں میں سے ہے چنانچہ اسے گرم مزاجوں میں شیرہ

خیارین کے ساتھ اور سرد مزاجوں میں شیرہ بادیان یا کرفس کے ساتھ استعمال کریں ـــ دبید الورد میں زیادہ حرارت نہیں ہوتی اور یہ اس باب میں بات سود مند ہے ـــ غلبہ صفرا کی صورت میں ہلیلہ سے اس طور پر اسہال لائیں کہ پوست ہلیلہ کابلی، پوست ہلیلہ زرد ہر ایک پونے دو تولہ، دونوں کو شب کے وقت آدھ سیر پانی میں بھگو دیں اور صبح خفیف جوش دیکر خوب مل کر باریک کپڑے میں چھان لیں تاکہ اس میں قدرے ہلیلہ کا جرم بھی آ جائے اور اسے پلائیں۔ اس سے اکثر دس بار دست آب خارج ہوتا ہے۔ (حکیم شریف خاں)

استسقاء طبلی

ان جلبوں میں جہاں استسقاء زقی کا پانی جمع ہوتا ہے پانی کے بجائے صرف غلیظ قسم کی ریاح یا قدرے مائیت کے ساتھ غلیظ ریاح کے جمع ہونے کو استسقاء طبلی سے تعبیر کرتے ہیں ـــ بقراط نے استسقاء کی اس قسم کا نام استسقاء یابس رکھا ہے۔

صاحب کامل کے قول کے مطابق یہ استسقاء یا جگر کی حرارت کی کمی اور برودت کے معمولی غلبہ سے پیدا ہوتا ہے جس کے باعث غذا ریاح میں تبدیل ہو کر شکم کے پردہ اور آنتوں کے درمیان جمع ہو جاتی ہے، یا اس کی تولید مولد ریاح غذائیں بکثرت تناول کرنے سے ہوتی ہے ـــ شیخ نے لکھا ہے کہ استسقاء طبلی کا سبب اکثر ہضم معدی کی خرابی ہوتی ہے، خواہ یہ خرابی قوت ہاضمہ کے ضعف کے باعث ہو یا غذا کی غلظت کا نتیجہ ہو، اور جب غذا معدہ بخوبی ہضم نہیں ہوتی اور ضعیف حرارت اس میں پورا عمل نہیں کرتی اور بدن اپنی خام غذا سے کراہت کرتا ہے تو یہ ریاح اور بخارات میں تبدیل ہو کر گاہے جوف اسفل کی طرف مندفع ہوتی ہے اور گاہے یہ ریاح معدہ و امعاء کے نواح میں جمع ہو جاتی ہے ـــ گاہے فساد ہضم یا استسقاء طبلی یا تولد ریاح کا سبب معدہ یا جگر کی حرارت غریبہ ہوتی ہے جو رطب غذاؤں اور بدن کی رطوبتوں پر ہضم سے پہلے ہی مسلط ہو جاتی ہے، اور ان میں غیر طبعی تصرف کر کے اس کو فاسد کر دیتی ہے، علاوہ بریں حرارت کی زیادتی بھی ہضم کو ضعیف کرتی ہے اور ضعف ہضم تولید ریاح کا باعث ہوتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ استسقاء طبلی کا سبب ضعف ہضم ہوتا ہے، اور اس ضعف کا باعث یا حرارت کی کمزوری ہوتی ہے یا شدید قسم کی حرارت غریبی کا غلبہ، یا اس کا سبب غذا کی خرابی، اس کی غلظت اور تولید ریاح کی خاصیت

ہوتی ہے ۔

انطاکی نے لکھا ہے کہ استسقاء طبلی کا سبب بھاری کے سدے ہوتے ہیں جو سدہ پیدا کرنے والی اشیاء بکثرت تناول کرنے مثلاً بیضہ بریاں، مسور، میدہ کی روٹی کھانے اور اس پر پانی پی لینے، یا گوشت کھا کر پانی پینے، یا اکثر تخمہ میں مبتلا ہونے سے بھاری میں سدے پڑ جاتے ہیں، جن کے باعث ریاح، جگر اور احشائی فضاء میں رک جاتی ہے اور اس کی مزاحمت کے باعث یہ اعضاء صحیح خلط نہیں پیدا کر سکتے، بلکہ غذا، خام رہ جاتی ہے جس سے ریاح کی کثرت ہو جاتی ہے اور استسقاء طبلی عارض ہوتا ہے ۔

غرضیکہ استسقاء کی اس نوع کا سبب معدہ کی برودت و رطوبت کے ساتھ جگر کے مزاج کی حرارت ہوتی ہے، چنانچہ معدہ اپنی برودت و رطوبت کے باعث بخوبی ہضم نہیں کر سکتا اور وہ خام رہ جاتی ہے، اور اس کا قلیل الانہضام خلاصہ جگر میں پہنچتا ہے تو جگر اسے ہضم کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ بھی اس کے طبعی ہضم پر قادر نہیں ہوتا، بلکہ اس میں حرارت غریزی کے تصرف کرنے سے پہلے ہی جگر کی حرارت غریبی اس میں اثر کر جاتی ہے، اور اس کا تبخر ہی ہوتا ہے جو کوئی تر چیز آگ میں ڈال دینے کا، یعنی اس سے غلیظ بخارات جدا ہوتے ہیں جو اجزاء ناری کے جدا ہو جانے اور برودت غالب آ جانے کے بعد ریاح میں تحلیل ہو جاتے ہیں، اور یہ ریاح جوف اسفل میں جمع ہو جاتی ہے، تا آنکہ شکم میں نفخ پیدا ہو جاتا ہے اور اس پر ہاتھ مارنے سے ڈھول کے مانند آواز سنائی دیتی ہے ۔

استسقاء طبلی کی علامتیں یہ ہیں کہ اس میں ناف بالکل باہر نکل پڑتی ہے، یا شکم میں نفخ اور تناؤ ہوتا ہے، مگر اس کے بڑا ہو جانے کے باوجود گرانی نہیں معلوم ہوتی، یا گرانی ہو تو یہ زقی کی بہ نسبت کم ہوتی ہے، البتہ اس میں استسقاء زقی کے مقابلہ میں تناؤ بہت زیادہ ہوتا ہے ——— "استسقاء لحمی" کے مانند "استسقاء طبلی" میں اعضاء میں فربہی نہیں ہوتی بلکہ ان میں ذبول عارض ہو جاتا ہے، اور وہ روز بروز لاغر ہوتے جاتے ہیں، شکم پر ہاتھ مارنے سے ڈھول (طبل) کے مانند آواز نکلتی ہے، اور اسی بناء پر اسے طبلی کہتے ہیں، اس کا مریض ہر وقت ڈکاروں کا مشتاق رہتا ہے اور ڈکار آنے یا ریاح خارج ہونے سے اسے راحت ملتی ہے ——— اس میں بعض استسقاء کی تمام قسموں سے زیادہ طویل ہوتی ہے، مگر ضعیف نہیں ہوتی اور اکثر سریع و متواتر اور صلابت اور کھنچاوٹ

کی طرف مائل ہوتی ہے، یا قارورہ عموماً سرخ ہوتا ہے اور استسقاء کی دوسری قسموں کی طرح اس میں پاؤں پر تہیج نہیں ہوتا۔

اس کے علاج کی ابتداء میں ان تدابیر سے کام لیں جو اصول علاج میں درج ہیں اور مولد ریاح مادہ کو ماء الاصول سے نضج دینے کے بعد قلیل الحرارت دواؤں سے تنقیہ کریں، بعد ازاں قرص زرشک و کاکنج بارد، آب کاسنی و آب عنب الثعلب مروق کے ہمراہ شربت بزوری یا سکنجبین بزوری داخل کر کے دیں، جگر کی تبرید اس نوع میں مفید پڑتی ہے، اور قوی قسم کے مسہلوں کا استعمال اس نوع میں جائز نہیں ہے کیونکہ مسخن اشیاء سے بخارات کی تولید میں زیادتی ہو جاتی ہے اور پیاس بھی بڑھ جاتی ہے، چنانچہ مادہ کا استفراغ سہولت و نرمی کے ساتھ کریں اور ریاح کو تحلیل کرنے اور معدہ کو تقویت پہنچانے کا ہمیشہ خیال رکھیں۔ اگر مسخن دوا استعمال کرانی پڑے تو جگر پر سرد اشیاء طلاء کریں اور اسہال و تنقیہ کے بعد تحلیل ریاح کے لئے ڈکار لانے والی اشیاء استعمال کریں، غذا زود ہضم مثلاً پرندوں کا گوشت، انیسون، نانخواہ، بادیان اور کرفس کے ساتھ پکا کر کھلائیں —— محلل روغنوں کی مالش کرنا اور ریگ دریا گرم گرم باندھنا مفید ہے، بکوئی، نمک سلیمانی اور معجون خولنجان ریاح کو تحلیل و خارج کرنے کی خاص تاثیر رکھتے ہیں، معجون بقراط بھی اس باب میں عجیب خاصیت رکھتا ہے! اسی طرح جوارش زرشک، قرص مقل، قرص افسنتین، قرص انبرباریس اور قرص ریوند ان میں سے ہر دوا اس باب میں بغایت مؤثر ہے۔

ہر ہفتہ میں ایک بار ساڑھے دس ماشہ اسطوخودوس آب بادیان کے ساتھ کھلانا استسقاء طبلی کے لئے مجرب ہے، علیٰ ہذا سفوف کرفس، سفوف جالی اور بخار نہ ہو تو سفوف اصول بھی سود مند ہے —— اگر حرارت نہ ہو تو اکلیل الملک، بابونہ، حاشا، پودینہ، خارخسک، مازریون، جعدہ، بید ستر، سب کو کوٹ چھان کر عسل خیار شنبر ملا کر شکم پر ضماد کریں اور اگر حرارت ہو یا موسم گرما ہو تو صندل، گل سرخ، خطمی، بنفشہ، وآرد جو، روغن گل و آب عنب الثعلب کے ساتھ ضماد کریں —— سداب خشک، حرمل، بادیان، تخم کرفس، تربد، بورق، ہر ایک ساڑھے تین ماشہ شکر سرخ ڈیڑھ تولہ، سب کو کوٹ چھان کر آب سداب سے شیاف بنا کر حمول کرنا بھی نافع ہے —— ساڑھے تین ماشہ انیسون ڈھائی تولہ گلقند میں ملا کر کھلانا اور چند روز اس کی مداومت کرنا استسقاء لحمی و طبلی دونوں کے لئے مجرب بتاتے ہیں، مرہم اکبر حکیم ارزانی شکم پر ضماد کرنا بھی سود مند ہے۔

سرگین گاؤ سرکہ کے ساتھ شکم پر ضماد کرکے دھوپ میں اتنی دیر بیٹھنا کہ یہ خشک ہو جائے استسقاء طبلی کے لئے سویدی کا مجرب ہے، ساڑھے تین ماشہ علیت و صبار مرزنجوش تازہ استعمال کرنا بھی سودمند ہے، پودینہ انجیر کے ساتھ کھانا، تخم تھوہار ڈیڑھ تولہ نیم کوب کرکے خوب جوش دیکر پلانا، شیر شتر پلانا اور پشک شتر سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا، قطران خرنا وضماداً استعمال کرنا، اذخر یا زعفران کا ضماد استعمال کرنا، شلغم، انجیر، افسنتین، سب کو کوٹ کر جوش دے کر پلانا، یہ تمام دوائیں استسقاء طبلی کے لئے مفید ہیں۔

استسقاء طبلی کا علاج یہ ہے کہ اخلاط اور غلیظ ریاح سے امعاء کا تنقیہ کریں، چنانچہ ہر صبح تخم کشوث، تخم کاسنی، بادیان، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، سب کو جوش دے کر شکر سفید یا گلقند تین تولہ حل کرکے پلائیں، غذا میں نخود، مغز قرطم، دارچینی اور زیرہ کے ساتھ پکا کر دیں، بعد ازاں اسہال کے لئے سنا دو تولہ، عنب الثعلب ڈیڑھ تولہ، تخم کاسنی ساڑھے دس ماشہ، سب کو جوش دیکر شکر سفید تین تولہ، ترنجبین تین تولہ، فلوس خیار شنبر ساڑھے چار تولہ، سب کو آب کاسنی مصفیٰ پندرہ تولہ میں حل کرکے جوشاندہ میں داخل کرکے پلائیں، اور اسہال کے بعد سہ پہر کو چوزہ مرغ یا مرغی کا نخوداب، مغز بادام یا حب قرطم کے ساتھ پکا کر دیں اور قبض نہ ہونے دیں، بلکہ مناسب شیاف و حمول استعمال کرتے رہیں ———— شکم پر کاسر ریاح ضماد لگائیں، مثلاً تخم کرفس، انیسون، زہرہ گاؤ، مر اور حب بلسان ضماد کریں، کھردرے کپڑے سے شکم کی مالش کرتے رہیں اور کندرو نانخواہ کے مانند ڈکار لانے والی چیزیں چبانے کو کہیں اور رطب فواکہ و بقول اور دودھ سے پرہیز کرائیں ———— گندھک کے چشموں کے پانی میں بیٹھنا بھی اس مرض میں مفید ہے۔ (صاحب حاوی)

امراضِ مرارہ وطحال

(پتّہ اور تلی)

شیخ نے لکھا ہے کہ طحال میں تمام اقسام کے امراض مزاج و ترکیب، امراض تفرق اتصال اور ہر قسم کے ورم عارض ہوا کرتے ہیں اور جب طحال فربہ ہوتا ہے تو بدن لاغر ہو جاتا ہے، کیونکہ اس صورت میں وہ جگر کو نہایت کمزور کر دیتا ہے، جس سے خون کی تولید کم ہو جاتی ہے، علاوہ بریں وہ اپنے عظم کے باعث خون بہت زیادہ جذب کرتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ طحال کا چھوٹا ہونا اخلاط کی خوبی، اور طحال کا بڑا ہونا اخلاط کی خرابی پر دلالت کرتا ہے —— گاہے امراضِ طحال خلطی بخاروں پر منتج ہوتے ہیں، اور گاہے خلطی بخاروں سے طحال کے امراض پیدا ہوتے ہیں، طحال کے اکثر امراض موسم خریف میں عارض ہوا کرتے ہیں —— طحال کے مریض کی رنگت زردی اور سیاہی مائل ہوا کرتی ہے —— طحال کے امراض کا معدہ پر بھی اثر پڑتا ہے، چنانچہ گاہے بھوک زیادہ ہو جاتی ہے، گاہے بھوک بند ہو جاتی ہے اور گاہے ہضم کے وقت بے چینی اور درد کے بعد ترش قے آجاتی ہے —— امراض طحال کے آخر میں قارورہ کا دموی ہونا اچھی علامت ہے، علیٰ ہذا غلیظ قارورہ جس میں ثفل منتشر ہو اور خون کے جمے ہوئے ٹکڑوں کے مانند ہو، امراض طحال کے آخر میں برا نہیں ہوتا اور اس سے گاہے امراض طحال اور ان سے پیدا شدہ بخار زائل ہو جاتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ امراض طحال چونکہ امراض جگر کے مشابہ ہوتے ہیں، اس لئے ان دونوں کا علاج بھی تقریباً یکساں ہوتا ہے؛ فرق صرف یہ ہے کہ طحال میں جگر کی بہ نسبت زیادہ قوی تدابیر اختیار کرتے ہیں، کیونکہ یہ جگر کی بہ نسبت زیادہ قوی دواؤں کا متحمل ہو سکتا ہے، اور اس میں جگر کے برخلاف نہایت تلخ اور نہایت ترش دوائیں داخلی و خارجی طور پر دے سکتے ہیں؛ مگر ان دواؤں کے ساتھ قوت کی حفاظت کے لئے بعض ایسی دوائیں بھی مرکب کریں جن میں عطریت اور قدرے قبض ہو —— پوست بیخ کبر، اسقیل اور اشق

یہ دوائیں اُن ادویہ میں داخل ہیں جو طحال کے لئے مخصوص ہیں۔

امراض طحال کا، یرقان کی تمام قسموں پر مشتمل ہیں اور امراض طحال کی حسب ذیل آٹھ قسمیں ہیں ——— (۱) سوء مزاج طحال، (۲) ورم طحال، (۳) تفتح طحال، (۴) نفخہ طحال، (۵) ضعف طحال، (۶) سدۂ طحال (۷) حجارہ طحال، (۸) وجع طحال۔

یرقان

بدن کے رنگ میں نمایاں زردی یا سیاہی پیدا ہوجانے کو یرقان کہتے ہیں ——— اس کا سبب صفراوی یا سوداوی خلط کا عفونت کے بغیر جلد اور اس کے متصل اجزاء کی طرف سیلان ہوتا ہے۔ اگر اس خلط میں عفونت ہوتی تو یرقان اصفر کے ہمراہ تپ غب اور یرقان اسود کے ساتھ تپ ربع ہوتا مگر ایسا نہیں ہوا کرتا اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یرقان پیدا کرنے والی خلط متعفن نہیں ہوتی ——— یرقان یا زرد ہوتا ہے یا سیاہ اور گاہے دونوں کا سبب موجود ہو تو زردی و سیاہی سے مرکب ہوتا ہے۔

یرقان اصفر کا سبب اکثر جگر اور زہرہ (پتہ) سے تعلق رکھتا ہے اور یرقان اسود کا سبب زیادہ تر طحال یا گاہے جگر سے بھی تعلق رکھتا ہے اور گاہے یرقان اصفر و اسود دونوں کا سبب عام بدن کا سوء مزاج ہوتا ہے؛ بہرحال اس کی تینوں قسموں کی بحث علیحدہ علیحدہ لکھی جا رہی ہے۔

یرقان اصفر یرقان اصفر اس یرقان کو کہتے ہیں جس میں آنکھوں اور تمام بدن کا رنگ زرد ہوجاتا ہے، اور اس کا سبب یا صفراء کے تولید کی کثرت ہوتی ہے یا جگر اور مرارہ سے اس کا استفراغ نہ ہونا ——— صفراء کی کثرت تولید کے اسباب حسب ذیل ہو سکتے ہیں ———

اول یہ کہ عضو اس کی تولید زیادہ کر رہا ہو خواہ یہ عضو مولد طبعی ہو یا غیر طبعی؛ چنانچہ صفراء کا طبعی مولد جگر ہے، اور جب جگر میں کسی اسباب با جگر اور مجاری کے ورم یا سدہ کے سبب سے گرمی پیدا ہوجاتی ہے تو وہ صفراء زیادہ پیدا کرتا ہے اور غیر طبعی مولد تمام بدن ہے، چنانچہ اس میں جب گرمی افراط کی حد کو پہنچ جاتی ہے تو جو خون بدن میں جاتا ہے، اسے وہ صفراء میں تبدیل کر دیتا ہے؛

دوم یہ کہ صفراء کی کثرت تولید کا سبب، مادہ یعنی ایسی غذائیں ہوں جن سے صفراء کی تولید زیادہ ہوتی ہے؛ سوم یہ کہ اس کی کثرت تولید کا سبب۔

اسباب غریبہ کی نوعیت رکھتا ہو، مثلاً حرارت خارجی بدن پر حاوی ہو جائے، یا بدن میں منتشر ہو جاتی ہے تو لطیف اخلاط کو صفراء میں منتقل کر دیتی ہے، یا مثلاً زہریلے جانوروں کے کاٹنے یا ڈسنے یا کسی دوائیں پینے سے بدن کی لطیف خلطیں صفراء میں متغیر ہو جاتی ہیں۔

اسباب جزئیہ

شیخ کے کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ یرقان کے اسباب جزئیہ اٹھارہ قسم کے ہوتے ہیں —

(۱) جگر کا سوء مزاج حار، جس کے باعث غذاء غیر طبعی صفراء میں تبدیل ہو کر خون کے ساتھ تمام بدن میں سرایت کر جاتی ہے، (۲) اورام جگر، جس میں جگر کے مزاج میں تغیر واقع ہو جانے اور اس میں حرارت پیدا ہو جانے یا ورم کے دباؤ سے مرارہ کا مجری بند ہو جانے کے باعث صفراء جگر میں رک جاتا ہے اور یہاں سے تمام بدن میں پھیل جاتا ہے، (۳) خود جگر کا سدہ، جس کے باعث صفراء مرارہ و گردہ میں نہیں جا سکتا اور بدن میں منتشر ہو جاتا ہے (۴) مرارہ کا سوء مزاج حار، جس کے سبب سے صفراء اس کی طرف بکثرت جذب ہوتا ہے اور مقدار و حرارت کی زیادتی سے جوش کھا کر تمام بدن میں پھیل جاتا ہے، (۵) تیز یا چرب یا شیریں غذائیں تناول کرنا، یا شدید مشقت برداشت کرنا، کیونکہ ان دونوں اسباب سے تمام بدن اور عروق سوء مزاج حار میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جس سے عروق کا خون صفراء میں مستحیل ہو کر تمام بدن میں پہنچ جاتا ہے، (۶) صفراء پیدا کرنے والی غذاؤں یعنی گرم یا بسرعت صفراء میں متغیر ہو جانے والی غذاؤں کی کثرت، کیونکہ ایسی غذاؤں سے بدن میں صفراء کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے (۷) ہوا کی زیادتی حرارت، کیونکہ اس سے بھی بدن کا خون صفراء میں منتقل ہوتا ہے (۸) حرارت غریبہ کی، جس سے بعض اخلاط صفراء میں مستحیل ہو جاتے ہیں، عام ازینکہ یہ حرارت کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے پیدا ہو یا کوئی سمی دوا کھانے سے، (۹) بحران کے طور پر بھی اس وقت یرقان عارض ہو جاتا ہے جبکہ طبیعت صفراء کو ظاہر بدن کی طرف دفع کرتی ہے، (۱۰) سرد ہوا یا گرم حمام میں پھرنے یا بدن پر گرد و غبار بیٹھ جانے کے باعث جلد کے کثیف ہو جانے اور مسامات کے بند ہو جانے سے بھی یرقان عارض ہوتا ہے، (۱۱) جگر کی قوت دافعہ کا کمزور ہونا، جس کے باعث صفراء جگر میں جمع ہو جاتا ہے اور یہاں سے تمام بدن میں پھیل جاتا ہے، گو ضعف کا سبب سوء مزاج بارد ہو تو گاہے مجاری میں انقباض پیدا ہو جانے کی وجہ سے صفراء جگر میں رکا رہتا ہے، (۱۲) جگر اور

مرارہ کے مجری کے درمیان سدہ واقع ہونا جس کے سبب سے صفرا خون سے جدا نہیں ہو سکتا اور اس کے ساتھ اعضاء میں پہنچ جاتا ہے ، (۱۳) سوء مزاج کے باعث مرارہ کے جرم کا ضعیف ہو جانا جس کے باعث وہ جگر سے صفراء کو جذب نہیں کرتا اور صفرا خون کے ساتھ مل کر تمام بدن تک پہنچ جاتا ہے ، مگر یہ صورت جگر کی مشارکت کے بغیر بہت کم پیدا ہوتی ہے ، (۱۴) مرارہ کی قوت جاذبہ کا قوی ہونا جس سے وہی صورت پیدا ہو جاتی ہے جو اس کے سوء مزاج حار سے ، (۱۵) مرارہ اور امعاء کے درمیان صفراء کے اندفاع کے لئے جو مجری ہے اس میں سدہ واقع ہو جانا ، جس کے سبب سے مرارہ میں صفراء کی کثرت ہو جاتی ہے اور یہ وہاں سے جگر کی طرف لوٹ کر خون کے ساتھ تمام بدن میں منتشر ہو جاتا ہے ، (۱۶) قولنج بلغمی ، جس میں امعاء کی سطح پر لیس دار بلغم چپک جانے کے باعث اس نالی کا دہانہ بند ہو جاتا ہے جس سے صفراء کا انصباب ہوتا ہے ، (۱۷) مذکورہ بالا دونوں مجاری میں سے کسی مجری میں گوشت یا مسّہ اُگ جانا ، جس سے صفراء کے گزرنے کا راستہ بند ہو جاتا ہے ، (۱۸) قولون میں صفراء کا کثرت اجتماع ۔

طریق تشخیص یرقان کے مذکورہ بالا اسباب کی تشخیص اس طرح کرنی چاہئے کہ پہلے یہ معلوم کریں کہ یرقان کے ساتھ کوئی دوسرا مرض مثلاً بخار ، ورم جگر ، سدہ جگر ، ضعف جگر ، صفراوی قے اور قولنج ہے یا نہیں ؛ چنانچہ اگر حاد بخار ہو تو دریافت کریں کہ یرقان بحران کے روز عارض ہوا ہے یا نہیں ؛ اگر بحران کے دن عارض ہوا ہو اور اس کے ساتھ متلی ، اُبکائی ، صفراوی قے ، شدید بے خوابی ، تشنگی ، قلتِ اشتہا ، تلخیٔ دہن ، صغرِ تنفس ، قبض اور احشاء میں تکلیف ہو تو یہ یرقان بحرانی ہوگا ـــــ اگر یرقان بحران کے روز نہ عارض ہوا ہو اور اس کے ساتھ گرم بخار ، التہاب و اضطراب ، شدید تشنگی ، گندہ دہنی ، جگر کی جگہ شدید درد اور جگر کے ورم حار کے دوسرے آثار موجود ہوں ، تو یرقان کا سبب جگر کا ورم حار ہوگا ؛ اگر بخار نرم ہو ، زبان میں درشتی ہو ، ابکائیاں آئیں ، اور دائیں جانب معمولی سی گرانی محسوس ہو ، تو اس کا سبب ورم مرارہ ہوگا ۔ اگر بخار اور تشنگی کے ساتھ سبات ، قئی ، دنفخ شکم ہو اور یرقان عارض ہونے سے پہلے مریض سرد یا گرم ہوا میں چلا پھرا ہو ، اور بدن پر گرد و غبار جمی ہو تو اس کا سبب مسامات کا انسداد ہوگا ؛ اگر یرقان جگر کے ورم صلب کے ساتھ ہو اور آہستہ آہستہ رونما ہو اور ورم صلب کی علامتیں موجود ہوں تو اس کا سبب بھی ورم صلب ہوگا ؛ اگر سدۂ جگر کے آثار ہوں تو یرقان کا سبب بھی ہوگا ۔ اور اگر جگر کی

قوت دافعہ کے ضعف کی علامتیں موجود ہوں تو یرقان اسی کا نتیجہ ہوگا۔
اگر یرقان، صفراوی قے کے ساتھ ہو اور اس کے ساتھ بخار بھی ہو، زردی جگر میں گرانی نہ محسوس ہو، دہن تلخ ہو، اشتہا کم ہو، تشنگی زیادہ ہو، بدن لاغر ہو، نبض سریع ہو، قارورہ میں ابتداءً سرخی کا سیاہی ہو اور اس کے اوپر زرد جھاگ آجائے تو یرقان کا سبب جگر کی حرارت ہوگی، اگر صفراوی قے اور دہن کی تلخی کے باوجود براز کا رنگ سفیدی و زردی کے درمیان ہو، یرقان آہستہ آہستہ پیدا ہوا اور گرانی نہ ہو تو اس کا سبب مرارہ کا ضعف ہوگا، اگر صفراوی قے اور تلخی دہن کے باوجود براز کی زردی روز بروز کم ہوتی جائے اور اس میں بتدریج سفیدی آتی جائے، یرقان دفعتاً پیدا ہو، قارورہ کا رنگ نہایت زرد ہو، مراق اور دائیں پہلو میں گرانی معلوم ہو، بقدار کبھی وقت درد و تلخ پیدا ہو جائے اور بدن میں خارش رہے اور بائیں پہلو پر سوتے میں تخفیف محسوس ہو تو یرقان کا سبب جگر و مرارہ کے درمیانی مجاری کا سدہ ہوگا۔

اگر یرقان صفراوی قے کے ساتھ ہو اور اس سے پہلے مریض گرم ہوا سے دوچار رہا ہو، تشنگی غالب اور اشتہا ضعیف ہو اور معدہ میں تکلیف محسوس ہو تو اس کا سبب ہوا کی حرارت ہوگی، اگر صفراوی قے کے ساتھ تمام بدن میں خارش ہو، بدن پر زرد دانے نکل پڑیں، بدن کا لمس گرم ہو، لاغری و سوت اور نہایت تشنگی غالب ہو، اشتہا زائل ہو گئی ہو، براز تقریباً عادت کے مطابق نرم ہو یہی حال قارورہ کا ہو اور جگر کے قریب ایسی گرانی نہ محسوس ہو جیسی کہ یرقان سدی میں معلوم ہوتی ہے، براز اکثر رنگین اور بدبودار ہو، قارورہ ابتداء میں زرد اور آخر میں سیاہ و غلیظ ہو جائے اور یرقان بتدریج عارض ہو اور گاہے بخار آجائے تو اس کا سبب تمام بدن کی حرارت ہوگی اور اگر یرقان قولنج کے ساتھ ہو تو اس کا سبب یہی ہوگا۔

اگر یرقان کے ساتھ مذکورہ بالا امراض میں سے کوئی مرض موجود نہ ہو تو بول و براز کے رنگ کی حالت دریافت کریں، چنانچہ قارورہ اگر ابتداء میں سفید و رقیق ہو اس کے بعد زرد ہو جائے بعد ازاں سیاہ ہو جائے اور آخر میں غلیظ و بدبودار ہو جائے، براز سفید ہو، بھوک موجود ہو اور یرقان دفعتاً پیدا ہو تو اس کا سبب مرارہ زہرہ کی حرارت ہوگی، اور اگر براز دفعتاً سفید ہو جائے اور اس کے بعد یرقان ظاہر ہو، اس کے ساتھ قبض کی شکایت ہوگا ہے تو قولنج پیدا ہو جائے منہ کا مزہ نہایت تلخ اور پیاس بہت زیادہ ہو، تو یرقان کا سبب اس

مجاری کا سدہ ہوگا جو مرارہ اور امعاء کے درمیان واقع ہے ـــــ اگر
بول و براز سفید ہو اور یرقان عارض ہونے سے پہلے کسی زہریلے جانور کے کاٹنے
یا ورنی کسی دوا، کھانے کا اتفاق ہوا ہو تو یہ یرقان سمّی ہوگا ـــــ سمّی ہونے
کی صورت میں اگر یرقان دو تین روز کے بعد سوزش، بے چینی، خفقان اور صفراوی
قے کے ساتھ عارض ہو تو یہ معدنی یا نباتی سموم تناول کرنے کا نتیجہ ہوگا، اور اگر کسی
جانور کے کاٹنے کے بعد فوراً بخار کے بغیر یرقان عارض ہو جائے اور اس کے
ساتھ غشی، خفقان، اضطراب اور تشنج ہو تو یہ زہریلے جانور کے زہر سے ہوگا اور کسی
یا کوئی تیز قسم کی بو سونگھنے سے یرقان عارض ہو اور اس کے ساتھ دردِ سر، بخار،
ہذیان اور بے ہوشی عارض ہو تو یرقان کا سبب اسی بو کی سمیت ہوگی ـــــ اگر
یہ علامات بھی نہ پائی جائیں، سدہ کے دائمی آثار موجود ہوں اور مفتح دوائیں استعمال
کرنے سے فائدہ نہ ہو تو اس کا سبب مجاری مذکورہ میں لحم زائد یا سلعہ
اُگنا ہوگا۔

علاج یرقانِ اصفر یرقانِ بحرانی و سمّی کے سوا یرقانِ اصفر کی تمام قسموں میں ایسی
غذائیں ترک کر دینا بہتر ہے جو سدہ پیدا کرتی ہوں، صفراء کی مولد ہوں اور حرارت
کو تقویت پہنچاتی ہوں، علیٰ ہذا گوشت اور چربی کا استعمال بھی مناسب نہیں ہے
ـــــ برگ کاسنی، کدو، بتھوا، شلجم، مولی و چقندر، روغن گاؤ میں پکا کر اس کے ساتھ
بن چھنے آٹے کی روٹی دینا مفید ہے؛ علاوہ بریں انہیں سبزیوں کا مروق پلانا سود مند
ثابت ہوتا ہے ـــــ سرد اور نرم غذائیں اور سدہ کو کھولنے اور مادہ کو جلا بخشنے
اور نفخ دینے والی دوائیں، بارد اور معتدل تریاق استعمال کرنا، بذریعہ تلئین و ادرار
کرنا، پسینہ لانا اور جگر کو معتدل و بارد مقویات سے تقویت پہنچانا اس باب میں
معمول و مفید ہے۔

صاحب کامل کے قول کے مطابق یرقان کے معالجہ میں دو باتیں
مدنظر ہوتی ہیں: اوّل ایسی اشیاء سے خود یرقان کا ازالہ کرنا جو اس کے مادہ کو خارج و
تحلیل کریں، چنانچہ اس کے لیے مسہل ادویہ کے علاوہ جلا بخشنے والی دواؤں سے
کام لیں؛ آنکھوں کے مادہ کو تحلیل کرنے کے لئے اکتحال دواؤں سے اور ناک سے سعوط
سے کام لیتے ہیں؛ دوم سبب کو زائل کرنا، یعنی اگر اس کا سبب سوءِ مزاج ہو تو
اس کی اصلاح کرنا، ضعفِ جگر ہو تو اسے تقویت پہنچانا، ورم ہو تو اس کی تدبیر کرنا
اور سدے ہوں تو انہیں کھولنا۔

مختلف اقسام کا علاج

بہرحال سبب کے لحاظ سے یرقانِ اصفر کے

ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

یرقان غلیانی اگر یرقان جگر کی حرارت اور اخلاط کے جوش (غلیان) سے ہو تو آب انار ترش اور سادا شیرہ وغیرہ سے جگر کی تبرید کریں اور دہی غذائیں اور دوائیں استعمال کریں جو جگر کے سوء مزاج حار کے لئے بیان کی گئی ہیں ——— قرص زرشک صغیر، آب کاسنی سبز مروق، آب عنب الثعلب سبز مروق، شربت بزوری اور سکنجبین بزوری یرقان کی اکثر قسموں میں معمول و مفید ہیں؛ گاہے قرص مذکور شربت انار میں ملا کر دیتے ہیں؛ گاہے اس کے اوپر شیرہ خیارین چھ ماشہ، شیرہ اصل السوس، شیرہ عنب الثعلب ہر ایک چار ماشہ، لعاب اسپغول یا اسپغول مسلم چھ ماشہ چھڑک کر پلاتے ہیں، اور گاہے آب عنب الثعلب اور شربت و سکنجبین بزوری کے بجائے دو تولہ گلقند اور ڈیڑھ تولہ سکنجبین سادہ دیتے ہیں اور آب کاسنی کا وزن دس تولہ رکھتے ہیں ——— آلو بخارا، تمر ہندی، عرق شاہترہ میں مل چھان کر سکنجبین سادہ داخل کر کے پلانا یرقان اسود کے لئے بھی مفید ہے۔

تبرید و تسکین کے بعد صفراء کے مسہل سے بدن کا تنقیہ کریں، یا عناب، آلو بخارا، گل سرخ، سپستاں، شاہترہ، تخم کاسنی، مشمش، عرق نیلوفر، عرق بید سادہ و عرق شاہترہ میں جوش دے کر صاف کر کے سکنجبین بزوری کے ساتھ پلائیں اور تین روز کے بعد تنقیہ کے لئے اس میں تمر ہندی، مغز فلوس، ترنجبین اور روغن بادام زیادہ کریں اور تبرید کے روز شیرہ تخم کاسنی، سکنجبین سادہ یا رب بہی کے ساتھ پلائیں ——— بزوری مندمل مفید، کشمش ہر ایک دو تولہ، زرشک، تخم کاسنی کوفتہ، تخم خیارین کوفتہ ہر ایک ایک تولہ، گل سرخ، تخم خیل ہر ایک سات ماشہ، قند سفید پاؤ حسب دستور شربت بنا کر استعمال کرنا یرقان کے لئے نافع ہے اور جگر کی حرارت رفع کر کے اسے تقویت پہنچاتا ہے، اسی طرح حسب ذیل معجون بھی جگر کی حرارت اور یرقان میں مسہل کے بعد مستعمل ہے ——— مغز تخم خیارین ساڑھے دس ماشہ، گل سرخ، تخم کاسنی، زرشک ہر ایک چودہ ماشہ، صندل سفید سودہ، طباشیر ہر ایک سات ماشہ، آب تمر ہندی چار تولہ، شربت انار شیریں، مویز منقی ہر ایک چھ تولہ، قند سفید تمام دواؤں کے وزن کے برابر، بدستور معجون تیار کریں۔

اگر یرقان عام اعضاء کی حرارت سے ہو تو بارد شربتوں سے حرارت کو کم کریں، مثلاً شربت آلو، شربت انار، سکنجبین، آب کاسنی و آب لبلاب کے ساتھ پلائیں اور بدن سے صفراء کا تنقیہ کرنے کے لئے ہلیلہ زرد، شاہترہ، افسنتین و آلو بخارا کا مطبوخ پلائیں اور شیرہ تخم کاسنی، سکنجبین وغیرہ کے ساتھ استعمال کریں۔

اگر یرقان تمام بدن اور عروق کی مفرط حرارت سے ہو تو مذکورہ تدابیر کے علاوہ اگر مناسب معلوم ہو تو فصد بھی کھولیں، بعد ازاں مذکورہ مبرد شربتوں اور مطفی غذاؤں سے مزاج کی تعدیل کریں ۔۔۔۔ بہدانہ، عناب، گل خطمی، بنفشہ، سب کو عرق گاؤزبان، عرق عنب الثعلب و عرق بادیان میں شب کے وقت تر کرکے صبح مل چھان کر شیرہ تخم کاسنی دو گا ہے شیرۂ بادیان و گلقند یا شربت بنفشہ یا سکنجبین یا شربت بزوری داخل کرکے پانچ چھ روز پلائیں، اور نضج کے آثار ظاہر ہونے کے بعد اسہال کے لئے بیخ کاسنی، بنفشہ، تخم خطمی، گل نیلوفر، تخم کاسنی، گل سرخ، گاؤزبان سب کو شب کے وقت آب کاسنی سبز مروق میں بھگو کر صبح مل چھان کر مغز خیار شنبر، ترنجبین، گلقند و روغن بادام داخل کرکے پلائیں۔ دوسرے مسہل میں سنا مکی اور تیسرے مسہل میں ریوند خطائی مویز منقی، عنب الثعلب و خیارین کو قدرے زیادہ کریں، بعد ازاں معمولی تبرید و کر معجون یرقان استعمال کرائیں۔

اگر یرقان ہوا کی شدید حرارت کا نتیجہ ہو تو مریض کے مقام سکونت کی ہوا کو سرد کریں اور آب فواکہ بارد مثلاً آب انار، آب سیب، آب خربزہ، ماء القرع، و ماء الجبار پلائیں اور رتاتیہ، ریباسیہ و کشکیہ کے مانند بارد و ترش غذائیں دیں۔

بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ **اگر یرقان جگر و عروق کی حرارت** اور بسرعت صفراء میں مستحیل ہونے والی اشیاء تناول کرنے سے ہو تو پہلے باسلیق کی فصد کھولیں، بعد ازاں شیرۂ کاسنی، شیرۂ خیارین ہر ایک نو ماشہ، آلو بخارا پانچ دانہ، چار تولہ سکنجبین سادہ کے ساتھ پلائیں۔ اگر فصد ممکن نہ ہو تو جگر کے قریب پچھنے والی سنگیاں لگائیں اور باقی تدابیر جگر کے سوء مزاج حار مادی کے مطابق اختیار کریں۔

اگر یرقان تمام بدن کے سوء مزاج حار کا نتیجہ ہو اور حالات اجازت دیں تو پہلے فصد کھولیں بعد ازاں صفراء کے اسہال کے لئے مطبوخ ہلیلہ زرد یا مطبوخ فواکہ یا مطبوخ خیار شنبر، آب کاسنی و آب عنب الثعلب مروق میں جوش دے کر چند بار پلائیں اور ایک ہفتہ کے فاصلے سے شیر بز یا شیر میش کا ملہ بجبن حسب ذیل سفوف کے ساتھ پلائیں ۔۔۔۔ پوست ہلیلہ زرد و ہلیلہ کابلی، برگ بنفشہ ہر ایک دو تولہ، تخم کاسنی شاہترہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تخم کشوث، افسنتین ہر ایک نو ماشہ، زرشک، سقمونیا، مشوی ہر ایک ڈیڑھ تولہ، نمک حمام

ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے بقدر ساڑھے دس ماشہ ماء الجبن سات ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے بقدر ساڑھے دس ماشہ ماء الجبن کے ساتھ کھلائیں، ماء الجبن سے فارغ ہونے کے بعد قرص زرشک ملین، خمیرہ ترش میں ملا کر عرق فواکہ و زرشک کے ساتھ استعمال کرائیں اور غذا میں مونگ، کدو یا پالک دیں ——— یرقان کی یہ قسم شاذ و نادر ہی علاج پذیر ہوتی ہے۔

اگر یرقان حار اشیاء کھانے پینے سے ہو تو پہلے سکنجبین سادہ پانچ تولہ ڈیڑھ پاؤ گلاب، آدھ سیر آب شیریں میں ملا کر ڈیڑھ تولہ نمک طعام داخل کریں اور نیم گرم پلا کر کئی بار قے کرائیں، بعد ازاں سکنجبین لیمونی چار تولہ، گلاب، عرق کاسنی و عرق مکو پانچ پانچ تولہ داخل کر کے پلائیں؛ غذا میں مونگ مسلم برگ کشنیز سبز کے ساتھ پکا کر اس کے ہمراہ بن چھنے آٹے کی روٹی کھلائیں، اس کے ساتھ آملہ کا اچار بھی دیں اور پانی کے بجائے عرق کاسنی و گلاب بوزن مساوی اور مقطر چہارم حصہ ملا کر پلائیں ——— اگر حرارت زیادہ محسوس ہو تو بزور بارده کے شیرے تین چار روز پلائیں، اور اگر صحت حاصل نہ ہو تو شیرہ گل بنفشہ، شیرہ گل سرخ ہر ایک ایک تولہ، خیار شنبر سات تولہ، ترنجبین نو تولہ، تمر ہندی چھ تولہ، آلو بخارا بنفشہ دانہ، شربت ورد مکرر سنائی چار تولہ و روغن بادام سات ماشہ پلائیں، یا شاہترہ و افسنتین کے ایسے مطبوخ سے تنقیہ کریں جس میں کشوث بھی داخل ہو، بعد ازاں تقویت کے لئے قرص زرشک یا قرص طباشیر ملین تین ماشہ، شربت بزوری بارد ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں اور پانچ پانچ تولہ گلاب و عرق زرشک میں چار تولہ شربت نیلوفر ملا کر پلائیں اور غذا میں گاجر کے ایسے قلیہ کے ساتھ روٹی دیں جو زرشک و آب لیموں کاغذی سے ترش کیا گیا ہو۔

اگر یرقان شراب کی کثرت کا نتیجہ ہو، مزاج میں سوداویت پیدا ہو گئی ہو، مسہل، مدر دواؤں اور ماء الجبن وغیرہ سے معتد بہ فائدہ نہ ہوا ہو اور ہفتہ عشرہ کے بعد یرقان و بخار دوبارہ عود کر آئے، تو شب یمانی بلوری ایک ماشہ، طباشیر لاجورد مغسول ہر ایک دو ماشہ، سب کو باریک کر کے اس ترکیب سے استعمال کریں کہ ایک پختہ کیلا لے کر چاقو سے اس کے چار ٹکڑے کریں اور عرق کیوڑہ و بید مشک میں تر کر کے ادویہ مذکورہ ملا کر ورق طلا ایک عدد لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر شربت بزوری و شربت تمبول علوی خاں ہر ایک دو تولہ، عرق کیوڑہ نو تولہ میں ملا کر پلائیں، غذا میں انناس یا آم کا پانہ بگا نے کے دہی کی بالائی کے ساتھ دیں اور انناس، خیار و کدو کی فیرنی کھائیں یا بن چھنے آٹے کی روٹی، گاجر و شلجم کے قلیہ کے ساتھ دیں ——— شب یمانی و طباشیر برابر پیس کر آم کی کیری کے

پانی یا آب لیموں کاغذی میں ملا کر سلائی سے روزانہ سات آٹھ بار آنکھوں میں ڈالیں اور چالیس روز تک اس کی مداومت کریں ——— اگر مریض شراب ترک نہ کرے تو اسے عرق بید مشک کے ساتھ ملا کر پینے کو کہیں۔

یرقان سددی حسب حاجت باردہ و حار مفتحات اور منقی دواؤں سے کام لیں:
تخم خیارین، زرشک، تخم خرفہ، تخم کاسنی، آب برگ کاسنی اور سکنجبین، بارد مفتحات کے زمرہ میں داخل ہے اور پرسیاؤشان، افسنتین، شاہترہ، فوہ، آب ترب، آب کرنب، خراطین خشک، زہرہ مرغ، یہ تمام دوائیں حار مفتحات میں شامل ہیں ——— جھاؤ، تخم جھاؤ، آلو، تمر ہندی، ہلیلہ زرد، مغز خیار شنبر، ماء الجبن اور ریوند، یہ تمام ادویہ رقیق مادہ کا تنقیہ کرتی ہیں اور غاریقون، صبر و سقمونیا سے غلیظ مادہ کا تنقیہ ہوتا ہے۔

حاصل کلام: یہ ہے کہ یرقان اگر سدہ جگر کے باعث ہو تو ان تدابیر پر کاربند ہوں جو جگر کے سدوں کے علاج میں بیان کی گئی ہیں ——— اگر سدہ **محدب جگر** میں ہو تو اس کی تفتیح کے لئے بادیان، تخم کرفس، تخم کشوث، تخم کاسنی، تخم خیارین، سب کا شیرہ نکال کر سکنجبین سادہ یا سکنجبین بزوری یا ریوندی اور قدرے لک مغسول داخل کر کے پلائیں اور اگر سدہ **مقعر جگر** میں ہو تو اس مقصد کے لئے آب بادیان، آب کرفس، آب کاسنی در یوند چینی، سکنجبین کے ساتھ دیں۔

اگر یرقان کا سبب اس **مجرائی کا سدہ** ہو جو جگر اور مرارہ کے درمیان ہے تو مزاج کے مناسب مسہل سے بدن کا تنقیہ کریں، بعد ازاں دواء اللک و قرص ریوند کے ساتھ مدرات استعمال کرائیں ——— اگر مطبوخ فواکہ اور سقمونیا سے تنقیہ کرنے کے بعد حرارت موجود ہو تو آب کاسنی و آب عنب الثعلب سکنجبین کے ساتھ پلائیں اور حرارت نہ ہو تو آب کرنب، آب کرفس، آب بادیان اور سکنجبین بزوری حار وغیرہ استعمال کرائیں ——— سفوف کبریت، شربت ریوند، قرص غافث و قرص ابدی، یرقان سددی میں مجرب ہے اور مطبوخ کرفس بھی مفید ہے۔

اگر یرقان اس **مجرای کے سدہ** کا نتیجہ ہو جو مرارہ و امعاء کے درمیان واقع ہے تو اس کا علاج مزاج کی حرارت و برودت کے مطابق بعینہ جگر اور جگر کی نالی کے سدہ کے مانند کریں مگر اس جگہ سدہ کا محل دور واقع ہونے کی بنا پر قوی قسم کی دوائیں اختیار کریں اور مذکورہ بالا تدابیر کے علاوہ تیز قسم کا

آب کرنب میں فلوس خیار شنبر حل کرکے روغن بادام
حقنہ بھی استعمال کریں ——
کے سدہ کے لئے مفید ہے۔
تلخ ٹپکا کر پلانا ان دونوں مجاری
اگر ان مجاری کا سدہ ان کے درمیان گوشت اگ آنے یا مسئلہ پیدا
ہو جانے کا نتیجہ ہو تو یہ لاعلاج ہے۔

اگر یرقان کا سبب **مسامات کا انسداد** ہو، تو فوراً تلیین کریں۔
حقنہ استعمال کریں اور مسامات کھولنے کے لئے حمام میں غسل کرائیں، ایسے
پانی سے بدن دھوئیں جس میں نخود اور سبوس گندم پکایا گیا ہو اور بنفشہ، اکلیل،
بابونہ وگل خطمی کے جوشاندہ سے آبزن کرائیں۔

اگر یرقان کا سبب **قولنج** اور صفراء کے انصباب کا راستہ بند ہو جانا ہو
تو اس کا علاج قولنج بلغمی کے مطابق کریں۔

یرقان سددی میں ان قوانین کو ملحوظ رکھیں جو جگر کے سدوں کے علاج
میں بیان کئے گئے ہیں یعنی اگر سدہ محدب جگر میں ہو تو ادرار کی تدابیر اختیار کریں
اور مقعر میں ہو تو اسہال کی اور قابض ومجفف اشیاء سے ان کے حار ہونے کے
باوجود احتراز کریں، کیونکہ ان سے مجری میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور سدہ کو تقویت
پہنچتی ہے —— بہتر یہ ہے کہ پہلے تلیین وترطیب کریں اس کے بعد تفتیح کی
تدبیر اختیار کریں اور ملین، حسب حال، گاہے حار رطب وگاہے بارد رطب
استعمال کریں —— تفتیح کے بعد بہتر یہ ہے کہ احتمال کے مطابق مسہل دیں
—— جب علاج کی ابتداء مسہل سے کی جائے اور اس کا اثر ظاہر نہ ہو تو قوی
قسم کی مفتح دوا دیں اور اس کے بعد قوی مسہل دیں۔ (شیخ)

اگر سدہ مجری میں زائد گوشت اگ جانے سے ہو تو اس کی کوئی دوا نہیں
ہے، لیکن بعض اطباء نے اس ترکیب کا ذکر کیا ہے کہ عصارہ خرفہ لینہ، عصارہ
ترب تازہ و آب برگ حماض سب کو جوش دے کر صاف کرکے اس میں عصارہ
حماض قدرے کرسنہ کے ساتھ کوٹ کر داخل کریں، اور اس میں سے بقدر مناسب
استعمال کرائیں —— اگر سدہ یبوست اور نحل (بھوسی) سے ہو جس پر بدن کی
لاغری شاہد ہوتی ہے تو صفراء کی ملین اشیاء اور لعاب سپستاں کے مانند لعاب
روغن بادام کے ساتھ استعمال کریں —— اگر سدہ ورم حار سے ہو تو اس کا
علاج جگر کے ورم حار کی بحث سے اخذ کریں اور جب ورم کا مادہ نضج پالے تو
بلا خوف انیسون و بادیان کے مانند مدرات پلائیں اور صفراء کی مسہل دوا دیں
—— اگر ورم صلب ہو تو علاج میں دقت ہوتی ہے، چنانچہ پہلے ورم صلب کا علاج

کریں، اس کے بعد خاص یرقان کی طرف متوجہ ہوں، عنصل، اسارون اور بادام تلخ، افسنتین، اسارون، افتیمون وغاریقون کا قرص یہ تمام دوائیں عمدہ مفتحات میں سے ہیں، بالخصوص اس باب میں تفتیح کے لئے بغایت مؤثر ہیں ــــــ حب عنزیہ کبار ساڑھے دس ماشہ، موز منقی ڈیڑھ تولہ، کبریت زرد سوا دو ماشہ، افتیمون، تخم کرفس، نخود سیاہ، کندر سفید ہر ایک سات ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے بقدر پانچ ماشہ چند روز آب بادیان کے ساتھ استعمال کریں، اس ترکیب کا ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے، اور یہ اس باب میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ (شیخ)

یرقان سدی کی سب سے زیادہ سخت قسم وہ ہے جو مرارہ و امعاء کے مجری میں سدہ پڑنے سے پیدا ہوتی ہے، لیکن حقنے اور افتیمون و بسفائج وغیرہ کے مسہل اس میں نہایت مفید پڑتے ہیں اور مغز چلغوزہ ایک ماشہ، غاریقون سوا دو ماشہ، عصارۂ غافث ساڑھے دس ماشہ، سب کو باریک کر کے آب کاسنی کے ساتھ گولیاں بنا کر ان میں سے ساڑھے تین ماشہ کئی بار استعمال کرنا اس یرقان کے لئے نہایت مفید ہے ــــــ جب یرقان سدی مزمن ہو جائے تو دواء الکرکم دواء اللک اور تریاق وغیرہ استعمال کرائیں؛ اگر سدہ دل کے ساتھ بخار ہو تو سکنجبین کا استعمال نہایت مناسب ہے، کیونکہ یہ مفتح بھی ہے اور تلطیف بھی کرتا ہے، اسی طرح آب کشوث و آب کاسنی تلخ میں فلوس خیار شنبر حل کر کے روغن بادام تلخ یا شیریں داخل کر کے پلانا بھی مفید ہے۔ (شیخ)

یرقانِ ورمی ورم جگر سے پیدا ہونے والے یرقان کا علاج وہی ہے جو جگر کے ورم حار میں بیان کیا گیا ہے؛ چنانچہ مرارہ کی رعایت کے ساتھ یہاں بھی انہیں تدابیر سے کام لیں، اور اگر یرقان مرارہ کے ورم سے ہو تو اس کا علاج بھی وہی ہے جو ورم جگر کا ــــــ مرارہ کے ورم اور سینہ کی سوزش میں شیرہ تخم خیارین نو ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، گلاب چار تولہ، شربت نیلوفر دو تولہ چھ ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں، غذا میں کھچڑی دیں، بعد ازاں اس میں چار ماشہ شیرہ اصل السوس زیادہ کریں؛ اس کے بعد اسہال کے لئے آلو بخارا دس دانہ، فلوس خیار شنبر چھ تولہ، ترنجبین دو تولہ، گلقند چار تولہ سب کو آدھ پاؤ عرق عنب الثعلب میں مل چھان کر چھ ماشہ روغن بادام داخل کر کے پلائیں اور مسہل کے دوسرے روز شیرہ تخم کاسنی چھ ماشہ، گلاب چار تولہ، لعاب اسپغول چھ ماشہ اور گلقند تین تولہ پلائیں؛ دوسرے روز اس میں دس دانہ آلو بخارا، پاؤ سیر عرق شاہترہ میں مل چھان کر داخل کریں اور اگر اس کے بعد بھی سینہ کی سوزش اور آنکھوں کی زردی بدستور باقی ہو تو

مسہل یا قیما ——— آلو بخارا دس دانہ، تخم کاسنی کوفتہ، گل سرخ، سنا مکی ہر ایک چھ ماشہ، گل نیلوفر چار ماشہ، تمر ہندی تین تولہ، بادیان چار ماشہ سب کو جوش دے کر مغز فلوس چھ تولہ، گلقند تین تولہ اور روغن بادام چھ ماشہ داخل کر کے پلائیں

اگر یرقان کا سبب جگر کا ورم صلب کہنہ ہو تو اس کا علاج ان تدابیر سے کریں جو اورام جگر میں بیان کی گئی ہیں؛ یرقان کی اس قسم کا دفع ہونا نہایت دشوار ہوتا ہے اور یہ اکثر استسقاء اور ہلاکت پر منتج ہوتی ہے۔

اگر یرقان ضعف جگر سے ہو تو وہ تدابیر اختیار کریں جو ضعف جگر کے علاج میں بیان کی گئی ہیں اور اگر مرارہ کے جرم کی کمزوری سے ہو تو اس کا علاج بھی بعینہٖ ضعف جگر کے مطابق کریں کیونکہ مرارہ جگر کی شرکت سے تقویت پاتا ہے اور اس کے ضعف سے ضعیف ہو جاتا ہے۔

یرقان سمی تریاقات، آب کاسنی، اقراص کافور، ماءالشعیر اور روغن بادام استعمال کریں، قے اور تلئین اس کے لئے نہایت مفید ہے ——— کہتے ہیں کہ سموم مشروبہ میں پہلے قیفال کی فصد کھولیں اور تین چار روز کے بعد باسلیق کھولیں اور باقی تدابیر یرقان کی رعایت کے ساتھ سموم کی بحث سے اخذ کریں ——— اور نہ بھیڑ یا نو بہ کے کاٹنے سے یرقان عارض ہو تو اسی وقت قیفال کی فصد کھولیں اور اس کے کاٹنے کی جگہ گہرے نشتر کے ساتھ سنگی لگوائیں اور اسے زور سے کھینچنے کو کہیں؛ بعد ازاں بازو بزور اور زرشک کا شیرہ سکنجبین لیموں کے ساتھ پلائیں اور مبرد و مقوی قلب ضماد و طلاء استعمال کریں۔

شیخ کے قول کے مطابق اس کا علاج تریاق و مثرودیطوس ہے اور اس کے استعمال کے بعد آب سیب ترش، آب انار، آب کاسنی، آب خرفہ، لعاب اسپغول، زرشک اور ایسی دوائیں پلانا مجرب ہے جن میں تریاقیت کے ساتھ تبرید کی خاصیت ہو ——— **حاصل کلام** یہ ہے کہ ان دونوں صورتوں میں پہلے تعدیل کریں اس کے بعد خاص یرقان کی طرف متوجہ ہوں؛ یرقان سمی بالخصوص سم مشروب سے پیدا ہونے والے یرقان کی ابتداء میں دودھ میں روغن بادام ملا کر نیم گرم پلانا مجرب ہے ——— غذا وغیرہ کی تدبیر جگر کے سوء مزاج حار سے اخذ کریں۔

یرقان تخمی بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ گاہے سستی ہو یا تیز قسم کی بو سونگھنے کی وجہ سے دفعتاً یرقان عارض ہو جاتا ہے، اور اس کے ساتھ متلی، قے، تپ صفراوی،

خفقان اور غشی بھی لاحق ہوتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے دائیں باسلیق کی فصد کھولیں تاکہ مریض ہوش میں آجائے، بارد عطریات مثلاً عطر خس، عطر گلاب وعطر گل وغیرہ سونگھائیں اور ہوش میں آجانے کے بعد زرشک چار ماشہ، خیارین وکاسنی ہر ایک نو ماشہ، آلو بخارا سات دانہ، سب کا شیرہ عرق بیدمشک، عرق کاسنی، گلاب وعرق نیلوفر ہر ایک سات تولہ میں نکال کر، سکنجبین تفاحی علوی خان وشربت نیلوفر دو دو تولہ داخل کرکے پلائیں اور باشوربہ کرائیں، بعدازاں شام کے وقت زہر مہرہ، طباشیر، گرد سماق ہر ایک ایک ماشہ دو تولہ شربت انار میں ملاکر چٹائیں اور اس کے اوپر شربت صندل ترش وسکنجبین سیب لیموئی ہر ایک دو تولہ، عرق بیدمشک نو تولہ میں ملاکر دیں، غذا میں زرشکیہ وسماقیہ کے ساتھ چاول دیں یا پالک مونگ کے ساتھ پکاکر کاغذی لیموں سے ترش کرکے کھلائیں، اسی طرح سات روز عمل کرنے کے بعد آٹھویں روز یہ مسہل دیں—

برگ شاہترہ، تخم کاسنی، عنب الثعلب، گل سرخ، بنفشہ، نیلوفر ہر ایک نو ماشہ، افسنتین چار ماشہ، تخم کشوث سات ماشہ، آلو بخارا گیارہ دانہ، سپستاں چالیس دانہ، سب کو شب کے وقت عرق کاسنی، عرق مکو وگلاب ہر ایک آدھ سیر میں بھگودیں اور صبح جوش دے کر تہائی رہ جائے تو مل چھان کر گلقند چار تولہ، مغز خیار شنبر سات تولہ، ترنجبین چھ تولہ، شربت دینار صندل علوی خان چار تولہ و روغن بادام شیریں سات ماشہ داخل کرکے پلائیں اور پانی کے بجائے عرق کاسنی وگلاب پلاتے رہیں، تبرید کے روز طباشیر وزرورد ایک ایک ماشہ خمیرہ صندل ترش نو ماشہ میں ملاکر چٹائیں اور اس کے اوپر شیرہ کاسنی، مغز تخم کدو ہر ایک نو ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، عرق بیدمشک وکاسنی ہر ایک نو تولہ میں نکال کر دو دو تولہ شربت نیلوفر وشربت سیب داخل کرکے سات ماشہ سبوس اسپغول چھڑک کر پلائیں، اسی طرح تین مسہل دینے کے بعد اگر یرقان کا کچھ اثر باقی ہو تو سولھویں روز مسہل مذکور میں پوست بلیلہ زرد وبلیلہ کابلی، بلیلہ سیاہ، برگ سنا، ریوند خطائی ہر ایک نو ماشہ اور شربت دینار ودیگر اطریفل چار تولہ زیادہ کرکے پلائیں، اور تبرید میں قرص زرشک تین ماشہ، شربت بزوری وشربت کشوث ہر ایک دو تولہ وتخم شربتی سات ماشہ داخل کریں، دوسرے روز عرق بیدمشک کے بجائے تبرید آب کاسنی وآب مکو مروق میں دیں، غذا میں شیرخوار بزغالہ کا گوشت چاول کے ہمراہ دیں اور تین چار روز یہی دوا دینے کے بعد اسے موقوف کردیں، لیکن اس کے بعد بھی ہفتہ عشرہ تک پرہیز

جاری رکھیں۔

یرقان وبائی

پہلے روز قیفال کی فصد کھولیں اور گائے کا دہی گلاب میں ملاکر پلائیں بلکہ گائے کے دہی اور گلاب سے حوض بھر کر اس میں مریض کو گلے تک اتنی دیر بٹھائیں کہ اس پر لرزہ طاری ہوجائے۔ اس کے بعد اسے نکال کر دھنی ہوئی روئی میں گرم کریں اور یہ دوا دیں —— زہر مہرہ، زرشک، گردسماق، صندل سفید، طباشیر، سب کو خمیرہ صندل ترش میں ملاکر چٹائیں اور اس کے اوپر زرشک، خیارین، تخم کاسنی، مغز تخم کدو شیریں ہر ایک نو ماشہ، آلو بخارا، زرد آلو ہر ایک پانچ دانہ، سب کا خیسرہ گلاب، عرق بہار کر عرق کاسنی و عرق نیلوفر ہر ایک سات تولہ میں نکال کر شربت انار و شربت صندل ہر ایک دو تولہ داخل کر کے پلائیں اور صندل سفید، دوغ گاؤ میں گھس کر اس میں کپڑا تر کر کے سینہ و جگر پر رکھیں اور اسے خشک نہ ہونے دیں۔ پانی کے بجائے چھاچھ یا عرق بہار و گلاب پر اکتفا کریں۔ غذا میں پالک و خرفہ دہی کے ساتھ دیں۔ دوپہر کے وقت آب تربوز و ماء القرع شربت نیلوفر کے ساتھ پلائیں۔ گلقند اور تمر ہندی بھی اس باب میں مجربات سے ہے۔

ایک ہفتہ تک مذکورہ بالا تدبیر پر قائم رہنے کے بعد آٹھویں روز تلئین کے لئے مغز خیار شنبر، گلقند، تمر ہندی و روغن بادام پلائیں اور تبرید کے دن زہر مہرہ، جواہر مہرہ، طباشیر ہر ایک ایک ماشہ، سب کو خمیرہ صندل ترش نو ماشہ میں ملاکر چٹائیں اور اس کے اوپر شیرہ تخم زرشک پانچ ماشہ، شیرہ کاسنی، شیرہ تربوز، شیرہ کدو ہر ایک تین ماشہ، چار تولہ شربت بنفشہ کے ساتھ پلائیں۔ غذا میں پالک کا نرم ساگ دیں اور دہی موقوف کر دیں اور دسویں روز کوئی ایسا مسہل دیں جس میں بکثرت تریاقی دوائیں شامل ہوں۔

وبائی یرقان میں اگر بخار نہ ہو تو برگ حنا سبز سات ماشہ یا خشک چودہ ماشہ، تخم کاسنی نو ماشہ دونوں کا خیساندہ قند سفید یا ایک ماشہ نمک طعام داخل کر کے ایک عدد کاغذی لیموں نچوڑ کر پلانا بھی مفید ہے —— بعض اوقات وبائی یرقان اتنا سخت ہوتا ہے کہ تھوک، اور پسینہ میں بھی زردی آجاتی ہے اور مریض کے جسم کے تمام کپڑے زرد ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں شیرہ تخم کاسنی دو تولہ، آب مکو، گلاب ہر ایک نو تولہ اور عرق بہار کرنہ تین تولہ میں نکال کر دو ماشہ نمک لاہوری ملاکر رینی کے مانند سات مرتبہ ٹپکائیں اور تین تولہ سرکہ کہنہ یا ڈیڑھ تولہ سرکہ معطر ملاکر پلائیں —— یرقان کی یہ قسم بھی نہایت سخت ہوتی ہے

اور بسا اوقات مسہل سے فارغ ہونے کے بعد احتباس بول اور نفخ شکم عارض ہو جاتا ہے اور اسی روز یا دوسرے روز موت واقع ہو جاتی ہے! اسی طرح بعض مریضوں کو رقیق اسہال کے ساتھ احتباس بول ہوتا ہے اور ہچکی عارض ہو جاتی ہے جس کے بعد وہ تین روز سے زیادہ زندہ نہیں رہتے، جگر میں سختی، ہچکی، خونی اسہال، زرد پسینہ، یہ تمام عوارض اس مرض میں ہلاکت کی خبر دیتے ہیں۔

یرقانِ بحرانی صفراء کو دفع کرنے میں طبیعت کی اعانت کے لئے آبِ گرم میں بٹھائیں۔ اور سکنجبین تنہا یا شیرہ کاسنی کے ساتھ پلائیں —— کہتے ہیں کہ اسے طبیعت پر چھوڑ دینا چاہئے اور اس کے علاج اور دواء کی طرف ہرگز توجہ نہ دینی چاہئے، لیکن مادہ دفع کرنے میں طبیعت کو مدد دینے کے لئے معتدل حمام میں بھیجنا یا حسب ذیل آبزن میں بٹھانا غیر مناسب نہیں ہے —— گل نیلوفر، گل کاسنی، گل سداہار، گل گڑہل، گل خطمی ہر ایک نو تولہ، برگ حنا، برگ بید سادہ، برگ کاسنی، برگ تمر ہندی ہر ایک پاؤ سیر، سب کو پانی میں جوش دے کر بڑے دیگ میں ڈال کر مریض کو اس میں گلے تک بٹھائیں، اور آبزن میں بیٹھنے کے دوران میں بارد مدرات مثلاً شیرہ تخم کاسنی، شیرہ تخم خیارین، شیرہ مغز تخم کدو ہر ایک نو ماشہ، سکنجبین سادہ چار تولہ پلائیں، اور مندرجہ ذیل نسخہ سونگھائیں —— صندل سفید، کشنیز خشک، تخم کاہو، خشخاش کی ہر ایک تین ماشہ، آب کشنیز سبز، آب عنب الثعلب، آب بید سادہ، روغن گل، روغن یاسمین، گل ارمنی ہر ایک چار ماشہ، سرکہ مقطر ڈیڑھ تولہ، کافور دو ماشہ، بدستور نسخہ مرتب کریں اور مریض کے مسکن کی ہوا قدرے گرم تر رکھیں۔

اگر یرقان برے قسم کے بحران میں واقع ہو جس کے ساتھ بے ہوشی، ہذیان، بخار اور نہایت اضطراب ہو تو مریض کے بچنے کی توقع نہ رکھنی چاہئے، لیکن اگر اس کے اقرباء کی تسکین کے لئے ضرورت معلوم ہو تو ان تدابیر پر عمل کرتے رہیں جو جگر کے سوء مزاج حار مادی کے علاج میں بیان کی گئی ہیں، جگر اور مرارہ کی تبرید کے لئے بارد بزور کے شیرے اور شربت نیلوفر کے ساتھ قرص کافور دیں اور طین مبارک سے مادہ کو کم کریں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ یرقان بحرانی میں جب مرض میں کمی ہو جائے تو یرقان کے علاج کی طرف متوجہ ہوں، چنانچہ اس کے لئے مدرات اور مناسب غسول سے کام لیں، گاہے اسہال کی حاجت نہیں پڑتی اور گاہے صرف حمام

کافی ثابت ہوتا ہے، اگر بول و براز میں رنگینی کم نظر آئے تو سمجھنا چاہیے کہ مادہ غلیظ ہے چنانچہ اس صورت میں اس کا تنقیہ غسولات و معرقات سے کریں۔ مسیحی کا قول ہے کہ بحران کے طور پر پیدا ہونے والے یرقانات میں اکثر دواؤں کی حاجت نہیں ہوتی اور اس میں آب گرم شیریں سے غسل دینا اور روغن بابونہ، روغن یاسمین، روغن شبت و روغن سوسن کے مانند کسی گرم روغن کی مالش کرنا کافی ثابت ہوتا ہے۔

یرقان اسود

بدن کا رنگ متغیر ہوکر سیاہی مائل ہو جانے کو یرقان اسود اور یرقان سندی (سندھی) کہتے ہیں — یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یرقان سیاہ زیادہ تر طحال سے پیدا ہوتا ہے، مگر گاہے جگر سے بھی ہوتا ہے، چنانچہ شیخ کے قول کے مطابق یرقان اسود طحالی کے اسباب کو یرقان اصفر کے اسباب پر قیاس کریں یعنی جس طرح دونوں مجاری کے سدوں سے یا جگر کی بعض قوتوں کے ضعف سے یرقان اصفر پیدا ہو سکتا ہے، اسی طرح سدوں اور ضعف طحال سے یرقان اسود عارض ہوتا ہے — یرقان اسود کبدی گاہے حرارت جگر کی زیادتی سے ہوتا ہے اور گاہے جگر کی برودت کے باعث؛ پہلی صورت میں خون محترق ہوکر سوداء بن جاتا ہے اور بدن میں سوداء کی کثرت ہو جاتی ہے، اور دوسری صورت میں برودت کی زیادتی سے خون میں غلظت اور سیاہی پیدا ہو جاتی ہے، جس سے بدن کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے گاہے یہ برودت یبوست کے ساتھ ہوتی ہے اور گاہے رطوبت کے ساتھ اور گاہے یرقان اسود کبدی جگر کے بارد، صلب ورموں سے پیدا ہوتا ہے۔

رہی یرقان اسود کی وہ قسم جس کے سبب میں تمام بدن داخل ہے تو یہ یا بدن کی شدت حرارت سے پیدا ہوتی ہے جس سے خون میں احتراق پیدا ہو جاتا ہے اور وہ سوداء میں متغیر ہو جاتا ہے، یا یہ قسم بدن کی شدید برودت سے ہوتی ہے جس کے باعث خون میں انجماد اور سیاہی آجاتی ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ یرقان اسود کے اسباب حسب ذیل قسم کے ہوتے ہیں — (۱) اس مجری کا بند ہو جانا جس کی راہ سے سوداء طحال میں جذب ہوتا ہے، جس کے باعث سوداء خون میں مل کر بدن میں سرایت کر جاتا ہے (۲) ان مجاری کا بند ہو جانا جن سے سوداء طحال سے دفع ہوتا ہے اور اس طرح سوداء کی مقدار طحال میں زیادہ ہو جاتی ہے تو وہ

جگر کی طرف رجوع کر کے خون کے ساتھ تمام بدن میں سرایت کر جاتا ہے ،
(۳) طحال کی قوت جاذبہ یا قوت ماسکہ یا دونوں کا ضعیف ہونا اور سودا ر جذب کرنے پر قادر نہ ہونا ؛ جس کے باعث سودا جگر میں رہ جاتا ہے اور خون کے ساتھ تمام بدن میں پہنچ کر رنگ کو سیاہ کر دیتا ہے —— جگر کی قوتوں کے ضعف کا سبب یا سوء مزاج ہوتا ہے یا ورم طحال اور یہ ورم بھی سوء مزاج اور سدہ سے خالی نہیں ہوتا ، (۴) طحال کا ورم حار یا ورم صلب ؛ جس کے سبب سے وہ سودا ر کو جذب نہیں کرسکتا ، (۵) امراض طحال میں بحران کے طور پر سودا ر کا ظاہر بدن کی طرف دفع ہونا ، (۶) جگر میں شدید حرارت ہوتا ؛ جس کے باعث خون محترق ہو کر سودا ر میں تغیر ہو جاتا ہے اور اعضاء میں پہنچ کر یرقان سیاہ پیدا کرتا ہے (۷) جگر میں شدید برودت عارض ہونا جس سے خون میں انجماد اور سیاہی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ خون اعضاء میں پہنچ کر یرقان اسود پیدا کر دیتا ہے۔

طریق تشخیص یرقان اسود کے مذکورہ بالا اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے یہ معلوم کریں کہ یرقان اسود طحالی ہے یا کبدی ، بعد ازاں دونوں کے اقسام کی تشخیص کریں ؛ چنانچہ مریض کی رنگت دیکھیں کہ اس کی سیاہی شدید و خالص ہے یا نہیں ، اگر رنگ نہایت سیاہ ہو اس میں زردی نہ ہو اور بول و براز بھی سیاہی مائل ہو ، براز میں گاہے سیاہ دُرد خارج ہو اور قارورہ گاہے سیاہ ہو ، شکم کی جلد درد کے ساتھ کھنچی ہوئی ہو ، گرانی محسوس ہو ، اکثر طبیعت قبض رہے گر گاہے نرم ہو جائے ، ہضم ردی ہو ، بلاوجہ غم اور وسواس طاری رہے اور گاہے پسینہ میں سیاہی معلوم ہو تو یرقان اسود طحالی ہوگا اور اس صورت میں ورم طحال کی علامتیں پائی جائیں تو یرقان کا سبب یہی ہوگا ، اور طحال کی جگہ مس کرنے سے صلابت محسوس ہو تو اس کا سبب طحال کا ورم صلب ہوگا —— اگر ورم و صلابت کے آثار نہ پائے جائیں تو دائیں یا بائیں پہلو میں گرانی اور تناؤ محسوس ہونے اور یرقان بتدریج پیدا ہونے کی بابت دریافت کریں ، اگر گرانی زیادہ ہو ، بائیں پہلو پر سونا دشوار ہو اور یرقان بتدریج پیدا ہوا ہو اور اس کے ساتھ بدن لاغر اور نبض لطیف ہو تو یرقان کا سبب مجاری کا سدہ ہوگا ، اور اگر گرانی وغیرہ نہ ہو اور اس کے ساتھ آنکھوں کی سفیدی کم رہے اور اشتہا ساقط ہو تو یرقان کا سبب طحال کی قوت جاذبہ کا ضعف ہوگا اور قے و اسہال کے ساتھ سودا ر خارج ہو تو اس کا سبب طحال کی قوت ماسکہ کا ضعف ہوگا —— ورنہ یرقان سے پہلے امراض طحال

میں مبتلا ہونے اور یرقان کے بعد ان امراض میں تخفیف ہو جانے کے متعلق دریافت کریں، اگر مریض اقرار کرے تو یرقان کا سبب امراض طحال کا بحران ہوگا۔

اگر مریض کے بدن کا سیاہ رنگ گہرا و خالص نہ ہو، قارورہ میں خرابی ہو، براز میں زیادہ تر زردی ہو اور پہلے جگر مبتلائے آفت ہوا ہو اور سوداء احتراقی کے دوسرے آثار ظاہر ہوں تو یرقان اسود کبدی ہوگا؛ چنانچہ اس صورت میں اگر سیاہی خفیف مائل بہ زردی ہو تو اس یرقان کا سبب جگر کی حرارت و یبوست ہوگی اور سیاہی و زردی کے ساتھ قدرے سرخی ہو تو اس کا سبب حرارت و رطوبت ہوگی اور سبزی مائل سیاہی ہو تو اس یرقان کا باعث برودت و یبوست ہوگی اور اگر بدن کا رنگ سیاہی مائل فستقی ہو تو یرقان کا سبب جگر کی برودت و رطوبت ہوگی۔

علاج یرقان طحالی سددی کا علاج یہ ہے کہ اگر حالات اجازت دیں تو پہلے بائیں ہاتھ کے اسیلم کی فصد کھولیں، بعد ازاں آب کاسنی سبز مروق و آب عنب الثعلب مروق، سکنجبین بزوری و شربت دینار کے ساتھ پلائیں؛ سوداء کا تنقیہ کریں اور سفوف سوداء کے ساتھ ماء الجبن استعمال کرائیں؛ علاوہ بریں جو تدابیر جگر کے سدہ کی بحث میں بیان کی جا چکی ہیں اور جو سدہ طحال کے علاج میں بیان کی جائیں گی ان سے کام لیں اور قوی قسم کی مفتح معجونیں و قرص استعمال کریں — قرص زرشک کبیر اور قرص کبر بھی اس باب میں مفید ہے، بادیان، کاسنی، بیخ کاسنی، عنب الثعلب، گل سرخ، بادرنجبویہ، مویز منقی، اسطوخودوس، ریوند چینی، افتیمون، مغز فلوس اور گلقند کے مانند مفتح دوائیں؛ سوداء کے اخراج کے لئے ان دواؤں میں ہلیلجات بھی شامل کرتے ہیں۔

اگر قارورہ سیاہ ہو اور اس کے ساتھ بخار ہو تو قرص زرشک صغیر چار ماشہ کوٹ کر شربت انار شیریں ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر آب کاسنی سبز مروق بارہ تولہ، شیرہ تخم خیارین چھ ماشہ و شربت بزوری بارد تین تولہ پلائیں؛ بعد ازاں اس میں شیرہ زرشک چھ ماشہ زیادہ کریں اور جب بخار اور دوسرے عوارض میں کمی ہو جائے تو منضج دے کر یہ مسہل پلائیں — گل نیلوفر پانچ ماشہ، آلو بخارا دس دانہ، تخم کاسنی و خیارین کوفتہ ہر ایک چھ ماشہ، عنب الثعلب، پوست بیخ کبر، سنبل الطیب ہر ایک چار ماشہ، سنا مکی نو ماشہ، سب کو جوش دے کر مغز فلوس پانچ تولہ، گلقند دو تولہ :

ترنجبین چار تولہ وروغن بادام چھ ماشہ زیادہ کرکے پلائیں، دوسرے روز تبرید کے لیے شیرہ تخم کاسنی چھ ماشہ، شیرہ بادیان چار ماشہ، دو تولہ شربت بزوری کے ساتھ دیں یا قرص لک زرشک صغیر چار ماشہ کوٹ کر اس کے ہمراہ آب کاسنی دس تولہ، شیرہ خیارین چھ ماشہ، شیرہ اصل السوس، شیرہ عنب الثعلب ہر ایک چار ماشہ، گلقند دو تولہ، چھ ماشہ اسپغول چھڑک کر پلائیں ——— غذا میں نخوداب اور بزغالہ و مرغ کا شوربا دیں۔

اگر یرقان کا سبب **ضعف طحال** ہو تو شیرہ تخم کشوث، شیرہ انیسون ہر ایک تین ماشہ، گلقند و شربت بزوری کے ساتھ استعمال کرائیں اور قرص گل، قرص کبرہ، قرص ریوند اور ان کے مانند دوسری مقوی طحال دوائیں اسی دواء کے ساتھ استعمال کریں، اور گل سرخ، فوفل، افسنتین و مصطگی، سرکہ و آب عنب الثعلب سبز کے ساتھ طحال پر ضماد کریں، علاوہ بریں ان تدابیر پر کاربند ہوں جو ضعف طحال کی بحث میں بیان کی جائیں گی۔

اگر یرقان اسود کا سبب **ورم طحال** ہو تو اس کے علاج کے لئے اورام طحال کے بحث کی طرف رجوع کریں ——— اور اگر یہ یرقان **بحران** کے طور پر عارض ہو تو طبیعت کی امداد کے لئے سکنجبین پلائیں، آب شیریں سے حمام کرائیں اور بدن پر روغن بابونہ، روغن شبت و روغن سوسن کے مانند لطیف روغنوں کی مالش کریں۔

اگر یرقان اسود کبدی **احتراقی** ہو اور حالات اجازت دیں تو باسلیق یا اسیلم کی فصد کھولیں اور جگر کی حرارت کے تطفیہ و اصلاح کے لئے وہ مبرد دوائیں، غذائیں اور طلاء استعمال کریں جو جگر کے "سوء مزاج حار" اور "یرقان اصفر غلیانی" کی بحث میں لکھی گئی ہیں ——— تبرید کے لئے قرص زرشک صغیر باریک کرکے شربت انار میں ملا کر آب کاسنی سبز مروق دس تولہ، سکنجبین سادہ دو تولہ و گلقند ڈیڑھ تولہ کے ہمراہ دیں، گاہے اس میں شیرۂ خیارین اور گاہے شیرہ زرشک کا اضافہ بھی کرتے ہیں ——— مواد محترقہ کے تنقیہ کے لئے سوداء کا مسہل یا افتیمون و شاہترہ کا مطبوخ اور ماء الجبن پلائیں، گل بنفشہ، نیلوفر، سپستاں، آلو بخارا و تمر ہندی وغیرہ بھی اس نوع میں معمول ہے ——— اگر یرقان اسود کا سبب جگر کا سوء مزاج بارد ہو جو نادر الوقوع ہے تو اس کا علاج جگر کے سوء مزاج بارد سے پیدا ہونے والے امراض کے مطابق کریں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ یرقان اسود طحال میں اگر دموی امتلاء بہت زیادہ ہو تو پہلے بائیں باسلیق کی اور اس کے بعد اسیلم کی فصد کھولیں، بعد ازاں طحال کے عوارض رفع کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اگر اس یرقان کا سبب ان چیزوں سے سوداء کی زیادتی ہو جو اس کی تولید کرتی ہیں تو سوداء خارج کرنے والی دواؤں سے استفراغ کرائیں اور اس کے لئے یہ مطبوخ افتیمون مفید ہے — ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی ہر ایک تین تولہ، شاہترہ، اسقولوقندریون (یا اس کے بدلے اسقیل یعنی جنگلی پیاز) بسفائج، فقاح کبر ہر ایک ڈیڑھ تولہ، بیخ کرفس، بیخ بادیان ہر ایک دو تولہ، خربق سیاہ سات ماشہ، سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں اور چوتھائی رہ جائے تو اس میں ڈیڑھ تولہ افتیمون ڈال کر خفیف جوش دے کر اتار لیں۔ اس کے بعد صاف کر کے سوا دو ماشہ ایارج فیقرا کے ساتھ پلائیں، یا ہلیلہ سیاہ، افتیمون، نمک ہندی، مغاریقون، پوست بیخ کبر سب کو کوٹ چھان کر گولیاں بنا کر استعمال کریں اور مادہ کے استفراغ کے بعد شیر شتر یا سکنجبین بزوری سے بنا ہوا ماء الجبن پلائیں — اگر طحال میں ورم حار ہو تو مسخنات کے استعمال میں زیادتی نہ کریں اور اگر سدے ہوں تو قوی قسم کی مفتح دوائیں برتیں — اگر ضعف طحال سے ہو تو طحال پر بغیر نشتر کی سنگیاں کھنچوائیں، ریاضت کرائیں اور مقوی طحال ضماد لگائیں، مثلاً افسنتین قردمانا، فقاح اذخر، حاشا، قنطوریون، بیخ کبر، ہر ایک ایک حصہ، گل سرخ دو حصہ، حنظل ڈیڑھ حصہ، اشق سات حصہ، سب کو کوٹ چھان کر بدستور ضماد کریں اور جب اسے جدا کرنے لگیں تو اس کی جگہ کو ایسے سرکہ کہنہ سے دھوئیں جس میں شبت، بورہ، نمک، سداب و پودینہ جوش دیا گیا ہو۔ (شیخ)

اگر یرقان اسود کا سبب جگر کی حرارت ہو تو جگر کا تطفیہ کرنے والی دوائیں دیں اور اگر اس کا سبب جگر کی برودت ہو تو جگر کے سوء مزاج بارد کی مخصوص دواؤں اور خصوصیت کے ساتھ تریاق کبیر سے علاج کریں — اگر اس کا سبب تمام بدن ہو تو پہلے وہ تدابیر اختیار کریں جو جگر کے لئے مذکور ہیں کیونکہ دوا سے پہلے عروق متاثر ہوتے ہیں، اس کے بعد بدن متاثر ہوتا ہے — رہا خود یرقان اسود کا علاج تو اس کے لئے وہی تدابیر ہیں جو یرقان اصفر میں برتی جاتی ہیں مگر اس باب میں یہ تدابیر یرقان اصفر کی نسبت زیادہ قوی قسم کی اختیار کریں۔ (شیخ)

بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ اگر پانچ چھ تولہ تمر ہندی شب کے وقت

پانی میں بھگو دیں اور صبح ملے بغیر اس کا نزلال لے کر تین روز تک پلائیں اور چوتھے روز قوی قسم کی قے لانے والی دوا دیں، مثلاً حنظل تین ماشہ رات کو ایک پاؤ پانی میں بھگو دیں اور صبح صاف کر کے پلانے کے بعد اس کے اوپر قدرے نخود بریاں چبائیں اور عمل میں دیر ہو تو قدرے نمک و آب گرم پلا کر قے میں طبیعت کی مدد کریں، بعد ازاں چار پانچ روز تک سنا، بادیان، اور قند سفید ہر ایک تین ماشہ، سفوف کر کے استعمال کرائیں تو یہ ترکیب یرقان اسود کے لئے مجرب ہے۔

یرقان اسود طحالی میں طحال کا تنقیہ کرنے اور سدے کھولنے کے بعد مروارید و مرجان سوختہ استعمال کرانا مجرب ہے، اور قرص ریوند و معجون مفتح اس باب میں عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ (انطاکی)

ریوند کو پاپک دشتی کی آگ میں جلا لیں اور ہموزن زرد چوب بریاں کے ساتھ باریک کر کے ساڑھے دس ماشہ آب سرد کے ساتھ کھلائیں، یہ ترکیب یرقان اسود کے لئے نہایت مفید و مجرب اور بمنزلہ سیف قاطع کے ہے بلکہ بدن میں کسی سوداوی مرض کو نہیں چھوڑتی ـــــ آنکھوں کی کدورت و سیاہی زائل کرنے کے لئے بسد سرمہ کی طرح باریک کر کے چند روز سلائی سے آنکھوں میں ڈالنا مجرب ہے۔ (حکیم عابد)

یرقان اصفر و اسود

شیخ نے لکھا ہے کہ گاہے بیک وقت دونوں قسم کے یرقان جمع ہو جاتے ہیں جس کا سبب یا یہ ہوتا ہے کہ صفرا بدن میں منتشر ہوتا ہے اور اس کے ساتھ جو خون مخلوط ہوتا ہے اس میں احتراق عارض ہو جانے کے باعث وہ سودا میں منتقل ہو جاتا ہے، اور اس طرح دو خلطیں مرکب ہو جاتی ہیں، یا اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ دونوں پہلو یعنی جگر و مرارہ کی سمت اور اس کے ساتھ طحال کی سمت بھی آفت میں مبتلا ہوتی ہے ـــــ بعض شراح قانون لکھتے ہیں کہ گاہے دو یرقان اس طرح جمع ہو جاتے ہیں کہ پہلے یرقان اصفر عارض ہوتا ہے، بعد ازاں اس صفراء کا کچھ حصہ محترق ہو جاتا ہے، اور اس کے ساتھ قدرے خون مل کر سودا میں منتقل ہو جاتا ہے اور اس سے یرقان اسود پیدا ہو جاتا ہے یا دونوں کا اجتماع اس طرح ہوتا ہے کہ بدن میں صفراء و سوداء دونوں کی کثرت ہوتی ہے، اور دونوں ہی ظاہر بدن کی طرف مندفع ہوتے ہیں، تو بدن کی رنگت میں دونوں کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔

شیخ کے قول کے مطابق اس کا علاج یہ ہے کہ اگر امتلاء ہو اور فصد کی حاجت محسوس ہو اور حالات اجازت دیں تو یکبارگی یا چند روز کے فاصلہ سے دونوں ہاتھوں کی فصد کھولیں اور یرقان کی دونوں قسموں کی تدابیر مرکب کر کے استعمال کریں، چنانچہ ایسا مطبوخ پلائیں جس میں افسنتین، افتیمون داخل ہو، آب برگ ترب، آب برگ بید، آب برگ جھاؤ ہر ایک چار تولہ، آب عنب الثعلب آٹھ تولہ، آب برگ کبر پانچ تولہ، سب کو یکجا کر کے جوش دیں اور تین تولہ خیار شنبر مل چھان کر ایک ماشہ ایارج فیقرا ایک ماشہ زعفران اور چھ رتی سقمونیا مشوی داخل کر کے پلائیں، اس کے بعد دو روز توقف کر کے ماء الجبن و سکنجبین دیں ——

غذا میں خفیف اشیاء، کنکریلی سرزمین کے بہتے پانی کی مچھلی، چوزہ مرغ کا شوربا اور سبزیوں میں سے کاسنی و کرفس مدبر اور سرکہ کے ساتھ کبر (کریل) دیں۔

استفراغ کے لئے ایسا مطبوخ پلائیں جس میں سوداء و صفراء دونوں کا اخراج کرنے والی دوائیں داخل ہوں مگر سوداء زیادہ ہو تو طحال کی طرف زیادہ توجہ کریں اور صفراء غالب ہو تو جگر کی مدد زیادہ کریں —— اگر آبہائے مذکورہ کے نسخہ میں خیار شنبر کا وزن چھ تولہ کر دیں اور ترنجبین چھ تولہ، گلقند تین تولہ و روغن بادام دو ماشہ کا اضافہ کریں اور سوداء کی دواؤں میں ساڑھے تین ماشہ غاریقون زیادہ کر کے اسے آبہائے مذکورہ میں داخل کرنے کے بجائے ڈیڑھ تولہ سکنجبین ریوندی میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر دواء پلائیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔

حسب ذیل مطبوخ صفراء و سوداء دونوں کے اسہال کے لئے معمول و مفید ہے —— ہلیلہ زرد چھ تولہ، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی ہر ایک تین تولہ، بیخ کرفس، بادیان ہر ایک سوا دو تولہ، شاہترہ دو تولہ، خربق سیاہ ساڑھے دس ماشہ، بسفائج چودہ ماشہ، مویز منقی چھ تولہ، آلو بخارا تین دانہ، عناب بیس دانہ، تمر ہندی چھ تولہ، سب کو ڈھائی سیر پانی میں جوش دیں، اور آدھ سیر رہ جائے تو ڈیڑھ تولہ افتیمون داخل کر کے مل چھان کر مناسب مقدار میں ایارج فیقرا و غاریقون کے ساتھ پلائیں۔ (ابوسہل)

سوء مزاج طحال

تمام اعضاء کی طرح طحال میں بھی سوء مزاج مفرد و مرکب کی تمام قسمیں عارض ہوتی ہیں —— طحال کے سوء مزاج کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ بسیط مرض

سے غلبۂ تشنگی اور بائیں جانب کی سوزش کے متعلق دریافت کریں، اگر وہ اثبات میں جواب دے اور اس کے ساتھ قارورہ اور براز سیاہی مائل سرخ ہو، نبض سرعت و طول میں مختلف ہو، چہرہ کا رنگ سیاہی مائل زرد ہو، لمس گرم ہو، بھوک بند اور بدن لاغر ہو تو یہ سوءِ مزاج حار ہوگا —— اگر مریض تشنگی و التہاب کا اقرار نہ کرے اور لمس بارد ہو تو بھوک اور ہضم کی حالت پوچھیں، اگر وہ بتائے کہ بھوک بند اور ہضم خراب ہے اور اس کے ساتھ قراقر، ڈکاروں اور آب دہن کی کثرت ہو تو یہ سوءِ مزاج بارد ہوگا —— ورنہ طحال کو مس کریں، اگر وہ نرم ہو اور اس کے ساتھ اس میں گرانی محسوس ہو، بدن میں ترہل ہو، بدن کی رنگت سیاہ ہو، زبان سیاہی مائل سفید ہو، قارورہ میں سیاہی نہ ہو، نبض میں غلظت ہو اور ہضم فاسد ہو تو یہ سوءِ مزاج رطب یا حار رطب ہوگا، اور اگر طحال کو مس کرنے میں صلابت محسوس ہو اور اس کے ساتھ بدن لاغر و سیاہ ہو، قارورہ صاف ہو، طبیعت قبض رہے اور نفس پر خوف و غم طاری رہے تو سوءِ مزاج یابس ہوگا اور اگر سوءِ مزاج بارد و رطب دونوں کے آثار پائے جائیں تو طحال ان دونوں میں مبتلا ہوگا۔

کہتے ہیں کہ تشنگی کم ہونا، غلظت کے ساتھ قارورہ کا سبزی و سیاہی مائل سفید ہونا، متلی آنا، سوءِ ہضم کے باعث بھوک زیادہ ہونا، اور نبض میں سستی اور نرمی پایا جانا بھی سوءِ مزاج بارد رطب و بارد یابس کی نشانی ہے —— طحال کی صلابت اور اس کی غلظت سوءِ مزاج بارد یابس کے تابع بھی ہوتی ہے —— طحال میں گرانی محسوس ہونا، طحال کی جگہ پھنسیاں نیا تیج پیدا ہو جانا یا اس کا صلابت کے ساتھ باہر نکل پڑنا اور کسی خلط کے غلبہ کی علامات موجود ہونا، سوءِ مزاج مادی کی دلیل ہے۔

شیخ کے قول کے مطابق طحال کے سوءِ مزاج کا اصول علاج تقریباً سوءِ مزاج جگر کے علاج کے مانند ہے، فرق صرف یہ ہے کہ طحال کے لئے زیادہ قوی اور زیادہ سریع النفوذ دوائیں اختیار کی جاتی ہیں —— نجندی نے لکھا ہے کہ برگ بید سایہ میں خشک کرکے کوٹ چھان کر روزانہ صبح کو اس میں سے سات ماشہ قند سفید کے ساتھ دینا طحال کے سوءِ مزاج کے لئے علی الاطلاق سودمند ہے، اسی طرح سبوس گندم سرکہ میں جوش دے کر اس میں نمدہ تر کرکے مقام طحال پر باندھنا نہایت مفید ہے —— پوست بیخ کبر اور افتیمون ہر ایک ساڑھے دس ماشہ کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر کھلانا بھی نافع ہے۔

علاج سوء مزاج حار: اگر یہ سوء مزاج سادہ ہو تو اس کو بدلنے کے لئے عرق کاسنی و عرق مکوہ سات سات تولہ میں چار تولہ سکنجبین سادہ داخل کرکے پلائیں اور اگر مزاج میں حرارت زیادہ ہو تو اس میں نو ماشہ شیرہ خرفہ بھی شامل کریں۔ غذا میں پالک اور مونگ مقشر، سرکہ سے ترش کرکے چاول کے ہمراہ کھلائیں ـــــ اور اگر سوء مزاج حار مادی ہو اور شرائط اجازت دیں تو بائیں جانب کی باسلیق و اسیلم کی فصد کھولیں۔ اور آب کاسنی و آب عنب الثعلب مروق ہر ایک سات تولہ میں سکنجبین لیمونی چار تولہ داخل کرکے پلائیں اور سکنجبین کے ساتھ آب برگ بید پلانا بھی مفید ہے۔ طبیعت کی تلیین کے لئے مطبوخ ہلیلہ و مغز فلوس اور مطبوخ افتیمون فواکہی وغیرہ سے کام لیں۔ بعد ازاں اگر حرارت زیادہ ہو تو مزاج کی تعدیل کے لئے قرص طباشیر ملین آبہائے مذکورہ اور شربت بزوری بارد کے ساتھ استعمال کریں۔ اور بارد ضماد مثلاً آرد جو، برگ خرفہ و کاسنی سبز سب کو سرکہ میں ملا کر طحال پر ضماد کریں، یا لبلاب سرکہ کے ساتھ پکا کر آرد جو ملا کر ضماد کریں۔ سبوس سرکہ میں جوش دے کر یا انجیر سرکہ میں پکا کر طلاء کرنا بھی سود مند ہے ـــــ غذا میں بزغالہ کا قلیہ پالک، چقندر کے ساتھ پکا کر آب لیموں کاغذی اور سرکہ سے ترش کرکے روٹی کے ہمراہ دیں ـــــ سادہ حرارت میں اکثر فصد و اسہال کی ضرورت نہیں ہوتی اور صرف تبرید و تعدیل کافی ثابت ہوتی ہے۔

جالینوس کے قول کے مطابق سفوف خرفہ، آب کاسنی سبز و سکنجبین میں حل کرکے پلانا اس باب میں دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

سوء مزاج بارد: تسخین کے لئے سکنجبین بزوری چار تولہ، عرق بادرنجبویہ و عرق شاہترہ ہر ایک سات تولہ میں ملا کر پلائیں۔ اور قرص کبر استعمال کرائیں اور طحال پر انجیر فشک، برگ سداب، پوست بیخ کبر، ثمر طرفا، اسقولوقندریون، پیاز عنصل، مغز بادام تلخ، برگ غرب سب کو کوٹ کر سرکہ میں ملا کر ضماد کریں۔ آب عرب، تریاق اربعہ اور گلقند بھی اس باب میں مفید و مجرب ہے۔ غذا میں مرغ و گوشت گرم مسالے کے ساتھ پکا کر سرکہ سے ترش کرکے پلائیں۔

اگر طبیعت قبض ہو یا سوء مزاج مادی ہو تو ماء الاصول پلانے کے بعد مناسب مطبوخ مسہل دیں یا یہ نسخہ: بیخ کاسنی، پوست بیخ بادیان، ہر ایک نو ماشہ، بیخ کبر، بیخ کرفس ہر ایک پانچ ماشہ، تخم کشوث، تخم کاکنج، ہر ایک چار ماشہ، تخم کاسنی، بادیان ہر ایک نو ماشہ، مویز منقی دو تولہ،

ب کو جوش دے کر گلقند چار تولہ و سکنجبین بزوری اصولی دو تولہ داخل کر کے سات آٹھ روز پلائیں۔ بعد ازاں تنقیہ کے لیے حب اسطوخودوس اور مطبوخ افتیمون ریوندی دیں اور مزاج کی تعدیل کے لئے قرص کبر استعمال کرائیں، علاوہ بریں انجیر خام، برگ سداب، بیخ کبر، پیاز عنصل، برگ گزر، برگ مکو، مغز بادام تلخ ہر ایک سات ماشہ، سرکہ، آب کبر، آب طرفا و آب مکو سبز میں ملا کر ضماد کریں اور غذا میں مرغ کے شوربے کے ساتھ روٹی دیں۔

سوء مزاج رطب مجفف دوائیں مثلاً قرص لک، ماءالعسل کے ساتھ دیں، اور پودینہ، بورق، سداب و ثمر طرفا کوٹ کر سرکہ تیز کے ساتھ ضماد کریں —— اگر سوء مزاج مادی ہو تو مطبوخ تربد اور حب ایارج سے تنقیہ کریں، اور تعدیل کے لئے قرص زرشک ریوندی و شربت بزوری حار دیں، اور ست دانا بیخ مذکورہ اجزاء کے ساتھ ضماد کریں، غذا میں نخوداب یا قلیہ مرغ کا کباب کھلائیں —— طبیعت کی تلیین کے لیے حب افتیمون یا حب ایارج تو قایا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

سوء مزاج یابس ترطیب کے لئے سکنجبین افتیمونی و شربت نیلوفر چار تولہ، نو تولہ عرق شیر میں یا سات سات تولہ عرق نیلوفر و عرق گاؤزبان میں ملا کر پلائیں یا شربت بنفشہ، شربت خشخاش و شربت نیلوفر، ماءالقرع و ماءالخیار کے ساتھ دیں اور مرطب طلاء مثلاً مغز تخم کدو، مغز تخم خربزہ، تخم خرفہ، تخم خطمی ہر ایک تین ماشہ سب کو باریک کر کے لعاب تخم مرو، شیر دختر و روغن بنفشہ ہر ایک ایک تولہ میں ملا کر طحال پر رکھیں اور اسے خشک نہ ہونے دیں بلکہ شیر بز سے تر کرتے رہیں؛ غذا میں بزغالہ کے شوربے کے ساتھ کشتہ گیلانی دیں اور دوسری مرطب غذائیں کھلائیں —— اگر یبوست مادی ہو تو تنقیہ کے لیے سفوف لاجورد و حب لاجورد کے ساتھ ماءالجبن دیں اور مطبوخ افتیمون پلائیں، بعد ازاں عرق شیر، شربت انارین و تخم خرفہ کے ہمراہ خمیرہ صندل ترش استعمال کرائیں۔

سوء مزاج مرکب اگر سوء مزاج حار رطب ہو تو لیمی سکنجبین بزوری پلائیں جس میں پوست بیخ کبر داخل ہو اور جگر پر ایسے ضماد لگائیں جن میں تبرید کے ساتھ لطف کی خاصیت بھی ہو، مثلاً گل سرخ، ثمر طرفا، مغاث اور صندل آب طرفا و سرکہ کے ساتھ ضماد کریں، اور ان تدابیر کو ترکیب دے کر استعمال کریں جو سوء مزاج حار مفرد و رطب مفرد میں بیان کی گئی ہیں۔

اگر سوء مزاج حار یابس ہو تو مبرد و مرطب شربت مثلاً شربت

نیلوفر، شربت بنفشہ، شربت عناب، شیرۂ خرفہ کے ساتھ سکنجبین اور ماء الجبن پلائیں، طحال پر ایسے سرد و مرطب ضماد لگائیں جن میں آب برگ عنب الثعلب، آب عصا الراعی، آب برگ کدو، آب برگ بارتنگ، آب برگ بید اور لعاب اسپغول داخل ہو؛ علاوہ بریں ان تدابیر سے کام لیں جو طحال کے سوء مزاج حار سادہ و یابس سادہ کے لئے بتائی گئی ہیں۔

اگر سوء مزاج بارد رطب ہو تو تسکین و تجفیف کی تدبیر کریں، ان تدابیر کی ترکیب سے کام لیں جو سوء مزاج بارد سادہ و رطب سادہ کے لئے بیان کی گئی ہیں ——— اور اگر سوء مزاج بارد یابس ہو تو ان تدابیر پر عمل کریں جو طحال کے سوء مزاج بارد مفرد و سوء مزاج یابس مفرد کے لئے درج کی گئی ہیں؛ علاوہ بریں طحال کی صلابت رفع کرنے کی بھی کوشش کریں۔

ورم و صلابت طحال

شیخ کے قول کے مطابق طحال میں ورم حار بہت کم عارض ہوتا ہے اور اگر عارض ہو تو زیادہ روز تک اپنی حالت پر باقی نہیں رہتا بلکہ اس میں بہت جلد صلابت پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ طحال کی غذا کے لئے جو خون اس میں پہنچتا ہے وہ غلیظ ہوتا ہے اور ورم میں جمع ہونے کے بعد اس میں مزید غلظت پیدا ہو جاتی ہے جس سے ورم میں صلابت آجاتی ہے ——— اگر طحال میں ورم حار عارض ہو تو وہ اکثر دموی ہوتا ہے اور شاذ و نادر صفراوی ——— مطحول اس شخص کو کہتے ہیں جس کے طحال میں صلابت ہو، خواہ اس کا سبب جوہر طحال کی غلظت ہو اور یہ ورم کی حد کو نہ پہنچی ہو یا اس کا سبب ایسا ورم صلب ہو۔

طریق تشخیص اورام طحال کی قسموں کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر بائیں پسلی کے نیچے چھونے سے ورم محسوس ہو اور اس کے ساتھ مقام طحال میں درد، گرانی اور تناؤ معلوم ہو، سوزش و تشنگی غالب ہو، گرم بخار ہو جس میں ہو تیسرے روز شدت ہو جائے، رنگ سرخی مائل ہو، نبض سریع اور قارورہ سیاہی مائل اقتم ہو اور طحال کے بالمقابل جلد پر سرخی نمودار ہو تو یہ ورم دموی ہوگا ——— اگر ورم و درد کے باوجود گرانی اور تمدد کم ہو، سوزش اور تشنگی بہت زیادہ ہو، تپ حادّ غب کے ساتھ شدت اختیار کرے، آنکھوں، زبان اور تمام بدن کی رنگت قدرے سیاہی مائل زرد ہو گئی ہے، مقام طحال کی جلد پر پھنسیاں پیدا ہو جائیں یا یرقان اسود عارض ہو جائے تو یہ ورم صفراوی ہوگا۔

اگر طحال کا حجم بڑھ گیا ہو، ورم نرم ہو، درد زیادہ نہ ہو، چہرہ کی رنگت قدرے سیاہی مائل سفید ہو، آنکھوں اور زبان کا رنگ سفید ہو، پلکوں میں تہبج ہو، نبض سست ہو، قارورہ سفید، ہضم خراب اور براز سیاہی مائل ہو تو یہ ورم بلغمی ہوگا ——— اور طحال میں سختی اور گرانی محسوس ہو اور اس کے ساتھ بخار لازم نہ ہو بلکہ چوتھے روز کے دورہ کے ساتھ یا بغیر کسی نظام کے بخار آئے، غذا کے بعد سخت بے چینی اور تکلیف ہو، ہضم خراب اور طبیعت نرم ہو، بدن کا رنگ سیاہی اور سبزی کی طرف مائل ہو، گردن پتلی ہو، نبض تیز ہو، حلقوم کی دونوں شریانوں میں ضربان لاحق ہو، بھوک زیادہ لگے، ہتھیلیاں اور تلوے گرم رہیں، طبیعت پر غم اور وسواس کا غلبہ رہے، گاہے زبان سیاہ ہو جائے، دانتوں اور مسوڑھوں میں گاہے تآکل عارض ہو جائے تو یہ ورم صلب ہوگا۔

صاحب کامل کا قول ہے کہ ہر قسم کے ورم اور عظم طحال میں بدن کا لاغر ہو جانا ضروری ہے ——— چنانچہ بقراط نے کہا ہے جب طحال بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے تو تنفس میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے، شکم بڑا ہو جاتا ہے، جگر ضعیف ہو جاتا ہے اور اس سے اکثر استسقا پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج ورم دموی فصد کی شرائط موجود ہوں تو بائیں ہاتھ کی باسلیق اور اس کے بعد اسیلم کھولیں، بعد ازاں تلیین کے لئے فلوس خیار شنبر، آب کاسنی و آب عنب الثعلب وغیرہ میں حل کرکے پلائیں اور تبرید کے لئے صرف آبہائے مذکور، قند سفید یا دو تولہ سکنجبین کے ساتھ دیں یا قرص طباشیر و قرص زرشک، بنفشہ، گل سرخ و پوست بیخ کبر کے مطبوخ و سکنجبین کے ہمراہ دیں، آب تمر ہندی و شیرہ خرفہ بھی مفید ہے اور آرد جو، برگ گز، گل سرخ، صندل، آب سدا بہار، آب عنب الثعلب اقاقیا، شیاف مامیثا، کشنیز تر ان میں سے جو دوائیں دستیاب ہو سکیں سرکہ میں ملا کر طحال پر ضماد کریں، یا بنفشہ، نیلوفر، خطمی، آرد جو، مکو، صندل سفید، گل ارمنی ہر ایک سات ماشہ، سرکہ کے ساتھ ضماد کریں، اور حسب حاجت ان تدابیر سے بھی کام لیں جو طحال کے سوء مزاج حار میں بیان کی گئی ہیں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ طحال کے گرم ورموں کا علاج تقریباً جگر کے گرم ورموں کے مانند ہوتا ہے، مگر اس میں قبض کی رعایت کرنے کی چنداں حاجت نہیں ہوتی لیکن زیادہ تبرید و تسخین میں ضرور احتیاط برتنی چاہئے تاکہ مادہ میں غلظت و صلابت نہ پیدا ہو، جگر اور طحال دونوں ہی میں اس کی صلاحیت ہے کہ ان کا ورم حار، ورم صلب میں منتقل ہو جاتا ہے ——— سرکہ طحال کے تمام امراض میں مفید ہے،

اس لئے امراض طحال کی تمام دوائیں سرکہ کے ساتھ استعمال کریں؛ تخم فرنجمشک سات ماشہ، سرکہ کے ساتھ پلانا طحال کے ورم و صلابت کو تحلیل کرنے کے لئے نہایت سود مند ہے ـــــ غذاء میں وہی اشیاء دیں جو جگر کی بحث میں تجویز کی گئی ہیں۔

ورم صفراوی صفراء کے تنقیہ کے لئے ماء الفواکہ پلائیں اور ہلیلہ زرد، شاہترہ و تخم کشوث کا مطبوخ، سکنجبین ملا کر دیں اور بارد دوائیں مثلاً آردجو، تخم خطمی و کاسنی، آب کاسنی و سرکہ کے ساتھ طحال پر ضماد کریں ـــــ زرشک، تخم خرفہ، مغز تخم خیار، مغز تخم کدو، مغز تخم خربزہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، صمغ عربی ساڑھے تین ماشہ، گل سرخ سات ماشہ، طباشیر، صندل سفید، ہر ایک پونے دو ماشہ، تخم کاسنی چودہ ماشہ، زرشک کو سرکہ و گلاب میں حل کرکے باقی دوائیں کوٹ چھان کر ملائیں، یہ کل سات خوراکیں ہیں، چنانچہ سات روز تک ایک ایک خوراک آب کاسنی و سکنجبین کے ساتھ کھلائیں؛ باقی تدابیر ورم دموی کے مطابق اختیار کریں اور حسب حاجت ان تدابیر سے کام لیں جو طحال کے سوء مزاج حار یابس کے لئے بتائی گئی ہیں۔

ورم بلغمی اگر طحال کا ورم بلغمی ہو تو نضج و تحلیل کے لئے یہ ماء الاصول پلائیں ـــــ بیخ اذخر، بیخ کبر، بیخ کرفس ہر ایک پانچ ماشہ، بیخ بادیان، بیخ کاسنی، فوہ، عنب الثعلب ہر ایک سات ماشہ، تخم فنجنکشت، شکاعی، بلنا درنہ ہر ایک تین ماشہ، مویز منقی دو تولہ، انجیر زرد سات دانہ، سب کو جوش دے کر چار تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں، اور سات آٹھ روز کے بعد شب کو حب ایارج و حب اسطوخودوس ہر ایک چھ ماشہ کھلا کر صبح سنائے مکی ایک تولہ، ہلیلہ سیاہ ڈیڑھ تولہ، تربد سفید سات ماشہ، ریوند خطائی پانچ ماشہ، زنجبیل ڈیڑھ ماشہ، مغز فلوس خیار شنبر چھ تولہ، آلو بخارا سات دانہ، ترنجبین چار تولہ شربت دینار دو تولہ، روغن بادام چار ماشہ، یہ تمام اجزاء مذکورہ بالا مطبوخ میں زیادہ کرکے پلائیں؛ دوپہر کو نخود آب اور شام کو مرغ کے شوربے میں روٹی چور کرکے کھلائیں؛ دوسری صبح مذکورہ ماء الاصول میں تودری سرخ یا حرف پانچ ماشہ اور شربت بزوری حار تین تولہ داخل کرکے پلائیں اور اسی طرح تین مسہل دینے کے بعد مزاج کی تعدیل کے لئے معجون طحال تالیف شیخ استعمال کرائیں اور اس کے ایک ہفتہ کے بعد حسب ذیل مطبوخ شروع کریں جو جرجانی کی تالیف ہے اور طحال کے ورم دموی و ورم بلغمی، دونوں میں نہایت مفید ہے ـــــ ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ ہر ایک ساڑھے دو تولہ، شاہترہ دو تولہ، کزمازج، اذخر کبر ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تخم کاسنی

تخم کشوث ہر ایک پونے دو ماشہ، آلو سیاہ و تمر ہندی بقدر حاجت سب کو جوش دے کر متواتر تین چار روز پلائیں، اگر اس میں شربت مسہل چار تولہ داخل کریں تو زیادہ بہتر ہے۔

بلغم کے تنقیہ کے لئے مطبوخ الہلیلہ میں تربد و غاریقون زیادہ کرکے اس کے ساتھ حب افتیمون دینا بھی مفید ہے ——— تنقیہ کے بعد سکنجبین کے ساتھ قرص کبر، قرص نمکشت، قرص فوہ کی مداومت کریں اور خاکستر چوب انگور، روغن گل و سرکہ میں ملا کر یا انجیر زرد سرکہ میں پکا کر یا بورق سداب و اکلیل الملک نہایت باریک کرکے شہد و سرکہ کے ساتھ طحال پر ضماد کریں اور مریض کی طاقت کے مطابق یہ ضماد طحال پر رہنے دیں، بعد ازاں اسے دور کرکے شبت و سبوس گندم کے جوشاندہ سے دھوئیں، خاکستر سرگین بز تین حصہ، خاکستر بیخ کبر ایک حصہ، سرکہ کے ساتھ طلا کرنا نہایت مؤثر ہے ——— انجیر خام صحرائی تین تولہ، برگ گز سات ماشہ، سرکہ میں اس قدر پکائیں کہ گل جائے، بعد ازاں مل چھان کر عقل، اشق، سہاگہ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، سداب، اشنہ، کزمازج ہر ایک سوا دو ماشہ، برگ گز خشک، برگ سرو ہر ایک تین ماشہ، گوگرد سوا دو ماشہ، سب کو باریک کرکے مطبوخ میں شامل کرکے طحال کو روغن گل سے چرب کرکے ضماد کرنا اس باب میں نہایت قوی ہے۔

غذا میں نخود آب، مرغ اور تیتر، بٹیر کا کباب اور نان کا شوربا دیں، پانی کی زیادتی اور مولد ریاح و مرطب اشیاء سے پرہیز کریں۔

طحال کے بلغمی ورم کا علاج ورم صلب کی بہ نسبت مسہل تدابیر سے بلغم و سودا کا استفراغ کرنا ہے کیونکہ اس کا بلغم سوداوی ہوتا ہے، علاوہ بریں ضماد بھی اس کے علاج میں داخل ہے چنانچہ اکلیل، شبت، قصب الزریرہ اور سداب خشک وغیرہ ضماد کریں۔ (شیخ)

روغن زیتون ڈیڑھ پاؤ میں حنطیانا کوفتہ، صعتر، ایرسا ہر ایک سات ماشہ، اشق، جند بیدستر، صمغ سداب، ہر ایک ساڑھے تین ماشہ ڈال کر جوش دیں اور غلیظ ہو جانے کے بعد صاف کرلیں، یہ روغن طلا کرنا طحال کا ورم بارد تحلیل کرنے کے لئے نہایت مفید ہے اور بسا اوقات پرہیز کے التزام کے ساتھ صرف یہی روغن طلا کرنے سے طحال کا تیج اور ورم بلغمی زائل ہو جاتا ہے۔ (طبری)

ورم صلب اگر خون کا غلبہ ہو تو بائیں ہاتھ کی باسلیق یا اسیلم کی فصد کھولیں بشرطیکہ فصد کی شرائط اس کی اجازت دیں، اور اس کے

چند روز کے بعد، بعد تفتیح کے لئے ایسی سکنجبین بزوری مرکب جس میں پوست بیخ کبر بھی داخل ہو اور نضج کے بعد سوداء کے مسہل اور حب افتیمون سے تنقیہ کریں یا اس کے لئے مطبوخ افتیمون پلائیں — ہلیلجات، فلوس خیار شنبر، افتیمون، غاریقون، قنطوریون دقیق، اسارون، اسطوخودوس، بسفائج، خربق سیاہ، غافث، شاہترہ اور بلبلاب، یہ دوائیں بھی طحال کا تنقیہ کرتی ہیں، اس مقصد کے لئے ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تربد، گل سرخ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، تخم کاسنی چودہ ماشہ، تخم کشوث، افسنتین، انیسون، بادیان ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، افتیمون سات ماشہ، ریوند نو ماشہ، تخم رازیانی ساڑھے تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے سات ماشہ شربت بزوری یا جلاب قندی میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر ایک پیالہ ماء الجبن پلائیں۔

ورم کو تحلیل کرنے کے لئے سداب، پودینہ، ایرسا، سب کو باریک کر کے ایرسا میں ملا کر دوا کریں یا اشق سرکہ میں پگھلا کر ضماد کریں، سبوس گندم سرکہ میں جوش دے کر اور اس میں اشق پگھلا کر طحال پر رکھنا اس باب میں نہایت سود مند ہے اور ورم کو بسرعت تحلیل کرتا ہے۔

تنقیہ کے بعد آب کاسنی سبز مروق، آب عنب الثعلب مروق، سکنجبین و شربت بزوری کے ساتھ پلانا مفید ہے اور قرص کبر یا تریاق کبیر شربت کے ساتھ استعمال کرانا نہایت مؤثر و مجرب ہے۔ دو ماشہ خردل، دو رتی جوکھار یا نمک کے ساتھ کھلا کر اس کے اوپر شیرہ خرفہ و شیرہ خیارین، قند سفید سے شیریں کر کے پلانا طحول کے لئے استاد مرحوم کا معمول ہے۔ انجیر یا عنصل سرکہ کے ساتھ استعمال کرنا ورم طحال کو زائل کرتا ہے — قوہ شرب و ضماد طحال کا تنقیہ کرتا ہے، حمام میں پسینہ لانا بھی اس کے لئے مفید ہے — طحول کے لئے چوزہ مرغ اور تیتر کا گوشت بہترین غذاء ہے۔ چاول اس کے لئے مضر ہے اور تمام غذاؤں میں سرکہ، کبر، کرویا، زعفران و دارچینی داخل کرنا اور شلجم، مولی، لہسن، پیاز اور انجیر کھلانا مفید پڑتا ہے۔

معمولات مطب ذیل میں اساتذہ کرام کے مطب کی چند ترکیبیں درج کی جاتی ہیں، حسب حاجت ان سے کام لیں — اگر صلابت طحال کے ساتھ بخار ہو اور منضج و مسہل سے بخار بالکل زائل نہ ہوا ہو، تو شیرہ اصل السوس، شیرہ بیخ کبر، شیرہ خیارین ہر ایک چار ماشہ، شربت بزوری دو تولہ، خاکشی چار ماشہ، شہد داخل کر کے پلائیں، بعد ازاں اس میں شربت کی بجائے سکنجبین داخل کریں، اس کے بعد

چار ماشہ قرص زرشک صغیر زیادہ کریں اور غذا میں قلیہ کے ساتھ روٹی دیں کیونکہ طحال کے بخار میں خشکہ دینا منع ہے البتہ پلاؤ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اس کے بعد صبح کے وقت شیرہ بادیان، شیرہ عنب الثعلب، عرق شاہترہ میں نکال کر شربت بزوری دو خاکشی داخل کرکے پلائیں، اور سہ پہر کو عرق شاہترہ کے ساتھ اطریفل کشنیزی دیں ـــــ تبرید میں زیادتی کرنا اس باب میں روا نہیں ہے۔

اگر طحال کی صلابت کے ساتھ تیسرے یا چوتھے روز کا بخار، درد شکم، درد سر اور پاؤں میں درد ہو تو اصل السوس چار ماشہ، گل بنفشہ، شاہترہ ہر ایک چھ ماشہ، بیخ کبر چار ماشہ، سب کو جوش دے کر شربت بنفشہ یا شربت بزوری دو تولہ و خاکشی پانچ ماشہ داخل کرکے پلائیں ـــــ بخار کی صورت میں قرص زرشک صغیر چار ماشہ ایک تولہ گلقند میں ملا کر کھلانا اور اس کے اوپر شیرہ بیخ کبر چار ماشہ، شیرہ تخم خرفہ چھ ماشہ، عرق شاہترہ دس تولہ، قند سفید ڈیڑھ تولہ داخل کرکے پلانا بھی مفید ہے ـــــ صلابت طحال کے ساتھ بلغمی بخار ہونے کی حالت میں قرص گل صغیر چار ماشہ گلقند میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر عرق عنب الثعلب و عرق شاہترہ ہر ایک دس تولہ میں چھ ماشہ تخم کاسنی کا شیرہ نکال کر ڈیڑھ تولہ قند سفید داخل کرکے پلائیں اور صبر زردہ، ترمس ہر ایک چھ ماشہ، عنب الثعلب چار ماشہ، گل خطمی تین ماشہ، گیرو دو ماشہ، اور جدوار چار ماشہ، بدستور طحال پر ضماد کریں، گاہے اس ضماد میں عقل، آرد جو اور بیخ کبر بھی داخل کرتے ہیں۔

گاہے مطحول جو کچھ صبح کو کھاتا ہے شام کو قے کر دیتا ہے اور جو کچھ شب کے وقت کھاتا ہے صبح کے وقت قے کر دیتا ہے، اگرچہ یہ عوارض ضعف معدہ میں بھی ہوتے ہیں مگر ضعف معدہ کی صورت میں قے کے ساتھ غذا خارج ہوتی ہے اور طحال کے مریض میں سوداوی مادہ خارج ہوا کرتا ہے، چنانچہ اس صورت میں عنب الثعلب چار ماشہ، تخم کاسنی، گل سرخ ہر ایک چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں اور دوسرے روز گلقند کی بجائے دو تولہ سکنجبین داخل کریں، اغذا میں روٹی دیں اور چاول ہرگز نہ دیں ـــــ طحال میں بارد دوا میں خصوصاً بارد شیرے اسی وقت دے سکتے ہیں جبکہ بخار موجود ہو مگر خوف طحال کے مخصوص ہونے کے باعث تشنگی اور موسم گرم ہونے کی حالت میں بخار کے بغیر دینا بھی روا ہے اور بخار کی صورت میں شیرہ خیارین و شیرہ خرفہ دو خوراک دینا جائز ہے لیکن شیرہ مغز تخم تربوز دینا صرف اسی صورت میں جائز ہے جبکہ صفرا کی حدت

کے آثار موجود ہوں: لکھتے ہیں کرتی الامکان شیرہ کاسنی کے استعمال سے بھی گریز کرنا چاہیے۔

اگر صلابت قے الدم کے ساتھ ہو اور خون ایک سیر تک خارج ہو جائے تو صلابت کی جانب کی باسلیق کھولنے کے بعد منضج و مسہل دیں، اس صورت میں خون آنا فصد سے موقوف ہو جاتا ہے اور دوسرے عوارض مسہل سے رفع ہو جاتے ہیں اس کے بعد اگر صلابت باقی ہے تو ضماد استعمال کریں۔

اگر طحال کی صلابت، نزلہ و بخلہ کے ساتھ ہو تو اطریفل کشنیزی کھلا کر اسطوخودوس، شاہترہ، عنب الثعلب، بیخ کبر ہر ایک چار ماشہ، سب کو جوش دے کر شربت بنفشہ و فاکشی داخل کر کے پلائیں؛ بعد ازاں اس جوشاندہ میں پرسیاوشاں چار ماشہ اور خیارین کوفتہ چار ماشہ زیادہ کریں — اگر طحال کی صلابت کے ساتھ جگر میں بھی صلابت ہو اور بخار بھی ہو تو گل سرخ، گل نیلوفر ہر ایک چار ماشہ، تخم خیارین، تخم کاسنی، بیخ کبر، شاہترہ ہر ایک چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کر کے پلائیں۔

اگر طحال کے ورم صلب کے ساتھ شکم میں نفخ ہو اور ضیق النفس کی شکایت بھی ہو اور بیمار لاغر ہو چکا ہو تو ریوند خطائی چار ماشہ، زنجبیل، مصطگی ہر ایک ڈیڑھ ماشہ، سب کو باریک کر کے تین تولہ شہد میں ملا کر شب کو چٹائیں اور صبح چھ تولہ شیر خشت ڈیڑھ تولہ قند سفید او رقدرے سکنجبین داخل کر کے پلائیں — اگر تخمہ بہت زیادہ ہو اور غذا کے بعد اسہال کی عادت ہو جائے تو طبیلے، فلافلی کا چورن اور نمک سلیمانی تجویز کریں یا سہاگہ بریاں کھلائیں اور زنجبیل، سعد، سلیخہ، ... کبر، عنب الثعلب ہر ایک چار ماشہ، سب کو جوش دے کر ڈیڑھ تولہ قند داخل کر کے پلائیں اور گرمی بہت زیادہ ہو تو اس میں چھ ماشہ خیارین کوفتہ بڑھائیں۔

عرق ساٹھے دس ماشہ کو چھان کر ساڑھے تین ماشہ شکر ملا کر متواتر چند روز سرکہ کے ساتھ کھلانا حکیم علی کا مجرب ہے — مرجان سوختہ ساڑھے تین ماشہ ایک ماشہ کتیرا کے ساتھ کھلانا یا مرجان سوختہ ایک ماشہ ۳ ماشہ شکر اور ڈیڑھ تولہ عرق بہار کے ساتھ ایک ہفتہ تک دینا اس باب میں صاحب تذکرہ کا مجرب ہے۔

حسب ذیل مسہل مریض طحال کے لئے معمولات میں داخل ہے —

گل بنفشہ، پرسیاوشاں، شاہترہ، ہلیلہ سیاہ، پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی ہر ایک چھ ماشہ، عناب پانچ دانہ، اصل السوس، زوفا خشک، گاؤزبان، تخم خطمی، بیخ کبر ہر ایک چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ، سنا مکی ایک تولہ سب کو جوش دے کر

صاف کرکے مغز فلوس خیار شنبر ہر ایک پانچ تولہ، ترنجبین تین تولہ، گلقند چار تولہ روغن بادام چھ ماشہ داخل کرکے پلائیں اور پانی کے بجائے عرق شاہترہ دیں؛ دوسرے مسہل میں حب ایارج نو ماشہ چار گھڑی رات رہے گرم پانی کے ساتھ پلائیں اور صبح بدرقہ کے طور پر مذکورہ مسہل پلائیں۔ مسہلوں کے بعد قرص زرشک صغیر چار ماشہ ایک تولہ سکنجبین میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرۂ تخم کبر و شیرہ اصل السوس ہر ایک چار ماشہ ایک تولہ قند سفید داخل کرکے پلائیں۔

حب طحال جس میں صبر سقوطری و پوست بیخ کبر داخل ہے، کھانسی نہ ہونے کی صورت میں سرکہ کے ساتھ ورنہ مناسب مطبوخ کے ساتھ پلانا ازالۂ طحال کے لئے مجرب ہے۔ اسی طرح عرق آلو علوی خاں، حب کبر، سکنجبین تمی و ریوندی، سفوف کبر، عرق نانخواہ مرکب اور قرص کبر بھی معمول و مجرب ہے۔

انجیر ایک شبانہ روز سرکہ میں بھگو کر پیس لیں اور اس میں چوب انگور سوختہ، پوست بیخ کبر، پشک آہو، گل بابونہ، گل خطمی، اکلیل الملک، عنب الثعلب، صبر سقوطری، سنبل الطیب، سب کو باریک کرکے اس میں ملا کر ضماد کریں ——

اشق ایک تولہ سرکہ انگوری آدھ پاؤ میں آگ پر پگھلا کر پوست بیخ کبر، ریوند خطائی، جدوار، شقیقی ہر ایک ایک ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر اشق کے ساتھ حل کرکے مرہم کے مانند بنالیں اور ایک کپڑے پر لگا کر طحال پر چسپاں کردیں اور اس وقت تک دور نہ کریں جب تک کہ خود سے نہ اتر جائے۔ گاہے اس میں اکلیل الملک، برگ سداب ہر ایک چھ ماشہ زیادہ کرتے ہیں اور گاہے تخم کتان، تخم حلبہ ہر ایک چھ ماشہ اور دو تولہ انجیر زرد بھی داخل کرتے ہیں —— زیرہ سیاہ، زیرہ سفید، قرص بیخ کبر ہر ایک چھ ماشہ، تخم حنظل، ترمس ہر ایک تین ماشہ، بابونہ نو ماشہ، صبر دو ماشہ سب کو زہرہ گاؤ ایک عدد اور سرکہ ڈیڑھ تولہ میں حل کرکے نیم گرم ضماد کرنا اور اس کے اوپر برگ بید انجیر یا پنبہ کہنہ رکھ کر باندھ دینا مجرب ہے ——

اسی طرح سرکہ میں پیس کر ضماد کرنا بھی ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔

تخم ترب کوٹ کر سرکہ یا سکنجبین کے ساتھ کھانا نافع طحال ہے —— جدوار شرباً و ضماداً، اسی طرح گل لبلاب سفید، بیخ مازریون، ملابرسا، تخم تخشت، سکبینج، غافث یہ تمام دوائیں شرباً و ضماداً اس باب میں مفید ہیں۔

ذیل میں طحال کی چند ایسی دوائیں درج کی جاتی ہیں جو اطباء ھند کے معمولات میں داخل ہیں اور راقم کی مجرب و معمولہ بھی ہیں ——

عرق گندھک چند قطرے، پانی یا گلاب میں ملا کر پلانا طحال کی صلابت رفع کرنے

سہاگہ ایک حصہ، خردل تین
اور اشتہا بڑھانے کے لئے بے نظیر ہے ـــــــ
حصہ، دونوں کو کوٹ چھان کر بقدر ایک ماشہ کھلانا اس باب میں بغایت سودمند
ہے اسی طرح نوشادر پونے دو ماشہ آب ترب کے ساتھ پلانا اور گنجد و ترب
بوزن مساوی کوٹ کر گرم کر کے طحال پر ضماد کرنا مجرب ہے ـــــــ کھانسی
نہ ہونے کی حالت میں سرکہ مقطر میں بنا ہوا آم کا اچار روزانہ غذا کے ساتھ کھانا
اور ہر روز ایک بار طحال پر روغن سرشف ملنا اس کی صلابت رفع کرنے کیلئے
بے عدیل ہے ـــــــ ایلوا، سہاگہ بریاں ہر دو بوزن مساوی باریک کر کے
قند سیاہ کے ساتھ بقدر نخود گولیاں بنا کر اس میں سے پونے دو ماشہ سے
ساڑھے تین ماشہ تک شب کو غذا کے ایک گھنٹہ کے بعد کھلانا اور اس کے
اوپر کوئی چیز نہ کھانا اور ترشی اور نفاخ غذاؤں سے پرہیز کرنا صلابت رفع کرنے
کے لئے مجرب ہے۔ اگر روزانہ اس کا استعمال ممکن نہ ہو، تو ایک، دو روز کے فاصلہ
سے کھلائیں، اس میں فلفل سیاہ و حلتیت کا اضافہ کر کے ہر چہار بوزن مساوی
آب گھیکوار میں کھرل کر کے بقدر نخود گولیاں بنا کر دو دو گولی صبح شام کھلانا بھی
طحال کی صلابت اور وجع مفاصل کے لئے معمول ہے ـــــــ حب اشخار
اور حب طحال جس میں شورہ قلمی و شب یمانی داخل ہے اس باب میں معمول ہیں
اسی طرح حب کبر بھی مفید ہے ـــــــ کف دریا، خردل، نوشادر، شورہ قلمی،
گندھک، مرچ سیاہ، سہاگہ بوزن مساوی سب کو کوٹ کر آب گھیکوار میں خوب
کھرل کر کے بقدر کنار دشتی گولی بنا کر ایک گولی نہار منہ کھلانا راقم کے معمولات
میں داخل ہے۔

زنجبیل، سہاگہ بریاں، شب یمانی بریاں، نمک سونچر، نمک سیندھا،
پوست ہلیلہ زرد، شیطرج، اشخار سفید، شورہ قلمی، فلفل سیاہ، نوشادر، زیرہ سیاہ
و سفید، اجوائن، جواکھار، بارتنگ، حلتیت ہر ایک بوزن مساوی سب کو کوٹ کر
آب گھیکوار میں کھرل کر کے بقدر کنار دشتی گولیاں بنا کر ایک ایک گولی صبح
شام دیں ـــــــ فلفل، دار فلفل، پھٹکری بریاں، سہاگہ، نوشادر، اجوائن
دار چینی، نمک سنگ، نمک شور، جواکھار، بارتنگ ہر ایک تولہ، سب کو گھیکوار
کے رس میں دو تین گھڑی کھرل کر کے بدستور گولیاں بنا کر استعمال کرانا بھی سودمند
ہے۔

روغن زرد، پانچ تولہ، قند سیاہ چار تولہ اور قند سے آرد گندم کا حریرہ
بنا کر لہسن کوٹ کر اس کا پانچ تولہ پانی نچوڑ کر ملائیں۔ اور اس کے اوپر حریرہ

کھلائیں، زیادہ سے زیادہ تین روز اس ترکیب پر عمل کرنا مجرب ہے، آب سیر کا وزن کم کرنا مریض کی طاقت اور طبیب کی رائے پر موقوف ہے، راقم نے نصف وزن استعمال کرایا اور اس سے فائدہ ظاہر ہوا، مگر یہ دوا گرم مزاجوں اور نازک طبع لوگوں کو نہیں دینی چاہئے ——— ذرہ بیرۂ گھیکوار استعمال کرانا بھی سختی طحال شکم کے نفخ و درد اور بھوک لگانے کے لئے مجرب ہے، اور شربت برگ فرانش جو اطبار ہند کی تالیف ہے، اس باب میں مفید و معمول ہے لیکن کمزور مریضوں کو یہ شربت بھی نہ استعمال کرائیں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ صلابت طحال کے علاج میں اُس قانون کو فراموش نہ کریں جو صلابت کی تلئین، تحلیل کے لئے وضع کیا گیا ہے تاکہ خلط متحجر نہ ہو، چنانچہ صلابت طحال کا سبب سوداوی خون کی کثرت سے پیدا شدہ سدے ہوں اور مریض کی حالت اجازت دے تو باسلیق و اسیلم کی فصد کھولیں، اس کے بعد بسا اوقات سوداء کے اخراج کے لئے ان چیزوں سے استفراغ کرانے کی ضرورت ہوتی ہے جو یرقان اسود کے علاج میں بیان کی گئی ہیں ——— مذکورہ بالا تدابیر سے فارغ ہونے کے بعد یا ان کی حاجت نہ ہو تو ان کے بغیر ایسی دوائیں استعمال کریں جن میں جلاء و تخفیف کی خاصیت ہو اور زیادہ حرارت نہ ہو، گاہے یہ مقصد مفرد دواؤں سے حاصل ہوجاتا ہے اور گاہے دواؤں کو مرکب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، مفرد دوائیں جن میں یہ خاصیت ہوتی ہے وہ ہیں جن میں تلخی وقبض یا حرارت معتدل اور قبض ہو اور گاہے مفرد دوائیں یہ اثر اپنی خاصیت کی بنا پر کرتی ہیں ——— طحال کی مفرد ادویہ میں سے پوست بیخ کبر سب سے افضل ہے اور یہ اکثر غلیظ، سوداوی و ردی بول خارج کرتی ہے، خصوصاً ترشی کی طرف مائل سکنجبین بزوری کے ساتھ استعمال کرنا اس باب میں نہایت مفید ہے، اسی طرح قنطوریون دقیق اور اس کا عصارہ بھی سود مند ہے، بیخ سوسن اور بیخ کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر روزانہ ایک چمچہ کھلانا، آس، قشدی، لگروتند یا جعدہ سکنجبین کے ساتھ دینا، پیاز عنصل، عصارہ طرفا کے ساتھ استعمال کرانا، حرف، شونیز اور غاریقون سکنجبین کے ساتھ کھلانا، ڈیڑھ تولہ افتیمون، تین تولہ سکنجبین میں ملا کر مکرر استعمال کرنا، یہ تمام دوائیں طحال کا مادہ دفع کرنے اور اسے لاغر کرنے کے لئے مفید ہیں ——— مرکبات میں سے قرص کبر و قرص فنجنکشت سکنجبین کے ساتھ اور قرص ریوند جس میں پوست بیخ کبر داخل ہو، نفخ نہ ہونے کی صورت میں نہایت ترش سرکہ کے ساتھ استعمال کرانا اور بخار نہ ہونے کی حالت میں قرص نوہ و تریاق اربعہ

دینا سود مند ہے۔ (شیخ)

تقیح طحال

شاذ و نادر یہ بھی ہوتا ہے کہ ورم صلب میں ریم پڑ جاتی ہے اور وہ پک کر پھٹ جاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ ورم کے بعد طحال میں شدید درد اور خارش رونما ہوتی ہے اور قارورہ میں ورم کے مانند ریم خارج ہوتی ہے، جس کے باعث قارورہ میں نہایت بدبو ہوتی ہے اور اگر یہ ریم معدہ میں پہونچ جاتی ہے تو قے و اسہال کے ذریعہ سے بھی خارج ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ریم کے تنقیہ کے لئے مدر دوائیں دیں مثلاً شیرہ تخم کشوث چار ماشہ، شیرہ بادیان، شیرہ تخم کاسنی و شیرہ تخم خیارین ہر ایک چھ ماشہ پلائیں یا شیر شتر یا شیر خر استعمال کرائیں یا مزاج کی حرارت و عدم حرارت کے مطابق ماء العسل یا جلاب شکری پلائیں اور دوسرے مدرات مثلاً مغز تخم خیار و مغز تخم خربزہ شربت دینار کے ساتھ دیں یا پرسیاوشاں، تخم خطمی و تخم مرو، خمیرہ بنفشہ کے ساتھ دیں، غذا میں حصیہ (چینے والی غذا) اور چاورسیہ (یا نمبرہ والی غذا) استعمال کرائیں اور ایسے ضماد لگائیں جو طحال کے ورم سوداوی میں مفید ہیں اور تمام قابض اشیاء سے قطعاً احتراز کریں۔

نفخ و ریاح طحال

طحال کے ورم ریحی کو نفخہ کہتے ہیں اس کا سبب سوداوی ریاح ہوتی ہے جو طحال کی جھلی کے نیچے رک جاتی ہے، اور اس ریاح کے تولد کا سبب طحال کے مزاج کی برودت اور اس میں سودا کی کثرت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اکثر طحال کی قوت ہاضمہ و دافعہ کمزور ہوتی ہے ـــــ اس نفخ کی علامت یہ ہے کہ بائیں پہلو کے نیچے نرم ورم کے ساتھ تناؤ اور درد محسوس ہوتا ہے اور یہ ورم انگلی سے دبانے سے دب جاتا ہے، اس سے قراقر پیدا ہوتا ہے اور گاہے ڈکار آجاتی ہے۔

اس کے علاج میں انہیں تدابیر سے کام لیں جو نفخ جگر کے علاج میں بیان کی گئی ہیں، شیرہ تخم کشوث، شیرہ انیسون و شیرہ بادیان کے ساتھ گلقند دینا بھی مفید ہے، ایسا ماء الاصول پلائیں جس میں تخم خجلشت اور سداب داخل ہو، سکنجبین بزوری دینا یا سکنجبین عنصلی، آب بادیان وغیرہ کے ساتھ دیں اور اگر اس کے ساتھ حرارت بھی ہو تو تخم کاسنی، گل سرخ، بادیان کا جوشاندہ، گلقند خاکشی داخل کرکے پلائیں، قرص تماشت اور قرص کبر بھی اس باب میں مجرب ہے اور سفوف مرنج بھی معمول و مجرب ہے، علاوہ ازیں ہر ایسی دوا جو محلل و منفخ ریاح اور مقوی طحال ہو وہ اس باب میں سود مند ہے ـــــ بورہ ارمنی، بلوط، بنفشہ،

سداب، سب کو باریک کرکے سرکہ و شہد کے ساتھ طحال پر ضماد کریں۔ اسپوس سرکہ میں جوش دے کر جگر پر روغن گل لگانے کے بعد ضماد کرنا بہترین تدبیر ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ تمام کاسر ریاح دوائیں مثلاً فنجنکشت، تخم سداب، نانخواہ، حرف اور زیرہ اس باب میں شرباً سودمند ہیں، اور سنگ دیبوں سے تکمید کرنا مفید ہے ــــــ چونکہ نفخ گاہے تحلیل ہو جاتا ہے اور اس کے بعد نفاخ و غلیظ غذائیں تناول کرنے سے دوبارہ عود کر آتا ہے، اس لئے ایسی غذاؤں اور آب سرد سے پرہیز کریں۔

شیخ کے قول کے مطابق طحال پر آگ والی سنگی لگوانا اس باب میں بغایت سودمند ہے، اور مناسب دوائیں استعمال کرنے کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مریض بھوکا رہے، غذا بیکبارگی تناول نہ کرے بلکہ تھوڑی تھوڑی مقدار چند بار میں کھائے اور حتی المقدور پانی نہ پئے بلکہ قدرے رقیق و تلخ قسم کی نبیذ کہنہ پئے اور غذا کے بعد شکم جب تک ہلکا نہ ہو جائے سونے سے پرہیز کرے۔

ضعف طحال

طحال کی قوتیں جب ضعیف ہو جاتی ہیں تو اس کے افعال فاسد ہو جاتے ہیں اور اس کی چاروں قوتوں میں جو قوت ضعیف ہوتی ہے اس سے متعلقہ افعال میں خلل پڑ جاتا ہے ــــــ طحال کی قوتوں کے ضعف کا سبب یا سوء مزاج حار یا بارد ہوتا ہے یا اس کا ورم، زخم اور خراج۔

اگر طحال کی قوت جاذبہ ضعیف ہو اور معدی خون کو جو سوداوی ہوتا ہے جگر سے جذب نہ کر سکے تو سودا خون کے ساتھ تمام اعضاء میں منتشر ہو جائیگا۔ جس سے یرقان سیاہ یا دوسرے سوداوی امراض مثلاً بہق سیاہ، برص سیاہ، کلف، قوبا، ثوقالی، داء الفیل اور مالیخولیا وغیرہ پیدا ہو جائے گا، سفیدی چشم میں تیرگی پیدا ہو جانا، اشتہا کا ساقط ہو جانا، ابتداء میں چہرہ کا رنگ سیاہی مائل زرد ہو جانا اور آخر میں یرقان سیاہ عارض ہو جانا اسی قوت کے ضعیف ہونے کی نشانی ہے ــــــ اگر طحال کی قوت جاذبہ کے ضعف کا سبب سوء مزاج حار ہو اور جگر گرم ہو چکا ہو تو اس سے جذام پیدا ہو جاتا ہے۔

اگر قوت ماسکہ ضعیف ہو تو سودا طحال سے غیر منہضم حالت میں خارج ہو جاتا ہے۔ چنانچہ معدہ میں پہنچ کر متلی اور سوداوی قے پیدا کرتا ہے، امعاء پر اثر کر کے سوداوی اسہال لاتا ہے۔ علاوہ بریں یہ سودا جس عضو میں بھی پہنچے

اس میں سوداوی ورم اور سوداوی امراض پیدا کرتا ہے اور آنکھ کی سفیدی اس کو مکدر ہو جاتی ہے۔

اگر طحال کی **قوت ہاضمہ** ضعیف ہو جائے اور سودا اس میں بخوبی ہضم نہ ہو بلکہ اس میں نہایت تیز ترشی پیدا ہو جائے تو ایسا سودا معدہ میں پہنچ کر اشتہائے کاذب اور **جوع کلبی** عارض ہوتی ہے، آنتوں میں پہنچے تو سوداوی اسہال آنے لگتے ہیں، دوسرے اعضاء میں سرایت کر جائے تو ان میں سوداوی ورم پیدا ہو جاتا ہے اور اس قسم کا سودا اسفل بدن کی طرف مائل ہو تو اس سے داء الفیل، دوالی اور بواسیر کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے —— اور اگر اس قوت کے ضعف کا سبب سوء مزاج حار ہو، تو سودا میں احتراق پیدا ہو جاتا ہے، اور محترق سودا معدہ یا امعاء میں پہنچے تو ان میں زخم ڈال دیتا ہے، اور اسہال پیدا کرتا ہے اور دماغ میں پہنچ جائے تو اس سے مالیخولیا عارض ہوتا ہے۔

اگر طحال کی **قوت دافعہ** ضعیف ہو تو اس کا سودا دفع نہیں ہوتا اور طحال میں جمع ہو کر ورم و عظم پیدا کرتا ہے اور اس کا مادہ متعفن ہو جائے تو سوداوی بخار عارض ہو جاتے ہیں اور بھوک بند ہو جاتی ہے —— **بسا اوقات** سوداوی امراض کا سبب طحال کا ضعف نہیں ہوا کرتا بلکہ ایسی غذائیں ہوتی ہیں جن سے سودا کی بکثرت تولید ہوتی ہے۔

ضعف طحال کا علاج یہ ہے کہ اگر طحال کی **قوت جاذبہ ضعیف ہو** تو ان تدابیر سے کام لیں جو یرقان اسود کے علاج میں بیان کی گئی ہیں اور تخم کاسنی، بیخ کبر ہر ایک ایک ماشہ دونوں کو باریک کر کے ایک عدد مربا ہلیلہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر شربت بلیون و شربت گاؤزبان ہر ایک دو تولہ عرق شاہترہ، عرق کاسنی و عرق گاؤزبان ہر ایک پانچ تولہ میں حل کر کے تخم بالنگو سات ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ غذا میں گاجر و شلجم کا قلیہ بن چھنے آٹے کی روٹی کے ساتھ دیں اور ماء الجبن استعمال کرائیں۔

اگر **قوت ماسکہ ضعیف ہو** تو اس کا علاج قے و اسہال سوداوی کے مانند کریں اور سودا کے مسہلوں سے تنقیہ کریں۔ بعد ازاں تقویت کیلئے دارو مغسول، طباشیر، گل گز ہر ایک ایک ماشہ، سب کو دو عدد مربا آملہ میں ملا کر دن میں نقرہ پیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر شربت گز و شربت گاؤزبان ہر ایک دو تولہ سات ماشہ تخم شربتی چھڑک کر پلائیں —— قوت جاذبہ و قوت ماسکہ دونوں کے ضعف میں ورزش، سائیکل اور گھوڑے کی سواری یا تھ یا کھرد رے

کپڑے سے مقام طحال کی مالش، طحال کو حرکت دینا اور اس پر آگ والی سینگی لگانا اور مقوی دوائیں ضماد کرنا یہ تمام تدبیریں سود مند ہیں۔

اگر طحال کی قوت جاذبہ میں ضعف ہو تو معتدل گرم تنفیذ دوائیں مثلاً جوارش کمونی، معجون فلاسفہ، خبث الحدیدی، معجون خبث الحدید کبیر، مرّ و دوالمسک اور تریاق فاروق کا استعمال مفید ہے ——— افسنتین، اشنہ، سنبل، کزمازج، قرفہ، نعنا، نقل حاذخر، بیخ کبر، گل سرخ، مقل سب کو باریک کرکے آب برگ طرفا آب سداب بھر کر کے ساتھ ضماد کرنا قوت جاذبہ دماسکہ دونوں کے ضعف کے لئے سود مند ہے۔

اگر طحال کی قوت ہاضمہ ضعیف ہو تو اسے تقویت پہنچائیں، اور اس سے جو مرض پیدا ہو اس کا علاج کریں، مثلاً کثرت اشتہا عارض ہو تو جوع کلبی کا علاج کریں، اسہال ہو تو اسہال سوداوی کے علاج کی طرف رجوع کریں، ورم پیدا ہو تو ورم کا علاج کریں اور مالیخولیا کے عوارض ظاہر ہوں تو اس کے تدارک کی طرف متوجہ ہوں۔

سدۂ طحال

طحال کے سدوں کا سبب اکثر غلیظ فضلات کا اجتماع ہوتا ہے، مگر کبھی ریاح اور کبھی ورم سے بھی طحال کے مجاری بند ہو جاتے ہیں۔ سدۂ خلطی کے ساتھ گرانی پائی جاتی ہے اور ورم کی علامتیں موجود نہیں ہوتیں، سدۂ ریحی میں گرانی نہیں ہوتی مگر شدید تناؤ ہوتا ہے، اور سدۂ ورمی میں ورم کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

اس کے علاج میں بعینہٖ سدۂ جگر کی قوی تدابیر اختیار کریں ——— بادیان، نانخواہ، عنب الثعلب، انیسون، سب کو جوش دے کر قند سفید کے ساتھ پلائیں، یا تخم سداب، نانخواہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، سب کو جوش دیکر صاف کرکے سکنجبین کے ساتھ پلائیں، یا بیخ کبر، تخم فنجنگشت، تخم کرفس، سداب ہر ایک چار ماشہ، قوہ، نمک بادیان، بیخ کاسنی، تخم قرطم، عنب الثعلب ہر ایک نو ماشہ، بیخ کرفس، پرسیاوشان ہر ایک سات ماشہ، سب کو جوش دے کر گلقند عسلی چار تولہ، سکنجبین عنصلی دو تولہ داخل کرکے دیں، غذا میں مرغ کے شوربے کے ساتھ روٹی دیتے رہیں اور سات آٹھ روز کے بعد حب ریوند، خیار شنبر اور شربت دینار سے تنقیہ کریں۔

بعد ازاں تعدیل کے لئے قرص بندو شخ اور سفوف حرف استعمال کرائیں

سکنجبین بزوری کے ساتھ قرص کبر دینا بھی اس باب میں بغایت سود مند ہے۔
اسی طرح قرص نوہ، قرص کجنست، قرص ایرسا، قرص افسنتین اور قرص غافث،
سکنجبین بزوری یا شربت بزوری کے ساتھ دینا بھی نافع ہے ——— تخم کاسنی،
کزمازج ہر ایک ڈیڑھ تولہ، تخم کجنست نو ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے
سات ماشہ سکنجبین بزوری کے ساتھ دینا جگر کے سدے کھولنے کے لئے معمول
و مفید ہے، اسی طرح حسب ذیل قرص بھی اس مقصد کے لئے نامہ منہ میں
——— گندہ، ریوند، انیسون، تخم کرفس، سنبل الطیب، مصطگی، اذخر، قسط، مرمکی،
نانخواہ، اہیل، جنطیانا، اسارون، عصارہ غافث، افسنتین ہر ایک سات ماشہ،
فلفل، زنجبیل ہر ایک ساڑھے تین ماشہ بدستور قرص تیار کر کے اس میں سے سات
ماشہ، مطبوخ رمس کے ساتھ دیں۔

مندرجہ ذیل دوا طحال کے سدہ و صلابت، استسقاء اور معدہ و جگر کے تمام
بارد امراض کے لئے اطباء ھند کی مجربات سے ہے ——— حلیت تین تولہ
نمک سنگ، سہاگہ، زرد چوب، اشخار، دار چینی، نمک سیاہ، جوا کھار ہر ایک چھ
تولہ، برگ آک پختہ جو زرد ہو کر خود بخود درخت سے گر گیا ہو تو عدد تمام ادویہ کو
خوب باریک کر کے ساڑھے بارہ تولہ روغن سرشف اور ساڑھے بارہ تولہ
شیر آک ملا کر برگہائے مذکور پر دونوں طرف طلا کریں اور ان کو دیگ گلی میں
تہ بہ تہ رکھ کر اس کا منہ خمیرے سے بند کر کے گل حکمت کریں اور خشک ہو جانے کے
بعد ہا چک دشتی میں آگ دیں اور جل کر سرد ہو جانے کے بعد کھول کر دوا نکال لیں ہو
یہ خاکستر روزانہ بقدر ایک چٹکی باسی پانی کے ساتھ کھلائیں اور ترشی شیرینی، چرب
اشیاء اور مچھلی سے پرہیز کریں۔

طحال کی پتھری اور ریگ

کبھی طحال میں پتھری (حجارہ) یا ریگ (رمل) بھی پیدا ہو جاتی ہے اور
اس کے اسباب وہی ہوتے ہیں جو حصات گردہ کے ——— اس کی علامت
یہ ہے کہ فصد کے خون یا قارورہ یا بواسیر کے خون میں ریگ خارج ہوتی ہے،
یا طحال میں گرانی، درد اور خلش محسوس ہوتی ہے اور اس کے ساتھ دوسرے
ایسے اعضاء جن میں پتھری پیدا ہو سکتی ہے صحیح سالم ہوتے ہیں، مثلاً گردہ، مثانہ
جگر اور پھیپھڑے سالم ہوں مگر خون یا قارورہ میں ریگ خارج ہو تو یہ اسی امر کی
علامت ہے کہ پتھری یا ریگ طحال میں ہے۔

ریگ کے تنقیہ کے لئے کاسنی، بجھارین، کشوث، بادیان، کاکنج، کرفس، خارخسک، الیسون وغیرہ کا شیرہ پلائیں اور سرکہ کا انجیر و کبر کھلائیں اور طحال پر ضماد کریں، علاوہ بریں دوسرے مدر و مفتح شربت، قیروطیاں اور قطولوں سے کام لیں اور وہ تدابیر اختیار کریں جو سنگ گردہ و مثانہ کی بحث میں بیان کی جائیں گی ۔۔۔۔ پتھری پیدا کرنے والی غذاؤں مثلاً ایسی اشیاء سے پرہیز کریں جن میں خفیف حرارت کے ساتھ لزوجت (لیس) ہو ۔۔۔۔ عرق شیر بھی اس باب میں مجرب ہے اور یہ ترکیب بھی نہایت مفید ہے کہ لاہوری مغسول، بیخ کبر، حجرالیہود ہر ایک ایک ماشہ، سب کو شربت کشوث و سکنجبین عنصلی ایک ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر شیرہ کرفس دو تولہ شیرہ تخم خربزہ و گوکھرو ہر ایک نو ماشہ، گلاب بیس تولہ و عرق مکو دس تولہ میں نکال کر سکنجبین بزوری، ریوندی علوی خان چار تولہ داخل کر کے پلائیں۔

درد طحال

طحال کے درد کا سبب یا سوء مزاج ہوتا ہے، یا تفرق اتصال کے ساتھ ورم عظیم، یا نفخ، یا پتھری اور ان سب سے ہر نوع کا علاج بیان کیا جا چکا ہے ۔۔۔۔ اگر درد طحال کے کنارے، پہلو کے قریب چھونے سے محسوس ہو تو اس کا سبب جھلیوں کے درمیان رکی ہوئی ریاح ہوگی؛ چنانچہ اس صورت میں قبض ہو تو طبیعت کی تلیین کی کوشش کریں، تو فا خشک، پرسیاؤشاں، تخم خطمی، بادیان، عنب الثعلب ہر ایک چھ ماشہ، صعتر فارسی، پوست بیخ کبر ہر ایک پانچ ماشہ، تخم کرفس، حب الرشاد، پودینہ خشک، زیرۂ سفید ہر ایک چار ماشہ، انیسون تین ماشہ، سب کو جوش دے کر صاف کر کے دو تولہ سکنجبین حل کر کے پلانا، طحال کے شدید درد کے لئے مجرب ہے ۔۔۔۔ پوست بیخ کبر، پوست بیخ کرفس، پوست بیخ بادیان، پوست بیخ کاسنی، تخم فنجنکشت، تخم کاسنی، پرسیاؤشان، بیخ اذخر ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، غافث، انیسون، بادیان ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، انجیر چار دانہ، سب کو جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کر کے پلانا طحال کے درد بارد کے لئے سود مند ہے۔ مادہ کے نضج کے آثار ظاہر ہونے کے بعد حب اصطیخیقون اور مطبوخ افتیمون ریوندی سے تنقیہ کریں: بعد ازاں مزاج کی تعدیل اسی تدبیر سے کریں جو طحال کے سوء مزاج بارد میں درج کی گئی ہے ۔۔۔۔ ریوند چینی ساڑھے دس ماشہ، سنبل الطیب نو ماشہ، تختاج اذخر، انیسون، مصطگی، تخم کرفس، کرنب نبطی، مک مغسول:

بیج کبر ہر ایک ایک تولہ، قصب الزریرہ چودہ ماشہ، بیج کرفس، پوست بیخ بادیان، پیاز عنصل ہر ایک ڈیڑھ تولہ، زراوند طویل، فوہ جنطیانا ہر ایک نو ماشہ، عنب الثعلب چودہ ماشہ، منقیٰ تین تولہ، سب کو دو سیر پانی میں جوش دیں، اور آدھ سیر رہ جائے تو مل چھان کر اس میں سے تیرہ تولہ لے کر شہد اور سات ماشہ روغن بید انجیر مرکب داخل کرکے پلائیں، یہ مطبوخ علوی خاں کی تالیف ہے اور درد طحال کی تمام قسموں میں مجرب ہے۔

صبر بارہ تولہ، پوست ہلیلہ زرد، اجوائن، تندھارا ہر ایک تین تولہ، سب کو کوٹ چھان کر بقدر نخود گولیاں بنا کر حسب حاجت استعمال کرنا درد طحال، درد معدہ اور نفخ وقبض کے لئے اطباء ھند کے مجربات سے ہے۔

اگر ورم طحال، حرارت سے عارض ہو تو مطبوخ فواکہ اور خیار شنبر، ہلیلہ زرد تخم کاسنی وکشوث وغیرہ پلائیں، بعد ازاں سکنجبین کے ساتھ قرص طباشیر ملین دیں اور اس سے اصلاح کی صورت نہ نکلے تو حسب ذیل سفوف کے ساتھ ماء الجبن استعمال کرائیں:۔

ہلیلہ زرد ڈیڑھ تولہ، گل سرخ، زرشک ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، طباشیر سات ماشہ، سب کو باریک کرکے اس میں سے سات ماشہ ماء الجبن کے ساتھ کھلائیں، اور اگر درد طحال کے ساتھ بخار بھی ہو تو قرص طباشیر کافوری سکنجبین کے ساتھ کھلائیں۔ (صاحب کامل)

امراضِ امعاء

امعاء، معاء کی جمع ہے جس کو فارسی میں روده اور اردو میں آنت کہتے ہیں۔ امعاء کا جرم عصبی ہوتا ہے — آنتوں کے امراض مہلت روا نہیں رکھتے اور مزمن ہو جانے کے بعد مشکل سے علاج قبول کرتے ہیں۔ آنتوں کا مزاج معدہ کے مزاج کے مانند ہوتا ہے اور جو چیزیں مقوی معدہ ہیں ان سے امعاء کو بھی تقویت پہنچتی ہے — امعاء کے امراض کی تعداد اٹھارہ ہے یعنی اسہال، اسہال الدم، سحج، قروح امعاء، زحیر، مغص، کرم، قراقر، قولنج، ایلاؤس، حصر، ابطاء قیام، سرعتِ قیام، کثرتِ براز، قلتِ براز، ذیابان، دخول حیہ وصدمہ شکم، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اسہال

سبب کے لحاظ سے اسہال کی دو قسمیں ہیں، اول بادی، مثلاً ہوائی، دوائی، غذائی اور خوفی؛ دوم اسہال بدنی عام، مثلاً استلاء، دوری و بحرانی و ذوبانی یا اسہال بدنی خاص، مثلاً اسہال دماغی، معدی، کبدی، ماساریقی، مراری، طحالی، دموی — مگر اکثر اطباء کے نزدیک اسہال کی تین قسمیں ہیں (۱) غذائی (۲) ہوائی (۳) عضوی اور ان میں ہر قسم کی بہت سی نوعیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اسہال کی قسم اول

یعنی جو غذاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس کی چودہ قسمیں ہیں — (۱) غذا کی کمی، چنانچہ غذا کی کمی کی وجہ سے معدہ میں گرم و فاسد ہو جاتی ہے اور اسہال عارض ہو جاتا ہے (۲) بھوک کے بغیر کچھ کھا لینا یا بھوک سے زیادہ کھا لینا (۳) وہ اسہال جو لطیف اور سریع الاستحالہ غذاؤں مثلاً دودھ، پھلی، خربزہ، توت، گدوانا رو وغیرہ سے عارض ہوتا ہے (۴) وہ اسہال جو غذا کے ثقیل ہونے اور شکم میں نہ ٹھہرنے کے باعث پیدا ہوتا ہے (۵) وہ اسہال جو کو بخار کے مانند لزج و مزلق غذاؤں کے قبل از وقت انحدار سے رونما ہوتا ہے۔ (۶) وہ اسہال جو ایسی بدمزہ غذاؤں سے عارض ہوتا ہے جن سے طبیعت نفرت کرتی ہے اور ہضم ہونے سے پہلے دفع کر دیتی ہے (۷) وہ اسہال جو کسی

نفاخ غذا سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ ایسی غذاؤں سے معدہ میں ریاح پیدا ہونے کے باعث وہ غذا پر مشتمل نہیں ہوتا اور ہضم فاسد ہوجاتا ہے (۸) وہ اسہال جو پیاز کے مانند لذاغ اشیاء سے لاحق ہوتا ہے (۹) وہ اسہال جو کمی غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے (۱۰) وہ اسہال جو سبزیوں کے مانند قلیل الغذاء اشیاء سے پیدا ہوتا ہے (۱۱) وہ اسہال جو نہایت رقیق غذاؤں سے عارض ہوتا ہے (۱۲) وہ اسہال جو غذاؤں کی ترتیب میں بے احتیاطی برتنے سے پیدا ہوتا ہو (۱۳) وہ اسہال جو غذا پر شدید حرکت کرنے مثلاً ورزش اور جماع کرنے سے لاحق ہوتا ہے (۱۴) وہ اسہال جو غذا پر بہت زیادہ پانی پی لینے کا نتیجہ ہوتا ہو۔

اسہال کی دوسری قسم جو ہوا سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی تین نوعیں ہیں (۱) وہ اسہال ہوائی جو گرم ہوا سے یا گرم و تر ہوا سے عارض ہوتا ہے، کیونکہ گرم ہوا تحلیل کرتی اور خلفہ پیدا کرتی ہے اور گرم و تر ہوا معدہ اور امعاء میں استرخاء پیدا کر دیتی ہے، چنانچہ بارش کے موسم میں کثرت باراں سے اسہال عارض ہوجاتا ہے (۲) وہ اسہال ہوائی جو بارد ہوا سے عارض ہوتا ہے، کیونکہ بارد ہوا یا عصر کا عمل کرتی ہے، یا فضلات کو تحلیل ہونے سے روکتی ہے اور وہ جمع ہو کر معدہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، یا وہ اسہال جو ہوا کے تعفن کے باعث رونما ہوتا ہے کیونکہ متعفن وبائی ہوا قوی کو ضعیف کر دیتی ہے، مواد کو رقیق بناتی اور مسامات کھول دیتی ہے، اور نیز اس حیثیت سے بھی اسہال کا سبب بنتی ہے کہ اس سے ہضم فاسد ہوجاتا ہے اور غذا میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔

اسہال کی تیسری قسم یعنی اسہال عضوی جو کسی خاص عضو سے متعلق ہوتا ہے، اور وہ تمام اعضاء سے اور اس قسم کی چھ نوعیں ہیں — (۱) اسہال دماغی جس کا سبب وہ نزلات ہوتے ہیں جو دماغ سے معدہ و امعاء پر گر کر غذا کو فاسد کر دیتے ہیں اور طبیعت اس مادہ فاسد اور غذا فاسد دونوں کو اسہال کے ذریعہ دفع کرتی ہے، ان نزلات کا سبب دماغ کا سوء مزاج حار یا بارد ہوتا ہے اور ان سے پیدا ہونے والے اسہال کی چار قسمیں ہوتی ہیں: اوّل وہ جس میں نزلہ صفراوی کا مادہ خارج ہو، دوم وہ جس میں مادہ نزلہ بلغم ہو، سوم وہ جس میں سوداء ہو، چہارم وہ اسہال جس میں نزلہ کا مادہ خون ہو۔ (۲) اسہال معدی اور اس کو ذرب و خلفہ بھی کہتے ہیں اور اختلاف و زلق المعدہ بھی کہتے ہیں۔ ذرب اطباء کی اصطلاح

یں: ذائی اسہال کو کہتے ہیں، ہیضہ اور ذرب میں فرق یہ ہے کہ ہیضہ قے کے ساتھ ہوتا ہے اور یک حاد قسم کا مرض ہے، اس کے برخلاف ذرب ایک مزمن بیماری ہے، اور اس کے ساتھ اگر قے بھی عارض ہو تب بھی یہ ہیضہ کے مانند سریع الانصرام نہیں ہوا کرتی۔ خلفہ اس اسہال کو کہتے ہیں جس میں غذا شکم کے اندر معتاد طریقہ پر دیر تک نہیں ٹھہرتی، بلکہ گاہے جلدی مندفع ہو جاتی ہے، گاہے دیر سے، گاہے منہضم خارج ہوتی ہے اور گاہے فاسد، گاہے بدفعات تھوڑی تھوڑی خارج ہوتی ہے اور گاہے ایک دو دفع میں خارج ہو جاتی ہے۔ اختلاف اور خلفہ بعض اطباء کے نزدیک مترادف ہیں مگر جمہور اطباء اس اسہال کو جو درد کے ساتھ عارض ہو اختلاف کہتے ہیں اور رنگ برنگ کے اسہال کو خلفہ کہتے ہیں۔ زلق الامعاء اس حالت کو کہتے ہیں جس میں ہضم کے بالکل باطل ہو جانے یا بہت زیادہ ناقص ہو جانے کے باعث غذا شکم میں نہیں ٹھہرتی اور پھسل کر خارج ہو جاتی ہے۔

(۳) اسہال عضوی کی تیسری نوع وہ ہے جو جگر اور ماساریقا کی خرابی سے پیدا ہوتی ہے — (۴) اس کی چوتھی نوع وہ اسہال ہے جو طحال یا مرارہ کی خرابی سے عارض ہوتا ہے — (۵) اور پانچویں نوع امعاء کی خرابی سے لاحق ہوتی ہے، اور اس صورت میں گاہے اسہال کے ساتھ پیچ بھی ہوتا ہے اور گاہے پیچ نہیں ہوتا اور اس کو زلق الامعاء کہتے ہیں، یعنی اس میں غذا امعاء میں نہیں ٹھہرتی بلکہ پھسل کر زلق (بسرعت امعاء سے خارج ہو جاتی ہے — (۶) اسہال عضوی کی چھٹی قسم وہ ہے جس کا تعلق تمام اعضاء سے ہو۔

طریق تشخیص اسہال کے اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کے اقسام کی تشخیص اس طرح کریں کہ مریض سے غذاء اور اس کے تناول کرنے کی ترتیب کی بابت دریافت کریں، اگر اس نے کوئی ایسی غذا کھائی ہو جس سے اسہال عارض ہوتا ہے، یا غذا استعمال کرنے میں بے ترتیبی برتی ہو اور اسہال کے ساتھ خراب قسم کی ڈکاریں بھی آتی ہوں، تو یہ اسہال غذائی ہوگا، علاوہ بریں اسہال کے بعد عوارض میں تخفیف ہو جانا زیادہ غذا تناول کر لینے کی علامت ہے اور اسہال کے ساتھ بہت زیادہ قراقر ہونا نفاخ چیزیں کھانے کی دلیل ہے۔ اگر ہوا کی حرارت و برودت یا اس کی عفونت کے آثار معلوم ہوں اور بہت سے لوگ اسہال میں مبتلا ہوں، تو یہ اسہال ہوائی (وبائی) ہوگا —

براز کا رنگ و قوام مختلف ہونا، اکثر رقیق، کم رنگ و کم بو ہونا اور گاہے لیس دار ہونا ہو، سرگرمی کی صورت میں خصوصیت کے ساتھ سہ پہر کو یا دن میں گرمی کی سختی محسوس ہونا، پسینہ میں لیس، بے چینی اور خفقان کے ساتھ خفیف بخار ہونا اور وبا کے دوسرے آثار موجود ہونا، بالخصوص اسہال کے مقابلہ میں ضعف زیادہ ہونا، چہرہ پر مردنی چھا جانا، آنکھوں اور کنپٹیوں کا اندر دھنس جانا اور سرد پسینے کے ساتھ بدن سے بدبو آنا، یہ تمام علامتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ اسہال ہوائی متعفن وبائی ہوا سے عارض ہوا ہے، اور اس کو **اسہال وبائی** کہتے ہیں۔

اگر اسہال کے ساتھ مذکورہ بالا اسباب نہ پائے جائیں تو یہ **اسہال عضوی** کے اقسام سے ہوگا، چنانچہ اس کی تشخیص اس طرح کریں کہ اگر اسہال کے ساتھ نزلہ اور دماغ کے فساد مزاج کی علامتیں پائی جائیں اور خواب طویل کے بعد پیہم اسہال عارض ہو اور اس کے بعد دیر تک منقطع ہو جائے، اسہال جاگنے والا ہو اور سحر کے وقت اور سونے کے بعد کھانسی عارض ہو تو سمجھنا چاہئے کہ یہ **اسہال دماغی** ہے۔ بعد ازاں نزلہ کے دوسرے آثار سے اس کے مادہ کی نوعیت معلوم کریں، مثلاً اگر یہ اسہال صفراوی ہوگا تو دماغ و معدہ میں سوزش محسوس ہوگی، تشنگی غالب ہوگی، منہ کا مزہ تلخ ہوگا، تالو، حلق، مری اور فم معدہ میں دغدغہ محسوس ہوگا اور یہ اسہال آخر میں پیچش پیدا کردیگا ـــــ اگر نزلہ کا مادہ بلغم ہوگا تو اسہال بلغمی ہوگا، منہ کا مزہ کسی قسم کا شیریں ہوگا اور آب دہن غلیظ ہوگا ـــــ اگر نزلہ کا مادہ سوداوی ہوگا تو منہ کا ذائقہ ترش ہوگا، سر میں گرانی معلوم ہوگی اور مریض کو ایسا محسوس ہوگا گویا اس کے دماغ سے لوہے کی بو آرہی ہے ـــــ اور اگر نزلہ کا مادہ دموی ہوگا تو آنکھیں سرخ ہوں گی، حواس میں گرانی ہوگی، منہ کا ذائقہ شوریت کی طرف مائل شیریں ہوگا، اور منہ میں بدبو محسوس ہوگی۔

اگر اسہال میں کوئی ترتیب نہ ہو اور اس کے ہیجان کا وقت متعین نہ ہو بلکہ تدبیر کی جودت و ردائت کے مطابق اسہال کی حالت مختلف ہوتی رہے، اسہال گاہے زیادہ ہو، گاہے کم، گاہے ہضم شدہ غذا خارج ہو اور گاہے فاسد، رات کی بہ نسبت دن کو زیادہ اسہال آئے اور ان علامات کے ساتھ خرابی معدہ کے دوسرے آثار بھی موجود ہوں تو یہ **اسہال معدی** ہوگا ـــــ چنانچہ اس صورت میں اگر بھوک بند ہو، بدن لاغر ہو، خفقان

عارض ہو اور لیکن متواتر ہو تو اس کا سبب **ضعف معدہ کا یا سادہ ہوگا** — اگر اسہال کے ساتھ ڈکار، ہچکی اور قراقر کی شکایت ہو تو اس کا سبب **ضعف معدہ کا بارد ہوگا** — اگر اس کے ساتھ ڈکاروں میں غذا کا مزہ معلوم ہو اور غذا دیر میں منحدر ہو، تو اس کا سبب **ضعف معدہ کا یابس ہوگا** — اگر قلیل الہضم یا غیر منہضم غذا اپنے وقت پر خارج ہو اور اسہال سے پہلے معدہ میں گرانی محسوس ہو تو اس کا سبب **قوت ہاضمہ کا ضعف ہوگا** — اگر اسہال میں فاسد غذا خارج ہو، تو اس کا باعث فعل یا بطلان ہاضمہ کی تشویش یا اس کا تغیر ہوگا — اگر غذا معدہ میں دیر تک نہ ٹھہرے اور پوری طرح ہضم ہونے سے پہلے دفع ہو جائے اور غذا تناول کرنے کے بعد زیادہ دیر تک گرانی نہ رہے تو اس کا سبب **قوت ماسکہ کا ضعف ہوگا** — اگر غذا بسرعت خارج ہو جائے مگر یکبارگی زیادہ مقدار میں خارج نہ ہو، بلکہ متواتر تھوڑے تھوڑے اسہال کے ذریعہ دفع ہو تو اس کا سبب **قوت دافعہ کا ضعف ہوگا۔**

اگر اسہال کے ساتھ خام رطوبت برآمد ہو اور غذا ہضم ہونے سے پہلے خارج ہو جائے، کھانے کے بعد معدہ میں گرانی اور متلی پیدا ہو جائے اور ثفل کا رنگ سفید ہو تو اس کا سبب **معدہ میں رطوبت حتی لتہ** (چپ سلانے والی رطوبت) کی کثرت ہوگی اور ان آثار کے ساتھ منہ کا ذائقہ شور ہو تو یہ رطوبت مالح بورقی (نمکین کھاری) ہوگی ورنہ لزج (لیسدار) ہوگی؛ پیاس کی کمی، قراقر کے ساتھ اسہال اور کھٹی ڈکاریں بھی رطوبت کے لزج ہونے کی علامات ہیں، مگر یہ بھی ممکن ہے کہ رطوبت کے لزج ہونے کی صورت میں تشنگی غالب ہو جیسا کہ مچھلی یا چاول کھانے سے پیاس زیادہ لگتی ہے، علاوہ بریں اگر غیر منہضم غذا بسرعت خارج ہو، بالخصوص حرکت کے بعد فضلہ اس طرح آئے کہ گویا کوئی پتھر اوپر سے نیچے آرہا ہے تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اور لیسدار رطوبتوں سے معدہ کی سطح میں ملاست (چکناہٹ) پیدا ہو گئی ہے — اگر آب دہن کی کثرت ہو اور اسہال دفعے میں غذا کے ساتھ مخلوط بلغم خارج ہو، متلی اور ہچکی عارض ہو، غذا رنجوبی متغیر نہ ہو اور بلغم کے دوسرے آثار موجود ہوں تو اس کا سبب **معدہ میں بلغم کا اجتماع ہوگا۔**

اگر صفراوی بخاروں کے بعد یا گرم اشیاء تناول کرنے یا خالص شراب پینے کے بعد اسہال عارض ہو، منہ کا مزہ تلخ ہو، سوزش اور پیاس کا بہت

زیادہ غلبہ ہو، براز کی رنگت زرد ہو، مقعد میں لذع و سوزش محسوس ہو اور اسہال میں صفرا ظاہر ہو تو اس کا سبب معدہ پر صفراء کا انصباب ہوگا اور صفرا و بلغم دونوں ملا ہوا خارج ہو تو اس کا سبب صفراء و بلغم مرکب ہوگا ——— اگر براز کا رنگ سیاہ ہو، بھوک بہت زیادہ ہو اور فم معدہ کی سوزش کچھ کھانے کے بعد ساکن ہو جائے، منہ خشک اور ترش ہو، طحال کی جانب درد رہے اور شکم میں نفخ و قراقر ہو تو اس کا سبب سوداء کا انصباب ہوگا۔

اگر اسہال کے ساتھ معدہ کے قروح و بثور کی علامتیں ہوں مثلاً کے براز صدیدی ہو اور اس میں چھلکے خارج ہوں، حلق اور منہ تک بھی بثور ہوں، منہ میں بدبو، حرارت اور خشکی ہو، کھانے کے بعد معدہ میں درد اور سوزش محسوس ہو جو معدہ سے غذا متحدر ہونے کے بعد ساکن ہو جائے، طبیعت غذا کو ہضم ہونے سے پہلے دفع کر دے، اور اس میں پورا تصرف نہ کرے تو اس کا سبب معدہ کے قروح و بثور ہوں گے۔

اگر بدن روز بروز لاغر ہوتا جائے، رگیں خالی اور بے خون نظر آئیں، بدن کا رنگ زرد یا سفید پڑ جائے، اسہال آش جو کے مانند سفید یا سبز ہو تو اس کا سبب جگر کا ضعف ہوگا ——— اگر بدن کی لاغری کے ساتھ سدہ کے آثار بھی پائے جائیں تو اسہال کا سبب ماساریقا یا مقعر جگر کا سدہ ہوگا ——— اگر لاغری کے ساتھ بدن کی رنگت خراب ہو، داہنی پسلی کے نیچے گرانی محسوس ہو اور اسہال دورہ کے ساتھ آئے تو اس کا سبب محدب جگر کا سدہ ہوگا، اسہال کی اس قسم کو قیام ماسا بھی کہتے ہیں۔

اگر غذا غیر منہضم خارج ہو اور آخر میں سوزش، درد اور مروڑ وغیرہ نہ ہو اور اس سے پہلے خلط اکال کے انصباب یا معدہ میں ورم حار یا گرم سمیات تناول کرنے کے مانند ایسے اسباب کا اتفاق ہوا ہو جن سے خمل معدہ (سطح معدہ کے بالائی ریشے) زائل ہو جاتے ہیں تو اس کا سبب خمل معدہ کا زوال ہوگا۔

اگر ریاح و نفخ معدہ کے آثار ہچکی کے ساتھ موجود ہوں، یا معدہ کے ورم حار یا اوجاع معدہ کی علامتیں پائی جائیں، یا اسہال عارض ہونے سے پہلے مسہل دوائیں تناول کی ہوں، یا بحران کی علامتیں ظاہر ہوں تو اسہال

انہیں اسباب کا نتیجہ ہوگا۔

اسہال دوری میں خلط کی نوعیت: اسہال کی رنگت اور اس کے دوروں سے معلوم کر سکتے ہیں۔ مثلاً اگر اسہال کی رنگت زرد ہو اور دورہ غب کے ساتھ جاری ہو تو اس کا مادہ صفرا ہوگا، اس کا رنگ سیاہ ہو اور دورہ ربع کے ساتھ ظاہر ہو تو اس کا مادہ سودا ہوگا، اگر اس کا رنگ سفید ہو اور روزانہ آئے تو اس کا مادہ بلغم ہوگا اور اگر اس کے دور کی کوئی حد معین نہ ہو، کسی عضو میں ہمیشہ درد رہے جسم میں قبض کے وقت زیادتی ہو جائے تو اسہال کا مادہ خون ہوگا — عضو ماؤف کی تشخیص اس طرح کرتے ہیں کہ جس عضو میں درد و خلش محسوس ہو اور اس کے بعد اسہال عارض ہو اور اسہال سے کے بعد درد میں تخفیف ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ محل آفت وہی عضو ہے یعنی فضلات اسی میں جمع ہوئے ہیں۔

اگر کیلوس بخوبی منہضم ہو، معدہ کے فعل میں کوئی خرابی نہ ہو، اسہال بدبودار ہو اور بغیر درد کے کثیر مقدار میں ہو اور مادہ براز کے ساتھ مخلوط نہ ہو بلکہ براز کے بعد قدرے مادہ خارج ہو اور اسہال شب میں زیادہ ہو تو یہ اسہال کبدی ہوگا جس کو قیام کبدی بھی کہتے ہیں — اگر اسہال کبدی ہو اور کیلوس قدرے ہضم ہو کر غسالی شکل میں اسہال کے ساتھ خارج ہو تو اس کا سبب جگر کی قوت ہاضمہ کا ضعف ہوگا، اگر کیلوس غیر منہضم خارج ہو تو یہ جگر کے قوت ہاضمہ کے بالکل باطل ہو جانے کی دلیل ہے۔ اور اگر کیلوس فاسد ہو کر دفع ہو اور قارورہ بھی پختہ نہ ہو، تو یہ اسہال، جگر کے فعل ہاضمہ کی تشویش و تغیر کا نتیجہ ہوگا — اگر کیلوس کے اجزاء ہضم ہو کر خارج ہوں اور غذا ہضم کبھی مکمل ہونے تک جگر میں نہ ٹھہرے، بلکہ پہلے ہی خارج ہو جائے، تو اس کا سبب جگر کی قوت ماسکہ کا ضعف ہوگا — اگر غسالی اسہال عارض ہو تو اس کا باعث جگر کی قوت دافعہ کی کمزوری ہوگی — اگر کیلوس قدرے جگر کی طرف جذب ہو، مگر اس کا اکثر حصہ اسہال سے خارج ہو جائے تو اس کا سبب جگر کی قوت جاذبہ کا ضعف ہوگا — چونکہ جگر کے مذکورہ قویٰ کے ضعف کا سبب اس کا سوء مزاج سادہ یا مادی ہوتا ہے اس لئے اقسام سوء مزاج کی تشخیص بھی کریں اور اس کے لئے ان علامات پر نظر رکھیں جو امراض جگر کی بحث میں ہر سوء مزاج کے لئے بیان کی گئی ہیں۔

اگر اسہال کیلوسی یعنی سفید اور رطوبت مائی ہو، اور اس کے ساتھ ضعف جگر کی علامتیں پائی جائیں تو اس کا سبب ماساریقا کی خرابی اور رنگ اور قارورہ میں تغیر پایا جائے، یعنی ضعفِ جگر کی علامتیں موجود ہوں، تو اس کا [illegible] ہوگا —— اگر صفراوی یا صدیدی اسہال ہو اور گرمی و سوزش اور جگر کے سوء مزاج حار کی دوسری علامتیں موجود ہوں، خلو معدہ کی حالت میں اسہال زیادہ ہو اور شکم سیری میں کم ہو جائے، علاوہ بریں صفرا اور صدید براز کے ساتھ مخلوط نہ ہو بلکہ علیحدہ خارج ہو اور آنتوں میں کچھ نہ پیدا ہوا ہو، تو اس کا سبب جگر میں فاسد مادہ کا اجتماع ہوگا۔ —— اگر اسہال کے ساتھ خالص کیلوس خارج ہو ضعف جگر کی علامتیں موجود نہ ہوں اور اس کے ساتھ شدید بخار ہو اور قرص کی صدید کے مانند سفیدی و زردی مائل صدید خارج ہو تو اس کا سبب ماساریقا کی خرابی ہوگی اور یہ صدید ماساریقائی ہوگی اور اگر اس کے برعکس آثار پائے جائیں اور صدید (زرداب) سفیدی و سرخی کی طرف زیادہ مائل ہو، تو یہ صدید کبدی ہوگی —— اگر اسہال خاثری ہو (یعنی دودھ کی طرح پھٹا پھٹا) اور اسہال کے بعد راحت محسوس ہو، اسہال میں رنگ برنگ کی چیزیں خارج ہوں اس کے ساتھ ورم کی علامتیں نہ موجود ہوں لگا ہے اس سے پہلے سدہ ہو اور اس سے قبل بخار و ذبول، اسہال غسالی یا اسہال دموی رقیق یا صدیدی نہ ہو، تو اس کا سبب قوت ہوگی —— اگر ورم موجود ہو اور اس میں ریم پڑنے کے آثار نہ ہوں، ابتداء میں رقیق صدیدی رشحی اسہال ہو جو بعد کو غلیظ ہو جائے تو اس کا سبب ورم موجبس خون اور اس کا فساد ہوگا —— اگر ابتداء میں غسالی اسہال آئے اور بعد کو دردی ہو جائے اور اس کے ساتھ بدن کا رنگ متغیر ہو اور بھوک بند ہو، تو اس کا سبب جگر کا ضعف ہوگا اور اس صورت میں کسی سوء مزاج کی علامتیں پائی جائیں تو اس کا سبب جگر کا سوء مزاج ہوگا۔

اگر اسہال دُردی ہو اور محترق خون کے مشابہ ہو اور اس سے پہلے اخلاط و اعضاء میں ذوبان، اسہال صدیدی، تشنگی، بھوک میں کمی اور قارورہ میں شدید سرخی عارض ہوئی ہو، لگا ہے اس کے ساتھ بخار ہو اور اسہال، تپ وبائی کے مریض کے مانند نہایت بدبودار، غلیظ اور رنگین ہو اور آخر میں سیاہ خون خارج ہونے لگے تو اس کا سبب حرارت ہوگی، اور اگر دردی اسہال متعفن خون کے مانند ہو کر پگھلے ہوئے گوشت کے مانند اور اس میں

مذکورہ عارضوں کی بہ نسبت بدبو کم ہوگی ہے رقیق خون خارج ہو، اسہال اکثر غسالی ہو، ابتداء میں قدرے تشنگی ہو اور بعد ازاں کی اشتہا بہ زیادہ ہو، بعد ازاں گا ہے یہ عفونت کے باعث بخاروں پر منتج ہو، بھوک بند ہوجائے، اور استسقاء عارض ہوجائے تو اس کا سبب برودت ہوگی ——— رطوبت و یبوست کی کیفیت: تشنگی اور اس چیز کے قوام سے معلوم کر سکتے ہیں جو اسہال میں خارج ہو۔

اگر اسہال قیحی غلیظ (پیپ والا گاڑھا) ہو یا اس میں غلیظ سیاہ خون یا بکثرت اخلاط فاسد ہوں اور جگر کے پھوڑے اور اس کے فتح و انفجار کی علامتیں پائی جائیں تو اس کا سبب جگر کا دُبیلہ ہوگا، اسہال دُبیلی و درمی میں گا ہے ابتداء میں رقیق صدید (زرداب) خارج ہوتی ہے بعد ازاں پھٹنے کے وقت مدہ (پیپ) خارج ہوتا ہے، اور گا ہے اس کے ساتھ خون خارج ہوتا ہے ——— اگر اسہال کے ساتھ جگر کے آس پاس درد معلوم ہو، اسہال میں خارج ہونے والی چیز کی مقدار زیادہ نہ ہو مگر اس میں بدبو ہو، اور اسہال عارض ہونے سے پہلے قرحہ اور آکلہ پیدا کرنے والے امور واقع ہوئے ہوں تو اس کا سبب قرحہ و آکلہ ہوگا۔

اگر اسہال سیاہ و غلیظ ہو اور اس کے ساتھ قرب موت کے آثار موجود ہوں اور اس سے پہلے جگر آفتوں میں مبتلا رہ چکا ہو، تو اس کا سبب خود لحم جگر کا خروج ہوگا ——— اسہال سیاہ جو اخلاط کے احتراق اور سدہ کھلنے کا نتیجہ ہوتا ہے، اور وہ اسہال سیاہ جو طحال سے آتا ہے، ان میں فرق یہ ہے کہ جلے ہوئے اخلاط ابتداء میں سیاہ نہیں ہوتے اور ان کا قوام سوداء کے قوام کی بہ نسبت زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور سوداء زیادہ سیاہ اور زیادہ رقیق ہوا کرتا ہے، اور جلے ہوئے اخلاط کے مانند متعفن نہیں ہوتا۔

اگر سوداء کی کثرت کے آثار موجود ہوں، طحال ماؤف ہو یا پہلے اس میں صلابت ہو اور اسہال کے بعد اس میں خرق پایا ہے یا ورم طحال کے انفجار کی علامتیں پائی جائیں اور جگر کے ماؤف نہ ہونے کے باوجود اسہال دُردی کے مانند ہو، تو یہ اسہال طحالی ہوگا ——— اگر تپ غب و تپ محرقہ کے بعد زرد اسہال عارض ہو اور اسہال معدی صفراوی کی جو علامتیں بیان کی گئی ہیں وہ پائی جائیں، تو یہ اسہال صفراوی ہوگا۔

اگر براز قدرے منہضم خارج ہو، اور غذا معدہ سے انحدار کے بعد

امعاء میں نہ ٹھہرے بلکہ بسرعت خارج ہو جائے اور جو خلط مندفع ہو وہ براز
کے ساتھ مخلوط ہو اور معدہ آفت سے خالی ہو تو یہ **اسہال معوی** ہوگا،
چنانچہ اس صورت میں اگر قلیل الہضم ثفل کے ساتھ رطوبت خارج ہو، اور
اس کے ساتھ ریاح و قراقر ہو، معدہ سے امعاء میں غذا منحدر ہونے کے بعد
زیادہ دیر نہ ٹھہرے اور ان میں کوئی بھاری چیز پھسلتی ہوئی محسوس ہو تو اس
سبب **رطوبت مزلقہ** (پھسلانے والی) ہوگی ـــــ اگر غیر منہضم
یا قدرے منہضم ثفل کے ساتھ رقیق خلط یا چھلکے خارج ہوں، معدہ سے غذا
منحدر ہونے کے وقت درد محسوس ہو اور آنتوں سے سر کی طرف سوزش صعود
کرتی ہوئی معلوم ہو جس میں سرد پانی پینے سے تھوڑی دیر کے لئے تسکین ہو جا
تشنگی غالب ہو، منہ تلخ اور زبان خشک ہو، براز خارج ہونے کے وقت مقعد
میں سوزش اور قارورہ رنگین ہو تو اس کا سبب **آنتوں کی داخلی سطح**
کے بثور ہوں گے ـــــ اگر یہی علامتیں موجود ہوں، مگر براز میں صدید
اور چھلکے نہ خارج ہوں، درد منتقل ہوتا رہے، احشاء میں گدگدی و دغدغہ اور
سوزش ہو، اور غذا غیر منہضم خارج ہو، تو اس کا سبب **امعاء کی خارجی**
سطح کے بثور ہوں گے ـــــ اگر رطوبت کی علامتیں موجود ہوں،
اسہال میں بلغم خارج نہ ہو، اور قروح و بثور کے آثار بھی نہ ہوں، تشنگی کم ہو اور
کھٹی ڈکاریں آئیں، تو اس کا سبب **سوء مزاج رطب ساذہ**
ہوگا جس سے قوتِ ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے ـــــ اگر براز میں صفراء خارج
ہو، اسہال کے وقت مقعد میں سوزش اور خلش محسوس ہو، اور صفراء کے
دوسرے آثار ظاہر ہوں، تو اسہال کا سبب دوسرے اعضاء سے امعاء
پر **صفراء کا انصباب** ہوگا ـــــ اگر براز میں بلغم و صفراء دونوں خارج
ہوں اور دونوں کے آثار موجود ہوں، شکم میں قراقر ہو، گاہے متلی آئے تو اس کا
سبب **بلغم و صفراء کا اجتماع** ہوگا اور یہ صورت اکثر فواکہ تناول
کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے ـــــ اگر براز میں سوداء خارج ہو یا صدید کے
مانند ایسی چیز خارج ہو جس سے سرکہ کی بو آئے تو اس کا سبب **سوداء**
کا انصباب ہوگا ـــــ اگر مریض نے اسہال عارض ہونے سے پہلے قوی
قسم کا مسہل پیا ہو، تو اس کا سبب وہی ہوگا ـــــ اگر بلغم کے آثار پائے
جائیں یا اسہال عارض ہونے سے پہلے امعاء کے مبادی اعصاب پر ضربہ و
سقطہ کا اتفاق ہوا ہو یا فالج کی علامتیں موجود ہوں تو اسہال کا سبب

اعضاء کا ضعف ہوگا۔

اگر دماغ، معدہ، جگر، ماساریقاء، طحال، مرارہ اور امعاء میں کوئی خرابی نہ ہو احشاء صحیح، سالم ہوں اور ان میں اسہال لانے والے اسباب موجود نہ ہوں مگر اس کے باوجود اسہال جاری ہوں تو ان کا تعلق تمام اعضاء سے ہوگا، چنانچہ اس صورت میں اگر بدن میں اشتعال ولاغری ہو، ہمیشہ دقی بخار رہے، براز کا رنگ و قوام مختلف ہو اور اس میں بدبو ہو، ابتداء میں براز رقیق ہو، بعد ازاں خاثر (پھٹے ہوئے دودھ کے مانند) ہو جائے، ابتداء میں بھوک زیادہ ہو اس کے بعد روز بروز اس میں کمی آتی جائے اور قوت ساقط ہوتی جائے، گاہے متلی آئے اور پیشاب میں دقت ہو، شکم میں قراقر کے ساتھ ریاح کی زیادتی ہو، بدن کا رنگ سیاہی مائل ہو جائے، ہاتھ پاؤں سرد رہیں اور زبان میں خشکی پیدا ہو جائے تو یہ **اسہال ذوبانی** ہوگا اور اس صورت میں اگر اسہال صدیدی مائی ہو، تو یہ اخلاط کے ذوبان سے ہوگا؛ اگر دسومت (چکنائی) کے ساتھ غلیظ صدید (گاڑھا لعاب) خارج ہو اور قارورہ میں بھی دہنیت ہو تو یہ لحم شحمی کے ذوبان سے ہوگا، اور اگر اسہال میں غلظت ہو، مگر دسومت نہ ہو اور آخر میں اس کا رنگ صدیدی ہو جائے تو یہ لحم سرخ کے ذوبان سے ہوگا۔

اگر براز کا رنگ مختلف ہونے کے باوجود اسہال کے بعد مریض خفت و راحت محسوس کرے، تو یہ اسہال اعضاء کے ذوبان سے نہ ہوگا، بلکہ اگر یہ ردی قسم کے بخاروں اور سموم استعمال کرنے کے بعد عارض ہو اور مواد کے فاسد ہونے کی علامتیں موجود ہوں تو اس کا سبب عروق و اعضاء میں **فاسد اخلاط کا اجتماع** ہوگا اور اگر یہ اسہال عارض ہونے سے پہلے مریض نے ورزش ترک کر رکھی ہو، یا معتاد استفراغ نہ ہوا ہو، یا تحلیل کو روک دینے والی خارجی سردی اثر کر گئی ہو، یا مریض متواتر تخمہ میں مبتلا رہا ہو اور نہ فربہ و تگڑی ہو، غذا کی اشتہاء نہ ہو، ناف میں ہمیشہ درد محسوس ہو، اسہال دورے کے ساتھ آئیں، براز کا رنگ مختلف ہو، فضلہ منہضم اور مقدار میں زیادہ ہو اور اس میں رطوبت کی کثرت ہو، تو اس کا سبب فضلات سے بدن و عروق کا **شدید امتلاء** ہوگا۔

اگر اسہال کے ساتھ بحران کی علامتیں پائی جائیں تو اس کا سبب بحری ہوگا ——— اور اگر اسہال شدید خوف کے بعد عارض ہو، یا مرض سل و دق کے آخر میں ہو تو اس کا سبب اعضاء کی قوت ماسکہ کا سقوط ہوگا۔

اسہال کا اصول علاج

اسہال کی دوائیں یا معدل و مقوی ہوتی ہیں، یا مشنق و ملین جیسے اسپغول، بہدانہ، ریشہ خطمی، تخم کتان، بنفشہ، شربت بنفشہ، مغز خیار شنبر، خیر خشت، ترنجبین، گلقند و روغن بادام، یا اسہال کی دوائیں مغلظ ہوتی ہیں جیسے تخم خرفہ، تخم خشخاش و کتیرا خشک، یا مغری ہوتی ہیں جیسے تخم ریحاں، تخم بارتنگ، لب بارتنگ، صمغ عربی، نشاستہ، کتیرا و زردی بیضہ، یا اسہال کی دوائیں قابض ہوتی ہیں مثلاً بزور مذکورہ بریاں اور انجبار، شیرہ برگ جمیز ذگول، دم الاخوین، کہربا، بسد، مروارید، زہر مہرہ خطائی، کافور، پوست بیرون پستہ، حب الآس، رب آس، برگ عنب، پنیر کہنہ، پوست انار، رب بہی، رب سیب، شربت صندل، حضض، صندل، فوفل، سندوس، سک، رامک، ہلیلہ سیاہ بریاں، افیون، جغراط، تخم مویز، سنبل، بسباسہ، سعد، جوزبوا، پودینہ، تودہ بصری، شاخ گوزن سوختہ، حب الرشاد، تخم گندنا، عود و قاقلہ۔

شیخ کی ترتیب دی ہوئی یہ گولیاں اسہال کی اکثر قسموں میں مجرب ہیں اور سحج و زحیر صادق کو دفع کرتی ہیں ——— مازو کہ مازج ہر ایک نو ماشہ افیون ساڑھے چار ماشہ، صمغ عربی ساڑھے دو ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر بقدر فلفل گولیاں بنالیں، اور بچوں کو ایک گولی اور بڑوں کو تین چار گولی تک استعمال کرائیں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ اسہال کو قابض، مغلظ و مغری دواؤں سے روکتے ہیں: علاوہ بریں کبھی بعض مدرات کی بھی ضرورت ہوتی ہے، اور کبھی مدرات و معرقات اور مسامات کو کشادہ کرنے والی اور قے لانیوالی دواؤں سے علاج کرتے ہیں، کیونکہ یہ تمام تدبیریں مادہ کو اسہال کے خلاف جہت کی طرف حرکت دیتی ہیں ——— چنانچہ اگر اسہال کے ساتھ حرارت ہو تو مذکورہ دواؤں کے ساتھ مبرد دوائیں شامل کریں یا ان میں سے مبرد دوائیں اختیار کریں اور خارجی طور پر مسامات کھولنے والی اور پسینہ لانے والی دوائیں برتیں اور اگر اسہال کے ساتھ برودت ہو تو مذکورہ دواؤں میں گرم ادویہ شامل کریں یا ان میں سے گرم دوائیں اختیار کریں: اکثر مسخنات کی حاجت اسی وقت ہوتی ہے جبکہ قوت دافعہ ضعیف ہو چنانچہ اس صورت میں اگر سدوں کا سبب لزج (لیسدار

اخلاط ہوں تو ان تدابیر سے کام لیں جو ضعف ہضم کے باب میں بیان کی گئی ہیں؛ رمبردات کی حاجت اکثر اس وقت ہوتی ہے جبکہ قوت ماسکہ ضعیف ہو ——— سرایت کا ہے حبس طبیعت میں اعانت کرتی ہے؛ چنانچہ ایسی چیزیں استعمال کریں جو غذا کو بسرعت نفوذ کرادیں اور جو مدر و معرق ہوں، مگر ہے قوی قسم کی شراب کہنہ خالص اس مقصد کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے؛ چنانچہ اسہال کے مریض کو بعض اوقات کے بعد دیگرے چند قدح پلائیں تا آنکہ وہ عرصہ تک نشہ کی سی حالت میں رہے تو عموماً اسہال بند ہوجاتا ہے۔

اسہال کے مریض کے لئے آرام کی نیند سب سے بہتر تدبیر ہے ——— اگر اسہال کے ساتھ کھانسی ہو، تو ایسی چیزیں نہ دیں جن میں شدید ترشی و قبض ہو، اور بارد و مغری اشیاء استعمال کریں؛ اسی طرح غذا میں ایسی اشیاء نہ دیں جن کا جرم سخت ہو، اور وہ بدن کو تقویت پہنچاتی ہوں جیساکہ پستہ ہوتا ہے؛ اسہال میں ایسی تمام چیزیں بھی مضر ہیں جن کا قوام حریرے اور شوربے کے مانند رقیق ہو ——— شیریں رطوب پیاس میں ہیجان پیدا کردینے کے باعث اکثر مضر ثابت ہوتے ہیں ——— حمام اور بدن کی مالش بھی اسہال روکنے والی تدابیر میں داخل ہے۔ کیونکہ اس سے مسامات کشادہ ہوجاتے ہیں؛ چنانچہ بدن پر ایسی چیزوں کی مالش کریں جو مواد کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرتی ہیں، روغن غبت کے مانند گرم روغنوں کی مالش بھی اسی حکم میں داخل ہے ——— شکم پر سنگھی لگانا بھی حبس اسہال کے لئے مفید ہے اور یہ ہمارا آزمودہ ہے کہ اسہال و مغص کے مریض کے شکم پر اگر سنگھیاں لگائی جائیں اور ان کو چار گھنٹہ تک چھوڑ دیا جائے تو اسہال بند ہوجاتے ہیں ——— معدہ اور امعاء پر مناسب ضماد لگانا بھی اسہال روکنے کے لئے مفید ہے، چنانچہ حسب حاجت تا بعض مسخنات یا قابض مبردات ضماد کریں ——— دواؤں کا استعمال شروع کرنے میں بہتر یہ ہے کہ مفرد دواؤں سے ابتدا کریں اور اس سے فائدہ نہ ہو تو مرکب دوائیں اختیار کریں ——— مفرد و مرکب ادویہ جو حسب حاجت اقسام اسہال میں برتی جاتی ہیں، ان میں سے بعض دوائیں درج ذیل ہیں۔ (شیخ)

ادویہ مغریہ باردہ جو دوائیں مطلقاً یا اپنی قوت حابسہ کی بناء پر مجرب ہیں ان کی مثال یہ ہے ——— گلنار، مازو، اقاقیا، گل سرخ، صمغ عربی، گل مختوم، گل ارمنی، طباشیر بالخصوص طباشیر بریاں، کزمازج، انار دانہ، سماق، زرشک

ریوند، تخم حماض، اسپغول بریاں، کشنیز، تخم بارتنگ، عصارہ لحیۃ التیس، بزرالورد، توت خام بخصوصیت کے باقی مجموعی میں مفید ہے، قابض بحقیف عصارہ سے ان کے رُبوب، عصارہ تخم خرفہ اور راب مطبوخ جس میں مسکہ مخلوط نہ ہو۔

ادویہ مفردہ حارہ یا بسہ زیرہ بریاں، نانخواہ، انیسون بریاں، فستارکنند، مر، میعہ یابسہ، دار شیشعان، لادن، پنیر کہنہ بریاں، بچوں کے لئے جوز تقرئی بریاں، پوست سنگدانہ مرغ، شیر بز اور سرکہ میں جوش دیا ہوا تربدی بیضہ مرغ — پنیر کہنہ کے استعمال کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اسے چند بار نمک سے دھو کر جوش دیں تاکہ نمک خارج ہو جائے بعد ازاں خشک کرکے اس میں سے ساڑھے تین ماشہ استعمال کرائیں، یہ تدبیر اسہال روکنے کے لئے بغایت موثر اور تمام تدبیروں سے زیادہ قوی ہے — شیر بز دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے اس قدر جوش دیں کہ غلیظ ہو جائے یا دو تین بار داغ کر استعمال کرائیں۔ گاہے اس میں قدرے برنج بریاں داخل کرکے بھی دیتے ہیں۔

مرکبات مائل بہ برودت قرص طباشیر قابض، قرص گل مختوم، قرص گلنار، قرص فیلز ہرج، قرص زعفران، قرص افیون، قرص خشخاش ممسک، حب افیون، حب بیرزج، سفوف حب الرمان، ورحب سندروس — صدف سوختہ ساڑھے تین ماشہ، گل ارمنی پونے دو ماشہ، کوٹ چھان کر بقدر حاجت استعمال کرانا اسہال مفرط کو روکنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

مرکبات مائل بہ حرارت حسب ذیل مرکبات قدرے حرارت کی طرف مائل تھا — قرص اناودیہ، جوارش خوزی، جوارش بزوری قابضہ، دوسری جوارشیں اور قرص زعفران و قرص کہربا — مازوئے سبز، پوست انار، سماق، فلفل ہر ایک پونے دو ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر سفیدی بیضہ مرغ میں گوندھ کر ایک اندرسنالی کرکے یہ دوا اس میں بھیں اور انار کو اس کے شحم سے بند کرکے آگ پر بھیں اور انار کے جلنے سے پہلے اسے آگ سے ہٹا لیں، اور ذیل کی ترکیب سے استعمال کرائیں، یا آرد گندم قدرے نانخواہ، کزمازج اور حرف ملا کر روغن زیتون سے چرب کرکے گوندھ لیں اور اس کی روٹی بنا کر تنور میں خشک کریں اور اس کو کوٹ کر اس میں سے تین تولہ آب سرد اور قدرے شراب کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اسی طرح مذکورہ بالا دوا بمناسب مقدار میں استعمال کرانا بھی سود مند ہے — خشخاش، حب الآس، کندر، سعد ہر ایک پونے دو ماشہ

سب کو باریک کرکے بقدر مناسب دایہ کے دودھ میں ملاکر دینا بچوں کے اس اسہال کے لئے مفید ہے جو دانت نکلنے کے وقت عارض ہوتا ہے ـــــ اسہال کی دواؤں میں طباشیر محض خفت کی غرض سے شامل کرتے ہیں، و بند کی حاجت اسہال معدی کو روکنے کے لئے ہوتی ہے۔ اسپغول اور بارتنگ بریاں بعض کے لئے مخصوص ہے اور نہ صرف اسہال زائل کرنے کے لئے بسا اوقات تنہا ستو پلانا کافی ہوتا ہے۔

مخدرات مخدر اشیاء چونکہ مادہ کو غلیظ کرتی ہیں، نیند لاتی ہیں اور سوزش کی حس کو باطل کرکے براز کی حاجت محسوس نہیں ہونے دیتیں اسلئے گاہے ان کے استعمال کی حاجت ہوتی ہے، مگر اس امر کو فراموش نہ کریں کہ مخدر اشیاء بہرحال مضر ہیں، اس لئے ان کو نہایت احتیاط کے ساتھ برتنا چاہئے اور بالخصوص ایسے مریضوں کو مخدر دوا نہ دینی چاہئے جن کا بدن بارد اور قوت ضعیف ہو چکی ہو، لیکن اس کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہ ہو تو اس کے ساتھ زعفران اور جند بیدستر وغیرہ شامل کرلیں اور جب تک مخدر ضماد سے کام چل سکتا ہو، مخدر دواؤں کا حمول و شیاف نہ برتیں اور جب تک حمول و شیاف سے مقصد حاصل ہو سکے مخدر دوائیں شربًا نہ استعمال کرائیں ـــــ مخدر ضماد کی ضرورت ہو تو افیون، بزرالبنج ہر ایک ایک حصہ، جفت بلوط، گلنار، اقاقیا، کندر، مر ہر ایک پانچ حصے سب کو باریک کرکے عصارۂ بنج یا عصارۂ پوست خشخاش یا ان کا مطبوخ ملاکر طلاء کریں۔

اندرونی استعمال کی مخدر دواؤں میں سے حسب ذیل دوا نہایت نفع بخش ہیں ـــــ پنیر مایہ خرگوش ایک ماشہ، افیون ایک ماشہ، مازو پونے دو ماشہ، کندر پونے دو ماشہ، سب کو باریک کرکے قرص بنالیں اور اس میں سے دو ماشہ استعمال کرائیں، یا مازو، مر ہر ایک حصہ، کندر، افیون ہر ایک نصف حصہ، سب کے قرص بناکر پونے دو ماشہ تک استعمال کرائیں، یا بزرالبنج، افیون، خشخاش، طباشیر، گلنار، کندر، بوزن مساوی، سب کا قرص بناکر مناسب مقدار میں دیں، یا افیون، سندروس، دقاق کندر، مر، زعفران، سب کی گولیاں بناکر نخود کے برابر دو گولیاں کھلائیں ـــــ جند بیدستر، افیون، میعہ سائلہ، بزرالبنج، مر، زعفران، اسارون، کندر، نانخواہ ہر ایک بوزن مساوی، سب کو کوٹ چھان کر شہد میں معجون بناکر بقدر عدس کھلانا، گو ان بالا تدابیر سے بہتر ہے، مفراسنگ پون ماشہ، پنیر مایہ پونے دو ماشہ، استخوان سوختہ ساڑھے تین ماشہ، [illegible] وساری

سب کا قرص بنا کر مناسب مقدار میں استعمال کرنا
تین ماشہ، افیون نصف ماشہ، سب کا قرص بنا کر مناسب مقدار میں استعمال کرنا
نانخواہ، تخم کرفس، پوست انار ترش، مازو، ابہل ہر ایک ایک حصہ، افیون
نصف حصہ، سرمہ کے مانند باریک کر کے تین ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک
صبح وشام دینا اس باب میں مفید ہے اور دو روز کے اندر اسہال بند کر دیتا
ہے، بچوں کو یہ دوا نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک دیں۔

غذا اسہال کے مریضوں کے لئے مناسب غذائیں وہ ہیں جن میں لذع،
زیادہ نمکینی اور تیز ترشی نہ ہو کیونکہ ان چیزوں سے قوت دافعہ کی حرکت بڑھ
جاتی ہے —— دودھ چند بار لوہے سے داغ کر پلانا مریضان اسہال
کے لئے مفید ہے اور مکھن نکالا ہوا چھاچھ بھنے ہوئے چاول یا باجرے
ساتھ دینا بھی مفید ہے، مگر یہ زیادہ سرد ہے —— مریض کو اسی قدر غذا
دیں جس قدر ہضم ہو سکے، اور غذا ہضم نہ ہو تو اس کی مقدار اس حد تک کم کرتے
جائیں جس کو مریض کا شکم برداشت کر سکے، تقویت کے لحاظ سے شیر گاؤ قسم
کے دودھ سے زیادہ قوی ہے مگر محرور مزاجوں کو شیر بز زیادہ موافق پڑتا ہے
اور یہ زیادہ قابض بھی ہے، عدس مطبوخ اس طرح دینا مفید ہے کہ پہلے جوش
دے کر دو بار اس کا پانی نکال دیں اور تیسرے پانی میں گاڑھا پکا کر ترش کر کے
یا بغیر ترش کئے دیں —— ترش غذائیں مثلاً میدہ کی ٹکیہ اور سماق،
انار دانہ و کشنیز سے مرتب کی ہوئی غذا، مریضان اسہال کے لئے مناسب ہے،
گا ہے اس میں چاول اور سرکہ میں پکایا ہوا باقلا بھی داخل کرتے ہیں۔

ایسی چیزیں جو غذا کا بھی کام دیتی ہیں مگر حقیقتاً علاج ہوتی ہیں ان کی
مثال یہ ہے کہ مثلاً جو کا ستو، تخم خشخاش، پوست خشخاش، سب کو خوب پکا کر
صاف کر کے کھلائیں، اگر اس کو سیب کے ستو، یا انار دانہ، یا سماق سے ترش
کر کے دیں تو زیادہ مناسب ہے —— اسہال کے مریض کو سادہ
نمک کی بجائے نمک اندرانی دینا زیادہ مفید ہے، بالخصوص اسے کوٹ
کر خوب بریاں کریں اور اس میں انار دانہ، کشنیز و سماق ملا کر دیں، اگر حرارت
نہ ہو تو اس میں پنیر کہنہ بریاں ملانا بھی بہتر ہے —— اسہال میں صرف
سرد پانی پینے کو کہیں کیونکہ سرد پانی قبض پیدا کرتا ہے اور نیم گرم پانی طبیعت
کو نرم کر دیتا ہے، مگر ہیضہ اور اسہال سدی دوری میں سرد پانی دینا روا
نہیں ہے۔

نوٹ شفتو ولتن سے مریضان اسہال کو تیتر، بٹیر، چڑے، فاختہ اور

خرگوش کے گوشت کی اجازت دی جا سکتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ یہ گوشت بھون کر گرم مصالحہ اور خفیف ترشی کے ساتھ استعمال کرائیں، زردی بیضہ سرکہ میں جوش دے کر اور چھوٹی مچھلی سرکہ میں پکا کر بھی دے سکتے ہیں —— اسہال کیلئے گل پستہ، گل زعفران، کشنیز اور حب الآس ان مصالحوں کے حکم میں داخل ہیں جنہیں غذا میں شامل کر کے دینا چاہئے —— فواکہ سے قطعاً اجتناب کریں، حتیٰ کہ قابض فواکہ بھی نہ دیں، البتہ دوسری غذاؤں سے معدہ کو تقویت پہنچانے کے بعد قدرے قابض فواکہ دے سکتے ہیں۔

اگر لطیف غذائیں مریض کے معدہ میں فاسد ہو جائیں تو غلظت رکھنے والی غذائیں دیں مثلاً پائچے پکا کر قابض رب کے ساتھ کھلائیں، چاول اور باجرے کا حریرہ دیں اور حسب ذیل حریرہ بھی مریضان اسہال کے لئے مفید ہے کہ خشخاش خوب بریاں کر لیں بعد ازاں چاول یا جو کے ساتھ حریرہ پکا کر دیں —— روغنوں میں سے روغن زیتون خالص سب سے زیادہ موافق ہے —— اسہال کے مریضوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ قسم قسم کی غذائیں نہ کھائیں، اور بار بار نہ کھائیں بلکہ قلیل مقدار میں ایک قسم کی غذا ایک بار تناول کریں؛ بہر حال ایسی غذاؤں کو ترجیح دیں جو قابض ہوں؛ کھانے سے پہلے قدرے بہی اور انار ترش چوس لیں اور کھانے کے اوپر پانی نہ پئیں، بلکہ بالکل ہی پانی نہ پینا نہایت مفید علاج ہے۔ (شیخ)

معدہ پر حسب حال بارد و حار، قابض و ممسک دوائیں ضماد کرنا مفید ہے؛ اگر ضماد میں سنبل، مصطگی، مرکعک، اور بیخ سوسن داخل کریں تو یہ نہایت سودمند ثابت ہوتا ہے —— افسنتین تین تولہ، شراب میں جوش دے کر صاف کر کے اس میں کپڑا بھگو کر معدہ اور جگر پر رکھیں، بعد ازاں گل سرخ، گلنار، آس خشک، اقاقیا، مازو ہر ایک ہوزن مساوی، سب کو باریک کر کے آب آس و افسنتین ملا کر ضماد کریں —— تریاق برائے اسہال کے لئے نہایت مفید ہے جس کے ساتھ غشی ہو اور قوت ساقط ہو جائے بشرطیکہ اس کا سبب ورم یا شدید بخار نہ ہو۔ (شیخ)

اسہال غذائی ان تدابیر سے کام لیں جو فساد ہضم اور تخمہ کے علاج میں بیان کی گئی ہیں، غذا بہضم و مزاج کے مطابق دیں، پہلے قابض اور بسرعت مستحیل ہونے والی اشیاء دیں، مقوی جوارشوں شلاً جوارش سفرجل سے معدہ کو تقویت پہنچائیں اور اس شرکی اصلاح کریں

جو معدہ کو پہنچا ہو۔

اگر اسہال ممکن وہ غذاء تناول کرنے سے پیدا ہو اور اس کے ساتھ متلی، بے قراری، تشنگی اور تمام بدن میں گرمی ہو اور بدبودار گرم پیشاب خارج ہو تو پہلے مناسب اشیاء سے قے کرائیں۔ مثلاً مزاج میں حرارت ہو تو سکنجبین سادہ، گلاب گرم یا آب جھواؤ سکنجبین یا صرف آب گرم اور نمک ملا کر قے کرائیں اور اس کے دو تین گھڑی کے بعد جوارش عود ترش نو ماشہ، سات تولہ گلاب کے ساتھ دیں، اور اگر مزاج میں برودت ہو تو شبت، ترب، شلجم، تنکرزد وافسنتین کے مطبوخ اور سکنجبین عسلی سے قے کرائیں، یا اس کے بجائے تین ماشہ مرچل، ایک تولہ شہد میں ملا کر کھلائیں۔ بعد ازاں جوارش مصطگی کو نو ماشہ کھلا کر اس کے اوپر شیرۂ بادیان نو ماشہ، شیرۂ الائچی کلاں پانچ دانہ، شیرۂ زیرہ سیاہ وانیسون ہر ایک چار ماشہ، تین تولہ قند سفید داخل کر کے پلائیں یا نو ماشہ جوارش عود شیریں، گلاب قرنفل چار تولہ کے ساتھ دیں، یا مربا آملہ ایک عدد میں تین ماشہ مصطگی ملا کر پانچ تولہ گلاب دو آتشہ کے ساتھ دیں۔ اس کے بعد دن بھر غذا نہ دیں اور شام کے وقت قدرے مرغ کا شوربا دیں اور اس کے اوپر بادیان نو ماشہ اور دانہ قاقلہ کبار تین ماشہ چبانے کو کہیں۔

اگر یہ اسہال غذاء کی کثرت سے ہو، تو غذا میں کمی کریں، بھوکا رکھیں، اور غذا ہضم ہو جانے کے بعد قابض ربوب کھلائیں، اگر اسہال سے ضعف پیدا ہو جائے تو جوارش خوزی یا سفوف حب الرمان کھلائیں ——

اگر اسہال خود غذاء کی رداءت یا بے وقت غذا تناول کرنے یا غذا کے قلیل الاستحالہ ہونے سے پیدا ہو تو اس کے دفعہ ہونے کے بعد قابض قسم کی جید الکیموس غذا دیں اور اس کے بقیہ آثار کا حرارت و برودت کے مطابق بعض جوارشوں سے تدارک کریں —— اگر اسہال کا سبب غذاء کی لزوجت اور اس کا پھسلنا ہو تو ایسی غذا ترک کر دیں اور ایسی غذا اختیار کریں جو مقوی اور قابض ہو۔ اور اسہال کے بقیہ آثار کا علاج حرارت و برودت کے مطابق جوارشوں سے کریں —— اگر اس کا سبب غذا کی سختی یا اس کی کمی یا اس کے جوہر کی لطافت ہو تو اس کے بعد غلیظ گوشتوں کا کباب، ان کی یخنی اور گردوں جیسی چیزیں تناول کریں۔ (شیخ)

اسہال وبائی — اگر اسہال ہوا کے تعفن سے پیدا ہو تو اس کو اسہال وبائی کہتے ہیں اور اسی کو اسہال قلبی بھی کہتے ہیں

اس کے علاج کی سب سے پہلی تدبیر یہ ہے کہ ممکن ہو تو تبدیل ہوا کریں، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم ان تدابیر سے ہوا کی تعدیل کریں جو وبائی ہوا کی اصلاح کے لئے مقرر ہیں اور قابض تریاق مثلاً تریاق الطین مخلوط اشیاء کے ساتھ استعمال کرائیں اور مریض کو متواتر برف کے پانی میں بٹھائیں، ہاتھ پاؤں نواڑ سے مستحکم باندھیں، فادزہر حیوانی گائے کی چھاچھ کے ساتھ روزانہ تین چار بار دینا نہایت مفید ہے، بالخصوص چھاچھ کو لوہے یا پتھر سے داغ دیا جائے، تو یہ زیادہ موثر ہے۔ اسی طرح غسل کرنا، چھاچھ میں بٹھانا اور اسے داغ کر کھلانا بھی نافع ہے، علاوہ بریں دوسری مفرح تدابیر سے بھی کام لیں۔

اسہال دماغی

سب سے پہلے خلط غالب کا تنقیہ کریں، بعد ازاں دماغ کو تقویت پہنچائیں، اس کا مزاج بدلیں اور ان تدابیر سے نزلہ روکیں جو زکام و نزلہ کی بحث میں بیان کی گئی ہیں۔ مریض کو پشت پر نہ سونے دیں —— دماغ کے تنقیہ کے لئے حسب حاجت فصد حجامت اسہال، غرغرہ اور اس کے مزاج کی اصلاح کے لئے شموم، عطوس، ضماد اور نطول کی وہ تدابیر اختیار کریں جو امراض دماغ میں مذکور ہیں: مادہ کو دوسری طرف جذب کرنے کے لئے سر مونڈنے کے بعد سخت کپڑے سے اس کی مالش کریں اور اس پر رائی اور نمک ضماد کریں: قدموں کی مالش بھی کرائیں اور نزلہ روکنے کیلئے ایسا شربت خشخاش پلائیں جس میں گلنار، کتیرا، صمغ عربی، عصارہ لحیۃ التیس اور زعفران داخل ہو: علاوہ بریں حابس نزلہ لعوق استعمال کرائیں، گل سرخ، تخم خشخاش، رب السوس، نشاستہ، کتیرا، زعفران اور کا ہو کا قرص بنا کر دیں؛ معجون ہرمس بھی اس باب میں نہایت سودمند ہے —— مریض کو بلند تکیہ پر سونے سے روکیں، طبیعت کو بند کرنے اور اسہال روکنے کی ہرگز کوشش نہ کریں، بلکہ تمام تر توجہ دماغ کو ہلکا کرنے، اس کا تنقیہ کرنے اور نزلہ کا انصباب روکنے پر مبذول رکھیں۔

اگر تنقیہ کے بعد قدرے اسہال باقی ہو تو شربت خشخاش دو تین تولہ، صمغ مقلیا ۹ ماشہ، عرق بادیان یا عرق جگرینا چار تولہ کے ساتھ دیں اور دوسری قابض جوارشیں استعمال کرائیں —— اسہال دماغی میں صبح کے وقت بلغم خارج کرنے والی دواؤں سے قے کرانا اور دو تین روز تک اس کی مداومت کرنا معدہ کے نزلی مادہ کو دفع کرنے کے لئے مفید ہے، اس کے بعد حب قوقایا اور ایارج سے دماغ کا تنقیہ کریں اور وہ تدابیر اختیار کریں جو نزلہ میں معمول ہیں، اور حبس نزلہ کے بعد

قدرے اسہال باقی رہے تو قرص خشخاش کے ساتھ مغزی اور مزلق دوائیں دیں ——— نانخواہ پانچ ماشہ، پوست بلیلہ زرد، زنجبیل ہر ایک تین ماشہ، آملہ منقی چار ماشہ۔ سب کو شب کے وقت عرق بادیان میں بھگو کر صبح شیرہ نکال کر نمک سنگ ڈیڑھ ماشہ، ثلیبہ و حرف ہر ایک تین ماشہ داخل کرکے پلانا اس باب میں بغایت سودمند ہے ——— **غذاء** میں زردی بیضہ اور شامی کباب کے ساتھ تنوری روٹی دیں۔

اگر **سنطیٰ الغب** کے بعد اسہال نزلی یا خفقان اور ضعف و سقوط اشتہاء عارض ہو، تو طباشیر لاجوردی مغسول ہر ایک ایک ماشہ، جواہر مہرہ چار رتی سب کو جوارش عنبر علوی خاں نو ماشہ میں ملاکر ایک عدد ورق طلاء داخل کرکے کھلائیں اور اس کے اوپر شربت سیب و شربت خشخاش ہر ایک ڈیڑھ تولہ، عرق خار خسک و عرق گاؤزبان ہر ایک تین تولہ، عرق عنبر چار تولہ میں حل کرکے تخم فرنجمشک تین ماشہ اور حرف دو ماشہ چھڑک کر پلائیں اور شام کے وقت حب سیماب ایک عدد، مطبوخ جمع عزلی کے ساتھ دیں جس کا نسخہ نزلہ کے باب میں لکھا گیا ہے۔ غذاء میں صبح کے وقت مونگ کا پلاؤ اور شام کے وقت صرف زردی بیضہ مرغ تین ماشہ نمک سلیمانی کے ساتھ کھلائیں اور اعضاء رئیسہ میں ضعف باقی ہو تو خمیرہ مروارید اور زبار البحم استعمال کریں۔

اگر اسہال دماغی کے ساتھ قویٰ ضعیف ہوں، **نزلہ حار** ہو، اور قلب، دماغ اور جگر بھی حار ہو تو ایسی دوائیں دیں، جو نزلہ کے مادہ کو غلیظ بنائیں اور اس کی حدت توڑیں مثلاً عناب، گل نیلوفر، گل سرخ، عدس مقشر، پوست تخم کاسنی، کشنیز خشک و عنب الثعلب کا جوشاندہ پلائیں، اگر معدہ ضعیف نہ ہو تو قوی قسم کی مرخی دوائیں مثلاً بہدانہ اور لعاب اسپغول بھی دے سکتے ہیں لیکن نزلہ میں اکثر جوشاندہ مفید ثابت ہوتا ہے ——— **حرارت بہت زیادہ ہونے** اور دماغ کے بغایت گرم ہونے کی صورت میں گاہے لعاب بہدانہ، لعاب اسپغول، لعاب ریشہ خطمی، شیرہ کشنیز خشک، شیرہ تخم کاہو، شیرہ عناب، شیرہ تخم خرفہ، شیرہ تخم خشخاش وغیرہ دیتے ہیں۔ اور گاہے خطمی، بہدانہ، عناب و کنار کا جوشاندہ پلاتے ہیں اور علم حار کی اصلاح وغیرہ کے لئے عناب پانچ دانہ، کشنیز خشک و گل سرخ ہر ایک چار ماشہ، تخم کاسنی چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر شربت بہی و شربت حب الآس دو تولہ داخل کرکے دیتے ہیں، اور گاہے اس میں مذکورہ شیرہ جات اور چار تخم داخل کرکے کتیرا، صمغ عربی

دلباخیر چھڑک کر پلاتے ہیں ——— اگر نزلہ کے ساتھ خون اور سوداوی ریاح کی آمیزش ہو، تو مذکورہ بالا جوشاندہ میں بادیان وشاہترہ زیادہ کریں، اور عرق بادیان کے ساتھ شربت خشخاش پلانا بھی سودمند ہے۔

دیا قوزا، حب جدوار، نزلہ وسرفہ کے قہوے، جوارش جالینوس، حب ازاراقی، تریاق نزلہ، معجون سعال، حب مصطگی، برشعثا وغیرہ بارد مزاجوں کے لئے نافع ہے ——— تخم خشخاش، پوست خشخاش، حب الآس، گلنار، بزرالبنج، کافور، زعفران، اقاقیا، کشنیز خشک، گل سرخ، لحیۃ التیس، صمغ عربی، کتیرا، یہ تمام مفردات نزلہ واسہال حار کے لئے مشترک النفع ہیں اور بارد مزاجوں کے لئے عود صلیب، اسطوخودوس، مرکی، زعفران، زنجبیل، افیون، الائچی، عاقرقرحا، دارچینی، قرنفل اور سنبل الطیب مفید ہے اور انوشدارو سادہ عرقیات وشربت بزوری کے ساتھ اور ضماد خردل کا استعمال بھی سودمند ہے۔

اسہال معدی بارد رطوبی وبلغمی

جوارش مصطگی، جوارش عود یا اس کے مانند کوئی دوسری جوارش کھلا کر اس کے اوپر شیرۂ بادیان بریاں، شیرہ زیرہ سیاہ بریاں، شیرۂ دانہ ہیل عرقیات میں نکال کر تب بھی شیر بن داخل کرکے بارتنگ چھڑک کر پلائیں اور مصطگی، سنبل الطیب، عود، پوست ترنج، سب کو سرکہ وگلاب میں پیس کر شکم پر ضماد کریں، روغن مصطگی کی مالش کرنا بھی مفید ہے ——— اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو اور اسہال کے ساتھ لعاب دہن کی کثرت اور متلی ہو تو قے کرائیں اور مادہ کو نضج دینے کے بعد بلغم کے مسہل سے تنقیہ کریں، بعدہٗ تین روز تک پوست سنگدان مرغ وقرنفل ہر ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر کھلائیں، یہ ترکیب اس باب میں مجرب ہے، مگر مریض اس قدر دوا کا متحمل نہ ہو سکے تو ایک روز کی خوراک تین روز پر تقسیم کر دیں، اور یہ دوا نوروز استعمال کرائیں ———

انوشدارو قابض وجدواری ولولوی، بنادق کندری، تریاق ذرب، جوارش آملہ لولوی، جوارش زنجبیل، جوارش قابضہ، جوارش عنبر علوی خاں، حب اذاراقی، حب جدوار، خمیرہ آملہ، سفوف ارسطاطالیس، سفوف شاہجہانی، سفوف سنگدانہ، سفوف شیریں، سفوف قنب، سفوف لالی چورن، سفوف محلل، سفوف یہودی، عرق آلو، معجون سنگدانہ، مفرح قابض، یہ تمام مرکبات اس باب میں معمول ومجرب ہیں۔

حکیم علی کے قول کے مطابق معجون مخلصہ کہنہ کی مداومت کرنا اس

باب میں تمام تدابیر سے برتر و بہتر ہے ——— تخم خرول سفید، تخم ترہ تیزک، تخم ریحاں، اسپغول، تخم مرز، بادرنگ، تخم خشخاش سفید ہر ایک سات ماشہ، سب کو بریاں کریں، مصطگی، سعد کوفی، قصب الزریرہ، انیسون، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، بادیان سات ماشہ، سب کو کوٹ کر مذکورہ بالا کوفتہ تخموں کے ساتھ ملا کر اس میں سے روزانہ ساڑھے چار ماشہ سے ۹ ماشہ تناول کرنا دوبہ زلق معدہ و امعاء اور معدہ کے استرخاء کے لئے مفید ہے ——— انطاکی کے قول کے مطابق اسہال کی اس قسم میں فنجنوش، حب الآس، قوقایا، تریاق اربعہ اور آب آہن کے مانند ایسی دوائیں استعمال کرنا سودمند ہے جن میں تجبس پیدا کرنے اور رطوبت کو جلا بخشنے کی خاصیت ہو ——— جالینوس کا قول ہے کہ قوت ماسکہ میں انتعاش پیدا کرنے میں تریاق کبیر کو عجیب خاصیت حاصل ہے، اگر یہ دستیاب نہ ہو تو تریاق اربعہ استعمال کرنا چاہئے اور جوارش خرنوب و جوارش کندر بھی اس باب میں مفید ہے۔

اگر اسہال سادہ برودت و رطوبت سے ہو تو تسخین و تجفیف کے لئے جوارش کمونی، جوارش فلافلی، جوارش فنداد یقون، جوارش عود شیریں اور ان دواؤں سے کام لیں جو معدہ کے سوء مزاج بارد رطب کے علاج میں بیان کی گئی ہیں ——— اگر معدہ میں بکثرت بلغم جمع ہو تو قے کرانے کے بعد ایسی جوارشیں استعمال کریں جو قابض اور حادہ دونوں کی جامع ہوں ——— اس مرض کی سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ غذاء کی تقلیل کریں، اور اسے اس قدر کم کر دیں کہ بخوبی ہضم ہو سکے اور چند روز اس پر قائم رہنے کے بعد بتدریج تھوڑا تھوڑا اضافہ کریں، ورنہ دواؤں سے معتدبہ فائدہ ظاہر نہیں ہوتا۔

کندر اور دارچینی یا کندر و قشار کندر اور اسی طرح عود قاقلیا شراب کہنہ کے ساتھ پلانا اس باب میں مفید ہے، اور شاخ گوزن سوختہ سفید ساڑھے چار ماشہ استعمال کرانا بھی سودمند ہے، شراب کے بعد عود یا اسپاب باقرنفل کا نقل کرنا بھی مفید ثابت ہوتا ہے، اور پوست سنگدان مرغ خشک باریک کرکے بقدر سات ماشہ رب بہی یا رب آس میں ملا کر کھلانا بھی فائدہ مند ہے۔

محمد خان کسریا نے لکھا ہے کہ پنیر مایہ خرگوش ابتداء میں نصف ماشہ اور اس سے فائدہ نہ ہو تو ایک ماشہ اور یہ بھی ناکافی ہو تو بتدریج

پونے دو ماشہ تک دینا، قے و اسہال روکنے کے لئے جادو کی طرح اثر رکھتا ہے۔ ہم نے اسے بارہا آزمایا ہے اور اس سے نہ صرف یہ کہ اسہال معمولی طور پر رک جاتا ہے، بلکہ اس کے استعمال میں زیادتی کی جائے تو قولنج پیدا ہو جاتا ہے — حکیم علی نے لکھا ہے کہ اسہال اگر کہنہ ہو کر ذرب کی شکل اختیار کرلے اور روزانہ دس بارہ اجابتیں ہوتی ہوں، تو تریاق فاروق کہنہ گلاب کے ساتھ دیں، پہلے روز نصف ماشہ یا اس سے بھی کم کھلائیں اور چند روز میں بتدریج چار ماشہ تک دیں، اس تریاق سے مایوسی کی حالت میں بھی پہلے ہی روز فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور اسی سے صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔ غذا میں مرغ و چوزے کی یخنی دیں اور پیاس کی تسکین کے لئے گاہے عرق بید مشک و عرق کاسنی پلائیں۔

طباشیر، مصطگی ہر ایک ایک ماشہ، دونوں کو باریک کرکے چھ ماشہ نوشدارو سادہ میں ملا کر کھلانا ذرب کے لئے مفید ہے — شیرہ بادیان بریاں چار ماشہ، شیرہ نانخواہ بریاں دو ماشہ ایک تولہ قند سفید داخل کرکے چار ماشہ تخم ریحان چھڑک کر پلانا بھی سود مند ہے، اگر معدہ میں درد بھی ہو تو اس میں شیرۂ زیرہ سیاہ مدبر بریاں چار ماشہ زیادہ کریں — گلنار تین ماشہ، پوست بیرون پستہ، نانخواہ، کندر ہر ایک چھ ماشہ، سب کو کوٹ کر مویز مع دانہ کوٹ کر اس کے ساتھ ملائیں۔ اس میں سے چھ ماشہ عرق بادیان کے ساتھ کھلانا ذرب کے لئے فائدہ مند ہے۔

اگر یہ اسہال **بخار کے ساتھ ہو** تو بادیان، الائچی خرد ہر ایک چار ماشہ، زیرہ سیاہ تین ماشہ، گل سرخ چار ماشہ، سب کو جوش دے کر صاف کرکے دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں۔ بعد ازاں بہ سیاؤشان، اصل السوس، گل سرخ ہر ایک چار ماشہ، دس تولہ عرق حب الثعلب کے ساتھ جوش دے کر صاف کرکے گلقند کے ساتھ دیں۔

اگر اس کے ساتھ **اشتہاء ساقط ہو** تو پوست ترنج، بادیان، الائچی سفید، نانخواہ بریاں ہر ایک چار ماشہ، سب کو جوش دے کر قند سفید ایک تولہ داخل کرکے اس کے ہمراہ الائچی خرد، کندر، مصطگی، پودینہ خشک، پوست ترنج ہر ایک ایک ماشہ، قند سفید پانچ ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر کھلائیں۔ بعد ازاں اس میں بارتنگ چار ماشہ زیادہ کریں، اس کے بعد چہار تخم دیں، اس کے بعد نوشدارو سادہ سات ماشہ کھلا کر اس کے اوپر

شیرہ بادیان بریاں چار ماشہ، شیرہ دانہ ہیل، شیرہ زیرہ سیاہ ہر ایک تین ماشہ، عرق گاؤزبان، عرق کیوڑہ و گلاب ہر ایک تین تولہ میں نکال کر رب بہی و تخم ریحان بریاں داخل کرکے پلائیں۔ سنبل الطیب، مصطگی، پوست ترنج ہر ایک ایک ماشہ، سب کو گلاب میں پیس کر نیم گرم معدہ پر ضماد کریں اور سفوف لولوی علوی خاں استعمال کرائیں۔

اگر اسہال کے ساتھ ضعف بہت زیادہ ہو تو سفوف الاسطوخودوس عرق الائچی کے ساتھ دیں۔ بعد ازاں مروارید، طباشیر، سونا ہر ایک ایک ماشہ پانچ ماشہ نوشادر میں ملا کر آدھ پاؤ عرق الائچی اور دو تولہ گلاب کے ساتھ کھلائیں —— اگر اسہال میں غیر منہضم غذا خارج ہو اور رنگ برنگ کے مواد آئیں تو جوارش جالینوس کھلا کر اس کے اوپر شیرہ زیرہ سیاہ، شیرہ دانہ ہیل، شیرہ حب الآس ہر ایک تین ماشہ، عرق عنب الثعلب میں نکال کر رب بہی شیریں داخل کرکے تین ماشہ بارتنگ چھڑک کر پلائیں —— اگر کسی بار دھڑس کے ساتھ دو تین اسہال آجائیں تو دارچینی، قرنفل، بسباسہ ہر ایک دو ماشہ، بادیان تین ماشہ، زیرہ سیاہ تین ماشہ، سب کو عرق گاؤزبان میں جوش دے کر صاف کرکے گلقند شامل کرکے پلائیں۔ مصطگی، بادیان بریاں ہر ایک چھ ماشہ، بنگ مدبر دو تولہ، سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے تین ماشہ آب سرد کے ساتھ دینا ضعف معدہ، اسہال، نفخ وغیرہ کے لئے مجرب ہے اور حسب ذیل نسخہ اس سے بھی زیادہ مفید ہے ——

بنگ مدبر دو تولہ، مصطگی، الائچی خورد، گوکنار، نیم برشتہ ہر ایک سوا دو تولہ، بیلگری، بیل گری، کشنیز خشک بریاں ہر ایک ڈیڑھ تولہ، صمغ عربی سوا ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر مریض کی برداشت کے مطابق استعمال کرائیں —— بنگ کو مدبر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عمدہ قسم کا برگ بنگ لے کر روغن بنفشہ یا روغن بادام یا روغن گاؤ سے چرب کریں۔ بعد ازاں اس پر تھوڑا سا شیرۂ دوب سبز و شیرہ نخود ڈال کر ہاتھ سے ملیں اور مٹی کے نئے برتن میں بلکہ نرم آگ پر بریاں کریں، اس کے بعد اتار لیں اور جب ٹھنڈا ہو جائے کے بعد مذکورہ بالا شیرے دوبارہ ڈالیں اور بریاں کریں، اسی طرح سات مرتبہ بریاں کرکے استعمال کریں۔

فرنیز ہند کے چند ایسی مقوی مرکب دوائیں درج کی جاتی ہیں جو اطباء ہند کی معمولات ہیں —— نسخہ بالا سات ماشہ .... رہ جائے تو صاف کرکے صبح کو پلائیں اور شام کو بھی جوش دی ہوئی دوا ......

پانی میں جوش دیکر پلائیں ، غذا میں کھچڑی اور دال چاول دیں ، کہتے ہیں کہ اس
سے سنگرہنی ، ضعف معدہ اور پیچش کی شکایت ایک ہفتہ میں رفع ہو جاتی ہے
تخم پنبہ تین روز پانی میں بھگو کر اس کے اوپر کا چھلکا دور کر کے اس کا چورہ نکالیں
اور ایک ملی پان کے ساتھ کھلائیں ، یہ سنگرہنی کے لئے مفید ہے ——— کپور کچری
چھ ماشہ ہموزن شکرتری کے ساتھ آب سرد کے ہمراہ کھانا بھی مفید ہے ——— بادیان
روغن گاؤ میں بریاں کر کے سرخ کر لینا اور کوٹ چھان کر شکرتری ملا کر سات ماشہ
کھلانا اسہال بلغمی رفع کرنے ، معدہ کو تقویت پہنچانے اور ریاح خارج کرنے کیلئے
مجرب ہے ——— مغز بیل گری آدھ پاؤ ڈیڑھ سیر پانی میں تر کر کے جوش دیں اور
نصف رہ جائے تو آدھ سیر قند سفید ملا کر شربت کا قوام تیار کریں ، یہ شربت قابض و
مقوی معدہ ہے ، اسی طرح عرق بیل گری اور مربا بیل گری بھی اسہال اور زحیر
و پیچ کے لئے سود مند ہے اور قلب جگر و معدہ کو تقویت پہنچاتا ہے ، مغز بیل گری تازہ
بریاں کر کے قدرے شکر ملا کر اس میں سے ایک تولہ کھلانا اسہال معدی کے لئے
بغایت مفید ہے اور حب بیل گری بھی ذرب کے لئے بعض احباب کی مجرب ہے۔
افیون ، بزرالبنج ، دانہ بیل ، پوست بیرون پستہ ، پوست المدرون پستہ ،
پوست ترنج ، مغز خستہ کنار دشتی ، مغز خستہ انبہ کہنہ ، مغز خستہ جامن ، مصطگی ، تخم
نیلوفر ، حب الآس بریاں ، نان میدہ بریاں ، بیل گری بریاں ، سب کو کوٹ چھان کر
آب پوست خشخاش سے بقدر نخود گولیاں بنا کر اس میں پانچ گولی کھلانا اسہال معدی
اور خلفہ انبہ کے لئے نہایت مفید ہے ——— افیون اور چونہ ہموزن مساوی باریک
کر کے بقدر موٹھ گولیاں بنا کر ایک گولی سے شروع کر کے ایک ماشہ تک پہنچانا
ذرب اور زحیر و پیچ کے لئے ایک دوست کا مجرب ہے ——— دواء التوتیہ جسے
اطباء ہند رس پاتی سنت کہتے ہیں ذرب و خلفہ اور اسہال معدی کے لئے بے نظیر
ہے اور بارہا آزمائی گئی ہے۔
خس گجراتی ، موتھ ہندی ، بیل گری ، زنجبیل ، کشنیز خشک ، نیتر بالا ، صندل سفید
کنول ہر ایک تین ماشہ سب کو آدھ سیر پانی میں بھگو کر صبح جوش دیں اور چھٹا تک بھر
رہ جائے تو مل چھان کر پلائیں ، اور اس کا ثفل شام کے وقت پاؤ بھر پانی میں دوبارہ
جوش دے کر دیں ، اس دوا کو اطباء ہندو صنا پاچک کہتے ہیں اور یہ ذرب ،
اسہال و پیچش کے لئے عجیب الاثر ہے ، غذا میں مسور یا مونگ کی دال کے ساتھ
خشکہ دیں اور بخار نہ ہو تو گاے کا دہی بھی دینا چاہئے ، اگر بخار ہو تو اس میں
زنجبیل کے بجائے گلو داخل کریں ، اگر تو اسہال یا خونی ہوا ہو تو زنجبیل کے

بدلے گل دھاوا اندر جو شامل کریں، راقم نے حرارت و تپش والے اسہال میں زنجبیل کے بدلے تخم خطمی، جنازی و گلو شامل کر کے دیا، علاوہ ازیں گاہے اس کے ساتھ طباشیر بھی استعمال کرائی اور اس سے بہت فائدہ ہوا۔ اور یہ مطبوخ صاحب قادری کے قول کے مطابق سرفہ اور تپ دق کے لئے بھی مفید ہے ـــــ حاصل کلام یہ ہے کہ مزاج کے مطابق اس کے اجزاء اور وزن میں تغیر و تبدیل کے ساتھ استعمال کرائیں اور مزاج گرم ہو تو موتھا و زنجبیل خارج کر دیں۔

ہلیلہ زنگی بریاں، تج، بیل گری بریاں، بادیان بریاں، گوکنار، رال، مرورٹیل، اسپغول مسلم بریاں، کشنیز بریاں، جوزبوا، سعد خستہ انبہ کہنہ سب کو کوٹ چھان کر دو دو ماشہ صبح شام کھلانا سنگرہنی کے لئے مجرب ہے اسی طرح موچرس، گل دھاوا ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، سنطی بوٹے دو ماشہ، بیل گری، گوکنار، رال ہر ایک سات ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر ساڑھے تین ماشہ صبح اور اسی قدر شام کو کھلانا بھی مفید ہے ـــــ سنطی، زرنباد، نانخواہ، حب الآس، پوست بیرون پستہ، سعد، اجمود، سلیخہ، پودینہ خشک، زنجبیل بریاں، زیرہ سیاہ مدبر، بادیان بریاں، گلنار، بیل گری بریاں، صمغ عربی بوزن مساوی سب کو سفوف بنا کر اس میں سے سات ماشہ کھلانا دو روز کے ساتھ اسہال معدی اور ہضم کی خرابی کے لئے مفید ہے ـــــ کاسنی، اسپغول، رال، مغز تخم انبہ، مغز بیل، تخم جامن، تمک سونچر، ناگرموتھ، گوکنار، سونٹھ، اسپغول کے سوا سب کو کوٹ چھان کر اسپغول ملا کر نہار منہ سرد پانی کے ساتھ سات ماشہ کھلانا سنگرہنی کے لئے مجرب لکھا ہے ـــــ زیرہ سفید بریاں، بادیان، سونٹھ، بیل گری، کشنیز خشک، رال سفید، سب کو کوٹ چھان کر چھ ماشہ صبح شام کھلانا اسہال بلغمی اور ضعف و استرخاء معدہ کے لئے نافع ہے ـــــ قرص ہندی اور معجون خستہ انبہ بھی اس باب میں سود مند ہیں۔

اگر معدہ کی ملاست اور زلق معدہ برودت سے ہو تو اس کا علاج مسخن مشروبات و ضمادات سے کریں، اگر اس کے ساتھ مادہ بھی ہو تو ہر ہفتہ قے کرائیں اور جوارش خوزی، جوارش حب الآس اور جوارش خبث الحدید استعمال کریں اور اگر یہ آفت قوت ماسکہ کی کمزوری کا نتیجہ ہو تو مشروبات و قابض دوائیں عطریت رکھنے والی مسخنات کے ساتھ شربتاً و ضماداً استعمال کریں، جوارش خرنوب آب عوسج کے ساتھ یا دواء سماق آب خرنوب کے ساتھ استعمال کرانا، یا سفوف حب الرمان، رب بھی ترش سادہ کے ساتھ یا جوارش خوزی آب آس کے ساتھ دینا اس باب میں مفید ہے، قرص گلنار کھلانا، اور بعض کے ساتھ افسنتین ضماد کرنا بھی بغایت مفید ہے۔ (شیخ)

اسہال معدی صفراوی

اسہال معدی اگر صفراوی ہو تو پہلے صفراء کا منضج پلا کر صفراء کے مسہل یا ہلیلجات و شربت ورد مکرر سے تنقیہ کریں، بعدازاں قرص طباشیر قابض دیں اور صندل و زرورد گلاب میں گھس کر جگر اور تپہ پر ضماد کریں —— آب انارین شکر کے ساتھ یا شربت ورد مکرر یا ہلیلجی چار تولہ پلانا یا شکر کے ساتھ ہلیلہ زرد کھلانا بھی صفراء کے اسہال اور معدہ و امعاء کی تقویت کے لئے مفید ہے۔

اسہال صفراوی کو اس وقت تک بند کرنے کی کوشش نہ کریں جب تک کہ اس میں افراط نہ ہو جائے اور ضعف و غشی کا اندیشہ نہ ہو بلکہ تبدیل مزاج اور صفراء کی حدت کو تسکین دینے کی کوشش کریں۔ تنقیہ کے بعد قرص حماض استعمال کرائیں اور شیرہ خرفہ، شیرہ بارتنگ، لعاب بہدانہ و لعاب اسپغول پلائیں، اور اگر مادہ قابل اخراج ہو تو تنقیہ کے بعد سماق، کتیرا، کشنیز خشک، طباشیر سب کو سفوف کر کے شربت خشخاش میں ملا کر مناسب شیروں اور لعابوں کے ساتھ دیں۔ طباشیر بریاں ساڑھے تین ماشہ ایک رتی کافور کے ساتھ دینا بھی مجرب ہے۔ شربت انار شیریں دو تولہ یا پانچ تولہ گلاب میں حل کر کے چھ ماشہ اسپغول چھڑک کر پلانا رقیق مادہ کو غلیظ بنانے اور اسہال صفراوی رفع کرنے کے لئے سودمند ہے۔

اگر اسہال کا سبب حرارت ہو جس سے ہاضمہ خراب ہو گیا ہو، تو ایسی مبرد دوائیں استعمال کریں جن میں قدرے قبض کی خاصیت ہو۔ علاوہ بریں غذاء میں بارد و غلیظ اشیاء دیں، اور ان تدابیر سے استفادہ کریں جو سوء ہضم کے باب میں بیان کی گئی ہیں —— اگر اسہال بخار کے ساتھ ہو تو لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ مغز تخم کدو چھ ماشہ، گلاب چار تولہ، دو تولہ شربت نیلوفر، دو ماشہ خاکشی داخل کر کے پلائیں۔ بعض لوگ بہدانہ کے بدلے ریشہ خطمی اور مغز تخم کدو کے بجائے مغز تخم تربوز دیتے ہیں —— اسہال روکنے اور حرارت کو تسکین دینے کے لئے شیرہ تخم خرفہ بریاں چھ ماشہ، شیرہ تخم کاسنی بریاں پانچ ماشہ، تخم کاہو سات ماشہ عرق کیوڑہ و گلاب میں نکال کر دو دو ماشہ زرورد، طباشیر اور ایک رتی کافور چھڑک کر دو تولہ شربت انار شیریں حل کر کے مع پانچ ماشہ تخم ریحان یا اسپغول کھڑا بارتنگ چار ماشہ، دانہ ہیل تین ماشہ دونوں کو بریاں کر کے پانی میں پکا کر شیرہ کا ہو چھ ماشہ، لعاب ریشہ خطمی چار ماشہ، قند سفید ایک تولہ داخل کر کے پلائیں۔ اگلے اطباء اس میں چہار تخم کا اضافہ کرتے ہیں اور اسہال مزمن میں شیرہ کاہو، تخم چہار تخم کے بھونے شیرہ حب الآس چار ماشہ، شربت انار شیریں دو تولہ و سفوف حقیبا چار ماشہ

دیتے رہیں یا بار لیتہ خطمی جوش دے کر شیرہ زیرہ سفید، شیرہ خیارین و شربت نیلوفر داخل کرکے خاکشی چھڑک کر پلائیں۔

معمولات مطب ذیل میں اساتذہ کے مطب کی چند ترکیبیں درج کی جاتی ہیں حسب ضرورت ان سے استفادہ کریں ——— اگر ذرب کے ساتھ **خفقان** ہو، تو انار دانہ، طباشیر ہر ایک ایک ماشہ، تخم خرفہ مقشر، کشنیز خشک ہر ایک دو ماشہ، سب کو باریک کرکے ایک عدد مربا آملہ میں ملا کر ورق نقرہ لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرہ تخم کاہو مقشر چھ ماشہ، عرق گاؤزبان، عرق عنب الثعلب، عرق شاہترہ ہر ایک چار تولہ، عرق کیوڑہ دو تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ داخل کرکے پلائیں اور شام کے وقت جوارش انارین چھ ماشہ، عرقیات و شربت صندل دو تولہ کے ساتھ دیں۔

اگر **ذرب کہنہ** ہو تو کندر، تخم خشخاش باریک کرکے بقدر چار ماشہ کھلا کر اس کے اوپر لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ خرفہ چھ ماشہ، شیرہ حب الآس چار ماشہ، دس تولہ عرق بادرنگ میں نکال کر، رب بہی دو تولہ داخل کرکے بارتنگ چھڑک کر پلائیں ——— اگر اسہال کے ساتھ **تشنگی** ہو تو جوارش انارین سات ماشہ کھلا کر اس کے اوپر شیرہ زرشک چار ماشہ، شیرہ دانہ ہیل تین ماشہ، عرق بادیان دس تولہ و شربت انارین دو تولہ پلائیں ——— اگر ذرب **بخار** کے ساتھ ہو تو زہر مہرہ، طباشیر ہر ایک ایک ماشہ باریک کرکے شیرہ بہدانہ تین ماشہ، شیرہ خرفہ چھ ماشہ و شربت نیلوفر دو تولہ کے ہمراہ دیں ——— اگر بخار کے ساتھ درد شکم **بھی** ہو تو شیرہ دانہ ہیل، شیرہ زرشک ہر ایک تین ماشہ عرق گاؤزبان و گلاب میں نکال کر شربت انارین داخل کرکے پلائیں، اور اگر بخار کے ساتھ ہضم بھی خراب ہو تو شیرہ کاسنی چھ ماشہ، شیرہ زرشک چار ماشہ، عرق کاسنی دس تولہ میں نکال کر سکنجبین ایک تولہ اور خاکشی چار ماشہ داخل کرکے پلائیں۔

اگر اجابت **قے اقسام** کے ساتھ ہو تو فوشدارو سادہ سات ماشہ یا جوارش آملہ سات ماشہ کھلا کر شیرہ تخم خرفہ چار ماشہ، تخم ریحاں، بارتنگ ہر ایک چار ماشہ، شربت بہی شیریں دو تولہ داخل کرکے پلائیں ——— قرص طباشیر یا **سفوف** انار دانہ چار ماشہ کھلا کر اس کے اوپر شیرہ خرفہ، شیرہ کاسنی ہر ایک چھ ماشہ، شیرہ کشنیز خشک چار ماشہ، شربت سیب، شربت بہی یا شربت حب الآس دو تولہ داخل کرکے پلائیں۔ چار ماشہ جوارش کا فوراً استعمال کرنا بھی اس باب میں مفید ہے اور تخم اسبغول، ریحاں تازہ میں گھول کرکے طلا کرنا بغایت سودمند ہے اور بعد دار کی اسہال سے نجات کے لئے مجرب ہے ——— زہر مہرہ خطائی، مروارید

سودہ، طباشیر، صمغ عربی بریاں، گل داغستانی ہر ایک ایک ماشہ، سب کو باریک کر کے رب بہی شیریں میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر شیرہ تخم کشنیز مقشر بریاں سات ماشہ، شیرہ تخم خرفہ مقشر بریاں ایک تولہ، شیرہ دانہ ہیل وزیرہ سفید بریاں ہر ایک دو ماشہ بارہ تولہ عرق عنب الثعلب میں نکال کر، رب بہی شیریں داخل کر کے بارتنگ چھڑک کر پلائیں۔

اگر ایک عرصہ سے روزانہ تین چار دست نرمی کے ساتھ آتے ہوں اور شکم میں طحال کی جگہ درد وضعف محسوس ہو تو زرشک چار ماشہ، انار دانہ چھ ماشہ، عرق عنب الثعلب، عرق کاسنی، عرق گاؤزبان وگلاب ہر ایک چار تولہ میں تر کر کے صبح مل چھان کر شربت بہی شیریں دو تولہ داخل کر کے تخم ریحاں چار ماشہ چھڑک کر پلائیں اور شام کے وقت چھ ماشہ سفوف حب الرمان، دس تولہ عرق بارتنگ کے ساتھ دیں اور اگر تین چار دست روزانہ ضعف معدہ کے باعث آتے ہوں تو گلو، طباشیر، دانہ ہیل بریاں ہر ایک ایک ماشہ، سب کو باریک کر کے کھلا کر اس کے اوپر شیرہ بہدانہ بریاں تین ماشہ، شیرہ دانہ ہیل تین ماشہ، عرقیات میں نکال کر چار ماشہ تخم بارتنگ چھڑک کر پلائیں، بعد ازاں اس میں شیرۂ زیرہ سفید تین ماشہ زیادہ کریں اور ایک ماشہ زہر مہرہ حل کر کے پلائیں ——— کو کنار و ہلیلہ سیاہ روغن میں بریاں کر کے شکر سفید ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر لعاب بہدانہ بریاں، شیرہ دانہ ہیل بریاں، عرق کیوڑہ، گلاب و عرق عنب الثعلب میں نکال کر رب بہی و بارتنگ داخل کر کے پلائیں؛ یہ دوا ضعف معدہ و اسہال کے لئے سود مند ہے، اور اس سفوف میں گاہے زہر مہرہ و مروارید بھی داخل کرتے ہیں۔

اگر اسہال کے ساتھ خام غذا خارج ہو جاتی ہو اور پیاس بہت زیادہ ہو، تو سفوف حب الرمان کھلا کر شیرۂ حب الآس، شیرہ دانہ ہیل، عرق عنب الثعلب میں نکال کر رب بہی و بارتنگ داخل کر کے پلائیں۔ بعد ازاں اس میں شیرہ خرفہ بریاں زیادہ کریں اور مریض کو جامن کھانے کی اجازت دیں؛ اس کے بعد اگر تشنگی زیادہ ہو جائے تو صرف رب بہی عرقیات وگلاب کے ساتھ پلائیں بعد ازاں اس میں طباشیر زہر مہرہ و مروارید زیادہ کریں اور تشنگی میں تخفیف ہو جانے کے بعد سفوف حب الرمان میں زہر مہرہ اور مروارید ملا کر آب کاسنی سبز مروق، گلاب انگور اور رب بہی و بارتنگ کے ساتھ دیں: آب کاسنی کی مقدار میں روزانہ اضافہ کرتے جائیں اور اس میں شیرۂ خرفہ بریاں بھی زیادہ کریں: شب کے وقت زہر مہرہ و طباشیر رب بہی میں ملا کر کھلائیں اور جب آب کاسنی کی مقدار اس قدر زیادہ ہو جائے

کر لیں تمام پی نہ سکے تو اس میں کمی کر دیں، بعد ازاں مذکورہ بالا نسخہ بغیر سفوف کر کے دیں، اس کے بعد جوارش آملہ لولوی علوی خانی، تین ماشہ گلاب کے ہمراہ استعمال کرائیں، بعد ازاں بتدریج صرف جوارش صبح کو پانچ ماشہ اور شام کے وقت تین ماشہ استعمال کرائیں اور چند روز کے بعد جوارش میں کافور بھیم سینی دو دانہ ہیل ملا کر صبح کے وقت دیں اور شام کو جوارش میں کافور ملا کر کھلائیں بعد ازاں تقویت کے لئے حب یاقوت دیں۔

مفردات میں سے خولان، آب عصا الراعی، تخم خطمی، بلوط، جفت بلوط، حضض مکی، قرظ، طباشیر، گل علیق، تخم حماض، شربت فقاح انگور، کہربا، گل لحیۃ التیس ورگ لحیۃ التیس یہ تمام دوائیں ذرب صفراوی کے لئے نافع ہیں اسی طرح ایسی روٹی مفید ہے جس کا آٹا آدھے پانی اور آدھے سرکہ میں گوندھا گیا ہو، بسبب ترشی آٹے میں لپیٹ کر بریاں کر کے کھانا اور سرخ رنگ کا توت جوش دے کر مع جرم کے تناول کرنا بھی سودمند ہے، علاوہ بریں وہ تمام ادویہ جو "زلق الامعاء صفراوی" کے علاج میں درج کی جائیں گی "ذرب صفراوی" میں نافع ہیں۔

مرکبات میں سے اس باب میں حسب ذیل ادویہ معمول و مفید ہیں——
جوارش آملہ، جوارش زرشک، جوارش فواکہ قابض، جوارش سماق، حب یاقوت، حب صندل، رب قابض، سفوف حب الرمان، سفوف حب العنب، سفوف حب الآس، سفوف خرنوب، سفوف ذرب، شربت حب الآس، معجون حب الآس، قرص طباشیر قابض، جوارش طباشیر، جوارش سماق، سفوف نمک، قرص ذرب، سفوف مجوع۔

اگر معدہ کی ملاست اور زلق معدہ کا سبب سوء مزاج حار مادی ہو تو نرمی کے ساتھ خلط خارج کرنے کے بعد قابض ربوب اور باجرہ کے ساتھ پکائے ہوئے جو کے ستو کا پانی استعمال کرائیں۔ اگر یہ مرض طول پکڑے تو دوغ کا مطبوخ یا لوہے یا پتھر سے داغ کر قابض دوائیں مثلاً طباشیر، گل سرخ، کہربا، گلنار ملا کر پلائیں، ان دواؤں کا وزن پاؤ سیر دوغ میں ڈیڑھ تولہ ہونا چاہئے۔ معدہ پر وہ ضماد لگائیں جو معدہ کے سوء مزاج حار میں معمول ہیں —— **غذا** میں عدس مقشر، برنج، جاورس، قابض فواکہ کے عصارے مثلاً آب غورہ، آب انار ترش و آب بہی ترش کے ساتھ دیں، گوشت سے حتی الامکان پرہیز کریں اور اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو چوزہ مرغ اور تیتر کا گوشت بریاں کر کے کورو ترشیاں چھڑک کر کھلائیں
— ضماد: اور یہ مرض سوء مزاج حار سادہ سے بھی ہوتا ہے، چنانچہ اس معدت

میں اس کا علاج معدہ کے سوء مزاج حار ساذج کے مطابق کریں۔ (شیخ)

اگر اسہال کا سبب بلغم و صفرا سے مخلوط مادہ ہو تو ہلیلہ زرد ایک حصہ، حب الرشاد نصف حصہ، حب الآس، سماق، ثمر طرفا، سک ہر ایک چوتھا حصہ سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے سات ماشہ کھلائیں اور بارتنگ سات ماشہ، انیسون ساڑھے تین ماشہ، پوست انار، دم الاخوین ہر ایک پونے دو ماشہ سب کو سفوف کر کے استعمال کرائیں؛ اگر اس اسہال کے ساتھ بخار بھی ہو تو یہ دوا مناسب رُب کے ساتھ دیں؛ سفوف نمک بھی ایسے اسہال کے لئے مفید ہے جس میں بلغم و صفرا مخلوط ہو۔ —— صفراوی اسہال کے مریض کے لئے بہتر یہ ہے کہ غذا کم کر دے اور شبانہ روز میں صرف ایک بار غذا استعمال کرے، اور غذا سے پہلے کوئی قابض چیز مثلاً بہی دانا زرشک وغیرہ کھائے اور پانی نہ پئے بالخصوص اگر صفرا بلغم کے ساتھ مخلوط ہو، تو پانی جس قدر کم پیا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ (ایلاقی و جرجانی)

مریض کی غذا کم کر دیں اس سے ورزش کرائیں، شربت تمر ہندی گلقند کے ساتھ اور شربت انار منعنع پلائیں؛ اسہال کے لئے آب انارین مع تخم نچوڑ کر شیرخشت و شربت ورد مکرر حل کر کے پلائیں یا اس کے لئے ہلیلہ زرد استعمال کرائیں؛ بعد ازاں قرص طباشیر و قرص حماض کھلائیں۔ (تجندی)

اسہال معدی سوداوی

سوداء کے مسہل یا مطبوخ افتیمون سے تنقیہ کریں، حار قابض دواؤں سے طحال کی تکمید کریں اور کھردرا کپڑا گرم کر کے اس سے طحال کی مالش کرائیں اور سب سے بہتر یہ ہے کہ طحال پر آگ والی شیشی لگائیں اور علی الصباح سوداء کا انصباب ہونے سے پہلے شکر، بادام و روغن زرد کا حریرہ پلائیں؛ یا سوداء کا تنقیہ ماء الجبن سے کرنے کے بعد ماء اللحم کے ساتھ خمیرہ مروارید استعمال کرائیں؛ علویخان کا یہ سفوف بھی اس باب میں بغایت مفید ہے —— بہمنین، کزمازج، گل حمر، گل گاؤزبان، زرنباد، سداب، تخم مورد ہر ایک نو ماشہ، بہمنین و کزمازج کو روغن بادام میں اور بقیہ اجزاء کو روغن گاؤ میں بریاں کر لیں اور انار دانہ بریاں ساڑھے آٹھ تولہ کے ساتھ کوٹ کر اس میں سے ساڑھے دس ماشہ استعمال کرائیں۔

سوداء سے پیدا شدہ فساد ہضم و اسہال رفع کرنے اور احشاء کو تقویت پہنچانے کے لئے مرجان سوختہ ساڑھے تین ماشہ، صمغ پونے دو ماشہ، انیسون دونوں کے ہم وزن سب کو سفوف کر کے استعمال کرانا مجرب ہے؛ اسی طرح مروارید محلول بھی میرا آزمودہ ہے اور مروارید کو حل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مروارید مسحوق ترشی ترنج کے ساتھ

شیشے میں بند کر کے رکھ دیں اور اس کا منہ موم وغیرہ سے بخوبی مستحکم کر دیں جب یہ حل ہو جائے تو اس میں سے ساڑھے تین ماشہ شہد کے ساتھ چٹائیں۔
(انطاکی)

بیخ طرفا کا مطبوخ سوداوی مادہ کے استیصال کے لئے بہ نہایت مفید و مجرب ہے اور اس باب کے علاوہ طحال کے ورم صلب میں بھی نہایت سود مند ثابت ہوتا ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ پوست بیخ طرفا تازہ و خشک تین تولہ دہ چند شراب میں اس قدر جوش دیں کہ اس کے اجزاء پراگندہ ہونے لگیں، بعد ازاں اسے صاف کر کے حسب حال پلائیں اور اس کا ثفل ضماد کریں۔
(حکیم عابد)

اسہال معدی بہ سبب بثور و قرحہ

قرص طباشیر قابض، زعفران کے بغیر مرتب کر کے استعمال کرائیں، اگر جگر میں ضعف نہ ہو تو چہار تخم بریاں، روغن بادام میں چرب کر کے کھلائیں اور سفوف حب الرمان دیں، سفوف زلق الامعاء بثوری بھی اس باب میں مفید ہے ــــــ غذاء میں قابض و طفی اثمار مثلاً برنج، جو، عدس مقشر استعمال کرائیں، بہتر یہ ہے کہ غذاء میں ترشی نہ ہو مگر ترشی سے قرحہ میں لذع پیدا ہونے کا خوف نہ ہو تو سماقیہ وزرشکیہ اس لحاظ سے بہترین غذاء ہے کہ یہ انصباب کو روکتی اور مواد کا تنقیہ کرتی ہے۔

اگر قوت بہتر حالت میں ہو اور خون کا غلبہ ہو تو ابتداء میں باسلیق کی فصد کھولنا اور پنڈلیوں پر پچھنے والی سنگیاں لگانا اس باب کی مفید ترین تدبیر ہے، بعد ازاں ماء العسل یا ماء السکر پلائیں اور قے عارض ہونے سے بچائیں ــــــ تنقیہ کے بعد قرص کافور، زعفران حذف کر کے استعمال کرائیں اور حب الآس، گل ارمنی، اقاقیا، لادن، گلنار، لحیۃ التیس و صندل سفید معدہ پر ضماد کریں ــــــ صاحب کامل کے قول کے مطابق قرص گلنار بھی اس باب میں مفید ہے، اور خجندی نے لکھا ہے کہ سفوف حب الرمان بھی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے، طبری کا قول ہے کہ اس باب میں وہ تمام تدابیر مفید ہیں جو قوت ماسکہ کے ضعف سے پیدا شدہ زلق معدہ اور اسہال معدی بلغمی میں معمول ہیں ــــــ حاصل کلام یہ ہے کہ قروح و بثور کا علاج اسی دستور کے مطابق کریں جو امراض معدہ کے باب میں قروح و بثور کے لئے لکھا گیا ہے اور اس کے بعد معدہ کو تقویت پہنچانے کی کوشش کریں۔

اسہال معدی بہ سبب ضعف و سدۂ جگر

اس کی تدبیر وہی ہے

جو ضعف جگر اور سدہ جگر کی بحث میں بیان کی گئی ہے، چنانچہ غذا اور
کو بدن میں نفوذ کرانے والی جوارشیں استعمال کریں۔ مثلاً جوارش تمند اور یاقوت و جوارش
مصطگی کھلائیں اور جگر کو تقویت پہنچانے کے لیے ضماد، تکمید اور غذا میں وہی اشیاء
اختیار کریں جو ضعف جگر کی بحث میں لکھی گئی ہیں ——— جوارش عنبری علویخان
بھی اس باب میں مجرب ہے۔

اسہال معدی دوری

خلط غالب کے مطابق بدن کا تنقیہ کرنے کے بعد اس عضو کا تنقیہ کریں جس میں مادہ جمع ہو اور اس کے ساتھ معدہ کو بھی تقویت پہنچائیں ——— اسہال کی اس قسم میں اول استفراغ سے پہلے کوئی قابض چیز ہرگز نہ دیں کیونکہ مادہ کی موجودگی میں قابض اشیاء سے اسہال بند کر دیا جائے تو بسا اوقات ذُبیلہ یا ردی قسم کے ورم یا مزمن بخار وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

اگر اسہال مقررہ دورے کے ساتھ تھوڑا تھوڑا ہو اور اس میں مختلف مواد خارج ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ یہ ان فضلات سے پیدا ہوا ہے جو عروق یا بعض اعضاء میں جمع ہیں اور طبیعت ان کو یکبارگی دفع کرنے پر قادر نہیں ہے، چنانچہ اس صورت میں ان فضلات کا اخراج کرنے والی مسہل دواؤں سے طبیعت کی اعانت کریں ———
اگر یہ فضلات صفراوی ہوں تو آب اناریں مع تخم جو کوٹ کر شکر کے ساتھ پلائیں یا دس تولہ شربت ورد مکرر ڈھائی تولہ سکنجبین کے ساتھ دیں مگر اس سے بہتر یہ ہے کہ ہلیلہ زرد شکر کے ساتھ کھلائیں کیونکہ یہ خلط کے استفراغ اور بدن کے تنقیہ کے لیے نہایت مؤثر ہے اور استفراغ کے بعد طبیعت میں امساک پیدا کرتا ہے، اور اگر بلغمی خلط جمع ہو تو ہلیلہ کابلی دیں کیونکہ یہ معدہ، امعاء و عروق کا مادہ بطور عصر خارج کرتا ہے ——— مریض سے معتدل ریاضت کرائیں، غذا میں تقلیل و تلطیف برتیں، اور فضلات دفع ہونے کے بعد معدہ کو تقویت پہنچائیں۔

اگر اسہال دوری سوداوی ہو اور اس کا دورہ ہر چوتھے روز ہو تو عمر و مزاج وغیرہ کی رعایت کرتے ہوئے اس مطبوخ سے استفراغ کرائیں ———
ہلیلہ سیاہ تین تولہ، ہلیلہ کابلی ڈیڑھ تولہ، افسنتین ڈیڑھ تولہ، غافث دو تولہ، گلرونده، منقیٰ، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تخم کرفس، انیسون، بادیان، ایرسا، آملہ، بہیڑہ، تربد کوفتہ، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، افتیمون ڈیڑھ تولہ، بسفائج سات ماشہ، افتیمون اور بسفائج کو کوٹ کر پوٹلی میں باندھیں اور تمام دواؤں کے ساتھ بدستور

جوش دے کر صاف کر کے مریض کے برداشت کے مطابق پلائیں اور قوی تدبیر کی ضرورت ہو تو اس کے ساتھ حب غاریقون بھی استعمال کرائیں، اگر اس کا ایک نسخہ کافی نہ ثابت ہو تو اس کے بعد سات روز تک ماء الاصول پلا کر دوبارہ یہی مطبوخ پلائیں —— اگر اس کے علاج میں مداخت کی ضرورت محسوس ہو تو افیمون ساڑھے تین ماشہ، افسنتین پانچ ماشہ، عصارہ غافث سوا دو ماشہ، ایارج فیقرا سوا دو ماشہ، سب کو سفوف کر کے دو تولہ اطریفل کبیر میں ملا کر اس میں سے چودہ ماشہ آب نیمگرم کے ساتھ کھلائیں اور اتفاقاً اس سے فائدہ نہ ہو تو دوسرے سے ایک روز قبل موّل وغیرہ کھلا کر اور غلیظ قسم کی شراب پلا کر قے کرائیں —— اس مرض کے علاج میں پرہیز اور امکانی حد تک بہترین غذا اختیار کرنے کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے ورنہ مریض بد پرہیزی کرتا رہے تو اکثر دواؤں کا فائدہ ظاہر نہیں ہوتا۔ (طبری)

اسہال بہ سبب زوال خمل معدہ

سطح معدہ کے بالائی ریشے (خمل) زائل ہو جانے سے جو اسہال عارض ہوتا ہے اس کا علاج نہایت دشوار ہے اور یہ اکثر قاتل ثابت ہوتا ہے —— بہر حال بارد و قابض مقویات مثلاً اسماق، گل سرخ، طباشیر، فوفل، صندل، پوست انار، جنفص، عصارہ لحیۃ التیس، آب آس یا آب برگ انگور یا آب بہی میں ملا کر معدہ پر ضماد کریں اور اگر حرارت ہو تو جو، سیب اور سفرجل کا ستو روغن بادام کے ساتھ استعمال کرائیں اور تیتر، بٹیر کے مانند خفیف گوشتوں کے شوربے پر اکتفا کریں؛ غذا کے بعد دیر تک دائیں پہلو پر لٹائیں اور مریض کو کوئی حرکت نہ کرنے دیں کہتے ہیں کہ دودھ اور میدہ کا حریرہ، خمل معدہ کو اگانے کے لئے بالخاصیت مفید ہے —— ایسی تمام بارد دوائیں جن میں قوت حابسہ ہو مثلاً گلنار، مازو، اقاقیا، گل ارمنی، طباشیر بریاں، انار دانہ، زرشک، ریوند، تخم حماض، اسپغول بریاں، تخم بارتنگ، تخم گل اور قابض عصارے اس باب میں سود مند ہیں، ورائب مطبوخ جس میں مسکہ قطعاً نہ ہو، بالخصوص سحج کی حالت میں نہایت مفید ہے، اور حرارت کی صورت میں سرد قسم کے ستو مثلاً انار کا ستو، اور بہی کا ستو مفید ثابت ہوتے ہیں۔

اسہال معدی بہ سبب ادویہ مسہلہ

اگر مسہل دواؤں سے اسہال جاری ہونے کے بعد بند نہ ہو تو قابض دوائیں استعمال کریں، چھاچھ صرد کر کے پلانا بھی اس

کے لئے مجرب ہے اور لعاب بہیدانہ ایک ماشہ دوغ گاؤ میں تر کر کے دینا بھی مفید ہے
تخم ریحاں روغن گل سے چرب کر کے استعمال کرائیں ـــــ کتیرا پسے ہوئے دو یا بہار
ماشہ باریک کر کے دہی میں ملا کر کھلانا اس اسہال کے لئے سود مند ہے جو
حب السلاطین سے جاری ہو یا زیرہ سفید بریاں چھ ماشہ باریک کر کے آدھ پاؤ
مسکہ نکالے ہوئے دہی کے ساتھ کھلائیں، سفوف قشر الرمان برائے اسہال کے
لئے مجرب ہے جو کسی مسہل کا عمل زیادہ ہونے سے عارض ہو اور یہ اسہال کو فوراً
روک دیتا ہے۔

حب السلاطین کے استعمال سے ذرب عارض ہو جائے تو لعاب ریشہ خطمی
چھ ماشہ، شیرہ مغز بادام چار ماشہ، شیرہ خرفہ چھ ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ،
عرق عنب الثعلب دس تولہ، گلاب چار تولہ میں نکال کر شربت انار شیریں دو تولہ
داخل کر کے چھ ماشہ چہار تخم روغن بادام میں چرب کر کے چھڑک کر پلانا سود مند
ہے ـــــ اگر مسہلوں کے بعد یہ عادت ہو جائے کہ غذا تناول کرنے کے بعد
دست آ جائیں، تو سماق زرشک، مصطگی، الائچی سفید، بادیان بریاں، صمغ عربی
بریاں سب کو کوٹ چھان کر شربت انار شیریں ملا کر تناول کریں اور اس کے
اوپر عرق عنب الثعلب پئیں۔

مسہلوں سے اسہال مفرط عارض ہونیکا سبب یا عروق
کی قوت ماسکہ کا ضعف ہوتا ہے یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عروق کے دہانے
کشادہ ہو جاتے ہیں، یا مسہل دوا ان دہانوں کو لگتی اور ان میں سوزش پیدا کر دی
ہے، یا اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ بدن مسہل سے سوء مزاج حاصل کر لیتا ہے،
چنانچہ سبب کے مطابق اس کا تدارک کریں مثلاً قوت ماسکہ کو اسی طریقہ سے
تقویت پہنچائیں جو ذرب یا سحج کے علاج تک بیان کیا گیا ہے ـ اسبب دوم
پایا جائے یعنی مسہل دواؤں سے عروق کے دہانے کشادہ ہو گئے ہوں تو قابض
و مغری دوائیں اور غذائیں استعمال کریں اور اگر اسہال کی زیادتی کا سبب مسہل
دواؤں کی لذع کی کیفیت ہو تو ایسی چیزیں دیں جو مسہل دوا کی حدت و لذع کو توڑ دیں
مثلاً مغری وغیرہ دوا استعمال کرائیں، دوا کو اس باب میں خاص اثر حاصل ہے
اور اگر مسہل دواؤں کی کیفیت سے بدن میں سوء مزاج عارض ہو گیا ہو تو اس کے
مطابق تعدیل مزاج کی کوشش کریں۔

مسہل کا عمل زیادہ ہو جانے کی صورت میں ہاتھ پاؤں مضبوط باندھنا اور
قدرے تریاق فاروق کھلانا، اگر حمام ممکن ہو تو حمام میں ... ہوئے کے نیچے بخارات

پہنچا کر پسینہ لانا سودمند ہے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ پہلے ان خارجی تدابیر پر عمل کیا جائے اور ان سے اسہال بند نہ ہو، تو قابض دوائیں پلائی جائیں؛ قابض دواؤں سے معدہ کی مالش کرنا، صندل، کافور اور فواکہ کے عصاروں کا لخلخہ کرانا، خارجی اعضاء کو گرم رکھنا، پسلی کے نیچے اور شانوں کے درمیان آتشیں محجمہ لگانا اور آبہائے قابضہ مثلاً نطرونی وشبی پانی معدہ و احشاء پر ڈالنا بھی سودمند ہے ـــــ اس صورت میں ٹھنڈی ہوا سے مریض کو بچائیں اور زیادہ گرم ہوا میں بھی نہ رکھیں کیونکہ سرد ہوا بعصر (نچوڑنے) کی خاصیت رکھنے کے باعث اسہال لاتی ہے اور گرم ہوا مرخی (ڈھیلا کرنے والی) ہونے کی بناء پر اسہال میں معین ہوتی ہے؛ گرم پانی کے ذریعہ قے کو ہیجان میں لانا بھی اسہال روکنے کی ایک مفید تدبیر ہے؛ اور گرم پانی میں ہاتھ پاؤں رکھنا بھی اس کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے ـــــ اگر ان تدابیر سے کام نہ چلے اور اسہال کسی طرح بند نہ ہو تو آخری چارہ کار کے طور پر مخدرات اور اسہال روکنے والی قوی تدابیر اختیار کریں۔ (شیخ)

اسہال کبدی کیلوسی

اگر اس کا سبب جگر کی قوت جاذبہ کا ضعف یا اس کے سدے یا صغر جگر یا ماساریقا کا ورم ہو تو قوت جاذبہ کی تقویت کے لئے وہ تدابیر اختیار کریں جو ضعف جگر کی بحث میں بیان کی گئی ہیں، سدے کھولنے کے لئے ان تدابیر سے کام لیں جو جگر کے سدوں کے علاج میں لکھی گئی ہیں اور صغر جگر و ماساریقا کے ورم کے لئے ان تدابیر کو کاربند ہوں جو ان کے مباحث میں درج ہیں؛ اس اسہال کو بند کرنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ اس سے بدن کے بالائی حصہ کو اذیت پہنچتی ہے اور بسا اوقات تنفس میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔

اگر اس کا سبب قوت جاذبہ کی کمزوری ہو تو ایسی چیزوں سے علاج کریں جو گرم اور غذا کو نفوذ کرانے والی ہوں مثلاً جوارش علائی یا خود یہ نسخہ قدرے شراب کہنہ کے ساتھ دیں: سلیخہ، سنبل، زعفران ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، قصب الذریرہ، عود بلسان، سعد کوفی، اذخر ہر ایک ڈیڑھ تولہ، جوزبوا پانچ دانہ، قاقلہ، قرنفل، انیسون، بسباسہ، کندر، اشنہ، لادن ہر ایک سات ماشہ، قردمانا ساڑھے دس ماشہ، سک چودہ ماشہ، دار شیشعان ساڑھے دس ماشہ، نانخواہ چودہ ماشہ، حب الآس بریاں دو تولہ، سب کو کوٹ چھان کر شربت میبہ میں معجون بنائیں اور اس میں سے روزانہ چودہ ماشہ استعمال کرائیں؛ غذا میں لطیف و زود ہضم اشیاء گرم مصالحوں سے خوشبودار کرکے دیں۔

اگر ضعف جاذبہ کا سبب جگر کا سوءِ مزاج حار ہو تو اس کا علاج ان امراض کے مطابق کریں جو جگر کے سوءِ مزاج حار سے پیدا ہوتے ہیں اور اس کا سبب اگر کیلوسی مواد کی کثرت ہو جس کے تمام حصہ کو جگر جذب نہ کر سکتا ہو، تو مقویات کے استعمال کے ساتھ غذا میں تقلیل کریں ۔۔۔ اس اسہال کے سددی و ورمی ہونے کی صورت میں صرف قابض دوائیں استعمال کرانا سخت غلطی ہے، کیونکہ اس سے سدے میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ورم میں صلابت آجاتی ہے؛ اسی طرح سخت قسم کی بردو قابض دوا، جگر پر طلا کرنا بھی روا نہیں ہے، کیونکہ اس سے عفونت پیدا ہوتی ہے اور حرارت غریزی فنا ہوتی ہے، بلکہ ضروری ہے کہ جب معلوم ہو کہ اس اسہال کا سبب جگر و ماساریقا کا سدہ یا ورم ہے تو تمام تر توجہ مفتح دواؤں سے سدے کھولنے اور ورم تحلیل کرنے پر مبذول رکھیں۔

بہت سے اطبا، اس باب میں مویز کو بہترین چیز بتاتے ہیں حتیٰ کہ ان کا خیال ہے کہ اس سے سخت قسم کے اسہال غسالی میں بھی فائدہ ہوتا ہے؛ اور قرشی کے قول کے مطابق سددوں کی صورت میں شربت بہی شیریں تمام چیزوں سے زیادہ مفید ہے، کیونکہ یہ قابض ہونے کے باوجود مفتح بھی ہے اسی طرح آب کاسنی میں انار دانہ، زرعود و زرشک تر کر کے پلانا بھی نہایت سود مند ہے، کیونکہ یہ چیزیں قابض و مفتح اجزاء سے مرکب ہیں ۔۔۔ سفوف مقلیاثا اسہال سددی میں فائدہ مند ہے؛ اسی طرح قرص انبر باریس بھی اس کے لئے مفید پڑتی ہے؛ جب سدہ پیدا کرنے والا مادہ غلیظ ہو اور تفتیح کیلئے قوی تدابیر کی حاجت ہو تو حرارت کا خوف نہ ہونے کی صورت میں آب کاسنی کے ساتھ آب کرفس و آب بادیان ملا کر پلاتے ہیں۔

اسہال کبدی غسالی

اگر اس کا سبب جگر کی قوت ہاضمہ کا ضعف ہو جو اکثر برودت کا نتیجہ ہوتا ہے تو اس کا علاج اس دستور کے مطابق کریں جو جگر کی بحث میں اس کے ضعف ہاضمہ کے لئے بیان کیا گیا ہے؛ اگر ضعف کا سبب حرارت ہو تو ان تدابیر پر کاربند ہوں جو جگر کے سوءِ مزاج حار کے لئے لکھی گئی ہیں اور اگر اس اسہال کا سبب جگر کی قوت ماسکہ کا ضعف ہو جو بقول شیخ اکثر حرارت و رطوبت سے ہوتا ہے تو اس کا علاج وہی ہے جو ضعف جگر کی بحث میں اس کی قوت ماسکہ کی کمزوری کے لئے تجویز کیا گیا ہے؛ یا اس کے لئے زرشک، گل مغسول،

بسد محرق مغسول، تخم خرفہ، گل سرخ ہر ایک ایک ماشہ، طباشیر، زعفران، ریوند چینی کافور قیصوری چار چار رتی، سب کو کوٹ چھان کر شربت انار شیریں ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر بارتنگ چار ماشہ اور دانہ بیل تین ماشہ کوٹ کر پانی میں جوش دے کر شیرہ تخم خرفہ، شیرہ حب الآس اور قند سفید داخل کر کے پلائیں، اور سہ پہر کو خبث الحدید مدبر سودہ نصف ماشہ، دوا المسک چار ماشہ میں ملا کر کھلائیں ——— شربت ورد کے ساتھ قرص گلنار یا قرص طباشیر حابض ملا کر دینا یا شربت بہی خام میں قرص طباشیر حابض، اندورد، پوست بیرون پستہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، عود مصطگی و صندل ہر ایک ساڑھے تین ماشہ استعمال کرنا اور شب کو سوتے وقت ڈھائی تولہ گلقند میں ایک ماشہ مصطگی اور بوئے دو ماشہ انیسون ملا کر کھلانا اسہال کبدی کے لئے صاحب شفاء الاسقام کے تجربات سے ہے۔

شیخ کے قول کے مطابق یہ سفوف اسہال کبدی کے لئے سودمند ہے ——— گل سرخ بوئے دو تولہ، زرشک، لک مغسول، تخم حماض بریاں ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، عود، طباشیر، صندل سفید، نشاستہ، صمغ عربی بریاں ہر ایک سات ماشہ، ریوند چینی پانچ ماشہ، زعفران ساڑھے تین ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے ساڑھے تین ماشہ دوغ آہنتاب کے ساتھ استعمال کرائیں، متاخرین اس نسخہ میں گل سرخ کا وزن بھی ساڑھے دس ماشہ رکھتے ہیں اور یہ سفوف شیرہ تخم کاسنی بریاں، رب بہی اور گلاب کے ساتھ استعمال کراتے ہیں۔

اسہال کبدی صفراوی

اس قسم کے اسہال کو بند کرنے کی ہرگز کوشش نہ کریں اور قابض دوائیں نہ دیں، کیونکہ اسے روک رکھنا گاہے فوراً ہلاکت پر منتج ہوتا ہے اور گاہے استسقا و صلابت طحال پیدا کرتا ہے، بلکہ مزاج و خلط کی تعدیل کریں اور جگر کی تسکین کے لئے ایسی دوائیں دیں جو زیادہ قابض نہ ہوں، مثلاً شیرہ صندل، شیرہ عناب و شیرہ خشخاش، سکنجبین و شربت انار کے ساتھ پلائیں، علاوہ بریں وہ تدابیر اختیار کریں جو جگر کے سوء مزاج حار میں بیان کی گئی ہیں، ماء الشعیر، اس مقصد کے لئے بہترین چیز ہے، اسی طرح وہ شربت مفید پڑتے ہیں جو حدت کم کریں اور ان میں زیادہ قبض نہ ہو، مثلاً شربت خشخاش، شربت عناب، شربت انار شیریں و ترش اور شیرہ خرفہ، شربت صندل کے ساتھ پلائیں، زرشک، صندل وغیرہ کا نقوع بھی شربت صندل کے ساتھ پلانا

مفید ہے، اسی طرح آملہ و گل نیلوفر کو جوش دے کر صاف کر کے ہموزن قند سفید کے ساتھ شربت کا قوام تیار کر کے پلانا بھی سود مند ہے۔

تعدیل: تنقیہ کے بعد بھی اگر اسہال باقی ہو تو شربت خشخاش و شربت انجبار تخم خطمی کے جوشاندہ کے ساتھ پلائیں —— تخم ریحان، بارتنگ، صمغ عربی ہر ایک روغن زرد میں بریاں کیا ہوا و تخم حماض ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، کافور ایک ماشہ، سب کو سفوف کر کے حسب مزاج شربت حب الآس کے ساتھ کھلانا۔ اسہال کبدی، اسہال معدی و اسہال معوی ان تینوں قسموں میں اس وقت مفید ہے جبکہ اس کا سبب مزاج کی حرارت ہو —— علاوہ بریں مقوی جگر قوابض مثلاً زرشک، ریوند، انار دانہ و شربت حب الآس استعمال کرانا بھی نافع ہے۔

اگر صفرا کی مقدار زیادہ اور قوت بحال ہو تو جگر کا تنقیہ مطبوخ ہلیلہ زرد اور آب انار، آب کاسنی و مغز خیار شنبر سے کریں اور غذا میں زرشکیہ، رمانیہ اور شیرہ تخم خشخاش کے ساتھ ماء الشعیر دیں۔ (تجنی)

اسہال کبدی صدیدی

اس کا علاج بھی وہی ہے جو اسہال کبدی صفراوی کا —— مزید براں صندل و گلاب دل و جگر پر رکھیں اور تبدیل ہوا کرائیں، اگر شرائط اجازت دیں تو داہنے ہاتھ کے اسلیم کی فصد بغایت مفید پڑتی ہے، اس اسہال کو بھی بتدریج بند کرنا چاہئے اور قوی قسم کی قابض دوائیں اختیار نہ کرنی چاہئیں —— مبرد و مرطب تدابیر اختیار کرنا اور قرص طباشیر کافوری، و قرص کافور کھلانا، جگر و قلب پر مبرد ضماد لگانا، ماء الشعیر اور ایسے شربتوں سے جن میں زیادہ قبض نہ ہو، مزاج و خلط کی تعدیل کرنا اس باب میں بغایت سود مند ہے —— اگر اسہال صدیدی کا سبب جگر کے ورم یا دبیلہ کا ترشح ہو تو اس کا علاج اسی دستور سے کریں جو ان امراض کی بحث میں لکھا گیا ہے۔

اسہال کبدی خاثری و دردی

اگر اس کا سبب دبیلہ کا انفجار یا تعفن قرحہ یا ورم اور خون کا رگ کے فاسد ہو جانا ہو اور سوء مزاج حار یا بارد یا ضعف جگر عارض ہو، تو سبب کے مطابق اس کے علاج کے لئے امراض جگر کے مباحث کی طرف رجوع کریں، اور اگر اس کا سبب خون کا احتراق ہو تو وہ تدابیر اختیار کریں جو اسہال کبدی صفراوی کے علاج میں بیان کی گئی ہیں —— حاصل کلام یہ ہے کہ مبرد ضماد لگائیں اور مسکن مشروبات پلائیں، شربت خشخاش اور زرشک جو بریاں کا ماء الشعیر

طباشیر کے ساتھ دینا، بازو اور رانوں کو باندھنا، ہاتھ پاؤں گرم پانی میں رکھنا اور ان کی مالش کرنا اس باب میں مفید ہے ——— اگر اس کا سبب برودت ماسرہ ہو تو معجون بوزینہ استعمال کرانا اور غذا ہضم ہونے کے بعد قدرے شراب پلانا سودمند ہے اور سخت کپڑے سے اعضاء کی مالش کرنا، بالخصوص جگہ پر ایسا کپڑا رگڑنا بھی مفید ہے۔

پیشتر ازیں شیخ کے کلام سے معلوم ہو چکا ہے کہ اسہال کبدی صفراوی وصدیدیا (زرداب کے مانند) اور خاثری (پھٹے ہوئے دودھ کے مانند) مزمن ہو جائے تو اکثر سحج امعاء پر منتج ہوتا ہے، چنانچہ اسہال کی ان قسموں میں دو ہفتہ گزر جانے کے بعد بسا اوقات امعاء کی سطح میں خراش کے آثار نظر آنے لگتے ہیں اور گاہے مذکورہ اخلاط خون کے ساتھ مخلوط ہو کر خارج ہوتے ہیں، گاہے مریض اجابت کے بعد راحت محسوس کرتا ہے اور گاہے شدت الم سے غشی کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ اس صورت میں مناسب تدبیر یہ ہے کہ تعدیل کی رعایت کے ساتھ مغری اشیاء سے سحج کا علاج کریں، مثلاً صمغ، نشاستہ، کتیرا، اسپغول، بارتنگ، قودری، سب کو آب گرم و روغن گل میں ملا کر پلائیں یا اسپغول، بارتنگ، تخم خرفہ، مغز تخم خیارین ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، نشاستہ، صمغ عربی ہر ایک سات ماشہ، گل ارمنی پانچ ماشہ، اسپغول و بارتنگ کے سوا، تمام اجزاء کو کوٹ کر سب کو پانی میں لت کر کے روغن گل ملا کر استعمال کرائیں ——— باقی تدابیر سحج کی بحث سے اخذ کریں۔

اسہال مراری

اس کا علاج وہی ہے جو اسہال معدی صفراوی کا اور شیخ کے قول کے مطابق آخر میں اس کا علاج جگر، مرارہ اور معدہ کے حالات سے متعلق ہوتا ہے، چنانچہ ان کی جیسی حالت ہو اسی کے مطابق علاج کریں۔

اگر صفراء کی مقدار بہت زیادہ ہو تو پہلے مطبوخ ہلیلہ زرد و تمر ہندی سے تنقیہ کریں، بعد ازاں اسہال روکنے کیلئے جو کے ستو کا کشکاب، سفوف حب الرمان، قرص طباشیر قابض اور دوغ سنگتاب و آہن تاب استعمال کرائیں اور بہتر ہے کہ سفوف حب الرمان کشکاب کے ساتھ دیں ——— جو کا ستو چار حصہ، خشخاش سفید ایک حصہ، دونوں کو پانی میں پیس کر خیرہ نکال کر اسے پکا کر دینا نہایت مفید ہے، اسی طرح جو کا ستو دو حصہ، سفوف حب الرمان ایک حصہ کے ساتھ پکا کر دینا اسہال صفراوی کو روکنے کے لئے نہایت موثر

علاوہ بریں صندلین، خرفل، گل سرخ، مازو، گل ارمنی، اقاقیا، سک، رامک، سب کو کوٹ کر گلاب و آب مورد یا آب بہی کے ساتھ معدہ پر ضماد کرنا اور ہر وقت تازہ ضماد بدلتے رہنا بھی نہایت مفید ہے۔

اسہال طحالی

ان تدابیر سے کام لیں جو اسہال معدی سوداوی کے علاج میں بیان کی گئی ہیں ۔۔۔ طحال پر آگ والی سنگی لگائیں، ماء الجبن پلائیں اور طحال و فم معدہ اور اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچائیں؛ چنانچہ ماء الجبن سے فارغ ہونے کے بعد تقویت کے لئے خمیرہ مروارید یا ماء اللحم کے ساتھ استعمال کرائیں اور طحال پر گز مازج، مصطگی، بیخ کبر، سداب، برگ گز، عنب الثعلب ہر ایک سات ماشہ ضماد کریں؛ یہ سفوف بھی اس باب میں مجرب ہے ۔۔۔ جوزسرو، سک، رامک، سعد کوفی، گل پستہ، گل گز، کندر، کہربا، بسد، یشب سبز، طباشیر ہر ایک سات ماشہ، بسد و یشب کے سوا تمام اجزاء کو روغن بادام و روغن ناشپاتی میں بریاں کر لیں اور سب کو سفوف کر کے اس میں سے ساڑھے تین ماشہ مربائے آملہ ایک عدد میں ملا کر ورق طلا لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر شربت سیب، شربت گاؤزبان ہر ایک دو تولہ، عرق کیوڑہ و عرق زرشک ہر ایک پانچ تولہ میں حل کر کے سات ماشہ تخم خرفہ چھڑک کر پلائیں اور غذا میں مرغ کا پلاؤ و خشکہ، گیلانی، گائے کے دہی اور اس کے بالائی کے ساتھ دیں۔

اسہال معوی رطوبی

اگر یہ اسہال مادی ہو تو بلغم کے مسہل اور حب ایارج سے تنقیہ کریں، علاوہ بریں ایارج فیقرا و حب صبر کے مانند خفیف مسہل دیں، اگر تنقیہ کے بعد اسہال باقی ہو تو بقیہ رطوبتوں کو خشک کرنے کے لئے مجفف دوائیں سفوف و قرص سے کام لیں، مثلاً سفوف حب الرمان، سفوف مقلیا نافع قرص گلنار کھلائیں، مزید براں ان تدابیر سے استفادہ کریں جو اسہال معدی رطوبی کے علاج میں درج ہیں؛ مصطگی و طباشیر، گلقند یا مربائے آملہ میں ملا کر کھلانا اس باب میں سود مند ہے؛ یا سفوف یہودی ایک ماشہ کھلا کر اس کے اوپر شیرہ بادیان نو ماشہ، انیسون، زیرہ سفید ہر ایک چار ماشہ، ہر فلفل دو ماشہ سب کا شیرہ نکال کر شربت گاؤزبان و شربت خشخاش ہر ایک ڈیڑھ تولہ داخل کر کے پلائیں؛ یا سفوف مقلیا نافع نو ماشہ کھلا کر شیرہ بادیان نو ماشہ، شیرۂ الائچی پانچ دانہ، لعاب حلبہ، لعاب کتان، لعاب کنوچہ ہر ایک تین ماشہ، تین ماشہ کندر بریاں چھڑک کر پلائیں اور مصطگی، سعد،

قرنفل، مجیٹھ، بادیان ہر ایک سات ماشہ، سب کو شراب کہنہ میں ملا کر ضماد کریں یا غذا میں مرغ اور تیتر کا شامی کباب دیں ـــــ دار چینی، مرکی، افیون، جند بید ستر بوزن مساوی باریک کر کے بقدر فلفل گولیاں بنا کر تین چار گولیاں کھلانا اس باب میں مجرب ہے، اسی طرح سعد، سنبل، تخم کرفس ہر ایک چودہ ماشہ، زعفران، مصطگی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، سب کو گلاب کے ساتھ ضماد کرنا بھی مفید ہے، پرندوں کے گوشت کا کباب اس باب کی بہترین غذا ہے مگر بخار کی حالت میں گوشت نہ دیں ـــــ اگر یہ اسہال رطوبت سادہ سے عارض ہو تو قابض و منشف قرص اور سفوف استعمال کرائیں، ستو کھلائیں اور آنتوں پر روغن گل کی مالش کریں ـــــ پوست بیرون پستہ، عود غرقی پودینہ خشک، زیرہ سفید، آملہ خشک، صندل سفید، یشب سبز یہ تمام دوائیں رطوبت کو خشک کرنے کے لئے مفید ہیں، اور اگر رطوبت کے ساتھ برودت ہو تو عود غرقی، دانہ الائچی سفید، بادیان، اذخر اور پودینہ خشک مفید پڑتا ہے۔ سویدی نے لکھا ہے کہ زمرد، دارچینی، پوست خشخاش ان میں سے ہر چیز اسہال معوی رطوبی میں نفع بخشتی ہے، اسی طرح امرود اسہال مزمن کیلئے مجربات سے ہے ـــــ مقل باریک پیس کر کھلانا، آب آہنتاب پلانا، خشخاش شراب کہنہ کے ساتھ دینا، لادن، شراب کہنہ کے ساتھ استعمال کرانا، دوغ گاؤ آہنتاب پلانا، عصارہ عصا الراعی یا عصا الراعی خشک سفوف کر کے دینا، باقلا مرکردہ پانی میں جوش دے کر مع پوست کھلانا، خولان، بزرکتان بریاں و تخم مرو بریاں استعمال کرانا، مازو سبز باریک پیس کر آب سرد پر چھڑک کر پلانا، تخم حماض یا برگ حماض کا جوشاندہ سماق کے ساتھ دینا، عصارہ آس تنہا یا روغن گل و شراب ملا کر پلانا، سفرجل مشوی، توت شامی سرخ خام، بیخ بادآورد، تخم بادآورد، سندروس، گلنار، مر، ان میں سے کوئی چیز کھلانا، آب برگ کاسنی صحرائی پلانا، برنج بریاں، آرد جو بریاں و پوست انار ترش تینوں کو باریک کر کے استعمال کرانا، کہربا و تخم حماض بریاں ہر ایک بقدر سات ماشہ استعمال کرانا، تخم انگور بریاں باریک کر کے دینا، جگر بز بریاں سماق کے ساتھ کھلانا، اقماع بادنجان خشک کر کے پیس کر استعمال کرانا، مازو سبز و پوست انار بوزن مساوی نہایت باریک کر کے سرکہ میں پکا کر بقدر فلفل گولیاں بنا کر روزانہ سات گولیوں سے بیس گولیوں تک استعمال کرانا، یہ تمام دوائیں اس باب میں مفید و معمول بہا ہیں۔

مرکبات میں سے الوشندارو مولوی حکیم ہادی خاں، جوارش تخم مورد، حب زہر مہرہ، حب عفص، سفوف مقلیاثا، سفوف ہلیلہ، سفوف قنب، اور معجون اسود استعمال کرنا مفید ہے ـــــ تخم کرفس، انیسون ہر ایک چھ ماشہ پاؤ سیر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت انار شیریں دو تولہ داخل کر کے پلانا اسہال بلغمی کے لئے نافع ہے ـــــ بارتنگ، دانہ ہیل ہر ایک چار ماشہ عرق عنب الثعلب میں جوش دیکر شیرۂ بادیان بریاں چار ماشہ، شیرۂ زیرہ سیاہ بریاں تین ماشہ، شربت بہی شیریں دو تولہ داخل کر کے چھ ماشہ تخم ریحان چھڑک کر پلانا سود مند ہے ـــــ اگر خواب میں اسہال ہو جاتا ہو تو سفوف مقلیاثا پانچ ماشہ کھلا کر اس کے اوپر شیرۂ دانہ ہیل تین ماشہ، شیرۂ زیرہ سیاہ چار ماشہ، دس تولہ عرق عنب الثعلب میں نکال کر دو تولہ شربت حب الآس داخل کر کے پلائیں ـــــ حب الآس، تخم کتاں بریاں ہر ایک ڈھائی ماشہ، کنوچہ، بارتنگ ہر ایک ڈیڑھ ماشہ، بادیان، حرف بریاں ہر ایک ایک ماشہ، سب کو سفوف کر کے اس میں سے نصف، دو تولہ گلقند میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر مناسب عرق و شربت پلائیں اور بقیہ نصف شام کو دیں۔ گلنار تین ماشہ، الائچی مع پوست سات دانہ، بادیان نیمبرشت چھ ماشہ، زیرۂ سفید نیمبرشت دو ماشہ، سب کا شیرہ پانی میں نکال کر شہد داخل کر کے پلانا بھی اسہال بلغمی کے لئے مفید ہے ـــــ بادیان، زنجبیل، ہلیلہ سیاہ، پوست خشخاش سب کو بریاں کر کے کوٹ چھان کر اس میں سے تین ماشہ آب سرد کے ساتھ دینا اسہال کے لئے استاد مرحوم کے مجربات سے ہے۔

ذیل میں چند ایسی مفرد و مرکب دوائیں درج کی جاتی ہیں جو اس باب میں اطباء ھند کی معمول و مجرب ہیں ـــــ خرما بریاں کر کے کھلانا بالخصوص اس میں قدرے افیون داخل کر کے بریاں کرنا اور مناسب مقدار میں استعمال کرانا اسہال روکنے کے لئے مجرب ہے ـــــ مائیں کوٹ چھان کر تین ماشہ پانی کے ساتھ کھلائیں؛ جن کھوہ ریگ میں نخود کے مانند بریاں کر کے کوٹ چھان کر کھلانا حبس اسہال کے لئے مجرب ہے، اسی طرح تخم نیم ساڑھے چار ماشہ کھلانا اسہال مزمن کے لئے مجربات سے ہے ـــــ کنار صحرائی، مٹی کی ہانڈی میں بند کر کے گل حکمت کر کے آگ دیں اور جل جانے کے بعد نکال کر ایک کف دست صبح و شام کھلائیں، اور غذا میں مونگ کی دال کے ساتھ خشکہ دیں، یہ تدبیر اسہال کے لئے نافع ہے، اسی طرح عدس

مقشر کا ستو بریاں کرکے استعمال کرنا بھی اسہال کو بند کرتا ہے ــــــ ددو گی خرد کا شیرہ پانی میں نکال کر پلانا مفید ہے، شیرو برگد ناف کے سوراخ میں بھرنے اور اس کے گرد طلا کرنے سے بھی اسہال بند ہوتا ہے یا آملہ ترش دہی میں کھرل کرکے ناف کے گرد اس سے حلقہ بنا کر اس میں آب ادرک بھر دینا اور تھوڑی دیر اسی طرح رہنے دینا اسہال روکنے کے لئے عجیب الاثر ہے۔

حب تو چرس، حب انار، حب بیل گری، حب رال، حب مویز، حب تنکار، حب ہندی، سفوف بر بل، حب شنگرف، سفوف کشنیز، حب بنگ، حب گلنار، یہ تمام مرکبات اطباء ہند کے معمولات میں داخل ہیں اور اس باب میں مجرب ہیں ــــــ زنجبیل، بادیان، بیلگری، رال، سعد، گل دھاوا ہر ایک دو ماشہ سب کو باریک کرکے اس میں اسپغول مسلم چھ ماشہ ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر بار تنگ چار ماشہ، دانہ ہیل تین ماشہ، دونوں کو کوٹ کر پانی میں جوش دے کر شیرہ حب الآس و شیرہ کشنیز خشک ہر ایک چار ماشہ داخل کرکے زہر مہرہ سودہ ایک ماشہ چھڑک کر پلائیں، یہ دوا اسہال کہنہ کے لئے مجرب ہے ــــــ پوست بیخ مدار، خبث الحدید ہر ایک پاؤ سیر، برگ بھنگ ایک سیر، پہلے پوست بیخ مدار کو پانی سے دھو کر خشک کرکے باریک پیس لیں اور شیر مدار سے تسقیہ دے کر دوبارہ باریک کریں، بعد ازاں ہانڈی میں اسے فرش کرکے خبث الحدید سودہ نصف فرش کریں، اس کے اوپر بھنگ بچھائیں، اور اس کے اوپر بقیہ نصف خبث الحدید فرش کریں، بعدہ پوست مدار کا بقیہ سفوف ڈال کر ہانڈی کو بخوبی بند کرکے ایک شبانہ روز آگ پر رکھیں اور اس کے سرد ہونے کے بعد سب کو کھرل کرکے اس میں سے روزانہ ایک چٹکی کھلائیں، یہ ترکیب اسہال مزمن کے لئے مجربات سے ہے ــــــ مغز تخم انبہ کہنہ و بادیان بریاں بوزن مساوی سفوف کرکے ہم وزن شکر کہنہ ملا کر اس میں سے دس ماشہ کھلانا اسہال کے لئے فائدہ مند ہے، اور حسب ذیل مطبوخ بھی اس باب میں مجرب ہے ــــــ اسگندھ بلا، گل دھاوا، پوست کھیر، اتیس، ناگر موتھ، بیل گری، زنجبیل، لودھ، گلو ہر ایک ڈیڑھ ماشہ، سب کو ایک سیر پانی میں جوش دیں اور آدھا پاؤ رہ جائے تو صاف کرکے سرد ہونے کے بعد پلائیں اور ایک ہفتہ اس کی مداومت کریں۔

زلق الامعاء

زلق الامعاء کا علاج تقریباً زلق المعدہ کے مانند ہوتا ہے مگر اس کے باوجود اس باب کی چند مخصوص تدابیر بیان کر دینا غیر مناسب نہ ہوگا چنانچہ اگر زلق الامعاء کا سبب قرحہ نہ ہو تو اندرونی و بیرونی طور پر قوی قسم

کی قابض دوائیں، قابض و مسخن دواؤں سے مخلوط کر کے استعمال کریں اور تریاق فاروقی کے مانند ایسی دوائیں استعمال کریں جو روح کو تقویت اور طبیعت کو اعانت پہنچاتی ہوں، مدرات کا استعمال اس مرض میں نہایت مفید ہے، اگر بلغم کی زیادتی کے آثار موجود ہوں تو استفراغ کے ذریعہ سے اسے کم کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کے لئے معتدل قوت والی دوائیں سودمند ثابت نہوں تو خربق سے کام لیں ——— اس مرض کے مادہ کو قے کے ذریعہ سے خارج کرنا نہایت دشوار اور ردی ہے، اور آنتوں کا بلغم قے کی راہ سے آسانی خارج نہیں ہو سکتا ——— حتی الامکان مریض کو پانی پینے سے روکیں، رقیق قسم کی شراب کہنہ غیر ممزوج قلیل مقدار میں پلانا مفید ہے، اور دوسری شرابیں مضر ہیں انار دانہ، کنار، خرنوب، قصب، کشنیز، ان چیزوں کا ستو اس باب میں مفید ثابت ہوتا ہے، کشنیز اسہال معدی کو بند کرنے میں نہایت قوی تاثیر رکھتی ہے۔

(شیخ)

جوارش عفص، جوارش کندر اور جوارش خرنوب کا استعمال اسہال رطوبی میں فائدہ مند ہے، بارتنگ، انیسون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، پوست انار، دم الاخوین ہر ایک پانچ ماشہ، سب کو سفوف کر کے شراب عفص کے ساتھ کھلانا اسہال کی اس قسم کے لئے نہایت سودمند ہے، مگر بخار ہو تو یہ دوا شراب کے بجائے پانی کے ساتھ کھلائیں ——— بزر کتان خرما کے ساتھ ضماد کرنا بھی مفید ہے اور اگر اس کو زیادہ قوی بنانا ہو تو اس ضماد میں آب بہی یا آب شبت سبز، اقاقیہ، گلنار، مصطگی، گل سرخ، عوسج، آس ہر ایک بوزن مساوی داخل کریں گا ہے یہ دوائیں موم اور روغن مصطگی یا روغن سفرجل یا روغن گل میں ملا کر مرہم کے مانند بنا کر ضماد کرتے ہیں ——— زیتون سیاہ پانی میں جوش دے کر مع تخم کے کھرل کریں اور اس میں پوست انار، فلفل سفید ورشہ روغن زیتون خالص ملا روغن کے ساتھ دیں، یہ ترکیب زلق رطوبی کے لئے مفید ہے ——— بار جیم کی قابض اشیا اس باب میں استعمال کی جائیں تو بہتر ہے کہ ان میں مصطگی و کندر ملالیں، بلکہ مریض برداشت کر سکے تو فلفل بھی مخلوط کریں ——— جب اسہال زلقی مزمن ہو جائے اور قوت ساقط ہونے کے قریب ہو تو سب سے پہلے مزاج کی تعدیل و تبدیل کی کوشش کریں اور برداشت کے مطابق اس سے ورزش کرائیں، ایسی حالت میں نرم طریقہ سے مریض کا بدن دبانا اور خواب کی حالت میں اس کے بدن کی آہستہ آہستہ مالش کرنا مفید ہے، قوی قسم کا ماء اللحم قلیل مقدار

میں شراب خالص ملا کر اس میں میدہ کی سوکھی ٹکیہ بھگو کر پلائیں اور اگر مریض برداشت کر سکے تو اس کے اوپر کوئی نفوذ کرانے والی چیز مثلاً قدرے جوارش فلافلی و فودنجی استعمال کرائیں ۔ (شیخ)

اگر زلق الامعاء کا سبب بلغم کی کثرت ہو تو مشروبات اور حقنوں میں ایسی دوائیں دیں جو بلغم خارج کرتی ہیں، بعد ازاں قابض اشیاء استعمال کرائیں اور معتدل تسخین کریں، مثلاً جوارش حب الرمان، جوارش خوزی اور قرص افادیہ استعمال کرائیں ——— اگر اسہال کا سبب سوء مزاج اور قوتوں کی کمزوری ہو تو اس کا تدارک کریں؛ آنتوں کا سوء مزاج اکثر معدہ کے سوء مزاج کا مشارک ہوتا ہے اور دونوں کی علامتیں تقریباً یکساں ہیں؛ چنانچہ قوت ہاضمہ ضعیف ہو اور برودت کا غلبہ ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو جوارش خوزی اور میری تالیف کی ہوئی جوارش (جوارش بو علی سینا) استعمال کرائیں، یہ مرکب بھی اس باب میں بغایت سودمند ہے ——— زنجبیل، بادیان، انیسون دار فلفل، اقاقیہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تخم کرفس، نانخواہ، ہر ایک چودہ ماشہ سلیخہ، قصب الذریرہ، سعد، عود خام ہر ایک ایک تولہ، سک ڈیڑھ تولہ، زعفران چودہ ماشہ، قرنفل، اظفار الطیب، جوز بوا ہر ایک گیارہ ماشہ، حب الآس چھ تولہ، سب کو کوٹ چھان کر قرص بنالیں اور حسب حال مناسب مقدار میں استعمال کریں؛ علاوہ بریں قرص مر ماخوز بھی مفید ہے، خصوصاً اگر قوت دافعہ بھی ضعیف ہو تو یہ زیادہ نفع بخش ثابت ہوتا ہے؛ بیرونی طور پر مسخن ضماد لگائیں اور دافعہ بھی ضعیف ہو تو ان ضمادوں افسنتین داخل کریں

اگر برودت یا حرارت کے سبب سے قوت ماسکہ میں ضعف آگیا ہو تو حسب حال سرد یا گرم قابض اشیاء استعمال کریں اور اس کے ساتھ اگر قوت دافعہ بھی کمزور ہو تو سفوف خبث الحدید جوز بوا کے ساتھ، شربت نعناع کے ہمراہ دیں اور حسب حالت ضماد لگائیں ۔ (شیخ)

اسہال معوی بثوری

بعض اطباء اسہال کی اس قسم کو اسہال قلاعی بھی کہتے ہیں، کیونکہ اس ذی مری اور زبان میں بھی لازمی طور پر دانے نکل پڑتے ہیں؛ کہتے ہیں کہ ابتداء میں اس اسہال کا علاج اسہال معوی کی بہ نسبت آسان ہے، مگر زخم ہو جانے کے بعد اس سے بھی تر عسر یا تنخ پیدا ہو جاتا ہے، اور علاج دشوار ہو جاتا ہے ——— بہر حال اگر ممکن ہو تو پہلے باسلیق کی فصد کھولیں اور

چہار تخم، روغن بادام میں چرب کرکے گلاب کے ساتھ کھلائیں۔ مغری دوائیں مثلاً صمغ عربی، نشاستہ و کتیرا بریاں کرکے کھلانا اور ان کے ہمراہ لعاب بہدانہ و لعاب ریشہ خطمی گلاب و عرقیات میں نکال کر چہار تخم روغن بادام میں چرب کرکے چھڑک کر پلانا مفید ہے — غذا میں جو اور چاول یا مسور کا ستو اور روغن بادام دیں۔

اگر ضرورت محسوس ہو، تو ہلیلہ زرد وغیرہ سے صفراء کا مسہل دے کر شربت خشخاش کے ساتھ قرص طباشیر قابض استعمال کرائیں۔ یا طباشیر، کتیرا، کہربا، گل ارمنی ہر ایک ایک ماشہ، سب کو باریک کرکے شربت سیب و انار دو دو تولہ میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر اسپغول نو ماشہ آدھ پاؤ گلاب میں جوش دیکر نو ماشہ روغن گل اور دو تولہ شربت خشخاش داخل کرکے پلائیں۔ علاوہ ازیں جو کا ستو پانی میں جوش دے کر اس مطبوخ کا پانی روغن گل ملا کر اور سفوف زلق الامعاء شوری، لعاب اسپغول کے ہمراہ استعمال کرائیں اور سرد حقنہ دیں۔ مثلاً جو بریاں، چاول، پوست خشخاش، تخم خطمی، تخم مرو سب کو جوش دے کر صاف کرکے روغن گل، صمغ عربی اور نشاستہ ملا کر عمل دیں، بارد اشیاء اور شربت خشخاش، شربت انار شیریں و شربت آس کے مانند بارد شربت کا استعمال اس باب میں سودمند ہے — غذا میں پیاس بجھانے اور حرارت کو تسکین دینے والی چیزیں، مثلاً چاول اور مسور کی کھچڑی، روغن گل، روغن بادام میں چوری ہوئی میدہ کی ٹکیہ یا جو کا ستو کھلائیں، خالص ترشی سے پرہیز کریں تاکہ سوزش میں اضافہ نہ ہو — طحلب، آرد جو، گل سرخ، صندل، پوست انار، سب کو کوٹ چھان کر آب سیب ترش و آب آس کے ساتھ شکم پر ضماد کریں، اگر مادہ بہت زیادہ ہو اور قے آسان ہو تو قے کرائیں۔

اگر بثور آنتوں کی خارجی سطح پر ہوں تو حرارت کی تسکین کے لئے خیرۂ کاسنی و شیرہ خرفہ ہر ایک نو ماشہ دو تولہ شربت بنفشہ داخل کرکے پلائیں یا یہ دوا دیں — طباشیر دو ماشہ و سبوس اسپغول چار ماشہ کھلا کر اس کے ہمراہ آب بہی، آب شاخ انگور ہر ایک سات تولہ، گلاب، عرق کاسنی، عرق نیلوفر ہر ایک چار تولہ، لعاب بہدانہ، لعاب ریشہ خطمی ہر ایک تین ماشہ، شربت نیلوفر و شربت خشخاش ہر ایک دو تولہ داخل کرکے پلائیں اور تراشہ کدو، گل نیلوفر، برگ بید، گل بنفشہ، گل سرخ ہر ایک نو ماشہ، لعاب اسپغول سات ماشہ، سب کو شکم پر ضماد کریں یا طحلب، تراشہ کدو، آب

برگ بید، آب برگ اسپغول، آب برگ بارتنگ، آب سدا بہار اور آرد جو کے مانند مبرد و مرطب ضماد لگائیں، مریض کو سرد مکان میں رکھیں اور غذا میں کاسنی کا ساگ اور مونگ و مسور کی دال کا پانی آب غورہ سے ترش کر کے دیں۔

قروح امعاء سے جو اسہال عارض ہوتے ہیں ان کا علاج حقیقتاً قروح کا علاج ہے، چنانچہ بارد قسم کی مجفف و قابض اشیاء، مثلاً حصرمیہ و سماقیہ وغیرہ استعمال کریں اور ان تدابیر سے استفادہ کریں جو کہ وسنطاریا میں معمول ہیں۔ —— اگر قروح و بثور کا سبب صفراء کا انصباب ہو اور موسم گرما ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس کا تنقیہ قے کے ذریعہ کریں اور اگر اس کا سبب بلغم ہو تو بہتر یہ ہے کہ حقنہ کے ذریعہ سے بلغم کا اخراج کریں اور تجفیف و تجیین کرنے والی غذائیں دیں مثلاً خفیف قسم کے گوشتوں کا قلیہ اور ان کو بریاں کر کے کھلائیں اور پانی کم پینے دیں، اور اگر اس سے زیادہ قوی تدبیر کی حاجت ہو تو معدہ کے لئے خربق سیاہ اور آنتوں کے لئے خربق سفید استعمال کریں، کیونکہ یہ مسہل ہونے کے ساتھ قرحوں کے علاج میں بھی داخل ہے۔

(شیخ)

روزانہ صبح کو ڈیڑھ پاؤ دوغ ترش مسکہ نکال کر، گل سرخ، طباشیر و تخم حماض ہر ایک ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھان کر اس میں داخل کر کے دینا اس باب میں سودمند ہے، اسی طرح چھاچھ کو پتھر یا لوہے سے داغ کر دینا بھی مفید ہے، اور سفوف طباشیر آب سفرجل کے ساتھ دینا بھی نہایت سودمند ثابت ہوتا ہے —— غذا میں چوزہ مرغ اور برہ کا یا نچہ آب انار والنہ یا آب سماق کے ساتھ پکا کر دیں اور پانی کے بجائے شربت انار سادہ پانی میں ملا کر پلائیں —— اگر مواد زیادہ ہو اور قے ممکن ہو تو یہ ترکیب نہایت مفید ہے کہ نہار منہ آب گرم و سکنجبین پلا کر قے کرائیں اور اگر مریض نہار منہ قے نہ کر سکتا ہو تو پہلے کشکاب پلائیں، اس کے بعد آب گرم و سکنجبین پلا کر قے کرائیں اور روزانہ قے کرنے کے بعد پاؤ سیر دوغ گاؤ کے ساتھ سفوف طین استعمال کرائیں۔

(مجوسی)

اسہال معوی صفراوی صفراء کے اسہال کے لئے ایسی دوا دیں جو عصارے کے طور پر اسہال لاتی ہو، مثلاً ہلیلہ زرد و شربت ورد وغیرہ سے کام لیں یا مطبوخ ہلیلہ و نقوع آلو پلائیں، یا ہلیلہ زرد شکر کے ساتھ کھلائیں —— ہلیلہ زرد صفراء کے

مسہل ہونے کے ساتھ اپنی قوت قابضہ سے معدہ کو تقویت پہنچاتا ہے اور امعاء پر فضلات کے انصباب کو روکتا ہے ـــــ صفراوی مادہ کے تنقیہ کے لئے اسہال کی بہ نسبت قے کرانا زیادہ بہتر ہے ـــــ تنقیہ کے بعد تقویت کے لئے قرص طباشیر قابض، شربت انار یا شربت حب الآس کے ساتھ کھلائیں اور شرباً و طلاءً ایسی دوائیں استعمال کریں جو قابض و مبرد ہونے کے ساتھ مقوی امعاء و احشاء ہوں۔

کہتے ہیں کہ اگر یہ اسہال لذع کے ساتھ ہو تو اس کے لئے سفوف بنفشہ سات ماشہ سے چودہ ماشہ تک کھلانا مجرب ہے۔ اور اگر حرارت بہت زیادہ ہو، تو طباشیر بریاں ساڑھے تین ماشہ، ایک رتی کافور کے ساتھ باریک کر کے کھلائیں ـــــ اس باب کی بہترین غذاء بکرے کا بچہ اور مرغ کے گوشت کا کباب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس کو سماق و مویز منقیٰ کوٹ کر اس سے ترش کر کے دیں، یا جرہ، چنا مقشر اور چاول بریاں بکری کے گردہ کی چربی کے ساتھ دینا بھی مفید بتاتے ہیں، مگر بخار ہو تو گوشت اور چربی نہ دیں۔

اگر صفراء کے ساتھ بلغم مخلوط ہو تو اسہال رطوبی و اسہال صفراوی کی تدابیر مخلوط کر کے استعمال کریں اور بارد وحار، مزلق و مغری دوائیں دونوں خلطوں کی نسبت سے برابر یا کم و زیادہ مرکب کر کے دیں یا یہ سفوف استعمال کریں ـــــ سماق، کزمازج، حب الآس ہر ایک چار ماشہ، تخم کاسنی، بادیان، کشنیز، ہلیلہ سیاہ ہر ایک نو ماشہ، سب کو بریاں کر کے کوٹ چھان کر تخم ریحان ڈیڑھ تولہ شامل کر کے اس میں سے ساڑھے دس ماشہ، سات سات تولہ گلاب و عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں اور غذا میں چاول اور مسور و مونگ کی دال ایک ساتھ پکا کر مرغن استعمال کرائیں ـــــ ہلیلہ زرد ایک حصہ، حرف نصف حصہ، سک، حب الآس، سماق، کزمازج ہر ایک چھٹا حصہ، حرف کے سوا تمام اجزاء کو کوٹ چھان کر حرف شامل کر کے اس میں سے سات ماشہ استعمال کرانا شیخ کے قول کے مطابق اس باب میں مفید ہے۔ زرشک، گردسماق، غنچہ انار ترش، بارتنگ، حب الآس، نیز ان میں سے ہر ایک اسہال حار کے لئے معمول و مفید ہے۔
سویدی نے لکھا ہے کہ حب الآس سفید و سیاہ، تازہ یا خشک گرم صفراوی اسہال بند کرنے کے لئے میرے تجربات سے ہے، اور اس کی

سفید قسم سیاہ کی بہ نسبت زیادہ قوی ہوتی ہے، توت شاہی سرخ خام خشک کرکے جوش دے کر پلانا، آب غورہ کہنہ پلانا، حب حصرم کہنہ خشک یا سماق آب حصرم کہنہ میں جوش دے کر صاف کرکے اس میں کشنیز خشک ایک شبانہ روز تر کرکے خشک و بریاں کرکے کوٹ چھان کر دینا ان میں سے ہر دوا، اسہال حار کے لئے مفید ہے، اسی طرح کافور پلانا، پوست خشخاش پونے دو ماشہ باریک کرکے صبح کو اور شب کو سوتے وقت آب سرد کے ساتھ دینا اسہال صفراوی کے لئے مجرب ہے —— تخم ریحاں بریاں روغن گل سے چرب کرکے کھلانا تخم بستان افروز روغن گل سے چرب کرکے دینا، سویق سماق بریاں، اور عصارہ لحیۃ التیس استعمال کرانا بھی مفید ہے۔

صمغ عربی روزانہ بقدر چودہ ماشہ باریک کرکے تین چار روز کھلانا اسہال مراری دخونی اور مغص کے لئے صاحب تحفہ کے مجربات سے ہے —— اگر اسہال کے ساتھ سدہ نہ ہو تو پوست خشخاش غبار کے مانند باریک کرکے ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک صبح شام آب سرد کے ساتھ کھلانا اس اسہال کے لئے مجرب ہے جو حرارت، التہاب اور اخلاط کی رقت کا نتیجہ ہو، خواہ خلطی ہو یا دموی —— بہار تخم ایک تولہ، گلاب پانچ تولہ، عرق عنب الثعلب چھ تولہ میں ہلکا سا جوش دے کر سرد کرکے دو تولہ شربت بنفشہ داخل کرکے پلانا اسہال صفراوی، سحج اور زحیر کے لئے احقر کا معمول ہے، گاہے اس میں لعاب ریشہ خطمی چار ماشہ کا اضافہ کیا جاتا ہے اور گاہے ریشہ خطمی کو جوش دیکر شربت مذکور و تخم ریحاں کے ساتھ دیا جاتا ہے —— ریشہ خطمی، تخم مرزہ، ہر ایک چھ ماشہ، دونوں کو جوش دے کر شیرۂ تخم کاہو چھ ماشہ، شیرۂ حب الآس چار ماشہ و شربت بہی شیریں دو تولہ داخل کرکے پلائیں، اور آخر میں کاہو و حب الآس کے بجائے شیرۂ بادیان، شیرۂ عنب الثعلب ہر ایک چار ماشہ، شیرۂ خرفہ، شیرۂ خیارین ہر ایک چھ ماشہ اور بارتنگ چھ ماشہ داخل کرکے پلائیں۔ اگر بادیان سے گرمی محسوس ہو، تو اس کی بجائے کاہو دیں، اور شام کے وقت لعاب اسپغول، عرق شاہترہ و شربت نیلوفر کے ساتھ دیں۔

اکثر اسہال کے آخر میں ضعف جگر پیدا ہو جاتا ہے، لہٰذا اس سے بچانے کے لئے شیرۂ عنب الثعلب دیتے ہیں اور معدہ کو لعابوں اور شیروں کے ضرر کے لئے شیرۂ بادیان دیتے ہیں —— سفوف الطین چار ماشہ روغن بادام سے چرب کرکے چھ ماشہ جوارش آملہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے

اور بارتنگ و دانہ ہیل کوٹ کر گلاب میں جوش دیکر دو تولہ رب بہی شیریں داخل کرکے پلانا اسہال روکنے اور معدہ و امعاء کو تقویت پہنچانے کے لیے معمول ہے۔

اسہال صفراوی کے ساتھ اگر پیاس ہو، تو لعاب ریشہ خطمی چار ماشہ شیرۂ تخم کاسنی چھ ماشہ، عرق شاہترہ دس تولہ میں نکالکر دو تولہ شربت نیلوفر داخل کرکے پانچ ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں؛ اگر اس کے ساتھ پیچش بھی ہو، تو خاکشی کے بجائے چھ ماشہ چار تخم چھڑک کر دیں، یا ریشہ خطمی چار ماشہ، بہدانہ تین ماشہ دونوں کو دس تولہ عرق شاہترہ میں جوش دے کر شیرہ مغز تخم کدو چھ ماشہ و شربت انار شیریں دو تولہ داخل کرکے چھ ماشہ بارتنگ چھڑک کر پلائیں اور بعد کو شیرۂ کدو کے بجائے شیرۂ خرفہ اور بارتنگ کے بدلے چار تخم داخل کریں اور تین ماشہ تخم مرو جوشاندہ میں زیادہ کریں ـــــ **اگر اسہال کہنہ ہو** توست گلو، طباشیر، دانہ الائچی، سب کو سفوف کرکے عرق عنب الثعلب کے ہمراہ دن اور شب کے وقت برشعثا کھلائیں، اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو دانہ ہیل طباشیر ہر ایک دو ماشہ، برگ بھنگ، کوکنار، زرورد، مصطگی ہر ایک نصف ماشہ سب کو کوٹ چھان کر کھلائیں، اور اس کے اوپر شیرۂ تخم حماض، شیرہ حب الآس ہر ایک چار ماشہ، شربت دیاقوزا داخل کرکے سفوف طین روغن بادام میں چرب کرکے چھڑک کر پلائیں، بعدازاں سفوف الطین تین ماشہ کھلاکر اس کے اوپر شیرۂ بیلگری دو ماشہ، شیرۂ بہدانہ تین ماشہ، شیرۂ حب الآس، شیرۂ دانہ ہیل ہر ایک چار ماشہ، زہرمہرہ، کافور ہر ایک ایک ماشہ چھڑک کر پلائیں ـــــ اگر اسہال کہنہ کے ساتھ پیروں میں تشنج ہو اور مریض جوان عمر ہو تو شیرۂ تخم خرفہ چھ ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، لعاب ریشہ خطمی چار ماشہ، عرق عنب الثعلب میں نکال کر، روغن گاؤ میں چرب کیا ہوا اسپغول چھ ماشہ و زہرمہرہ ایک ماشہ چھڑک کر پلائیں، بعدازاں بارتنگ و دانہ ہیل چار چار ماشہ کوٹ کر پانی میں جوش دے کر شیرۂ خیارین چھ ماشہ، شیرۂ بادیان، بریاں چار ماشہ، شیرۂ تخم کاسنی چھ ماشہ داخل کرکے چار ماشہ تخم ریحان چھڑک کر پلائیں، اس کے بعد چار ماشہ قرص طباشیر کوٹ کر چھڑک کر پلائیں۔

حب الآس ساڑھے دس ماشہ، گل ارمنی ڈیڑھ تولہ، نشاستہ، بھناہوا تخم خرفہ، تخم خشخاش ہر ایک بریاں ساڑھے دس ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر بقدر نخود گولیاں بنا کر چھ سات گولی کھلانا اسہال صفراوی کے لئے مجرب ہے۔

علاوہ بریں حب بقراط، حب مسک، سفوف نشاستہ، سفوف گل، سفوف حب الآس، شربت حابس شکم، شربت حب الآس قابض، سفوف قابض، اقراص حب الآس، اقراص قابض، یہ تمام مرکبات اس باب میں مختلف حالات میں مفید و معمول ہیں۔

مغز خستہ جامن کوٹ چھان کر بوزن شکر سفید ملا کر تین روز تک صبح شام ایک ایک کف دست کھلائیں ـــــ گولر کے زم بنے سوا تولہ نہایت باریک کر کے باسی پانی میں حل کر کے دو تین روز پلانا اسہال صفراوی ودموی کے لئے راقم کا مجرب ہے اور اس کا فوری اثر ظاہر ہوتا ہے ـــــ تخم تین ماشہ سے چھ ماشہ تک باریک پیس کر دہی میں لپیٹ کر یا چھاچھ کے ساتھ کھلانا مفید ہے ـــــ گوند ببول ساڑھے دس ماشہ، خشک پیس کر آرد گندم میں ملا کر روٹی پکا کر روغن سے چرب کر کے کھلانا یا گوند پانی میں حل کر کے اس میں چاول پکا کر کھانا اسہال بند کرنے کے لئے مجرب ہے ـــــ انار دانہ ترش تین تولہ، زیرہ سفید بریاں ڈیڑھ تولہ، آملہ ساڑھے چار ماشہ، گلنار، صمغ عربی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر چار سے سات ماشہ تک کھلائیں، یہ سفوف انار دانہ اسہال مراری کے لئے سود مند ہے ـــــ برگ نورستہ جامن کا شیرہ پانی میں نکال کر یا برگ حماض کا شیرہ نکال کر پلانا بھی مفید ہے ـــــ برگ تمر ہندی کا شیرہ نکال کر قدرے نمک ملا کر پلانا یا اس کے شیرہ میں ساٹھی چاول پکا کر کھلانا بھی فائدہ مند ہے ـــــ بیری کا ستو اسہال مراری کے لئے نافع ہے اور آب برنج یعنی پیچ کا استعمال بھی اسہال صفراوی میں مفید پڑتا ہے ـــــ شربت آملہ اسہال دفع کرنے اور معدہ کو تقویت پہنچانے کے لئے ایک مفید ترکیب ہے ـــــ مذکورہ بالا تمام دوائیں اطبا ہندی کی تالیف ہیں، اور اس باب میں ان کی معمول و مجرب ہیں۔

اسہال کا سبب اگر معدہ و امعاء کی طرف مرہ صفراء کے انصباب کی زیادتی ہو تو جگر و زہرہ کی تعدیل کریں اور صفراوی فضلات کی مقدار بہت زیادہ ہو تو ان کا استفراغ کرائیں، چنانچہ قے ممکن ہو تو تنقیہ کے لئے یہی بہتر ہے ورنہ قوت ضعیف ہو جانے سے قرحہ پڑ جانے کا خوف ہو تو اسہال کے ذریعہ تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد قابض مبردات استعمال کرائیں۔ البتہ اوقات اس باب میں صرف ہلیلہ زرد کا استعمال کافی ہوتا ہے، کیونکہ یہ صفراء کو خارج کرنے کے بعد اپنی قوت مبردہ قابضہ سے نفع پہنچاتا ہے، اور اگر بالخصوص طبا خیر

کے ساتھ رائب کا استعمال بھی اس باب میں نہایت مفید ہے۔ (شیخ)

اسہال معوی سوداوی

اگر سوداء کا انصباب آنتوں پر ہو رہا ہو تو ان تدابیر سے کام لیں جو اسہال معدی سوداوی اور اسہال طحالی میں بیان کی گئی ہیں اور تنقیہ کے بعد دوغ آہنتاب یا شیر آہنتاب چند روز پلائیں ——— اگر یہ اسہال قوی قسم کا مسہل پینے سے عارض ہو، تو وہ تدابیر اختیار کریں جو مسہل دواؤں سے عارض ہونے والے اسہال معدی کے علاج میں لکھی گئی ہیں، اور چہار تخم بریاں ایک تولہ روغن بادام میں چرب کر کے اس کے ہمراہ شربت سیب دو ہی عدد دو تولہ گلاب و عرق کیوڑہ ہر ایک پانچ تولہ میں حل کر کے پلائیں، یا دو ماشہ جواہر مہرہ۔ نو ماشہ خمیرہ زہرہ میں ملا کر ایک عدد ورق طلا لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرہ خشخاش، شیرہ خرفہ، شیرہ کاسنی، شیرہ مغز تخم کدو ہر ایک نو ماشہ، لعاب بہدانہ، لعاب ریشہ خطمی ہر ایک تین ماشہ، عرق بید مشک، عرق کیوڑہ، عرق گاؤزبان و گلاب ہر ایک سات تولہ میں نکال کر نو ماشہ تخم فرنجمشک داخل کر کے پلائیں ——— نعلائی بزور دوغ گاؤ میں ایک لمحہ تر کر کے دینے سے پہلے ہی روز فائدہ ہوتا ہے۔

اسہال بہ سبب ضعف امعاء

ان تدابیر پر عمل کریں جو استرخاء و فالج کے علاج میں بیان کی گئی ہیں اور اس کے ساتھ اسہال کی رعایت کریں، لیکن حق یہ ہے کہ اسہال کی یہ قسم علاج پذیر نہیں ہوتی ——— طبری نے لکھا ہے کہ گاہے آنتوں کی حس تیز اور خراب ہو جانے کے باعث خِلفہ عارض ہو جاتا ہے، اور بے وقت و بے ارادہ براز خارج ہوا کرتا ہے اور یہ ضعف یا امعاء کے اعصاب کی کمزوری کا نتیجہ ہوتا ہے، سوداوی اخلاط کے اجتماع سے پیدا ہوتا ہے ——— چنانچہ جب امعاء کی خرابی حس ضعف اعصاب کا نتیجہ ہو، تو مریض کی قوت اور اس کے بدن کی حالت کا معائنہ کریں اور وہ متحمل ہو سکے تو حقنے کے ذریعے سے استفراغ کرائیں اور غذا میں چوزہ مرغ کا شوربا دیں، بعد ازاں عاقرقرحا، مویزج، خردل سیاہ، سب کو باریک کر کے پانی میں حل کر کے اس سے غرغرہ کرائیں، اس کے بعد پانچ روز راحت دے کر آب ترب، نمک و شبت بلائیں اور آب شبت تازہ و ترب کے ساتھ گوشت پکا کر گوشت و ترب کھلائیں اور اس کا شوربا پلا دیں، اس کے بعد شبت، نمک اور شہد کو جوش دے کر اس کا ایک شربا پیالہ پلا کر قے کرائیں اور معدہ کے خوب پاک ہو جانے کے بعد

اس روز کوئی چیز نہ کھانے دیں، اور دوسرے روز سکنجبین دس تولہ، ساڑھے سات تولہ پانی میں ملاکر اور مناسب معلوم ہو تو اس میں آب ترب داخل کرکے بخوبی قے کرائیں، بعدازاں جب خوب بھوک معلوم ہو تو ساڑھے چار تولہ گلاب پلانے کے بعد پرندوں کا نرم گوشت بریاں کرکے کھلائیں اور تین روز کے بعد حسب ذیل سفوف کی مداومت کریں —— افسنتین، کزمازج، ایرسا، سعد ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، گل سرخ، تودری، بوزیدان، انار خشک، نانخواہ، زیرہ سیاہ ہر ایک سات ماشہ، تالیسفر، صعتر فارسی، زوفا خشک ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، سب کو باریک پیس کر ہموزن ہلیلہ کابلی کے ساتھ کوٹ چھان کر سب کے برابر قند سفید شامل کرکے اس میں سے صبح شام ساڑھے تین ماشہ کھلائیں۔

اگر یہ صورت سوداوی اخلاط سے پیدا ہوئی ہو تو اس کا علاج بھی بعینہٖ مذکورہ بالا طریقے سے کریں، البتہ حقنہ میں جاؤ شیر داخل کریں اور سفوف مذکور میں افتیمون بڑھائیں اور اس کی مقدار خوراک ساڑھے تین ماشہ کے بجائے پانچ ماشہ کردیں —— مگر یہ اسہال اور حس کی خرابی نخاع کی کسی خرابی کا نتیجہ ہو تو امعاء کا علاج بے سود ہے، چنانچہ اس صورت میں طبیعت کے عمل پر نظر رکھیں اور مریض کو بدپرہیزی اور زیادہ کھانے پینے سے باز رکھیں اور موضع ماؤف پر قابض و مقوی دوائیں ضماد کریں۔ (طبری)

اسہال بہ سبب اعضاء

اگر اسہال کے سبب میں تمام اعضاء شریک ہوں اور اسہال ان کے ذوبان سے عارض ہو تو یہ تپ دق کے مانند علاج پذیر نہیں ہوتا —— بہر حال اس کے معالجہ میں دق کی تدابیر اختیار کریں اور وہ قوابض استعمال کریں جو دق کی بحث میں بیان کیے جائیں گے۔ مثلاً قرص طباشیر کافوری، قرص دق و قرص حتی وغیرہ استعمال کرائیں، ہر وقت حرارت کی تسکین کا خیال رکھیں، مرطب تدابیر اختیار کریں، از قسم ماء الشعیر پلائیں جس کا دق کے بیان میں ذکر کیا جائے گا، صندل و گلاب دل و جگر پر رکھیں، معدہ کی خشک تکمید، نشاستہ، صمغ و مغز بادام بریاں کا حریرہ کھلائیں اور غذا میں غلیظ و لزج قسم کی اشیاء دیں تاکہ اس سے جو کچھ پیدا ہو اس میں جلد ذوبان نہ عارض ہو۔

کہتے ہیں کہ اسہال ضعف باہی میں اسہال بند نہ کیا جائے تو ذہول عارض ہو جاتا ہے اور اسے بند کیا جائے تو قوت برمحل ہے چنانچہ مقویات

مثلاً قرص طباشیر حامضی و کافوری استعمال کریں اور شیرہ تخم خرفہ بریاں کا فوراً کے ساتھ پلائیں اور یہ سفوف بھی اس مقصد کے لئے مفید ہے ـــــ مروارید ناسفتہ ایک تولہ، عصارہ لحیۃ التیس، طباشیر، دم الاخوین، اقاقیا، حب الآس، گلنار، شکر تیغال، پوست بیرون پستہ، حب الآس، ریشہ انجبار، کتیرا، کہربا، جفت بلوط بریاں، نشاستہ بریاں، ابہل، گل گاؤزبان، برگ بارتنگ خشک، گل ارمنی ہر ایک تین ماشہ، یشب سہ سات ماشہ، تخم بارتنگ، تخم شربتی ہر ایک ایک تولہ بدستور سفوف بنا کر سات ماشہ سے نو ماشہ تک کھلائیں، اور اس کے اوپر لعاب بہدانہ، لعاب ریشہ خطمی، شیرہ تخم خرفہ، شیرہ خیارین، و شیرہ اصل السوس عرق عنب الثعلب میں نکال کر زہر مہرہ خطائی و طباشیر سودہ ملا کر عرق کافور شامل کرکے تخم ریحان یا بارتنگ چھڑک کر پلائیں، یہ ترکیب رنگ برنگ کے اسہال، سعال، تشنگی و بخار کے لئے مفید ہے۔

فاسد اخلاط کا اجتماع

اگر اسہال کا سبب عروق و اعضاء میں فاسد اخلاط کا اجتماع ہو تو اسے بند نہ کریں بلکہ زائد خلط سے بدن کا تنقیہ کریں۔ غذا عادت سے کم دیں اور لطیف و زود ہضم اشیاء کھلائیں ـــــ مصطگی تین ماشہ ایک تولہ گلقند میں ملا کر یا ایک ماشہ طباشیر ایک عدد مربا آملہ میں ملا کر یا ایک ایک ماشہ زرشک و سماق خمیرہ صندل یا خمیرہ خشخاش میں ملا کر دینا بھی مفید ہے، پانی زیادہ نہ پینے دیں اور تشنگی پر صبر کرنے کو کہیں کیونکہ پیاس اس باب میں نہایت مفید ہے، اور اگر برداشت نہ ہو تو چھ حصہ پانی میں ایک حصہ گلاب ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں ـــــ اگر

اسہال بحرانی

ہو تو اس کو بند کرنا بھی غلطی ہے اور اگر یہ قوت ماسکہ کے ساقط ہو جانے کا نتیجہ ہو تو سبب کا ازالہ کریں :

اسہال ذوبانی

جو دق وسل وغیرہ میں عارض ہو جاتا ہے اس کا علاج بھی ہو سکتا ہے کہ سبب کو زائل کرنے کی کوشش کی جائے اور جو اسہال ان امراض کے ساتھ نہ ہو اس کا علاج یہ ہے کہ مبرد و مرطب تدابیر اختیار کریں، قرص طباشیر و قرص کافور استعمال کرائیں، مبرد طلاء و ضماد قلب و معدہ اور جگر پر رکھیں، غذا میں چھوٹے پرندوں کا گوشت، معدہ کی روغنی اور اس روغنی کا حریرہ کھلائیں؛ اسہال کو یکبارگی بند نہ کریں بلکہ آہستہ آہستہ روکیں اور قرص طباشیر و قرص سرطان استعمال کرائیں ـــــ اسہال اگر اعضاء کے تکاثف سے پیدا ہو تو مواد کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے مالش، غسل، حمام اور پسینہ لانا مفید ہے، اگر حالات اجازت دیں تو بہتر ہے کہ پہلے فصد یا اسہال سے استفراغ

کو خارج کریں اور مفتح دواؤں کے جوشاندہ سے حمام کرائیں اطمر درست کپڑے سے بدن کی اس قدر مالش کریں کہ جلد سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد اس پر گرم پانی پر مفتح دواؤں کا جوشاندہ ڈالیں —— اسہال بحرانی جب تک نہایت خطرناک شکل اختیار نہ کرے اس وقت تک ہے بند کرنا روا نہیں ہے، البتہ اگر اسہال افراط کے حد تک پہنچ جائے اور قوت ساقط ہونے کا اندیشہ ہو تو ہیضہ کے مانند علاج ... مرض سخت ہو تو ماء اللحم نہ دیں بلکہ جو اور سیب کے ستو کے حریرہ کے مانند ایسی چیز دیں جو مبرد و مغلظ ہو، اور اگر مریض گوشت کا متحمل ہو سکے تو چھوٹے پرندوں کا گوشت اور تازہ مچھلی آب انار دانہ میں پکا کر دیں ۔ (شیخ)

... کا ہے اسہال کا سبب معدہ و امعاء کی طرف فاسد قسم کے اخلاط غریبہ کا ترشح ہوتا ہے، اخلاط غریبہ کا مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی ردی کیفیت مثلاً حدت یا حرافت (چرپراہٹ)، ملوحت (نمکینی) یا حمضیت پیدا ہو گئی ہو اور ترشح کا مطلب یہ ہے کہ یہ فاسد اخلاط عروق میں ہوتے ہیں اور عروق کے شعبے ان کو مجاری کی طرف اور مجاری ان کو جگر کی طرف دفع کرتے ہیں، بعد ازاں یہ اخلاط ماساریقا میں پہنچ کر امعاء کی طرف ... ع کرتے ہیں —— اسہال کی اس قسم میں اگر خلط مترشح معدہ و امعاء کی ... دماغ سے آ رہی ہو، تو اسہال دماغی کی علامتیں موجود ہوتی ہیں مثلاً نزلہ ... ہے، تنفس عارض ہوتا ہے اور ان کی ریزش گاہے سینہ پر بھی ہوتی ہے اور بعض اوقات سدہ لاحق ہو جاتا ہے اور اسہال ہضم طعام کے بعد اور سو کر اٹھنے کے بعد عارض ہوتا ہے، اور اگر یہ خلط جگر سے آ رہی ہو تو اس میں بدبو زیادہ ہوتی ہے ——

کسی عضو سے مواد کے انصباب کی سب سے بیّن علامت یہ ہے کہ اس عضو میں درد و خلش محسوس ہوتی ہے چنانچہ کسی عضو میں یہ حالت پیدا ہو اور اس کے بعد اسہال عارض ہو تو یہ خلش موضع ترشح کی بہترین رہنما ہوگی —— جب طبیب اس کو شناخت کر لے کہ اسہال کا سبب اخلاط غریبہ کا ترشح ہے تو مریض کو کوئی ایسی چیز ہرگز نہ دے جس سے عروق کے دہانے بند ہو جائیں یا اسہال رک جائے بلکہ ایسی اشیاء استعمال کرائے جو اس خلط کی کیفیت کو بدل دیں، جیسے ... اور سماق، انار دانہ وغیرہ سے بنے ہوئے مزورات —— اگر خلط فاسد ... جگر سے جو رہا ہو اور جگر کے مزاج میں حدت ہو تو اس پر مبرد، قابض و مقوی ضماد نگائیں، اگر جگر کی تبرید میں زیادتی ہو گئی تو اس کا تدارک کریں، اور اگر مادہ کا ترشح دماغ سے ہو تو اس کا تدارک کریں، اور اگر اس کا ترشح عمق بدن سے ہو رہا ہو تو آب سویق جو کی مداومت

کریں اور اس کے ساتھ رب بہی، رب ریباس و رب سیب کا بھی اضافہ کریں ـــــ
حاصل کلام یہ ہے کہ اسہال کی اس قسم میں طبیب کے دو فرائض ہیں، اوّل قوت کی حفاظت، دوم خلط کا مزاج بدلنا اور اگر غذا میں اصلاح کردی جائے اور ایسی مزاج کو بدلنے والی اشیاء دی جائیں تو یہ دونوں مقصد حاصل ہو جاتے ہیں۔ (طبری)

اطباء ھند کہتے ہیں کہ گاہے ناف ٹل جانے سے بھی اسہال عارض ہو جاتا ہے، چنانچہ شکم کی مالش کرنا اس میں مفید ثابت ہوتا ہے، اور یہ گولیاں بھی اس اسہال کو دفع کرنے کے لئے مفید ہیں جو ناف کے بے جا ہونے سے عارض ہو ـــــ پھٹکری سوختہ، اجوائن، زنجبیل بوزن مساوی کوٹ چھان کر قند سیاہ کہنہ میں ملا کر گولیاں بنالیں اور اس میں سے ایک ماشہ روغن گاؤ کے ساتھ کھلائیں، اقسب یمانی ساڑھے دس ماشہ، مازو تین دانہ، گلنار، پوست انارہ کرمازج، جوز سرو، بیلرک ساڑھے تین ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر سرکہ درد میں ملا کر ناف کے گرد ضماد کرکے اس پر مضبوطی سے پٹی باندھ دینا بھی ناف کو اپنی جگہ لانے کے لئے مفید ہے ـــــ ناف کے اپنی جگہ سے ٹل جانے کی باقی تدابیر صفاق و مراق کے امراض میں لکھی جائیں گی۔

اسہال اطفال

اکثر بچوں کے دانت نکلنے کے زمانہ میں اسہال عارض ہو جاتا ہے، بالخصوص زیادہ غذا کھلانے یا زیادہ دودھ پلانے سے بچوں میں یہ شکایت ضرور پیدا ہو جاتی ہے اور گاہے دودھ چھڑانے کے سبب سے یا جگر و ماساریقا کے سدہ یا ضعف معدہ سے بھی ان کو اسہال لاحق ہوتا ہے ـــــ دانت نکلنے کے وقت اسہال کا سبب یا یہ ہوتا ہے کہ مسوڑھوں کے تفرق اتصال سے پیدا ہونے والے شور او سدی (ریپ آمیز) مواد دودھ کے ساتھ معدہ میں پہنچ جاتے ہیں اور وہ دودھ کو فاسد کر دیتے علاوہ اس لحاظ سے بھی اسہال کا باعث ہوتے ہیں کہ جلا بخشنے کی خاصیت جرک حرم کا لازمہ ہے، یا اس موقعہ اسہال کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طبیعت دانتوں کی نکلنے میں مصروف ہوتی ہے، اور ہضم کی طرف اس کے متوجہ نہ ہونے کے باعث غیر منہضم غذا اسہال کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے یا اسہال کا سبب یہ ہوتا ہے کہ دانت نکلنے میں جو تکلیف ہوتی ہے وہ طبیعت اور ارواح و قویٰ کو دانتوں کی طرف متوجہ رکھتی ہے جس کے باعث غذا ہضم نہیں ہوتی۔
اسہال اگر دانت نکلنے کے وقت عارض ہو، تو ابتدا میں اسے بند کرنے کی

کوشش نہ کریں اور ان تدابیر پر عمل کریں جو دانت نکلنے میں آسانی بہم پہونچاتی ہیں کہ یہاں اصل علاج یہی ہے، البتہ اگر اسہال میں اس قدر زیادتی ہو جائے کہ قوت ساقط ہونے کا اندیشہ ہو تو زہر مہرہ، طباشیر اور اُن ضعیف القبض دواؤں سے اسہال روکیں جو عطاش کے باب میں درج ہیں، علاوہ ازیں شیرۂ زیرہ بریاں، شیرہ بادیان بریاں و شیرہ دانہ ہیل پلانا بھی مفید ہے، اسی طرح بیلگری کوٹ چھان کر ہموزن قند سفید ملا کر اس میں سے بقدر پونے دو ماشہ یا کم و بیش دینا بھی سودمند ہے، اگر تشنگی بہت زیادہ ہو تو شیرہ خرفہ اور بخار نہ ہو تو اس کو دہی کے ساتھ شکار دینا نہایت موثر ہے — پوست خشخاش و اہلیلہ سیاہ روغن میں بریاں کرکے ہموزن شکر سفید ملا کر بچہ کو دیں تو یہ اسہال بند کرنے کے لئے تمام دواؤں سے زیادہ موثر و مفید ہے، اگر اس میں قدرے صمغ بریاں بھی شامل کر دیں تو اس اثر اور بھی قوی ہو جاتا ہے۔

شیخ کے قول کے مطابق اگر اسہال افراط کی حد تک پہنچ جائے تو زردو اور زیرہ یا انیسون یا تخم کرفس پوٹلی میں باندھ کر گرم کرکے تنہا یا قدرے سرکہ ملا کر شکم و مقعد کی تکمید کریں، حب الآس، زیرہ، عود ہندی، سب کو باریک کرکے گلاب و سرکہ ملا کر ضماد کرنا بھی سودمند ہے، پنیر مایہ خرگوش، یا پنیر مایہ بزغالہ تین چار رتی تا آب سرد کے ساتھ دینا بچوں کے اسہال کو فوراً روک دیتا ہے، مگر جس روز پنیر مایہ دیا جائے اس روز دودھ نہ پلائیں کیونکہ اس کے معدہ میں جم جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اگر اسہال کا سبب **دودھ چھڑانا** ہو تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ دودھ دینا شروع کریں اور حالت کی اصلاح ہو جانے کے بعد مناسب موسم میں بتدریج دودھ چھڑائیں اور غذا مناسب دیں، اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو تو قلیل القبض دواؤں سے علاج کریں، مثلاً تخم خشخاش سفید ساڑھے تین ماشہ تک استعمال کرائیں۔

اگر اسہال کا سبب **جگر و ماساریقا کا سدہ** ہو اور اسہال دانت نکلنے اور دودھ چھڑانے کے اوقات کے سوا دوسرے زمانہ میں عارض ہو تو سدہ کھولنے اور جگر و معدہ کو تقویت پہنچانے کی کوشش کریں اور قابض و یابس ادویہ و اغذیہ سے پرہیز کریں، گاہے گاہے مربا ہلیلہ عرق بادیان کے ساتھ دیتے رہیں، قرص لیوا استعمال کرانا بھی اس کے لئے سودمند ہے، اور قدرے حنظل گھس کر تنہا دینا یا مغز فندق ہندی کے ساتھ گولی بنا کر کھلانا بچوں کے

سبز اسہال کے لئے مفید ہے۔

اگر یہ اسہال معدہ کی کمزوری کے سبب سے ہو تو حسب حال ضعف معدہ کی تدابیر اختیار کریں، یا برگ پودینہ، دانہ ہیل باریک کر کے کھلائیں، یا طباشیر، دانہ ہیل، قند سفید، سب کو سفوف کر کے شیر مادر کے ساتھ دیں اور گل سرخ و زیرہ حب الآس یا مازو یا پوست انار، پانی میں پیس کر معدہ پر ضماد کریں ——— بادیان، ہلیلہ سیاہ ہر ایک دو ماشہ، زنجبیل ایک ماشہ، سب کو روغن گاؤ میں بریاں کر کے کوٹ چھان کر پانچ ماشہ قند سفید ملا کر اس میں سے ایک ایک ماشہ صبح و شام کھلانا اس اسہال کے لئے مجرب ہے جو ضعف معدہ کا نتیجہ ہوا گا ہے اس میں زنجبیل کے بدلے زیرہ سفید داخل کرتے ہیں اور گاہے طباشیر اور گاہے بیلگری زیادہ کرتے ہیں۔ اگر اس میں ایک ماشہ طباشیر اور نصف ماشہ مک داخل کریں تو بچوں کے ضعف صفراوی کے لئے یہ سفوف نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

شیرہ تخم خرفہ یا شیرہ بارتنگ پانی میں نکال کر زہر مہرہ سودہ داخل کر کے دینا بچوں کے حرارت اور خون والے اسہال کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح تخم ریحاں و بارتنگ کوٹ کر روغن بادام سے چرب کر کے بریاں کر کے دینا بھی نافع ہے اور گل ارمنی، صمغ عربی بریاں، زردی بیضہ نیم برشت کے ساتھ کھلانا بھی مفید ہوتا ہے ——— اگر اسہال بخلط و سحفہ کے ساتھ ہو تو شربت حب الآس صبح و شام چٹانا نہایت مفید ہے ——— افیون، کات سفید، طباشیر، مغز تخم کدو ہر ایک ایک ماشہ، کافور چار رتی، سب کو باریک کر کے پانی سے مونگ کے برابر گولیاں بنا کر صبح و شام ایک ایک گولی کھلائیں، اسی طرح حب افیون علوی خاں، حب رسان، حب ممسک ربانی، یہ تمام حبوب بچوں کے اسہال کے لئے سود مند ہیں ——— بلیلہ، مازو، سماق و بلوط کوٹ چھان کر دینا غایت قوی قسم کا قابض ہے ——— شیرہ دانہ ہیل، شیرہ زیرہ سفید، عرق بارتنگ میں نکال کر رب بہی و بارتنگ داخل کر کے دینا اسہال سفید کے لئے جو بہم ضعف معدہ سے جاری ہوتا ہے، حکیم شریف خاں کا معمول ہے ——— اگر اسہال کے ساتھ سحفہ بھی ہو اور بچہ دودھ ڈال دیتا ہو تو پوست ترنج، طباشیر، رب السوس، پوست سنگدان مرغ ہر ایک ایک ماشہ، سب کو باریک کر کے دو تولہ شربت بہی میں ملا کر تھوڑا تھوڑا دینا مفید ہے۔

حسب ذیل ادویہ بچوں کے اسہال کے لئے اطباء ہند کے

معمولات سے ہیں ـــــ شیرہ دودھی پانی میں نکال کر کتھہ سفید ایک ماشہ ملا کر استعمال کرنا مجرب ہے ـــــ کوکنار بقدر دو ماشہ جو کوب کر کے شب کو پانی میں بھگو دیں اور صبح اس پانی میں بادیان بریاں و زیرہ سفید بریاں کا شیرہ نکال کر قند سے شیریں کر کے پلائیں یا شیر درخت گولر تا ماشہ میں رکھکر کھلائیں یا زہر مہرہ، شیرہ زیرہ سبز، شیرہ دانہ ہیل، شیرہ بادیان و طباشیر کے ساتھ دیں یا برگ نورستہ مغیلان، زیرہ سبز ہر ایک دو رتی، غنچہ انار نا شگفتہ ایک عدد سب کا شیرہ پانی میں نکال کر پانچ یا سات کنکریوں سے سنگتاب کر کے (کنکریوں کو آگ میں سرخ کر کے شیرہ میں بجھائیں) چار پانچ روز نہار منہ پلائیں، یہ تمام دوائیں بچوں کے اسہال کے لئے مفید ہیں ـــــ زعفران ایک، دو رتی شیر مادر میں حل کر کے یا سفیدی بیضہ دو ماشہ میں حل کر کے شیر مادر ملا کر دینا بچوں کے سبز و نیلگوں اسہال کے لئے سود مند ہے ـــــ پوست ہلیلہ زرد، نرکچور، مغز چاکسو، برگ نیم سبز ہر ایک ایک رتی، فلفل گرد چہارم حصہ، سب کو پانی میں پیس کر بچہ کو تین روز پلانا اسہال سبز کے لئے مجرب ہے ـــــ حب گلنار کافوری قابض اور اس اسہال کے لئے بھی مفید ہے جس کے ساتھ بخار ہو؛ حب گلنار زعفرانی، اسہال سبز کے لئے سود مند ہے اور حب ذیل بچوں کے ہر ایسے اسہال کے لئے جس کے ساتھ کھانسی ہو، مجربات ہیں ـــــ گل خرو انار ایک عدد، جوز بوا، افیون ہر ایک ایک ماشہ، چاکسو، رسوت، نرکچور، زیرہ سفید، ہلدی، کونپل نیم، کونپل بکائن، کونپل ببول ہر ایک دو ماشہ؛ سب کو کوٹ چھان کر مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک دو گولی کھلائیں یا ماں کے دودھ کے ساتھ دیں۔

اسہال الدم

اسہال کے ساتھ خارج ہونے والا خون اگر جگر سے آئے تو اس کو اطباء کی اصطلاح میں ذوسنطاریا ءکبدی کہتے ہیں، اور آنتوں سے آئے تو ذوسنطاریا ءمعوی۔

ذوسنطاریاء کبدی

خون کے امتلاء کی زیادتی (جس کا سبب بعض اوقات جگر میں احتباس ہوتا ہے) کے اسباب متعدد ہو سکتے ہیں (۱) جگر میں احتباس ہوتا ہے، چنانچہ اس صورت میں جگر کو زیادہ خون کی گرانی سے اذیت پہنچتی ہے تو وہ اسے آنتوں کی طرف دفع کر دیتا ہے؛ یا جگر میں خون کے امتلاء کا سبب بواسیر یا حیض وغیرہ کے خون کا

سکون وراحت اور حرکت کا تعطل ہوتا ہے جس کے سبب سے جگر میں خون کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے، تو وہ اسے آنتوں کی طرف دفع کر دیتا ہے: اسہال الدم اس قسم میں پہلے سے اسہال مراری وصدیدی وغیرہ کی شکایت نہیں ہوتی (۲) کسی بڑے عضو خلاً ہاتھ یا پاؤں کا کٹ جانا؛ جس کے باعث وہ خون جو اس عضو کے تغذیہ میں صرف ہوتا، جگر میں رہ جاتا ہے، اور جگر اس کو آنتوں کی طرف دفع کر دیتا ہے؛ اسہال الدم کی یہ قسم طول نہیں پکڑتی، بلکہ خونی اسہال جلد ہی بند ہو جاتا ہے، اور اس کے ساتھ بھوک بند نہیں ہوتی؛ کسی عضو کو اس قدر مضبوط باندھ دینا کہ اس میں غذا نہ پہنچ سکے، اسی حکم میں داخل ہے (۳) جگر میں تفرق اتصال؛ جس کا سبب یا ورم میں شگاف دینا ہوتا ہے یا امتلاء یا ضربہ وسقطہ وغیرہ سے جگر کا پھٹ جانا (۴) جگر کی رگ کا کھل جانا یا ٹوٹ جانا؛ جس کا باعث امتلاء یا خلط حاد اکال ہوتی ہے؛ چنانچہ اس صورت میں خون التہاب وسوزش کے ساتھ خارج ہوتا ہے اور اس کے ساتھ پیاس بہت زیادہ ہوتی ہے (۵) جگر کی قوت مغیرہ کا ضعیف ہونا؛ اس کے ساتھ اشتہاء میں کمی آجاتی ہے اور اس سے پہلے صدید (پیپ آمیز خون) اور غسالی (گوشت کے دھوون کے مانند) خون آنے کی شکایت لاحق ہوتی ہے — انطاکی نے حار رطب غذاؤں کے بکثرت استعمال اور شدید قسم کے احتباس بول کو بھی اس اسہال کے اسباب میں شمار کیا ہے✦

ذوسنطاریاء معوی کے اسباب یہ ہوا کرتے ہیں — (۱) امعاء کی خراش، جس کو سحج کہتے ہیں اور جس کا بیان علیحدہ آئیگا (۲) خون کی زیادتی امتلاء کے باعث امعاء کی رگوں میں سے کسی رگ کا دہانہ کھل جانا (۳) مری، معدہ، طحال وغیرہ یعنی کسی دوسرے عضو میں کسی رگ کا ٹوٹ جانا یا کھل جانا — انطاکی نے احتباس براز، مرۂ سوداء اور صفراء کے کثرت استفراغ اور بواسیر کو بھی اس کے اسباب میں شامل کیا ہے✦

طریق تشخیص اس مرض اور اس کے اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر خونی اسہال کے ساتھ زحیر کی علامتیں موجود نہوں مثلاً مروڑ نہو، پہلے خارج نہ ہوں اور خون براز کے ساتھ مخلوط نہ ہو، یا بواسیر کی علامتیں نہ پائی جائیں، مثلاً مقعد میں درد، گرانی اور خارش نہ ہو، خون براز سے پہلے یا بعد قطرہ قطرہ نہ آئے، اور پیچش کے آثار بھی نہوں اور اس کے باوجود خونی اسہال ہو تو یہ مرض ذوسنطاریا ہوگا — لبوں کی سفیدی ولاغری، بدن کی زردی، ناخنوں کی سبزی اور خفقان

بھی ذوسنطاریا کی علامتیں ہیں ——— اس مرض کے مشخص ہونے کے بعد سمجھیں کہ اگر خون براز کے ساتھ مخلوط نہ ہو اور دفعتاً کثیر مقدار میں خارج ہو، اس کا رنگ زنگلس سرخ ہو، اس میں بدبو ہو اور اس کا اسہال دورے سے ہو اور اس کے ساتھ بخار لازم ہو، تو یہ اسہال دموی کبدی ہوگا، اور اس صورت میں مذکورہ بالا اسباب میں سے جس سبب کی علامات پائی جائیں، اس کا سبب وہی ہوگا، اور اگر ان میں سے کسی کی علامت نہ پائی جائے، اگر درد نہ ہو اور بکثرت خون خارج ہونے کے باوجود قوت بحال ہو اور بھوک میں نقص نہ ہو تو یہ اسہال دموی معوی ہوگا، اس صورت میں ہر بار اگر خون پہلے براز کے ساتھ مخلوط خارج ہو اور اس کے بعد براز بغیر خون کے خارج ہو تو اس کا سبب امعاء غلاظ یعنی نیچے کی آنتوں کی کسی رگ کا دہانہ کھلنا ہوگا، اور اگر ہر بار پہلے صرف براز آئے اور اس کے بعد براز کے ساتھ ملا ہوا خون خارج ہو تو اس کا سبب امعاء دقاق یعنی اوپر کی آنتوں کی کسی رگ کی کشادگی ہوگی ——— اگر جگر و امعاء میں کوئی آفت محسوس نہ ہو اور معدہ یا کسی دوسرے عضو میں درد و سوزش معلوم ہو تو اسہال دموی کا سبب اسی عضو میں ہوگا۔

ذوسنطاریا کبدی و معوی کا فرق چونکہ بہت سے اطباء اس میں تمیز نہیں کر سکتے کہ خون جگر سے آرہا ہے یا آنتوں سے اور بسا اوقات "ذوسنطاریا کبدی" کا علاج "ذوسنطاریا معوی" کے مطابق کرتے ہیں جو مریض کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے، اور چونکہ جگر کے خون کے ساتھ گاہے مراری اخلاط شامل ہوتے ہیں جو امعاء میں خراش پیدا کر دیتے ہیں اور براز کے ساتھ چھلکے خارج ہوتے ہیں جس سے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ زحیر امعاء ہے، اسلئے ضروری ہے کہ "ذوسنطاریا" کی دونوں قسموں کے فرق کو بخوبی ذہن نشین رکھا جائے ——— جالینوس نے لکھا ہے کہ ان دونوں میں حسب ذیل وجوہ سے فرق کیا جاسکتا ہے ——— (۱) ذوسنطاریا کبدی میں بالعموم درد نہیں ہوا کرتا، اور اگر شاذ و نادر درد ہو تو مریض جگر کے آس پاس خفیف سا درد محسوس کرتا ہے، اس کے برخلاف معوی میں اگر زحیر ہو تو نہایت شدید درد ہوتا ہے (۲) ذوسنطاریا کبدی میں خون اکثر معینہ دورے کے ساتھ آتا ہے، اور دو تین روز خارج ہونے کے بعد اس وقت تک کے لئے بند ہو جاتا ہے، جب تک کہ جگر میں دوبارہ جمع نہ ہو جائے، اس کے برخلاف معوی میں خون کا استفراغ مسلسل اور وقفے کے بغیر ہوتا ہے (۳) ذوسنطاریا کبدی کا مریض لاغر ہوتا ہے اور معوی میں ابتداءً بدن لاغر نہیں ہوتا، اور اس میں لاغری اسی وقت آتی ہے جبکہ مدت تک یہ مرض لاحق رہے، اور بکثرت خون

خارج ہو جائے (۴) ذوسنطاریا کبدی میں اول سے آخر تک خون خالص یا سیال ہوتا ہے اور عام حالات میں اس کے ساتھ چھیلکے نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ اسی وقت خارج ہوتے ہیں جبکہ خونی اسہال میں بہت زیادتی ہو جانے کے باعث امعا کی سطح پر خراش پیدا ہو جائے اس کے برعکس اسہال معوی تجی میں پہلے مراری اسہال آتے ہیں، اس کے بعد چھیلکے خارج ہوتے ہیں، بعد ازاں خون اور غشائی اجسام (چیچھڑے) آتے ہیں اور اس کے بعد ریم آنے لگتی ہے، مگر خون کی کثرت کے باعث رگوں کے دہانے ابتدا ہی میں کھل جائیں تو شروع ہی میں خالص خون آنے لگتا ہے، لیکن یہ خون تھوڑا تھوڑا خارج ہوتا ہے اور جگر کے خون کی طرح زیادہ مقدار میں نہیں آتا جس کے باعث بعض جاہل طبیب اسے بواسیر کا خون سمجھتے ہیں، (۵) اسہال کبدی جگر کی حرارت و رطوبت کے باعث نہایت بدبودار ہوتا ہے، مگر اسہال معوی میں برودت و یبوست کے سبب سے بدبو نہیں ہوتی۔

علاج ذوسنطاریا کبدی کا علاج یہ ہے کہ چند روز غذا نہ دیں، اور مریض جب تک بالکل کمزور نہ ہو جائے اُس وقت تک اسہال کو بند نہ کریں؛ اگر حالات اجازت دیں تو باسلیق کی باریک فصد کھولیں اور تھوڑا تھوڑا خون لیں، مادہ کے امالہ کے لئے ہاتھ پاؤں پر پستان اور خصیے بندھوائیں اور امالہ کے بعد قرص کہربا وغیرہ شیرہ تخم خرفہ و بارتنگ اور وہ دوائیں دیں جو نفث الدم کی بحث میں بیان کی گئی ہیں، زرورد و صندل گلاب میں گھس کر جگر پر ضماد کریں؛ گل سرخ، صندلین، گلنار، تخم النتیس، گل ارمنی، حب الآس، سب کو ہم وزن مساوی کوٹ چھان کر جگر پر ضماد کرنا اس کی حرارت اور ذوسنطاریا کبدی کے لئے مجرب ہے۔

زہر مہرہ خطائی ایک ماشہ، طباشیر دو ماشہ دونوں کو باریک کر کے انوشدارو لولوی نو ماشہ میں ملا کر ایک عدد ورق طلاء لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر آب بارتنگ چار تولہ و شربت حب الآس ڈیڑھ تولہ پلائیں؛ بعد ازاں آب مذکور کی مقدار میں ایک ہفتہ تک اضافہ کرتے رہیں اور اس کے بعد اسے کم کر کے ابتدائی مقدار پر لائیں، اور شام کے وقت زہر مہرہ ایک ماشہ، ڈیڑھ تولہ دہی کی بالائی میں ملا کر کھلائیں اور غذا میں دہی کے ساتھ پلاؤ و مربا سیب و بہ طباشیر، حب الآس، گلنار، کتیرا، صمغ عربی، تخم خرفہ، پوست سماق، پوست بیرون پستہ، گل ارمنی، پوست بیخ انجبار، صندل سفید سودہ، کہربا شمعی، ہر ایک سوا دو ماشہ، طراثیث شیریں سات ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر شربت

حب الآس، شربت انجبار یا شربت فواکہ میں ملا کر کھلانا بھی اسہال دموی کے لئے مفید ہے اور جگر و معدہ کو تقویت پہنچاتا ہے ——— سفوف طباشیر لولوی، شربت حب الآس مرکب و مفرح قابض ان میں سے ہر ایک اسہال دموی کے لئے مفید ہے اور حب نفث الدم اس باب میں مجرب ہے۔

اگر اسہال دموی کا سبب جگر کا تفرق اتصال ہو تو پہلے سبب کا ازالہ کریں بعد ازاں ان تدابیر سے جگر کی اصلاح و تقویت کریں جو امراض جگر میں بیان کی گئی ہیں؛ اس کے بعد قابض قرص اور نشاستہ، طباشیر، عصارہ لحیۃ التیس، دم الاخوین، گل ارمنی، ریوند، گلنار، آب بارتنگ کے ساتھ استعمال کرائیں ——— قرص نفث الدم جس میں ہموزن ریوند داخل ہو، قبض اور التحام واندمال کے لئے بغایت موثر ہے ——— اگر اسہال دموی کا باعث جگر کی قوت مغیرہ کا ضعف ہو تو ان تدابیر سے کام لیں جو ضعف جگر و اسہال غسالی کے علاج میں بیان کی گئی ہیں۔

ذوسنطاریا معوی کا علاج یہ ہے کہ اگر خون کی کثرت ہو، قوت اطاعت کرے اور دوسری شرائط اجازت دیں تو باسلیق کی فصد کھولیں بعد ازاں قابض دوائیں مثلاً قرص طباشیر قابض، قرص کہربا، شربت حب الآس، شربت انجبار، رب بہی، رب سیب، رب ریباس اور رب حصرم وغیرہ، چہار تخم و صمغ عربی کے مانند ان مغری دواؤں کے ساتھ دیں جو زحیر کی بحث میں بیان کی جائیں گی ——— مذکورہ بالا شربتوں میں سے کسی شربت کے ساتھ پونے دو ماشہ گل ارمنی استعمال کرانا نہایت مفید ہے؛ اسی طرح پوست انار، کزمازج و گل ارمنی بوزن مساوی کوٹ چھان کر گولیاں بنا کر سات ماشہ استعمال کرانا اس باب میں مجرب ہے؛ اور اگر اسہال کا سبب نیچے کی آنتوں میں ہو تو حقنہ کرنا بھی مفید ثابت ہوتا ہے، چنانچہ کہتے ہیں کہ برگ خرفہ کے عصارہ کا عمل دینا سودمند ہے اور ذوسنطاریا معوی میں تمام شکم پر گچ ضماد کرنے سے فوراً اسہال بند ہو جاتا ہے۔

اگر یہ مرض بواسیر سے پیدا ہو تو اس کی تدبیر کریں؛ بکرے کا کلہ پائچہ پکا کر اس میں روٹی چور کر کے دینا اور ایک ماہ تک اس کی مداومت کرنا اور حقنہ کرنا اس باب میں مجرب ہے؛ پنیر کہنہ بریاں کر کے کھلانا بھی مفید ہے؛ اگر خون بواسیر سے یا کسی دوسرے عضو سے آرہا ہو تو اس کا تدارک کریں اور اگر خون منجمد ہو جائے تو ان تدابیر کا ربند ہوں جو امراض معدہ میں انجماد خون

کی بحث میں لکھی گئی ہیں۔

برگ عنب الثعلب روغن بادام کے ساتھ پکا کر کھلانا یا مغز بادام کا اندرونی چھلکا پلانا اسہال الدم کو روکنے کے لئے سویدی کا مجرب ہے ـــــ خشخاش سیاہ یا سماق بریاں یا مازو سوختہ محرور مزاجوں میں سرکہ کے ساتھ اور مبرودین میں شراب کے ساتھ استعمال کرانا یا حنفض ہندی یا گلنار یا عصارہ لحیۃ التیس یا بیخ لحیۃ التیس یا شاخ گوزن سوختہ یا کشنیز بریاں آب بارتنگ کے ساتھ دینا یا غدہ یا تخم حماض بریاں یا حب الآس، ترو خشک یا آذوغ گاؤ، ہنتاب یا مرجان خام وسوختہ تنہا یا کہربا و آب بارتنگ کے ساتھ کھلانا یا جاورس بریاں و انار دانہ کوفتہ دونوں کو خوب پکا کر صمغ عربی بریاں چھڑک کر پلانا، یہ تمام ترکیبیں اس باب میں سودمند ہیں۔

سبب ترشح خمیر لیپٹ کر بریاں کر کے کھانا یا مروارید سات ماشہ یا استخوان سوختہ یا حنت بلوط یا زرشک و گل ارمنی یا بیخ اسپغول یا شاخہائے خرفہ، یا دار شیشعان یا ریباس استعمال کرنا بھی مفید ہے ـــــ غذا میں توت شامی سرخ خام داخل کرنا بھی سودمند ہے۔ بخار نہ ہونے کی صورت میں مطبوخ طراثیث میں آبزن کرانا، بکری کی چربی سے عمل دینا اور اس کو پلانا یا عصارہ برگ وشاخ بید سے عمل دینا بھی مفید پڑتا ہے۔

مرکبات میں سے سفوف یہودی، شربت حماض، سفوف طراثیث، سفوف لولوی علوی خاں، سفوف شادنج، سفوف خطمی، سفوف مخترع برائے اقسام اسہال، شربت حب الآس، قرص کہربا، قرص شادنج، قرص طباشیر قابض، قرص گلنار، قرص حب الآس، قرص گل، قرص انجبار، قرص قاطع الدم، قرص کافور، یاقوتی بارد، خمیرہ بنفشہ، سفوف قابض، سفوف ذوسنطاریا، سفوف بلوط، سفوف سماق، سفوف طین، معجون زجیر، تریاق فاروق، معجون لبوب بارد، اطریفل مقل، سفوف مقلیاثا، معجون آمیس، جوارش خوزی، جوارش جالینوس و معجون فنجنوش، ان میں سے ہر دوا اس باب میں مفید و معمول ہے ـــــ گلو، طباشیر، پوست انار ہموزن مساوی کوٹ چھان کر اس میں سے تین ماشہ آب سرد کے ساتھ کھلانا والد مرحوم کے مجربات سے ہے ـــــ مصطگی، دانہ ہیل، گل ارمنی، گل مختوم ہر ایک ایک ماشہ، سب کو باریک کر کے خمیرہ ابریشم علوی خان نو ماشہ و ورق طلا ایک عدد میں ملا کر کھلانا یا دم الاخوین لک مغسول، کہربا، گل ارمنی ہر ایک ایک ماشہ، خمیرہ مروارید نو ماشہ میں ملا کر

ورق طلا لپیٹ کر کھلانا اور اس کے اوپر شیرۂ زرشک، شیرۂ بادیان ہر ایک سات ماشہ، شیرۂ انیسون چار ماشہ و شیرۂ الائچی کلاں چار ماشہ یا شیرۂ بارتنگ و بیخ انجبار ہر ایک چار ماشہ، لعاب ریشہ خطمی و بہدانہ بریاں ہر ایک تین ماشہ، گلاب، عرق کیوڑہ، عرق بیدمشک ہر ایک پانچ تولہ، و عرق بارتنگ چھ تولہ میں نکال کر شربت حب الآس یا شربت خشخاش یا شربت انجبار تین تولہ داخل کرے۔ تخم فرنجمشک و بارتنگ تین تین ماشہ چھڑک کر پلانا بھی سودمند ہے۔

کہتے ہیں کہ حسب ذیل تدبیر سے دو روز میں صحت حاصل ہو جاتی ہے — جوز الطیب، لب باسہ ہر ایک تین ماشہ، اظفار الطیب دو ماشہ، سیب کا شیرہ گلاب، عرق کیوڑہ، عرق گاؤزبان ہر ایک سات تولہ و عرق بہار نارنج چار تولہ میں نکال کر شربت سیب و شربت حب الآس ہر ایک دو تولہ حل کر کے چار چار ماشہ تخم بارتنگ و تخم شربتی چھڑک کر پلائیں اور شام کے وقت جدوار خطائی تین ماشہ پاؤ سیر دوغ گاؤ آہن تاب کے ساتھ دیں، اظفار الطیب دو دانہ میل ہر وقت منہ میں رکھیں، روزانہ چار پانچ بار پان میں چھالیہ کے بدلے مصطگی و دانہ کبابہ بریاں رکھ کر کھلائیں اور شب کے وقت غذا میں مرغ اور مونگ کا پلاؤ، مسکہ گاؤ، بالائی اور مربا انناس و مربا سیب کے ساتھ کھلائیں ——— حکیم عابد نے لکھا ہے کہ آب برنج کے ساتھ کندر استعمال کرانا عروق کے دہانے بند کرنے کے لئے بے عدیل چیز ہے، اور آب برگ اروسا عروق ہر عضو کا خون بند کرنے کے لئے مجربات سے ہے ——— صاحب تکملہ ہندی نے لکھا ہے کہ شیرۂ برگ بانسہ قند سفید کے ساتھ پلانا اس باب میں مفید ہے اور مغز خستہ انبہ، مغز خستہ جامن، مغز تخم کو بیخ ہم وزن کوٹ چھان کر حسب حاجت دینا اسہال خونی بند کرنے کے لئے نہایت سودمند ہے اور سفوف کشنیز بھی اس باب میں اطبار ہند کا معمول و مجرب ہے۔

ہر قسم کا گوشت زحیر اور اسہال الدم میں مضر ہے۔ مگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو چھوٹے پرندوں کا گوشت جوش دے کر اس کا پانی پھینک دینے کے بعد دیں۔ بلکہ ان امراض میں کلہ پاچہ اور بطون و امعاء زیادہ بہتر ہیں، بالخصوص ان کو سرکہ میں پکا کر دینا مفید پڑتا ہے، مگر مزاج میں حرارت اور خون میں گرمی ہو تو کسی طریقہ سے بھی گوشت کا استعمال روا نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں اس سے زیادہ مضر اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ (خضر بن علی)

اگر اسہال خونی کبدی، جگری رگوں کے سدوں کے سبب سے عارض ہو

جس کی علامت یہ ہے کہ خون غلیظ اور سیاہ خارج ہو، تو ایسی صورت میں محلل دواؤں سے سدہ کا علاج کریں اور قابض اشیاء کے استعمال سے احتراز فرمائیں — کا ہے۔ اسہال دموی کبدی، ورم جگر سے بھی پیدا ہوتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ بخار، شدید تشنگی، گرانی اور سوزش ہوا کرتی ہے، چنانچہ اس کا علاج مبردات سے کریں اور ان دونوں صورتوں کی تفصیل تدابیر امراض جگر کی بحث سے اخذ کریں۔ (سعید)

اگر اسہال خونی میں رگوں کے دہانے کھل جانے کا سبب رطوبت ہو جس سے رگوں کے سرے سست رخی و ضعیف ہو گئے ہوں تو اس کے لئے تریاق کبیر اور فلونیا استعمال کرانا نہایت سود مند ہے۔ (جرجانی)

سحج و قروح امعاء (آنتوں کی خراش اور زخم)

آنتوں کی اندرونی سطح کی خراش کو سحج کہتے ہیں اور اس خراش کا سبب یا آنتوں پر صفراء کا انصباب ہوتا ہے جو اپنی حدت سے خراش پیدا کرتا ہے یا بلغم شور یا بلغم لزج کا انصباب ہوتا ہے جو اپنی بورقیت (کھاری پن) کے باعث آنتوں کی سطح پر خراش ڈال دیتا ہے، یا اپنی لزوجت کے سبب سے آنتوں کی سطح پر سختی کے ساتھ چپک جاتا ہے، اور جب جدا ہوتا ہے تو اپنے ساتھ آنتوں کی لزوجتوں کو بھی جدا کر کے اس کی سطح کو ننگا کر دیتا ہے یا خراش کا سبب جلا ہوا لذاع سوداء ہوتا ہے جو امعاء پر گر کر اپنی تندی و تیزی سے خراش پیدا کر دیتا ہے یا اس کا سبب امعاء سے سخت قسم کا ثفل گزرنا ہوتا ہے جس کی درشتی سے امعاء میں خراش پڑ جاتی ہے یا اس کا سبب زرنیخ، نوشادر و توتھ کے مانند خراش پیدا کرنے والی سمی دواؤں کا استعمال ہوتا ہے یا قوی قسم کی مسہل دوائیں تناول کرنا جن کی کیفیت کی تیزی یا جن کے باعث تیز قسم کے اخلاط امعاء سے گزرنے کی بنا پر ان میں خراش پڑ جاتی ہے۔

طبری کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ سحج کبھی بخار کے ساتھ ہوتا ہے کبھی بغیر بخار کے اور اس کی کل پانچ قسمیں ہیں — اول وہ قسم جس کو حشف کہتے ہیں اور یہ دوسرے اقسام کی بہ نسبت خفیف ہوتی ہے، اس کا سبب حاد صفراوی اخلاط یا ناپختہ غذا کا امعاء سے گزرنا ہے جس کی زیادتی کی صورت میں امعاء کی لزوجتیں جدا ہو جاتی ہیں اور اس میں خراش پڑ جاتی ہے، جس میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے، دوم وہ قسم جو عروق بدن میں جمع شدہ متعفن د

تیز اخلاط کے امعاء پر انصباب سے عارض ہوتی ہے جس کی کثرت سے امعاء میں سحج اور بدن میں ذوبان عارض ہوجاتا ہے؛ **سوم** وہ قسم جو عروق کے دہانوں سے اکال خلطوں مثلاً سوداء احتراقی کے انصباب سے پیدا ہوتی ہے، جو اپنی تندی اور اپنے لذع سے امعاء میں سحج پیدا کردیتا ہے؛ **چہارم** وہ قسم جو جگر کی مشارکت سے پیدا ہوتی ہے جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ حاد و منتن اخلاط جگر میں جمع ہوجاتے کے بعد آنتوں کی طرف دفع ہوکر ان میں خراش ڈال دیتے ہیں اور یہ قسم سحج کی تمام قسموں سے زیادہ ردی ہوتی ہے؛ **پنجم** وہ قسم جو کبھی اشیاء یا نہایت ترش یا بغایت تلخ دوائیں تناول کرنے سے عارض ہوتی ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ سحج اُس درد کا نام ہے جو سطح امعاء کی خراش سے عارض ہوتا ہے اور اس خراش کا سبب یا صفراوی مواد ہوتے ہیں یا دموی حاد مواد یا صدیدی یا مدی یا دردی؛ اور ان کا تعلق یا خود امعاء سے ہوتا ہے یا یہ مواد اوپر کے دوسرے اعضاء سے امعاء کی طرف آتے ہیں۔ مثلاً اسہال طحالی، مراری و کبدی اور وہ اسہال جو معدہ و مری کے قروح سے عارض ہوتے ہیں یہ سب اسی علم میں داخل ہیں کیونکہ ان کا مواد آنتوں میں پہنچ کر اس میں خراش پیدا کرتا ہے؛ جب خراش پیدا کرنے والا سبب خود آنتوں میں موجود ہو، تو یہ سبب یا امعاء کا ورم ہوا کرتا ہے یا صفراء کی سوزش یا جگر سے امعاء میں شدید الحرارت خون کا انصباب، یا اوپر یا نیچے کی آنتوں میں کسی رگ کا شگاف، یا اس کا سبب کوئی مسہل دواء ہوتی ہے جو آنتوں میں زخم ڈال دیتی ہے یا بثور و قروح اور تآکل ـــــ قرحہ گاہے ورم کے بعد پیدا ہوجاتا ہے اور گاہے اس کی ابتداء کسی ایسی چیز کے تناول سے ہوتی ہے جو سطح امعاء کی لزوجیت کو دور کر کے اُسے ننگا کر دیتی ہے یا اس کی ابتداء کسی ایسی غذاء سے ہوتی ہے جس کے ثقل کی درشتی سے امعاء میں خراش لگ جاتی ہے، اور گاہے قرحہ کی ابتداء اخلاط سے ہوتی ہے جو پہلے اسہال لاتے ہیں اور بعد کو قرحہ پیدا کر دیتے ہیں۔

اقسام سحج اسہال سحجی حسب ذیل اقسام کا ہوا کرتا ہے ـــــ (۱) دموی ہوتا ہے (۲) صدیدی یا مدی (۳) مری (۴) تآکلی (۵) زبدی اور (۶) قشاری و خراطی، اور ان تمام قسموں میں **اسہال سحجی حاد** کا علاج زیادہ آسان ہے کیونکہ یہ حرارت کو تسکین دینے اور مغریات استعمال کرنے سے زائل ہو جایا کرتا ہے ـــــ **اسہال مدی** اگر ابتداء ہی سے مدی ہو تو اس کا سبب احشاء کے ورم و دبیلہ کا انفجار ہوتا ہے اور بصورت زیادہ خطرناک

نہیں ہوتی۔ یہ قسم حقیقتاً اسہال معوی نہیں ہے بلکہ اکثر اسہال کے ساتھ خارج ہونے والا مدہ کسی دوسرے عضو کے ورم یا دبیلہ سے آتا ہے اور اس طرح امعاء سے بکثرت مدہ گزرتا رہے تو اس کے فساد سے امعاء بھی ماؤف ہو جاتے ہیں ورنہ اسہال معوی حقیقی میں متغیر ہو جاتا ہے یا اسہال مدی کا سبب یہ نہیں ہوتا بلکہ اس کا باعث امعاء کا سرطان ہوتا ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہے —— **اسہال صدیدی** یا ذوبانی سے عارض ہوتا ہے یا ورم کے ترشح سے اور اکثر یہ اسہال معوی نہیں ہوتا بلکہ معدہ کے ورم سرطانی کا نتیجہ ہوتا ہے —— **اسہال سحجی دموی** گاہے دفعتاً لاحق ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات آہستہ آہستہ عارض ہوتا ہے اور اس کے اسباب "اسہال الدم" کی بحث میں تفصیل لکھے جا چکے ہیں —— اسہال میں **خراطہ** یعنی کھرادے کے مانند چھلکے خارج ہونا اس جوہر کے چھل جانے کی دلیل ہے جو امعاء کی سطح پر ہوتی ہے —— **اسہال مخاطی** کا سبب غلیظ رطوبت ہوتی ہے اور گاہے اسہال مخاطی حمیات مرکبہ، حمیات وبائیہ میں عارض ہوتا ہے، وبائیہ میں عارض ہونے والا اسہال اکثر زبدی ہوتا ہے —— **اسہال قشاری** یعنی جس میں چھوٹے چھوٹے چھلکے خارج ہوں اس کے ساتھ اگر سحج نہ ہو تو اس کا سبب معدہ کے قروح ہوتے ہیں اور اگر اس کے ساتھ سحج بھی ہو تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ یہ خود امعاء کے طبقات سے آرہا ہے، اس اسہال میں خارج ہونے والے چھلکوں کی دبازت و غلاظت سے اس امر پر استدلال کرتے ہیں کہ سحج و قرحہ امعاء غلاظ میں واقع ہے اور یہ چھلکے پتلے ہوں تو سمجھتے ہیں کہ امعاء دقاق ماؤف ہیں —— گاہے سحج و قروح امعاء استسقاء پر منتج ہوتے ہیں

طریق تشخیص اس مرض کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر تشنگی اور آنتوں میں درد و پیچیدگی ہو اور براز کے ساتھ خراطہ (چھلکے) خارج ہو تو یہ مرض سحج ہوگا، بعد ازاں یہ معلوم کرنے کے لئے کہ سحج بالائی آنت میں یا زیریں آنت میں، خون اور لیسدار مواد پر نظر کریں —— چنانچہ خون اور لیسدار مواد براز کے ساتھ بالکل مخلوط ہو کر خارج ہوں اور ان کی مقدار کم ہو، ان میں دسومت (چکنائی) بھی نہ ہو، ناف کے نزدیک شدید درد محسوس ہو، بے قراری اور تشنگی غالب ہو اور دواء آنتوں میں زیادہ عرصہ نہ ٹھہر سکے تو سحج **امعاء علیا** (بالائی آنتوں) میں ہوگا۔ اگر خون اور چھلکے براز سے پہلے خارج ہوں یا براز کے ساتھ خارج ہوں، مگر اس کے ساتھ بخوبی مخلوط نہ ہوں یا پہلے صرف براز آئے اور اس کے بعد خون خارج ہو، اور

ناف کے نیچے درد ہو تو سحج امعاء سفلی (زیریں آنتوں) میں ہوگا۔ اور اگر خون و خراطہ کے ساتھ چربی و شحمی اجزاء ملے ہوئے ہوں تو سحج ساذج یا مستقیم میں ہوگا اور اگر اس کے ساتھ دسومت نہ ہو بلکہ لزج رطوبت ہو تو سحج قولون واعور میں ہوگا ـــــ بعد ازاں سحج کا سبب اس طرح معلوم کریں کہ اگر سحج سے پہلے براز میں ملا ہوا قدرے خالص خون درد کے ساتھ یا بغیر درد کے مقررہ دورے کے ساتھ یا بغیر دورے کے خارج ہوا اور خون کے احتباس کی علامتیں مقدم ہوں تو اس کا سبب عادت کا انقطاع ہوگا ـــــ ورنہ اگر صفراء براز کے ساتھ اور خراطہ (چھلکے) خارج ہو، مقعد میں سوزش ہو، بعد ازاں خون، خراطہ اور آنتوں کے لیسدار مواد، درد کے ساتھ خارج ہوں، براز کا رنگ زرد ہو اور صفراء دیگر آثار مثلاً شدید تشنگی، بے چینی اور سخت قسم کی سوزش ظاہر ہو، اور اس سے پہلے صفراوی اسہال عارض ہو چکے ہوں تو سحج کا سبب صفراء ہوگا ـــــ اگر خون و خراطہ بلغم شور یا بلغم غلیظ لزج کے ساتھ خارج ہو، براز بے رنگ ہو، ریاح و قراقر کی کثرت ہو، گرانی کے ساتھ ملائم درد ہو جو ادھر ادھر منتقل نہ ہو اور بلغم کے دوسرے آثار موجود ہوں تو سحج کا سبب بلغم ہوگا اور یہ قسم اکثر نزلہ و زکام کے بعد عارض ہوتی ہے ـــــ اگر براز کا رنگ سیاہ اور شراب کے درد کے مانند ہو، شدید بے چینی اور درد ہو جس سے کبھی غشی طاری ہو جائے تو سحج کا سبب سوداء ہوگا ـــــ اگر طبیعت قبض ہو، خشک ثفل خارج ہو اور درد میں شکم کی نرمی کے وقت تسکین ہو جائے تو سحج کا سبب ثفل کی خشکی و درشتی ہوگی ـــــ اگر سحج عارض ہونے سے پہلے مریض نے مذکورہ بالا سمی دوائیں تناول کی ہوں یا سحج پیدا کرنے والی مسہل دوائیں برتی ہوں تو سحج کا سبب یہی دوائیں ہوں گی۔

اگر سحج کے مذکورہ اقسام میں سے کسی قسم کے آثار نہ پائے جائیں یا سحج درد کے بعد عارض ہوا ہو اور ورم کی علامتیں موجود ہوں خصوصاً ورم بھی لاحق ہو، شکم میں گرانی اور ضربان ہو بعد ازاں تب و لرزہ آئے اس کے بعد گرانی اور شکم میں کمی ہو جائے اور اسہال کے ساتھ خون و ریم اور جرادہ (چھیچھڑے) و خراطہ (چھلکے) خارج ہونے لگیں، غذا کے منحدر ہونے اور ثفل کے قرحہ امعاء کے پاس پہنچنے کے وقت درد ہونے لگے، بالخصوص نمکین یا ترش چیزوں سے یہ درد زیادہ ہو اور بھوک کم ہو جائے تو اس کا سبب امعاء کا قرحہ ہوگا ـــــ ریم اور بلغم کی شناخت کا طریقہ سل کی بحث میں بتایا جا چکا ہے، یعنی

ان کو پانی پر ڈالا جائے تو ریم پانی کی تہ میں بیٹھ جاتی ہے اور بلغم اوپر تیرتا ہے — اگر جرادہ و خراطہ یعنی زخم کے چھوٹے بڑے چھلکوں کے خارج ہونے کے ساتھ ان میں بدبو بھی ہو تو یہ قرحے کے تآکل کی دلیل ہے، اور اگر براز کے ساتھ خون میں سوداویت غالب ہو تو اس سے سرطان کا اندیشہ ظاہر ہوتا ہے۔

قرحہ کا مقام دریافت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر درد ناف کے اوپر محسوس ہو اور یہ شدید قسم کا ہو، چھلکے چھوٹے اور پتلے خارج ہوں، مواد براز کے ساتھ مخلوط ہوں، براز سے پہلے مریض دیر تک درد محسوس کرتا ہے، براز کیلوسی، غسالی اور نہایت بدبودار ہو، اگر خون آئے تو وہ غسالی ہو اور براز کے ساتھ مخلوط ہو تو قرحہ **امعاء دقاق** میں ہوگا؛ چنانچہ اس صورت میں اگر ریم و خون براز کے ساتھ بالکل مخلوط ہو تو قرحہ معاء صائم کے اوپر کے امعاء میں ہوگا، اور اگر ریم و خون بخوبی مخلوط نہ ہو تو قرحہ معاء صائم میں ہوگا — اگر درد ناف کے نیچے ہو، شدید قسم کا نہ ہو، براز کے ساتھ موٹے چھلکے خارج ہوں، مریض کو براز کی حاجت لذع کے وقت محسوس ہو اور اس کے ساتھ پیچیدگی نہ ہو اور خون براز سے پہلے آئے تو قرحہ **امعاء غلاظ** میں ہوگا؛ چنانچہ اس صورت میں اگر ریم و خون براز کے ساتھ مخلوط نہ ہو تو قرحہ معاء مستقیم میں ہوگا، اور اگر قدرے مخلوط ہو تو معاء اعور یا قولون میں ہوگا — اگر قرحہ مزمن ہو اور براز کے ساتھ خارج ہونے والے مواد کی مقدار زیادہ ہو مگر اس مقدار کی نسبت سے درد کم ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ قرحہ نہایت گندہ ہے۔

سحج و قروح امعاء کا اصول علاج

سب سے پہلے سبب کو زائل کرنے کی کوشش کریں، خلط غالب کا تنقیہ کریں اور ثفل کو خارج کرنے کے لئے ان تدابیر سے کام لیں جو زحیر کی بحث میں لکھی جائیں گی، بعد ازاں مغری دوائیں یعنی صموغ، لعاب اور طین استعمال کرائیں؛ اس مرض کا اصلی علاج لعابی دوائیں ہیں — سحج کے مریض کو حتی الامکان [illegible] اور گوشت سے پرہیز کرائیں۔ اگر سحج امعاء علیا میں ہو تو اس کا علاج مشروبات سے کریں، اور امعاء سفلی میں ہو تو مغری دواؤں سے حقنہ کریں، مثلاً برنج و جو پکا کر اس کے پانی میں زردی بیضہ بریاں، صمغ بلوط، کاغذ مصری سوختہ، دم الاخوین، اسفیداب، گل ارمنی و افیون سب کو باریک کر کے ملا کر گل دیں۔

کہتے ہیں کہ سحج کا تدارک پانچ طریقوں سے کرنا چاہئے، اول صرف

قابض اشیاء کا استعمال ، اور یہ اس صورت میں مفید ہے جبکہ رطوبتوں کو روکنے کی طاقت بحال رکھنا نہ کم ہوگئی ہو ، دوم صرف مغری دوائیں برتنا ، اور ایسی دوائیں اس وقت دیں جبکہ کسی رگ کا دہانہ کشادہ ہوگیا ہو ، یا آنت کی سطح میں خراش پڑگئی ہو ، سوم مغلظات دینا ، اور ان کی حاجت اس وقت ہوتی ہے جبکہ مواد رقیق وسیال ہو ، چہارم مخدر دوائیں تنہا یا دوسری دواؤں کے ساتھ ملا کر دینا ، اور اس کی ضرورت ایسی حالت میں ہوتی ہے جبکہ مواد میں تیزی ہو ، پنجم امعاء کی خلاف جہت کی طرف مادہ کا امالہ ، چنانچہ اس کے لئے اگر مادہ رقیق ہو اور پسینہ سے خارج ہوسکتا ہو تو پسینہ لانے کی تدبیر کریں یا ادرار کی صلاحیت رکھتا ہو تو اس کی کوشش کریں ، اور یہ ممکن نہ ہو اور مادہ پسینہ یا ادرار کی راہ سے خارج نہ ہوسکتا ہو ، تو قے کرائیں یا اگر کوئی مانع نہ ہو تو شکم کے بالائی اعضاء پر بغیر نشتر کی یا آگ والی سنگیاں لگوائیں —— بعد ازاں امعاء کی چاروں قوتوں کو تقویت پہنچانے کی کوشش کریں ۔

شیخ نے لکھا ہے کہ سحج میں اکثر قوی قسم کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بعض اوقات ایسی دواؤں سے ہلاکت واقع ہو جاتی ہے ، اس لئے اس کے علاج میں غلیظ تدابیر نہ اختیار کریں ، اکثر مغز تخم تربوز کا ہو و خرفہ سے تبرید کرنا اس کا کافی علاج ثابت ہوتا ہے —— اوپر کی آنتوں کے سحج کا علاج مشروبات سے اور نیچے کی آنتوں کے سحج کا علاج حقنوں سے کرنا چاہئے اور اگر امعاء کے وسط میں سحج ہو تو مشروبات سے اور حقنے دونوں سے کام لینا چاہئے —— سحج وقروح امعاء کے علاج میں سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ سحج وقرحہ پیدا کرنے والے سبب کو دیکھیں کہ ہنوز انصباب جاری ہے یا اس کا "سبب مقدم" یعنی رگ کا شگاف ، امتلاء یا ورم باقی ہے یا یہ سبب منقطع اور ختم ہوچکا ہے اور صرف سحج وقرحہ باقی رہ گیا ہے ، چنانچہ اگر سبب ہنوز موجود ہو تو اسے زائل کرنے کی کوشش کریں —— مگر خلط کی رداءت کی بنا پر استفراغ کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو تو نہایت احتیاط کے ساتھ استفراغ کرائیں اور ایسا مسہل ہرگز نہ دیں جو قرحہ کو زیادہ نقصان پہنچائے بلکہ ہلیلہ کے مانند دوائیں کتیرا وغیرہ سے اصلاح کرکے استعمال کرائیں ۔

اگر ممکن ہو تو دو روز کوئی غذا نہ دیں تاکہ امعاء میں جس خلط کا انصباب

ہوا ہے اس کے اخراج میں بدن بخالت سے کام لے اور جب غذا دینے کا ارادہ ہو تو شیر آبِ ہنتاب پلائیں کہ یہ غذا بھی ہے اور دوا کی حیثیت بھی رکھتا ہے، بعد ازاں **خالص غذا** دینے کی حاجت محسوس ہو، تو ایسی غذائیں دیں جن کا حجم زیادہ نہ ہو، اور ان سے بدن کو تقویت پہنچے مثلاً فربہ مرغی کا جگر بریدہ کی روٹی کے ساتھ کھلائیں، خصی کئے ہوئے مرغ کا گوشت اور انڈے نیمبرشت سے کچھ زیادہ اور مشوی (بھنا ہوا) سے کچھ کم پکا کر دیں، گا ئے بھلی بریاں کر کے کھلانا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے، اسی طرح خیرہ برنج بریاں میں بالجہ پکا کر دینا بھی مفید ہے، علاوہ بریں **قوت کی حفاظت** کے لئے ربوب فواکہ استعمال کرائیں: پانی ہمیشہ ٹھنڈا پلائیں۔

سخت قسم کی قابض دوائیں ابتداء میں استعمال کرانا مناسب نہیں ہے: جب درد بہت زیادہ ہو تو مغریات استعمال کرانے کی حاجت ہوتی ہے، تمام مبرد اور قابض دوائیں مغری دواؤں کے ساتھ استعمال کرنا اس باب میں مفید ہے، مگر قرحہ میں جب تاکل پیدا ہو جائے، تو کاٹنے جالی دوائیں ایسی مخفف دواؤں کے ساتھ دینے کی ضرورت ہوتی ہے جن میں لذع کی خاصیت نہ ہو —— ریوند کو امعاء کے قروح اور خونی اسہال میں عجیب خاصیت حاصل ہے، بالخصوص آب بارتنگ میں قدرے شراب ملا کر اس کے ساتھ ریوند استعمال کرنا بغایت مفید ثابت ہوتا ہے، اسی طرح بلوط بریاں، اور خرنوب مفرداً و مجموعاً اس باب میں نہایت مؤثر ہے، اور تخم گل بھی اس کیلئے نہایت عجیب چیز ہے۔ (شیخ)

خونی اسہال میں جو **حقنے اور حمول** معمول ہیں وہ اس باب میں بھی مفید ہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ ابتداءً ان میں قابض مغریات داخل کی جائیں، اور آخر میں اگر تاکل پیدا ہو جائے تو منقی دوائیں بڑھائی جائیں —— بعض اطباء نے لکھا ہے کہ خون نکل رہا ہو تو حقنوں میں اقاقیا داخل کیا جائے مگر میرے نزدیک یہ درست نہیں ہے —— بکری کی چربی حقنہ میں شامل کرنا تمام مغری اشیاء پر فضیلت رکھتی ہے جو حقنہ میں داخل کی جاتی ہیں، کیونکہ یہ تبرید کرتی ہے، لذع کو تسکین دیتی ہے اور مقام مرض پر بسرعت منجمد ہو جاتی ہے مگر اس کی حاجت بھی ابتداء میں ہوتی ہے ورنہ جب ریم پڑ جائے تو منقی دوا دینے کی ضرورت ہوتی ہے، جب معلوم ہو کہ قرحہ میں وسخ (میل اور گندگی) کی کثرت ہے تو ماء العسل سے تنقیہ کریں، آب نمک اور سکنجبین زیتون کے

نقوع اور ماہی شور کے مطبوخ سے حقنہ کرنا ماء العسل کی بہ نسبت زیادہ قوی ہے ——— مجرب حقنے اگرچہ متآکل قرحہ کے درد میں تسکین بخشتے ہیں لیکن ان سے شفاء نہیں ہوتی، بلکہ شفا ایسی دواؤں سے ہوتی ہے جو تآکل میں نافع ہوں، یعنی اس کے لئے تنقیہ کرنے اور جلا بخشنے والی دوائیں مجفف و قابض دواؤں سے مرکب کر کے عمل دیں ——— تیز حقنہ سے قرحہ کی صفائی ہو جائے، تو اس کے بعد قابض و مغری دواؤں سے ترتیب دیا ہوا اندمال کرنے والا حقنہ استعمال کرنا ضروری ہے، مگر اس قسم کا عمل دینے سے پہلے اس امر کا یقین کر لینا چاہئے کہ قرحہ پاک ہو چکا ہے، اور تندرست گوشت ظاہر ہو گیا ہے ——— اگر ریم کی کثرت ہو اور معمولی قسم کے تیز حقنوں سے اس کا تنقیہ نہ ہو تو لامحالہ قرص زرنیخ کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے مگر سخت قسم کے تیز حقنوں بالخصوص زرنیخی حقنوں سے اس امر کا اندیشہ ہوتا ہے کہ جلد دور ہو جائے اور امعاء میں سوراخ ہو جائے، اس لئے اس قسم کے حقنے استعمال کرنے میں جلد بازی نہ کرنی چاہئے ——— اگر ضعف، تآکل اور بخار جمع ہو جائیں تو قرص زرنیخ کے مانند دوائیں تنہا استعمال کرنے کی ہرگز جرأت نہ کریں، بلکہ اس کو قابض و بارد دوا اقاقیا، حضض، سماق و ریباس کے عصارہ اور عصارہ گل سرخ وغیرہ میں بار بار تر کر کے نہایت احتیاط کے ساتھ برتیں ——— گاہے کمزور مریضوں میں جنہیں بخار بھی آتا ہو، اور قوی قسم کے حقنے برداشت نہ کر سکتے ہوں، صرف یہ تدبیر کافی ہوتی ہے کہ پہلے ماء العسل کا عمل دیں، اس کے چار گھنٹہ کے بعد آب نمک کا عمل دیں اور اس کے بعد گل مختوم سرکہ میں ملا کر پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (شیخ)

اس باب کے حقنوں کی تدابیر میں یہ بھی داخل ہے کہ یکبارگی زیادہ مقدار میں عمل نہ دیں بلکہ آہستہ آہستہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں بہ تناوب حقنہ کریں اور حقنہ سے اگر لذع و سوزش میں زیادتی ہو جائے تو روغن گل کا عمل دیں ——— آب بارتنگ تنہا یا حقنہ میں مستعمل کسی قرص کے ساتھ شامل کر کے عمل دینا اسہال حار میں اور اس باب میں معمول و مفید ہے، یا میدہ کی فطیری روٹی عصارہ میں حل کر کے عمل دیں، بماء الشعیر، روغن بادام، یا زردی بیضہ مرغ و آب برنج، مطبوخ باہم خوب مخلوط کر کے عمل دیں، اور یہ نہایت ہلکا عمل ہے، یا اس حقنہ میں یک سالہ بکرے کے گردے کی چربی اور گل مختوم بھی داخل کریں، اسی طرح صرف مطبوخ برنج بریاں و چھلی بند

کا حقنہ بھی مفید ہے اور لگا ہے اسگند پوست انار و مازو بھی داخل کرتے ہیں ——— آب تراشۂ کدو، آب خرفہ، آب بارتنگ، آب عصا الراعی، آب حی العالم، آب عدس، مطبوخ جس کا پہلا دو پانی پھینک دیا گیا ہو، سب کو یکجا کر کے روغن گل، سفیدہ آب، گل ارمنی، اقاقیا اور توتیا اس میں ملا کر حقنہ کرنا شدید حرارت کے وقت نہایت مفید ہے، اور حاجت محسوس ہو، تو اس میں افیون بھی داخل کر سکتے ہیں۔

اس باب کے شیافات کی اساسی دوائیں یہ ہیں ——— مر، کندر، زعفران، سندروس، شب، میعہ، افیون داخل ہو تو جند بیدستر، حضض، اقاقیا سوختہ، دم الاخوین، شاخ گوزن سوختہ، گل قیمولیا اور اس کے مانند دوسری مٹیاں، دونوں قسم کے اقلیمیا اور مرداسنگ ——— علاوہ بریں گاہے اقسام زاج اور زنگار کی حاجت بھی ہوتی ہے ——— مر، کندر، زعفران، افیون، سب کو سفیدی بیضۂ مرغ میں ملا کر بطور شیاف استعمال کرنا، بیخ و زحیر کے لئے سودمند ہے، اسی طرح سندروس، میعہ، مر، زعفران، افیون، آب بارتنگ کے ساتھ شیاف کرنا بھی مفید ہے ——— افیون، جند بیدستر، صمغ حضض سب کو عصارۂ بارتنگ میں ملا کر بطور شیاف برتنا، یا ان دواؤں کا روغن گل و سفیداب کے ساتھ مرہم بنا کر اس میں روئی آلودہ کر کے حمول کرنا نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔

اس باب کے حقنوں میں جو قرص استعمال کئے جاتے ہیں، ان میں سے قرص کوکب، قرص زریخ اور قرص زنگار خاص طور پر قابل ذکر ہیں ——— اور اسہال کے علاج میں جو ضماد و طلاء معمول ہیں وہ مطلقاً اس باب میں بھی مفید ہیں اور قرص کوکب آب مورد میں حل کر کے طلاء کرنا، نہایت مفید و مجرب ہے ——— اگر ان تدابیر سے دوشن میں کمی نہ ہو تو مریض کو قابض دواؤں اور نفوخ سے بخت، حلبہ اور خطمی کے مطبوخ میں بٹھائیں۔ (شیخ)

اسپغول، تخم مرو، تخم ریحان، تخم خیار بریاں ہر ایک پونے دو تولہ، حب الآس، حب انبر باریس، شاہ بلوط، تخم خرفہ بریاں ہر ایک چودہ ماشہ، تخم حماض، بارتنگ، صمغ عربی، گل ارمنی، گل تبریزی، گل قیمولیا، نشاستہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، بسد، کہربا، گلنار، طباشیر، کشنیز بریاں، گل سرخ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، سرطان بحری، خرمہرہ سوختہ، اقاقیا، عصارۂ لحیۃ التیس ہر ایک سات ماشہ، ابتدائی تین اجزاء کے سوا، تمام دواؤں کو باریک کوٹ چھان کر سات ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ

تک آب آس یا رب آس یا رب ہی کے ساتھ دینا اور بخار نہ ہو تو دوغ گاؤ آبنتاب۔ قدرے میدہ کی لیمہ کے ساتھ استعمال کرانا تخم وزتخم امعاء کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے۔ (مجوسی)

سحج وقرحہ امعاء صفراوی

اگر مادہ امعاء غلاظ (بڑی آنتوں) میں ہو تو صفراء کا تنقیہ بار دحقنے سے کرنا بہتر ہے، اور اگر امعاء دقاق (چھوٹی آنتوں) میں ہو تو صفرا کا مسہل پلانا مناسب ہو۔ ایسی حالت میں جبکہ مادہ میں حدت بہت زیادہ ہو، مخدرات استعمال کرنا بھی مفید پڑتا ہے۔ —— تنقیہ کے بعد قرص طباشیر قابض و شربت انار سے آنتوں کو تقویت پہنچائیں، یا قرص مذکور تین ماشہ کے ہمراہ شیرۂ خرفہ نو ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، لعاب اسپغول سات ماشہ، آب سرد میں نکال کر پلائیں، صمغ عربی سودہ چودہ ماشہ، تخم ریحان پانچ ماشہ آب سرد کے ساتھ استعمال کرانا نہایت سودمند ہے، اسی طرح صمغ عربی، کتیرا، زرسودہ، نشاستہ ہر ایک ایک ماشہ، بارتنگ، اسپغول ہر ایک چار ماشہ، سب کو ایک پیالہ دوغ گاؤ سنگتاب کے ساتھ دینا بھی مفید ہے —— انار، سیب اور معدہ و امعاء کو تقویت پہنچانے والی دوسری اشیاء کا استعمال بھی اس باب میں نافع ہے۔

گل ارمنی، صندل سفید، تدورز، اقاقیا سب کو باریک کر کے آب مورد کے ساتھ ضماد کریں اور جب التہاب بند ہو جائے تو بارد قسم کے لعابی نیز در برگا کر کے شربت بنفشہ کے ساتھ دیں اور وہ سفری دوائیں استعمال کرائیں جو زحیر کی بحث میں درج ہیں —— لعاب ریشہ خطمی چھ ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ تخم انجبار چار ماشہ، اسپغول و تخم ریحان چھڑک کر پلائیں یا ریشہ خطمی چار ماشہ، بہدانہ دو ماشہ دونوں کو عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر شیرہ تخم خرفہ چار ماشہ، شیرہ تخم کاہو، شیرہ حب الآس ہر ایک چھ ماشہ و روغن بادام پانچ ماشہ داخل کر کے پلائیں اور شیرہ بھی موقوف رکھیں یا بارتنگ چار ماشہ، دانہ ہیل تین ماشہ کوٹ کر پانی میں پکا کر شیرہ خرفہ چھ ماشہ، لعاب ریشہ خطمی چار ماشہ و روغن گل ایک تولہ داخل کر کے چہار تخم بریاں تو ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ اگر سحج کے ساتھ

سقوط اشتہاء و اختلاج قلب

کی شکایت ہو اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہو، تو موم تا تہ ایک ماشہ نگلنے کو کہیں اور اس کے بعد آب برنج یا آب سرد سے شکم پر نطول کریں۔ اسی طرح ایک روغن میں چار بار عمل کریں اور دن کو کوئی غذا نہ دیں۔ اور شب کے وقت گانے کے دنبہ کی

بالائی ڈیڑھ تولہ ہموزن خشکہ برنج کے ساتھ دیں اور معمولی پانی کے بجائے آب باراں برف میں سرد کر کے پلائیں، یہ ترکیب اس باب میں مجرب ہے ——— مازو، غدیہ ہر ایک سات ماشہ، صمغ عربی ساڑھے تین ماشہ، افیون پونے دو ماشہ، سب کو باریک کر کے بقدر فلفل گولیاں بنا کر بڑوں کو دو گولی اور بچوں کو ایک گولی دینا ہیضہ و زحیر صادق کے لئے مجرب ہے، اسی طرح پست جو کہربا کے ساتھ دینا انطاکی کے تجربات سے ہے؛ اور تمیمی نے لکھا ہے کہ کہربا و تخم حماض ہیضہ صفراوی کے لئے نہایت سودمند ہے؛ علیٰ ہذا اقاقیا پلانا، اس کا حقنہ کرنا اور اسے ضماد کرنا بھی مفید ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ ہیضہ صفراوی میں اگر پیاس اور بے چینی زیادہ ہو تو رائب مطبوخ اور آب پست جو دونوں کو سرد کر کے استعمال کرائیں۔ اگر درد اس قدر زیادہ ہو کہ غشی کا اندیشہ پیدا ہو جائے تو مخدرات استعمال کریں، مگر بہتر یہ ہے کہ اس سے پہلے گائے کی چربی اور آب پست جو کا حقنہ مرتب کر کے عمل دیں، کیونکہ گاہے اسی سے تسکین حاصل ہو جاتی ہے اور مرض منقطع ہو جاتا ہے۔ (شیخ)

دودھ اس قدر آہنتاب کر کے دینا کہ اس کی مائیت ختم ہو جائے اس مرض کی بہترین دوا ہے، گاہے اس قدر دودھ میں صمغ عربی، نشاستہ و طباشیر ہر ایک بریاں کر کے داخل کرتے ہیں ——— پوست خشخاش باریک کر کے شربت انجبار یا شربت سیب یا شربت آس میں ملا کر چٹانا اس باب میں نہایت سودمند ہے اور حسب ذیل حقنہ ہیضہ و قروح امعاء کے لئے نہایت مفید ہے ——— جو بریاں، برنج مغسول بریاں، ذرہ بریاں، بارتنگ، پوست خشخاش، گلنار، زرورد، خطمی، حب الآس، برگ آس، سب کو جوش دے کر صاف کر کے زردی بیضہ مشوی، روغن گل یا بکری کے گردے کی چربی میں حل کر کے اس میں شامل کریں اور صمغ عربی بریاں، نشاستہ بریاں، دم الاخوین، کہربا، بسد ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، سب کو نہایت باریک کر کے اس میں داخل کر کے عمل دیں ——— جو بریاں، خطمی، تندرو، پوست خشخاش سب کو جوش دے کر صاف کر کے شربت انجبار و شربت آس یا شربت سیب داخل کر کے پلانا اس باب میں نہایت سودمند ہے۔ گر حرارت و تشنگی زیادہ ہو تو اس میں شیرہ تخم بریاں بھی داخل کریں وگاہے اس کے ساتھ چار تخم بریاں ساڑھے دس ماشہ زیادہ کرتے ہیں اور مرض قوی ہو تو نشاستہ صمغ عربی اور طباشیر بریاں کا

اضافہ کرتے ہیں۔ (قرشی)

اگر تیج امعاء علیا میں ہو تو ابتدا میں سفوف الطین، رب سفرجل کے ساتھ کھلائیں، ماء الشعیر، گل ارمنی و صمغ عربی کے ساتھ پلائیں اور شیرہ تخم خرفہ، گل سرخ، دطباشیر آب بہی کے ساتھ استعمال کریں: اگر خون زیادہ آئے تو قرص کہربا کے ہمراہ شیرہ تخم خرفہ، آب بارتنگ و رب سیب پلائیں —— جب بخار ساکن ہوجائے اور براز کے ساتھ خارج ہونے والا مادہ دریم ہو تو شیر سنگتاب یا آہنتاب دیں اور غذا میں سماق داخل کریں اور جب حالت اصلاح پذیر ہوجائے تو زردی بیضہ مرغ آب سماق یا سرکہ میں جوش دے کر پلائیں اور تیتر بٹیر آب سماق یا آب انار دانہ کے ساتھ پکا کر دیں —— اور اگر تیج امعاء سفلی میں ہو تو آب بارتنگ یا شیرہ تخم خیارین و تخم خرفہ اور روغن گل، زردی بیضہ مرغ بریاں دم الاخوین، گل ارمنی، افیون و عصارہ بارتنگ سے حقنہ مرتب کرکے عمل دیں مزاج کی تبرید کریں اور بخار نہ ہو تو غذا میں مزورہ دیں اور جب مرض دفع ہوجائے تو تیتر آب سماق کے ساتھ پکا کر کھلائیں۔ (ابوالحسن)

سفوف طین یا سفوف نشاستہ، گلاب و روغن بادام کے ساتھ کھلائیں؛

غذا میں چاورس مقشر و مغز بادام مقشر کا مزورہ دیں، زیادہ شیریں اور زیادہ ترش اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ اور ان چیزوں سے بھی احتراز کریں جن میں کوئی خاص کیفیت غالب ہو —— عصارہ لحیۃ التیس، شاخ گوزن سوختہ، گل قرسی، نشاستہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، صمغ عربی بریاں ساڑھے دس ماشہ سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے ساڑھے چار ماشہ تین تولہ رب آس یا پانچ تولہ آب خرفہ کے ساتھ دینا تیج، زحیر یا خونی اسہال کے لئے نہایت سودمند ہے۔ (ابن الیاس)

سفرار کا انصباب شربت انار و شربت حماض کے مانند شربتوں سے روکیں، اور اس کے اخراج کے لئے شیرخشت، آب انارین، ترنجبین و شربت ورد کے مانند ملین دوائیں دیں، بعدازاں تیج کی دوائیں استعمال کریں مثلاً قرص کہربا یا قرص طباشیر قابض، رب آس کے ساتھ کھلائیں، غذا میں برنج بریاں و مغز بادام بریاں پکا کر دیں یا مرغی کا گوشت کھلائیں۔ (خجندی)

پیچش کی ایک قسم خون سے بھی پیدا ہوتی ہے جس کا تعلق جگر سے ہوتا ہے، اس کے عارض ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ

جگر میں ورم کے سبب سے اس کے خون کا جوہر فاسد ہو جاتا ہے، اور یہ خون جن اعضاء سے گزرتا ہے ان میں خراش پیدا کر دیتا ہے؛ سحج کی اس قسم کے ساتھ ورم جگر اور خونی اسہال بھی موجود ہوتا ہے، اور اطباء کی اصطلاح میں اسکو سحج مرکب مع ورم جگر کہتے ہیں ـــــــ سحج کی اس قسم کی علامتوں میں سے ظاہری علامت یہ ہے کہ براز میں پیپ دار ریم اور خون مخلوط ہوتا ہے، جگر میں درد معلوم ہوتا ہے اور رگ کے چھونے سے اس میں ورم بھی محسوس ہوتا ہے؛ اس کی دوسری علامت یہ ہے کہ یہ سحج مرکب بخار سے خالی نہیں ہوتا اور آخر میں استسقاء مرکب پر منتج ہوتا ہے ـــــــ سحج کی اس قسم کے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سحج کے علاج میں مشغول نہ ہوں اور خون کو بند نہ کریں بلکہ جگر کی تقویت و اصلاح اور اس کے مزاج کی تعدیل کی کوشش کریں؛ مثلاً علاج کی ابتداء اس طرح کریں کہ سحر کے وقت نہار منہ ماء الشعیر پلائیں اور یہ جب معدہ سے تحلیل ہو جائے تو رُب پلائیں، بعد ازاں سماق و انار دانہ کا مزورہ غذاء میں دیں مگر زیادہ غذا کھانے کو نہ دیں بلکہ غذاء میں تقلیل برتیں اور تھوڑا تھوڑا کھانا چند بار میں کھلائیں؛ جالینوس نے سحج کی اس قسم میں غذاء بالکل نہ دینے کو لکھا ہے، بعد ازاں ماء الشعیر یا آب لیست جو پلانے کی تاکید کی ہے؛ علاوہ بریں جگر پر مناسب ضماد لگائیں، اور جب ورم جگر کم ہو جائے تو قارورہ کی رنگینی، بخار اور اسہال میں بھی تخفیف ہو جائے تو جگر کو تقویت پہنچائیں، اس کے مزاج کی تعدیل کریں اور اس کے ضعف کا تدارک کریں، قرص طباشیر جو تخم خرفہ کے ساتھ تیار کیا گیا ہو اس مرض کے لئے نہایت مفید ہے کیونکہ یہ بخار زائل کرتا ہے، اسہال بند کرتا ہے اور جگر کے مزاج کی اصلاح کرتا ہے؛ اس کے علاج میں اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جگر کو تقویت پہنچانا نہایت ضروری ہے اور اس مقصد کے لئے ضمادوں کا استعمال سب سے بہتر ہے ـــــــ غذاء دینے میں جگر کی قوت کا لحاظ رکھیں اور تول کر اسی قدر غذاء دیں جس قدر کہ جگر کی قوت تحمل ہو سکتی ہو ورنہ جگر کی قوت سے اگر چند ماشہ زیادہ غذاء بھی دیدی جائے تو اس کا نتیجہ جگر کے مزید فساد اور استسقاء کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا، گوشت اس صورت میں سم قاتل کی حیثیت رکھتا ہے اور میں نے اپنے مریض دیکھے ہیں جو اس مرض میں مبتلا تھے اور محض ایک بار گوشت کھا لینے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے (زکی)

سحج و قرحہ امعاء بلغمی | سب سے پہلے بلغم کا تنقیہ اور اس کا انصباب روکنے کی تدبیر کریں. بعد ازاں سحج کا علاج جماد و تخم و

سفوف مقطیاثا سے کریں —— ہلیلہ سیاہ روغن میں بریاں کرکے بموزن قند سفید ملاکر بقدر چھ ماشہ کھلانا سحج بلغمی کے لئے نہایت مفید ہے اور گاہے اس میں ہلیلہ کے بموزن بادیان بریاں بھی داخل کرتے ہیں؛ مر، مقل و حب الغار سحج کی اس قسم میں **انطاکی** کے مجربات سے ہے۔

اگر سحج بلغمی ہو تو اس کے علاج کی ابتداء ایسی چیزوں سے کریں جو بلغم کو قطع و خارج کرتی ہوں، غذاء میں بھی ایسی ہی اشیاء دیں، مثلاً ماہی شور خردل کے ساتھ بریاں کرکے کھلائیں اور روٹی میں بھی اناردانہ، مویز، گرم مصالح اور خردل وغیرہ داخل کریں، زیادہ تر گندم بریاں کی غذاء دیں اور دواؤں میں سے ایسی ادویہ اختیار کریں جو حرارت کی طرف مائل ہوں، مثلاً جوارش خوزی و جوارش فلافلی استعمال کرائیں —— مرزنجوش، زیرہ، نمک، شبت، سداب، اکلیل الملک ہر ایک ڈھائی تولہ، مویز و قسط بقدر مناسب، سب کو روغن زیتون میں پکاکر صاف کرکے اس روغن کو بطور حقنہ استعمال کریں، آب مطبوخ برنج کا حقنہ بھی اس باب میں مفید ہے اور گاہے اس میں ماہی شور بھی داخل کرتے ہیں۔ (شیخ)

گاہے سحج کا سبب شدید لزوجت والا بلغم ہوتا ہے جو امعاء کی سطح پر چپکنے کے بعد جب جدا ہوتا ہے تو اپنے ساتھ امعاء کی لزوجتوں (لیسدار مواد) کو بھی جدا کر دیتا ہے جس سے ان میں خراش پڑ جاتی ہے؛ اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے سبب کو زائل کرنے کے لئے ہلیلہ سیاہ و مویز کا مطبوخ خیار شنبر کے ساتھ پلائیں، بعد ازاں لعابی بزور اور غیر مسخن ہلکے حقنے استعمال کرائیں؛ شربت حب الآس بھی اس باب میں مفید ہے اور سحج بلغمی کے ساتھ قراقر، نفخ اور مغص ہو تو یہ قرص اس کے لئے نہایت سودمند ہے اور ثابت بن قرہ نے اس کی بہت تعریف کی ہے —— زیرہ سیاہ، کرویا، کشنیز کوفتہ، سب کو ایک شبانہ روز سرکہ میں تر و خشک کرکے بریاں کریں اور برگ سماق، پوست کنار ہر ایک ایک حصہ، حب الآس دو حصہ، سب کو کوٹ چھان کر آب اسبغول سے قرص بناکر ساڑھے چار ماشہ استعمال کرائیں؛ گاہے اس میں پوست کنار کے بجائے نصف حصہ گلنار داخل کرتے ہیں؛ ثابت نے سحج بلغمی کے لئے حسب ذیل حقنہ کی بھی تعریف کی ہے —— برنج، جاورس، بلوط کوفتہ اور قدرے برگ آس، سب کو خوب پکاکر اس کا دس تولہ مطبوخ لے کر اس میں زردی بیضہ مرغ بریاں دو عدد حل کریں اور روغن گل خام ڈیڑھ تولہ، گل ارمنی، سفیدہ کاغذ سوختہ، دم الاخوین ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، اقاقیا پہلے دو ماشہ داخل

کرکے عمل دیں، زردی بیضہ مرغ بہتر یہ ہے کہ سرکہ میں جوش دے کر استعمال کریں، اگر زحیر و درد نہایت شدید ہو تو اس میں افیون اور چربی بز داخل کریں کہ یہ اس صورت میں نہایت عجیب الاثر ہے ——— اگر سحج کا سبب بلغم مالح بورقی ہو تو اس کا علاج سحج صفراوی کے مانند کریں۔ (گیلانی)

سحج و قروح امعاء سوداوی

اس کے علاج میں سب سے پہلے سوداء کا تنقیہ اور اس کا انصباب روکنے کی کوشش کریں، اور طحال کو تقویت پہنچائیں، بعد ازاں سفوف طین لعابی اور مغری دواؤں کے ساتھ استعمال کرائیں، بہدانہ، ریشہ خطمی، شربت بنفشہ اور چار تخم کا استعمال بھی مفید ہے، ترشیوں سے پرہیز کرائیں اور غذاء میں ایسی چیزیں نہ دیں جن سے سوداء کی تولید ہوتی ہے ——— اگر سحج نیچے کی آنتوں میں ہو تو ہلکے قسم کا مغری حقنہ استعمال کریں، مثلاً آب مطبوخ برنج میں صمغ عربی، کتیرا، دم الاخوین، گل ارمنی، نشاستہ، سب کو باریک کرکے داخل کریں اور زردی بیضہ مرغ ملاکر عمل دیں اور غذاء میں تقلیل کریں، گل مختوم و مرداسنگ اس باب میں سویدی کے مجربات سے ہے ——— حکیم شریف نے لکھا ہے کہ اس مرض میں کم سے کم معدہ ضعیف ہو جاتا ہے پس چاہئے اس کی تقویت کے لئے جوارش مصطگی استعمال کرائیں اور طحال کی تقویت کے لئے روغن مصطگی مالش کریں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ سحج سوداوی میں اسہال سوداوی طحالی کا علاج کرنے کے بعد سفوف طین استعمال کرائیں اور برنج کا حقنہ خوشبودار افاویہ (خوشبودار مصالحے) بزور حارہ لینہ و مبردہ قابضہ اور روغن گل و زردی بیضہ مرغ داخل کرکے دیں۔

سحج و قرحہ ثفلی

اگر امعاء کے سحج و قرحہ کا سبب ثفل کی خشکی و درشتی ہو تو اس کا علاج "قولنج سددی" و "زحیر کاذب" کے مانند کریں، اور لعابی مرکبات استعمال کرائیں، مثلاً لعاب بہدانہ و اسپغول، شربت بنفشہ و روغن بادام وغیرہ پلائیں اور حابس بارد لعاب مثلاً خطمی، خبازی، اسپغول، سپستان، ریشہ خطمی و بہدانہ وغیرہ گل بنفشہ، انجیر و گل سرخ وغیرہ کے مانند ملین دواؤں کے ساتھ ملا کر دیں، پختہ میں کرکے تین تولہ ترنجبین اور ایک تولہ روغن بادام آدھ پاؤ شیر گاؤ میں ملا کر پلانا مفید ہے ——— مغز خیار شنبر بھی دے سکتے ہیں، مگر قوی قسم کی مسہل دوائیں یا ہلیلہ کے مانند عصری خاصیت

رکھنے والی ادویہ نہ دیں، اسی طرح ثفل سے امعاء کے پاک ہونے سے پہلے کوئی قابض چیز بھی نہ دیں۔

طبیعت کی ایسی چیزوں سے تلئین کریں جن میں نرمی و سہولت، تغریہ اور ازلاق کی صفات جمع ہوں، غذا میں زردی بیضہ نیم برشت، مرغ کا شوربا اور چوزہ مرغ کا گوشت دیں اور معرّی (آنتوں کی سطح کو چکنا بنانے والے) اور مزلق (ثفل کو پھسلا کر خارج کرنے والے) عصاروں کے ساتھ روغن گل و زردی بیضہ شامل کرکے حقنہ کریں ——— بزرکتان، بزرقطونہ، تخم مرو، تخم خطمی، سب کا لعاب غذاء سے پہلے پلایا جاتا ہے اس سحج کے مزمن ہونے کی حالت میں مفید ثابت ہوتا ہے، اسی طرح بعض اوقات غذاء سے پہلے آلو بخارا تناول کرنے سے یہ مرض رفع ہوجاتا ہے۔

سحج و قرحہ سمّی

اگر امعاء کا سحج و قرحہ سمّی دوائیں تناول کرنے کا نتیجہ ہو تو پہلے قے کرائیں، بعد ازاں شیر تازہ تنہا، یا تریاقی دواؤں کے ساتھ پلائیں اور نشاستہ، تخم ریحان و شیر و شکر کا حریرہ دیں تاکہ درد میں تسکین ہو اور سمیت کا اثر زائل کرنے کے لئے باقی تدابیر زہر کی بحث سے اخذ کریں، لیکن سحج رفع کرنے کے لئے سفوف طین، سنون مقلیاتا بارد اور بارد لعاب استعمال کرائیں اور غذاء میں دودھ چاول دیں۔

کہتے ہیں کہ شراب کی ترياقی (شراب کی سمیت) سے سحج عارض ہو تو صافن کی فصد کھولنا مجرب ہے، علاوہ بریں کتیرا، طباشیر، بسد ہر ایک ایک ماشہ، خمیرہ مروارید نو ماشہ میں ملا کر ورق نقرہ لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر دو دو تولہ شربت سیب و شربت خشخاش، عرق بید مشک، عرق کیوڑہ و عرق گاؤزبان ہر ایک پانچ تولہ میں حل کرکے نو ماشہ تخم فرنجمشک چھڑک کر پلائیں اور غذاء میں لگائے کے دہی کے ساتھ پلاؤ دیں ——— باقی تدابیر سحج صفراوی سے اخذ کریں۔

سحج و قرحہ بہ سبب ادویہ مسہلہ

اگر سحج قوی قسم کی مسہل دوائیں پینے سے عارض ہو تو معرّی و مبرّد دوائیں مثلاً سفوف طین استعمال کرائیں، دوغ آہنتاب تنہا پلائیں، یا چاول کے ساتھ دیں اور لعاب بکثرت استعمال کرائیں ——— تخم ریحان، تخم مرو، تخم بارتنگ ہر ایک نو ماشہ، سب کو مٹی کے کورے برتن میں کاغذ بچھا کر بریاں کریں اور ریشہ خطمی و بنفشہ کے مطبوخ پر چھڑک کر پلائیں، یہ ترکیب بسا اوقات

سچ کو صرف ایک روز میں زائل کر دیتی ہے —— شیخ کے قول کے مطابق مذکورہ بالا دواؤں کے علاوہ کتیرا بریاں پانچ ماشہ یا زیادہ دہی کے ساتھ استعمال کرنا نہایت مفید ہے اور روغن گاؤ تازہ ایک تولہ، دم الاخوین ساڑھے ماشہ دونوں کو مخلوط کر کے عمل دینا بھی سود مند ہے —— اگر ورد سچ بریاں میں چربی بز ملا کر کھلانا اس سچ کے لئے سویدی کے مجربات سے ہے اور صاحب ترویج کے قول کے مطابق طلونیا پوئے دو ماشہ آب سرد کے ساتھ کھلانا سچ کی اس قسم میں نہایت نافع ہے۔

انتباہ —— جب سچ قرحہ بد منتج ہو تو اس کے ساتھ جب تک سچ باقی ہو اس کا علاج مذکورہ بالا تدابیر سے کرتے رہیں مگر جب سچ زائل ہو جائے اور صرف قرحہ باقی ہو اور مرض طول پکڑ لے، براز کے ساتھ صرف پیپ خارج ہو اور اس میں خون کا شائبہ نہ ہو تو اس کا علاج ان تدابیر سے کریں جو اسہال المدۃ کے علاج میں لکھی جا رہی ہیں۔

اسہال المدۃ (پیپ والے دست)

ہر اندرونی عضو مثلاً معدہ، جگر حتیٰ کہ مقعد کے دُبیلہ میں انفجار ہونے کی صورت میں ریم اسہال کے ساتھ خارج ہوتی ہے، اور عضو میں ورم کا مقدم ہونا دُبیلہ اور اسہال میں پیپ خارج ہونا اس کے پھٹنے (انفجار) کی دلیل ہے، ان کا اس کا علاج بھی لکھا جا چکا ہے —— گاہے اسہال کے ساتھ خارج ہونے والی ریم آنتوں سے آتی ہے، جس کا سبب سچ کا قرحہ کی شکل اختیار کر لینا یا اس میں پیپ پڑ جانا یا ورم امعاء کا پھٹنا ہوتا ہے، اور امعاء سے ریم آنے کی علامت یہ ہی کہ اس سے پہلے امعاء سچ یا ورم مقدم ہو گا —— قرحہ اکثر امعاء غلاظ میں پیدا ہوا کرتا ہے اور چونکہ امعاء غلاظ اپنے جرم کی غلظت کے باعث قرحہ کی تکلیف کو برداشت کر سکتے ہیں اس لئے ان کا قرحہ امعاء دقاق کے قرحہ کی بہ نسبت کم خطرناک ہوتا ہے بلکہ امعاء دقاق اپنے جرم کی کمزوری، حس کی زیادتی، اپنی شرافت اور اعضاء رئیسہ سے قرب کے باعث قرحہ کی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتے اور ان میں قرحہ پیدا ہونے سے پہلے ہی موت واقع ہو جاتی ہے —— پیپ اور بلغم کا فرق اور قرحے کے اقسام اور اس کے مقام کی تشخیص کا طریقہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔

اگر اسہال کے ساتھ خارج ہونے والی پیپ امعاء سے آ رہی

ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے ماءالعسل و ماءالسکر پلائیں اور اگر گرمی ہو تو ماءالشعیر پلائیں اور قرحہ کے صاف ہو جانے کے بعد وہ مدمل دوائیں کھلائیں جو نفث الدم کی بحث میں لکھی گئی ہیں۔ شیر آہنتاب پلانا بھی اندمال والتحام کے لئے مفید ہے یا کہربا، دم الاخوین، بسد سوختہ، طباشیر، نشاستہ بریاں ہر ایک بوزن مساوی سب کو سفوف کر کے اس میں سے پانچ ماشے لے کر ساڑھے تین ماشہ سفوف الیقین شامل کر کے کھلائیں۔ غذا میں خشخاش و جاورس وغیرہ کا حریرہ اور روغن سنگتاب و آہنتاب دیں۔ اسرائیلی کے قول کے مطابق پنیر کہنہ شستہ بریاں ساڑھے تین ماشہ، سوتے وقت دوغ گاؤ کے ساتھ استعمال کرانا اس باب میں نہایت سودمند ہے اور افیون بھی اس مرض میں مفید ہے۔

ابتداء میں اور صفائی اور جلا کے لئے ایسے ماءالعسل کا حقنہ استعمال کریں جس میں پانی کی مقدار کم ہو۔ بعد ازاں آب نمک سے غسل دیں اور اس تدبیر سے پیپ اور گندگی سے قرحہ کے پاک ہو جانے کے بعد آب بارتنگ و گل مختوم وغیرہ کے مانند مدمل اشیاء کا غسل دیں ——— اگر مذکورہ تدابیر سے قرحہ خشک نہ ہو مرض طویل ہو جائے اور قرحہ میں تآکل پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں حاد قسم کے حقنہ کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا، چنانچہ اس حالت میں اگر قرحہ گہرا نہ ہو تو قرص زرنیخ کے حقنہ سے کام لیں۔ قرحہ کے گہرا ہونے کی دلیل یہ ہے کہ مرض نہایت طویل ہوتا ہے اور اسہال کے ساتھ بہت دبیز چھلکے خارج ہوتے ہیں۔ تیز قسم کی دواؤں کا غسل دینے سے پہلے بہتر یہ ہے کہ ترش اشیاء کا حقنہ استعمال کیا جائے مگر جب مریض اس کو برداشت نہ کر سکتا ہو تو پہلے کسی مخدر چیز کا غسل دیں، اس کے بعد تیز حقنہ استعمال کریں۔

مذکورہ بالا تدابیر سے جب قرحہ رطوبتوں اور متعفن اجزاء سے پاک ہو جائے تو التحام کرنے والے قابض و مغری حقنے استعمال کریں، یا مرہم ابیض و مرہم شادنج کا شیاف استعمال کریں ——— باقی تدابیر حسب حاجت "سحج امعاء" کے اصول علاج اور معدہ کے دبیلہ و قرحہ کی بحث سے اخذ کریں۔

زحیر

زحیر یعنی پیچش کو علتہ اللجاجہ بھی کہتے ہیں ——— زحیر نام ہے معاء مستقیم کی ایسی غیر طبعی حرکت کا جو فضلہ دفع کرنے کے لئے اس میں عارض ہوا کرتی ہے، مگر اس سے آنتوں کی سطح کی رطوبت مخاطیہ کا کچھ حصہ دفع

ہوجاتا ہے یا اس حرکت کے ساتھ شدید درد ہوتا ہے ، لگا ہے اس سے آنتوں میں تناؤ پیدا ہوجانے کے باعث رگوں کے دبانے کشادہ ہوجاتے ہیں اور رطوبت مخاطیہ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا خالص خون بھی خارج ہوجاتا ہے —— شیخ نے لکھا ہے کہ معاء مستقیم سے جو اسہال آتا ہے اس کے ساتھ اگر درد ہو تو اسے زحیر کہتے ہیں اور یہ درد، تناؤ اور معاء مستقیم کی سطح چھل جانے سے پیدا ہوا کرتا ہے —— جرجانی نے لکھا ہے کہ اگر سحج درد کے ساتھ ہو تو اس کو زحیر کہتے ہیں، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زحیر سحج کی ایک قسم ہے ، حالانکہ یہ جمہور کی تصریحات کے خلاف ہے مگر بعض اکابر جرجانی کے اس قول کو درست اور ناقابل تردید سمجھتے ہیں —— کہتے ہیں کہ زحیر اس حالت کا نام ہے جس میں انسان اجابت کی ضرورت محسوس کرتا ہے اور اس کے لئے جاتا ہے تو لعاب دہن کے مانند مواد اور خراطے (چھلکے اور چیچھڑے) کے سوا اور کچھ خارج نہیں ہوتا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ زحیر کی دو قسمیں ہیں اول زحیر کاذب یا باطل ، دوم زحیر صادق یا حق —— زحیر کاذب کا سبب امعاء دقاق میں خشک ثفل کا احتباس ہوا کرتا ہے ، جس کے باعث ہر وقت براز کے دفع ہونے کی حاجت محسوس ہوتی رہتی ہے ، مگر یہ ثفل خشکی اور بعد مکان کے سبب سے خارج نہیں ہوتا اور اس کو خارج کرنے کے لئے امعاء میں جو حرکت پیدا ہوتی ہے اس سے امعاء کی لیسدار رطوبت اور تھوڑے امعاء کے چھلکے خارج ہوتے ہیں اور چونکہ اس ثفل سے پیدا شدہ غلیظ قسم کی ریاح امعاء کے جرم میں تناؤ پیدا کر دیتی ہے اسلئے شدید درد ہوتا ہے ، اور لگا ہے اس تناؤ سے امعاء کی رگوں کے دہانے کشادہ ہوجاتے یا امعاء کی سطح چھل جانے سے خون بھی خارج ہوتا ہے۔

زحیر صادق کا سبب یا معاء مستقیم پر حاد و لذاع صفراء کا انصباب ہوتا ہے یا بلغم شور کا ؛ چنانچہ یہ دونوں خلطیں اپنی لذع کے باعث دائمی طور پر دفع براز کی حاجت پیدا کر دیتی ہیں —— یا اس کا سبب معاء مستقیم کا ورم حار ہوتا ہے جس کی گرانی کو مریض ثفل کے احتباس کا تخیل کیا کرتا ہے اور اسے پیہم دفع براز کی حاجت محسوس ہوتی ہے —— یا اس کا سبب خارجی طور پر یا داخلی طور پر مقعد میں بہت زیادہ سردی لگ جانا ہوتا ہے ، مثلاً بہت سرد ہوا لگنے یا سرد زمین پر بیٹھنے یا بارد اشیاء بکثرت

تبادل کرنے اور مقعد میں لکاثف پیدا ہو جانے کے باعث اس میں تشنج اور معاء مستقیم میں تمدد عارض ہو جاتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ثقل رکا ہوا ہے، اور اسے دفع کرنے کے لئے بار بار اجابت کے لئے جانے پر مجبور ہوتا ہے — یا اس کا سبب مقعد اور معاء مستقیم کی وہ اذیت ہوتی ہے جو اسے سخت و درشت ثقل خارج ہونے یا کسی سخت چیز پر بہت دیر تک بیٹھنے، زمین پر سواری کرنے یا کسی پر بیٹھنے سے عارض ہوتی ہے اور اس اذیت کے باعث فضلات کا دفع ہونا دشوار ہو جاتا ہے — یا اس کا سبب خلط معدہ، معاء کی بات میں ترش اشیاء کا استعمال ہوتا ہے، کیونکہ اس صورت میں یہ چیزیں امعاء کی سطح میں سوزش پیدا کرتی ہیں، اور زحیر کا موجب ہوتی ہیں — بعض متاخرین نے ہوا کے تعفن یعنی وبا کو بھی زحیر کا سبب قرار دیا ہے۔

شیخ نے ورم حار، احتباس ریاح، عضلۂ مقعد کے استرخاء اور اس کے تمدد و کزاز، خلط غلیظ، اخلاط حادہ، ذوسنطاریا، لو تحبیر، بواسیر، شقاق مقعد اور قروح و ثآلیل، ان تمام امور کو زحیر کے اسباب میں داخل کیا ہے، اور لکھا ہے کہ زحیر کی ابتداء اکثر غلط مخاطی (لیسدار رطوبت) سے ہوتی ہے، بعد ازاں خلط مخاطی خراطی (لیسدار رطوبت جس میں چھلکے بھی شامل ہوتے ہیں) خارج ہوتی ہے، اور اس کے بعد خون کے قطرے آتے ہیں۔

زحیر اکثر ان لوگوں کو عارض ہوتی ہے جن کے بدن میں متعفن بلغم موجود ہو، کیونکہ عفونت کے سبب سے معاء مستقیم سے گزرتے وقت اس بلغم کا اثر اس میں باقی رہ جاتا ہے، اس کے بعد اس بلغم کا درجہ ہے جس میں موذی قسم کی ترجیت ہوتی ہے — گاہے مریض گمان کرتا ہے کہ اس کے مقعد میں نمک چھڑکا ہوا ہے، اس کا سبب بلغم کی بورقیت ہوتی ہے — زحیر اگر ذوسنطاریا کے بعد عارض ہوا ہو اور ذوسنطاریا سے نہ پیدا ہو تو بالعموم اسہال سے اس میں شفاء حاصل ہو جاتی ہے۔

گیلانی نے لکھا ہے کہ گاہے حرارت و یبوست بھی زحیر کا سبب ہوتی ہے، اور زحیر کا سبب تمام اوجاع کے اسباب کے مانند دو امر میں منحصر ہے یعنی سوء مزاج و تفرق اتصال، اور گاہے یہ دونوں سبب جمع ہو جاتے ہیں جیسا کہ ورموں میں ہوتا ہے۔

خجندی نے لکھا ہے کہ زحیر معاء مستقیم کی اس حرکت کا نام ہے جو

کسی موذی چیز کو دفع کرنے کے لئے اسہال پیدا ہوتا ہے، عام ازیں کہ یہ چیز اپنی کیفیت سے اذیت دے یا اپنی کمیت سے یا دونوں حیثیت سے۔

طریق تشخیص زحیر کے اقسام کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے زحیر کاذب و زحیر صادق میں فرق کریں ورنہ ان دونوں قسموں میں تمیز نہ کرنے اور جاہلوں کی طرح زحیر کاذب کو رطوبت، خراطہ اور خون خارج ہونے کے باعث اسہال سمجھ کر قابض دوائیں دیدینے سے بسا اوقات مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

زحیر کاذب و صادق میں امتیاز کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ تخم خیارشنبر یا تخم خرنوب یا تخم تربندی تین چار دانہ روغن گاؤ میں چرب کر کے مریض کو نگلنے کے لئے دیں اس کے بعد انتظار کریں کہ یہ تخم اسہال میں خارج ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر یہ تخم نہ نکلیں اور شکم ہی میں رکے رہیں تو سمجھنا چاہئے کہ زحیر کاذب ہے اور آنتوں میں ثفل کے بند ہونے کے باعث یہ تخم خارج نہ ہو سکے۔ بعض اطباء مذکورہ بالا تخموں کے بجائے اسپغول، تخم ریحان، کنوچہ، حلبہ، بزر ف وتودری وغیرہ دیتے ہیں، لیکن بعض اکابر اس پر اعتماد نہیں کرتے کیونکہ زحیر کاذب میں اگر سدہ ناقص ہو تو یہ بزور خارج ہو جاتے ہیں۔ مگر حق یہ ہے کہ اس صورت میں بھی یہ بزر یکبارگی خارج نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ان کا دفعات فوقتاً فوقتاً خارج ہونا سدہ ناقص و زحیر کاذب کی دلیل ہے۔ اور براز کے ساتھ مخلوط ہو کر یا تنہا تمام یکبار خارج ہو جانا زحیر صادق کی علامت ہے۔

بہرحال زحیر کاذب کی تشخیص ہو جانے کے بعد شکم کی گرانی، درد پشت، دائمی مروڑ، بھوک کی کمی اور بکریوں کی مینگنیوں کے مانند خشک براز آنے اور پیچش عارض ہونے سے پہلے قابض و یابس اشیاء استعمال کرنے کی بابت دریافت کریں، کیونکہ یہ امور پیچش کی اس قسم کے لوازم میں سے ہیں —— اور اگر مذکورہ بالا تخم و بزور براز کے ساتھ خارج ہو جائیں اور معلوم ہو کہ زحیر صادق ہے تو اس صورت میں مقعد کی سوزش کے متعلق دریافت کریں؛ اگر مریض اس کا اقرار کرے اور اسہال کے ساتھ خراطہ و خون کے ہمراہ صفراء خارج ہو، حرارت غالب ہو، تشنگی زیادہ ہو، نبض سریع و متواتر ہو، درد خلش والا ہو اور آب سرد سے راحت ملے تو یہ زحیر صفراوی ہوگی؛ اور اگر سوزش کے باوجود اسہال میں رطوبت مخاطیہ کے ساتھ بلغم خارج ہو، قراقر کی شکایت ہو، تشنگی کم ہو، نبض بطی اور غلیظ ہو اور چھلکے کے ساتھ خون کم آئے تو یہ زحیر بلغمی ہوگی؛ اور اگر ضربان، گرانی اور تناؤ، معاء مستقیم کی جگہ

محسوس ہو، نبض منشاری ہو، گا ہے فم معدہ پر دباؤ پڑنے سے بخار و غشی لاحق ہو جائے تو یہ زحیر و سراسمی ہوگی۔ اگر آب گرم استعمال کرنے اور گرم جگہ بیٹھنے سے راحت محسوس ہو اور زحیر عارض ہونے سے پہلے مقعد کو سردی لگ گئی ہو تو یہ زحیر باسابق ہوگی۔

اگر مذکورہ بالا علامتیں نہ پائی جائیں تو مریض سے کسی سخت چیز پر دیر تک بیٹھنے کی بابت سوال کریں۔ اگر اس کا اتفاق ہوا ہو تو زحیر ابتدائی ہوگی، ورنہ غلو معدہ میں کوئی ترش چیز تناول کرنے کے متعلق پوچھیں، اگر مریض اقرار کرے تو پیچش کا سبب یہی ہوگا —— اگر پیچش قروح، سنطاریا یا نواصیر یا بواسیر یا شقاق مقعد یا قرحہ و ثالیل کے تابع ہو تو یہ پیچش ان امراض کا عارض ہوگی۔ اور اگر زحیر خفقان اور متواتر غشی کے ساتھ ہو، تشنگی نہایت غالب ہو، منہ سے بدبو آئے، خارش و سوزش کے ساتھ تمام بدن پر چھوٹے چھوٹے دانے نکل پڑیں تو یہ زحیر وبائی ہوگی۔

اصول علاج

زحیر کا عام اصول علاج یہ ہے کہ یہ خواہ کسی قسم کی ہو، اس کو بند کرنے میں جلدی نہ کریں، البتہ جب اس کے سبب کی تحقیق ہو جائے اور اس کا ازالہ کر دیا جائے تو اسے بند کرنا روا ہوتا ہے۔ سبب کو زائل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر زحیر خلط حاد سے پیدا ہوئی ہو، تو اس کی حدت کو تسکین دینے کی کوشش کریں، اور اس کا سبب ورم ہو تو اسے تحلیل کریں اور احتباس براز ہو تو اس کا اسہال کرائیں۔ زحیر کی ہر قسم میں غذا کی تقلیل علاج کلی کی حیثیت رکھتی ہے، ورنہ گرم فضول اس کی اکثر قسموں میں نافع ہے۔ مشروبات کی بہ نسبت حقنہ و شیاف استعمال کرنا اس مرض میں زیادہ سود مند ہے۔ اور اس کے اکثر اقسام میں گل سرخ، گلاب، عصارہ لسان الحمل، کاسنی اور دوسرے بارد مفتحات و مبردات جگر کا استعمال واجب ہے اور بہدانہ، ریشہ خطمی، تخم کنوچہ، سپستان، خطمی وغیرہ کے مانند مغری و مزلق دوائیں دینا لازم ہے —— اگر بخار ہو تو اس کا ازالہ کریں اور اس کے لئے شربت بنفشہ و شربت نیلوفر اور دستہ، نقفہ منظور ہو تو شربت بزوری، اگر قبض کی حاجت ہو تو سیب، بہی، شربت انار، شربت حب الآس شربت خشخاش و شربت بزوری استعمال کرائیں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ برودت سے پیچش میں نقصان پہنچتا ہے اور لطیف تسخین اکثر مفید ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح تنہید سے اس مرض کے اکثر

اقسام میں نفع ہوتا ہے، اور تبرید ضرر پہنچاتی ہے، غلیظ اور لیسدار پیدا کرنے والی غذائیں بھی اس کی اکثر قسموں میں نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں ـــــ جب زحیر نہایت سخت ہو جائے اور کوئی ایسا مادہ موجود نہ ہو جو اس کے ساتھ خارج ہو یا اس کا سبب ورم صلب ہو، یا اس کا باعث برودت ہو، تو روغن گل، روغن آس، روغن بنفشہ، روغن بابونہ، ان روغنوں میں سے کسی روغن میں قدرے شراب نیم گرم ملا کر اس میں صوف تر کر کے مقعد، عانہ و خصیہ کی تکمید کرنا مفید ہے، مگر اس سے بھی سکون حاصل نہ ہو تو روغن کنجد نیم گرم کا عمل دیں اور چند ساعت اسے روکنے کو کہیں، یہ تدبیر زحیر کے لئے نہایت مفید ہے اور میرا تجربہ ہے کہ اس سے شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ (شیخ)

خطمی، بورق، شحم حنظل اور شکر سرخ کا شیاف استعمال کرنا زحیر کے لئے نہایت سودمند ہے اور بسا اوقات اس کو دوبارہ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح بلیلہ سیاہ، بادیان دونوں کو روغن بادام یا روغن گاؤ میں بریاں کر کے طباشیر کے ساتھ باریک کر لیں اور قند سفید ملا کر استعمال کرائیں، اگر مریض کا مزاج بارد ہو تو طباشیر کے بدلے زنجبیل بریاں داخل کریں اور اگر اس کا مزاج معتدل ہو تو طباشیر یا زنجبیل داخل نہ کریں بلکہ صرف بلیلہ و بادیان بدستور قند سفید شامل کر کے دیں۔ یہ تدبیر زحیر ورمی کے سوا زحیر کی تمام قسموں میں مجرب ہے۔ بوڑھوں کی پیچش میں جوارش سنگدان استعمال کرانا نہایت سودمند ثابت ہوتا ہے۔ (سرہندی)

بلیلہ زرد پانی کے ساتھ پتھر پر پیس کر شہد شامل کر کے پلانا پیچش و اسہال کے لئے اہل ہند کا معمول ہے۔ مردا سنگ چھ رتی، کافور چہار رتی دونوں کو روغن زیتی کے ساتھ گولی بنا کر کھلانے سے اسہال فوراً بند ہو جاتا ہے اور پیچش نافع ہو جاتی ہے، بچوں کو یہ دوا قلیل مقدار میں دیں ورنہ اس سے قولنج کا اندیشہ ہوتا ہے۔

علاج زحیر کاذب

کوئی قابض چیز ہرگز نہ دیں بلکہ رکے ہوئے ثفل کو خارج کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کے لئے مزلق و ملین دوائیں استعمال کرائیں، مثلاً ایک تولہ ریشہ خطمی کا لعاب پانی یا عرق عنب الثعلب میں نکال کر اس میں چھ تولہ مغز فلوس اور چار تولہ گلقند حل چھان کر چھ ماشہ روغن بادام ڈال کر پلائیں، یا اگر مناسب معلوم ہو تو اس میں چار تولہ ترنجبین بھی داخل کریں یا گلقند، ترنجبین و روغن بادام کے بدلے

شکر سرخ و روغن گاؤ داخل کریں ——— یا بنفشہ ڈیڑھ تولہ، گل سرخ ایک
تولہ، دونوں کو جوش دے کر اس میں گلقند چار تولہ، مغز خیار شنبر سات تولہ اور
ترنجبین تین تولہ حل چھان کر، شربت آلو مسہل چار تولہ و روغن گل یا روغن بادام
داخل کر کے پلائیں یا لعاب ریشہ خطمی چھ ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ پانی میں
نکال کر تخم ریحاں، تخم کنوچہ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ و روغن بادام شیریں چار
دس ماشہ داخل کر کے پلائیں، اگر اس سے دو روز میں فائدہ نہ ہو تو مذکورہ لعابوں
میں چار تولہ فلوس خیار شنبر حل کر کے بدستور روغن داخل کر کے پلائیں ———
مذکورہ دواؤں یا ان کے مانند دوسری دواؤں کا ملا کر حل دینا بھی نہایت
مناسب ہے۔

حسب ذیل مطبوخ بھی مسہل دم الق اور زحیر کاذب کا دافع ہے ———
بادیان نیم کوفتہ سات ماشہ، تخم خطمی، ریشہ خطمی، عنب الثعلب ہر ایک پانچ ماشہ،
سپستاں بیس دانہ، گاؤزبان، بنفشہ ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، مویز منقی دو
تولہ، سب کو پانی میں جوش دیں اور وہ چوتھائی رہ جائے تو صاف کر کے فلوس
خیار شنبر پانچ تولہ و گلقند تین تولہ حل چھان کر قدرے روغن بادام یا روغن گاؤ
داخل کر پلائیں، دوسرے روز ایک تولہ خیار تخم لعاب ریشہ خطمی کے ساتھ کھلائیں
اور یوم راحت کے بعد دوبارہ یہی مسہل پلائیں اس کے بعد جب سدہ رفع
ہو جائے تو بتدریج مغزی و قابض دوائیں یا مقویات معدہ استعمال کرائیں
——— یا لعاب ریشہ خطمی عرق عنب الثعلب و گلاب میں نکال گلقند داخل کر کے
پلائیں یا ریشہ خطمی، گل بنفشہ، مویز منقی، گل سرخ، عرق عنب الثعلب و گلاب
میں جوش دے کر شربت بزوری معتدل داخل کر کے دیں۔

اگر اجابت میں گرہ کے مانند گولیاں خارج ہوں تو ریشہ خطمی، تخم مرو
ہر ایک چار ماشہ، گل بنفشہ چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر صاف کر کے شیرہ
خیارین چھ ماشہ و شربت نیلوفر داخل کر کے کتیرا چھڑک کر پلائیں ——— اگر
بخار میں مسہل کے بعد مختلف قسم کی غذائیں تناول کرنے سے سدی
ہیجش عارض ہو جائے تو مفتحات استعمال کرائیں، مثلاً ریشہ خطمی، تخم مرو،
بنفشہ، بادیان کوفتہ، خیارین کوفتہ سب کا خیساندہ گلقند داخل کر کے دیں،
جب سدہ خارج ہو جائے اور بخار نہ رہے تو آلو بخارا، عرق بادیان میں مل کر
شیرہ خیارین، گلقند داخل کر کے پلائیں تاکہ بخار کی بقیہ حرارت زائل ہو جائے
اور دو تین روز کے بعد جب تک طبیعت میں تسکین پیدا ہو جائے، اگر حاجت

محسوس ہو تو خفیف سا مسہل دیں، مثلاً سنا مکی، گل بنفشہ، عنب الثعلب، شیرۂ بادیان و گلقند پلائیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ زحیر کاذب میں سدہ رفع کرنے کے بعد لعاب بہدانہ، ریشہ خطمی و روغن بادام پر اکتفاء کریں اور سفوف طین یا سفوف مقلیا ثا۔ گلاب کے ساتھ دیں، یا لعاب بہدانہ عرقیات میں نکال کر رب بہی یا رتنگ کے ساتھ پلائیں۔ اگر درد باقی ہو تو تخم خطمی، خبازی و گلقند، عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بنفشہ کے ساتھ دیں اور اگر سدہ باقی ہو تو ایک روز ناغہ مسہل دیدیں اور اس کے دوسرے روز لعاب بہدانہ و ریشہ خطمی، عرقیات میں نکال کر شربت بنفشہ و اسپغول مسلم داخل کر کے پلائیں۔

زحیر کاذب کے علاج کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہلکے حقنے اور لاذع کرنے والے شیاف استعمال کرائیں، مگر ہلکے حقنے کافی نہ ثابت ہوں تو ان کی نرمی و رطوبت کو باقی رکھتے ہوئے ان میں ایسے حاد اجزا کا اضافہ کریں جو خشک ثفل کو خارج کر سکتے ہوں ــــــ اگر مادہ میں غلظت ہو تو گاہے حب مقل یا صمغ بلطم دینے کی حاجت ہوتی ہے اور اگر حرارت ہو تو خیار شنبر و شربت بنفشہ وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ (شیخ)

جوارش شہریاراں، جوارش تمری و لعوق اجاص کے ساتھ سقمونیا دینے سے اگرچہ سدے زائل ہو جاتے ہیں، لیکن سقمونیا کی قوت و حدت سے بعض اوقات پیچش کے باعث ضعیف شدہ معدہ کو آفت پہنچتی ہے اس لئے یہ دوائیں اسی وقت استعمال کرائیں جبکہ شدید برودت ہو اور دوسری ملین ادویہ سے سدے نہ خارج ہوں۔ (شریف خاں)

زحیر صفراوی

اس کے علاج میں لعابوں اور بارد تبریدوں سے کام لیں مثلاً لعاب بہدانہ و ریشہ خطمی عرقیات میں نکال کر شربت بنفشہ و چہار تخم داخل کر کے پلائیں، گاہے شربت کے بدلے رب بہی شامل کرتے ہیں اور شیرۂ خرفہ کا اضافہ کرتے ہیں یا اس دوا کے ہمراہ سفوف طین یا سفوف سہ تخم، روغن گاؤ یا روغن بادام سے چرب کر کے بقدر نو ماشہ استعمال کرائیں ــــــ تخم ریحاں بریاں سفوف کر کے تین ماشہ سے چھ ماشہ تک صبح شام آب سرد کے ساتھ دینا زحیر و پیچش کے لئے معمول و مجرب ہے! اس میں صمغ عربی بریاں کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں، اور اگر اس کے ساتھ بدرقہ کے

طور پر لعاب اسپغول، لعاب ریشہ خطمی و لعاب بہدانہ پلائیں تو بہتر ہے اور اگر سفوف میں چوتھائی حصہ کو کنار شامل کریں تو یہ نہایت مؤثر ہو جاتا ہے۔ بارتنگ چار ماشہ، تخم ریحاں پانچ ماشہ، دانہ ہیل تین ماشہ، سب کو کوٹ کر دس تولہ گلاب میں پکا کر لعاب ریشہ خطمی، لعاب اسپغول ہر ایک چھ ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، روغن بادام سے چرب کیا ہوا جمار تخم چھ ماشہ، رب بہی شیریں دو تولہ داخل کر کے پلانا زحیر صفراوی کے لئے مجرب ہے، گاہے اس میں سے دانہ ہیل و جمار تخم خارج کر دیتے تھے یا سفوف مغلیہ تا بارہ نو ماشہ کے ہمراہ شیرہ زرشک، شیرہ کاسنی، شیرہ خیارین ہر ایک نو ماشہ، لعاب بہدانہ و لعاب ریشہ خطمی ہر ایک تین ماشہ، گلاب و عرق نیلوفر ہر ایک نو تولہ میں نکال کر سبوس اسپغول سات ماشہ داخل کر کے پلائیں اور غذا میں دہی کے ساتھ چاول دیں؛ اگر پیچش بہت زیادہ ہو اور حس اسہات غالب ہو تو گل ارمنی، سفیدہ، شادنج عدسی، سب کو باریک پیس کر، شیرہ برگ بارتنگ و شیرہ خرفہ میں ملا کر زردی بیضہ مرغ و قدرے سرکہ داخل کر کے حمل دینا مفید ثابت ہوتا ہے؛ سفیدی بیضہ مرغ میں روغن بادام یا روغن گل ملا کر ناف کے نیچے طلا کرنا بھی مفید ہے۔

اگر مذکورہ بالا تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو اس کا علاج سحج صفراوی کے مطابق کریں اور کتیرا تھوڑے پانی میں تر کر کے قدرے شکر ملا کر صبح و شام کھلائیں ——— پوست خشخاش، بزرالبنج، تخم خرفہ بریاں ہر ایک ایک حصہ، دستلی، گل ارمنی، حب الآس، سویق، عناب ہر ایک نصف حصہ، مر، صمغ عربی ہر ایک چار حصہ، سب کو باریک کر کے گلاب سے گولیاں بنا کر ساڑھے چار ماشہ کھلانا زحیر و اسہال کے لئے مجرب ہے؛ اگر پیچش کے ساتھ خون آتا ہو تو ان گولیوں کے نسخہ میں کہربا، بیخ انجبار ہر ایک نصف حصہ زیادہ کریں یا قرص طباشیر حابس تین ماشہ، خمیرہ صندل ترش نو ماشہ میں ملا کر شیرہ خیارین، شیرہ کاسنی و شیرہ مغز تخم کدو ہر ایک نو ماشہ کے ساتھ کھلائیں، علاوہ بریں سفوف ابن ماسویہ بھی اس باب میں مفید ہے اور شربت مرورڈ بلی زحیر صادق کے لئے اطباء ہند کی معمولات سے ہے۔

اگر پیچش گرمی کے ساتھ ہو تو اسپغول بریاں سات ماشہ، صمغ عربی، گل ارمنی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ و بزرالبنج ایک ماشہ استعمال کرانا سود مند ہے، اسی طرح گل ارمنی، تخم ریحان بریاں، اسپغول بریاں، تخم حماض،

ہر ایک سات ماشہ، گلنار، صمغ عربی، نشاستہ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، تخم ریحان و اسپغول کے سوا باقی اجزاء کو باریک کر کے دونوں کو اس میں شامل کر کے کھلانا بھی مفید ہے۔ مائیں، کات، افیون یعنی مساوی کوٹ کر بقدر فلفل گولیاں بنا کر آب برنج ساٹھی کے ساتھ استعمال کرانا اس باب میں اطباء ہند کی مجربات سے ہے۔

زحیر اگر مادہ لذاع غلیظ سے عارض ہو تو قدرے اسپغول روغن بنفشہ سے چرب کر کے استعمال کرائیں، مرغن شوربا پلائیں، اور اسفل بدن پر آب گرم سے نطول کرنے کے بعد روغن بنفشہ کی مالش کریں۔ اگر اس تدبیر سے صفراوی اسہال بند نہ ہو تو شربت حب الآس کے ساتھ سفوف الطین استعمال کرائیں کہ یہ اس باب میں نہایت سود مند ہے۔ (صاحب کامل)

حرارت یا اخلاط حارہ سے عارض ہونے والی زحیر میں پوست خشخاش، خطمی و زردورد کے مطبوخ سے نطول کرنا سود مند ہے اور درد کی شدت کے وقت فتیلوں، مرہم صندل اور لعاب کشنیز تر سے بنی ہوئی قیروطی سے فائدہ ہوتا ہے۔ (قرشی)

خلط صفراوی یا بلغم شور سے زحیر عارض ہو تو اس کا علاج اسہال اور سحج صفراوی و بلغمی کے مانند کرنا چاہئے مگر خیار فول اور حقنوں سے اس باب میں زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ سحج میں نفع بخشنے والی قابض دوائیں مثلاً قرص طباشیر، حماض و قرص گلنار کو شکر، شربت انجبار و آب بارتنگ میں ملا کر استعمال کرائیں یا شربت بہی خام یا شربت منتہ لین وغیرہ استعمال کرائیں اور زحیر کا فتیلہ روغن گل زرد میں چرب کر کے رکھیں، خطمی کے جوشاندے سے نطول کریں اور وہ قابض دغیرہ حقنے دیں جو اسہال و سحج کے علاج میں مذکور ہیں۔ (نفیس)

جالینوس نے لکھا ہے کہ چربی بط ڈیڑھ تولہ، مغز ساق گاؤ ڈیڑھ تولہ، روغن گل تین تولہ، سب کو پگھلا کر اس میں ڈیڑھ تولہ موم صاف داخل کریں اور اس کے پگھل جانے کے بعد آگ سے اتار کر پانچ ماشہ مردار سنگ کو ختہ پختہ ساڑھے تین ماشہ صمغ عربی اور پونے دو ماشہ زعفران داخل کر کے خوب مخلوط کریں اور مرہم کے مانند ہو جائے تو فتیلہ کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر سحج و زحیر امعاء مستقیم میں ہو تو خیاف لمبے بنائیں یا اس مرہم کو خیاف کے ساتھ استعمال کرنے کے بجائے حمول کریں یا روغن گل نیم گرم سے حقنہ کریں اور اگر اور ورم کے انتشار سے ہر وقت صدید جاری ہو جس کے باعث شیاف و حقنہ کا اثر نہ ہوگا

تو احتیاط کے ساتھ یہ معتری دو سکن دوا دے دیں ـــــــ اسبغول پانچ ماشہ، تخم بارتنگ سات ماشہ، دونوں کو پانی میں جوش دیں، اور یہ تخم پھول کر موٹے ہوجائیں تو ان میں حسب حاجت ڈیڑھ تولہ سے تین تولہ تک روغن گل اور بقدر دو جو افیون دانے کے خوب مخلوط کریں اور نیم گرم پلائیں ـــــــ اقاقیا دم الاخوین، گلنار، دقاق کندر ہر ایک ڈیڑھ تولہ، مر، حضض، انزروت، عصارہ لحیۃ التیس ہر ایک ایک ماشہ، زعفران ڈیڑھ ماشہ، افیون سوا دو ماشہ، سب کو باریک کرکے آب بارتنگ کے ساتھ شیاف بنا کر استعمال کرانا بھی اس باب میں بہ نہایت سود مند ہے۔ (طبری)

زحیر بلغمی وریحی

اگر وہ پیچش کا سبب بلغم شور ہو تو اس کا علاج زحیر صفراوی کے مانند کریں کیونکہ صفراء و بلغم شور دونوں کا فعل ایک ہوتا ہے، اگر اس کا سبب بلغم لزج ہو تو ان تدابیر سے کام لیں جو سحج بلغمی کے علاج میں لکھی گئی ہیں یا سفوف یہودی ایک ماشہ شیرہ بادیان نو ماشہ، شیرۂ تخم خواہ تین ماشہ و شیرۂ الائچی کلاں چار ماشہ کے ساتھ دیں یا سفوف مقلیاثا، بادیان، پودینہ ہر ایک نو ماشہ، زیرہ سفید، انیسون ہر ایک چار ماشہ، لعاب حلبہ و لعاب تخم کتان ہر ایک تین ماشہ۔ استعمال کرائیں یا تودری کنوچہ، حرف ہر ایک تین ماشہ، سب کو گلاب، عرق کیوڑہ و عرق بادیان ہر ایک پانچ تولہ میں داخل کرکے تین تولہ قند سفید سے شیریں کرکے پلائیں کہ اس سے بسا اوقات صرف ایک ہی روز میں پیچش رفع ہوجاتی ہے۔

ہلیلہ سیاہ، زیرہ سفید، بادیان و کشنیز سب کو بریاں کرکے کوٹ چھان کر شکر سفید ملا کر کھلانا نہایت مفید ہے۔ اگر قبض زیادہ مطلوب ہو تو اس میں بیل گری، سعد، گل دھاوا کے ... کا اضافہ کریں ـــــــ بادیان، زیرہ سفید دونوں کو جوش دے کر شہد یا گلقند ملا کر پلانا زحیر بلغمی کے لئے مجرب ہے، اگر ہے اس کے ساتھ تخم ریحان بھی دیتے ہیں، اگر اس پیچش کے ساتھ معدہ میں درد بھی ہو تو ریشہ خطمی، پودینہ خشک ہر ایک چار ماشہ، عود ایک ماشہ، الائچی خرد تین ماشہ، سب کو جوش دے کر صاف کرکے چار ماشہ چار تخم داخل کرکے پلانا سود مند ہے کیونکہ یہ نسخہ قابض بھی ہے اور مفتح و مقوی امعاء بھی ـــــــ غذاء میں مرغ، تیتر اور بچھوں کا پلاؤ کھلائیں، یا ان کے شوربے میں روٹی چور کرکے دیں۔

بارتنگ، دانہ ہیل کوٹ کر گلاب میں بھگا کر شیرہ، تخم حماض و شیرہ زیرہ سفید

داخل کرکے صبح کو پلانا اور شام کے وقت ریشہ خطمی و تخم مرو جوش دے کر صاف کرکے چہارم روغن بادام داخل کرکے دینا زحیر بلغمی کے لئے بغایت مفید ہے۔ اسی طرح صرف سفید، اسپغول، ابہل ہر ایک بریاں دو ماشہ، افیون ساڑھے دس ماشہ، اسپغول کے سوا باقی اجزاء کو باریک کرکے اسپغول ملا کر اس میں سے ایک ماشہ دینا مجرب ہے، اگر قبض منظور نہ ہو تو افیون نہ داخل کریں، باقی اجزاء دو ماشہ لیں اور اسپغول کے بدلے نانخواہ داخل کرکے کوٹ چھان کر کھلائیں ـــــ ہلیلہ سیاہ، زنجبیل، بادیان ہر ایک بوزن مساوی نصف حصہ روغن میں بریاں کریں اور نصف حصہ خام رہنے دیں اور سب کو کوٹ چھان کر بقدر حاجت استعمال کرائیں، یہ ترکیب بھی مجربات سے ہے، اور لگا ہے تمام اجزاء کو بریاں کر لیتے ہیں اور ہموزن شکر ملا کر کھلاتے ہیں، اگر قبض مطلوب ہو تو ہلیلہ کے بدلے اس نسخہ میں کو کنار بریاں شامل کریں۔

اگر اس پیچش کے ساتھ شدید سرفہ ہو، اور بھوک بند ہو، تو شیرہ دانہ ہیل عرقیات میں نکال کر اس کے ہمراہ ایک رتی برشثا کھلائیں اور نزلہ بند استعمال کریں ـــــ اگر پیچش کی شدت سے **خروج مقعد** عارض ہو جائے۔ تو پوست انار اور رُبِ مازج پانی میں جوش دے کر اس کے پانی سے آبدست کریں اور اس کا ثفل پیس کر مقعد پر ضماد کریں، اور اگر خون زیادہ آرہا ہو تو اس میں لعاب ریشہ خطمی زیادہ کریں یا چہار تخم عرقیات میں جوش دے کر روغن بادام داخل کرکے پلائیں ـــــ سفوف بزور، سفوف ہلیلہ، سفوف مقلیاثا، جوارش مقلیاثا، سفوف مرو ربہلی، دوا ربنگ، سفوف مویا، سفوف رال، یہ تمام دوائیں اس باب میں مفید و معمول ہیں۔

افیون اور چونہ بوزن مساوی لے کر موٹھ یا مسور کے برابر گولیاں بنا کر ایک ایک گولی صبح و شام کھلانا اسہال مفرط و زحیر صادق خونی کے لئے نافع ہے ـــــ مازو چار حصہ، افیون دو حصہ، نانخواہ ایک حصہ، سب کی گولیاں نخود یا مونگ کے برابر بنا کر ایک گولی صبح کو کھلانا زحیر و پیچش کے لئے فائدہ مند ہے، اسی طرح بیل گری ایک تولہ، پوست کڑا دو تولہ، بادیان ایک تولہ، ہلیلہ بھی سب کے ہموزن، اسپغول ڈیڑھ تولہ، قند سفید تین تولہ، ہلیلہ کو روغن گاؤ میں بریاں کرکے اسپغول کے سوا تمام اجزاء کو کوٹ چھان کر اسپغول شامل کرکے اس میں سے سات ماشہ سے ایک تولہ تک کھلانا اس باب میں سود مند ہے، زیرہ سفید دہی کے ساتھ کھانا بھی پیچش کے لئے مفید ہے۔

اگر ہچکی کا سبب متعفن خلط ہو تو اس کا علاج آب زیتون نمکین سے کر کے حقنہ سے کریں، کیونکہ اس سے متشرب خلط امعاء سے دھل کر خارج ہو جاتی ہے یا آب برگ چقندر سے حقنہ کریں جس میں تھوڑے بنفشہ و تربد بھی داخل ہو بعد ازاں درد کو تسکین دینے والے شیافات استعمال کریں، گاہے زحیر بلغمی میں حب منتن کھلانے کی ضرورت ہوتی ہے ــــ مادہ اگر صفراوی ہو تو بنفشہ و قند سے نمک کا شیاف مفید ہوتا ہے اور بلغمی ہو تو عسل خیار شنبر معقود قدرے بورق و تربد ملا کر شیاف کریں مگر اس کی جرأت نہ ہو تو مرخی مخدر و مسکن اشیاء کا شیاف و نطول استعمال کریں۔ (شیخ)

اگر ہچکی کا سبب امعاء کی طرف لزج رطوبتوں کا انحدار ہو تو مریض کو سرد اشیاء بالکل نہ دیں اور سفوف مقلیا تا استعمال کرائیں کہ یہ ہچکی میں نہایت مفید ہے، اور یہ شیاف رکھیں ــــ مر، کندر ہر ایک ایک حصہ، زعفران افیون ہر ایک نصف حصہ، سب کو باریک کر کے پانی کے ساتھ شیاف بنا کر استعمال کریں ــــ اگر ہچکی اسہال کے ساتھ ہو تو مغز گردگان بریاں، ابہل، پوست انار ترش، سنبل الطیب، قرنفل، سعد، کندر، لادن، خرفہ، رامک، گل سرخ ہر ایک سات ماشہ، عود، سک، مصطگی، قصب الذریرہ، قاقلہ، بسباسہ، انیسون، تخم کرفس، شراب میں تر و خشک کیا ہوا زیرہ، شراب میں سرد کیا ہوا مازو سے بریاں، ریوند چینی، ثمر طرفا ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، انار دانہ بھونے دو تولہ، سب کو باریک کر کے بقدر حاجت آب گرم کے ساتھ پلائیں، بارد غذاؤں سے پرہیز کرائیں اور غذا میں چوزہ مرغ کا نخود آب یا چرطے روغن زیتون میں بریاں کر کے یا چاول روغن زیتون میں پکا کر اس پر قدرے حب الرشاد چھڑک کر کھلائیں اور غذا میں تقلیل برتیں کہ یہ اس باب میں نہایت ضروری ہے۔ (مجوسی)

اگر ہچکی کے ساتھ موذی قسم کی ریاح و قراقر ہو تو بزر البنج سفید، بادیان، تخم شبت ہر ایک ڈیڑھ تولہ، نانخواہ افیون ہر ایک سات ماشہ، تخم کرفس تین تولہ سب کو کوٹ چھان کر ساڑھے چار ماشہ کھلائیں، بخار نہ ہونے کی صورت میں ہچکی اور ریاح کی اذیت دفع کرنے کے لئے یہ معجون بھی مفید ہے ــــ جند بیدستر، افیون، اسارون، میعہ سائلہ، بزر البنج سفید، کندر بوزن مساوی لے کر کوٹ چھان کر شہد میں معجون بنا کر سات ماشہ استعمال کرائیں۔ (مسیحی)

انیسون، فلفل، اسپغول، منقی ہر ایک سات ماشہ، زیرہ کرمانی، تخم گندنا

تخم شبت، تخم خشخاش، انیسون، تخم کرفس، برگ تنب ہر ایک نو ماشہ، افیون سات ڈی دس ماشہ، جرف و اسپغول کے سوا تمام اجزاء کو کوٹ چھان کر یہ دونوں دوائیں شامل کر کے اس میں سے نصف ماشہ کھلانا اور حضض، زعفران، دم الاخوین ہر ایک ایک حصہ، کندر وس، افیون ہر ایک نصف حصہ، سب کو کوٹ چھان کر زردی بیضہ مرغ میں شیاف بنا کر استعمال کرنا اس باب میں مجرب ہے۔

(صاحب حاوی کبیر)

زحیر ورمی

اگر پیچش کا سبب ورم حار ہو تو مادہ کو کم اور بند کرنے کے لئے اگر ممکن ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں ورنہ کمر کے نیچے سنگیں لگوائیں۔ خون کا جوش کم کرنے والی دوائیں استعمال کرائیں۔ اور سرکہ و روغن گل میں کپڑا تر کر کے موضع ورم پر رکھیں، صندلین، آب کاسنی و آب عنب الثعلب میں گھس کر طلاء کرنا ابتداء میں نافع ہے اور حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ یا روغن گل، زردی بیضہ مرغ دونوں کو خوب مخلوط کر کے قدرے مردہ سنگ ملا کر مقعد پر طلاء کریں یا اس کا شیاف بنا کر استعمال کریں، عدس مقشر، گل سرخ، اسپغول روغن گل، آب عنب الثعلب یا آب خطمی میں ملا کر اس میں دوائیں داخل کر کے ضماد کرنا بھی نافع ہے۔ اور خطمی، تخم کتان، تخم خبازی، چربی بط، چربی ماکیاں، مغز ساق گاؤ و شکر سرخ کا شیاف بنا کر استعمال کرنا بھی مفید ہے ــــــ دو تین روز غذا نہ دیں اور اس کے بعد آش جو پلائیں۔

جب مادہ کا انصباب بند ہو جائے تو ورم کے نضج و تحلیل اور درد کی تسکین کے لئے ملطف و ملین دواؤں مثلاً خطمی، خبازی، حلبہ، تخم کتان، بنفشہ، اکلیل، بابونہ و برگ کرنب کے جوشاندہ سے شکم اور مقعد پر نطول و آبزن کریں اور ان دواؤں کا شیاف بھی استعمال کریں اور موضع ورم کے دور ہونے کے باعث اگر شیاف وہاں تک نہ پہنچ سکے تو ان دواؤں کا حقنہ استعمال کریں ــــــ نضج کے بعد مادہ کا تنقیہ مسہل بارد و حقنہ سے کریں ــــــ باقی تدابیر ورم معدہ اور قولنج ورمی کے علاج سے اخذ کریں۔

اگر مبرز کا درد اور اس کی سوزش اس کے بعد بھی باقی ہو تو برگ خطمی، برگ گلاب، تخم خطمی ہر ایک تین ماشہ، سب کو پیس کر زردی بیضہ مرغ ایک عدد، مرداسنگ مغسول چار ماشہ و روغن گل ڈیڑھ تولہ کے ساتھ ضماد کریں۔

اگر مادہ تحلیل نہ ہو اور مجتمع ہو جائے تو منفجر ضماد استعمال کریں۔ مثلاً بنفشہ، خطمی، خبیث، اکلیل، بابونہ و حلبہ وغیرہ پانی میں اس قدر پکا کر کر خمیرہ کے مانند

ہو جائے روغن گل و زردی بیضہ مرغ ملا کر مقعد اور اس کے اردگرد و نیم گرم باندھیں اور جب تک کامل نضج حاصل نہ ہو اسے بار بار استعمال کرتے رہیں، نضج کے بعد اگر ورم خود بخود پھٹ جائے تو بہتر ورنہ مفجر شیاف استعمال کریں اور شگاف ہو جانے کے بعد ان تدابیر پر کاربند ہوں جو اسہال المعاء کی بحث میں زخم کے تنقیہ اور زخم کے اندمال کے لئے بتائی گئی ہیں ——— اگر زحیر کا سبب ورم بارد ہو جو شاذ و نادر ہوتا ہے تو اس کا علاج ان تدابیر سے کریں جو ورم بلغمی کے لئے لکھی جائیں گی ——— اور اگر ورم میں صلابت پیدا ہو جائے تو حلبہ، تخم کتان، انجیر و سبوس گندم کے مطبوخ سے حقنہ کریں۔

زحیر بارد

روغن گل، زردی بیضہ مرغ و روغن بابونہ نیم گرم مقعد پر ملیں، گرم اینٹ پر بٹھائیں اور آب گرم سے تکمید کریں؛ بابونہ، خطمی، شبت، بزر کتان، عنب الثعلب، اکلیل ہر ایک تین تولہ سب کو جوش دے کر اس میں بٹھانا اور ثفل مقعد پر باندھنا مفید ہے ——— پیاز دشتی اندر سے قدرے خالی کر کے اس میں ایک تولہ زردچوب باریک کر کے بھر دیں اور تین ماشہ زفت رومی سوراخ کے منہ پر رکھ کر کوئلوں کی آگ پر بریاں کر لیں، بعد ازاں اس کے تین چار چھلکے دور کریں اور روغن قسط سے چرب کر کے شیاف بنا کر ایک گھڑی رکھیں، یہ تدبیر اس زحیر کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے جو امعاء کو سردی لگ جانے سے عارض ہو۔

انطاکی کے قول کے مطابق اس کا علاج وہی ہے جو اسہال معدی رطوبی کا؛ سویدی نے لکھا ہے کہ مرکی کھلانا، کندر خرنوب ضماد؛ استعمال کرانا اور روغن حلبہ کا محلّل ضماد، ان میں سے ہر تدبیر زحیر بارد کے لئے سود مند ہے ——— شیخ نے لکھا ہے کہ زحیر بارد کا علاج یہ ہے کہ گرم کپڑے یا سبوس گندم سے مقعد، عانہ و حالبین کی تکمید کریں یا اسفنج و آب گرم سے یا خشک اسفنج گرم کر کے تکمید کریں، گرم روغنوں کی قیروطی ملیں اور مریض کو گرم جگہ بیٹھنے کو کہیں۔

زحیر کے دوسرے اقسام

زحیر ایذائی کا علاج یہ ہے کہ ارخاء اور ڈھیلا پن پیدا کرنے کے لئے موم، روغن شبت، روغن بابونہ و مقل کی قیروطی مرتب کر کے استعمال کریں یا زردی بیضہ، روغن گل و مقل نیم گرم مقعد پر رکھیں، صوف شراب کہنہ میں تر کر کے اس سے تکمید کریں، اور اگر ان تدابیر سے کلی صحت نہ ہو تو مزلق بغذی

دوائیں استعمال کرائیں۔

اگر ہیجش غلو معدہ میں ترش اشیاء تناول کرنے کا نتیجہ ہو تو قند کا شربت پلائیں اور زردی بیضہ نیم برشت، صمغ عربی و گل ارمنی چھڑک کر کھلائیں اور غذا میں خیر برنج دیں۔

اگر ہیجش قساوح و تاکل وغیرہ کے تابع ہو تو قبض ہونے کی صورت میں معتدل قسم کی مزلق اشیاء سے تلئین کریں اور زیادہ تیز، ثقیل و ترش غذا نہ کھلائیں ——— تاکل امعاء اور قروح کے لئے مناسب شئے استعمال کریں اور تنقیہ کی حاجت محسوس ہو تو ماءالعسل میں قدرے نمک ملا کر حقنہ کریں یا شہد و بورق کا شافہ بنا کر رکھیں اور تنقیہ کی حاجت محسوس ہو تو ماءالعسل میں قدرے نمک ملا کر حقنہ کریں یا شہد و بورق کا شافہ بنا کر رکھیں۔ بعد ازاں تقریح کا علاج کریں ——— اگر ہیجش بواسیر، ناسور و شقاق مقعد کے تابع ہو تو سبب کو زائل کریں اور اس کی تدابیر ان امراض کی بحث سے اخذ کریں۔

اگر ہیجش کا سبب وباء (ہوا کا تعفن) ہو، تو کہتے ہیں کہ باسلیق کی فصد مناسب ہوتی ہے اور تخم فرنجمشک و تخم شربتی، عرق کیوڑہ و عرق بید مشک ہر ایک سات تولہ میں داخل کرکے دو تولہ شربت سیب ملا کر پلانا فوق الحد نفع بخشتا ہے، یا تخم ریحان یا بالنگو تاشہ، نو تولہ گلاب میں ڈال کر دو تولہ شربت انار یا شربت لیموں کاغذی حل کرکے پلائیں؛ غذا میں دہی کے ساتھ مونگ کا پلاؤ دیں، ہوا تبدیل کرائیں ورنہ کم سے کم اس کی تعدیل کریں اور قابض تریاق خلا تریاق طین کھلائیں۔

سرد پانی سر پر ڈالنا اور دیر تک اس میں بٹھانا یا دوغ گاؤ میں بٹھانا اور اس سے باہر نکلنے کے بعد بدن خشک کرکے صندل سفید و گل ارمنی، عرق بید مشک و عرق کیوڑہ میں گھس کر اس میں باریک کپڑا تر کرکے شکم و سینہ پر رکھنا اور اسے خشک نہ ہونے دینا زحیر وبائی کے لئے نہایت مفید ہے ——— محمد ذکریا نے لکھا ہے کہ کھرنی کہنہ آب یخ میں ملا کر تین تولہ پلانا دوسری دواؤں سے مستغنی کر دیتا ہے، تخم شربتی ایک تولہ، ایک پیالی دوغ گاؤ میں ڈال کر چمچے سے ہلا کر اس میں عرق کیوڑہ سات تولہ، شربت سیب دو تولہ و شربت انار چار تولہ داخل کرکے صبح شام پلانا بھی نہایت سود مند ہے۔ بغذا میں چاول، دہی کے ساتھ یا سرکہ قطر میں بنے ہوئے آملہ کے اچار کے ساتھ کھلائیں، یا مونگ کا پاپڑ مربائے تر بندی و کروندہ کے ساتھ دیں اور پانی کے

بدلے چھاچھ پلائیں۔
اگر اس کے ساتھ تیز بخار ہو، بھوک بند ہو چکی ہو اور سیاہی مائل خون قدرے متعفن بلغم کے ساتھ بکثرت خارج ہو تو جدوار خطائی ڈیڑھ ماشہ، زہر مہرہ دو ماشہ، دونوں کو عرق بہار میں کھرل کر دو تولہ شربت سیب اور ایک عدد ورق طلا ملا کر چٹائیں اور اس اوپر شیرۂ زرشک سات ماشہ، شیرۂ مغز تخم خربوزہ نو ماشہ، عرق بید مشک، عرق کیوڑہ ہر ایک سات تولہ و عرق بہار نارنج پانچ تولہ میں نکال کر شربت یاقوت و شربت کیوڑہ ہر ایک دو دو تولہ داخل کر کے نو ماشہ تخم شربتی چھڑک کر پلائیں اور آب سیب، آب بہی، آب کرک ہر ایک دو تولہ، گل ارمنی، گل مختوم، گل نیشاپوری ہر ایک تین ماشہ، عطر گلاب چار ماشہ، سب کا لخلخہ مرتب کر کے سونگھائیں؛ غذا میں چوزہ مرغ و مونگ کا پلاؤ گائے کے دہی و مربا سیب شانہ کے ساتھ دیں اور مریض کو خوش ہوا باغ میں رکھیں، شکم پر ہر وقت برف کا ٹکڑا رکھتے رہیں — دوسرے روز اگر خفقان کا غلبہ ہو تو طباشیر، لاجورد مغسول ہر ایک دو ماشہ، جواہر مہرہ ایک ماشہ، سب کو دو عدد مربا آملہ میں ملا کر ورق طلا لپیٹ کر کھلائیں، اور اس کے ساتھ شربت یاقوت شربت سیب ہر ایک ڈیڑھ تولہ، عرق بید مشک و عرق کیوڑہ ہر ایک پانچ تولہ میں حل کر کے نو ماشہ تخم فرنجمشک چھڑک کر پلائیں؛ لخلخہ بدستور استعمال کراتے رہیں، مگر غذا میں قلیہ زردی کا اضافہ کریں اور دونوں وقت یہی غذا دیں!

تیسرے روز بھی اسی تدبیر پر عمل کریں اور قدرے اختلاج قلب باقی ہو تو جواہر مہرہ ایک ماشہ، مربا آملہ میں ملا کر ورق طلا لپیٹ کر کھلائیں، اور اس کے اوپر شربت تمبول و شربت گاؤزبان ہر ایک دو تولہ، عرق شیر علوی خاں میں حل کر کے سات ماشہ تخم فرنجمشک چھڑک کر پلائیں۔

اگر وبا کے زمانہ میں غذا کی خرابی سے پیچش ہو جائے تو مصطگی، دانہ ہیل، پوست بیرون پستہ ہر ایک ایک ماشہ، سب کو باریک کر کے انوشدارو لولوی نو ماشہ میں ملا کر ورق طلا لپیٹ کر کھلائیں اور عرق کیوڑہ نو تولہ، قرص سیب و شربت بہی ہر ایک دو تولہ میں تخم شربتی و تخم کنوچہ چار چار ماشہ داخل کر کے پلائیں، اور اگر تشنگی غالب ہو تو برف چوسنے کو دیں۔

زحیر اطفال

بچوں کو پیچش اکثر برودت کے سبب سے عارض ہوا کرتی ہے مگر گاہے صفراء سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ اسہال میں ہوتا ہے — اگر پیچش کا سبب برودت ہو تو حرف اور زیرہ

بوزن مساوی کوٹ چھان کر روغن گاؤ سے خوب چرب کرکے آب سرد کے ساتھ کھلانا شیخ کے قول کے مطابق مفید ہے۔ بعض اطباء نے لکھا ہے کہ حرف نصف ماشہ اور زیرہ کرمانی ڈیڑھ ماشہ کوٹ چھان کر روغن گاؤ میں چرب کرکے بقدر حاجت شیر مادر کے ساتھ دینا سودمند ہے۔

سنگ پلیتا جو ایک نرم و سرخی مائل پتھر ہے بقدر دو ماشہ لے کر دہی کے ساتھ استعمال کرانا اطباء ہند کے قول کے مطابق بچوں کی پیچش اور خونی اسہال کے لئے عجیب الاثر ہے۔ اسی طرح پوست کالا کھڑا ایک دو ماشہ باریک کرکے دہی کے ساتھ دینا بھی مفید بتاتے ہیں اور حب ذیل حب کہربا اس باب میں مؤلف کی مجرب ہے —— کہربا، صمغ عربی بریاں ہر ایک سات ماشہ، گلنار تین ماشہ، چاکسو بریاں چھ ماشہ، حضض نو ماشہ، بسد سوختہ، تر بچھور ہر ایک دو ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر بقدر نخود گولیاں بنالیں اور دو دو گولی صبح شام استعمال کرائیں۔ کہتے ہیں کہ خاکستر گزیا خاکستر پشک کو سفید یا چادر میں پوٹلی میں باندھ کر گرم کرکے تکمید کرنا بچوں کے زحیر بارد کے لئے بغایت سودمند ہے۔

اگر زحیر کا سبب حرارت ہو تو تبرید بارد استعمال کرائیں، اگر اجابت بفراغت نہ ہوتی ہو تو تلیین کریں اور جب تک یہ معلوم ہو جائے کہ زحیر صادق ہے یا کاذب، اسے بند کرنے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ مناسب لعابوں کے ساتھ گلقند، بچہ اور اس کی ماں کو کھلانا ازلاق و تغریہ کے لئے نہایت مفید ہے —— تخم ریحاں، اسپغول ہر ایک چار ماشہ قدرے روغن زرد سے چرب کرکے بریاں کرکے سرخ کر لیں اور اسے دو حصہ کرکے قدرے شربت قند کے ساتھ صبح و شام استعمال کرائیں۔ یہ تدابیر بچوں کی برائی پیچش اور خونی اسہال کے لئے مجرب ہے —— باقی تدابیر حسب حاجت مذکورہ بالا اقسام زحیر کے مباحث سے اخذ کریں۔

مغص
(مروڑ)

مغص یعنی درد امعاء ایک معوی مرض ہے جس کے ساتھ ایسا درد ہوتا ہے جو قولنج کی حد کو نہیں پہنچتا اور یہ درد اکثر امعاء دقاق میں ہوا کرتا ہے اس مرض کو ہندی میں مروڑ کہتے ہیں —— گاہے یہ درد اسہال کے ساتھ ہوتا ہے اور گاہے بغیر اسہال کے، اور اس درد کا سبب یا غلیظ

ریاح ہوتی ہے جو آنتوں میں بند ہو کر تناؤ پیدا کر دیتی ہے جس سے درد ہوتا ہے یا اس کا سبب تیز اور لذاع صفراوی فضلات ہوتے ہیں جو امعاء پر گر کر اپنی کیفیت لذاع سے درد پیدا کرتے ہیں، یا اس کا باعث سادہ حرارت ہوتی ہے یا اس کا سبب بورق اور شور بلغم ہوتا ہے، یا خلط بلغمی خام، جو اپنی غلظت ولزوجت کے باعث امعاء میں چپک جاتی ہے، یا اس کا سبب خلط سوداوی ہوتی ہے، یا ثفل یابس، یا ورم، یا قرحہ، یا دیدان، یا اس کا سبب مسہل دواؤں کا استعمال ہوتا ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ شدید قسم کا مغص اور بالخصوص جس کے ساتھ اسہال ہو، وہ قولنج کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کا علاج بھی قولنج کے مطابق کرنا چاہیے، مگر صفراوی مغص کا حکم علیحدہ ہے اور اس کا علاج قولنج کے مطابق کرنا نہایت خطرناک ہوتا ہے ——— اس مرض میں چونکہ راستہ کامل طور پر بند نہیں ہوتا اسلئے اس میں ثفل وغیرہ کے خارج ہونے میں چنداں دشواری نہیں ہوتی، اس کے برخلاف قولنج میں چونکہ راستہ بند ہوتا ہے اس لئے اُن چیزوں کا خروج دشوار ہو جاتا ہے، جس کا خارج ہونا ضروری ہے، علاوہ بریں مغص اور قولنج میں یہ بھی فرق ہے کہ مغص وہ درد ہے جس کے ساتھ سوزش ہوتی ہے، اور گرانی نہیں ہوتی، اور قولنج میں درد کے ساتھ سخت گرانی محسوس ہوتی ہے، نیز مغص قولنج وزحیر کی بہ نسبت خفیف ہوتا ہے۔

طریق تشخیص سب سے پہلے تشنگی اور شکم کی گرانی و سوزش کی بابت دریافت کریں، اگر مریض تشنگی و سوزش کا اقرار اور گرانی سے انکار کرے، اور مرض عارض ہونے سے پہلے اس نے تیز دوائیں یا تیز غذائیں تناول کی ہوں، تو یہ مغص حار سادہ ہوگا۔ اگر پیاس اور سوزش کے ساتھ قدرے گرانی کا بھی اقرار کرے، اس کے ساتھ بے چینی ہو، مقعد میں سوزش اور براز کا رنگ زرد ہو، اور مرض عارض ہونے سے پہلے مریض نے گرم چیزیں مثلاً شہد، لہسن، مرچ وغیرہ زیادہ کھایا ہو تو یہ مغص صفراوی ہوگا۔ اگر تشنگی، سوزش اور گرانی سے انکار کرے، اور شکم میں نفخ، قراقر اور تناؤ ہو، ریاح خارج ہونے سے درد میں سکون ہو جائے، اور مریض نے یہ مرض پیدا ہونے سے پہلے کثیر الرطوبت یا خام فواکہ اور بقول تناول کی ہوں، تو یہ مغص ریحی

ہوگا ـــــ اگر مریض صرف گرانی کا اقرار کرے، آب دہن بکثرت خارج ہو اور گاڑھے براز میں لیسدار بلغم آئے، تو یہ مغص بلغمی ہوگا؛ اگر گرانی اور درد کے ایک جگہ قائم رہنے کے ساتھ سوداء کے آثار پائے جائیں تو یہ مغص سوداوی ہوگا ـــــ اگر مریض نے مغص عارض ہونے سے پہلے مسہل دواء استعمال کی ہو تو اس کا سبب وہی دواء ہوگی۔ اور اگر احتباس ثفل یا ورم امعاء یا قرحہ یا دیدان کی علامتیں موجود ہوں تو مغص کا سبب یہی اسباب ہوں گے۔

قولنج، خراش، اور پیچش میں مروڑ یا مغص ہونا لازم ہے، چنانچہ اگر یہ ان امراض کا علاج کریں۔ اگر مروڑ خشک ثفل یا ورم امعاء کے باعث ہو تو اس کا علاج قولنج ثفلی و ورمی کے مطابق کریں اور مغص ثفلی میں اگر ثفل، اوپر کی آنتوں میں رکا ہوا ہو، تو حب ایارج، حب بنفشہ یا جوارش تمری کے مانند مسہل دواء کھلائیں، اور اگر ثفل نیچے کی آنتوں میں ہو تو مناسب حقنہ استعمال کریں ـــــ اگر مروڑ کا سبب قرحہ ہو تو ان تدابیر سے کام لیں جو سحج و قروح امعاء کے علاج میں لکھی گئی ہیں اور اگر اس کا سبب کرم شکم ہوں تو وہ تدابیر اختیار کریں جو دیدان کی بحث میں بیان کی جائیں گی ـــــ ان اسباب کے علاوہ دوسرے اسباب سے پیدا ہونے والے مغص کا علاج ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

مغص ریحی

شیرہ بادیان، شیرۂ زیرہ سیاہ، شیرۂ تخم کشوث، عرقیات میں نکال کر اس میں گلقند ملا چھان کر پلائیں اور دوسرے کاسر ریاح بذور مثلاً تخم کرفس، انیسون، نانخواہ، فودنہ، حب بلسان، تخم سداب، حب الغار اور وج، خود، زرادند، اور قنطوریون مفرداً و مرکباً استعمال کرائیں ـــــ گلقند کے ساتھ مصطگی استعمال کرانا بھی مفید ہے اور جوارش کمونی، معجون فلاسفہ اور آب بادیان دینا بھی سودمند ہے، یا مشک چار رتی، گلقند میں ملا کر شیرہ بادیان و شیرہ زیرہ کے ساتھ کھلائیں؛ غذاء میں نخود آب دیں؛ شکم پر روغن بابونہ کی مالش کریں، اور باجرے اور نمک سے تکمید کریں ـــــ نان ماش قدرے میں پھل الٰہی ہینگ شامل کر ایک طرف سے پکا کر نیم جانب روغن کنجد سے چپڑ کر شکم پر باندھنا مروڑ کی اکثر قسموں کے لئے مجرب ہے، اسی طرح تخم ترب سات ماشہ باریک کوٹ کر قدرے شہد ملا کر کھلانا مروڑ کے اکثر اقسام کے لئے سودمند

اگر تنقیہ کی حاجت ہو تو نضج کے بعد گرم مسہل سے تنقیہ اور ریاح خارج کرنے کے لئے حب سکبینج و جوارش شہر یاراں دیں، اور تنقیہ کے بعد تعدیل کے لئے معجون حب الغار و جوارش کمونی کبیر کھلا کر اس کے اوپر شیرۂ بادیان نو ماشہ، شیرۂ بادیان خطائی چار ماشہ، شیرۂ بادیان رومی پانچ ماشہ، گلاب، عرق پودینہ، عرق بیل، عرق نانخواہ ہر ایک پانچ تولہ میں نکال کر پلائیں؛ غذا میں پرندوں کے شوربے کے ساتھ بن چھنے آٹے کی روٹی دیں، اور پانی کے بجائے عرق بادیان اور اس کے ... العسل پر اکتفاء کریں۔

اگر ریاح پیدا ہونے کا سبب **معدہ کی کمزوری** ہو، تو معجون کمونی اور معجون حب الغار استعمال کرائیں اور آب سرد اور مولد ریاح اشیاء سے پرہیز کرائیں؛ غذا میں مرغ کا شوربا گرم مصالح کے ساتھ دیں؛ حسب ذیل روغن بڑوں اور بچوں کے مروڑ میں اخراج ریاح کے لئے نہایت مفید و مؤثر ہے —— خردل سفید، جوز الطیب سوختہ، برگ سرو خشک، نانخواہ سوختہ، برگ سداب، تخم بلیون، ابہل، انجدان سوختہ، مازریون، یہ تمام دوائیں یا ان میں سے جو میسر آسکیں بوزن مساوی لے کر نیم کوب کر کے پانی میں جوش دیں اور چوتھائی حصہ رہ جائے تو صاف کر کے ہم وزن روغن کنجد ملا کر دوبارہ جوش دیں اور پانی بالکل جل جائے تو اتار کر رکھ لیں، اس روغن میں سے قاعدے شکم اور مقعد پر ملنا اس قدر ریاح خارج کرتا ہے کہ اس کا ضبط کرنا دشوار ہوتا ہے —— قرص کندر مغص ریحی کے لئے نہایت مفید ہے اور معجون ایسون مغص بارد، قولنج اور ہر قسم کے درد شکم کے لئے مجربات سے ہے، اسی طرح معجون پودینہ بھی آنتوں کے ریاحی درد اور نرمی طبع کے ساتھ سوء ہضم کیلئے نفع کلی رکھتا ہے —— آرد جو، زیرہ اور تخم بید انجیر ضماد کرنا، یا زنجبیل اور شحم حنظل شہد کے ساتھ ضماد کرنا دفع ریاح کے لئے **انطاکی** کا مجرب ہے۔

مغص ریحی مزمن میں سب سے پہلے مولد ریاح اشیاء سے پرہیز کرنا، غذا میں تقلیل برتنا، کھانے کے اوپر پانی کم پینا اور زیادہ حرکت نہ کرنا ضروری ہے، بعد ازاں اس کا علاج حقنہ یا شربات سے کریں، حقنہ میں مرغ کی چربی، روغن گل اور موم استعمال کرنا مفید ہے اور حسب ذیل حقنہ بھی مفید ہے —— بسفائج، قنطوریون، زیرہ، شبت، سداب خشک، حلبہ، تخم کرفس تمام اجزاء بوزن مساوی لے کر پانی میں خوب جوش دیں پھر اس میں سے ڈیڑھ پاؤ لیکر سکبینج و مقل ہر ایک پونے دو ماشہ یا کم و بیش حل کر کے روغن ناردین یا روغن سداب تین تولہ

اور شہد تین تولہ داخل کر کے حل دیں —— اگر مغص ناف کے اوپر ہو تو جوارش شہر یاران، جوارش تمری، جوارش سفرجلی اور ایارج ماء الزرد کے ساتھ استعمال کریں بعد ازاں تریاق وغیرہ استعمال کرائیں۔ حب الغار، سداب، نانخواہ ہر ایک پودینے دو ماشہ، قند سفید ڈیڑھ تولہ، سب کو سفوف کر کے کھلانا بھی مفید ہے —— حب البان و حب بلسان ہر ایک ساڑھے تین ماشہ آب گرم کے ساتھ صبح و شام کھلانا مغص ریحی و بلغمی دونوں کے لئے نافع ہے۔ اسی طرح بندق یعنی بیلا مع پوست درخت کی جگہ ضماد کرنا مغص ریحی و بلغمی دونوں کے لئے مفید ہے اور حب الغار کوٹ کر شراب یا آب سداب ملا کر ناف پر ضماد کرنا اور اسے رات بھر رہنے دینا بغایت سود مند ہے اور شبت، سداب و مرزنجوش سے خشک تکمید کرنا بھی نہایت مفید پڑتا ہے۔ (شیخ)

مغص صفراوی

ان تدابیر سے کام لیں جو زحیر صفراوی کے علاج میں لکھی گئی ہیں اور بارد قسم کے لعابی تبرید بریاں کے بغیر استعمال کرائیں، مثلاً اسپغول، تخم ریحان و بارتنگ روغن گل میں چرب کر کے گلاب کے ساتھ دیں، یا لعاب بہدانہ و لعاب ریشہ خطمی پانی میں نکال کر ساڑھے چار ماشہ روغن بادام شامل کر کے پلائیں یا مغز تخم خیارین و مغز تخم کدو شکر کے ساتھ دیں —— ہر لعابی مخلل مثلاً تخم مرو، شربت ورد کے ساتھ دینا مفید ہے اسی طرح اسپغول ساڑھے دس ماشہ، نو تولہ گلاب اور سات تولہ آب انار ترش میں ملا کر نو ماشہ روغن گل اور تین تولہ قند سفید داخل کر کے پلانا نہایت سود مند ہے، شربت دینار اور شربت ورد مکرر پلانا اور حنا روغن گل میں ملا کر ضماد کرنا بھی مفید ہے، تخم کاہو مقشر، تخم خرفہ، افیون یعنی ساودی کوٹ چھان کر لعاب اسپغول سے بڑی بڑی گولیاں بنا کر بقدر حاجت استعمال کرانا مغص اور قولنج صفراوی کی تسکین کے لئے معمول ہے۔

اگر مروڑ کے ساتھ طبیعت نرم ہو تو ریشہ خطمی پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شیرۂ خیارین و شربت انار داخل کر کے پلائیں اور غذا میں کھچڑی دیں، بعد ازاں شیرۂ تخم کاسنی چھ ماشہ، شیرہ بادیان، لعاب ریشہ خطمی ہر ایک چار ماشہ، چار تولہ گلاب اور ایک تولہ قند داخل کر کے پلائیں۔ اس کے بعد بارتنگ و عناب، بیل ہر ایک چار ماشہ کوٹ کر پانی میں جوش دے کر شیرہ تخم خرفہ چھ ماشہ، لعاب ریشہ خطمی چار ماشہ و شربت انار دو تولہ داخل کر کے تخم ریحان چار ماشہ و صمغ عربی سودہ دو ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

اگر مغص کہنہ ہو اور اس کے ساتھ درد معدہ و قے کی شکایت ہو اور پسینہ بکثرت آئے تو لعاب ریشہ خطمی و شربت انار، تخم ریحاں چھڑک کر پلائیں، بعد ازاں اس میں شیرہ خرفہ چار ماشہ اور گلاب چار تولہ زیادہ کر دیں —— اگر مذکورہ تدابیر کافی نہ ثابت ہوں تو صفراء کے تنقیہ کے لئے خیار شنبر اور شیر خشت وغیرہ آب کاسنی یا عنب الثعلب میں حل کر کے پلائیں یا یہ مطبوخ مسہل دیں جو مغص صفراوی اور قولنج کے لئے انطاکی کے مجربات سے ہے —— سنا مکی، انیسون، تربد سفید ہر ایک تین تولہ، گل سرخ، گل بنفشہ، سپستاں، جو مقشر ہر ایک دو تولہ، سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں اور چوتھائی رہ جائے تو صاف کر کے اس میں تخم مرو، تخم حلبہ، اسپغول ہر ایک ڈیڑھ تولہ، سب کا لعاب نکال کر مغز فلوس تین تولہ و شکر بقدر ضرورت حل چھان کر روغن بادام شیریں داخل کر کے پلائیں۔

مغص حار سادہ

اگر مغص صرف حرارت سادہ سے ہو تو تبدیل مزاج کے لئے مبرد و مطفی دوائیں استعمال کرائیں، آب خیار و لعاب اسپغول سات ماشہ، گلاب و روغن گل وغیرہ میں مخلوط کر کے دیں، صرف آب انار دس تولہ، تین تولہ شکر سفید کے ساتھ دینا یا لعاب بہدانہ و لعاب اسپغول تین تولہ، برف میں سرد کر کے پلانا بھی مفید ہے، اسی طرح دس تولہ شیرہ تخم خرفہ پوست دو ماشہ، لعاب شیرہ و قند سفید یا شربت انار کے ساتھ دینا بھی سودمند ہے، غذا میں شیرہ مغز بادام کے ساتھ ماش کا مزورہ پکا کر دیں یا ترش غذائیں مثلاً زرشکیہ اور رمانیہ وغیرہ کھلائیں۔

مغص بلغمی

اگر یہ بلغم شور سے عارض ہو تو اس کا علاج اس بلغم سے پیدا ہونے والی زحیر کے مطابق کریں، اس خلط کا تنقیہ کریں اور ناف کے گرد روغن گل ملیں —— اگر یہ مغص بخار، نزلہ اور نفخ کے ساتھ ہو تو ریشہ خطمی، زیرہ سفید، تخم خیارین کوفتہ، سب کو جوش دے کر شربت بنفشہ داخل کر کے اسپغول چھڑک کر پلائیں یا ریشہ خطمی چار ماشہ و بہدانہ تین ماشہ جوش دے کر شیرہ خیارین چار ماشہ، شیرہ زیرہ سفید تین ماشہ و چہار تخم نو ماشہ داخل کر کے پلائیں اور اگر اس کے ساتھ طبیعت نرم ہو تو بارتنگ، سو وانہ زیل گوشت کر جوش دے کر لعاب ریشہ خطمی، شیرہ زیرہ سفید شربت انار ترش میں تخم ریحاں داخل کر کے پلائیں، بعد ازاں اس میں شیرہ حب الآس اور شیرہ زیرہ کرمانی زیادہ کریں۔

اگر مغص بلغم خام لزج سے پیدا ہو تو گرم مسہل و حبوب مسہلہ سے تنقیہ کریں، اور خلط بالائی آنتوں میں ہو تو مطبوخ خیت و شہد وغیرہ سے قے بھی کرائیں اور نیچے کی آنتوں میں ہو تو حقنہ استعمال کرائیں؛ اور تنقیہ کے بعد گرم جوارشیں مثلاً جوارش کمونی، جوارش فلافلی، جوارش مصطگی مرکب وغیرہ؛ عرق نانخواہ و عرق قرنفل کے ساتھ استعمال کریں، حب نارمشک بھی اس باب میں مجرب ہے اور حب ذیل جو مغص بلغمی و ریحی دونوں میں مفید ہیں —

نانخواہ ساڑھے تین ماشہ، حب بلسان ساڑھے دس ماشہ، دونوں کو کوٹ چھان کر گولیاں بنا کر پونے دو ماشہ صبح اور اسی قدر شام کو آب گرم یا عرق بادیان گرم کے ساتھ کھلائیں؛ علاوہ بریں ماء العسل پلائیں اور بارد رطب اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

جند بیدستر چار یا پانچ رتی شہد میں ملا کر چٹانا، وج استعمال کرانا، بھارنگ کرفس پلانا، عود البخور کھلانا، یہ تمام دوائیں مغص بارد میں سودمند اور مجرب ہیں؛ نانخواہ یا مر شہد کے ساتھ یا مامیران یا ایرسا آب بادیان کے ساتھ دینا یا سداب خشک اور شبت خشک باریک کر کے شہد میں ملا کر چٹانا یا تخم کشوث شراب کہنہ کے ساتھ دینا۔ یا آب فوتنج یا آب شبت تنہا یا مطبوخ سداب کے ساتھ پلانا، یہ تمام دوائیں اس باب میں مفید ہیں؛ آرد جو اندرین خوب پکا کر یا فوتنج بار یک کر کے اسبوس گندم تنہا پکا کر یا شراب میں ملا کر یا آرد جو حلبہ کے ساتھ پکا کر یا جند بیدستر روغن زیتون کہنہ میں ملا کر ضماد کرنا بھی سودمند ہے اور لوف کو خوب پکا کر صاف کر کے روغن زیتون مخلوط کر کے عمل دینا یا شبت و سداب کا مطبوخ سے حقنہ کرنا یا انجیر شراب میں بھگو کر اس کا عمل دینا یا روغن حلبہ کا حقنہ استعمال کرنا یا زیرہ و نطرون آب طبیخ سداب میں ملا کر عمل دینا بھی سودمند ہے اور جلد میں بریان سے تکمید کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

مغص سوداوی

خلط سوداوی اگر امعاء علیا میں ہو تو قے سے اور امعاء سفلی میں ہو تو حقنوں سے تنقیہ کریں؛ بعد ازاں ان تدابیر سے کام لیں جو "مغص صفراوی" کے علاج میں لکھی گئی ہیں اور "درد معدہ کے درد سوداوی" کی بحث میں بیان کی گئی ہیں۔

مغص بہ سبب مسہل

مسہل دواء کی امداد کے لئے آب گرم اور گلاب نیم گرم ایک ایک گھونٹ کر کے پلائیں، ایک تولہ مصطگی پاؤ سیر گلاب میں جوش دیکر، ضعف رہ جانے تو تین تولہ قند سے شیریں کر کے پلانا بھی مفید ہے۔ مگر اس تدبیر سے مسہل بوداء خارج نہ ہو اور معدہ و

امعاء میں شدید درد ہو تو قے کرائیں اور اس کے بعد حقنہ استعمال کریں ___ اگر اسہال آنے کے باوجود دوا کی حدت کے سبب سے درد باقی ہو تو لعاب اسپغول، ریشہ خطمی ولعاب بہدانہ تنہا یا روغن بادام یا روغن گل کے ساتھ پلائیں یا سفوف مقلیاثا بارد یا سفوف طین گلاب کے ساتھ دیں۔ یا لعاب بہدانہ ولعاب ریشہ خطمی ہر ایک تین ماشہ، گلاب وعرق بید مشک ہر ایک سات تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ چار تولہ داخل کرکے تخم ریحان و اسپغول ہر ایک سات ماشہ، روغن گل میں چرب کرکے اس کے ہمراہ پلائیں اور روغن گل ناف کے نیچے اور مقعد پر ملیں۔

مغص اطفال

بچوں کی آنتوں میں درد اور ناف میں مروڑ عارض ہوتا ہے، تو وہ بہت زیادہ روتے ہیں اور اپنے جسم کو اینٹھتے رہتے ہیں۔ اور یہ حالت زیادہ تر شیرخوار بچوں میں پیدا ہوتی ہے جس کا سبب ضعف معدہ اور زیادہ دودھ پلانا ہوتا ہے یا اس کا سبب دودھ کی نفاخیت ہوتی ہے جس سے ریاح کی کثرت تولید کے باعث آنتوں کی فضا میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

بہر حال بچوں کے مروڑ کا علاج یہ ہے کہ خثی گاؤ تازہ نیم گرم سے تکمید کریں یا پشک گوسفند باریک کرکے کپڑے میں باندھ کر اس سے تکمید کریں اور بادیان کوٹ چھان کر انہ وج ترکی گھس کر دودھ میں ملا کر پلائیں یا انیسون و مصطگی اسی طرح استعمال کریں۔ کہتے ہیں کہ نانخواہ باریک کرکے سفیدی بیضہ مرغ میں ملا کر شکم پر طلا کرنا مفید ہے۔ اسی طرح عنبر اشہب گلاب یا روغن گل یا روغن زیتون میں حل کرکے شکم پر ملنے اور قدرے عنبر تنہا کھلانے سے فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ بعض ریاحی کے علاج میں جس روغن کا تذکرہ ہے وہ ریاح خارج کرنے کے لیے بغایت مفید ہے۔ مصطگی وقند یا قدرے حلتیت شیر مادر میں حل کرکے پلانا بھی سود مند ہے ___ اگر مروڑ قبض کے ساتھ ہو اور مذکورہ بالا تدابیر کارگر نہ ہو تو ان شیافوں میں سے جو قبض شکم کی بحث میں لکھے جائیں گے کوئی مناسب شیاف استعمال کریں۔ اگر درد بہت زیادہ ہو تو قدرے افیون روغن میں حل کرکے مقعد میں ملیں۔

گاہے بچوں میں مروڑ کا سبب حرارت کی زیادتی یا ایسی ریاح ہوتی ہے، جو گرم مادہ سے پیدا ہو اور مذکورہ بالا دوائیں ایسی صورت میں فائدہ نہیں کرتیں، چنانچہ ایسی حالت میں آب سرد میں کپڑا تر کرکے شکم پر رکھیں یا گلاب میں صندل

ملیں کر طلا کریں اور اسپغول روغن گل سے چرب کر کے آب سرد کے ساتھ کھلائیں، علاوہ بریں بچہ اور اس کو دودھ پلانے والی کی حرارت زائل کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کریں اور اگر مروڑ کے ساتھ اجابت میں آنو ہو تو ان تدابیر سے کام لیں جو اسہال کے باب میں مذکور ہیں۔

نفخ وقراقر

نفخ یعنی پیٹ کا پھول جانا اور قراقر یعنی آنتوں کے جوف میں ریاح کی حرکت سے آواز پیدا ہونا یہ دونوں حالتیں کثرت ریاح کا نتیجہ ہوتی ہیں اور ریاح کی کثرت کا سبب سوء ہضم ہوا کرتا ہے اور سوء ہضم کے اسباب دو قسم کے ہوتے ہیں ـــــ اولؔ وہ اسباب جن کا تعلق غذا سے ہوتا ہے مثلاً نفاخ غذائیں تناول کرنا، یا کثیر المقدار یا ردی کیفیت والی ثقیل غذا استعمال کرنا ـــــ دومؔ وہ اسباب جن کا تعلق اعضاء سے ہوتا ہے اور اس قسم کا ضعف ہضم اکثر برودت وضعف سے پیدا ہوتا ہے یا قوت ساقط ہو جانے سے، جیسا کہ سل کے آخر میں ہوتا ہے۔

نفخ وقراقر کے ساتھ اکثر طبیعت نرم ہوتی ہے اور حاجت براز زیادہ محسوس ہوتی ہے ـــــ اوپر کی آنتوں کے قراقر کی آواز زیادہ تیز ہوتی ہے اور امعاء سفلی کی آواز ثقیل ہوتی ہے، اگر ریاح کے ساتھ رطوبت بھی شامل ہو تو آواز میں اس کا اثر بھی ہوتا ہے ـــــ گاہے قراقر بحران اسہالی کی علامت ہوتا ہے اور گاہے قراقر طحال کی مشارکت سے پیدا ہوتا ہے، مراق کے مریض سدہ کے باعث اکثر قراقر میں مبتلا ہوتے ہیں اور گاہے یہ مرض جگر اور معدہ کے ضعف سے بھی ہوتا ہے ـــــ ارادہ کے بغیر ریاح خارج ہونے کا سبب گاہے معاء مستقیم کا استرخاء ہوتا ہے اور گاہے معاء صائم کا استرخاء، اور ان دونوں میں فرق مقعد کی حس میں کمی یا معاء مستقیم کے استرخاء کی صورت میں اس کے خروج سے کیا جا سکتا ہے۔

طریق تشخیص

نفخ وقراقر کے اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مریض سے غذاء کے اقسام اور اس کی مقدار کے متعلق دریافت کریں، چنانچہ اس نے نفاخ، باردی کیفیت والی دیر ہضم غذا کھائی ہو تو یہ نفخ وقراقر غذائی ہوگا اور اگر غذاء میں کیفیت وکمیت کے لحاظ سے کوئی خرابی نہ ہو تو یہ نفخ وقراقر اعضائی ہوگا، اور اس کے ساتھ اگر دوسرے اعضاء

صحیح سالم ہوں تو نفخ و قراقر کا سبب امعاء کی برودت اور کمزوری ہوگی اور اگر قوت ساقط ہو۔ تو اس کا سبب یہی ہوگا، اور طحال یا جگر یا معدہ میں کوئی خلل ہو ہو تو اس کا سبب یہی خلل ہوگا اور اگر نفخ و قراقر بحران کے روز عارض ہو تو اس کا سبب بحران ہوگا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ نفخ و قراقر کے غذائی ہونے کی حالت میں اغذار کی اصلاح و تقلیل کریں، اور گلقند و گلاب اور شیرۂ بادیان وغیرہ تخم کشوث پلائیں یا زیرہ، بادیان و نانخواہ کا مطبوخ گلقند کے ساتھ دیں ـــــ اگر اس کا سبب ضعف امعاء ہو تو اس صورت میں بھی غذا کی تقلیل کریں، اور آنتوں کی تقویت و تسخین کے لئے جوارش کمونی وغیرہ کھلائیں اور معدہ کے نفخ و قراقر کے علاج میں جو تدابیر لکھی گئی ہیں حسب ضرورت ان سے کام لیں ـــــ اگر نفخ و قراقر طحال یا مراق یا جگر یا معدہ کی مشارکت سے ہو تو ان اعضاء کا علاج کریں ـــــ نفخ و قراقر بحرانی، زوال بحران کے ساتھ خود بخود زائل ہو جاتا ہے، اور اگر یہ قوت نڈھال ہو جانے سے لاحق ہو، تو یہ لاعلاج ہوتا ہے۔

بعض اطباء نے لکھا ہے کہ آنتوں میں نفخ و قراقر کبھی معدہ و امعاء کی زیادتی حرارت سے بھی عارض ہوتا ہے، چنانچہ اس صورت میں برودت کی طرف مائل دواؤں سے علاج کریں اور لطیف و سریع الہضم غذائیں کھلائیں۔

قولنج

قولنج اس شدید درد کو کہتے ہیں جو قولون نامی آنت میں عارض ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے براز بند ہو جاتا ہے ـــــ قولنج کی دو قسمیں ہیں، (۱) حقیقی (۲) مجازی ـــــ قولنج حقیقی اُسے کہتے ہیں جس کا سبب پیچھے کی آنتوں بالخصوص قولون میں ہو، اسی بنا پر اس درد کو قولنج کہتے ہیں بلکہ کہا جاتا ہے کہ قولنج قولون رنج کا مخفف ہے جس کے معنی مرض قولون ہوئے ـــــ بہرحال قولنج، قولون کے تناؤ والے درد کو کہتے ہیں جو اس میں ہوا کی مخالفت اور پیچ زیادہ بڑھ جانے کے باعث پیدا ہوتا ہے، اگر قولنج باریک آنتوں میں ہو تو یونانی زبان میں اس کا مخصوص نام ایلاؤس ہے، لیکن بعض مواقع پر تشنج، بگم و درد امعاء میں مشابہت کی بناء پر مجازاً ایلاؤس کو بھی قولنج کہتے ہیں۔

قولنج حقیقی کے اسباب کی دو قسمیں ہیں

قولنج حقیقی کے اسباب کی دو قسمیں ہیں اوّل وہ جس کے اسباب خاص قولون میں پیدا ہوتے ہیں، اور اس کو قولنج ذاتی بھی کہتے ہیں، دوم وہ قسم جس کے اسباب خاص قولون میں نہیں پیدا ہوتے۔

قولنج حقیقی کے اسباب کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) سوءِ مزاج سادہ حار یا بارد یا یابس، چنانچہ آنتوں کے سوءِ مزاج حار سے چونکہ ثفل میں خشکی پیدا ہوجاتی ہے اور غذا رشدت کے ساتھ جگر کی طرف دفع ہوتی ہے اس لئے قولنج عارض ہوجاتا ہے، اور سوءِ مزاج بارد سے ثفل کے منجمد ہوجانے یا اس سے امعاء کو اذیت پہنچنے کے باعث قولنج لاحق ہوتا ہے، گاہے برودت اس حیثیت سے قولنج کا سبب بنتی ہے کہ اس سے شکم عضلات میں سمٹے پڑجاتے ہیں اور حرارت جوف کی طرف منتقل ہوکر ثفل کو خشک کردیتی ہے، گاہے برودت اس لحاظ سے قولنج پیدا کرتی ہے کہ پہلے اس سے مقعد کے عضلات شدید سردی سے بھچتے ہیں جس کے باعث مقعد کا ثفل اوپر کی طرف دفع ہوجاتا ہے — اور سوءِ مزاج یابس سے اس لئے قولنج پیدا ہوتا ہے کہ ثفل پھسلانے والی چیز کی عدم موجودگی اور خشک ہوجانے کے باعث دفع نہیں ہوتا اور قولون میں رُک جاتا ہے — سوءِ مزاج رطب ذاتی طور قولنج کا سبب نہیں ہوتا۔

(۲) سوءِ مزاج مادی — جس کا مادہ یا حار ہوتا ہے جو لذعہ سوزش اور تفرق اتصال پیدا کرتا ہے اور مغص کی حد سے گزر کر قولنج کا باعث بنتا ہے، یا سوءِ مزاج بارد مادی جو سوءِ مزاج مختلف بارد کے باعث درد پیدا کردیتا ہے یا ثفل کی راہ میں تفرق اتصال پیدا کردیتا ہے — گاہے قولنج پیدا کرنے والا مادہ سوداء ہوتا ہے ورنہ اکثر بلغم ہوا کرتا ہے۔

(۳) قولنج کا خاص سبب سدّہ ہے جو براز، اخلاط اور ریاح کو نفوذ نہیں کرنے دیتا اور ان کو دفع ہونے سے روک رہتا ہے جس کے باعث درد اور سخت قسم کا تناؤ پیدا ہوجاتا ہے، اگر یہ سدہ ورمی نہ ہو تو اکثر اعور کے امتلاء کے بعد پیدا ہوتا ہے، اور اس کے بعد قولون میں پہنچ جاتا ہے — ایسے سدّہ کے اسباب کی چھ قسمیں ہیں: اوّل یہ کہ یہ سدہ ورم امعاء کے سبب سے ہو اور یہ ورم اکثر حار، دموی یا صفراوی ہوا کرتا ہے مگر گاہے بلغمی یا سلعہ صفراوی بھی ہوتا ہے، چنانچہ اس ورم کے باعث مجریٰ تنگ ہوکر مادہ و ریاح کے خارج ہونے میں مانع ہوتا ہے جس سے قولنج پیدا ہوجاتا ہے اور

اس کو قولنج سوداوی کہتے ہیں ـــــ دوم یہ کہ سدہ لیسدار بلغمی خلط سے پیدا ہو جو آنتوں کی غذا کو پکڑ کر کے اُسے بند کر دیتی ہے ، قولنج کی یہ قسم بہت زیادہ پیدا ہوا کرتی ہے ، اور بخارات آجانے سے اس میں فائدہ ہوتا ہے ، اس کو قولنج بلغمی کہتے ہیں ـــــ سوم یہ کہ سدہ غلیظ ریاح سے پیدا ہو جو آنتوں کے جوف میں بند ہو ، اور اس کو قولنج ریحی کہتے ہیں ـــــ چہارم یہ کہ سدہ آنتوں کے پیچ سے پیدا ہو ، اور آنتوں میں پیچ لگا ہے ریاح سے پیدا ہوتا ہے جس سے آنتوں میں گرہ پڑ جاتی ہے ، لگا ہے امعاء کو پشت سے مربوط کرنے والے کسی رباط کے ٹوٹ جانے سے اس میں پیچ پڑ جاتا ہے ، لگا ہے صفاق کے پھٹ جانے اور فتق پیدا ہو جانے سے آنت اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے ، اسی کو قولنج التوائی و قولنج فتقی کہتے ہیں ـــــ پنجم یہ کہ کرم شکم کی کثرت اور ان کے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لپٹ کر مجریٰ میں رک جانے کے باعث ثفل و فضلہ خارج نہیں ہو سکتا اور قولنج عارض ہو جاتا ہے جس کو قولنج دودی کہتے ہیں ـــــ ششم یہ کہ ثفل اپنی یبوست کے باعث مینگنیوں کی طرح بن کر آنتوں میں رک جاتا ہے اور مجریٰ بند ہو جاتا ہے ، اس کو قولنج ثفلی کہتے ہیں ۔

(۴-۵) قولنج حقیقی کی دوسری قسم کے اسباب یعنی جو خاص قولون میں نہیں ہوتے ، بلکہ اس کی طرف بطور مشارکت منتقل ہوتے ہیں ان سے پیدا ہونے والے قولنج کو قولنج عارضی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں : اول وہ جس کا سبب جگر یا طحال یا گردہ یا مثانہ یا رحم میں ہو یعنی ان اعضاء میں سے کسی عضو میں ورم عارض ہو جانے والے آنت کو بند کر دے ، دوم وہ کہ اس کا سبب گردہ میں ہو یعنی وہ اپنی پتھریوں کے درد میں مبتلا ہو اور آنتیں اس سے مشارکت رکھنے کی بنا پر اخلاط کو بخوبی دفع نہ کر سکیں ، اور یہ اخلاط و فضلات آنتوں میں رک کر قولنج پیدا کر دیں ۔

گا ہے قولنج وبائی امراض کے مانند عارض ہوا کرتا ہے اور ایک شخص سے دوسرے شخص کو اور ایک مقام سے دوسرے مقام میں متعدی ہوتا ہے ـــــ گا ہے قولنج تپ کے مریضوں کو عارض ہوتا ہے چنانچہ وہ جس طرح بھی کہ آنتوں کے بُراز کو روکنے پر قادر نہیں ہوتے ، اسی طرح ان کی آنتوں کے ثفل کو دفع کرنے پر بھی قادر نہیں ہوتے ، ایسے مریضوں میں قولنج کا سبب ان کے مزاج کی برودت ہوا کرتی ہے ۔ (شیخ و جرجانی)

قولنج اکثر غلیظ بلغم سے عارض ہوا کرتا ہے، اس کے بعد ان ریاح سے جو آنتوں میں بند ہو جاتی ہے، یا ان کے طبقات میں نفوذ کر کے تفرق اتصال پیدا کر دیتی ہے —— معدہ میں غلیظ ریاح کی موجودگی سے اس قدر ضرر نہیں پہنچتا جس قدر کہ آنتوں میں ایسی ریاح کے موجود ہونے سے نقصان ہوتا ہے، کیونکہ معدہ میں وسعت کی زیادتی کے باعث ریاح پراگندہ ہو جاتی ہے، اسی طرح آنتوں کے بالائی حصہ میں معدہ کی حرارت گرم اعضاء کے قرب اور دوا کا اثر جلد پہنچنے کے باعث اس حصہ کی ریاح بھی منتشر ہو جاتی ہے مگر زیریں آنتیں چونکہ معدہ اور گرم اعضاء سے دور واقع ہیں، خود ان کا مزاج بارد اور ان کی وسعت کم ہے، ان میں پیچ زیادہ ہیں، اور ان کے طبقے موٹے ہیں اور دوا کا اثر بھی جلد نہیں پہنچتا اس لئے اس حصہ کی ریاح جلد تحلیل نہیں ہوتی، اور اس سے قولنج پیدا ہو جاتا ہے —— قولنج ریحی اگرچہ ایسے مادہ سے خالی نہیں ہوتا جو قولنج پیدا کرنے میں اس کی مدد کرے، لیکن قولنج کو اس مادہ کی طرف منسوب نہیں کرتے کیونکہ تنہا مادہ، زیادہ سے زیادہ آنت کو پُر کر سکتا ہے مگر اس میں تناؤ نہیں پیدا کر سکتا، یا براز کے راستہ کو بند نہیں کر سکتا اور بذات خود درد کا باعث بھی نہیں ہو سکتا، بلکہ یہ تمام باتیں اس چیز سے عارض ہوتی ہیں جو اس مادہ سے پیدا ہوتی ہے یعنی ریاح —— قولنج کا مادہ بلغمی ہو تو وہ آنتوں کو پُر بھی کرتا ہے، اس میں تناؤ بھی پیدا کرتا ہے، ثفل کے راستہ کو بند کر دیتا ہے اور بالذات درد اور سدہ پیدا کرتا ہے اور قولنج کی دوسری قسمیں اس سے کم درجہ کی ہوتی ہیں۔ (شیخ و جرجانی)

وہ اشیاء جو امعاء میں قولنج بالخصوص قولنج ریحی کی صلاحیت پیدا کرتی ہیں، ان میں سے حسب ذیل چیزیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں —— بہت زیادہ پانی کے ساتھ ممزوج شراب، کاہو، کھیرا، ککڑی، خیار اور خصوصیت کے ساتھ کدو کے مانند سرد سبزیاں، امرود اور انگور کے مانند تر میوے، فواکہ تناول کرنے کے بعد پانی پینا اور حرکت کرنا، کھانے پر جماع کرنا، ریاح کو روکنا، بلغمی چیزیں تناول کرنا، امعاء کو سخت قسم کی سردی لگ جانا —— وہ چیزیں جو امعاء کو قولنج ثفلی کے لئے تیار کرتی ہیں ان میں سے بکثرت بیضہ مرغ پختہ و بریاں کھانا، امرود، بہی، ستو، باجرہ، چاول اور خشک روٹی وغیرہ تناول کرنا، بہت زیادہ ریاضت کرنا، زیادہ پسینہ لانا، زیادہ پیشاب لانا، براز کی حاجت کو ٹلا دینا، زیادہ مجامعت کرنا، بالخصوص غلیظ غذا کھانے کے بعد مجامعت

کرنا خاص طور پر قابل ذکر ہے ــــــ فطیری روٹی، بڑی مچھلیوں کا گوشت، گائے بھینس کا گوشت، روغنی روٹی، دودھ دہی اور برف کی کثرت، شیر برنج، سویاں، پنیر، چقندر، پالک و خرفہ کے مانند رطب بقول، شفتالو، امرود ترش، سیب ترش، کھیرا، ککڑی اور کدو کے مانند تر فواکہ، یہ تمام چیزیں آنتوں میں قولنج بلغمی کی استعداد پیدا کرتی ہیں۔ (شیخ و جرجانی)

اگر قولنج غلیظ خلط یا خشک ثفل سے پیدا ہو تو پہلے اس کے مادہ سے اعور آنت پُر ہوتی ہے اور اکثر اس کے بعد مادہ دوسری آنت کی طرف منتقل ہوتا ہے ــــــ اعور میں جب تک مادہ باقی ہو اس وقت تک پوری صحت نہیں ہو سکتی اور اعور کے بخوبی پاک نہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ قولنج کا علاج کرنے اور اسہال سے اس میں تخفیف ہو جانے کے بعد دوبارہ درد اٹھے اور قولنج عارض ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ اعور میں ہنوز مادہ موجود ہے ــــــ کیونکہ قولنج کے مادہ کو اوپر سے مدد پہنچتی رہتی ہے چنانچہ اس صورت میں حقنہ یا تکمید کریں تو مادہ کا نزول زیادہ ہو جانے کے باعث درد میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ (شیخ و جرجانی)

بخارہ قولنج کی ان تمام قسموں میں مفید ہے جن کا سبب غلیظ ریاح یا بلغم یا سوء مزاج بارد ہو، بالخصوص قولنج ریحی کے لئے بخار بغایت سودمند اور شفا بخشنے والے امور میں سے ہے ــــــ بسا اوقات قولنج دوسرے امراض میں منتقل ہو جاتا ہے مثلاً اس سے فالج، درد مفاصل، درد پشت، بواسیر، مالیخولیا، صرع اور استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔ (شیخ)

طریق تشخیص

قولنج اور اس کے اقسام کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے قولنج کی تشخیص ان اعراض و علامات سے کریں جو اس مرض کے آغاز میں اور اس کے مستحکم ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہیں، یعنی جب کبھی براز عادت سے کم آئے، وہ خشک ہو اور اجابت کے اوقات میں تاخیر ہونے لگے، بھوک کم یا بالکل بند ہو جائے، چرب اور شیریں اشیاء سے نفرت شدید پیدا ہو جائے اور ترش، تیز اور نمکین چیزوں کی طرف قدرے طبیعت مائل ہو، متلی اور ابکائی آنے لگے، بالخصوص چرب یا شیریں اشیاء تناول کرنے یا ان کی بو سونگھنے سے متلی آئے، ہضم ضعیف ہو، شکم میں ہر وقت مروڑ رہے، پشت اور پنڈلیوں میں درد ہو اور پاؤں کی طرف میلان بہت زیادہ ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ قولنج شروع ہو رہا ہے ــــــ جب مذکورہ بالا

عوارض میں شدت رونما ہو، شکم قبض ہو جائے، براز و ریاح خارج نہ ہو اور ڈکار بھی بند ہو جائے، شکم کے پیچ اور درد میں اس قدر زیادتی ہو کہ مریض محسوس کرے کہ گویا اس کے پیٹ میں سوراخ کیا جا رہا ہے یا اس کے شکم میں کوئی سوا گھڑا ہے کہ اس کی ہر حرکت پر وہ چبھ جاتا ہے، تشنگی اس قدر زیادہ ہو کہ مریض زیادہ سے زیادہ پانی پی کر بھی سیر نہ ہو، بعض مریضوں میں گاہے بلا وجہ لرزہ طاری ہو جائے اور کسی حیلے سے شکم سے کچھ خارج کرنے کی کوشش کریں تو غلیظ اور لیسدار رطوبتیں اور بڑی چھوٹی مینگنیوں کی طرح گویا عارض ہوں، یا پھولا ہوا اور پولا براز خارج ہو جو پانی کے اوپر ٹھہر جائے، گاہے متواتر صفراوی و بلغمی قے آئے، اکثر پہلے بلغمی قے ہو اس کے بعد مراری بعد ازاں قے میں سبز کراثی و زنگاری خلط خارج ہو، گاہے کچھ سوداوی خلط بھی برآمد ہو، قارورہ سرخ ہو، یا گاہے پیشاب بند ہو اور گاہے قولنج کی ابتداء میں قارورہ کا رنگ نخوداب یا ماءالجبن کے مانند ہو، گاہے شدید خفقان عارض ہو اور گاہے درد کی شدت سرد پسینہ اور غشی پر منتج ہو تو سمجھنا چاہئے کہ قولنج مستحکم ہو گیا ہے۔

گاہے درد گردہ کو قولنج سمجھ لیا جاتا ہے کیونکہ درد گردہ میں بھی قولنج کے مانند شدید درد، متلی، قے اور براز و ریاح کا شدید احتباس عارض ہوتا ہے، اس لئے طبیب کا فرض ہے کہ وہ اس مرض کی تشخیص میں تمام علامتوں پر بخوبی غور کرے اور دونوں کے اس فرق کو ملحوظ رکھے کہ قولنج میں تمام عوارض زیادہ سخت اور دائمی ہوتے ہیں۔ درد ایک جگہ نہیں ہوتا بلکہ اپنی جگہ سے تجاوز کر جاتا ہے اور درد گردہ کے عوارض قولنج کی بہ نسبت خفیف ہوتے ہیں، درد، گردہ کی جگہ محسوس ہوتا ہے اور وہاں سے منتقل نہیں ہوتا، درد گردہ اگر پتھریوں سے ہو تو سوئیاں سی چبھتی محسوس ہوتی ہیں، اور درد قولنج کی خلش اس کی بہ نسبت زیادہ ثقیل ہوتی ہے، درد قولنج کا آغاز ناف کے نیچے دائیں جانب سے ہوتا ہے اور یہاں سے درد اوپر کی طرف اور بائیں جانب پھیلتا ہے، اور یہ درد پیچھے کی بہ نسبت شکم کے اگلے حصہ اور پیڑو کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے، یا گاہے درد قولنج بائیں جانب سے شروع ہوتا ہے، بعض اوقات یہ درد زیر ناف تک پہنچ جاتا ہے اور اس سے ایک خصیہ کھنچ جاتا ہے، اور درد گردہ کمر کے اوپر سے شروع ہو کر قدرے نیچے اگر قائم ہو جاتا ہے، اور پشت کی جانب زیادہ مائل ہوتا ہے ——— درد گردہ مخصوصہ

کی حالت میں زیادہ ہو جاتا ہے مگر درد قولنج میں خلو معدہ سے تخفیف ہوتی ہے اور کوئی چیز کھانے کے بعد اس میں زیادتی ہو جاتی ہے —— درد قولنج دفعتاً شروع ہوتا ہے اور فوراً تیز ہو جاتا ہے اور سنگ گردہ کا درد آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہے، اور اس میں شدت آخر میں آتی ہے —— درد گردہ پہلے پشت میں محسوس ہوتا ہے اور پیشاب میں دشواری لاحق ہوتی ہے اس کے بعد وہ آثار ظاہر ہوتے ہیں جو قولنج کی علامتوں سے مشابہت رکھتے ہیں، اور قولنج میں پہلے پیشاب میں دشواری نہیں ہوتی بلکہ مذکورہ آثار اس کی ابتداء سے ہی ظاہر ہوتے ہیں —— درد گردہ میں لرزہ بہت زیادہ طاری ہوتا ہے اور قولنج میں یہ شاذ و نادر پایا جاتا ہے —— حقنے اور ریاح و براز کے خارج ہونے سے درد قولنج میں تخفیف ہو جاتی ہے، مگر درد گردہ میں اس سے چنداں کمی نہیں ہوتی، اسی طرح پتھری کو توڑنے والی دوائیں درد گردہ کو کم کر دیتی ہیں، مگر درد قولنج میں ان سے کوئی تخفیف نہیں ہوتی۔ قولنج کے ساتھ لازمی طور پر قبض ہوتا ہے مگر درد گردہ میں لگاتار قبض نہیں ہوتا —— پنڈلیوں اور پشت کا درد، پیشاب کی سوزش و بندش یا کمی کی شکایت درد گردہ میں زیادہ ہوتی ہے لیکن بھوک کا بند ہو جانا، صفراوی و بلغمی قے آنا، درد کی شدت سے غشی عارض ہونا، اور سرد پسینہ اور قے سے نفع ظاہر ہونا یہ تمام باتیں درد گردہ میں کم ہوا کرتی ہیں —— ردی غذائیں تناول کرنا، شکم میں ہمیشہ تبخیر اور قراقر رہنا، براز کا بند ہونا، یہ امور قولنج پر مقدم ہوتے ہیں اور درد گردہ پیدا ہونے سے پہلے رملی اور خلطی قارورہ آیا کرتا ہے

قولنج اور مغص میں اس طرح فرق کر سکتے ہیں کہ مغص میں اجابت دشوار نہیں ہوتی، بلکہ مغص شروع ہونے کے ایک دو گھنٹہ کے بعد شکم نرم ہو جاتا ہے —— قولنج اور درد رحم، درد جگر، درد طحال و درد دیدان کے درمیان مقام درد اور ہر ایک کے مخصوص عوارض سے فرق کر سکتے ہیں، مثلاً درد رحم پیڑو کے کنارے سے نیچے کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ احتباس طمث وغیرہ کی شکایت رہتی ہے، اس کے برخلاف درد قولنج اکثر ناف اور پیڑو کے درمیان ہوتا ہے اور درد رحم کی بہ نسبت بہت زیادہ سخت ہوتا ہے، جگر کے درد میں رنگ کا سفیدی و زردی مائل ہو جانا اور درد طحال میں رنگ کا سیاہی مائل ہو جانا ضروری ہے اور دیدان کے سبب سے جو درد ہو وہ نہایت خفیف ہوتا ہے۔

ریاح کی حرکت کے ساتھ منتقل ہوتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ لازمی طور پر ریاح خارج ہوتے ہیں۔

قولنج کے اقسام جب مرض قولنج مشخص ہو جائے، تو اس کے اقسام کی تشخیص اس طرح کریں کہ پہلے سوء مزاج بارد سادہ یا سوء مزاج صفراوی یا سوء مزاج سوداوی سے پیدا ہونے والے قولنج کے متعلق سوال کریں، چنانچہ اگر صفراء کے اسباب مقدم ہوں مثلاً مریض نے ایسی غذائیں تناول کی ہوں، جن سے صفراء کی تولید ہوتی ہے، یا دوسرے مولد صفراء اسباب موجود ہوں، شدید تشنگی و بے خوابی عارض ہو، منہ کا مزہ تلخ ہو، قے اور اسہال میں صفراء خارج ہو، شدید لذع و سوزش کا احساس ہو، حاد حقنوں اور گرسنگی سے اذیت پہنچے، بارد معدلات اور صفراء کے استفراغ سے نفع محسوس ہو، درد میں غضب کے طور پر ہیجان ہو، گاہے اس کے ساتھ بخار رہا ہو اور گاہے بہولو ریاح کا اثر نہ معلوم ہو، تو یہ **قولنج صفراوی** ہوگا ——— اگر ترش ڈکاریں آئیں، سیاہ براز خارج ہو، شکم میں دفعتاً نفخ پیدا ہو جائے اور درد زیادہ شدید نہ ہو تو یہ **قولنج سوداوی** ہوگا ——— اگر مریض نے ایسی چیزیں تناول کی ہوں جو قولنج بلغمی کی استعداد پیدا کرتی ہیں، قولنج سے پہلے تخموں کی شکایت رہی ہو، اشتہار ساقط ہو، قولنج پیدا ہونے سے پہلے براز میں بلغم خارج ہوتا رہا ہو اور اس کے بعد حقنوں سے بلغم خارج ہو، ناف کے نیچے کے اعضاء سرد ہوں، بلغمی قے آئے، گرانی، درد اور قبض نہایت سخت ہو تو یہ **قولنج بلغمی** ہوگا ——— اگر مریض نے ایسی چیزیں کھائی ہوں جو قولنج ریحی کی صلاحیت پیدا کرتی ہوں، درد اکثر منتقل ہوتا رہے، فراغت سے ڈکار نہ آئے، مروڑ اور متلی کی شکایت ہو، مریض بے حد گھبراتا ہو، سکے ڈکار آنے سے نفع معلوم ہو، براز بند ہو، شدید قسم کا تمدد و تمزق ہو، مریض محسوس کرے کہ گویا اس کے شکم میں سوراخ کیا جا رہا ہے، زیادہ گرانی نہ ہو، قولنج عارض ہونے سے پہلے قراقر و نفخ کی بہت زیادہ شکایت رہی ہو اور قولنج پیدا ہونے کے بعد ریاح و قراقر میں سکون ہو گیا ہو، اور ریاح خارج نہ ہو، تمہید کرنے یا دبانے کے وقت قراقر ہو، گاہے درد ایک جگہ قائم ہو، اور گاہے ہوا کے بند ہو جانے کی جگہ پر دیکھنے یا چھونے سے ابھار معلوم ہو، نکلے براز سرگین گاؤ کے مانند منتفخ خارج ہو جو پانی میں نہ بیٹھے، گاہے شکم نرم ہو اور رقیق لزج براز خارج ہو اور گاہے غلیظ ریاح طبقات امعاء میں بند ہونے

کے باعث اسہال و اخراج مواد سے کوئی فائدہ نہ ہو تو یہ قولنج ریحی ہوگا ـــــ قولنج ریحی کا درد ادھر اُدھر منتقل ہوتا رہتا ہے تو یہ اس صورت کی بہ نسبت زیادہ سالم ہوتا ہے کہ درد ایک جگہ قائم ہو اور شکم کا نفخ طبل کے مانند سخت ہو جائے۔

اگر مریض نے ایسی چیزیں تناول کی ہوں جو قولنج ثفلی کی صلاحیت پیدا کرتی ہوں، قولنج عارض ہونے سے پہلے احتباس براز کی شکایت ہو، گرانی بہت زیادہ ہو، درد ایسا محسوس ہو، گویا آنتیں پھٹی جا رہی ہیں، نیز حقنہ لگانے سے براز میں لزج و غلیظ چیز کے سوا اور کچھ خارج نہ ہو تو یہ قولنج ثفلی ہوگا، چنانچہ اس صورت میں احتباس ثفل کے مذکورہ اسباب کے عوارض و آثار سے اس کے سبب کی تشخیص کریں ـــــ اگر درد اور متلی میں خلو معدہ کے وقت ہیجان ہو اور دیدان کی علامتیں موجود ہوں تو قولنج دیدانی ہوگا۔

اگر قولنج آہستہ آہستہ ظاہر ہو اور احتباس بھی بتدریج واقع ہو، درد تناؤ والا ہو، گرانی اور ضربان کے ساتھ ایک جگہ قائم ہو، آنتوں میں سوزش محسوس ہو، اس کے ساتھ شدید قسم کا تپ مطبقہ ہو، چہرہ کا رنگ سرخ ہو، رگیں اُبھری ہوئی ہوں، پلکوں میں تہیج ہو، منہ کا مزہ شیریں ہو، قارورہ بند ہو، اسہال سے ایذا پہنچتا ہے اس کے ساتھ طبیعت نرم ہوتا ہے شکم کی شدید حرارت کے ساتھ ہاتھ پاؤں سرد ہوں اور لگا ہے شکم پر ورم کی محاذی جلد سرخ ہو، تو یہ قولنج ورمی دموی ہوگا ـــــ اگر تمدد و ضربان اور گرانی کم ہو، صفراوی بخار عارض ہو، التہاب و سوزش بہت زیادہ ہو، منہ کا مزہ تلخ ہو اور صفراء کی دوسری علامتیں پائی جائیں تو یہ قولنج ورمی صفراوی ہوگا ـــــ اگر مذکورہ عوارض میں سکون ہو، سوزش نہ ہو، منہ کا مزہ شور یا بے مزہ ہو، بلغمی قے آئے، پھریرہ تو تپ بخار تیز ہے، بدن سستی ہو، آنتوں میں گرانی زیادہ ہو، بہم نرم درد ایک جگہ قائم رہے، ورم کی جگہ پھیلی ہوئی اور نرم ہو، چہرہ پر ترہل و تہیج ہو تو یہ قولنج ورمی بلغمی ہوگا، مگر یہ صورت شاذ و نادر پیدا ہوتی ہے ـــــ اگر گرانی اور درد کم ہو، گا ہے اس کے ساتھ چوتھیہ بخار ہو اور سوداء کے دوسرے آثار موجود ہوں، قولنج عارض ہونے سے پہلے طحال مبتلائے مرض ہو چکا ہوں تو یہ قولنج ورمی سوداوی صلب ہوگا۔

اگر کوئی سخت حرکت کرنے کے بعد، یا ضربہ وسقطہ، یا کشتی، یا گھوڑے کی سواری کے بعد، یا کوئی بھاری چیز اٹھانے یا کسی بلند جگہ سے گر جانے کے بعد دفعتاً قولنج عارض ہو، یا فتق پیدا ہونے کے بعد قولنج پیدا ہو اور درد ایک مرکز میں قائم رہے تو **قولنج التوائی یا قولنج فتقی** ہوگا ——— اگر قولنج کے ساتھ ورم جگر یا ورم طحال یا ورم گردہ یا ورم مثانہ یا ورم رحم کی علامتیں موجود ہوں یا سنگ گردہ کے آثار پائے جائیں تو **قولنج شرکی** ہوگا۔

اصول علاج اس مرض کے علاج میں امعاء کی صفائی، غذا کی تلطیف، دوا کی تعدیل اور قوت کو برانگیختہ کرنے کے علاوہ مرض کی حالت میں اور افاقہ کے وقت، بدن کے تنقیہ سے غافل نہ ہوں، کیونکہ یہ مرض اکثر دورے سے خالی نہیں ہوا کرتا اور بعض اوقات اتنا سخت دورہ پڑتا ہے کہ مریض ہلاک ہو جاتا ہے ——— مسہل پلانا اس مرض میں مفید ہے بشرطیکہ قولنج پیدا کرنے والے اخلاط یا اس کے سدے دفع ہونے کے قابل ہوں، اور بڑی آنتوں میں قوی قسم کا سدہ نہ ہو ورنہ علاج کی ابتداء بلکہ حقنہ سے کریں اور اس کے بعد تیز [illegible] استعمال کریں ——— گاہے خلط غلیظ کا خارج ہونا دشوار ہوتا ہے، یا سدہ کا سبب اوپر کی آنتوں میں ہوتا ہے تو حقنہ دینے کے استعمال سے درد میں زیادتی ہو جاتی ہے، اس سے خائف نہ ہوں بلکہ بار بار حقنہ کا اعادہ کریں تاکہ تمام مواد اور ثفل آہستہ آہستہ جذب ہو ——— اگر قولنج کے ساتھ بخار ہو تو تیز قسم کا حقنہ استعمال نہ کریں، کیونکہ اس صورت میں ایسے حقنہ سے قلب و دماغ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ قولنج میں جب تک حقنہ یا شیاف سے طبیعت کو نہ کھول لیں کوئی مسہل ہرگز نہ پلائیں، البتہ معجون تمر ہندی مسہل و سفرجلی مسہل استعمال کرا سکتے ہیں کیونکہ یہ معجونیں سدہ کو رفع کرتی ہیں ——— بعض حذاق قولنج ثفلی و بلغمی و ریحی میں ابتداءً معجون سفرجلی مسہل آب گرم کے ساتھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ طبیعت مرض کو دفع کرنے میں مشغول ہوتی ہے اس لئے وہ دوا کو اپنے مقصد میں استعمال کرتی ہے اور اس سے کوئی خوف نہیں ہوتا، چنانچہ اس تدبیر سے اکثر بہت فائدہ ہوتا ہے اور بعض اطباء پہلے سدہ کھولنے کے لئے شحم و زہرہ گاؤ کا شیاف رکھتے ہیں، اور سدہ رفع ہونے کے بعد کوئی مسہل دیتے ہیں، مثلاً صبر ساشے چار ماشہ شہد میں ملا کر شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کراتے ہیں اور اس سے فی الفور نفع

حاصل ہوتا ہے اگرچہ اس تدبیر سے سرد پسینہ، قے اور اسہال جاری ہو جاتا ہے، لیکن اس سے ڈرنا نہ چاہیے کیونکہ یہ نہایت مؤثر ہے اور فوراً افاقہ ہوتا ہے ——— عصارۂ ریوند نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک اور دو ماشہ مصطگی، دو تولہ گلقند میں ملا کر یا عرق گلاب کے ساتھ دینا بھی مفید ہے ؛ اسی طرح ہلا! یا قلیل مقدار میں استعمال کرانا بھی نہایت سود مند ہے۔

قولنج میں اگر جوارشوں اور شیافوں سے کام نہ چلے تو اس کی ہر قسم میں روغن بید انجیر سادہ استعمال کرائیں، پہلے روز نو ماشہ یہ روغن شیرۂ بادیان، شیرۂ قرطم، شیرۂ زیرہ سفید ہر ایک ساڑھے چار ماشہ اور شہد ڈیڑھ تولہ کے ساتھ نیم گرم پلائیں اور روزانہ سوا دو ماشہ روغن اور اسی طرح بزور و شہد میں اضافہ کرتے جائیں، اور آٹھویں روز سے اس میں بدستور روزانہ کمی کر کے پہلی مقدار پر لائیں ——— تنقیہ کے بعد تریاق کبیر، اثرودیلوس، معجون مسک و دواء المر، ان میں سے کسی دوا کا استعمال بغایت سود مند ہے۔

قولنج کے علاج کا قانون یہ ہے کہ جب اس کی ابتدا کی علامتیں ظاہر ہوں تو امتلاء سے پرہیز کریں، اور حسب واجب تنقیہ میں جلدی کریں، اگر غذا تناول کرنے کے بعد قولنج عارض ہو تو فوراً قے کرائیں ——— قولنج میں اوپر سے مسہل پلانا میرے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے کیونکہ کہ سدہ قوی ہوتا ہے اور اخلاط و ثفل کی کثرت ہوتی ہے اور اس صورت میں حقنہ کیے بغیر مسہل پلا یا جائے اور اس سے بالائی خلطیں مقام قولنج کی طرف متوجہ ہو جائیں مگر ان کے خارج ہونے کا راستہ بند ہو تو اس کا نتیجہ نہایت خطرناک ہوتا ہے اس لئے قولنج کے علاج کی ابتدا اس طرح کریں کہ پہلے بڑے مرغ کا شوربا یا کوئی دوسری ملین اور پھسلانے والی چیز پلائیں، اس کے بعد ہلکا حقنہ استعمال کریں، اگر بخار ہو تو شوربے کی بجائے ماء الشعیر پلانا چاہیے، اس کے بعد جب اخلاط اور ثفل کی گولیاں بکثرت خارج ہو جائیں، اور ضرورت معلوم ہو تو اوپر سے کوئی دوا پلائیں، بلکہ ممکن ہو تو قے کرائیں ——— اوپر سے مسہل پلانے کی شدید حاجت اس وقت ہوتی ہے جبکہ مادہ کا میدا معدہ اور اوپر کی آنتوں میں ہو اور معلوم ہو کہ معدہ ضعیف اور کثیر الاخلاط ہے، یا محسوس ہو کہ امتلاء اور ثفل ناف کے اوپر ہے، اسی طرح اگر قولنج تخمہ کے بعد عارض ہو تو اس کا علاج بھی شروع سے کرنا بہتر ہے ——— غرضیکہ جب تک اوپر سے دوا پلانا کسی یقین ضرورت کی بنا پر واجب نہ ہو، بہتر یہی ہے کہ کوئی مسہل نہ پلائیں بلکہ حقنوں پر اکتفا کریں

کیونکہ قولنج کا سبب اکثر غلیظ ولزج خلط ہوتی ہے جو پینے کی دواؤں سے کامل طور پر خارج نہیں ہوتی، علاوہ بریں جو دوا پلائی جاتی ہے وہ صرف معدہ و امعاء مواد و فضلات ہی کو خارج نہیں کرتی، بلکہ دوسرے مقامات سے بھی اخلاط کو جذب کرتی ہے، حالانکہ ان کے استفراغ کی ضرورت نہیں ہوا کرتی، چنانچہ اس سے لازمی طور پر ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ (شیخ)

جب حقنہ سے کوئی چیز خارج نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ مادہ ابھی نضج یافتہ نہیں ہے اور اس کے نضج حاصل کرنے تک انتظار کرنا چاہیے، بالخصوص تیز قسم کے حقنوں کے استعمال کا وقت نضج کے بعد ہی ہوتا ہے، علاوہ ازیں تیز حقنوں سے بہرحال قلب و دماغ کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے، اسلئے بہتر یہی ہے کہ حقنے ہلکے قسم کے استعمال کریں اور بخار ہو تو حقنے کے نمک کی خوریت توڑنے کے لئے اس میں روغن شامل کریں ——— بسا اوقات حقنہ سے اسہال نہیں آتا بلکہ دردِ سر اور ہیجان پیدا ہو جاتا ہے، چنانچہ اس صورت میں واجب ہے کہ اوپر سے بھی اعانت کی جائے، لگا ہے اوپر سے استطلاق یعنی اسہال ہوتا ہے اور نیچے سدہ، چنانچہ اس صورت میں ضرورت ہوتی ہے کہ اوپر کے مادہ کو غلیظ بنانے اور مرض کو ایک جنس میں تبدیل کرنے کے لئے اوپر سے قابض اشیاء کھلائیں، اور اس کے بعد استفراغ کرائیں ——— جب اس امر کا یقین ہو کہ حقنوں میں کوئی چیز خارج نہیں ہوگی تو ایارج فیقرا اکثر یا خشک، اور جوارش شہریاراں اور جوارش تمری کھلانے کے بعد حقنہ استعمال کریں؛ قولنج کے ایارجوں میں غاریقون نہ داخل کریں کیونکہ یہ احشاء کے اندر نفوذ کر جانے والی دواؤں میں سے ہے ——— جب تک معدہ میں غذا کا کچھ بھی حصہ باقی ہو اس وقت تک کوئی عمل نہ دیں، کیونکہ اس صورت میں خام غذا امعاء کی طرف جذب ہو جاتی ہے، بلکہ حقنہ ہمیشہ خلوِ معدہ کی حالت میں استعمال کریں ——— قوی قسم کی جاذب دوائیں حقنوں میں نہ داخل کریں کیونکہ کا ہے جاذب دوائیں امعاء کی طرف بدن سے دوسری ردی خلطوں یا ریح پیدا کرنے والے اخلاط کو جذب کرتی ہیں، جس سے قولنج کے ساتھ تپ بھی پیدا ہو جاتا جو نہایت خطرناک ہے۔ (شیخ)

قولنج میں کثیر المقدار، بدبو دار یا بد مزہ مسہل پلانا بدترین چیز ہے، اور ایسا مسہل معدہ میں نہیں ٹھہرتا بلکہ مناسب یہ ہے کہ گولیاں، ایارج اور ایسی مسہل دوائیں استعمال کرائیں جن کا حجم کم ہے، اور جن کی خوشبو زیادہ ہے

زیادہ ہو ——— قولنج کے علاج میں سر کی طرف خاص توجہ رکھیں اور دماغ کی حفاظت سے غافل نہ ہوں، تاکہ شکم میں رکے ہوئے اخلاط اور گرم دواؤں کے بخارات کو دماغ قبول نہ کرے، کیونکہ قولنج میں یہی تجربہ ہے کہ دواؤں اختلاط عقل پیدا کر دیتی ہے ——— اس مرض میں بسا اوقات چونکہ مریض طبیب سے اپنی صحیح حالت بیان کرنے پر قادر نہیں ہوتا اس لئے عوارض اکثر نظر انداز ہو جاتے ہیں، مگر طبیب کا فرض ہے کہ ان کو خود پیش نظر رکھے، بالخصوص دماغ کو آفت سے بچانے کے لئے لازمی طور پر بارد خوشبوئیں، سرد روغن اور وہ چیزیں استعمال کرائے جو دماغ کے سوء مزاج حار میں معمول ہیں ——— گاہ اسعار کی تسخین کے ساتھ جگر کی تبرید کی حاجت ہوتی ہے چنانچہ اس صورت میں جگر پر بارد ضماد لگائیں اور شکم کے حار ضماد وغیرہ سے جگر کے کناروں کو بچائیں، یہی حال قلب کا بھی ہے، جگر کی تبرید کے لئے بہترین تدبیر یہ ہے کہ بارد عصارے کافور وصندل کے ساتھ ضماد کریں، مگر اس قسم کا ضماد استعمال کرنے کے وقت بہتر یہ ہے کہ نواحی اسعار اور نواحی قلب و جگر کے درمیان خمیر وغیرہ کی دیوار کھڑی کر دیں تاکہ ایک کے ساتھ مخصوص علاج دوسرے کی طرف تجاوز نہ کرے ——— قولنج کے مریض کو پیاس بہت زیادہ لگتی ہے مگر بہتر یہ ہے کہ بہت زیادہ پانی نہ پلائیں اور ٹھنڈا پانی جلاب یا قند وغیرہ سے شیریں کر کے دیں، بلکہ سرد پانی کی بجائے عناب یا عرق بادیان پلائیں۔

درد قولنج میں شیخ کے قول کے مطابق آبزن کرانا بھی نہایت مفید ہے، بالخصوص قولنجی دواؤں کے جوشاندہ سے آبزن کرانا سود مند ثابت ہوتا ہے، لیکن چونکہ آبزن قوئی میں ڈھیلا پن اور کمزوری پیدا کرتا ہے، اس لئے اس سے بے ہوشی اور غشی عارض ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، چنانچہ ضعیف مریضوں میں اس کو احتیاط کے ساتھ برتیں اور آبزن کراتے کے وقت قوت کو تقویت پہنچانے والی اشیاء مثلاً مناسب خوشبوئیں، خوشبودار فواکہ، گرم بعلی اور مریض کی پسندیدہ چیزیں اس کے قریب رکھیں اور آبزن کا پانی سینہ اور قلب پر نہ پڑنے دیں ——— سمرقندی نے لکھا ہے کہ آب گرم سادہ یا قولنجی دواؤں کے جوشاندہ سے آبزن کرانا یا اس طرح نطول کرنا کہ پانی کو ایک اچھے برتن میں رکھیں جس کے نیچے باریک سوراخ ہو اور مریض کو پشت کے بل لٹا کر برتن کو اس سے بقدر قامت بلندی پر اس طرح رکھیں کہ اس کا پانی قطرہ قطرہ مریض

کے شکم پر ٹپکتا ہے، درد قولنج کی تسکین کے لئے بغایت مفید بجربہ ہے۔

بعض اطباء کہتے ہیں کہ اگر مادہ کا ابھی انصباب ہو رہا ہو تو آبزن انصباب کو زیادہ کر دیتا ہے، اور اگر قولنج کا سبب غلیظ ریاح ہو تو غلظت کے باعث اس کے تحلیل نہ ہونے اور آبزن سے اس میں پھیلاؤ پیدا ہو جانے کے باعث درد زیادہ ہو جاتا ہے، البتہ مادہ کے تحلیل ہونے کے وقت یا اس صورت میں جبکہ قولنج کا سبب ضعیف ہو، آبزن نہایت مفید ثابت ہوتا ہے ——— کہتے ہیں کہ قولنج ریحی و ثفلی میں آبزن نہایت موافق پڑتا ہے اور اس سے درد فوراً ساکن ہو جاتا ہے، لیکن آبزن کرنے میں اس کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ پانی محل درد سے تجاوز نہ کرے تاکہ اوپر کے اعضاء میں استرخاء نہ پیدا ہو۔

خجندی نے لکھا ہے کہ درد قولنج کو تسکین دینے کے لئے آبزن تمام تدابیر سے زیادہ مفید ہے اور قولنج میں اگر ایسا درد ہو کہ مریض بدحواس اور بے ہوش ہو جائے تو آبزن میں بٹھانے سے فوراً تسکین حاصل ہوتی ہے اور معالج کو اطمینان سے علاج کرنے کا موقع ملتا ہے، مناسب دواؤں کے جوشاندہ میں آبزن کرانا بہتر ہے مگر آبزن کے مذکورہ فوائد صرف گرم پانی میں بٹھانے سے بھی حاصل ہوتے ہیں، لیکن ضعیف مریضوں میں احتیاط برتیں اور اگر انہیں آبزن کرانا ہو تو اس میں زیادہ دیر نہ بٹھائیں تاکہ ان کو غشی نہ آئے، آبزن کرانے کے وقت یہ بھی ضروری ہے کہ معدہ خالی ہو اور مریض کو خوشبو سونگھاتے رہیں۔

قولنج میں مخدر اشیاء استعمال کرانے میں جلدی نہ کریں کیونکہ مخدرات کا استعمال اس کا حقیقی علاج نہیں ہے اور اس میں جلدی کرنے والے بسا اوقات مریض کو بڑے خطرے میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس کا حقیقی علاج سبب کو زائل کرنا ہے اور مخدر اشیاء سبب کو زائل کرنے کے بجائے اسے مستحکم کر دیتی ہیں، اور حس کو باطل کر دیتی ہیں، چنانچہ اگر قولنج کا سبب خلط غلیظ ہے تو وہ مخدرات سے اور زیادہ غلیظ ہو جاتی ہے، اور اگر اس کا سبب خلط بارد ہو یا مزاج بارد ہو تو اس میں مزید برودت آ جاتی ہے اور اگر قولنج کا سبب غلیظ ریاح ہو تو وہ مخدر دواؤں سے اور بھی محبوس ہو جاتی ہے، اور بخارات کے باعث آنتوں کے جرم کا تکاثف ہو تو چونکہ فعل مخدرات سے خارج نہیں ہوتا مگر آنت کے تکاثف میں مزید شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ حس کو

باطل کردینے کے باعث مخدرات اگرچہ درد قولنج میں سکون بخشتی ہیں لیکن دو تین روز کے بعد یہ درد پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ رونما ہوتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ جب تک شدید حاجت اس کی داعی نہ ہو مخدر اشیاء سے اجتناب کریں اور سبب زائل کرنے میں مصروف رہیں۔

مفید اشیاء شیخ کے قول کے مطابق حسب ذیل اشیاء قولنج کے لئے بخاصیت مفید ہیں ——— ہدہد کا گوشت، اس کا شوربا، اور خراطین خشک ہر قسم کے درد قولنج کے لئے سود مند ہے ——— بچھو کو دم کاٹ دینے کے بعد بریاں کر کے کھلانا قولنج کے لئے نہایت مفید ہے، مگر تجربہ کرنے والوں نے اسے قولنج کاذب میں آزمایا ہے، کیونکہ یہ سنگ گردہ کے لئے مفید ہے چنانچہ اس کا اثر سنگ گردہ پر بالذات اور قولنج پر بالعرض ہوتا ہے ——— شاخ گوزن سوختہ سفید ساڑھے چار ماشہ تک کھلانا شدید درد قولنج کے لئے مفید ہے اور کہتے ہیں کہ اس سے فوراً تسکین حاصل ہو جاتی ہے ——— مہا ہندی نے لکھا ہے کہ برگ طرف رکیبر جس کو اہل ہند فراش کہتے ہیں، اس کو باریک کر کے آب گرم کے ساتھ کھلانا درد قولنج کو فوراً تسکین دینے کے لئے میرا مجرب ہے اور مازوج قیقرا بھی اس درد کو ساکن کرنے میں عجیب خاصیت رکھتا ہے، کہتے ہیں کہ ساڑھے دو ماشہ تخم خاعرق بادیان یا شیرۂ بادیان کے ساتھ کھلانا قولنج کے لئے بالخاصیت مفید ہے۔

قولنج کی تمام قسموں میں **غذا کا حکم** یہ ہے کہ جب تک ضعف نہ طاری ہو جائے، کھانا پینا قطعاً ترک کردیں اور قولنج کے تحلیل ہونے کے بعد بھی صرف چوزوں اور ہلکے پرندوں کا شوربا اور ماء اللحم قلیل مقدار میں دیں ——— شیخ نے لکھا ہے کہ قولنج کی تمام قسموں میں ایسی غذا کی حاجت ہوتی ہے، جو مزلق و ملین ہو اور یہ ایک ایسی بات ہے جس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا، مگر درد کی شدت و استفراغ کی زیادتی سے ضعف طاری ہو جانے کی حالت میں کسی مقوی غذا کی بھی حاجت ہوتی ہے اور خفیف قسم کے گوشت کا شوربا، زردی بیضہ نیمبرشت اور شوربا خراب جس میں روٹی ترکی گئی ہو ان میں سے ہر ایک غذا مقوی ہے، اور جب علیل کسی کو اختیار کر سکتے ہیں، رہا یہ امر کہ قولنج بلغمی و ریحی وغیرہ میں قطعاً غذا ترک کرنا ضروری ہے تو اس کی حیثیت ایک اصول کی ہے اور غنیمہ ضعف اور سقوط قوت کے اندیشہ کی صورت اس سے مستثنیٰ ہے ——— مریضان قولنج کی تشنگی اور شوربے ... بڑھ جاتا ہے تو بعد سقوط یا داخل کرنے کی حاجت ہوتی ہے

روٹی بن چھنے آٹے کی خمیری اور نرم ہونی چاہئے اور فطیری و سخت روٹی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

انجیر، چلغوزہ، بادام، کھجور، گول، یہ تمام چیزیں قولنج کے مریض کیلئے مفید ہیں یا کم از کم ضرر نہیں پہنچاتیں، بشرطیکہ یہ شیریں ہوں۔ اسی طرح نہایت شیریں و پختہ خربزہ افاقہ کی حالت میں غذا سے پہلے استعمال کرنا اگر مریضان قولنج کیلئے نقصان دہ نہیں ہوتا، بڑے مرغ اور کبوتر بچہ کا شوربا قولنج ثفلی اور قولنج بارد کی قسموں میں مفید ہے۔ اسی طرح ہُدہُد کا شوربا اور گوشت بھی مفید ہے اور حرارت بہت زیادہ ہو تو بیضہ نیمبرشت بھی مفید ہے۔

مضر اشیاء چاول، باجرہ، ستو اور ہر ایسی چیز جو قبض اور ریاح کی تولید کرتی ہے، اصحاب قولنج کے لئے مضر ہے ——— **خجندی** نے لکھا ہے کہ خام شہد قولنج پیدا کرتا ہے، اسی طرح قلیل مقدار میں شہد تناول کرنا بھی قولنج کا باعث ہو سکتا ہے، خام ہونے کی صورت میں بظاہر شہد سے قولنج پیدا ہونے کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ریاح کی کثرت ہوتی ہے اور شہد اپنی قلت مقدار کے باعث اُن لوگوں میں قولنج کا سبب بن سکتا ہے جن کی آنتیں خلقی طور پر تنگ ہوں، یا کسی عارضی سبب سے اُن میں تنگی آگئی ہو، جیسا کہ حاملہ کی آنتیں حمل کے باعث تنگ ہو جاتی ہیں اور سونے کے وقت حاملہ عورت ماء العسل پی لے تو بسا اوقات قولنج عارض ہو جاتا ہے۔

قولنج کے مریضوں کیلئے جو چیزیں مضر ہیں ان میں سے بعض غذاؤں سے تعلق رکھتی ہیں اور بعض افعال سے ——— **غذائیں** ہر ایسی چیز مریض قولنج کے لئے نقصان دہ ہے جو غلیظ ہو، مثلاً جنگلی جانوروں کا گوشت حتی کہ خرگوش اور ہرن کا گوشت بھی مضر ہے، گائے کا گوشت، بڑی مچھلی تازہ ہو یا خشک، ہر قسم کا بریاں گوشت، تمام جانوروں کے پیٹے اور آنتیں، بلکہ مریضان قولنج کی غذاء کے ضمن میں جن گوشتوں کا تذکرہ ہے ان کے سوا، ہر قسم کے گوشت میدہ کی روٹی، فطیری روٹی، روغن زیتون، کشتہ، کھیر، روغنی روٹی، دودھ، پنیر کہنہ و تازہ اور ایسی تمام غذائیں اس مرض میں مضر ہیں جو لنج پیدا کرتی ہیں، اسی طرح چقندر اور سداب کے سوا تمام سبزیاں اور ترکاریاں بھی نقصان دہ ہیں، لنج کی بنا پر پودینہ بھی مضر ہے، قولنج صفراوی و حار اور قولنج ثفلی حار میں کشنیز اور آلو بخارا کی اجازت ہے ورنہ اس کے سوا ہر قسم کے فواکہ مضر ہیں: کدو بالخاصیت نقصان دہ ہے اور کھیرا، ککڑی، بہی، کرنب، شلجم، امرود، سیب

بالخصوص ترش زعرور، کنار، کندش تازہ، توت سیاہ، زرشک، سماق، حصرم، ریباس
یہ تمام اشیاء بھی مریض قولنج کے لئے مضرت رساں ہیں، اسی طرح جوز تر،
بادام تر اور باقلا تر بھی مضر ہے۔ انار شیریں انار ترش کی بہ نسبت کم نقصان دہ
ہے ——— حبس ریاح، حبس براز، حاجت محسوس ہونے کے باوجود اسے
رفع کے بغیر سو جانا یہ تمام **افعال قولنج** کے مریض کے لئے مضر ہیں اور قولنج
پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں بلکہ بسا اوقات قولنج کا سبب یہی افعال بالخصوص
ریاح کو روکنا اور رفع حاجت کے بغیر سونا ہوا کرتا ہے، کھانے کے بعد امتلاء
کی حالت میں حرکت یا جماع کرنا صاحبان قولنج کے لئے نہایت مضر ہے، اسی
طرح زیادہ کھانا یا زیادہ مقدار میں شراب پی لینا بھی نقصان دہ ہے۔ (ریح)

علاج قولنج بلغمی

روغن بیدانجیر ایک تولہ چھ تولہ گلاب میں ملا کر پلائیں
اور روغن مذکور تین تولہ، شیرۂ قرطم ڈیڑھ تولہ و شیرۂ تخم
خربزہ نو ماشہ میں ملا کر تین تولہ شہد داخل کر کے نیم گرم پلانا اس باب میں علوی خان
کے تجربات سے ہے اور اس سے بہت جلد صحت حاصل ہو جاتی ہے ———
سنا مکی نو ماشہ، گل بنفشہ، گل سرخ، بادیان ہر ایک چھ ماشہ، تخم قرطم نو ماشہ،
انیسون تین ماشہ، مویز منقی تین تولہ سب کو عرق عنب الثعلب و گلاب میں
جوش دے کر روغن بیدانجیر ایک تولہ داخل کر کے پلانا زیادہ نفع بخش ہے۔ مسہل
معجونیں مثلاً جوارش اسقف، جوارش نارمشک، جوارش قیصر، معجون تمری،
معجون بنفشہ، معجون راحت اور ان کے مانند دوسری معجونیں آب گرم یا گلاب یا
مطبوخ سنا کے ساتھ پلائیں یا معجون راحت ایک تولہ کھلا کر اس کے اوپر شیرۂ
سنا کی ایک تولہ سے دو تولہ تک، شیرۂ مویز منقی دو تولہ اور گلقند چار تولہ پاؤ سیر گلاب
میں نکال کر چار تولہ شربت دینار داخل کر کے پلائیں، جوارش سفرجلی مسہل و جوارش
شہریاراں بھی اس باب میں مفید ہے، بالخصوص اگر قولنج کے ساتھ متلی ہو تو یہ
زیادہ سودمند ہے ——— ساڑھے چار ماشہ مصطگی ہموزن شکر سرخ کے
ساتھ گرم پانی کے ہمراہ دینا اور تریاق اربعہ و تریاق کبیر استعمال کرانا بھی نافع ہے
اگر قولنج قوی قسم کا ہو تو پہلے شیاف مسہل استعمال کریں اور تربد، تخم خنظل
دوبق، انزروت، بورہ، نمک، شکر سرخ ہر ایک بوزن مساوی لے کر شیاف مرتب کر کے
رکھیں اور اگر شیاف سے اسہال نہ ہو تو مرض کی قوت اور عوارض کی شدت کے
مطابق قوی حقنہ استعمال کریں، بعد ازاں بلغم کے مسہل سے تنقیہ کریں ———
اگر درد نہایت شدید ہو اور ہلاکت کا خوف ہو تو برشعثا یا فلونیا یا حب الشفاء

ذیل ——— اگر سبب ضعیف ہو تو گمیدہ آہن سے نفع پہنچتا ہے، ورنہ نقصان ہوتا ہے۔

تنقیہ کے بعد صبح و شام جوارش مصطگی نو ماشہ کھلا کر اس کے اوپر شیرہ قرطم ڈیڑھ تولہ، شیرہ انیسون چار ماشہ، شہد دو تولہ، تخم حرف پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں اور مرض زائل ہونے کے بعد ایک دو روز غذا نہ دیں بلکہ صرف آب نخود پر اقتصار کریں یا مرغ کا شوربا روغن گاؤ کے ساتھ پکا کر دیں اور اس میں پکتے ہوئے بسفائج نو ماشہ، تخم قرطم ڈیڑھ تولہ، صعتر ایک تولہ، قرنفل سات ماشہ سب کو پوٹلی میں باندھ کر ڈال دیں، سرد پانی کے بجائے عرق بادیان پلائیں اور تین روز تک مسہل دوا دیتے رہیں تاکہ پورا تنقیہ ہو جائے اس کے بعد معدہ و امعا کی تقویت کے لئے جوارش کمونی کبیر، جوارش فلافلی مناسب عرق کے ساتھ استعمال کرائیں اور بزوروالے شوربے کے ساتھ تنوری روٹی کھلائیں۔

مفردات میں سے حسب ذیل دوائیں قولنج بارد میں مفید ہیں ———
تخم ماہو دانہ دو ماشہ شہد میں ملا کر کھلانا یا گرم جلاب کے ساتھ دینا سویدی کا تجربہ ہے، اسی طرح روغن بلعم پلانا یا اس کا حقنہ دینا یا نمک نفطی کھلانا یا اسکا حقنہ دینا، یا انجیر شراب کہنہ میں پکا کر اس پر سات ماشہ بورق اور پونے دو ماشہ سقمونیا چھڑک کر حقنہ دینا بھی مفید ہے، بڑے مرغ کا پیٹ چاک کر کے اس میں بسفائج مغز قرطم و نمک بھر کر کے پکا کر اس کا شوربا پلانا، سات ماشہ ریوند، پونے ماشہ محمودہ اور ساڑھے تین ماشہ غاریقون کے ساتھ استعمال کرانا بھی سود مند ہے، درد کی تسکین و تخدیر کے لئے زعفران استعمال کرانا بھی سویدی کے تجربات سے ہے، کہتے ہیں کہ قنطوریون دقیق کا مطبوخ پلانا یا اس سے حقنہ دینا عصارہ چقندر یا سکبینج یا روغن بیدانجیر یا تخم حنظل استعمال کرنا بھی فائدہ مند ہے۔

مرکبات میں سے حسب ذیل دوائیں قولنج بلغمی میں مفید ہیں ———
جوارش تمری، جوارش شہریاران، جوارش سفرجلی مسہل، جوارش اسقف، جوارش تار مشک، جوارش قیصر، حب منتن اکبر، حب مسہل، حب آس السلاطین، حب اسرائیل، حب تخم حنظل، سفرجلی مسہل، شربت بسفائج، معجون تریلا شہ، معجون تمری، معجون مسہل حکیم مومن، معجون سنا حکیم علی، معجون ترید حکیم علی، معجون مفتقہ، معجون سکبینج۔

میر یاد شاہ کا حب ذیل مسہل قولنج کے لئے نافع ہے ———
سنا مکی ڈیڑھ تولہ، گل سرخ ایک تولہ، تخم کاسنی، بیخ کاسنی بادیان، بیخ بادیان،

ہر ایک نو ماشہ، سداب، قوماناتا، انیسون، بیخ کرفس ہر ایک پانچ ماشہ، سب کو آدھ سیر پانی میں جوش دے کر جب تہائی رہ جائے تو صاف کر کے چار تولہ گلقند داخل کر کے پلائیں اور غذا میں نخود آب دیں۔ —— زیرہ سیاہ، انیسون ہر ایک تین ماشہ، بیخ بادیان چھ ماشہ، بیخ کرفس چار ماشہ، سب کو جوش دیں پھر چھ تولہ مغز خیار شنبر، چار تولہ گلقند اور چھ ماشہ روغن بادام داخل کر کے پلانا بھی معمول ہے۔ قارورہ کے رنگین ہونے کی صورت میں گل بنفشہ چھ ماشہ، بادیان ایک تولہ، عرق بادیان پاؤ سیر و گلاب آدھ پاؤ میں جوش دیکر چار تولہ مغز فلوس و چار تولہ ترنجبین حل کر کے روغن بادام داخل کر کے دیں۔ —— عنب الثعلب اکی حب ذیل مسہل بھی اس باب میں معمول و مفید ہے۔ بنفشہ، گل سرخ، مویز منقی، پر سیاوشان، بیخ کاسنی، بادیان، بیخ بادیان، سنا مکی، سب کو پانی میں جوش دیکر مغز فلوس، گلقند، شکر سرخ و روغن بید انجیر داخل کر کے پلائیں، پانی کی بجائے عرق مکو اور غذا میں نخود آب دیں اور دوسرے روز شیرہ بادیان، شیرہ تخم کشوث ہر ایک پانچ ماشہ، عرق بادیان میں نکال کر گلقند و شربت دینار داخل کر کے پلائیں، گل پلاس پاؤ سیر، تخم خربزہ کوفتہ ایک تولہ، برگ شبت پاؤ سیر، تخم شبت، تخم و ظلم ہر ایک ایک تولہ، سب کو بیس سیر پانی میں جوش دیکر صاف کر کے نطول کریں، اور اس کا ثفل باندھیں۔

مغز خیار شنبر دو تولہ، مصطگی ایک تولہ، شکر سرخ تین تولہ، سب کو باہم حل کر کے شکم پر گرم ضماد کرنا قولنج کے لئے نافع ہے —— زہرہ گاؤ و شحم حنظل باہم حل کر کے فتیلہ بنا کر رکھنا اس باب میں سودمند ہے، صابون کا ٹکڑا انگلی کے برابر لمبا کاٹ کر حمول کرنا بھی مفید ہے —— مذکورہ بالا مرکبات کے علاوہ حب شبرم بھی اس سبب میں مفید ہے، اگر قولنج کے ساتھ متلی ہو اور بخار نہ ہو تو جوارش سنگ استعمال کرائیں اور اس سے متلی ساکن نہ ہو تو حب قولنج دیں —— روغن بید انجیر کے بجائے روغن سہل استعمال کرنا زیادہ مفید ہے، نیند لانے کے لئے معجون تخدر سود مند ہے اور شربت انجیر کا استعمال اس باب میں نہایت موافق و مناسب ہے۔

ذیل میں چند ایسی مفرد و مرکب دوائیں درج کی جاتی ہیں جو قولنج بارد کے لئے اطباء ہند کی معمول و مجرب ہیں —— برگ پیپل ڈھائی عدد باریک کر کے قند سیاہ کے ساتھ گولیاں بنا کر کھلائیں —— مغز تخم بید انجیر اور املتاس، انجیر گاؤ میں پیس کر گرم کر کے ضماد کریں یا پوست بیخ آک پانی میں گھس کر شکر پر طلا کریں —— تخم ہیرو پانچ چھ ماشہ پانی سے کھرل کر کے شیاف بنا کر رکھیں، اس سے فوراً اجابت ہو جاتی ہے اور قولنج جاتا رہتا ہے۔ روغن چنبیلی خوشبودار گرم کر کے اس میں روئی تر کر کے شکم پر

رکھیں، یا صابون آب گرم میں حل کر کے شکم پر طلا کریں —— جمال گوٹہ مدبر ساڑھے تین ماشہ، مغز تخم ارنڈی تین تولہ، پوست ہلیلہ زرد سات ماشہ، سیماب، سہاگہ بریاں، جواکھار، زرد چوب، فلفل سیاہ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، سب کو کھرل کر کے بقدر فلفل گولیاں بنائیں اور گرانی شکم کے واسطے ٹھنڈے پانی کے ساتھ ایک گولی، درد شکم کے لئے شیرہ بادیان کے ساتھ دو گولی، رفع قبض کے لئے سرد پانی کے ساتھ پانچ گولی اور اسہال کے لئے گرم پانی کے ساتھ آٹھ گولی کھلائیں اور جب گرمی معلوم ہو تو گلاب کے ساتھ قند سفید کا شربت پلائیں —— پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، نمک لاہوری، سنا مکی ہر ایک بوزن مساوی باریک کر کے بقدر نو ماشہ آب گرم کے ساتھ سونے کے وقت کھلانا ہاضم طعام ہے اور بفراغت دست لاتی ہے —— قند سیاہ ظرف مسی میں رکھ کر پگھلائیں اور اس کے پگھل جانے کے بعد اس میں نمک ملا کر رکھ دیں اور جم جائے تو سرد کر کے شیاف بنا کر استعمال کریں، یہ بفراغت اجابت لانے کے لئے سودمند ہے، اسی طرح صرف نمک کا حمول کرنے سے بھی بخوبی اجابت ہوتی ہے، یا سلام سات ماشہ اور ہینگ پونے دو ماشہ باہم ملا کر شیاف بنا کر روغن سے چرب کر کے رکھیں —— مغز ارنڈی، ایلوا، مغز تخم مہواسب کو کوٹ کر سرکہ میں پکا کر نیم گرم طلا کرنا قولنج کے لئے مفید ہے اور لہسن کھانا اور ضماد کرنا درد قولنج کو تسکین دینے کے لئے عجیب الاثر ہے —— سہاگہ تیلیہ، نیلا تھوتھا، مغز جمالگوٹہ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، سب کو تھوہر کے دودھ میں کھرل کر کے ناف کے نیچے ضماد کرنا اسہال لاتا ہے اور اس دوا میں سے مسور کے برابر لے کر شیر خوار بچے کو دینا ڈبے کے لئے نہایت مفید ہے —— پوست ہلیلہ زرد، ایلوا زرد، مغز تخم مہواسب کو کوٹ کر پانی میں پکا کر طلا کرنا بچوں کے قولنج کے لئے نہایت مفید ہے، بعض تخم مہوا کے بجائے اس میں روغن بیدانجیر داخل کرتے ہیں، اسی طرح بادیان، پشک موش، ایلوا، سب کو کوٹ کر پانی میں پکا کر ناف کے گرد ضماد کرنا بچوں کے قولنج کا محلل ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ قولنج بارد کے علاج میں تقطیع، تحلیل اور مسامات کو کھولنے کی کوشش کریں —— خسک، بسفائج، حلبہ، قرطم، سپستان، تربد، شحم حنظل، انجیر، تخم کرفس، بزرکتان، قنطوریون دقیق، مغز تخم بیدانجیر کوفتہ، بنفشہ، سداب، برگ کرنب ہر ایک بقدر مناسب لیکر بہت سے پانی میں نرم آگ پر جوش دیں اور تھوڑا سا رہ جائے تو صاف کر کے اس میں سے ڈیڑھ پاؤ لے کر خیار شنبر دو تولہ، شکر سرخ، سکبینج، مقل ہر ایک ساڑھے تین ماشہ حل کر کے بورق ساڑھے چار ماشہ، روغن گنجد ساڑھے چار تولہ داخل کر کے عمل دیں، یہ حقنہ بلغم و ثقل کو خارج کرنے

کے لئے مفید ہے اور اگر اس میں حسب ذیل ترمیم کر لیں تو یہ بلغم لزج کا اخراج کرتا ہے ـــــ تخم حنظل کا وزن زیادہ کریں اور خیار شنبر و شکر کے بجائے ساڑھے چار تولہ شہد داخل کریں، روغن کنجد کے بدلے روغن تخم قرطم شامل کریں اور سکبینج کے عوض ساڑھے تین ماشہ جاؤشیر داخل کر کے عمل دیں، لگاتے ہیں اس میں روغن کنجد یا روغن تخم قرطم کے بجائے روغن بیدانجیر داخل کرتے ہیں اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے ـــــ مر، جند بیدستر، میعہ سائلہ، الانباط ہر ایک ایک تولہ، بخور مریم دو تولہ، افیون ڈیڑھ تولہ، سب کو کوٹ چھان کر رکھ لیں اور ضرورت کے وقت اس میں سے بقدر باقلا لے کر کسی حقنہ میں داخل کر کے عمل دیں تو درد فوراً ساکن ہو جاتا ہے ـــــ اگر ثفل معمولی حقنوں سے خارج نہ ہو یا بلغم سخت لزوجت والا ہو تو آب اشنان پاؤ سیر لے کر ڈھائی تولہ روغن کنجد اور ڈیڑھ تولہ بورق داخل کر کے عمل دیں۔

قولنج بلغمی کے مسہلوں میں حب شبرم ہیں جس میں سکبینج داخل ہو اور حب سکبینج شفا کے ساتھ یا حب سکبینج حنظل کے ساتھ استعمال کرانا معمولاً مفید ہے ـــــ تربد، صبر سقوطری، تخم حنظل ہر ایک بوزن مساوی، سقمونیا ثلث حصہ، سب کو کوٹ چھان کر شہد صفی سے گولی بنا کر دینا بھی سود مند ہے اور تخم حنظل نصف ماشہ، تربد ساڑھے تین ماشہ، عصارۂ قثاء الحمار دو رتی، جند بیدستر چار رتی، زنجبیل چار رتی، ایارج فیقرا دو ماشہ سب کو کوٹ چھان کر گولیاں بنا کر استعمال کرانا بھی قولنج بلغمی کے لئے نہایت مفید ہے ـــــ نمک سنگ کا حمول استعمال کرنا یا تربد کا فتیلہ بنا کر شہد سے آلودہ کر کے رکھنا یا تخم حنظل، زہرہ گاؤ و نطرون کا شیاف استعمال کرنا یا تخم حنظل، انزروت، بورق اور قند سفید کا شیاف تیار کر کے رکھنا یہ تمام ترکیبیں ثفل اور لزج بلغم خارج کرنے کے لئے نہایت قوی ہیں۔

جس مریض کو قولنج بارد کے دورے پڑتے ہوں اسے روغن بیدانجیر پلانا نہایت مفید ہے، بالخصوص اس کو ماء البزور کے ساتھ استعمال کرنا اور چند دفعہ اس کی مقدار میں تھوڑا تھوڑا اضافہ کرنے کے بعد بتدریج کم کر کے پہلی مقدار پر پہنچانا اس باب میں نہایت مفید ہے۔

افسنتین، زہرہ بوزن مساوی پلانا درد کو تسکین دینے کے لئے مفید ہے یا اس مقصد کے لئے جاؤشیر تنہا یا زہرہ کے ساتھ پلائیں یا انیسون، فلفل، جند بیدستر ہر ایک بوزن مساوی کوٹ چھان کر اس میں سے پونے دو ماشہ کھلائیں، پھر پودینہ کے ساتھ جند بیدستر استعمال کرانا بھی درد کی تسکین کے لئے عجیب الاثر ہے ـــــ ماء العسل پلانا ہو تو اسے خوب پکا کر دینا ضروری ہے، کیونکہ معمولی طور سے جوش دیا ہوا

ازا اسہال نفخ پیدا کرتا ہے۔

قولنج بارد کے ضمادوں میں بعض ضماد ایسے ہوتے ہیں جن میں اسہال لانے والی چیزیں داخل ہوتی ہیں مثلاً وہ ضماد جس میں شحم حنظل ومغز قرطم داخل ہوتا ہے اور وہ طلا جو شحم حنظل وزہرہ گاؤ سے مرتب کیا جاتا ہے اور بعض ضماد ایسے ہوتے ہیں جن کا مقصد اسہال نہیں ہوتا مثلاً مغز قرطم کے ساتھ تخم انجرہ ضماد کرنا ——— موم، علک البطم مویزج، عاقرقرحا، مرزنجوش، حب الغار، تخم انجرہ، ترمس خشک، شحم حنظل، سقمونیا زہرہ گاؤ، روغن غار، ان تمام اجزاء سے ضماد مرتب کرکے لگانا قولنج بارد میں نہایت مفید ہے ——— تکمید کے لئے قولنج بارد میں جاورس اور نمک بریاں معمول ہے اور ان تر وردہ حشائش سے بھی تکمید کرتے ہیں جو اس کے حقنوں میں داخل کی جاتی ہیں، ان چیزوں کو باریک کرکے پوٹلی میں باندھ کر گرم کرکے تکمید کریں یا پوٹلی کو روغن زیتون گرم میں تر کرکے تکمید کریں ——— مالش کے لئے روغن حنا، روغن خردل اور دوسرے گرم روغن معمول ہیں اور بہتر یہ ہے کہ ان میں حسب حاجت جندبیدستر وفربیون داخل کرکے مالش کریں ——— مخدرات سے اجتناب کے بارے میں اصول علاج کے ضمن میں لکھا جا چکا ہے مگر تخدیر کے بغیر کوئی چارہ کار نظر نہ آئے تو فلونیا اور ایسی مخدر معجونیں استعمال کرائیں جن میں جندبیدستر بھی شامل ہو، یہ گولیاں بھی اسی حکم میں داخل ہیں ——— زعفران، سعد، سائکہ، زنجبیل دارفلفل، بزرالبنج ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، افیون، جندبیدستر ہر ایک پون ماشہ، سب کی نہایت چھوٹی گولیاں بنالیں اور اس میں سے دو ماشہ سے تین ماشہ تک استعمال کرائیں، اسی طرح تخدیر کے لئے یہ دوا بھی مفید ہے ——— نسخہ فلونیا زعفران، قردمانا، سعد ہر ایک ایک تولہ، برگ پودینہ خشک، قسط، مر، دارفلفل، حاما، سنبل ہندی ہر ایک ڈیڑھ تولہ، تخم کرفس، انجدان، زنجبیل، سلیخہ، حب بلسان ہر ایک دو تولہ، افیون، تخم شوکران، پوست بیروج ہر ایک چھ ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر بقدر ضرورت شہد میں معجون بنا کر چھ ماہ کے بعد مناسب مقدار میں استعمال کرائیں ——— یا معتدل حقنہ میں پونے دو ماشہ جندبیدستر اور باقلا کے برابر یا اس سے بھی کم افیون داخل کرکے عمل دیں یا تخدیر کے لئے قولنج کے حقنہ کے روغنوں میں افیون وغیرہ داخل کرکے استعمال کریں یا افیون کسی مناسب فتیلہ میں شامل کریں اور اسے ساعت بساعت بدلتے رہیں۔ (شیخ)

قولنج بیحی

قولنج بلغمی کے علاج میں جو تدابیر بیان کی گئی ہیں وہی اس میں بھی مفید ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ قولنج ریحی کے بشیاف

حقنہ اور مسہل دیں کاسر ریاح دوائیں شامل کرتے ہیں۔ مثلاً یہ شیاف استعمال کرائیں
—— بورہ، مقل، جاوشیر، تخم سداب، جند بیدستر، حنظل ہر ایک بقدر مناسب لیکر شکر سرخ کے قوام میں شیاف بنائیں۔ اور حقنہ حب ذیل اجزاء سے مرتب کریں
—— سداب، انام، بابونہ، قیصوم، مرزنجوش، تخم کرفس، بادیان، نانخواہ، انجیر ہر ایک بقدر ضرورت لے کر پانی میں جوش دیں اور شہد ملا کر نیم گرم عمل دیں اور اسہال کے لئے یہ نسخہ پلائیں —— پوست بیخ بادیان، پوست بیخ بادیان، پوست بیخ کاسنی، دنطور لیوں، بسفائج ہر ایک سات ماشہ، تخم کرفس، ورد ونج ہر ایک پانچ ماشہ، انجیر زرد پانچ دانہ، مویز منقی دو تولہ، تخم قرطم ایک تولہ، صعتر، انیسون ہر ایک چار ماشہ، تربد سفید نو ماشہ، زنجبیل تین ماشہ، سنا مکی دو تولہ سب کو جوش دے کر صاف کر کے مغز خیار شنبر سات تولہ، گلقند چار تولہ مل چھان کر، شربت دینار چار تولہ و روغن بادام سات ماشہ داخل کر کے پلائیں اور اس مسہل کے بعد شب کو حب سکبینج کھلائیں اور دوسری صبح کو جوارش کمونی کبیر و معجون حب الغار ہر ایک پانچ ماشہ کھلا کر، اس کے اوپر بادیان نو ماشہ، انیسون سات ماشہ، صعتر، زیرہ سیاہ ہر ایک چار ماشہ، قرطم ڈیڑھ تولہ، الائچی کلاں پانچ دانہ سب کا خیسرہ ڈیڑھ پاؤ گلاب میں نکال کر تین تولہ شہد داخل کر کے حب یا تودری تین ماشہ چھڑک کر پلائیں، اسی طرح تین چار مسہل دیں اور غذا میں شوربے کے ساتھ روٹی دیتے رہیں —— یا اسہال لانے کے لئے جوارش تارشک یا جوارش شہریاراں استعمال کرائیں اور تنقیہ کے بعد تعدیل و دفع ریاح کے لئے عرق نانخواہ و صعتر کے ساتھ جوارش انجدان کھلائیں، حب ذیل بارالبزور بھی ریاح کو تحلیل کرنے اور مواد خارج کرنے کے لئے مفید ہے —— نانخواہ، کاشم، کمریا، زیرہ کرمانی، صعتر، شونیز ہر ایک دو تولہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں اور آدھ سیر رہ جائے تو اس میں سے چھ چھ تولہ صبح شام دس دس ماشہ روغن بید انجیر کے ساتھ پلائیں۔

شیاف، حقنہ اور مسہل استعمال کرنے اور ریاح و مادہ خارج ہونے کے بعد بھی درد ساکن نہ ہو تو اس کا سبب آنتوں کی برودت ہوگی، چنانچہ اس صورت میں امعاء کی تسخین کے لئے یہ حقنہ استعمال کریں —— بابونہ، اکلیل الملک، برنجاسف، سداب، نانخواہ، شونیز سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے روغن زیتون اور قدرے جند بیدستر ملا کر استعمال کریں اور مریض کو کہیں کہ دوا کو دیر تک شکم میں روک رکھے تاکہ اعضاء اس سے بوجہ احسن گرمی حاصل کر سکے۔

جوارش کمونی، جوارش فلافلی، جوارش فند و بیقون اور شیاف کبیر یہ تمام دوائیں قولنج ریحی کے لئے نہایت مفید ہیں، اسی طرح بادہ رہ، جوارش انجدان، حب ملوک، حب افادیا،

حب نار مشک، حب حلتیت، حلواء مغز تخم بیدانجیر، معجون قولنج اور معجون کمون سرریاح یہ تمام مرکبات بھی اس باب میں سود مند ہیں۔ ——— جو آرش کو کوئی مسہل کی مداومت اور تمام بقول و مولد ریاح اشیاء سے پرہیز کرنا قولنج ریحی دوری کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے، شکم پر روغن سداب و روغن شبت مالش کرنا اور آب سرد کے بجائے ماء العسل عرق بادیان اور گلاب پینا فائدہ مند ہے۔

اگر نفخ اور قولنج ریحی کا سبب سوداوی خلط ہو جیسا کہ مالنخولیا مراقی کے بعض مریضوں میں ہوا کرتا ہے تو طبیعت کی تلیین اور ریاح کو تحلیل کرنے کیلئے مذکورہ بالا حقنہ و شیاف وغیرہ استعمال کریں اور زیرہ و کرویا کا جوشاندہ پلائیں، پودینہ سداب، جعدہ، صعتر، شونیز سب کو سرکہ کہنہ میں پکا کر تکمید کرنا بھی مفید ہے، افاقہ کے بعد سودا کا تنقیہ کریں اور ان تدابیر سے کام لیں جو قولنج سوداوی کے بحث میں لکھی جائیں گی۔

قولنج ریحی، غلیظ قسم کے بارد کیموس یا نفخ پیدا کرنے والی ریاح سے عارض ہوا کرتا ہے، اسلئے اس کا علاج ایسی ملطف دواؤں سے کریں جو حاد اور قوی الحرارت نہ ہوں، اگر اس کا سبب غلیظ ریاح ہو تو زیرہ سیاہ، تخم سداب، تخم کرفس، انیسون ہر ایک سب کو جوش دے کر صاف کرکے اس میں بط یا مرغی کی چربی پگھلا کر حقنہ دینا مفید ہے اور اگر یہ کفایت نہ کرے تو اس میں جند بیدستر و فرفیون حل کرکے عمل دیں، اگر درد کی شدت سے حقنہ نفوذ نہ کر سکے تو شحم حنظل، نمک، شہد، بورہ اور تخم سداب کا شیاف مرتب کرکے استعمال کریں، علاوہ بریں شکم پر روغن سداب کی مالش کریں کو جاورس سے تکمید کریں اور شبت، حلبہ، انیسون، مصطگی، تخم کرفس، نانخواہ، قردمانہ تخم سداب، ودوقو، انجیر خشک، سب کو جوش دے کر اس مطبوخ کے ہمراہ روغن بیدانجیر میں ایارج فیقرا ملا کر پلائیں۔ (مسیحی)

گاہے اخلاط کے تنقیہ کے بعد قدرے ریاح رہ جاتی ہے جس سے درد باقی رہتا ہے، چنانچہ اس صورت میں ایسے حقنے استعمال کریں جن سے امعاء کو تقویت پہنچے، ریاح تحلیل ہوں جس میں لطیف حرارت ہو، گاہے اس حالت میں تریاق کے مانند کسی قوی قسم کی گرم معجون کا استعمال کافی ہوتا ہے اور گاہے مقام درد پر محاجم بغیر شرط لگانا کفایت کرتا ہے اور گاہے محلل ریاح بزور پلانا مفید ثابت ہوتا ہے، گاہے گرم شراب، گاہے محلل ریاح ضماد سے افاقہ ہو جاتا ہے اور گاہے کوئی گرم دوا، خلا رانی کا ضماد مفید پڑتا ہے کیونکہ ایسی دوا ریاح کو تحلیل کردیتی ہے، بالعموم عضلات شکم کی طرف جذب کرلیتی ہے، گرم چشموں کے پانی میں حمام کرنا بھی

شدید درد کے لئے نہایت مفید ہے۔ آب نوشادری اس باب میں عجیب اثر رکھتا ہے اور مسہل بھی ہے، اگا ہے شکم کی لطیف مالش اور اس کے ساتھ بند لبوں کی قوی قسم کی مالش کرنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے ـــــ سرد پانی اس مرض میں تمام چیزوں سے زیادہ مضر ہے اور بسا اوقات اس سے درد میں شدت پیدا ہو جاتی ہے، اسی طرح سرد ہوا اور سردی پیدا کرنے والے دوسرے اسباب بھی ضرر پہنچاتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں گرمی، گرم ہوا اور گرم پانی اس مرض میں نہایت مفید ہے۔ (شیخ)

قولنج کا سبب اگر غلیظ ریاح ہو تو حب منتن سات ماشہ سے دس ماشہ تک یا حب سکبینج استعمال کرائیں یا ایارج فیقرا نو ماشہ، تربد ساڑھے چار ماشہ، تخم کرفس، انیسون، نانخواہ، ہر ایک سوا دو ماشہ، جند بید ستر، افرفیون ہر ایک دس رتی سب کو کوٹ کر آب کرفس سے گولیاں بنا کر ساڑھے چار ماشہ کھلائیں اور یہ ماء الاصول پلائیں ـــــ پوست بیخ کرفس، پوست بیخ بادیان ہر ایک تین تولہ، تخم کرفس، انیسون، بادیان، نانخواہ، دوقو، پودینہ، صعتر، زیرہ ہر ایک دس ماشہ، تخم سداب، تودری، مصطگی، سنبل الطیب، عود بلسان، سلیخہ، اسارون ہر ایک سات ماشہ، راسن، بیخ اذخر، فقاح اذخر، شبت ہر ایک ڈیڑھ تولہ، مویز منقی چھ تولہ، انجیر دس (۱۰) عناب بیس دانہ، سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں اور آدھ سیر رہ جائے تو صاف کر کے اس میں سے بارہ تولے کر ساڑھے چار ماشہ روغن بید انجیر داخل کر کے پلائیں یا اگر زیرہ سیاہ، تخم کرفس اور انیسون کے جوشاندہ میں پونے دو ماشہ تریاق فاروق حل کر کے پلائیں تو اس سے بھی نفع حاصل ہوتا ہے، علاوہ بریں شکم پر محلل روغن کی مالش کریں ـــــ اور اگر ان تدابیر سے درد ساکن نہ ہو تو شکم پر سنگیاں کھنچوائیں۔ (مجوسی)

قولنج ثفلی

ان تدابیر سے کام لیں جو قولنج بلغمی میں بیان کی گئی ہیں اور قولنج کی اس قسم کا سبب خواہ کچھ ہو، پہلے مزلقات، لعابوں اور دہنوں سے علاج کریں اور طبیعت کی تلیین اور ثفل کو دفع کرنے کی کوشش کریں سیاہ رنگ کے مرغ کو اس قدر دوڑائیں کہ وہ تھک جائے، اس کے بعد ذبح کر کے اس قدر پکائیں کہ ریزہ ریزہ ہو جائے اور پکنے کے دوران میں بسفائج و قرطم پوٹلی میں باندھ کر ڈالدیں اور مصالحوں سے خوشبودار کر کے پلائیں یا ایک کاسہ دودھ روغن بادام باہم ملا کر گرم کر کے پلائیں یا مرغن اور مزلق شوربا مثلاً فربہ مرغی کا شوربا یعنی اور ان مزلق اشیاء سے طبیعت میں نرمی پیدا ہونے کے بعد ایسا حقنہ استعمال کریں جس میں مناسب روغن داخل ہو مثلاً برگ چقندر، بنفشہ، سبوس خطمی، انجیر، بابونہ

مغز تخم قرطم، سب کو جوش دے کر صاف کر کے روغن کنجد، شکر سرخ، آبکامہ و مغز خیارشنبر داخل کر کے عمل دیں، جب طبیعت نرم ہو جائے اور تنقیہ کی حاجت محسوس ہو تو بورق، سقمونیا اور تخم حنظل کے مانند بسرعت اسہال لانے والی اشیاء استعمال کریں بشرطیکہ طبیعت میں حرارت نہ ہو اور اگر حرارت ہو تو ثفل کو نرم کرنے کے لئے آدھ سیر شیر گاؤ میں آدھ پاؤ روغن زرد اور دو تولہ ترنجبین یا شکر سرخ یا حسب برداشت کم و بیش داخل کر کے پلائیں یا مرغ کا شوربا پلائیں جس میں پالک اور تیجو داخل ہو اور خوب مرغن ہو، بعد ازاں مسہل خیاف اور حقنے استعمال کریں، اور ثفل کو پھسلا کر خارج کرنے والا (مزلق) نسخہ پلائیں، مثلاً نقوع آلو اور رفا کہ شربت بنفشہ کے ساتھ دیں اور روغن کدو، روغن بنفشہ یا بادام و روغن گل شیر گاؤ کے ساتھ پلائیں۔

قولنج ثفلی، قولنج کی تمام قسموں سے کم خطرناک ہے اور بآسانی رفع ہو جاتا ہے، قولنج ثفلی اور قبض کے درمیان فرق یہ ہے کہ قبض میں ثفل معاء مستقیم یا خور میں رکا ہوتا ہے چنانچہ اس صورت میں متلی اور ابکائی کی شکایت نہیں ہوتی اور قولنج میں ثفل قولون میں ہوتا ہے، چنانچہ اس کے ساتھ متلی اور ابکائی کی کچھ نہ کچھ شکایت ضرور ہوتی ہے اور بھوک کم ہو جاتی ہے ——— اکثر اطباء قولنج کی اس قسم میں ایسی چیزوں سے علاج کرتے ہیں جن کا استعمال جائز نہیں ہے، مثلاً تیز حقنے اور گرم تکمید استعمال کرتے ہیں، حالانکہ تکمید اس مرض کی ابتداء میں بدترین چیز ہے اور جس قدر تکمید کی جاتی ہے ثفل کی یبوست میں اسی قدر اضافہ ہوتا جاتا ہے اور درد بڑھتا جاتا ہے، اسی طرح ابتداء میں مسہل دوائیں دینے اور عام علاج کرنے سے بدن کے بالائی حصہ کے فضلات قولون میں جمع ہو جاتے ہیں، جس سے شدید تناؤ عارض ہو جاتا ہے، اور درد میں زیادتی ہو جاتی ہے، تیز حقنوں سے بھی آنتوں کا مزاج بدل جاتا ہے تو جگر، طحال اور قلب کا مزاج بھی فاسد ہو جاتا ہے اور رکے ہوئے مواد اور گرم دواؤں سے جو بخارات اٹھتے ہیں ان سے دماغ اور قلب کو اذیت پہنچتی ہے اور یہ اسباب بسا اوقات مریض کی ہلاکت کا باعث ہوتے ہیں۔ (صاحب جامع)

قولنج بسبب یبوست غذاء اگر قولنج کا سبب غذاء کی یبوست یا اس کی غذا کی کمی ہو تو کیفیت و کمیت کے لحاظ سے اس کے برعکس غذاء دیں اور آب گرم میں بٹھائیں بعد ازاں مسہل حقنے اور شیاف استعمال کریں۔

اگر قولنج ثفلی کا سبب غذاء ہو اور یہ ممکن ہو کہ معدہ میں جو غذاء موجود ہے وہ قے سے خارج ہو جائے تو قے کرائیں اور غذاء میں حسب ضرورت بار بار

یا معتدل مزلقات (ثفل کو پھسلا کر خارج کرنے والی اشیاء) داخل کریں، بارد مزلقات کی شامل روغن شوربے ہیں خصوصاً بڑے مرغ کا شوربا جبکہ اسے اس قدر دوڑانے کے بعد ذبح کریں کہ وہ تھک جائے اور اس میں قوت باقی نہ رہے، مزلق اشیاء یا ثفل کو خارج کرتی ہیں یا اسے نرم بنا کر امعاء اور اس کے درمیان سے نفوذ کر جاتی ہیں اور اس سے ثفل اپنی جگہ سے ہٹنے اور پھسلنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور اس صورت میں مسہل پلایا جائے یا حقنہ استعمال کیا جائے تو وہ بآسانی خارج ہو جاتا ہے —— وہ حقنے جو قولنج صفراوی میں معمول ہیں اور عصارہ چقندر، بنفشہ سودہ، آبکامہ، روغن کنجد اور بورق کا حقنہ مرتب کر کے استعمال کرنا اس صورت میں مفید ہے، اگر یہ قولنج زیادہ سخت قسم کا ہو اور ان حقنوں سے کام نہ چلے تو قولنج بلغمی میں جو قوی قسم کے حقنے معمول ہیں، ان سے کام لیں —— مشروبات میں جوارش تمری، جوارش شہریاراں، جوارش اسقفی، جوارش سفرجلی معمول ہے مگر یہ دوائیں اس وقت دیتے ہیں جبکہ ان مزلقات سے فائدہ نہ ہو جو قولنج صفراوی میں استعمال کی جاتی ہیں، اگر ان جوارشوں سے بھی فائدہ نہ ہو تو وہ حبوب وغیرہ استعمال کریں جو قولنج بلغمی میں شدید احتباس کے وقت برتی جاتی ہیں —— مویز، سپستاں، انجبار، شنبر، سب کو حسب حال پکا کر صاف کر کے قدرے روغن بید انجیر کے ساتھ ساڑھے چار ماشہ ایارج فیقرا داخل کر کے پلانا اس باب کی قوی اور جید تدابیر میں سے ہے۔ (شیخ)

پہلے مرطب غذا دیں بعد ازاں بابونہ، خطمی و سپستاں کے جوشاندہ میں روغن کنجد، قند، نمک اور نطرون داخل کر کے عمل دیں اور مویز منقی، انجیر، سپستاں یا خیار شنبر، ایارج فیقرا اور روغن بید انجیر پلائیں۔ (مسیحی)

شربت بنفشہ تین تولہ اور ترنجبین ساڑھے چار تولہ کا جلاب تیار کر کے روزانہ صبح کو پلائیں، غذا میں ماش و نخود، مغز بادام کے ساتھ دیں اور شوربہ مرغی اور مرغن شوربے کھلائیں یا شربت بنفشہ چھ تولہ، ترنجبین تین تولہ، فلوس خیار شنبر ساڑھے چار تولہ یا شیر خشت تین تولہ، آب گرم میں حل کر کے پلائیں یا یہ دوا پلائیں جو ثفل کی خشکی اور تحجر کے لئے مفید ہے —— تخم کتان، تخم حلبہ، حب الرشاد، ہر ایک تین تولہ سب کو ایک سیر پانی میں جوش دیں اور آدھ سیر رہ جائے تو ساڑھے چار تولہ ترنجبین اور تین تولہ روغن کنجد حل کر کے اس میں سے چھ تولہ پلائیں۔ (محمود)

تین تولہ شہد اور چھ تولہ دودھ کے ساتھ ساڑھے چار ماشہ سنے توانائی تک صبر استعمال کرنا مفید ہے، اسی طرح مطبوخ ہلیلہ میں خیار شنبر حل کر کے دینا

مطبوخ انجیر اور نیم پختہ پلانا بھی سود مند ہے ——— غذا سے پہلے تین چار عدد و ہیضنہ نیم برشت استعمال کرنا طبیعت کو نرم کر دیتا ہے۔ (جرجانی)

حرارت امعاء اگر قولنج ثفلی کا سبب آنتوں کی حرارت و یبوست ہو، تو بارد رطب فواکہ مثلاً آلو بخارا و شمش کھلائیں اور شربت بنفشہ و نیلوفر پلائیں اور تمر ہندی و مغز فلوس عرق بادیان میں حل کر گرم کر کے دیں اور ہلکا حقنہ استعمال کریں، یا شربت بنفشہ آب گرم کے ساتھ پلائیں، یا لعاب بہدانہ یا لعاب تخم کتاں شربت دینار و شربت ورد وغیرہ کے ساتھ دیں ——— شیرہ تخم کدو، شیرہ تخم خرفہ اور ترنجبین پلانا نہایت مفید ہے اور روغن بنفشہ، لعاب ریشہ خطمی و کتیرا شکم پر ملنا سود مند ہے ——— غذا میں گرم شوربوں کے عوض اس باب میں چرب حریرے دیں اور دوسری مرطب و ملین اشیاء کھلائیں۔

عنب الثعلب، بنفشہ، نیلوفر، تخم خبازی، بابونہ، سبوس جو ہر ایک دو تولہ، عناب دس دانہ، سپستاں بیس دانہ، سب کو جوش دے کر صاف کر کے ترنجبین، لعاب اسپغول، روغن بنفشہ یا روغن بادام یا روغن کنجد و مغز خیار شنبر ہر ایک تین تولہ داخل کر کے عمل دینا مفید و معمول ہے۔

آلو بخارا بیس دانہ، انجیر پانچ دانہ، مویز منقیٰ ڈیڑھ تولہ، سب کو جوش دے کر صاف کر کے مغز خیار شنبر حل چھان کر اس پر روغن بادام ڈال کر پلانا فائدہ بخشتا ہے اور اس کی مداومت ان لوگوں کے لئے نہایت مفید ہے جو امعاء کی حرارت کے باعث قولنج میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (مسیحی)

مزاج کی تعدیل کے لئے بارد ملین غذائیں اور دوائیں استعمال کریں، آب فواکہ، لعاب اسپغول، ماء الشعیر اور روغن بادام پلائیں؛ غذا میں نرم و مرغن اشیاء مثلاً مرغ فربہ، پالک، بتھوا، چولائی، روغن بادام و شیرہ مغز قرطم دیں۔ آلو بالو اور مشمش کا مطبوخ، روغن بادام و شکر داخل کر کے پلائیں۔ (سید)

اگر شکم میں حرارت زیادہ ہو تو آب لبلاب یا آب بارتنگ میں دس ماشہ خیار شنبر حل کر کے روغن بادام یا روغن کنجد داخل کر کے پلائیں یا بنفشہ تین تولہ و سقمونیا چار ماشہ، لعاب اسپغول سے قرص بنا کر ایک قرص لبلاب یا آب ترنجبین کے ساتھ کھلائیں ——— اگر قولنج کا سبب امعاء کی یبوست ہو تو غذا سے پہلے، روغن پلائیں اور حمام کرائیں اور شراب شیریں اور مرغن غذائیں استعمال کرائیں، اگر یہ قولنج شدید ہو تو سات ماشہ قرص بنفشہ کھلائیں یا ماء الجبن کے ساتھ سقمونیا مشوی استعمال کریں۔

(ابو منصور)

کثرت تحلل اگر قولنج ثفلی کا سبب بدن سے تحلل کی زیادتی ہو تو مریض کو سرد مکان میں رکھیں اور تکاثف پیدا کرنے والے روغنوں کی قیروطی بدن پر ملیں مثلاً روغن آس کی قیروطی استعمال کریں، غذا ماء الشعیر میں ملین و مزلق اشیاء دیں ——— بہی کو کوٹ کر اس کا پانی نچوڑ کر اس کے دو حصہ میں ایک حصہ روغن گل داخل کر کے جوش دیں اور صرف روغن رہ جائے تو اس میں موم پگھلا کر اس سے مالش کریں ——— آرام و راحت اختیار کرنا اور سرد پانی میں بیٹھنا قولنج کی اس قسم میں مفید ہے۔

اگر بدن کے تحلل کا سبب پسینہ کی زیادتی یا شکم کی حرارت اور یبوست ہو تو ان خفیف تدابیر سے کام لیں جو قولنج صفراوی میں معمول ہیں، اس مرض کا سبب خواہ شکم کی حرارت و یبوست ہو یا غذا کی یبوست، دونوں صورتوں میں لازم ہے کہ غذا تناول کرنے سے پہلے کوئی مزلق چیز مثلاً آلو بخارا اور چقندر، روغن زیتون اور آبکامہ کے ساتھ استعمال کریں یا بیضہ نیمبرشت یا انگور یا انجیر اور کشمش کھلائیں یا فربہ حلوان یا فربہ مرغی کا شوربا کرنب کے ساتھ پکا کر غذا سے پہلے پلائیں ——— اگر بدن میں تحلل بہت زیادہ ہو تو روغن گل، روغن آس اور ان کی قیروطی ملیں اور سرد پانی سے غسل کریں۔ (شیخ)

اگر اس مرض کا سبب زیادہ چلنا پھرنا، بہت محنت کرنا اور بدن کی رطوبتوں کا بکثرت تحلیل ہونا ہو تو روزانہ صبح کو خمیرہ بنفشہ یا شربت بنفشہ یا شربت خشخاش استعمال کریں اور غذا میں نشاستہ و روغن بادام شیریں کا حریرہ دیں۔ شیرہ گندم فربہ گوشت کے ساتھ پکا کر دیں اور بدن پر روغن بنفشہ، خطمی، کتیرا اور موم صاف کی قیروطی مالش کریں یا نشاستہ و روغن بادام کا حلوا کھلائیں یا مسکہ و شکر کے ساتھ روٹی دیں یا نہایت مرغن ماء اللحم پلائیں۔ (محمود)

قولنج کی اس قسم کا علاج تقریباً اسی قولنج کے مطابق ہے جو ثفل کی یبوست سے پیدا ہوتا ہے چنانچہ روزانہ صبح کو شربت بنفشہ و ترنجبین کا جلاب پلانا مفید ہے، غذا میں ماش و نخود و شیرہ مغز بادام، یا روغن بادام کے ساتھ نرم پکا کر کھلائیں اور مرغن شوربے دیں، روغن بنفشہ، روغن کدو اور روغن بادام کے مانند مرطب روغنوں کا عمل دیں، اور آب خیرسی نیم گرم سے نطول کریں، اگر قولنج کا سبب بدن کا تحلل ہو تو روغن سفرجل کی مالش بھی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ (نجمی)

کثرت ادرار بول اگر قولنج کا سبب ادرار بول کی زیادتی ہو تو ثفل خارج کرنے کے لیے مشہور و معمول دوائیں استعمال کریں بعد ازاں خرما، مویز اور رب جلوت مثلاً نشاستہ خرما اور قند سفید کا حلوا بکثرت کھلائیں اور شربت بنفشہ و خیار شنبر

استعمال کرائیں ——— کہتے ہیں کہ پنبہ دانہ کا خیسا ندہ اس باب میں مجرب ہے، انجیر کا استعمال بھی سودمند ہے، اور اسپغول و تخم ریحاں بھی نفع بخشتا ہے ——— مرغ فربہ اس باب کی بہترین غذا ہے، علاوہ بریں مدراشیاء مثلاً کھیرا یا ونگ، تربوز دوسرے مدر فاکہ اور ادرار کرنے والے حبوب مثلاً جاورس، لوبیا، نخود اور چاول وغیرہ سے پرہیز رکھیں۔

قولنج ادراری میں اگر حرارت غالب ہو تو شربت بنفشہ، شربت آلو، شربت کاکنج، جلاب اور اسپغول استعمال کرائیں اور غذا میں مسکہ، شکر، پالک و ماش مقشر وغیرہ دیں اور اگر حرارت غالب نہ ہو تو شربت انجیر و مطبوخ انجیر پلائیں، شکر سرخ روغن کنجد میں حل کر کے کھلائیں یا میختہ روغن کنجد کے ساتھ دیں اور غذا میں مرغن اشیاء مہ برگ چقندر و روغن بادام اور نرم قسم کے حلوے کھلائیں۔

(اسماعیل)

احتباس صفرا اگر قولنج ثفلی کا سبب صفراء کا احتباس ہو، تو مجاری صفراء کا سدہ کھولنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے یرقان سددی کی بحث ملاحظہ فرمائیں ——— مگر اس سے پہلے ایسی چیزیں استعمال کر لیں جن میں نفوذ کرانے اور جلاب بخشنے کی خاصیت ہو، مثلاً مغز قرطم و انجیر یا معجون خولنجان، بگا ہے چقندر بریاں، زیت الماء آبکامہ اور خردل کے ساتھ غذا سے پہلے استعمال کرنا اس باب میں کافی ثابت ہوتا ہے، علاوہ بریں حسب حاجت ان تدابیر سے کام لیں جو قولنج صفراوی میں معمول ہیں اور غذا میں آبکامہ و خردل داخل کریں اور انجیر خام کھلائیں۔

بطلان حس امعاء اگر قولنج ثفلی کا سبب امعاء کی حس کا بطلان ہو تو لوغاذیا، اطریفل غذا و لیقون، تریاق کبیر، تریاق اربعہ اور شرودیطوس کھلائیں اور مے سوسن یا شراب خالص پلائیں، مقوی روغنوں مثلاً روغن کلکلانج، روغن بید انجیر، روغن قسط، روغن زیتون کے ساتھ قطران یا زفت و روغن زیتون شرباً و حقناً استعمال کریں اور شکم پر مقوی طلا لگائیں ——— اس قسم میں بہترین مسہل ایارج لوغاذیا ہے اور روغن بید انجیر دواؤں کے ساتھ پکا کر یا ایارج فیقرا یا اقاذیہ کے ساتھ پلانا اور تنہا شکم پر ملنا بھی مفید ہے ——— غذا میں جوزہ مرغ اور چڑیوں کا شوربا دیں۔

اگر بطلان حس کا سبب مخدر اشیاء کا استعمال ہو تو انہیں ترک کرائیں اور اگر اس کا سبب امعاء کا سوء مزاج بارد یا صفراط ہو تو امعاء کی تسخین کریں۔

کی اسعار پر برودت غالب ہو، اور پردہ مراق رقیق ہو تو ایسا شخص ہر وقت آسانی قولنج میں مبتلا ہو سکتا ہے، چنانچہ اس کی تدبیر یہ ہے کہ شکم کو ہمیشہ پوشیدہ رکھیں اور گرم کپڑے پہنیں ——— اس صورت میں گرم روغنوں کی مالش اور گرم تطول مفید ہوگا ہے تکمید کی حاجت بھی ہوتی ہے اور گاہے گرم روغنوں میں جند بیدستر و فرفیون داخل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ (شیخ)

بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ امعاء کی برودت سے پیدا ہونے والے قولنج علاج ان دواؤں سے کرنا چاہیے جو ہضم و اصلاح کے طور پر نفع بخشتی ہوں، اور بالخاصیت مفید ہوں، نہ کہ ایسی دواؤں سے جو بر سبیل استفراغ نفع دیتی ہوں ——— قولنج بارد کا احساس ہوتے ہی جوارش قوتنجی استعمال کریں، غذا ترک کر دیں، اور ریاضت کریں، شب کو سوتے وقت شراب خالص پینا مفید ہے، روغن زیتون میں ساتھ ماغہ قطران داخل کر کے حقنہ دینا بھی نفع بخش ہے۔

ضعف دافعہ امعاء اگر قولنج ثقلی کا سبب امعاء کی قوت دافعہ کا ضعف ہو، تو ان تدابیر سے کام لیں جو حبس امعاء کے بطلان کے لئے بیان کی گئی ہیں، ترش و قابض اشیاء اور آب سرد سے پرہیز کرائیں، سلیخہ، دارچینی، بسباسہ، جوزبوا، سنبل، اشنہ، تخم کرفس اور سعد روغن بادام تلخ کے ساتھ پلائیں، اسہال کے لئے تنہا ایارج فیقرا مفید ہے، مرغ کے گوشت کا نخود آب اس باب میں بہترین غذا ہے ——— مغیث کے قول کے مطابق تریاق دمزدو دیطوس کے مانند مقویات، قولنج کی اس قسم میں مفید ہیں اور اسہال کے لئے ایارج فیقرا، آب افادیہ اور روغن بید انجیر کے ساتھ دیتے رہیں۔

قولنج بسبب دیدان اگر قولنج کا سبب کرم شکم ہوں تو طبیعت کی تلئین کے بعد ان کے قتل و اخراج کی تدبیر کریں اور اس کے لئے باب دیدان کی طرف رجوع کریں ——— اس صورت میں اگر درد ناف کے اوپر ہو تو مشروبات استعمال کرائیں اور اگر ناف کے نزدیک یا اس کے نیچے ہو تو حقنہ دیں اور درد کی تسکین کے لئے پہلے قلونیا یا برشعثا کھلائیں، گلقند کے ساتھ ایارج فیقرا دینا بھی اس قولنج میں مفید ہے اور ناف کے اوپر تھوڑا تھوڑا کاسہ استعمال کرانا گرم مادہ کو قطع کرتا ہے۔

قولنج ورمی اگر ورم حار ہو اور مریض قوی ہو اور دوسری شرائط اجازت دیں تو دا ہنے ہاتھ میں باسلیق یا قیفال کی فصد کھولیں اور ثقل کو پھسلانے کے لئے روزانہ ملین و مزلق اشیاء استعمال کرائیں، مثلاً خیار شنبر، ترنجبین، شیر خشت، گلقند، خمیرہ بنفشہ، روغن بادام، تمر ہندی اور اسی کو ہکا پلائیں،

بلکہ بہتر یہ ہے کہ ان اشیاء سے حقنہ مرتب کر کے عمل دیں تاکہ ثفل آنتوں میں جمع ہو کر زیادتی درد کا باعث نہ ہو اور اس کے احتباس سے قولنج ثفلی نہ عارض ہو — یا مغز خیار شنبر سات تولہ، گلقند چار تولہ، شیر خشت پانچ تولہ، سب کو آب مکو و کاسنی ہر ایک پانچ تولہ اور گلاب پاؤ سیر میں حل کر کے پلائیں بعد ازاں مزلق و مسہل حقنہ استعمال کریں، درد کی تسکین کے لئے روغن گل اور سرکہ میں کپڑا تر کر کے روغن گل اور سرکہ میں کپڑا تر کر کے مقام ورم پر رکھیں یا صندل سفید گلاب میں گھس کر ضماد کریں اور روغن بنفشہ و بابونہ نیم گرم مالش کریں۔

جب سوزش ساکن ہو جائے اور تزاید کا زمانہ گزر جائے تو حرارت ورم کی کمی و زیادتی کے مطابق ملین و محلل ضماد لگائیں، مثلاً بنفشہ، خطمی، آرد جو، بابونہ سب کو موم، روغن بابونہ اور لعاب تخم کتان کے ساتھ مخلوط کر کے ضماد کریں — ایسے حقنے استعمال کریں جو مبرد اور قدرے حار دواؤں سے مرکب ہوں، مثلاً ماء الشعیر و آب عنب الثعلب اور حلبہ، بزر کتاں و بابونہ کے جوشاندہ میں قلوس خیار شنبر حل چھان کر عمل دیں — عناب سات دانہ، بنفشہ چھ ماشہ، سپستاں گیارہ دانہ، بادیان، گل سرخ، تخم کرفس ہر ایک چار ماشہ، انیسون تین ماشہ، قند سفید دو تولہ، سب سے حقنہ مرتب کر کے عمل دینا بھی مفید ہے، علاوہ بریں ورم جگر حار میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کی رعایت بھی اس باب میں لازم ہے — غذا میں ماء الشعیر دیں اور ماء آخر میں اس میں مغز بادیان داخل کر کے پکائیں۔

ورم اگر صفراوی ہو تو خیار شنبر سات تولہ، آب انار ترش مصفیٰ پاؤ سیر، گلاب آدھ پاؤ، شیر خشت و گلقند ہر ایک چار تولہ، سب کو حل چھان کر اس کے ساتھ دو ماشہ سقمونیا مشوی آب تمر ہندی میں ملا کر کھلائیں، شربت بزوری، شربت بنفشہ، شربت ورد مکرر، آب تمر ہندی و قند اور گلقند و گلاب، عرق بادیان کے ساتھ استعمال کرنا بھی سود مند ہے۔

ورم اگر بلغمی ہو تو ابتداء ہی سے ایسی دوائیں دیں جن میں تحلیل کی قوت ہو، بلغم کا تنقیہ کرنے والا حقنہ استعمال کرنا اور معجون ترید کھلانا بھی مفید ہے، آب سرد اور مغلظات، بالخصوص کدو اور خیار وغیرہ سے پرہیز کریں اور حسب حاجت ان تدابیر سے کام لیں جو قولنج بلغمی کے لئے لکھی گئی ہیں اور جو اندرونی اعضاء کے بارد ورموں کے لئے معمول ہیں۔

اگر ورم سوداوی صلب ہو تو چربی مرغ اور کاسر نفخ روغنوں اور دواؤں سے حقنہ مرتب کر کے عمل دیں، ملین خاکش کے مطبوخ سے آبزن

کریں، مطبوخ افتیمون پلائیں اور غذاء میں روغن خوب دے دیں؛ باقی تدابیر صلب کے ورم صلب کے مطابق اختیار کریں، قولنج ورمی کی یہ قسم نہایت مشکل سے علاج قبول کرتی ہے جیسا کہ نفیس کبیر میں لکھا ہے اکثر مہلک ثابت ہوتی ہے۔

اگر قولنج کا سبب ورم حار ہو اور مریض کی قوت، عمر اور دوسری شرائط اجازت دیں یا ان کی وجہ سے ضروری ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں پس اگر ورم اتنا زیادہ ہو کہ اس کے ساتھ گردے شریک ہو جائیں اور پیشاب بند ہو جائے تو باسلیق کے بعد صافن کی فصد بھی کھولیں ——— اس کے علاج کی ابتداء بارد رطب اشیاء مثلاً ماء الخیار اور لعاب اسپغول وغیرہ سے کریں مگر کدو کسی شکل میں نہ دیں کیونکہ یہ امراض امعاء میں بالخاصیت مضر ہے ——— اسپغول سوا تولہ روغن گل ڈھائی تولہ دونوں کو پانچ تولہ پانی میں خوب مخلوط کر کے پلائیں تاکہ طبیعت نرم ہو اس مقصد کے لئے آب انارین، آب برگ خطمی، آب کاسنی، آب عنب الثعلب وغیرہ میں شیرخشت اور خیار شنبر داخل کر کے پلانا بھی مفید ہے، اگر اس صورت میں حقنے کی حاجت ہو تو ماء الشعیر میں قدرے خیار شنبر و شیرخشت داخل کر کے عمل دیں یا ماء الشعیر کے ساتھ سپستان و بنفشہ پکا کر عمل دیں اور سب سے بہتر یہ ہے کہ ماء الشعیر میں آب عنب الثعلب اور آب کاکنج ملا کر استعمال کریں ——— گاہے صفراء کے غلبہ کے باعث سقمونیا اور صبر سے جدا جدا اسہال لانے کی حاجت ہوتی ہے اور اس کے بعد تبرید و ترطیب اور ورم کے مطابق علاج کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے ——— اگر ورم بارد ہو جو شاذ و نادر ہوتا ہے تو اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ روغن غار و روغن زیتون ایک ایک حصہ میں ایک حصہ چربی بط پگھلا کر مالش کریں۔ (شیخ)

قولنج ورمی میں کوئی مسہل دوا دینے میں جلدی نہ کریں، جیسا کہ بہت سے اطباء کیا کرتے ہیں، کیونکہ اس سے مریض بسا اوقات ہلاک ہو جاتا ہے، اور اگر ہلاک نہ ہو تو ایلاؤس میں مبتلا ہو جاتا ہے، قولنج کی اس قسم کا صحیح علاج یہ ہے کہ پہلے باسلیق کی فصد کھولیں اور پیشاب بند ہو تو اس کے بعد صافن کی فصد کھولیں اور اس حد تک خون خارج کریں کہ قوت ضعیف نہ ہونے پائے؛ علاوہ ازیں سرد و تر اشیاء پلائیں اور طبیعت کی تلیین کے لئے آب انارین وغیرہ روغن بادام کے ساتھ دیں اور مناسب حقنوں سے کام لیں، اگر صفراء کی کثرت ہو تو قدرے سقمونیا آب کاسنی سبز و خیار شنبر میں حل کر کے دیں، بعد ازاں اگر حاجت ہو تو اس میں تربد کا اضافہ کریں۔ طبیعت کی تلیین کے لئے صوق بنفشہ استعمال کرانا بھی مفید ہے۔ (ایلاقی و جرجانی)

اگر ورم صلب ہو اور قارورہ سبزی مائل سفید ہو تو ماء الشعیر سادہ پلانے کا التزام

کریں اور آب چقندر روغن بیدانجیر و روغن خیری کا عمل دیں اور مقام ورم پر یہ ضماد لگائیں ـــــ برگ ریحان، برگ کاسنی، دونوں کو باریک کرکے روغن کنجد میں پکائیں اور نرم ہو جائے تو قدرے خطمی ملا کر وقتاً فوقتاً ضماد کریں اور جب راستہ کھل جائے تو روغن خیری، روغن سداب و روغن قیبت کے مانند عمل روغنوں کو عمل دیں بعد ازاں حب سکبینج اور حب منتن قلیل خوراک میں استعمال کرائیں ـــــ قولنج ورمی کی اس قسم کے علاج میں بھی اکثر اطباء غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کے ساتھ اکثر متلی اور ابکائیوں کی شکایت ہوتی ہے چنانچہ اطباء براز نہ خارج ہونے اور ان شکایتوں کے موجود ہونے کے باعث قولنج کا عام علاج شروع کر دیتے ہیں یعنی گرم دوائیں اور تیز قسم کے حقنے تجویز کرتے ہیں، جس سے ورم میں اضافہ ہو جاتا ہے اور بسا اوقات مریض ہلاک ہو جاتا ہے اس لئے طبیب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ باب نہایت غور و خوض اور تامل و احتیاط کا محتاج ہے۔ (رسالہ جامع)

قولنج التوائی و فتقی

اگر قولنج آنت کے التواء اور اس میں پیچ پڑ جانے سے پیدا ہو تو مریض کو نرم بستر پر پشت کے بل لٹائیں اور نہایت نرمی و اعتدال کے ساتھ اس کے شکم کی مالش کریں، اسی طرح پشت اور کمر کی بھی نرم مالش کریں، دونوں پنڈلیاں نرم باندھ دیں اور اس کے ہاتھ پاؤں اٹھا کر اچھی طرح جنبش دیں تاکہ رودہ میں جنبش ہو اور وہ اپنی جگہ آ جائے، اس تدبیر سے اگر درد ساکن ہو جائے تو حریرہ اور مرغ شوربا دیں۔ مگر درد بدستور موجود ہو تو کوئی چیز نہ کھلائیں ـــــ اگر رودہ اپنی جگہ واپس نہ جائے تو تین تولہ سے چھ تولہ تک سیماب زندہ مغسول حلق سے اتار دیں اور مریض کو چند قدم چلنے کو کہیں اور اسی حالت میں شکم، کمر اور پشت اوپر سے نیچے کی طرف ملیں تاکہ سیماب نیچے اترے اور آنت کی ہیئت کو درست کر دے، سیماب پلانے سے پہلے روغنی حریرہ دیں اور اس کے اوپر ایک پیالہ مرغ کا روغن شوربا پلائیں، اس کے بعد فوراً سیماب دیں اور سیماب کو حلق سے اتار نے اور آنت کے درست ہونے کے بعد بھی چند روز تک حریرہ اور روغن شوربے پر اکتفا کریں ـــــ اگر سیماب خارج نہ ہو اور شکم میں رک کر گرانی اور درد زیادہ کر دے تو بیمار کو تھوڑی دیر سرنگوں رکھیں تاکہ سیماب حلق کی راہ سے خارج ہو جائے یا ہر پہلو پر لٹائیں اور ہر طرف سے حرکت دینے کے بعد آہستہ آہستہ چلنے کو کہیں، کیونکہ اس تدبیر سے بھی سیماب خارج ہو جاتا ہے۔

اگر قولنج فتقی ہو تو بیمار پشت پر سو کر موضع فتق پر ہاتھ رکھے اور زور لگا کر آنت کو اندر کھینچے، اگر اس تدبیر سے آنت واپس نہ جائے تو دو شخص مریض کے

ہاتھ پاؤں پکڑ کر اٹھائیں تاکہ اس کی پشت ٹیڑھی ہو جائے اور شکم قعر میں چلا جائے، اس کے بعد مریض کو اسی شکل میں جنبش دیں اور مقام فتق کو ہاتھ سے دباتے جائیں اور آنت کے واپس جانے کے بعد اس جگہ کو مضبوط باندھ دیں اور مریض کو اسی شکل میں سلا دیں۔

اگر فتق کے مریض کی آنت خالی ہو اور اسی صورت میں اتر آئے تو باسانی اپنی جگہ واپس چلی جاتی ہے لیکن اگر آنت پُر ہو تو آسانی سے واپس نہیں جاتی چنانچہ یہ صورت پیش آئے تو بہتر یہ ہے کہ پہلے تیز قسم کا شیاف رکھیں تاکہ آنت خالی ہو جائے اور فضلہ خارج ہو، بعد ازاں مذکورہ بالا تدبیر اختیار کریں، اگر پہلے قے کرانے کے بعد شیاف رکھیں تو آنت بہت جلد خالی ہو جاتی ہے اور آسانی سے اپنی جگہ واپس چلی جاتی ہے۔ اگر تمام بدن میں امتلاء ہو تو بہتر یہی ہے کہ پہلے قے کرائیں اس کے بعد شیاف رکھیں ـــــ اگر ان تدابیر سے آنت اپنی جگہ واپس نہ ہو تو بیمار کو حمام میں لیجائیں اور اس پر بکثرت گرم پانی ڈالیں بعد ازاں بدستور اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر جنبش دیں یا بستر پر اس طرح سلائیں کہ اس کے سر کے نیچے بھی بلند تکیہ ہو اور سرین کے نیچے بھی اور اسی حالت پر دیر تک رکھیں ـــــ آنت کے اپنی جگہ واپس آجانے کے بعد بھی اگر قولنج کا درد موجود ہو اور دوسرے عوارض اپنی حالت پہ ہوں تو قولنج اور اس کے عوارض کی تدبیر اختیار کریں، بالخصوص ان تدابیر سے کام لیں جو قولنج ریحی و ثفلی میں لکھی گئی ہیں اور فتق کی بقیہ تدابیر کے لئے اس کے باب کی طرف رجوع کریں۔

قولنج صفراوی

حق تو یہ ہے کہ اس مرض کو مغص کے باب میں شمار کیا جائے، کیونکہ صفرا سدہ پیدا کئے بغیر اپنی کیفیت سے بذات خود درد کا باعث ہوا کرتا ہے، لیکن اس مرض کو قولنج کے باب میں بیان کرنے کا رواج ہو گیا ہے اور ہم بھی کچھ اس روایت کے اتباع میں اور کچھ اس خیال سے کہ یہ بھی معاء قولون کے اوجاع میں سے ہے اس مرض کو باب قولنج میں مندرج کرتے ہیں ـــــ بعض اطباء اس مرض کے علاج میں نہایت سخت غلطی کرتے ہیں اور ملطف و مسخن اشیاء کا استعمال کر کے بسا اوقات مریض کو ہلاک کر دیتے ہیں ـــــ اگر غلطہ آنت کی فضا میں موجود ہو، اور اس کے جرم میں تشرب نہ ہو تو اس کا سہل علاج یہ ہے کہ مزاج اور اخلاط کی تعدیل کریں اور اس کے لئے اکثر بارد و رطب غذائیں استعمال کرنا کافی ہوتا ہے، مثلاً آلو بخارا اور مشمش استعمال کرائیں یا ضرورت محسوس ہو تو ترنجبین و شیرخشت کے ساتھ فلوس یا بنفشہ، شربت بنفشہ پلائیں یا قدرے سقمونیا جلاب اور قرص بنفشہ سے کام لیں ہوگا ہے شیرہ

قرطم کے ساتھ ، یعنی کھلانے یا غذا سے پہلے زیتون الماء استعمال کرنے یا چقندر مطبوخ ، روغن زیتون و مری کے ساتھ تناول کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور گاہے حقنوں کی حاجت ہوا کرتی ہے چنانچہ آب لبلاب ، بورق ، بنفشہ ، آب کاسنی و روغن بنفشہ یا ماء الشعیر ، روغن بنفشہ و بورق سے حقنہ مرتب کرکے عمل دیتے ہیں —— اور اگر خلط جرم امعاء میں متشرب ہو تو اس کے لئے ایارج فیقرا سب سے زیادہ مفید ہے یا حب صبر کے ساتھ سقمونیا استعمال کریں اور خار خسک ، برگ چقندر ، حلبہ ، قرطم ، بیخ بادیان ، تخم خربزہ کوفتہ ، سپستان ، ترنجبین ہر ایک بقدر حاجت لے کر بدستور جوش دیں اور صاف کرکے اس میں مرا تین تولہ ، شکر سرخ تین تولہ ، صبر و بورق ہر ایک ساڑھے چار ماشہ داخل کرکے عمل دیں —— مخدرات کا استعمال قولنج صفراوی میں زیادہ موافق ہے کیونکہ اس سے درد کی تسکین کے علاوہ گاہے درد پیدا کرنے والے مادہ کی تیزی ٹوٹ جاتی ہے اور اس کی اصلاح ہوتی ہے ۔ (شیخ)

غذا میں فربہ مرغی کا مرغن شوربا ، روغن بادام شیریں ، پالک ، بتھوا ، چقندر ، لبلاب ، خبازی اور بیضہ نیم برشت دیں ، انار شیریں چوسنے کو کہیں اور شربت نیلوفر و شربت بنفشہ وغیرہ پلائیں ۔ (صاحب کامل)

اگر درد کے ساتھ بخار بھی ہو تو آب کاسنی مروق میں مغز خیار شنبر حل کرکے پلائیں یا شربت بنفشہ دیں اور غذا میں پالک روغن بادام کے ساتھ پکا کر دیں اور ہلکا حقنہ استعمال کریں ۔ (ابو سہل)

خلط حار سے پیدا ہونے والے قولنج کا علاج یہ ہے کہ مطبوخ ہلیلہ اور آلو بخارا ، تمر ہندی و خیار شنبر پلائیں —— ٹب میں کپڑا تر کرکے شکم پر رکھیں اور ہلکا حقنہ مرتب کرکے عمل دیں —— اگر التہاب و سوزش بہت زیادہ ہو تو شربت بنفشہ کے ساتھ ماء الشعیر اور بعد لعاب پلائیں ، انار شیریں چوسنے کو کہیں بعد ازاں سکنجبین استعمال کرائیں اور شربت نیلوفر کے ساتھ آب تمر ہندی دیں اور ان تدابیر سے جب تسکین ہو جائے تو غذا میں پالک نرم پکا کر کھلائیں اور آخر میں مرغ کا شوربا مغز نان میدہ و روغن بادام کے ساتھ دیں ۔ (سعید)

قولنج سوداوی

اگر مزاج میں حرارت نہ ہو تو اس کا علاج قولنج بلغمی کے مطابق کریں ، مگر احتراق حرارت ، گرم دوائیں استعمال کرنے کی اجازت نہ دے تو ان تدابیر سے کام لیں جو قولنج صفراوی کے لئے بیان کی گئی ہیں اور نضج حاصل ہونے کے بعد سوداء کے مسہل سے تنقیہ کریں ، سفوف لاجورد اور شربت مسہل کے ساتھ ماء الجبن کا استعمال اس باب میں مجرب ہے —— تنقیہ

کے بعد تعدیل کے لئے مصطگی ولاجورد سودہ ہر ایک ایک ماشہ خمیرہ ابریشم میں ملا کر کھلائیں۔

اگر حقنوں کی حاجت محسوس ہو، تو ان میں بسفائج، افتیمون اور اسطوخودوس داخل کریں اور اس میں حجر ارمنی ملا کر یا لاجورد غبار کے مانند باریک کر کے اس پر چھڑک کر عمل دیں ــــــ حرمل، صعتر و پودینہ، مرکب ہیں پکا کر شکم پر ضماد کریں اور اسی سے تکمید کریں ــــــ صحت کی حالت میں اس کی تدبیر یہ ہے کہ مرغن شوربے اور شیریں شربت استعمال کرائیں اور ترطیب کی تدابیر اختیار کریں۔

قولنج مرکب

یہ قولنج غلیظ اخلاط اور غلیظ ریاح سے مرکب ہوتا ہے اور بصورت نہایت ردی اور سخت تکلیف دہ ہوتی ہے اور مستحکم ہونے کے بعد فی الفور ہلاک کر دیتی ہے ــــــ متقدمین نے قولنج کی اس قسم کا نام خناق معوی رکھا ہے کیونکہ اس میں مریض گھٹ کر جان دیتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے غذا بند کر دیں اور صرف بوڑھے مرغ کے شوربے پر اکتفا کریں، ماء البزور کے ساتھ گلقند پلائیں، نکاہے گا ہے آب گرم سے تکمید کریں اور بعض اوقات آبزن میں بٹھائیں اور دو روز گزر جائیں تو ایسے حقنے سے جس میں روغن غالب ہو ایک دو دفعہ عمل دیں، اگر اس سے سدے کھلنے لگیں تو حقنہ کو صموغ سے تیز کریں اور شکر سرخ، روغن بیدانجیر و بورق سے قوی بنائیں۔ جب اس تدبیر سے ریاح خارج ہونے لگے اور درد اور رطوبتوں میں کمی ہو جائے تو حب منتن کی ایک خوراک دے کر ایک روز راحت دیں، اگر حالت کے مطابق تکمید ضروری معلوم ہو تو نمک اور باجرہ یا آب گرم سے تکمید کریں۔

جب مذکورہ استعمال کرانے کے بعد اگر عوارض اور درد کسی حد تک باقی ہوں تو جوارش تمری استعمال کرائیں، اگر رطوبت کا غلبہ محسوس ہو اور جو کچھ خارج ہو اس میں ثقل و ریاح کی بہ نسبت رطوبت زیادہ ہو، تو تھوڑے ایارج ماء الاصول کے ساتھ دیں اور آبزن و فرزجہ سے کام لیں بعد ازاں ان حقنوں سے عمل دیں جو قولنج بلغمی میں لکھے گئے ہیں، اس کے بعد جب آنتیں پاک ہو جائیں اور حقنہ سے جو کچھ خارج ہو اس کے ساتھ کوئی چیز مخلوط نہ ہو، تو ایک دو دفعہ روغن زیتون اور آب گرم سے عمل دینے کے بعد ایارج کے ساتھ ماء الاصول پلائیں بعد ازاں اس حقنہ میں تھوڑے شحم حنظل و قنطوریون زیادہ کریں ــــــ مرض زائل ہونے کے بعد اگر کچھ درد باقی رہے اور مزاج متحمل ہو تو تھوڑی شراب پلائیں ــــــ اس مرض کے بعد اکثر یرقان کے مشابہ حالت پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ اس صورت میں جگر اور طحال کی طرف توجہ کریں ان شاء اللہ۔

مناسب ضماد لگائیں اور ماء الشعیر پلائیں۔

قولنج وبائی

بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ وبائی طور پر قولنج پیدا ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس میں یک وقت بہت سے لوگ مبتلا ہوتے ہیں، قولنج کی اس قسم میں خشکی اور التہاب و سوزش بہت زیادہ ہوتی ہے، اس کے ساتھ خفقان بھی ہوتا ہے، منہ سے بدبو آتی ہے، درد بشدت شدید قسم کا ہوتا ہے اور وبا کے دوسرے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور بسا اوقات مریض ایک دو گھنٹے کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے ——— اس کی تدبیر یہ ہے کہ چوزہ مرغ کا روغن شوربا آبکامہ اور سرکہ کے ساتھ پلائیں، یا آدھ سیر شیر گاؤ یا پانچ تولہ روغن بادام داخل کر کے دیں، خیر خشت کے ساتھ نقوع آلو اور آدھ سیر شیر گاؤ میں سات تولہ قند سفید حل کر کے پلانا بھی مفید ہے ——— طبیعت کے کھلنے کے بعد قولنج کی رعایت کے ساتھ وبائی تدابیر اختیار کریں، بقیہ علاج حسب حاجت قولنج صفراوی کی بحث سے اخذ کریں۔

قولنج عرضی

اگر قولنج، جگر یا طحال یا حجاب یا گردہ و مثانہ کے ورم یا سنگ گردہ سے عارض ہو تو ان تدابیر سے کام لیں جو ان امراض کی بحث میں اپنی اپنی جگہ بیان کی گئی ہیں۔

ایلاؤس

ایلاؤس سریانی لفظ ہے، اور بقراط کے قول کے مطابق اس کے معنی پناہ بخدا کے ہیں ——— ایلاؤس اس شدید قسم کے درد کو کہتے ہیں جو امعاء دقاق میں ہوتا ہے، یہ ایک حاد اور نہایت ردی مرض ہے اور خواہ کسی سبب سے ہو درد کی شدت سے اکثر مہلک ثابت ہوتا ہے، بالخصوص جب قے کے ساتھ براز خارج ہو اور بدن سے بدبو آنے لگے تو مریض کے بچنے کی امید نہیں ہوتی ——— اکثر اطباء کے نزدیک یہ مرض بھی قولنج ہی کی ایک قسم ہے جو امعاء دقاق میں عارض ہوتا ہے۔

جالینوس نے لکھا ہے کہ میں نے بہت سے لوگوں کو اس مرض میں مبتلا ہوتے دیکھا ہے لیکن کسی کو اس سے بچتے نہیں دیکھا، یہ مرض انہیں اسباب سے ہوتا ہے جن سے قولنج پیدا ہوا کرتا ہے، گاہے ابتدا ہی سے بذات خود عارض ہوتا ہے اور گاہے قولنج اس مرض میں منتقل ہو جاتا ہے، ایلاؤس کا علاج اس لئے دشوار ہے کہ کھانے کی دوائیں اندر رک نہیں سکتیں اور حقنہ و شیاف کا اثر مقام مرض یعنی امعاء دقاق تک نہیں پہنچ سکتا۔

اس مرض کا سبب یا سوءِ مزاج حار یابس یا سوءِ مزاج بارد یابس مادی یا غیر مادی ہوتا ہے، یا امعاء دقاق کا ورم اس کا سبب ہوتا ہے جس سے ثفل کی گزرگاہ تنگ ہو جاتی ہے، یا اس کا سبب ریاح ہوتی ہے جو آنتوں کے طبقات میں بند ہو جاتی ہے، یا اس کا سبب آنت کا التواء اور اپنی جگہ سے اس کا ہٹنا اور صفاق شکم کا پھٹنا ہوتا ہے، یا اس کا سبب خشک براز یا غلیظ اور لیسدار خلط ہوتی ہے جو امعاء دقاق میں رک کر سدہ پیدا کر دیتی ہے، بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ صفراء کی قلیل مقدار امعاء دقاق میں آ جاتی ہے جس سے ثفل خشک ہو جاتا ہے، لیکن صفراء کی قلتِ مقدار کے باعث یہ ثفل دفع نہیں ہو سکتا، اسی طرح یہ مرض اکثر خشک اور قابض غذاؤں سے بھی پیدا ہو جاتا ہے اور بسا اوقات ایسی ناموافق دواؤں سے بھی عارض ہوتا ہے جو بغایت گرم یا نہایت سرد ہوں اور سمی اثر رکھتی ہوں۔ ان اسباب کے علاوہ یہ مرض فاقوں سے یا زہر کھا لینے سے بھی پیدا ہوتا ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ ایلاؤس قولنج کے مانند ہوتا ہے، فرق صرف یہ ہے کہ یہ امعاء دقاق میں عارض ہوتا ہے، اس کے اسباب بھی بالعموم وہی ہوتے ہیں جو قولنج کے ہوں گے، آنت کی قوت ماسکہ بڑھ جانے سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

طریق تشخیص ایلاؤس کی خاص علامتیں یہ ہیں کہ نہایت شدید درد ناف کے اوپر محسوس ہوتا ہے، مبرز سے کوئی چیز خارج نہیں ہوتی، حقنہ سے چنداں نفع نہیں پہنچتا، براز گاہے اوپر کی راہ سے دفع ہوتا ہے اور قے میں براز و کرم خارج ہوتے ہیں، مریض کے منہ سے اور ڈکار سے بدبو آتی ہے بلکہ گاہے اس کے تمام بدن سے بدبو آتی ہے اور جب یہ علامتیں ظاہر ہو جائیں تو ایلاؤس میں کوئی شک و شبہ نہیں رہ جاتا —— جو چیزیں نیچے کی راہ سے خارج ہوتی ہیں ان کا بند ہو جانا اس مرض میں ضروری ہے، لیکن ان کا قے کے ساتھ خارج ہونا لازم نہیں بلکہ یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ حالت نہایت خراب ہو جائے، البتہ متلی، ابکائی اور قے کی شکایت اس مرض میں قولنج کی بہ نسبت زیادہ ہوا کرتی ہے، کیونکہ اس میں مادۂ مرض معدہ کے قریبی آنت میں موجود ہوتا ہے، اسی طرح بے چینی، خفقان، غشی، بے خوابی، ہاتھ پاؤں کی سردی، ضعفِ نبض اور سقوطِ قوت یہ تمام عوارض ایلاؤس میں قولنج کی بہ نسبت زیادہ شدید ہوتے ہیں —— اس مرض کی بلغمی و ثفلی قسم میں درد قولنج بلغمی و ثفلی سے بھی زیادہ ہوتی ہے، گاہے اس میں آنکھوں کا تہیج قولنج کی نسبت سے زیادہ ہوتا ہے اور قارورہ اس مرض میں عام طور سے فتنقی ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا علامات سے جب یہ مرض تشخیص ہو جائے تو اس کے اقسام

کی تشخیص اسی طریقہ سے کریں جو قولنج کی بحث میں لکھا گیا ہے۔ علاوہ بریں اگر اس مرض کی ابتداء ہی میں استرخاء اور خفقان زیادہ ہو اور اس کی کوئی وجہ ظاہر نہ ہو تو اس کا سبب زہر تناول کرنا ہوگا، اور اگر براز میں صلابت زیادہ ہو، قے میں جلد ہی براز خارج ہونے لگے مگر بخار نہ ہو اور قوت زیادہ ساقط نہ ہو تو اس کا سبب امعاء قوت ماسکہ کی شدت و زیادتی ہوگی۔

اس مرض کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے سبب کو دفع کرنے کی کوشش کریں اور چونکہ قولنج اور اس مرض کے اسباب میں فرق نہیں ہوتا، اسلئے اس کا علاج بھی حسب سبب قولنج کے اقسام کے مطابق کریں: ایلاؤس بلغمی و ریحی میں شراب خالص گرم کرکے تھوڑی تھوڑی پلانا مفید ہے۔ اسی طرح سقمونیا: مقل ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، عصارہ تو ماشہ، سب کی گولیاں بنا کر اس میں سے سات گولی کھلانا بھی سود مند ہے اور قرص ایلاؤس کا استعمال بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔

اگر اس مرض کا سبب **آنت کا التواء** ہو، تو مریض کو سیدھا بٹھا کر ہاتھ سے آنتوں کی مالش کریں، تاکہ وہ اپنی جگہ آ جائے اور آب عنب الثعلب، آب بارتنگ و آب خیار شنبر کے ساتھ شراب ریحانی پلائیں اور ہلکا حقنہ دیں؛ غذا میں نرم چیزیں اور روغن کنجد میں بنے ہوئے حریرے کھلائیں؛ دس انگشت لمبے شیاف بنا کر ان کے سرے پر زہرہ گاؤ طلا کرکے یکے بعد دیگرے رکھیں اور اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو رصاص کی گولیاں نگلنے کو دیں اور منفاخ (آلہ نفخ یا پھکنی) سے مبرز میں ہوا داخل کرکے اسی وقت حقنہ دیں ۔۔۔ اگر قے کسی تدبیر سے بند نہ ہو تو شیشہ حجامت یا آگ والی سنگیاں معدہ پر لگا کر کوئی دوا دیں تاکہ وہ ہضم ہو جائے اور تنقیہ کے لئے بارانجبین پلائیں، اجارش سفرجل مسہل تو ماشہ، معجون طین علوی خان تین ماشہ، دونوں کو ایک پیالہ دوغ گاؤ ترش اور عرق کیوڑہ و گلاب ہر ایک پانچ تولہ میں ملا کر ڈیڑھ تولہ روغن بادام داخل کرکے معدہ پر آتشیں محجمہ لگانے کے بعد دینا مفید ہے، کیونکہ اس صورت میں یہ دوا ضرور ہضم ہو جاتی ہے، اور اس سے دو تین اجابتیں ہو جاتی ہیں؛ جس وقت بھی قے کے ساتھ براز خارج ہو یہ تدبیر اختیار کریں۔ یا صبح، دوپہر و شام کو اس پر چند روز عمل کرتے رہیں اور غذا میں خرطین کا شوربا دیتے رہیں، اس سے دو تین ہفتہ میں صحت حاصل ہو جاتی ہے۔

اگر ایلاؤس کا سبب **ورم حار** ہو تو علاج کی ابتداء فصد سے کریں۔ بعد ازاں آب عنب الثعلب، آب کاسنی و آب لبلاب، روغن بادام شیریں دفلوس

خیار شنبر کے ساتھ دیں اور گل سرخ، صندل، فوفل، ایشان، ایشا، آرد جو، آس، نغام ورم پر ضماد کریں اور اگر ورم باساحت ہو، تو روغن بید انجیر، ماءالاصول و خیار شنبر کے ساتھ پلائیں اور بابونہ، اکلیل الملک، برگ کرنب، برگ غار، حلبہ و تخم کتان ضماد کریں — اگر اس مرض کا باعث **غلیظ بلغمی خلط** ہو تو حب صبر و مصطگی اور حب سکبینج کھلانے کے بعد روغن بید انجیر ایارج کے ساتھ یا روغن کلکلانج ماءالاصول کے ساتھ پلائیں — اگر اس کا سبب **ثفل کی صلابت و خشکی** ہو تو پہلے ملین حقنہ استعمال کریں بعد ازاں حاد عمل دیں اور مریض کو بابونہ، اکلیل الملک، کرنب و شبت کے مطبوخ میں بٹھائیں۔ اگر تہوع کی زیادتی سے معدہ میں کوئی غذا نہ ٹھہرے تو زیرہ سیاہ و سماق، شراب ریحانی یا شربت انار منعنع کے ساتھ استعمال کرائیں۔

ایلاؤس کا علاج تقریباً قولنج کے مانند ہے، فرق صرف یہ ہے کہ ایلاؤس میں زیادہ قوی تدابیر کی ضرورت ہوتی ہے اور اس میں مشروبات زیادہ نافع ہیں، لیکن حقنوں کا استعمال بھی ضروری ہوتا ہے کیونکہ جو دوا اوپر سے دی جائے اور وہ خارج نہ ہو تو نیچے سے حقنہ کرنا اس کا معین ثابت ہوتا ہے — کہا ہے اس مرض میں ردی اخلاط کے دفع نہ ہونے کے باعث یہ اخلاط بدن میں پھیل جاتے ہیں، اور ان سے تمام بدن میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور اس صورت میں اگر ان کا اخراج اسہال کے ذریعہ ممکن نہ ہو تو فصد کرنا ضروری ہے۔ ہاتھ پاؤں کی مالش کرنا ان تدابیر میں سے ہے جو ردی مواد کو اعضا کے اندر نفوذ کرنے سے روکتی ہیں — صفراوی اور شدید الحرارت ورمی ایلاؤس کے سوا اس مرض کی اکثر قسموں میں حرارت کی طرف مائل ملینات اور گرم لعاب روغن بید انجیر کے ساتھ استعمال کرنا مفید پڑتا ہے، اسی طرح مطبوخ شبت نمک و روغن زیتون کے ساتھ پلانا اور روغن زیتون گرم کر کے بدن پر ملنا سود مند ہے — ایلاؤس بلغمی کا علاج قولنج بلغمی کے مطابق کریں اور حب صبر، حب سکبینج و حب ایارج روغن بید انجیر کے ساتھ استعمال کرائیں، یعنی ان مواد کو اسفل کی طرف جذب کرنے کے لئے معتدل حقنہ استعمال کریں — ایلاؤس ریحی کا علاج قولنج ریحی کے مطابق کریں اور شکم کے بالائی حصہ میں بار بار سنگیاں لگوائیں کہا ہے مادہ کو مراق کی طرف جذب کرنے کے لئے مقام درد پر پچھنے لگانے کی ضرورت ہوتی ہے — ایلاؤس کا سبب اگر سوء مزاج سادہ ہو تو حسب دستور تبدیل مزاج کی کوشش کریں اور مادی ہو تو جیسا کہ قولنج میں لکھا گیا ہے، خلط غالب کے مطابق تنقیہ کریں — ایلاؤس ورمی حار و بارد کا علاج بھی قولنج ورمی حار و بارد کے مطابق کریں اور روغن بید انجیر، ماءالاصول یا خیار شنبر کے ساتھ پلائیں۔ ایلاؤس ورمی

بادہ کے لئے نہایت مناسب ہے ۔ اسی طرح ایلاؤس صفراوی، ایلاؤس الثقل و غنقی کا علاج بھی قولنج کی ان قسموں کے مانند کریں ——— اگر یہ مرض امعاء کی قوت ماسکہ کی ضعف سے ہو، تو اس کا علاج یہ ہے کہ مزلقات اور مرغن شوربے پلائیں، بعدازاں لطیف الحرارت مرطب حقنہ استعمال کریں ——— ایلاؤس ثقلی کا علاج ہلکے حقنے سے شروع کریں، بعدازاں بتدریج قوی قسم کے حقنے استعمال کریں۔ اس کے بعد مسہل پلائیں اور ایلاؤس ریحی کے علاج کی ابتداء آب گرم و روغن کنجد کے ذریعہ تنقیہ سے کریں ۔ (شیخ)

اگر مریض کی طاقت متحمل ہو سکے تو سب سے پہلے فلونیا استعمال کرائیں تا کہ حس مخدر ہو جائے اور علاج کی مہلت ملے مگر اس کے بعد علاج میں سستی نہ کریں ورنہ فلونیا سے قولنج کے مادہ میں اضافہ کا اندیشہ ہوتا ہے، چنانچہ جوارش شہریاران، جوارش فلافلی، جوارش سفرجلی مسہل یا جوارش تمری دو ڈھائی تولہ استعمال کرائیں یا سنا کی ڈیڑھ تولہ، بادر نجبویہ، بابونہ، ایسون ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، شکر سرخ تین تولہ، سب کو جوش دے کر صاف کرکے تین تولہ معجون خیار شنبر حل کرکے صبح کو پلائیں اور سہ پہر تک انتظار کریں اور اس سے اجابت نہ ہو تو سہ پہر کو یہ حقنہ استعمال کریں بابونہ، شبت، حلبہ، تخم کرفس، بادیان ہر ایک تین تولہ، انجیر خشک بیس دانہ، بیخ حنظل، جاؤشیر ہر ایک سات ماشہ، سب کو ڈھائی سیر پانی میں جوش دیں ۔ اور جب آدھ سیر رہ جائے تو صاف کرکے اس میں سے ایک پاؤ لے کر روغن بید انجیر یا روغن کنجد یا روغن زیتون تین تولہ، شہد ساڑھے چار تولہ، آب کامہ تین تولہ اور بورق و نمک طعام ہر ایک ساڑھے تین ماشہ داخل کرکے نیم گرم عمل دیں اور مریض کے شکم اور نواحی امعاء پر حسب ذیل روغن کی مالش کریں ——— آب سداب، آب کرفس ہر ایک پندرہ تولہ، زیرہ، نانخواہ، تخم کرفس ہر ایک ڈیڑھ تولہ، سب کو اس قدر پکائیں کہ ایک ثلث رہ جائے اور روغن زیتون یا روغن کنجد پاؤ سیر اس میں داخل کرکے نرم آگ پر اس قدر جوش دیں کہ پانی فنا ہو جائے ——— جب درد میں شدت ہو، غثیان اور صفراوی قے آئے، تو جوارش سفرجلی کھلائیں، جوارش شہریاران بھی اس مرض میں بغایت سودمند ہے، ایک روز غذا نہ دیں، بالخصوص غلیظ غذاؤں کو قطعاً پرہیز رکھیں، مریض کو بابونہ، شبت، اکلیل الملک، اذخر، تخم بید انجیر، صعتر، پودینہ و عنب الثعلب کے مطبوخ میں بٹھائیں ——— ترنجبین، بورہ ارمنی، صابون، ہر ایک سات ماشہ، سب کو مخلوط کرکے شیاف بنا کر رکھنا طبیعت کو کھولنے کے لئے نہایت مفید ہے ۔ (ابن الیاس)

روغن بیدانجیر قولنج میں پلانا اور اس کا عمل دینا بھی مفید ہے، اور ایلاؤس میں بھی سودمند ثابت ہوتا ہے، بالخصوص گرم لعابوں مثلاً لعاب تخم کتان، لعاب تخم حلبہ و تخم مرو کے ساتھ روغن بیدانجیر شامل کرکے عمل دینا مفید پڑتا ہے، اگر اس کے بعد بھی ریاح اور سردی کا غلبہ باقی ہو تو حقنہ کے روغن میں لہسن، نانخواہ و فلفل و شونیز و دیگر استعمال کریں ـــــ فتنین: ساڑھے تین ماشہ، تخم کرفس ساڑھے تین ماشہ، سلیخہ ساڑھے تین ماشہ، گلقند دو تولہ، سب کو جوش دے کر صاف کرکے پلانا مرض ایلاؤس میں مفید اور بارہا آزمودہ ہے ـــــ "اختیارات حاوی" کے مصنف نے لکھا ہے کہ خیار شنبر کا حقنہ قولنج اور ایلاؤس میں بجز ثفل کو خارج کرنے کے لئے نہایت بہتر ہے اسی طرح اس مقصد کے لئے چار ماشہ سے سات ماشہ تک ایلوا گولی بنا کر شربت انجیر کے ساتھ دینا بھی نہایت مفید ہے مگر احتباس بواسیر کا شبہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ ایلوا کے ساتھ قدرے سقمونیا شامل کریں، کیونکہ ایلوا دیر میں اسہال لاتا ہے اور سقمونیا بہت جلد اسہال لاتا ہے۔ اور دونوں کو مرکب کرنے سے تعدیل ہو جاتی ہے۔ (ذخیرہ)

قبض شکم

حصر یعنی قبض شکم کے اسباب وہی ہیں جو قولنج کے۔ مگر گاہے قبض دوسرے امراض مثلاً مراق، ریح، بواسیر اور ریاحیہ کے تابع ہوتا ہے۔

اس کا علاج بھی وہی ہے جو قولنج کا، چنانچہ سبب کے مطابق قولنج کی تدابیر میں سے کوئی خفیف تدبیر اختیار کریں۔ مثلاً اگر اس کا سبب ریاح کا غلبہ ہو تو ملین و کاسر ریاح دوائیں استعمال کریں ـــــ اگر قبض کا باعث امعاء کی حرارت و یبوست ہو تو سرد و مرطب و مزلق دوائیں دیں۔ ماء الجبن پلانا بھی اس کے لئے مفید ہے اور دو تین روز مرغ کا شوربا دینے کے بعد آدھ سیر شیر گاؤ میں دو تولہ ترنجبین اور دو ماشہ روغن بیدانجیر مرکب داخل کرکے پلانا رفع قبض کے لئے بغایت مؤثر ہے۔ اسی طرح معجون شین علوی خان سات ماشہ اور شربت دینار چار تولہ ایک پیالہ ماء الجبن کے ساتھ پلانا بھی سودمند ہے ـــــ اگر قبض کسی دوسرے مرض کے تابع ہو تو اس مرض کو زائل کرنے کی کوشش کریں اور رفع قبض کے لئے آگے جو دوائیں درج کی جا رہی ہیں ان میں سے مزاج کے مطابق کوئی دوا استعمال کریں۔

صاحب "ترویح الارواح" نے لکھا ہے کہ قبض قولنج سے عام ہے یعنی قولنج میں درد ہونا ضروری ہے اور قبض میں یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ درد ہو۔ قبض شکم اگر دوسرے مرض عادہ کے تابع نہ ہو تو اس کا علاج تقریباً قولنج کے مانند

ہوتا ہے، حسب ذیل دوا ان لوگوں کے لیے مفید ہے جو اکثر قبض میں مبتلا رہتے ہوں ــــ انجیر زرد، بنفشہ خشک، مویز منقی، اصل السوس ہر ایک ایک حصہ سب کو جوش دے کر صاف کر کے اس میں سے دس تولے کر اس میں ڈیڑھ تولہ مغز خیار شنبر مل چھان کر سات ماشہ روغن بادام داخل کر کے پلائیں، دو ہفتہ تک اس نسخہ کی مداومت کرنا قبض کا استیصال کر دیتا ہے۔ کبھی اس میں حالت کے مطابق بسفائج اور ترید زیادہ کرتے ہیں۔

بعض اطباء نے لکھا ہے کہ ہمیشہ قبض رہنا امراض سوداویہ میں سے ہے اور اس کے لیے سودا کا منضج پلائیں جس میں افتیمون و بسفائج وغیرہ داخل ہو اور بار بار مسہل دیں، اگر اس سے ضعف محسوس ہو تو چار پانچ روز فاصلہ دے کر پھر منضج و مسہل پلائیں، اور تنقیہ کے بعد مزاج کی تعدیل مقویات سے کریں۔ مثلاً خمیرہ مروارید، خمیرہ گاؤزبان جدوار، ابریشم علوی خاں، ماء اللحم یا عرق عنبر کے ساتھ دیں ــــ منضج کے دوران میں غذا میں مرغ کے مرغن شوربے کے ساتھ خمیری تنوری روٹی دیں یا قورمہ پلاؤ کھلائیں، لیکن مسہل سے ایک روز پہلے معمولی غذا پلاؤ بند کر کے مونگ کی کھچڑی مرغ کے شوربے کے ساتھ کھلائیں، اور مسہل کے بعد جب تک اس کا عمل جاری رہے پانی کے بجائے عرق گاؤزبان یا بادیان پلائیں ــــ اطریفل مشہترہ علوی خان اور اسی طرح ان کی معجون ملین اخراج سودا اور دفع قبض کے لیے بغایت مفید و مجرب ہے۔

کبھی بچوں میں غلبہ رطوبت کے سبب سے جس سے قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں، امعاء پر صفرا کا انصباب نہ ہونے کے باعث قبض ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بخار نہ ہو تو تھوڑا سا مرہم زہرہ گاؤ کے ساتھ ناف پر طلاء کریں یا شمع یا روغن زیتون آب گرم میں ملا کر شکم پر ملیں اور ہاتھ کو آہستہ آہستہ مالش کرتے ہوئے معدہ سے ناف کی طرف کھینچتے رہیں، صابون یا نمک کا شیاف رکھنا یا پودینہ و بیخ سوسن باریک کر کے شہد ملا کر شیاف کرنا بچوں کا قبض رفع کرنے کے لیے [illegible] ــــ اگر قبض کے ساتھ بخار بھی ہو تو ترنجبین، شکر سرخ ہر ایک ایک حصہ خطمی، صابون، نمک، بادام ہر ایک دو حصہ بدستور شیاف بنا کر رکھیں، گل بنفشہ سانڈ سے دس ماشہ، گل خطمی سات ماشہ، برگ سناء مکی ڈیڑھ تولہ، نمک سنگ سانڈ تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر دو تولہ مغز خیار شنبر ملا کر شیاف بنا کر استعمال کریں، مغز فلوس خیار شنبر گلاب میں حل کر کے شیاف کرنا بھی مفید ہے، اور اگر بخار نہ ہو تو حسب ضرورت مزاج کی رعایت کے ساتھ ملین مشروبات سے تنقیہ کریں۔

روغن بادام کے ساتھ شربت بنفشہ پینا قبض کو زائل کرتا ہے ؛ قبض اور امعاء کی یبوست رفع کرنے کے لیے روزانہ چھ ماشہ اسپغول مسلم کھانا بھی مفید ہے۔ انجیر، مویز اور مغز بادام کھانا بھی ملین طبع ہے، بنفشہ کوٹ چھان کر ہموزن شکر ملا کر شب کو سوتے وقت آب گرم کے ساتھ کھانا طبیعت کی تلیین کرتا ہے؛ اسی طرح سفوف بادیان بھی تلیین کے لیے سودمند ہے اور دو تین ماشہ مصطگی ہموزن شکر ملا کر آب گرم کے ساتھ کھانا طبیعت کی تلیین اور معدہ کی تقویت کے لیے مفید ہے ——— گل بنفشہ، بادیان ہر ایک چھ ماشہ، تخم فرطم کوفتہ ایک تولہ، انجیر زرد چار دانہ، سب کو جوش دے کر گلقند یا ترنجبین یا شربت دینار یا شربت بزوری معتدل دو چار دو تولہ داخل کر کے پینا دائمی قبض کے لئے نافع ہے ——— گل سرخ و بنفشہ ہر ایک ایک تولہ، قند سفید دو تولہ، سب کو سفوف کر کے چھ ماشہ سے نو ماشہ تک شب کو سوتے وقت کھانا دافع قبض ہے۔

حب غاریقون، سفوف ملین، معجون ملین، معجون انجیر، حب ملین، حب مقل، حب مبارک، مربا، فلوس خیار شنبر اور جو دوائیں ضعف ہضم میں معمول ہیں ان میں کی اکثر تلیین طبیعت کے لئے مفید ہیں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ ثفل کے شکم میں دیر تک رکنے یا جلد خارج ہو جانے کا تعلق یا خود غذا کی نوعیت سے ہوتا ہے مثلاً قابض یا عفص (کسیلی) یا غلیظ و لزج (لیسدار) غذا شکم میں دیر تک ٹھہرتی ہے اور اس کے مقابلہ میں نرم اور لزج و سیال غذا جلد خارج ہو جاتی ہے، یا اس کا تعلق قوت سے ہوتا ہے، چنانچہ اگر قوت دافعہ قوی ہو تو وہ ثفل کو جلد دفع کر دیتی ہے اور ضعیف ہو تو اس پر قادر نہیں ہوتی، یا شکم کے عضلات اگر قوی ہوں تو شکم بخوبی پاک ہو جاتا ہے ورنہ ثفل رک جاتا ہے، اسی طرح امعاء کی حس قوی ہونے کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ ثفل دیر تک رکا رہے اور حس کے ضعیف ہونے کا اقتضاء یہ ہے کہ وہ جلد دفع ہو جائے، مزاج کی قوت و ضعف کو بھی اس میں دخل ہے، چنانچہ حار و بارد دونوں مزاج حابس ہیں۔ ——— قبض کے علاج میں ضروری ہے کہ مذکورۂ بالا اسباب کو مدنظر رکھیں اور سبب کے مطابق تدبیر اختیار کریں۔

براز کی مقدار کی کمی زیادتی شیخ کے قول کے مطابق غذا کی کمیت و کیفیت اور اس چیز کی حالت سے متعلق ہے جو جگر کی طرف دفع ہوتی ہے؛ چنانچہ غذا نہایت رطب ہو اور اس پر پانی پی لیا جائے تو براز کی مقدار زیادہ ہوگی اور اس کے برعکس ہو تو براز کی مقدار کم ہوگی، اور اگر غذا کا خلاصہ جگر کی طرف

بکثرت مندفع ہو تو برازکم ہوگا، اور یہ خلاصہ جگر کی طرف بخوبی مندفع نہ ہو تو براز زیادہ ہوگا۔

دیدان (کرم شکم)

کوئی مادہ جب مزاج ڈالیں یہن لیتا ہے تو صانع قدیر اسے ایسی ہئیت و صورت عطا کرتا ہے جو اس کے لائق ہوتی ہے چنانچہ ضعیف و خسیس حیوانات مثلاً کیڑے مکوڑے، مکھی، مچھر وغیرہ مرطوب قسم کے متعفن مادے سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ یہ مواد ایسی ہی صورت قبول کرنے یعنی حیات گرمی و نمی وغیرہ کی بہترین صلاحیت رکھتے ہیں ــــ غلہ کے کیڑے بھی اسی قبیلہ سے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ کرم شکم کی پیدائش ان بلغمی رطوبتوں سے ہوتی ہے جو آنتوں میں حرارت غریبہ کے اثر سے متعفن ہو جاتی ہیں ــــ کرم شکم صفراء سے پیدا نہیں ہو سکتے، کیونکہ اس میں حرارت بہت زیادہ ہوتی ہے اور وہ تیز و تلخ اور یابس ہوتا ہے جس سے کرم رطب کا تولد ناممکن ہے۔ اسی طرح سودا اپنی برودت و یبوست کے باعث صفاتِ حیات سے بہت بعید ہے۔ علاوہ بریں امعاء پر اس کا انصباب نہیں ہوتا اور خون اگرچہ اس کی صلاحیت رکھتا ہے کہ اس سے جاندار چیز پیدا ہو سکے لیکن چونکہ طبیعت اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اعضاء کو اس کی شدید حاجت ہوتی ہے اور وہ انسانی اعضاء بننے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے، اس لئے طبیعت اسے ضائع نہیں ہونے دیتی اور اس سے خسیس قسم کے حیوانات نہیں پیدا ہوتے۔ علاوہ ازیں آنتوں میں خون کا انصباب نہیں ہوتا، اور اگر غیر طبعی طور پر اس کا کچھ حصہ آنتوں میں پہنچ جائے تو وہ منجمد ہو کر اسہال کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے، اور آنتوں میں اتنی دیر نہیں ٹھہرتا کہ وہاں متعفن ہو جائے اور اس سے کیڑے پیدا ہوں ــــ غرضیکہ دیدان کا مادہ صرف بلغم ہے جس کی زیادتی اور امعاء میں رک کر متعفن ہونے سے ان کی تولید ہوتی ہے۔

بلغم کی کثرت تولید کا سبب غلیظ غذائیں اور بد ہضمی و ضعفِ ہضم ہوا کرتا ہے؛ مثلاً گندم، لوبیا، باقلا، نخود، آرد، تخم خام و نیم پختہ، دودھ اور دہی کی کثرت، رطب و خام بقول و فواکہ کی زیادتی، چرب اشیاء زیادہ استعمال کرنے، غذا کے بعد آب گرم سے غسل کرنے، امتلاء کی حالت میں جماع کرنے، ہضم سے پہلے پانی پی لینے اور بار بار بد ہضمی میں مبتلا ہونے سے آنتوں میں بلغم کی زیادتی ہو جاتی ہے جس سے کرم پیدا ہوتے ہیں۔

اقسام دیدان امعاء میں جو کرم پیدا ہوتے ہیں ان کی چار قسمیں ہیں:
(۱) لمبے باریک اور سرخ کرم جن کو حیات (کیچوے) کہتے ہیں۔ اور جو شاخ خرقہ کے مشابہ ہوتے ہیں (۲) مستدیر یعنی چھوٹے چھوٹے گول کیڑے جن کا رنگ سفید ہوتا ہے (۳) چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے چپٹے کیڑے جو تخم کدو کے مشابہ ہوتے ہیں اور جن کو اسی مناسبت سے حب القرع یا کدو دانہ کہتے ہیں (۴) نہایت چھوٹے اور باریک کیڑے جو سرکے کے کیڑوں کے مانند ہوتے ہیں، اور اسی مناسبت سے ان کو خلی کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا اقسام میں سب سے کم ضرر پہنچانے والے کرم خلی ہوتے ہیں لیکن یہی جب بڑے ہو جاتے ہیں اور امعاء سے خارج نہیں ہوتے تو ان کا ضرر تمام قسموں سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ لمبے کرم (کیچوے) کا ضرر کدو دانے کی بہ نسبت کم ہوتا ہے، کیونکہ کدو دانہ کا مادہ بہت زیادہ متعفن ہوتا ہے۔ لمبے کیڑے (کیچوے) بآسانی خارج نہیں ہوتے۔ لیکن چھوٹے کیڑے اور کدو دانے براز کے ساتھ اکثر خارج ہو جاتے ہیں۔

کرم شکم کا مریض اگر بخار میں مبتلا ہو جائے تو بخار کے عوارض اس میں نہایت قوی اور بہت برے ہوتے ہیں، کیونکہ بخار کا مریض پوری غذا نہیں استعمال کرتا اور حرارت کی زیادتی آنتوں کی اس رطوبت کو گھلا دیتی ہے، جو ان کیڑوں کی غذا میں صرف ہوا کرتی ہے، چنانچہ یہ رطوبت منتشر ہو جاتی ہے تو اس کی طلب میں کرم امعاء حرکت کرنے لگتے ہیں اور آنتوں میں چپک جاتے ہیں جس سے ردی قسم کے بخارات دماغ کی طرف صعود کر کے ایذا دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں بخار کی حرارت سے کرم امعاء میں پیچ و تاب پیدا ہو جاتا ہے، جس سے امعاء کو تکلیف پہنچتی ہے اور قلبی عارضہ ہو جاتا ہے۔

شکم کے کیڑوں سے جسم میں بہت سی آفتیں پیدا ہو جاتی ہیں، مثلاً اس غذا کو یہ کھا جاتے ہیں جس کا جسم محتاج ہے، اس لئے قوت ضعیف ہو جاتی ہے، رنگت میں زردی و تیرگی آ جاتی ہے اور ان سے تشنج پیدا ہو جاتا ہے، علاوہ بریں چونکہ ان کی حرکت جسم کے ضد ہوتی ہے اور ان کی کیفیت بھی بدن انسانی کے مزاج کے خلاف ہوتی ہے، اس لئے اس حیثیت سے بھی جسم کو ضرر پہنچتا ہے۔ کرم شکم کے سبب سے صرع (مرگی) پیدا ہو جاتا ہے، گاہے جوع کلبی عارض ہو جاتی ہے اور گاہے بھوک بند ہو جاتی ہے اور بعض اوقات نہایت شدید خفقان (دل دھڑکنا) پیدا ہو جاتا ہے۔

کرم شکم کے لمبے اور باریک اقسام اکثر لڑکپن اور نوجوانی میں پیدا ہوتے ہیں، اور کدو دانے اکثر ان لوگوں میں پیدا ہوتے ہیں جو نوجوانی کی عمر سے گزر چکے ہوں اور دیدان کی مدور قسم زیادہ تر بچوں میں اور گاہے جوانوں میں پیدا ہوتی ہے (حیات دیکھو) ، بوڑھوں میں شاذو نادر ہی پائے جاتے ہیں ـــ موسم خزاں میں ان کی پیدائش دوسرے موسموں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے ، شام کے وقت ، سونے کے وقت اور بھوک کی حالت میں ان میں زیادہ ہیجان پیدا ہوجاتا ہے ، شدید ریاضت اور محنت و مشقت سے گاہے کرم شکم اسہال کے ذریعے دفع ہوجاتے ہیں ؛ قے کے ساتھ کرم کا خارج ہونا معدہ میں ردی اخلاط کے موجود ہونے کی دلیل ہے ـــ مذکورہ بالا تمام بیان شیخ کے کلام سے ماخوذ ہے ۔

کرم شکم کی تمام قسمیں بالخصوص چھوٹے کرم زیادہ تر بچوں میں پیدا ہوتے ہیں، کیونکہ زیادہ غذا تناول کرنے ، غذا میں بے ترتیبی برتنے اور اس کے بخوبی ہضم نہ ہونے سے ان کے امعاء میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے جس میں تعفن آجانے کے بعد دیدان پیدا ہوتے ہیں ـــ ان لوگوں کے امعاء میں جن کے بدن میں صفراء کم ہو ، لمبے کیچوؤں (حیات) کی تعداد دو تین سے زیادہ نہیں ہوتی ، کیونکہ دیدان کی یہ قسم امعاء علیا میں پیدا ہوتی ہے جہاں عفونت کم ہوتی ہے مگر جس شخص میں کدو دانے پیدا ہوں اس میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ یہ اعور و قولون کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں جہاں تعفن اور فاسد مادہ زیادہ رہتا ہے اور جگہ بھی زیادہ فراخ ہوتی ہے ، کدو دانے بالعموم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں ، اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیعت بدن کو نقصان سے بچانے اور ان کی کثرت روکنے کے لئے انہیں جدا نہیں ہونے دیتی ؛ دیدان کی یہ قسم ایک جھلی میں لپٹی ہوتی ہے ، یہ جھلی دراصل اُس "غشاء لزج" کے جوہر سے بنتی ہے جو آنتوں کے اندر ہے اور جس کو "غشاء مخاطی" کہتے ہیں ، چنانچہ اس غشاء مخاطی کا جو حصہ متعفن ہوجاتا ہے وہ کدو دانوں کی جھلی بن جاتا ہے ـــ بڑے کرم زیادہ قوی ہوتے ہیں اور خود بخود جلد خارج نہیں ہوتے ، لیکن چونکہ وہ بالائی آنتوں میں ہوتے ہیں اس لئے علاج و دواء کا اثر ان پر جلد ہوتا ہے ، اس کے برخلاف کدو دانے اور دیدان خلی ضعیف ہوتے ہیں اور بآسانی خارج ہوجاتے ہیں لیکن ان کا علاج دشوار ہوتا ہے ، کیونکہ وہ زیریں آنتوں میں ہوتے ہیں اور دواء ان تک جلد نہیں پہنچتی بلکہ دیر میں اور ضعیف ہونے کے بعد پہنچتی ہے ۔ (جرجانی)

دیدان کی مذکورہ بالا چاروں قسموں کے علاوہ ان کی بعض اور قسمیں

بھی آنتوں میں پیدا ہوتی ہیں مثلاً دیدان کی ایک قسم عریض، مستدیر اور مخاط کے مانند شدید الرطوبت ہوتی ہے اور یہ کیڑے براز کے ساتھ خارج ہوتے رہیں تو ان میں کوئی حرکت نہیں معلوم ہوتی، ایک اور قسم ریشم کے کیڑوں کے مانند ہوتی ہے، یہ دیدان معدہ میں پیدا ہوتے ہیں اور بعض اوقات یکے بعد دیگرے خارج ہوتے ہیں، علاوہ بریں دیدان کی ایک قسم کی شکل چیونٹوں کے مشابہ ہوتی ہے، مگر چیونٹے کی طرح اس کے پاؤں اور منہ نہیں ہوتے، اس قسم کے دیدان خارج ہونے کے بعد بھی حرکت کرتے ہیں۔ (طبری)

طریق تشخیص

شکم میں دیدان موجود ہونے کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تمام اقسام دیدان کی علامات مشترکہ ملاحظہ کریں، مثلاً ان کی حرکت محسوس ہو، شکم میں مروڑ ہو، بھوک کی حالت میں آنتوں کے اندر خلش معلوم ہو، لعاب دہن میں کثرت ہو جائے، سوتے ہوئے مریض دانت چبائے، رات کو ہونٹھ تر رہیں، دن کو خشک، اور مریض ان کو ہر وقت زبان سے تر کرتا رہے، کھانے کے بعد متلی اور بے چینی پیدا ہو جائے، آنکھوں کی سفیدی یا چمک بڑھ جائے۔ سر میں گرانی محسوس ہو، گاہے مزاج میں تلخی آجائے۔ اور بولنا ناگوار ہو، بیدار کرنے والے پر مریض خفا ہو اور غضبناک ہیئت کے ساتھ بدخوئی سے پیش آئے، گاہے ہذیان اور گاہے قرانیطس کے عوارض لاحق ہو جائیں مگر اس کے ساتھ کپڑا چھنے کی علامت موجود نہ ہو، سر میں درد رہے، گاہے طنین پیدا ہو جائے، اکثر اوقات مریض کی یہ حالت ہو کہ گویا کوئی چیز چبا رہا ہے اور گویا کہ زبان باہر نکالنا چاہتا ہے، بعض اوقات مریض سوتے سوتے اچھل پڑے یا نعرہ بلند کرے یا آرام سے نہ سو سکے بلکہ بے چینی کے ساتھ کروٹیں بدلتا رہے، سینہ میں تنگی پیدا ہو جائے، آواز بند ہو جائے، نبض ضعیف اور ہیجان کے وقت ساقط کے مانند ہو جائے، ہاتھ، پاؤں اور ظاہر بدن اکثر سرد رہے، براز اکثر سفید ہو، بھوک گاہے بند اور گاہے طبعی حالت سے زیادہ ہو، گاہے تشنگی اس قدر غالب ہو کہ پانی سے کسی طرح سیری نہ ہو، گاہے قولنج یا صرع یا جوع کلبی یا خفقان یا غشی عارض ہو جائے اور مرض کے اشتداد کے وقت مریضان صرع کی طرح فواق و تشنج اور سقوط عارض ہو جائے اور گاہے اسی حالت میں موت آجائے، چہرہ اور آنکھوں کو رنگ مختلف اوقات میں بدلتا رہے، گاہے چہرہ پر تہیج ہو، شکم میں سختی اور استسقاء کی طرح تمدد ہو اور گاہے خصیتین ورم کر آئیں اور بدبودار سرد پسینہ آئے تو سمجھنا چاہیے کہ شکم میں دیدان پیدا ہو گئے ہیں۔

دیدان کے اقسام کی تشخیص

بعد ازاں دیدان کے اقسام کی تشخیص ان کرم سے کریں جو براز کے ساتھ خارج ہوں ورنہ ہر ایک قسم کی مخصوص علامات ملاحظہ کریں: مثلاً زرعقہ میں گدگدی اور خلش محسوس ہو، مروڑ، متلی اور ابکائی کی شکایت ہو، بالخصوص گرسنگی کے وقت متلی زیادہ ہو جائے، کچھ نگلنے میں دشواری ہو، بھوک بند ہو، غذا سے کراہت ہو، خصوصاً چرب دمرغن اشیاء سے طبیعت نفرت کرے، لگا ہے قربت دشارکت کے باعث قلب اور پھیپھڑے کو اذیت پہنچنے کی وجہ سے خفقان، غشی اور خشک کھانسی پیدا ہو جائے، نبض میں اختلاف پایا جائے، نیند اور بیداری میں بے ترتیبی پیدا ہو جائے، کاہلی غالب ہو، حرکت سے جی گھبرائے، آنکھیں ہر وقت بند ہونے کی طرف مائل ہوں، لگا ہے ان کا رنگ سرخ اور لگا ہے سیاہی نیلگوں ہو جائے، لگا ہے شکم میں استسقاء کے مریض کے مانند تمدد پیدا ہو جائے اور لگا ہے اسہال عارض ہو، نبض ضعیف ہو، ظاہر بدن سرد رہے، لبوں میں خارش محسوس ہو اور بعض دفعہ تے آجائے، لگا ہے منہ سے کرم خارج ہوں اور چہرہ کا رنگ زرد ہو تو یہ تمام علامتیں دیدان کی لمبی قسم (حیات) کی موجودگی پر دلالت کرتی ہیں۔

اگر غذا کی اشتہاء عادت سے بہت زیادہ ہو جائے مگر قوت کم ہو جائے، اکثر مروڑ اور بے چینی رہے، گرسنگی کے وقت کیڑوں میں حرکت پیدا ہو، اور ناف کے قریب اذیت محسوس ہو، لگا ہے براز میں ایک آدھ کرم خارج ہوں تو یہ دیدان کی مستدیر قسم (گول)، یا کدو دانوں کی موجودگی کی علامت ہے ——

اگر حیات اور دیدان کی ان دونوں قسموں میں تشخیص مشکل ہو تو مریض کو حمام یا گرم کمرہ میں اتنی دیر بٹھائیں کہ اعضاء گرم ہو جائیں اور تشنگی غالب ہو جائے۔ بعد ازاں مریض کے شکم پر برف کا ٹکڑا یا کوئی دوسری سرد چیز رکھیں۔ چنانچہ اس ترکیب سے اگر ناف کے اوپر کا حصہ بلند ہو جائے اور اس جگہ حرکت معلوم ہو تو یہ دیدان کے دراز ہونے کی علامت ہے اور اگر بلندی و حرکت ناف کے نیچے محسوس ہو تو یہ کدو دانوں کی دلیل ہے۔

اگر دیدان کی دوسری علامتوں کے ساتھ مقعد میں خارش ہو اور اس کے قریب ہر وقت خلش محسوس ہوتی رہے اور لگا ہے اس کی زیادتی سے غشی آجائے، براز نرم ہو اور ہمیشہ اس کی حاجت محسوس ہوتی رہے تو یہ چھوٹے کیڑوں کی موجودگی کی دلیل ہے۔

علاج کرم دراز و کدو دانہ پہلے تین روز تک شیر و شکر پلائیں۔ بعد ازاں دیدان کے قتل و اخراج کے لئے بڑنگ کابلی، ورنہ حرکی

ترید سفید ہر ایک دس حصہ، سرخس، کمیلہ، ترمس، حب النیل، قسط تلخ، ہر ایک پانچ حصہ، نمک ہندی ڈیڑھ حصہ، سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے ایک تولہ تک شیر و شکر کے ساتھ کھلائیں ـــــ **جالینوس** نے لکھا ہے کہ برنگ کابلی دیدان کو قتل کرنے میں نہایت قوی و موثر ہے، لیکن آنتوں کے لئے مضر ہے اور کتیرا اس کا مصلح ہے؛ **سرخس**، خفقان، حزن و غم اور سوداوی بخارات کیلئے مفید ہے لیکن ریہ کے لئے مضر ہے اور شیح سے اس کی اصلاح ہوتی ہے، **کمیلہ** دیدان کی چوٹی کی دواؤں میں سے ہے مگر اس سے امعاء کو ضرر پہنچتا ہے اور شیح و کتیرا سے اس کی اصلاح ہوتی ہے، **قسط تلخ**، دیدان اور جنین کو خارج کرنے کے لئے بھی دواؤں میں سے ہے لیکن مثانہ کے لئے نقصان دہ ہے اور اس کا مصلح گلقند عسلی ہے؛ **ترید**، لیسدار بلغم کو اعماق بدن سے خارج کرنے کے لئے معمول مفید ہے، چنانچہ دیدان کے مادہ کو قطع کرتا ہے اور ان کے اخراج میں دوسری دواؤں کو مدد دیتا ہے، **نمک**، بلغم اور لزج و خام رطوبتوں کا استیصال کرتا ہے، اس لئے دیدان کو قتل کرنے اور ان کو خارج کرنے کے لئے مفید ہے۔

برگ شفتالو، نمک، شونیز، ہر ایک بوزن مساوی، زہرہ گاؤ اور سرکہ میں پیس کر ضماد کرنا یا درمنہ ترکی، درج، صبر، قسط تلخ، کالی زیری، سیاہ دانہ ہر ایک نو ماشہ، آب برگ شفتالو میں پیس کر لگانا یا مغز بادام تلخ، قنبیل، ترمس، بیخ کبر، کرنب، سب کو سرکہ کے ساتھ شکم پر ضماد کرنا بھی قتل و اخراج دیدان کے لئے مفید ہے۔

اگر مزاج میں حرارت ہو تو حار دوائیں نہ استعمال کریں بلکہ بارد دوائیں دیں، مثلاً آب برگ کاسنی و خرفہ، توت سیاہ، خرنوب، سکنجبین مطبوخ پوست درخت توت سیاہ، مطبوخ پوست درخت انار ترش اور نقوع سماق وغیرہ استعمال کریں ـــــ ہریسہ، پاچہ، پنیر تر و نان فطیری کے مانند لزج و رطب غذاؤں سے پرہیز رکھیں۔

درمنہ خراسانی دس ماشہ سے چودہ ماشہ استعمال کرانا کرم دراز کے لئے **سویدی** کا مجرب ہے، ترمس یا بخور مریم کو خوب پکا کر ضماد کرنا، آرد خطمی، آب ترمس تلخ کے ساتھ لگانا، شونیز، آب نعناع یا تیز سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا، شدید ریاضت کے بعد، پوست بیخ انار تین تولہ، آب سماق کے ساتھ پینا، آب نعناع پینا، سرکہ کے ساتھ نعناع استعمال کرنا، نفط سفید پینا، تمام سرکہ میں جوش دے کر استعمال کرنا، لہسن کھا کر اس کے اوپر برنگ کابلی سودہ شہد میں ملا کر کھانا، حب الاصول کے ساتھ روغن بید انجیر پینا، بخور ایک شبانہ روز

کے ساتھ کھانا، آب مطبوخ کرنب استعمال کرنا، ہلیلہ کے ساتھ شاہترہ برتنا، سداب تازہ باریک کرکے روغن زیتون میں پکا کر صاف کرکے استعمال کرنا، ماذریون شرباً و ضماداً استعمال کرنا یہ تمام دوائیں ریدان وحیات کے اخراج کے لئے مفید ہیں۔

دوقو، شیح ارمنی، ترمس تلخ بوزن مساوی کوٹ چھان کر اس میں سے پونے دو تولہ تک کھانا اسی طرح زعفران، مر، ترمس، بوزن مساوی، شراب میں پکا کر پینا کدو دانوں کے اخراج کے لئے سویدی کے مجربات سے ہے —— آب پودینہ سبز یا قطران سے حقنہ کرنا بھی اس مقصد کے لئے مفید ہے۔ پوست بیخ توت ڈھائی تولہ برگ شفتالو کے ساتھ جوش دے کر پلانا صاحب تحفہ کا مجرب ہے، پوست بیخ انار ترش پانچ تولہ، پاؤ بھر پانی میں جوش دے کر نصف رہ جانے کے بعد پلانا اور اسی طرح تین روز کرنا کدو دانوں کے اخراج کے لئے والد مرحوم کے مجربات سے ہے بہتر یہ ہے کہ یہ دوا پینے کے بعد روٹی کے چند لقمے روغن زرد میں مل کر کھالیں تاکہ متلی نہ آئے —— برنگ کابلی مقشر، پوست ہلیلہ زرد، آملہ ہر ایک پونے دو تولہ، تربد سفید ایک تولہ، قند سفید ہم وزن سب کو باریک کرکے آب گرم کے ساتھ دینا کرم درازکے اخراج کے لئے نہایت مفید ہے —— برنگ کابلی مقشر دو تولہ، تربد ساڑھے تین ماشہ، مویز سیاہ ڈیڑھ تولہ، سب کو کوٹ کر بقدر حاجت کھلانا امعاء کی لزج وفاسد رطوبتوں اور کدو دانوں کے اخراج کے لئے سودمند ہے —— برنگ کابلی مقشر، تربد، فنبیل، لسان العصافیر تلخ بوزن مساوی کوٹ کر گلقند یا اطریفل صغیر میں ملا کر یا شیر تازہ پر چھڑک کر دینا کدو دانوں کی تحلیل خارج کرنے کے لئے نہایت مفید ہے —— اطریفل فنبیل، حب دیدان اور معجون حکیم علی کا استعمال بھی اس باب میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

ذیل میں چند ایسی دوائیں درج کی جاتی ہیں جو اطبائے ہند کی معمول و مجرب ہیں —— مغز کرنجوہ، نمک پانی کے ساتھ کم ماشہ، اجوائن خراسانی پانی سے دھو کر باریک کرکے اس میں سے ساڑھے تین ماشہ، شربت قند کے ساتھ دینا دفع دیدان کے لئے بے عدیل ہے —— تخم خلل، درمنہ، تربد، ترمس، قسط تلخ، باؤبڑنگ مقشر، پلاس پاپڑا، کالی زیری، نمک ہندی ہر ایک پونے دو ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر قند سیاہ ملا کر بقدر حاجت استعمال کرائیں، کریلہ سفید کلاں، ایک عدد لے کر اس کے ایک تہائی کا خیرہ پانی کے ساتھ نکال کر ایک ماشہ نمک سنگ داخل کرکے پلانا اخراج کرم کے لئے عجیب الاثر ہے، اس مقصد کے لئے بستانی کی بہ نسبت کریلہ دشتی زیادہ قوی ہوتا ہے —— اجمود، بڑنگ کابلی،

نمک سنگ، جواکھار، پوست بلیلہ زرد، دار فلفل، زنجبیل ہر ایک بوزن مساوی، بینگ بریاں ایک جزو کا نصف سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے سات ماشہ نہار منہ کھلانا قاتل کرم و ہاضم طعام ہے —— بڑنگ کابلی، نمک سنگ، کمیلہ، پوست بلیلہ زرد، بوزن مساوی کوٹ چھان کر بقدر دس ماشہ دوغ گاؤ کے ساتھ کھلائیں اور غذا میں کھچڑی دیں —— حب پلاس پاپڑا اور حب کر بجوہ بھی اس باب میں سودمند ہے۔

روغن تارپین (ٹرپن ٹائن) ساڑھے تین ماشہ، روغن بیدانجیر ڈھائی تولہ میں ملا کر پلانا کرم شکم کے قتل و اخراج کے لئے مفید ثابت ہوا ہے، بچوں کو یہ روغن ان کی عمر کے مطابق کم مقدار میں دیں۔

اس باب میں علاج کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مریض کو ان چیزوں کے کھلانے سے روکیں جن سے دیدان پیدا کرنے والا مادہ بنتا ہے۔ آنتوں کے بلغم کا تنقیہ کریں۔ جس سے دیدان پیدا ہوتے ہیں۔ دیدان کو ان دواؤں سے ہلاک کریں جو ان کے لئے زہر کی حیثیت رکھتی ہیں، اور یہ دوائیں وہ ہیں جن میں تلخی ہو اور ان تلخ دواؤں میں سے بعض ادویہ حار ہوتی ہیں، بعض بارد اور بعض دوائیں ایسی ہیں جو بالخاصیت قاتل دیدان ہیں —— دیدان کو ہلاک کرنے کے بعد اگر طبیعت ان کو خود دفع نہ کرے تو دوا کے ذریعہ سے اسہال لائیں، اور مردہ کرم زیادہ دیر شکم کے اندر نہ رہنے دیں —— علاج دیدان کے ساتھ اشتہاء کی اصلاح کی طرف توجہ کرنا بھی ضروری ہے، بگاہے دیدان کے ساتھ اسہال کی شکایت ہوتی ہے، چنانچہ اس صورت میں ایسی تلخ دوائیں دیں جو قابض ہوں اور گاہے دیدان کے ساتھ احشاء میں ورم ہوتا ہے، چنانچہ اس صورت میں لطیف تدبیر اختیار کریں —— کدو دانوں کو قتل کرنے والی دوائیں کرم دراز کی قاتل دواؤں کی بہ نسبت قوی ہونی چاہئیں، کیونکہ کدو دانوں کا مقام مشروب دواؤں کے لئے کرم دراز کی بہ نسبت دور واقع ہے، جو دوا کدو دانوں اور گول کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے وہ کرم دراز کو بدرجہ اولیٰ ہلاک کر دیتی ہے۔ (شیخ)

دیدان کو ہلاک کرنے والی حار دوائیں حسب ذیل ہیں —— سفرمیون، قردمانا، شیح، ترمس تلخ، سلیخہ، پودینہ، آب پودینہ، قسط تلخ، افتیمون، قرطم، کمیلہ، کمافیطوس، قنطوریون، مشکطرامشیع، بادیان، آس، صعتر، فوفل، افسنتین، تخم کرنب، پوست غرب، بیخ راسن خشک، زریہ بہاں، قیصوم، سعد، عرعر، تخم کرفس، حرف، یہ تمام دوائیں قاتل دیدان ہیں اور لہسن بالخاصیت کدو دانوں کو ہلاک کرتا ہے۔

شونیز و تخم بتھوا قاتل کرم ہونے کے ساتھ اسہال بھی لاتا ہے یہی حال بلاب اور بسفائج کا بھی ہے۔ دیدان کے ہلاک ہونے کے بعد اسہال کے لئے مسہل سب سے بہتر دوا ہے اور روغن زیتون خاص جہاں تک پیا جا سکے پی لینا قتل و اخراج دونوں مقصد کے لئے مفید ہے، حب النیل کرم دراز کو ہلاک و خارج کرنے کے لئے نہایت قوی و تند دوا ہے اور کاہے چوڑے دیدان میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے ـــــ مرکب دواؤں میں سے تریاق فاروق قاتل کرم ہے اور ایارج فیقرا سے قتل و اخراج دونوں مقصد حاصل ہوتا ہے۔ (شیخ)

حسب ذیل دوائیں خصوصیت کے ساتھ کدو دانوں کے لئے مفید ہیں ـــــ قطران، حقنہ اور طلا میں استعمال کریں؛ برنگ کابلی، مغز برنگ، افرخس، قسط تلخ، پوست بیخ توت، قنبیل، شحم حنظل اور صبر یہ تمام دوائیں کدو دانوں کو ہلاک و خارج کرتی ہیں۔ آب بیخ راسن تازہ آٹھ تولہ پینا اس مقصد کے لئے عجیب النفع ہے۔ (شیخ)

دیدان کو ہلاک کرنے والی بارد و قلیل الحرارت دوائیں یہ ہیں ـــــ کشنیز تین روز مطبخہ کے ساتھ استعمال کرنا مفید پڑتا ہے؛ تخم کرفس سکنجبین یا چھاچھ کے ساتھ استعمال کرنا ہر قسم کے دیدان کو ہلاک کرنے کے لئے نہایت قوی الاثر ہے؛ برگ شفتالو بھی قاتل دیدان ہے اور اس میں زیادہ حرارت نہیں ہوتی؛ پوست درخت انار ترش یا تخوش کا مطبوخ اور آب بارتنگ ایسے مریض کے لئے مناسب ہے جسے دیدان و اسہال دونوں کی شکایت ہو؛ سماق پانی میں مل کر استعمال کرنا اور طراثیث و گل مختوم شراب کے ساتھ دینا بھی نہایت مفید ہے۔ (شیخ)

دیدان کے مریضوں کے لئے مناسب غذا وہ ہے جو سبب دیدان کے خلاف ہو، حار یابس ہو اور اس میں لزوجت نہ ہو بلکہ جلا بخشنے کی صلاحیت رکھتی ہو، نخود، برگ کرنب، کبوتر کا گوشت اور آب نخودان کے لئے مفید ہے؛ اگر اسہال و حرارت ہو تو ایسا حریرہ دیں جو سماق سے ترش کیا گیا ہو، دیدان کے مریضوں کو بھوکا نہیں رہنا چاہئے کیونکہ اس سے ان میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے معدہ کو اذیت پہنچتی ہے اور لگا ہے اشتہار ساقط ہو جاتی ہے۔ (شیخ)

کرم شکم کی دوا مریض کو ایسی حالت میں کھلائیں کہ اس کا معدہ غذا سے خالی ہو بہتر ہے کہ دوا دینے سے پہلے تین روز تک روزانہ نصف سیر دودھ قند سے شیریں کر کے دیں بعد ازاں خوب بھوکا رکھ کر دوا کھلائیں۔ (صاحب کامل)

برنگ کابلی مقشر، خربا، مغز چوز ہر ایک تین تولہ، سب کو کوٹ کر شب کو سوتے وقت کھلانا خل داخراج کرم کے لئے مجرب ہے۔ اسی طرح تخم حنظل، بورہ ہر ایک ایک ماشہ، مازریون، نوشادر ہر ایک نصف ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر زہرہ گاؤ سے گولیاں بناکر استعمال کرانا قوی الاثر ہے۔ (جرجانی)

دیدان کا علاج یہ ہے کہ بلغمی مادہ کا تنقیہ کریں اور تلخ اشیاء سے یا ان دواؤں سے دیدان کو ہلاک کریں جو بالخاصیت ان کی قاتل ہیں ——— اگر دوا دینے سے پہلے تھوڑا سا گوشت کوٹ کر نمک اور کشنیز کے بغیر بریاں کر کے منہ میں چبانے کو کہیں اور نگلنے نہ دیں اور اس کے بعد دوا دیں تو وہ زیادہ موثر ثابت ہوگی۔ (قرشی)

پہلے چار روز تک ہر صبح قدرے دودھ دیں اور ظہر کے وقت مرغن نخوداب استعمال کرائیں، پانچویں روز سحر کے وقت مریض کو تھوڑا سا دوڑانے یا کوئی وزنی چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے۔ اور اس سے سانس میں تواتر پیدا ہو جانے کے بعد فوراً حسب ذیل سفوف دودھ اور شیرینی کے ساتھ استعمال کرائیں، اس کے بعد سہ پہر تک کوئی غذا نہ دیں اور سہ پہر کو حسب معمول نخوداب دیں، سفوف کا نسخہ یہ ہے ——— سرخس، درمنہ ترکی، کمیلہ، برنگ کابلی مقشر ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، ترمس، تربد سفید مجوف، حب النیل، قسط تلخ ہر ایک پونے دو ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر ایک خوراک بنائیں اور بچوں کو ان کی عمر کے مطابق دیں۔ اسی طرح یہ دوائے ہندی بھی اس باب میں مجربات سے ہے ——— زیرہ کرمانی، مغز کرنجوہ، تخم پلاس، قنبیل (کمیلہ) بابڑنگ مقشر ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، سب کو باریک کر کے قند سیاہ میں ملا کر دو حصہ کریں اور اس میں سے ایک حصہ سوتے وقت شربت قند کے ساتھ کھلائیں اور بچوں کو باقی حصہ دیں ——— اگر سوتے وقت ایک مٹھی کچھ قدرے قند کے ساتھ کھائیں اور صبح تقریباً ایک تولہ قنبیل ساڑھے تین ماشہ صابون میں ملا کر تین گولیاں بنائیں اور ان کو گرم پانی سے حلق کے نیچے اتار لیں تو دیدان خواہ کسی قسم کے ہوں اسی روز دفع ہو جاتے ہیں۔ (مصنف خلاصۃ العلاج)

چھوٹے کیڑوں کا علاج

امعاء کا تنقیہ کرنے والے حقنے اور قاتل کرم حمول استعمال کریں، روغن خستہ و مشمش تخ مقعد پر ملیں اور بکا ئیں، روغن برگ نب و آب برگ نب کا قطور بھی مفید ہے ——— آب برگ شفتالو، آب برگ سنبھالو، آب بھنگرہ سیاہ، آب

برگ تمبول، آب برگ جوز ماثل ہر ایک ایک تولہ، روغن بابونہ و روغن راحت ہر ایک ڈیڑھ تولہ، عصارہ افسنتین و خاقس ہر ایک تین ماشہ سب کو مخلوط کر کے اس میں پرانی روئی تر کر کے حمول کرنا نہایت مفید ہے: اسی طرح زفت، صبر، شونیز ہر ایک تین ماشہ سب کو روغن تلخ میں ملا کر حمول کرنا بھی سودمند ہے، تخم حنظل، قنطوریون کبیر، نمک، شونیز ہر ایک ساٹھ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر آب برگ شفتالو و بلسن میں ملا کر حمول کرنا یا انغوط سیاہ، قطران، صبر، لوزان مساوی آب برگ شفتالو کے ساتھ استعمال کرنا بھی مفید ہے، اور حسب ذیل حب بھی اس باب میں مجربات سے ہے ——

تخم لبہ، حدت، بوہ نہ، بسبر، ترمس، ابہل، افتیمون ہر ایک ساٹھ ماشہ، جند بیدستر تین ماشہ سب کو باریک کر کے شیرہ موزمنقیٰ کے ساتھ گولیاں بنا کر تین گولی ورق نقرہ لپیٹ کر شب کو سوتے وقت عرق شاہترہ، عرق افسنتین ہر ایک پانچ تولہ و شربت افسنتین تین تولہ کے ساتھ کھائیں اور صبح کو تخم کبر، ترمس، افتیمون ہر ایک ایک ماشہ سب کو اطریفل کبیر انطاکی ایک تولہ میں ملا کر ورق طلا لپیٹ کر تناول کریں اور اس کے اوپر شربت الٰہی و شربت افسنتین دو دو تولہ، عرق کیوڑہ نو تولہ و عرق بہلنا رنج پانچ تولہ میں ملا کر پئیں ✦

نمک کا حمول کرنا اور گرم پانی سے حقنہ کرنا چھوٹے کیڑوں کو ہلاک کرنے اور ان کے مادہ سے متغیر کرنے کے لئے مفید ہے اور جس حقنہ میں قنطوریون، قرطم، زوفا، فوہ، تخم حنظل و اہل ہو وہ مذکورہ حقنہ سے زیادہ قوی ہوتا ہے، نیز اس سے بھی زیادہ قوی قطران کا حمول کرنا ہے —— فربہ گوشت کا ایک نمکین ٹکڑا بریاں کر کے مقعد پر رکھ کر باندھ دینے سے کیڑے اس پر جمع ہو جاتے ہیں اور چند بار ایسا اس تدبیر سے بہت سے کیڑے خارج ہو جاتے ہیں ✦ (شیخ)

بچوں کے مقعد میں جو چھوٹے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں ان کے لئے زراوند، کبیلہ، ترنجبین، بابڑنگ کوٹ چھان کر پانی کے ساتھ کھلانا مفید ہے اور انہیں دواؤں میں زہرہ گاؤ ملا کر اس میں کپڑا تر کر کے حمول کرنا بھی چھوٹے کیڑوں کے قتل و اخراج کے لئے مجرب ہے، مغز نارجیل شکر کے ساتھ کھانا بالخاصیت نفع بخشتا ہے —— اس کے لئے بہتر تدبیر یہ ہے کہ جمعدار سرکہ تریش میں گھس کر اس میں روئی تر کر کے حمول کریں، اس سے اکثر ایک ہی بار میں مقصد حاصل ہو جاتا ہے اور تکرار کی حاجت نہیں ہوتی: روغن تارپین بچہ کے مقعد پر لگانا بھی کرم کے قتل و اخراج کے لئے مجرب ہے ✦

اطباء ہند کے قول کے مطابق زرد چوب اور بابڑنگ پانی میں پیس کر

شکر سفید ملا کر بالائی برگ تخفظا لو پیس کر پیالا تا اور اس میں روئی بھگو کر معمول کرنا مفید ہے یا برگ نیب و زرد چوب کوٹ کر گولیاں بنا کر کے بعد دیگرے بہ کے مقعد میں رکھیں، روغن نیب دیدان کے لئے ہر حالت میں مفید ہے اور یہ گولیاں بھی سود مند ہیں ـــــ رسوت، چاکسو مقشر، طلقیت ہر ایک دو ماشہ، صبر ایک ماشہ، فلفل سیاہ نصف ماشہ، برگ نیب دو عدد سب کو آب گندنا میں پیس کر نخود کے برابر گولیاں بنائیں اور روزانہ ایک گولی دیں۔

امراضِ مقعد

مقعد کی بیماریاں آسانی علاج قبول نہیں کرتیں جس کے پانچ اسباب ہیں: اوّل یہ کہ مقعد فضلات کی گزرگاہ ہے، ہر وقت براز اس کی طرف آتا رہتا ہے اور اس میں تحریک پیدا کر کے اس کی تکلیف کو بڑھاتا ہے اور ایسا سکون نہیں حاصل ہوتا جس پر دوا دینے سے یہ عضو بخوبی منتفع ہو سکے۔ دوم مقعد کی ہیئت معکوس واقع ہوئی ہے یعنی وہ نیچے سے اوپر کی طرف الٹا ہوا ہے اور ادویہ کا دباؤ نیچے کی طرف ہے اس لئے دوا اس میں زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتی بلکہ نفع بخشنے سے پہلے ہی ساقط ہو جاتی ہے۔ سوم مقعد ایک عصبی عضو ہونے کی وجہ سے نہایت حساس واقع ہوا ہے اس لئے معمولی اذیت سے ہی وہ درد و تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کے باعث مواد اس کی طرف بڑھتے ہیں اور تکلیف میں مزید اضافہ کر دیتے ہیں۔ چہارم، مقعد اسفل میں واقع ہے، اس لئے فضلات اس کی طرف بآسانی منحدر ہو سکتے ہیں جن کی زیادتی سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پنجم، یہ ایک ایسا عضو ہے جس کے معائنہ کا موقع طبیب کو کم ملتا ہے، اس لئے علاج میں دشواری پیش آتی ہے۔

مقعد کے امراض اگر طول پکڑ لیں تو ان سے بھی شفا کی امید بہت کم ہوتی ہے ـــــ مقعد کی بیماریاں اور امراض امعاء کے تابع ہوتی ہیں، کیونکہ "مقعد" نام ہے امعاء مستقیم کے کنارے کا۔ مقعد میں حسب ذیل بیماریاں ہوتی ہیں:

ـــــ (۱) بواسیر (۲) ریح البواسیر (۳) قشر البواسیر (۴) ناسور (۵) ورم مقعد (۶) شقاق مقعد (۷) استرخاء مقعد (۸) خروج مقعد (۹) حکہ مقعد (۱۰) التصاق

مقعد: (۱۱) مقعد غیر مثقوب (۱۲) قروحاتِ عروق؛ یعنی مقعد سے نزف الدم +

بواسیر

بواسیر نام ہے اُس ابھار کا جو مقعد کی رگوں کے دہانے پر غلیظ سوداوی خون سے پیدا ہو جاتا ہے۔ بواسیر جمع ہے باسور کی، اور باسور کے معنی ثؤلول یعنی مسّہ کے ہیں۔ اطباء کی اصطلاح میں صرف بواسیر سے مراد مقعد کے مسّے ہوتے ہیں اور دوسرے اعضاء کی بواسیر کو ان اعضاء کی طرف منسوب کرتے ہیں، جیسے بواسیر الف، بواسیر رحم وغیرہ۔

مختلف شکلوں کے لحاظ سے بواسیر کی سات قسمیں ہیں —— اوّل ثؤلولی جو اپنے رنگ اور شکل میں چھوٹے مسّوں کے مشابہ ہوتی ہے۔ مثلاً مسور یا نخود کے برابر اور یہ قسم تمام قسموں سے بڑی ہوتی ہے۔ اس کو عدسیہ و حمصیہ بھی کہتے ہیں۔ دوم عنبی جس کا رنگ ارغوانی اور جس کی شکل انگور کے مشابہ ہوتی ہے۔ سوم توتی جو توت کے مانند لمبی، نرم اور نیم پختہ توت کے رنگ کی ہوتی ہے۔ چہارم ثفاخی جو رنگ میں سفید، بے درد اور اُس غلافہ کے مانند ہوتی ہے جو مخیل کے پیٹ سے نکلتا ہے۔ پنجم نخلی جس کی شاخیں اور جڑیں خرما کے درخت کے مانند پھیلی ہوتی ہیں اور یہ دوسری تمام قسموں سے زیادہ دردی ہوتی ہے۔ ششم تینی جو انجیر کے مانند چپٹی اور موٹی ہوتی ہے۔ ہفتم تمری جو دانۂ خرما کے مانند لمبی اور سخت ہوتی ہے —— ان میں سے پہلی تین قسمیں زیادہ مشہور ہیں، اور آخری چار قسمیں چنداں شہرت نہیں رکھتیں۔

بواسیر کی مذکورہ بالا قسموں میں سے خواہ کسی کا منہ کھل جائے اس سے خون اور زرد آب آنے لگتا ہے اور اس صورت میں اس کو دامیہ کہتے ہیں —— خون گاہے معین دورے کے ساتھ آتا ہے، گاہے بغیر دورے کے، اور گاہے بہت سی عروق کے منہ کھل جانے کے باعث خون بہت زیادہ آتا ہے ——

اگر بواسیر سے خون یا زرد آب خارج نہ ہو تو اس کو عمیاء (اندھی بواسیر) کہتے ہیں اور اصم (بہری بواسیر) بھی کہتے ہیں —— بواسیر کی مذکورہ بالا قسموں میں سے ہر قسم گاہے مقعد سے باہر ہوتی ہے، گاہے مقعد کے اندر۔ مقعد کے باہر کی بواسیر کو ظاہر اور اندرونی بواسیر کو غائر کہتے ہیں اور یہ قسم زیادہ دردی ہوتی ہے کیونکہ نظر نہیں آتی اور دوا اس کی جگہ نہیں ٹھہر سکتی۔

بواسیر کا سبب سوداوی خون ہوتا ہے جس کے پیدا ہونے کی دو صورتیں ہیں

ہوتی ہیں ـــــــ اوّل یہ کہ گرم غذاؤں یا گرم دواؤں سے یا صفرا رخد محترق کے اختلاط سے خون میں احتراق پیدا ہوجاتا ہے، اور یہ خون بواسیر کا سبب بنتا ہے؛ دوم سوداوی غذائیں زیادہ تناول کرنے سے سوداوی خون پیدا ہوتا ہے جس سے بواسیر عارض ہوجاتی ہے ٭

ابن لوقا نے لکھا ہے کہ روغن بیدانجیر بکثرت استعمال کرنے سے بواسیر پیدا ہوجاتی ہے ـــــــ صبر کا استعمال اس مرض میں مضر ہے اور موسم گرما ہو یا سرما اس سے مقعد میں سوزش پیدا ہوتی ہے اور اس سے رگوں کے دہانے کھل جاتے ہیں؛ یہ مرض ان مرطوب مقامات میں زیادہ پیدا ہوتا ہے جہاں کی ہوا مرطوب ہو اور جہاں کے لوگ دودھ، خرما، خشک کی ہوئی مچھلی اور میوے بکثرت استعمال کرتے ہوں؛ اسی طرح سوداوی مزاج کے لوگ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں اور ان کی بواسیر زیادہ ردی ہوتی ہے؛ غم اور خوف میں مبتلا رہنا اس مرض کو پیدا کرنے اور بڑھانے میں مدد دیتا ہے ـــــــ اصحاب تجربہ کہتے ہیں کہ جن لوگوں کے دماغ میں کوئی سوداوی مرض ہو ان میں سے اکثر بواسیر سے محفوظ نہیں ہوتے، اور بواسیر کے مستوں یا بادی بواسیر میں مبتلا ہوتے ہیں ٭

طریق تشخیص بواسیر کے اکثر مریضوں کی رنگت سبزی مائل زرد ہوتی ہے؛ مقعد میں درد، گرانی اور خارش محسوس ہوتی ہے؛ اور یہ مرض خونی ہو تو براز سے پہلے یا بعد کو خون کے قطرے آتے ہیں جو براز کے ساتھ مخلوط نہیں ہوتے؛ انطاکی نے لکھا ہے کہ لب زیریں کا سفید ہوتا، اس پہ پھنسیاں جمنا، زبان کا سیاہ ہونا، خفقان میں مبتلا ہونا، براز کم خارج ہونا۔ یہ تمام علامتیں اکثر بواسیر کے مریضوں میں پائی جاتی ہیں، اور بواسیر پیدا ہونے سے پہلے ان کی رگیں ابھر کر نمایاں ہوجاتی ہیں ـــــــ گرانی زیادہ ہونا اور خلش و سوزش کم ہونا، خون کے غلیظ ہونے کی دلیل ہے اور درد کی شدت اور خلش و سوزش کی زیادتی خون کے رقیق صفراوی ہونے کی علامت ہے ـــــــ قوت جماع کا ضعیف ہوجانا، دغدغہ زیادہ ہونا، جماع کے بعد زیادہ ضعف محسوس کرنا، اشتہا کم اور ہضم خراب ہونا؛ سو کر اٹھنے کے بعد اعضا شکنی اور بدن میں بہت زیادہ گرانی معلوم ہونا، بالوں کا رنگ بدل جانا اور ان کی جڑ میں خارش ہونا، بالوں کا گرنا، دانتوں کا کمزور ہونا اور ان کا رنگ خراب ہوجانا اور ان کا قبل از وقت گرنا، سور القنیہ کی طرح چہرہ اور آنکھوں پر تشنج پیدا ہوجانا، حرکات میں سستی آجانا، غشی، دوار، سدر اور صداع سوداوی میں مبتلا ہونا، معدہ، قلب اور جگر میں اختلاج ہونا، ان علامتوں میں سے اکثر

علامتیں بواسیر میں پائی جاتی ہیں۔ بعض اوقات اس مرض کی وجہ سے اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ بعض اوقات بواسیر کے مسّے، درد و ورم اور خروج مقعد کی وجہ سے باہر آجاتے ہیں اور اس کے بعد اندر واپس نہیں جاتے تو اکثر اس کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

بسا اوقات خیال کیا جاتا ہے کہ مریض بواسیر میں مبتلا ہے لیکن حقیقت میں اسے بواسیر نہیں ہوتی بلکہ امعاء مستقیم میں یا اس کے اردگرد قرحے ہوتے ہیں اور خون یا زرداب ان ہی قرحوں سے آتا ہے۔ اس تشخیص میں احتیاط و غور سے کام لیں۔

بواسیر کے مذکورہ بالا تمام اقسام کا علاج تقریباً یکساں ہے کیونکہ سب کا مادہ خون سوداوی ہوتا ہے اور یہ مرض مذکورہ بالا اسباب کی وجہ سے کم ہی زائل ہوتا ہے۔ اس کے علاج کی دو قسمیں ہیں۔ اول تو فی الحقیقت اس مرض کا علاج (تام و کمل) یہ ہے کہ اس کے مسّوں کو آلات سے کاٹ دیا جائے یا ان کو اکّال تجفیف دواؤں سے گرا دیا جائے بعد ازاں زخم کو بھرنے والی دوائیں لگائی جائیں۔ دوسرا طریقہ علاج غیر تام ہے کہ فصد، حجامت اور جونکوں کے ذریعہ سے یا مسہل سے کہ سوداء کا تنقیہ کیا جائے اور جگر و طحال و معدہ کی اصلاح کی جائے۔ علاوہ بریں خون کو روکنے والی، درد کو تسکین دینے والی اور مسّوں کو کھولنے والی دوائیں استعمال کرائی جائیں اور حمام و ورزش نیز غذا کی اصلاح سے بواسیر کا مادہ تحلیل کیا جائے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ بواسیر کا علاج حسب ذیل دس طریقوں سے ہو سکتا ہے: (۱) فصد، حجامت اور مسہل سے بدن کا تنقیہ کرنا اور اس کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جبکہ مادہ غالب ہو یا اس کے غلبہ کا اندیشہ ہو یا خون کا معتاد سیلان رک گیا ہو اور اس سے کوئی دوسرا مرض پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔ (۲) جگر اور آنتوں وغیرہ کی اصلاح، کیونکہ ان اعضاء کے سوء مزاج کے بغیر بواسیر نہیں ہو سکتی۔ (۳) معتدل حمام، ورزش اور اعضاء اسفل کی مالش کے ذریعہ سے مادہ کو تحلیل کرنے کی کوشش، لیکن ان تدابیر پر عمل کرنا شدت مرض کی حالت میں روا نہیں ہے۔ (۴) سوداء پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز رکھنا اور وہ غذائیں دینا جو مالیخولیا کی بحث میں لکھی گئی ہیں۔ (۵) دوسرے علاج سے فائدہ نہ ہونے کی صورت میں کسی ماہر دستکار سے مسّوں کو قطع کرانا بشرطیکہ مریض اس کی تکلیف کو برداشت کر سکتا ہو۔ (۶) اکّال دوائیں استعمال کرنا مگر یہ اسی وقت کرنا چاہیے جبکہ مسّے نظر آرہے ہوں اور ان کو قطع کرنا کسی وجہ سے دشوار ہو۔ (۷) مسّوں کے دہانے کھولنے والی دوائیں برتنا تاکہ مادہ کا استفراغ ہو اور یہ اس وقت کرنا چاہیے جبکہ خارج خون بند ہو جانے کے باعث استسقاء، درد اور خناق پیدا ہو جائے یا بدن میں دوسرے عوارض لاحق ہو جائیں۔

(۸) درد کو تسکین دینے والی اشیاء کا استعمال (۹) خون اور زہریلے مواد کو خارج کرنے والی دواؤں کا استعمال (۱۰) بواسیر کا زخم بھرنے والی دواؤں کا استعمال۔

جب تک کہ خون غلیظ و سیاہ خارج ہو، حرارت بہت زیادہ ہو اور ضعف طاری نہ ہو اس وقت تک خون کو بند نہ کریں، کیونکہ اس قسم کا خون بند کر دینے سے دوسرے روگ اور امراض میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ مگر خون جب زیادہ آنے لگے اور سرخ، صاف و رقیق ہو اور شدید ضعف پیدا ہو جائے تو اسے بند کرنے کی کوشش کریں اور اس کا علاج "نفث الدم" کے مانند کریں۔

حب بندم اس مقصد کے لئے مجرب ہے اور بیخ انجبار و شربت انجبار کی یہ خاصیت ہے کہ اس سے خون بند ہو جانے کے باوجود طبیعت میں قبض نہیں ہوتا۔

اگر بواسیر کے مسے اذیت دے رہے ہوں، خون بند ہو اور امتلاء کی علامات ظاہر ہوں تو باسلیق کے بعد صافن یا مابض کی فصد کھولنا یا دونوں سرین کے درمیان پچھنے لگانا مفید ثابت ہوتا ہے، یا مسوں کو کھولنے والی دوائیں استعمال کریں اور اس صورت میں سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ عصعص (ریڑھ کی آخری ہڈی) پر یا مسوں کے کنارے یا خود مسوں پر جونکیں لگوائیں، اور مسکن دوائیں استعمال کریں؛ بواسیر کا درد رفع کرنے کے لئے روغن زرد مفید ہے اور مرہم سفیداب کافوری بھی تسکین کے لئے نہایت مؤثر ہے۔

اگر تنقیہ کی حاجت محسوس ہو تو سودا کا مسہل دیں یا مزلقات کے ساتھ ہلیلہ سیاہ و افتیمون کا مطبوخ پلائیں، بعد ازاں اقراص مقل صغیر اور حب مقل کھلائیں، اور اطریفل مقل، ملین دمر یا ہلیلہ کے ذریعہ سے ہمیشہ طبیعت کو نرم رکھیں، جگر اور طحال کی اصلاح اور تقویت جگر کی ہمیشہ رعایت کریں۔ ہلیلجات اور منضجات سے خون کا تنقیہ کریں اور اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ کاویات استعمال کریں یا مسوں کو آلات سے قطع کر دیں۔

غذا: ــــ صرف ایسی چیزیں دیں جو خون صالح پیدا کرتی ہیں، مثلاً بیضہ اور فربہ مرغی کے گوشت کا شوربا، بیضہ نیم برشت اور شلجم وغیرہ ــــ غلیظ، کثیف، شور اور محرق خون بنانے والی غذاؤں سے مثلاً گائے، بھینس اور ہرن کے گوشت، بینگن، مسور، کرنب، دودھ، خرما، نمکین سوکھی مچھلی، خوانچہ، تیز مصالحہ مثلاً مرچ اور لہسن وغیرہ سے اور خشک گوشت و خشک پنیر سے پرہیز کریں۔

اس مرض میں چونکہ معدہ اور امعاء لازمی طور پر ضعیف ہو جاتے ہیں

اس لئے ضروری ہے کہ غذا تناول کرنے کے بعد قرص مصطگی وغیرہ یا جوارش عود مصطگی مرکب، انوشدارو سادہ ولولوی اور نمک سلیمانی استعمال کیا جائے —— کبوتر کچری تین ماشہ، شہد ایک تولہ میں ملا کر یا کندر، الائچی کلاں، بادیان، کبوتر کچری بوزن مساوی سب کو سفوف کرکے ہموزن قند سفید ملا کر سات ماشہ استعمال کرنا بھی مفید ہے، قنب بریاں وخام، کبوتر کچری، الائچی کلاں، بادیان، ہر ایک تین ماشہ، سب کا شیرہ نکال کر پینا بھی سود مند ہے۔

اکثر اطباء کا تجربہ ہے کہ یہ مرض کلی طور پر شاذ و نادر ہی رفع ہوتا ہے، مگر علاج سے اس میں تخفیف اور اس کے عوارض میں تسکین ضرور ہوتی ہے، اور ابتدا ہی میں توجہ کی جائے تو بسا اوقات یہ بیماری دفع ہو جاتی ہے، غذا میں تلطیف برتنا اور مولدات سودا سے پرہیز کرنا ضروری ہے —— آملہ، اندر جو تلخ، رسوت ہر ایک ایک ماشہ، قند سفید ڈیڑھ تولہ، سب کو سفوف کرکے دو تولہ مکھن کے ساتھ استعمال کرنا اور چالیس روز اس کی مداومت کرنا بواسیر کی ابتدا میں نہایت مفید ہے۔

حابساتِ خون بواسیر کا خون بند کرنے کے لئے حسب ذیل دوائیں معمول ہیں —— تخم انجبار، خرفہ، کشنیز، بارتنگ سب کا شیرہ نکال کر شربت صندل و انجبار داخل کرکے قرص کہربا کے ساتھ پلائیں یا لعاب ریشہ خطمی چار ماشہ، شیرہ تخم انجبار چار ماشہ و شربت بنفشہ دو تولہ، چار ماشہ، بارتنگ چھڑک کر پلائیں یا کوکنار ایک ماشہ، ہلیلہ سیاہ ایک ماشہ، روغن گاؤ میں بریاں کرکے باریک کرلیں، اور عرق عنب الثعلب و عرق شاہترہ میں لعاب ریشہ خطمی نکال کر رب بہی بارتنگ داخل کرکے اس کے ساتھ کھلائیں، یا مربا ہلیلہ ایک عدد کھلا کر اس کے اوپر لعاب اسپغول چھ ماشہ، قند سے شیریں کرکے پلائیں —— طباشیر، بھوج پتر، شاخ گوزن ہر دو سوختہ ہر ایک ایک ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر انوشدارو لولوی علوی خاں نو ماشہ میں ملا کر ایک عدد ورق طلا لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر حب الآس، انجبار ہر ایک ڈیڑھ تولہ کا شیرہ عرق کیوڑہ چار تولہ، گلاب پانچ تولہ، عرق بارتنگ پانچ تولہ میں نکال کر تخم بارتنگ، فرنجمشک، سبوس اسپغول، ہر ایک تین ماشہ کے ساتھ پلائیں —— کہربا، بسد، سنگجراحت، گلنار، پوست بیضہ مرغ سوختہ ہر ایک ایک ماشہ، سب کو شربت انجبار میں ملا کر چٹائیں اور اس کے ساتھ گلاب و عرق کیوڑہ میں بہدانہ بریاں و ریشہ خطمی کا لعاب نکال کر رب بہی داخل کرکے بارتنگ چھڑک کر پلانا اور قدرے رسوت و

برگ تخم گلاب میں تین رضاد کرنا مفید ہے یا لعاب بہدانہ تین ماشہ پانی میں نکال کر ایک تولہ قند سفید اور چھ ماشہ اسپغول مسلم داخل کرکے پلائیں اور مذکورہ ضماد استعمال کریں۔ کہربا ایک ماشہ باریک کرکے ایک تولہ اطریفل صغیر میں ملاکر کھلانا اور اس کے اوپر تخم ریحان و بارتنگ چار چار ماشہ گلاب میں پکاکر شیرہ بیخ انجبار چار ماشہ و قند سفید ایک تولہ داخل کرکے پلانا بھی سود مند ہے ——— موم سفید ڈھائی تولہ روغن گل تین تولہ، لعاب اسپغول دو تولہ، مردار سنگ سات ماشہ، کافور ساڑھے دس ماشہ، آب برگ خطمی ایک تولہ، سب کا مرہم بناکر استعمال کرنا نفع بخش ہے۔

اگر اسہال خون کی زیادتی کے ساتھ بواسیر ریحی اور نفخ بھی ہو تو دم الاخوین کوندر، گل ارمنی، لسبد، کافذ سوختہ، شاخ گوزن سوختہ ہر ایک ایک ماشہ سب کو سفوف کرکے ایک تولہ جوارش مصطگی مرکب میں ملاکر ورق طلا ایک عدد لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر بادیان نو ماشہ، انیسون تین ماشہ، زیرہ سفید چار ماشہ، الائچی کلاں پانچ دانہ ہر ایک بریاں، سب کا شیرہ نکال کر تین تولہ شربت انجبار داخل کرکے تین تین ماشہ بارتنگ و تودری سرخ چھڑک کر پلائیں اور حسب ذیل نسخہ اس سے زیادہ قوی ہے ——— مصطگی، لاجورد مغسول، دانہ ہیل، دم الاخوین ہر ایک ایک ماشہ، سب کو ایک عدد مربا آملہ میں ملاکر ورق طلا لپیٹ کر دیں اور اس کے اوپر انیسون بریاں تین ماشہ، بادیان خطائی چار ماشہ، الائچی کلاں سات دانہ، سب کا شیرہ گلاب، عرق کیوڑہ، عرق گاؤزبان و عرق بادرنجبویہ ہر ایک پانچ تولہ میں نکال کر شربت سیب، شربت انجبار ہر ایک ڈیڑھ تولہ داخل کرکے سفوف تخم بارتنگ سات ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

اگر بواسیر کے ساتھ متلی، ابکائی، نفخ اور ضعف کی شکایت ہو تو جاتیں پوست سماق، مصطگی، کہربا ہر ایک ایک ماشہ، سب کو نو ماشہ دواء المسک معتدل علوی خانی میں ملاکر کھلائیں اور اس کے اوپر زرشک، انیسون، زیرہ سفید، حب الآس ہر ایک چار ماشہ، بادیان سات ماشہ، الائچی کلاں چار دانہ سب کو بریاں کرکے عرق بادیان، گلاب اور بارتنگ پانچ تولہ عرق بارتنگ و کیوڑہ میں شیرہ نکال کر صرف تین ماشہ و بارتنگ چار ماشہ چھڑک کر پلائیں یا یہ نسخہ دیں جو زیادہ قوی ہے ——— مصطگی، کندر، حجر ارمنی مغسول ہر ایک ایک ماشہ، سب کو مفرح یاقوت ایک تولہ خمیرہ مروارید علوی خانی سات ماشہ میں ملاکر ایک عدد ورق طلا لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر تخم بارتنگ، حب الآس ہر ایک نو ماشہ، بیخ انجبار تین ماشہ، انیسون پانچ ماشہ، سب کو بریاں کرکے عرق بارتنگ، عرق ہیل، عرق بادرنجبویہ ہر ایک

پانچ تولہ اور گلاب چھ تولہ میں شیرہ نکال کر تخم خرفہ خشک و کشنیز ہر ایک تین ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

مرکبات میں سے حسب ذیل دوائیں بواسیر اور اس کا خون روکنے کیلئے مفید معمول ہیں، اطریفل مقل ملین، اطریفل مقل قابض، حب سندروس، حب مقل علو بجاں، حب مقل دارا شکوہی، حب جدوار، حب بواسیر والد علوی خان، جوارش تمواج علوی خان، معجون تمواج علوی خان، سفوف تیواج، معجون خبث الحدید کہنہ، حب صندل، مرہم مس ——— حکیم علی نے لکھا ہے کہ پوست تیواج نہایت باریک پیس کر اطریفل مقل کہنہ کے ساتھ دینا، بواسیری خون بند کرنے کے لئے بغایت سودمند اور میرا مجرب ہے، اسی طرح حضض گل کے ساتھ اطریفل مقل دینا بھی فائدہ دیتا ہے۔

اطباء ہند کے قول کے مطابق حسب ذیل دوائیں اس مرض میں مفید ہیں ——— رسوت تین ماشہ، دہی میں لپیٹ کر کھلانا اور غذا میں دہی کے ساتھ کلتھی دینا اسہال خون کے لئے مفید ہے، اسی طرح مجیٹھ، اندر جو شیریں ہوزن مساوی کوٹ چھان کر اس میں سے دو ماشہ ایک تولہ مسکہ گاؤ میں ملا کر کھلانا خون کو بند کرنے کے لئے مجرب ہے ——— پوست انار ولایتی ساڑھے تین ماشہ خوب باریک کر کے چھ تولہ دہی میں ملا کر تین چار روز کھلانا خون کو بند کر دیتا ہے، ہلیلہ سیاہ، اندر جو تلخ ہر ایک ڈیڑھ ماشہ قند سفید تین ماشہ، سب کو باریک کر کے دو تولہ مسکہ میں ملا کر دینا زیادہ قوی تدبیر ہے، استخوان انسان سوختہ، مجیٹھ، رسوت صمغ عربی ہر ایک ایک تولہ سب کو سفوف کر کے اس میں سے تین ماشہ، ڈیڑھ تولہ مسکہ میں ملا کر کھلانا بھی مفید ہے ——— اندر جو تلخ ہر روز چھ ماشہ آب سرد کے ساتھ کھلانا اسہال بواسیری کے لئے مجرب ہے، پوست تمر ہندی باریک کر کے بقدر نخود گولیاں بنا کر دینا بواسیر کا خون بند کرنے کے لئے آزمودہ ہے ——— حب مقل اور حب رسوت مختلف نسخوں سے اس باب میں اطباء ہند کے نزدیک معمول و مفید ہیں اسی طرح حب پیارا انگا بھی سودمند ہے ——— زیرہ سفید، رسوت ہر ایک چار ماشہ، مجیٹھ دو ماشہ، برگ بھنگ ایک ماشہ، سب کا شیرہ نکال کر پلانا بواسیر کا خون بند کرنے کے لئے والد مرحوم کے معمولات سے ہے اور مغز بنولہ دو ماشہ، حضض گل ایک ماشہ، شنگرف تین ماشہ، سب کا سفوف بنا کر آب گرم کے ساتھ پلانا بواسیر کا خون روکنے کے لئے حکیم شریف خاں کے مجربات سے ہے۔ عرق گل صد برگ بھی بواسیر کے خون کے لئے مجرب اور عجیب الاثر ہے۔

مسکنات حسب ذیل دوائیں مسوں کے درد کو تسکین دیتی ہیں ——— اکلیل الملک خطمی، افیون، زعفران، برگ کتان، زردی بیضہ، پیہ ماکیاں، مقل، میدہ سہاگہ، مغز ساق گاؤ، سب کا ضماد مرتب کرکے استعمال کریں یا پیاز بریاں روغن زرد کے ساتھ ضماد کریں یا روغن گل و زردی بیضہ مرغ مخلوط کرکے قدرے افیون و زعفران ملا کر طلا کریں یا برگ کرنب خوب پکا کر روغن گل و سفیدی بیضہ ملا کر قدرے افیون داخل کرکے ضماد کریں، پانچ چھ تولہ سیسہ کا دستہ بنا کر اس سے مغز تخم نیب ایک تولہ روغن گل میں اس قدر حل کریں کہ سیاہ مرہم کے مانند ہو جائے یہ مرہم طلا کرنا اس باب میں نہایت مفید ہے، اگر سوزش بہت زیادہ ہو تو اس میں تھوڑی سفیدی بیضہ مرغ بھی داخل کریں، علوی خان کا یہ ضماد بھی بواسیر کے درد کو تسکین دینے کے لئے مجرب ہے ——— بابونہ، اکلیل الملک خطمی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، افیون، زعفران ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، حنظل سات ماشہ سب کو کوٹ چھان کر زردی بیضہ مرغ میں ملا کر ضماد کریں۔

برگ بھنگ، کوکنار ہر ایک تین تولہ کوٹ کر خمرہ گاؤ میں جوش دیکر پہلے اس سے بھپارہ لینا بعد ازاں اس سے آبزن کرنا درد کی تسکین کیلئے مفید ہے، دودھ کے ساتھ اس میں مناسب مقدار میں پانی بھی شامل کر سکتے ہیں ——— برگ خرفہ برگ خبازی، برگ خطمی، برگ مکو، برگ کاہو، برگ قنب، برگ بنفشہ، برگ بارتنگ سب کو پانی میں جوش دیکر اس کے نیم گرم مطبوخ میں بیٹھنا بواسیر کے درد اور سوزش کے لئے سود مند ہے ——— خاکستر، تخم گندنا، کشنیز، بوزن مساوی کسی برتن میں جلا کر بخور کرنا بواسیر کے درد کے لئے مجرب ہے، اسی طرح مقل، استخوان ماہی، تخم بادنجان و پوست بیخ کبر کا بخور بھی سود مند ہے، چربی بط، بارہ حوا کرنا بواسیر کے درد اور ورم کے لئے سود مند ہے، افیون، موم سفید ہر ایک سات ماشہ سب کی فتیلہ بنا کر اس میں کپڑا آلودہ کرکے تین ماشہ، موم پانچ ماشہ، مقل سات ماشہ، روغن خستہ زردآلو، روغن گل ہر ایک ساڑھے دس ماشہ ——— سب کا لطخات بنا کر استعمال کرنا بواسیر کے درد و ورم وصلابت کے لئے سود مند ہے، بلیلہ ساڑھے ورم کے لئے فائدہ مند ہے۔

گل خطمی ایک تولہ، سفیدہ کاشغری چھ ماشہ، افیون دو ماشہ، روغن گل تین تولہ، سفیدی بیضہ ایک عدد یہ ستور مرہم بنا کر استعمال کریں یا موم زرد، روغن گل، مغز ساق گاؤ، پیہ بز ہر ایک دو تولہ سب کو گرم کرکے چھ ماشہ افیون پانی میں حل کرکے ان میں خوب مخلوط کر کے مرہم بنا لیں یا یہ مرہم استعمال کریں جو حکیم علوی خان کے

مجربات سے ہے ——— مقل ایک تولہ، آب گندنا میں حل کریں اور روغن دو تولہ، مرم، اقاقیا، عصارۂ لحیۃ التیس، سفیداب، صمغ عربی، تخم تمر ہندی، دم الاخوین، دباب، ریشہ نعلی ہر ایک چھ ماشہ بدستور مرہم مرتب کریں، مرہم سفیداب کافوری بھی اس باب میں مفید و معمول ہے۔

خبث الحدید ڈیڑھ تولہ، ہلیلہ زرد پانچ ماشہ، ہلیلہ سیاہ پونے ماشہ، اصل السوس ساڑھے تین ماشہ، سب کو باریک کرکے آب لیموں و آب انار میں سات روز کھرل کرکے گولیاں بنائیں، ان کی مداومت بواسیر خونی و بادی دونوں کیلئے مفید ہے، اسی طرح حب انجیر بھی طبیع طبیع اور دافع بواسیر ہے ——— اگر بواسیر کے ساتھ نزلہ و خفقان ہو تو مصطگی ایک ماشہ، مربا ہلیلہ ایک عدد میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر گل نیلوفر تین ماشہ، مویز منقی دس دانہ، عرق عنب الثعلب دس تولہ و عرق کیوڑہ دو تولہ میں جوش دے کر یا تخم کاہو چھ ماشہ، شیرۂ تخم خشخاش چار ماشہ و شربت بزوری دو تولہ داخل کرکے چار ماشہ تخم خرفہ خشک چھڑک کر پلائیں۔

——— ہزمن بواسیر کے لئے جس کے ساتھ بلغم و خون کا اسہال ہو، زردچوب ایک ماشہ، مصطگی ایک ماشہ، خبث الحدید ہر ایک ماشہ، سب کو مربا ہلیلہ ایک عدد میں ملا کر کھلانا اور اس کے اوپر مویز منقی دس دانہ، عنب الثعلب چار ماشہ جوش دیکر دو تولہ شربت بھی شیریں داخل کرکے پلانا مفید ہے، یا خبث الحدید مدبر سودہ ایک ماشہ، اطریفل نو ماشہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر مویز منقی دو تولہ، عرق بادیان و عرق عنب الثعلب ہر ایک دس تولہ میں مل چھان کر دو تولہ قند سفید داخل کرکے پلائیں اور ادرار بول کے لئے اس میں شیرۂ خار خسک و شیرہ تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ زیادہ کریں۔

اگر بواسیر کے ساتھ صلابت، خشک کھانسی، قبض اور دشواری بول کی شکایت ہو تو مقل ازرق ایک ماشہ باریک کرکے اطریفل صغیر ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر گل نیلوفر چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ، تخم کاسنی کوفتہ چھ ماشہ، عرق عنب الثعلب دس تولہ میں جوش دے کر شربت بنفشہ دو تولہ داخل کرکے چھ ماشہ اسپغول چھڑک کر پلائیں یا اطریفل صغیر کھلا کر اس کے اوپر شیرہ خشخاش و شیرۂ خار خسک قند سے شیریں کرکے پلائیں ——— اگر تمام بدن میں سوزش ہو تو مقعد پر جونکیں لگوائیں اور اطریفل کشنیزی کھلا کر اس کے اوپر شیرہ تخم کاسنی، شیرہ بادیان و شیرۂ خار خسک قند سے شیریں کرکے پلائیں۔

اگر بواسیر کے ساتھ سوزاک کی پرانی شکایت ہو اور پیشاب میں دشواری ہو تو اطریفل مقل ایک تولہ کھلا کر اس کے اوپر گل بنفشہ، ریشہ خطمی، خارخسک ہر ایک چھ ماشہ، شب کو آب گرم میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت بزوری و گلقند ایک ڈیڑھ تولہ داخل کرکے پانچ ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں — اگر بواسیر کے ساتھ گردے میں سنگ یا حصی درد اور سوء ہضم کی شکایت ہو تو ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی، پوست ہلیلہ ہر ایک ایک ماشہ، مقل ایک رتی، سب کو کوٹ کر روغن بادام میں چرب کرکے عرق گاؤزبان و عرق بادیان میں لعاب اسپغول نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ داخل کرکے اس کے ساتھ کھلائیں — اگر بواسیر کے ساتھ شکم یا رحم میں نفخ اور سدہ کا شبہ ہو تو بیخ بادیان، بیخ کاسنی ہر ایک چھ ماشہ، مویز منقیٰ دس دانہ، انجیر زرد تین دانہ، گل خطمی تین ماشہ، عنب الثعلب چھ ماشہ، پرسیاؤشاں چار ماشہ، اسطوخودوس چار ماشہ، تخم کاسنی، گل بنفشہ ہر ایک چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر صاف کرکے گلقند حل کرکے پلائیں اور فرزجہ مستعمل کریں۔

اگر حبس بول و تقاطر، بواسیر کے دباؤ کا نتیجہ ہو، قبض شدید ہو اور چہرہ پر تہیج پیدا ہو جائے تو اسطوخودوس ایک ماشہ باریک کرکے اطریفل صغیر ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر گل خطمی تین ماشہ، مویز منقیٰ دس دانہ، تخم کاسنی چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر صاف کرکے ایک تولہ شہد اور چار ماشہ اسپغول داخل کرکے پلائیں — اگر اسہال بواسیری کے ساتھ رقیق پانی اور خون خارج ہو تو سفوف طین روغن بادام میں چرب کرکے تناول کریں بعد ازاں ریشہ خطمی و تخم مرو ہر ایک چار ماشہ جوش دے کر شیرہ حب الآس چار ماشہ و چار تخم نو ماشہ داخل کرکے پلائیں۔ اس کے بعد بارتنگ چار ماشہ، دانہ ہیل دو ماشہ کوٹ کر پانی میں جوش دے کر لعاب ریشہ خطمی، شیرہ انجبار، شیرہ چاکسو ہر ایک چار ماشہ داخل کرکے دیں۔ اگر اس سے حالت میں فرق نہ آئے تو سفوف حب الرمان چار ماشہ قند سادہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر تخم مرو والا پہلا نسخہ پلائیں۔ دوسرے روز اس میں خبث الحدید برسودہ نصف ماشہ کا اضافہ کریں، تیسرے روز نارجانہ بریاں، خرنوب، مصطگی، حب الآس، خبث الحدید ہر ایک ایک ماشہ، سب کو باریک کرکے جوش کر پلائیں۔ بعد ازاں سفوف قلیانا چار ماشہ، دواء المسک چھ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اس کے بعد نو ماشہ دیاقوزا دیں اور اس کے اوپر بادیان چار ماشہ، ریشہ خطمی تین ماشہ، عرق عنب الثعلب پاؤ سیر میں جوش

دے کر نو ماشہ چار تخم داخل کر کے ایک جوش اور دیں اور شربت انار شیریں تین تولہ و رسوت ایک ماشہ داخل کر کے پلائیں اور اس کے بعد بھی خون اور پانی بدستور جاری ہو تو عنب الثعلب، ریشہ خطمی، تخم مرو ہر ایک چار ماشہ، سب کو جوش دے کر شیرہ تخم خرفہ چھ ماشہ، شیرہ بیخ انجبار چار ماشہ، تخم ریحان چار ماشہ و کہربا سودہ ایک ماشہ داخل کر کے پلائیں؛ اس کے بعد مازو سبز دو دو ماشہ باریک کر کے چار ماشہ، شہد میں ملا کر کھلائیں۔

اگر مسوں میں سوزش ہو، قبض ہو اور بھوک نہ لگتی ہو تو اطریفل مقل ملین کھلا کر اس کے اوپر ریشہ خطمی، گل بنفشہ ہر ایک چھ ماشہ، سونف بادیان تین جوش دے کر چار تولہ شربت بنفشہ اور چار چار ماشہ تخم ریحان و اسپغول داخل کر کے پلائیں اور رسوت، مقل، تخم گندنا کوٹ چھان کر روغن گل و بیضہ مرغ میں ملا کر طلا کریں اور بیضہ مرغ و روغن گل مخلوط کر کے استنجا کے بعد طلا کریں۔

اطباء ہند کے قول کے مطابق رسوت و برگ نیب گلاب میں پیس کر ضماد کرنا۔ برگ نیم پانی میں پیس کر باندھنا اور شیر گاؤ میں جوش دے کر بھپارہ لینا، بواسیر کے درد کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح پانی کی کائی مقعد پر باندھنا بھی دافع سوزش ہے۔ یا کتھہ سفید و بلیلہ زرد بوزن مساوی پانی میں پیس کر اس میں کپڑا الت کر کے رکھیں یا مغز تخم نیب، مغز بکائن شیرہ برگ مکوہ پیس کر ضماد کریں ——— مغز خستہ بکائن، مغز خستہ نیب، مقل، جندبیدستر ہر ایک تین ماشہ، سب کو آب گلکوندہ سبز میں پیس کر ضماد کرنا ورم کو تحلیل کرنے اور خون کو بند کرنے کے لئے مجرب ہے ——— کالی زیری، نصف بریاں اور نصف خام کوٹ چھان کر اس میں سے ساڑھے دس ماشہ ہمراہ آب یا بیخ ساٹھی کے ساتھ کھلانا بواسیر خونی و بادی کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح مغز کر نجوہ ایک عدد باریک پیس کر ایک تولہ قند میں ملا کر کھلانا اور غذا میں روغن دیناسو دمند ہے۔ حب رسوت، حب برگ نیب، حب ہارسنگار، حب چاکسو، حب بواسیر ہندی یہ تمام دوائیں اس باب میں معمول و مفید ہیں۔

مفتحات اگر بواسیر کا منہ کھولنے کی ضرورت محسوس ہو اور مفتحات استعمال کرنا چاہیں تو پہلے حمام کرائیں اور حمام کے گرم تابہ پر دیر تک بٹھائیں، اس کے بعد گھوڑے پر سوار کریں تاکہ رگوں کے دہانے خود بخود کھل جائیں یا جونک لگائیں یا صافن کی فصد کھولیں اور اس کے بعد قوی قسم کی مفتح دوائیں ضماد کریں یا مسوں کے نرم ہونے کے بعد مفتح دوائیں لگائیں، مثلاً سرگین کبوتر، زہرۂ گاؤ، بخور مریم، سب کو آب پیاز میں حل کر کے طلا کریں، تنہا پیاز گرم کر کے رکھنا بھی مفتح ہے، اسی طرح پیاز، روغن گاؤ

میں بریاں کرکے رکھنا یا پیاز سفید کو خوب جوش دے کر مقشر کر کے روغن گاؤ کے ساتھ کھرل کر کے ضماد کرنا بھی بھلا اثر رکھتا ہے؛ مرہم داخلیون اور اسی طرح تیزاب فاروقی مدبر کا استعمال بھی تفتیح کے لئے نہایت مفید ہے ــــــ آب پیاز، صبر زرد، زہرہ گاؤ، سب کو باہم مخلوط کر کے طلا کرنا خون بستہ کو کھولنے اور درد ساکن کرنے کے لئے مفید ہے ــــــ مقل سودہ ایک ماشہ، اطریفل صغیر ایک تولہ میں ملا کر دس تولہ عرق شاہترہ کے ساتھ کھلانا بواسیر کا فاسد خون جاری کرنے کیلئے سود مند ہے ــــــ اگر مفتح دواؤں کے استعمال سے درد زیادہ ہو جائے تو مذکورہ بالا مسکن دواؤں کا ضماد استعمال کریں۔

مجففات بواسیر کے مسوں کو خشک کر کے گرانے والی ادویہ یہ ہیں ــــــ زرنیخ یا پوست انار و قل کی دھونی سے مسے خشک ہو کر گر جاتے ہیں؛ پیاز عنصل تازہ کاٹ کر اس کے بیچ سے جو پانی نکلے اسے بواسیر پر ملنا بھی اثر رکھتا ہے ــــــ شاخ گاؤ میش سوختہ کی دھونی اور سانپ کی کیچلی کی دھونی بھی مسوں کو خشک کرنے اور گرانے کے لئے مفید ہے ــــــ گوگرد، زرنیخ ہر دو بوزن مساوی باریک کر کے آگ پر روغن گندھک سے تصفیہ دیں۔ بعد ازاں قرع انبیق سے ٹپکا کر شیشہ میں رکھ کر اس میں چند زندہ بچھو ڈال دیں اور چالیس روز دھوپ میں رکھنے کے بعد استعمال کریں ــــــ روغن کتاں، روغن گل، آب عنب الثعلب، سب کو کھرل میں ڈال کر سیسہ کے دستہ سے حل کریں۔ اور جب پانی خشک ہو جائے تو ایک عدد بیضہ مرغ نیم برشت، کات سفید ایک ماشہ، دم الاخوین دو ماشہ، گل ارمنی ایک ماشہ، سرب سائیدہ بقدر دانہ گندم، سب کو روغن میں داخل کر کے اس قدر کھرل کریں کہ مرہم ہو جائے اور اس مرہم کو مسوں پر لگائیں۔

حکیم علی نے لکھا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ تیز دوائیں لگانے کی جرأت نہ کی جائے کیونکہ اس سے بعض اوقات درد کی شدت کے باعث مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

اطباء ہند کے قول کے مطابق بھلاوہ اور تخم بکائن کی دھونی بواسیر کے دانوں کو خشک کرنے کے لئے مفید ہے۔ کہتے ہیں کہ برگ دھتورا کوٹ کر مقعد پر باندھنا مسوں کو پژمردہ کر دیتا ہے؛ اسی طرح ترئی تلخ جنگلی کی دھونی بھی اس مقصد کیلئے مفید ہے ــــــ مولی کو چیر کر اس میں سوہاگہ بھر کر گل حکمت کر کے آگ میں پکا کر صبح و شام استعمال کرنا اور غذا میں کھچڑی تناول کرنا مسوں کو دفع کرنے کے لئے مفید ہے؛ بیخ درخت کریل سایہ میں خشک کر کے نیم کوب کر لیں اور تین سیر پانی میں اس قدر جوش دیں کہ آدھ سیر رہ جائے، بعد ازاں اس کو صاف کر کے اس پانی

میں سے پاؤ سیر صبح اور پاؤ سیر شام کو پلائیں، سات سے دس روز تک اس کی مداومت خون کو جلانے اور بواسیر کے دانوں کو تحلیل کرنے کیلئے سود مند ہے ——— مرمکی سات سے چار تولہ، سیماب تین تولہ ساڑھے چار ماشہ، اگر کی پانچ تولہ، سیسہ کو پگھلا کر اس میں سیماب داخل کریں اور سرد ہو جانے کے بعد کھرل کر کے نہایت باریک ریشمی کپڑے میں چھان کر الگ علیحدہ کھرل کر کے اس کے ساتھ ملائیں اور شہد خام سے چھوٹے چنے کے برابر گولیاں بنا کر دو گولی صبح اور تین گولی شب کو سوتے وقت استعمال کریں۔ اس کو ایک چلہ سردیوں میں اور ایک چلہ گرمیوں میں استعمال کرلینا بواسیر کو دفع کرنے کے لئے مفید ہے ——— اجوائن خراسانی، بھنگ، برادہ سم اسپ ہر ایک بوزن مساوی، سب کو بچہ مادہ گاؤ کے پیشاب میں اس قدر جوش دیں کہ مرہم کے مانند ہو جائے۔ اس کو کپڑے پر لگا کر بواسیر پر رکھنا مسوں کو دفع کرنے کے لئے مفید ہے، بلادر، آب برگ ترب میں گھس کر مسّہ پر ضماد کرنا بھی سود مند ہے۔

قطع اگر بواسیر کو آلات سے کاٹنے کا ارادہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ پہلے فصد کے ذریعہ تنقیہ کریں اور دو تین روز کے بعد بے ہوشی کی دوا دے کر دانوں کو قطع کریں اور ان کو کاٹنے کے بعد خون کو جلد سے جلد بند کرنے کی کوشش کریں، بعض مریض میں مسّے قطع کرنے کے بعد اسی سال وہ دوبارہ نمودار ہو جاتے ہیں اور ان کے عوارض پہلے سے بھی زیادہ شدید اور تکلیف دہ ہوتے ہیں، اس لئے قطع کی حالت میں بھی ضروری ہے کہ ایک عرصہ تک مفید تدابیر جاری رکھی جائیں ——— قطع کی صورت میں ضروری ہے کہ تمام دانے ایک بار نہ کاٹے جائیں بلکہ ایک ایک دانہ چند روز کے وقفہ سے قطع کیا جائے ورنہ تکلیف کی زیادتی سے قوت کے ساقط ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اگر مقعد سے مقررہ دوروں کے ساتھ بغیر درد کے غلیظ خون خارج ہو تو جب تک اس سے بدن میں ضعف نہ محسوس ہو، اس وقت تک بواسیر کے دانوں کو قطع کرنا مناسب نہیں ہے، البتہ اگر ضعف محسوس ہونے لگے تو اسے قطع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ——— آب سماق کے ساتھ قرص کہربا استعمال کرائیں اور ضعف زیادہ ہو تو آب بہی و شراب کے ساتھ ماء اللحم دینا مفید ہے اور یہ کافی ثابت نہ ہو تو معجون خبث الحدید استعمال کرائیں ——— بلیلہ سیاہ روغن گاؤ میں بریاں کر کے ہم وزن بدیان کے ساتھ کوٹ چھان کر دونوں کے برابر شکر شامل کر کے اس میں سے روزانہ ایک چمچہ تین تولہ آب گندنا کے ساتھ استعمال کرنا بواسیر کے لئے سود مند ہے۔ اسی طرح خبث الحدید ... برس ...

ساڑھے دس ماشہ، حرف سفید سودہ سات ماشہ، صمغ ناشستہ کے بعد تین تولہ آب گندنا اور سات ماشہ، روغن جوز کے ساتھ دینا بھی سود مند ہے ——— بیخ کبر، بیخ کرفس، تخم خربزہ، خار تر نجبین، بیخ انجدان، بیخ سوسن ہر ایک بوزن مساوی کوٹ چھان کر عسل بلادر میں گوندھ کر ساڑھے چار ماشہ کا قرص بنالیں اور ایک قرص پشک شتر کی آگ پر رکھ کر کسی سوراخ دار برتن کے ذریعہ سے دھونی دیں، یہ بخور بواسیر کے دانوں کو خشک کرنے اور گرانے کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح بیخ کبر، بیخ حنظل، حرف سفید، اترج ہر ایک بوزن مساوی کوٹ چھان کر روغن یاسمین میں ملا کر دھونی دینا بھی نافع ہے۔

(ابو سہل مسیحی)

اس بواسیر کے لئے جس میں دورے کے ساتھ خون آتا ہے۔ حب مقل نہایت مفید ہے، اگر یہ مرض دورے والا نہ ہو تو اس میں حب مقل سے چنداں فائدہ نہیں پہنچتا ——— اگر بواسیر کے ساتھ شقاق اور ورم پیچ ہو جائے تو پہلے ان دونوں کا علاج کریں اس کے بعد بواسیر کا، روغن خستہ مشمش میں مقل حل کر کے استعمال کرنا بواسیر و شقاق دونوں کے لئے نافع ہے ——— حب مقل، حب سند روس، معجون خبث الحدید، اطریفل صغیر، اطریفل خبث الحدید یہ تمام دوائیں شرباً اس مرض میں مفید ہیں! سکبینج، مقل ہر ایک سات ماشہ، میعہ سائلہ ساڑھے تین ماشہ، افیون پونے دو ماشہ روغن خستہ مشمش چار تولہ، مجموع کو حل کر کے اس میں پونے دو ماشہ جند بیدستر داخل کر کے مسوں پر لگانا درد کا مسکن ہے ——— جو دوائیں بواسیر کے سیلان کو بند کرتی ہیں ان میں سب سے زیادہ قوی الاثر زاج کے اقسام ہیں؛ علاوہ بریں صبر، کندر، دم الاخوین، گلنار اور شیاف مامیثا وغیرہ چھڑک کر باندھنے سے بھی خون بند ہو جاتا ہے، مازو بھی خون بند کرنے کے لئے مفید ہے؛ اگر ان تدابیر سے سیلان بند نہ ہو تو گرم روغن میں روئی تر کر کے اس سے مسوں کو داغ دیں اور اس کے اوپر حابس دوائیں چھڑکیں، اس تدبیر سے خون ضرور بند ہو جاتا ہے، لیکن اس میں تشنج کا خطرہ ہوتا ہے۔ (شیخ)

بواسیر میں اگر خون جاری ہو تو مریض کو اکثر قے کراتے رہیں اور مجفف دوائیں مثلاً کہربا، بسد، مروارید، مغری اشیاء مثلاً گل تیرسی، گل ارمنی اور فلونیا کے مانند مخدر اشیاء کے ساتھ ملا کر استعمال کریں ——— قرص کہربا پانچ ماشہ، ہلیلہ سیاہ، بلیلہ، آملہ، روغن زیتون میں بریاں کیا ہوا ہر ایک سات ماشہ، سب کو باریک کر کے ساڑھے تین ماشہ مقل ازرق، آب گندنا میں حل کر کے اس کی گولیاں بنالیں اور سایہ میں خشک کر کے اس میں سے ساڑھے دس ماشہ آب

نیم گرم کے ساتھ کھلائیں یا ہلیلہ سیاہ، بلیلہ، آملہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، تخم گندنا ساڑھے دس ماشہ، کہربا، بسد، ودع سوختہ، گل ارمنی ہر ایک نو ماشہ، مقل تین تولہ، مقل کو آب گندنا و آب برگ مرد حل کرکے باقی اجزاء اس میں کوٹ چھان کر ملائیں اور گولیاں بنا کر اس میں سے ساڑھے دس ماشہ، آب آہنتاب کے ساتھ استعمال کریں۔ یہ گولیاں بواسیر کا خون بند کرنے کے لئے بغایت مفید ہیں۔ اسی طرح حب خبث الحدید کا استعمال بھی سودمند ہے ——— اگر بواسیر سے خون جاری نہ ہوتا ہو تو کھولنے کی کوشش کریں تاکہ ردی خون خارج ہو جانے سے درد میں سکون ہو اور اس کے لئے خارجی طور پر بخور مرہم و آب پیاز کے مانند حادّ دوائیں استعمال کریں اور اندرونی طور پر حب مقل، اطریفل صغیر، مرہار بلیلہ وغیرہ دیں۔

حب ذیل سفوف بھی بواسیر کے درد و ریاح کے لئے مفید ہے ——— ہلیلہ سیاہ، بلیلہ، آملہ ہر ایک روغن زیتون میں بریاں کیا ہوا تین تولہ، تخم گندنا، حب الرشاد بریاں، نانخواہ ہر ایک ساڑھے چار تولہ، ترمس، حلبہ ہر ایک دو تولہ، ابہل خستہ، کشمش ہر ایک ڈیڑھ تولہ، مصطگی، جوز بوا ہر ایک تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے ساڑھے دس ماشہ آب گرم کے ساتھ کھلائیں ——— مقل ازرق، روغن کتاں میں حل کریں اور اس میں روغن گاؤ میں پکا ہوا گندنا شامل کرکے اس قدر کھرل کریں کہ مرہم کے مانند ہو جائے۔ یہ مرہم بواسیر اور مقعد کے درد کے لئے مفید ہے، اسی طرح حلبہ، تخم کتان ہر ایک دو حصہ، روغن میں گھسایا ہوا مقل اور بیہ ماکیان نصف حصہ، سب کو کھرل کرکے ضماد کرنا بھی مفید ہے۔ اگر بواسیر کے ساتھ ورم حار ہو تو سفیداب ڈیڑھ تولہ، مرداسنگ ساڑھے دس ماشہ، مصطگی ساڑھے تین ماشہ، زرد آبنج سفید سات ماشہ، زردی بیضہ و روغن بنفشہ میں ملاکر نیم گرم ضماد کریں ——— اگر بواسیر خشونت اختیار کرلے اور مذکورہ بالا دوائیں نفع نہ کریں تو حاد قسم کی دوائیں استعمال کریں مثلاً نورہ و زرنیخ، حمام میں طلا کریں اور اس پر اتنی دیر صبر کریں کہ دانے جل جائیں اس کے بعد شراب سے دھو کر پوست حنظل سوختہ و ترمس سوختہ ملکے اوپر چھڑکیں یا جلنے کی تکلیف رفع کرنے اور زخم کو خشک کرنے کے لئے مرہم سفیداب استعمال کریں۔ (صاحب کامل)

غلیظ غذاؤں، تیز اشیاء اور ان چیزوں سے پرہیز کریں جو خون میں سوداویت پیدا کرتی ہیں، اسی طرح آبی پرندوں کے گوشت، لہسن، پیاز، خردل، شراب، بالخصوص تیز قسم کی خالص شراب اور پے درپے نشہ میں رہنے سے اجتناب کریں، حمام، بدن کی مالش اور معتدل ریاضت کو ضروری سمجھیں تاکہ بدن میں

فضلات جمع نہ ہوں اور حرارت غریزی برانگیختہ رہے ——— اگر خون، گرم، سوختہ اور سفراوی ہو اور شرائط اجازت دیں تو پہلے باسلیق کی فصد کھولیں بعد ازاں ہلیلہ بلیلہ، آملہ، سپستان، آلو بخارا وغیرہ کے مطبوخ اور خیار شنبر سے بدن کا تنقیہ کریں، اس کے بعد ایسا اطریفل صغیر استعمال کریں جس میں اہلیلجات کے ہم وزن مقل داخل ہو، اگر مقعد کے ورم میں درد ہو تو مناسب ضماد اور مرہم استعمال کریں۔ (جرجانی)

مسوں کو آلات کے ذریعے کاٹ دینا کوئی تیز دوا استعمال کرنے سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ تیز دوا کے استعمال میں تکلیف بہت زیادہ ہوتی ہے، اور ورم بھی پیدا ہو جاتا ہے، مسوں کو آلات سے یا تیز دوا سے کاٹنے کا ارادہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ پہلے باسلیق کی فصد کھولی جائے۔ (محمد ذکریا)

میعہ سائلہ، کندر، قسط، پوست بیخ کبر، بیخ ہزار اسفند، ہر ایک ایک حصہ، خربزہ گوگرد زرد ہر ایک نصف حصہ، سب کو باریک کرکے اس دوا کے تین تولہ کے مقابلہ میں روغن زیتون، روغن کنجد و روغن زنبق ہر ایک تین تولہ لیں اور ان روغنوں میں پہلے کندر و گوگرد حل کریں بعد ازاں دوسری دوائیں ملا کر استعمال کریں، یہ دوا خون کو روکنے اور مسوں کو بجھانے کے لئے بغایت مفید ہے اور اس کی مداومت کی جائے تو مسے خشک ہو کر گر جاتے ہیں۔ (ثابت بن قرہ)

بواسیر کو روغن زیتون سے چرب کرکے اشنان سبز کوٹ کر اس پر چھڑکنا اور ہفتہ عشرہ اس کی مداومت کرنا مسوں کو خشک کرنے اور گرانے کے لئے مفید ہے۔ (راہن)

باسلیق کی فصد کھولنا اور بقدر قوت خون لینا ہر قسم کی بواسیر میں مفید ہے۔ بعد ازاں روزانہ صبح کو عناب دس دانہ و شکر سفید تین تولہ یا شربت عناب و شربت دینار پلائیں، غذا میں خیرۂ مغز بادام کے ساتھ ماش کا مزورہ دیں اور خون کے ساتھ طبیعت قبض ہو تو مطبوخ فواکہ یا مطبوخ ہلیلہ پلائیں، مگر طبیعت نرم اور خون جاری ہو تو روزانہ صبح کو قرص کہربا، گل ارمنی ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، انجبار تولہ رب آبی کے ساتھ استعمال کرائیں، اور غذا میں مرغی، تیتر اور بٹیر کے گوشت کے ساتھ سماق کا مزورہ دیں ——— اگر خون سوداوی کے امتلا کے باعث بواسیر میں درد و تکلیف ہو تو منضج دواؤں سے اس کا منہ کھولیں۔ اور داخلی طور پر اطریفل مقل اور اطریفل صغیر استعمال کرائیں۔ اور اگر درد بہت زیادہ ہو تو مسکن ضماد لگائیں۔ (محمود)

اگر بواسیر سے خون جاری نہ ہو، تو باسلیق کی فصد کھولیں تاکہ فاسد خون خارج ہو جائے، اگر خون جاری ہو اور وہ غلیظ و سیاہ ہو تو فصد وغیرہ کے ذریعے سے اس خون کو بند کرنا روا نہیں ہے، بلکہ اس صورت میں محلل مادہ و مصفی خون دوائیں استعمال کریں، مثلاً سفوف سیرداند و زرانہ نو ماشہ تک اس منضج کے ساتھ دیں ——

انجیر، عناب، سپستاں ہر ایک تین تولہ، اسطوخودوس، افتیمون، گل سرخ، گل بنفشہ انیسون ہر ایک ڈیڑھ تولہ سب کو دو سیر پانی میں جوش دیں اور آدھ سیر رہ جائے تو صاف کر کے پلائیں؛ اگر بواسیر ثولولی (مسوں والی) ہو تو اس نسخہ میں تین تولہ بسفائج بھی زیادہ کریں اور اگر توتی ہو تو اسطوخودوس کے عوض اسارون داخل کریں —— مقل، تربد، اغاریقون، صبر ہر ایک ایک حصہ، مصطگی، مازو، راتینج، انیسون، جوز السرو، لبان، سقمونیا ہر ایک نصف حصہ، حجر ارمنی یا لاجورد چہارم حصہ سب کو کوٹ چھان کر آب گندنا سے گولیاں بنا کر اس میں سے ساڑھے چار ماشہ آب مویز کے ساتھ دینا بواسیر کے دانوں کو گرانے، بواسیری ریاح زائل کرنے اور اس کے بعد مزاج کی تعدیل، صرع، صداع اور انتشار کے اکثر بالیس امراض کو دفع کرنے کے لئے میرے مجربات سے ہے —— جوارش ملوک، حب مقل ممسک اور اطریفل کبیر بھی اس باب میں مفید و مجرب ہے۔ (انطاکی)

اس مرض کے علاج میں بدن کا تنقیہ فرحت فواکہ، مطبوخ افتیمون سفوف لو، حب لاجورد یا حجر ارمنی سے کرنے کے بعد معجون خبث الحدید یا حب مقل استعمال کرائیں —— بواسیر کا مکمل علاج یہ ہے کہ اسے قطع کر دیا جائے مگر آلات سے کاٹنے میں خطرہ رہتا ہے اس لئے بعض معالج اس کو قطع کرنے کے بجائے السے باندھ دیتے ہیں تا آنکہ مسے خود بخود گر جاتے ہیں یا تیز دواؤں سے جلا کر گراتے ہیں، زرنیخ، کبریت، مرو، بیخ کبر، آس، مازو اور سانپ کی کینچلی کی دھونی مسوں کو خشک کرنے اور گرانے کے لئے مجرب ہے۔ (انطاکی)

خبث الحدید یا اہلیلہ زرد یا روغن جوز ہندی کہنہ استعمال کرنا، آب آہنتاب، آب ماتنگ یا مطبوخ گندنا پینا اس مرض میں مفید ہے، اسی طرح آملہ، ہلیلہ کابلی تخم گندنا، سفوف حرف یا حرف بریاں مسلم، حرق زرنجنک، مقل ازرق، کنجد مع پوست روغن کنجد، اکسند، یہ تمام دوائیں اس باب میں معمول و مفید ہیں؛ کلاہ بادنجان خشک کر کے کوٹ کر کھانا اور روغن زیتون گرم کر کے بواسیر کی تدہین کرنا یا طلیا شیریا سندروس روغن کتان میں حل کر کے استعمال کرنا اور اس کے بعد روغن زیتون سے بگھارا ہوا نخود آب پینا خون کو روکنے کے لئے مفید ہے —— سعد، حرف،

مقل ازرق، تالیسفر، صبر، حماض، تخم حماض، پوست انار ترش، ملتیت، دار شیشعان، حب الفلت، برگ بہ، ہلیلج، بادام شیریں، روغن نارجیل، روغن زرد آلو، روغن شونیز و تولان ہندی، خبث الحدید، افسنتین رومی، عصارۂ افسنتین یہ تمام دوائیں شربًا و ضمادًا بواسیر میں مفید معمول ہیں ـــــ مشک، میعہ سائلہ، صبر، خاکستر چوب زیتون و روغن گل یا عنصل بریاں یا خاکستر عنصل و روغن زیتون یا خبث الحدید، رصاص سوختہ، روغن و موم سب کا مرہم بنا کر فتیلہ میں لگا کر حمول کرنا مفید ہے، روغن آنجر میں فتیلہ تر کرکے رکھنا یا ودع سوختہ و عرق لیموں میں فتیلہ لت کرکے استعمال کرنا بواسیر کو کھولنے کے لئے مفید ہے ـــــ خستہ بلیلہ، تخم قساء الحمار، پوست مار، مقل، تخم کبر، بلادر، زراوند طویل، برگ آس خشک، سندروس، پیہ کوہان شتر، پیہ شتر ان چیزوں کی دھونی بواسیر کے مسوں کو خشک کرنے کے لئے نافع ہے، اسی طرح مطبوخ گندنا یا مطبوخ شلجم یا مطبوخ آس یا مطبوخ مرو میں مریض کو بٹھانا بھی مفید ہے ـــــ آس خشک یا برادہ عاج و برادہ آہن یا خبث الحدید و رصاص سوختہ باریک کرکے مسوں پر چھڑکنا نفع بخشتا ہے، ہر روز بواسیر کو آب اشنان سے دھونا بھی مفید ہے ۔ (سویدی)

کہتے ہیں کہ گندھک، لبان ہر ایک ایک جزو، میعہ سائلہ ایک جزو روغن مرشف، روغن کنجد، روغن اسی، سب کو آگ پر پگھلا کر اتار لیں اور اس میں قسط تلخ، پوست بیخ کبر، پوست بیخ کبیر، اسفند ہر ایک ڈیڑھ حصہ، سب کو باریک کرکے مائز مسوں پر طلا کرنا ان کو خشک کرنے کے لئے مفید ہے۔

اگر بواسیر کے مریض کو مسہل دینا چاہیں تو یہ دوا دیں ـــــ ہلیلہ، تخم کاسنی، ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، بادیان، تخم کرفس ہر ایک دو ماشہ، اس میں حب حاجت کمی و زیادتی کر سکتے ہیں ـــــ اکثر اساتذہ بواسیر کے مریض کو مسہل نہیں دیتے بلکہ مزلقات و ملینات سے علاج کرتے ہیں۔ مگر شدید ضرورت کے وقت ہلیلجات و ماء الجبن کے ساتھ مسہل دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود مسہل کے بعد مریض بواسیر کی طبیعت بگڑ جاتی ہے، اس لئے قبض رفع کرنے کے واسطے اکثر بابلیلہ، اطریفل مقل ملین، اطریفل صغیر، حب مقل، ملین مزلقات کے ساتھ دیتے ہیں، مثلاً مربا ہلیلہ، لعاب اسبغول یا لعاب ریشہ خطمی یہ دونوں کے ساتھ استعمال کراتے ہیں۔ ام یا مذکورہ لعاب بہدانہ و اسبغول مسلم کے ساتھ کھلاتے ہیں یا مصطگی و مقل ایک ایک ماشہ باریک کرکے ایک تولہ اطریفل کے ساتھ کھلا کر اس کے اوپر مویز منقی دس دانہ گاؤزبان چار ماشہ، سب کو جوش دیکر

گلقند یا قند سفید داخل کرکے دیتے ہیں یا اطریفل صغیر، لعاب ریشۂ خطمی، لعاب اسپغول، عرق بادیان، گلاب، شربت گاؤزبان یا شربت بنفشہ و تخم ریحاں کے ساتھ دیتے ہیں، یا خمیرہ بنفشہ گلقند میں ملا کر کھلاتے ہیں اور اس کے اوپر آب کاسنی سبز مروق یا شیرۂ تخم کاسنی، گلاب، عرق کاسنی، عرق عنب الثعلب و شربت گاؤزبان، یا لنگو چھڑک کر پلاتے ہیں یا اطریفل صغیر کھلا کر اس کے اوپر لعاب ریشۂ خطمی، شیرہ تخم کاسنی، عرق گاؤزبان، عرق مکو، گلاب، خمیرہ بنفشہ گلقند مل چھان کر پلاتے ہیں، اور ضرورت ہو تو ریاح کے لئے اس میں شیرہ بادیان بڑھاتے ہیں اور گردہ کی رطوبتوں کے تنقیہ و ادرار کے لئے شیرہ تخم خیارین و شیرہ تخم خربزہ اور عسر بول کے لئے اس کے ساتھ شیرۂ خارخسک بھی زیادہ کرتے ہیں؛ گاہے حرارت کی تسکین اور ادرار کے لئے سکنجبین کا اضافہ بھی کرتے ہیں، علر شربت بزوری داخل کرنا زیادہ مناسب ہے — بواسیر اور زحیر کے مریضوں میں جو اکثر قبض اور صداع میں مبتلا ہو جاتے ہیں، تلئین، مزاج کی تسکین، قلب، جگر و معدہ کی تقویت اور سدہ کھولنے کے لئے گاہے بہدانہ کا مطبوخ، گاہے بہدانہ و خطمی گاہے ریشۂ خطمی و تخم مرو، گاہے ریشۂ خطمی و مویز منقی، گاہے خطمی، خبازی، گل بنفشہ و بہدانہ، گاہے گل بنفشہ، آلو بخارا، گاؤزبان اور بعض اوقات معدہ و جگر کے ورم اور سدہ کے لئے عنب الثعلب و اصل السوس، گاہے مویز منقی و گل نیلوفر، گاؤزبان، الائچی کلاں و خیارین، ان میں سے کوئی نسخہ عرق مکو، عرق بید، عرق بادیان، عرق کیوڑہ، عرق شاہترہ و گلاب وغیرہ کے ہمراہ دیتے ہیں علاوہ بریں اس میں مکو، خیارین، مغز تخم کدو، تخم کاسنی، تخم خربزہ، الائچی کلاں، سپستاں، بادیان و تخم کشوث ان میں سے ایک دو نسخے شامل کرتے ہیں اور شربت بنفشہ، شربت نیلوفر، شربت بزوری، شربت انار شیریں، شربت عناب، ان میں سے کسی شربت سے شیریں کرکے مناسب تخم مثلاً خیار تخم یا تودری یا تخم فرنجمشک و یا لنگو چھڑک کر پلاتے ہیں؛ اور ہر روز دوا میں کچھ نہ کچھ تغیر کرتے رہتے ہیں تاکہ طبیعت ایک دوا سے مانوس نہ ہو جائے۔ (حکیم علی)

اگر بواسیر کا خون رک جانے سے تمام بدن میں درد و تمدد پیدا ہو جائے۔ خون جاری ہونے سے پہلے شدید تپ و لرزہ ہو، اور خون جاری ہو جانے کے بعد تمام عوارض موقوف ہو جائیں تو اس صورت میں دورے کی شدت کے وقت پوست چار رتی، اسقیل خشک ایک ماشہ دونوں کو ایک تولہ شہد میں ملا کر یا پانچ تولہ عرق خارخسک کے ساتھ دینا مفید ثابت ہوتا ہے؛ بہتر یہ ہے کہ یہ دوا دینے کے دو گھڑی

کے بعد چار خطائی پلائیں تاکہ بکثرت ادرار بول ہو اور اعراض موقوف ہو جائیں، بعد ازاں ایک ہفتہ تک فادزہر حیوانی چار رتی، شربت یاقوت ایک تولہ میں ملا کر عرق کیوڑہ و عرق عنبر ہر ایک چار تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں اور غذا میں حلوان کے گوشت کے ساتھ روٹی کی روٹی دیں۔

اگر بواسیر کا خون بند ہو جانے سے بواسیری ریاح کا غلبہ ہو جائے، اس کے بعد درد و خروج مقعد کے ساتھ تشنج عارض ہو جائے اور مراقیت کے باعث قلب و معدہ میں بشدت اختلاج رونما ہو تو برگ نمنگ، برگ نیب، برگ سنبھالو، برگ انار، برگ جھاؤ ہر ایک تین تولہ، بیخ کبر ڈیڑھ دو تولہ، بیخ بابونہ، بادیان ہر ایک دو تولہ، سب کو جوش دے کر بھپارہ لیں اور شیرہ گل سرخ ڈیڑھ تولہ شیرہ مغز ککڑی دو تولہ شربت گاؤزبان چار تولہ کے ساتھ ایک ماشہ سفوف یہودی استعمال کریں، غذا میں مرغ کا مرغن پلاؤ کھائیں اور شام کے وقت تخم کنوچہ سات ماشہ تودری سرخ چار ماشہ، عرق کیوڑہ، عرق بید مشک ہر ایک پانچ تولہ، عرق گاؤزبان سات تولہ، شربت بنفشہ مکرر و شربت گاؤزبان ہر ایک دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں اور شب کے وقت پودینہ سبز بھرتہ کے مانند پکا کر روغن گل سے چرب کر کے مقعد پر باندھیں، بعد ازاں جب صرف ضعف باقی رہ جائے تو تمام دوائیں موقوف کر کے فادزہر حیوانی چار رتی، طباشیر، لاجورد مغسول ہر ایک ایک ماشہ، ورق طلا ایک عدد، سب کو دو تولہ شربت سیب میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر عرق کیوڑہ، عرق عنبر ہر ایک چار تولہ و عرق بید مشک تین تولہ میں دو تولہ شربت یاقوت حل کر کے نو ماشہ تخم فرنجمشک چھڑک کر پلائیں اور ایک ہفتہ اس کی مداومت کریں اور غذا میں حلوان کے قلیہ و قورمہ کے ساتھ روٹی دیں۔

ریح البواسیر

ریح البواسیر یا بواسیر ریحی اس مرض کو کہتے ہیں جس میں غلیظ سوداوی ریاح کمر، ناف اور گردہ کے گرد جمع ہو جاتی ہے جس سے شکم میں نفخ، قراقر اور درد پیدا ہو جاتا ہے، گاہے یہ ریاح پیڑو، خصیہ، قضیب اور مقعد کی طرف اتر آتی ہے اور گاہے سینہ، پہلو، شانہ، گردن اور پشت کی طرف بلند ہو کر ان اعضاء میں درد پیدا کر دیتی ہے، گاہے اس ریاح سے تشنج اور خونی اسہال عارض ہو جاتا ہے، گاہے قبض، اعضاء شکنی اور رانوں اور جوڑوں میں درد کی شکایت ہو جاتی ہے اور گاہے یہ ریاح دوسرے اعضاء مثلاً ہاتھ پاؤں کی طرف مائل ہوتی ہے

اور اس کے سبب سے گاہے مفاصل سے اٹھتے بیٹھتے آواز آتی ہے جس کو فرقعہ کہتے ہیں۔

سوء ہضم، ضعف باہ، جماع میں قلت لذت، جماع کے بعد ضعف کی شدت، انزال کے وقت مقعد اور پیڑو میں ہلکا سا درد محسوس ہوتا، گاہے مقعد میں اختلاج ہونا بواسیر ریحی کی علامتوں میں داخل ہے۔ اس مرض میں گاہے شکم نرم ہوتا ہے، براز ریاح اور آواز کے ساتھ خارج ہوتا ہے جس کا قوام ناہموار ہوتا ہے، اور اس کے بعد بھی حاجت بدستور محسوس ہوتی رہتی ہے، گاہے چہرہ اور بدن میں خارش ہوتی ہے، ہضم فاسد ہوتا ہے، سینہ اور معدہ کی سوزش کے۔ قدیم مریض اپنے دماغ میں مچھلی کے مانند بدبو محسوس کرتا ہے۔ گاہے گلے میں کوئی چیز اٹکی ہوئی معلوم ہوتی ہے، منہ بدمزہ ہوتا ہے، نیند زیادہ آتی ہے، کاہلی غالب رہتی ہے، پیہم جمائیاں آتی ہیں اور خون کے رنگ کی یا سیاہی مائل کوئی چیز یا بودار لزوجت دار رطوبت خارج ہوتی ہے، نیند سے بیدار ہونے کے بعد بدن میں بہت زیادہ گرانی محسوس ہوتی ہے، چہرہ کا اصلی رنگ بدل کر زردی یا سبزی یا سیاہی مائل یا رصاصی یا نحاسی ہو جاتا ہے، بعض اوقات بالوں کا رنگ بھورا پڑ جاتا ہے۔ جڑوں میں خارش ہوتی ہے اور بال بکثرت گرتے ہیں، گاہے اس علت سے شبکوری، سدد، دوار، صداع، قولنج اور دق کی شکایت پیدا ہو جاتی۔ اور مریض کو کبھی بھی بھوک نہیں لگتی۔

اس ریاح کے پیدا ہونے کا سبب وہ ردی خلط ہوتی ہے، جس کا انصباب گردے پر ہوتا ہے یا یہ خلط گردے اور اس کے نواح میں پیدا ہوتی ہے اور گردے کی حرارت سے غلیظ ریاح میں منتقل ہو جاتی ہے — یہ مرض حقیقتاً مقعد کے امراض میں سے نہیں ہے بلکہ اس کا مبدا گردہ ہے مگر لفظی مناسبت اور باہمی مشارکت کی بنا پر اس کو بواسیر کے ضمن میں بیان کرتے ہیں۔

اس مرض کا علاج یہ ہے کہ سوداء کے مسہل یا مطبوخ افتیمون و حب افتیمون سے سوداء کا تنقیہ کریں۔ ماء الجبن، شیر خشت کے ساتھ افتیمون دینا اس مرض میں اور مراق و بواسیر میں نہایت مفید ہے۔ علاوہ بریں کاسر ریاح جوارشیں مثلاً جوارش کمونی وغیرہ، محلل ریاح دوائیں، مدرات کے ساتھ استعمال کریں تاکہ ان کا اثر گردے تک پہنچے۔ حب مقل، اطریفل صغیر، اطریفل سنائی، جوارش خبث الحدید، جوارش جالینوس، دبید الورد، سفوف مقل، معجون مقل اور بواسیر کے علاج میں جو دوائیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے بھی بعض دوائیں اس مرض میں مفید

ہیں اور ملینت، سکنجبین، جند بیدستر و مطبوخ بسفائج کے مانند قوی قسم کی محلل و ملین دوائیں اس باب میں بالخصوص موثر ہیں، بدن کی مالش، حمام، گھوڑے کی سواری اور دائمی ورزش اس مرض میں نہایت مفید ہے۔ —— دودھ، خوراک، مواد سوداوی اغذیہ سے اور متواتر لنگھن میں رہنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

ذیل میں اساتذہ کے مطب کی چند ترکیبیں لکھی جاتی ہیں ان سے

حسب موقع استفادہ کریں۔ —— زرنباد سودہ ایک ماشہ، مربا ہلیلہ ایک عدد میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرۂ خیارین چھ ماشہ، عرق مکو و عرق شاہترہ ہر ایک چار تولہ، عرق کیوڑہ تین تولہ میں نکال کر شربت بزوری دو تولہ داخل کرکے تودری سفید چار ماشہ چھڑک کر پلائیں، اگاہے اس دوا کے ساتھ مصطگی یا عود یا مقل یا گندنا، ایک ماشہ باریک کرکے دیتے ہیں —— یا اطریفل صغیر کھلا کر اس کے اوپر شیرۂ بادیان گلقند کے ساتھ پلائیں بعدازاں اس میں شیرۂ کاسنی چھ ماشہ و زرنباد سودہ نصف ماشہ، مقل سودہ ایک ماشہ زیادہ کریں —— یا مقل سودہ ایک ماشہ اطریفل صغیر ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرۂ بلوبان، شیرۂ خارخسک قند سفید داخل کرکے دیں۔ بادیان، پودینہ ہر ایک چار ماشہ، گل بنفشہ نو ماشہ سب کو جوش دے کر صاف کرکے دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں —— یا مصطگی، مقل ایک ایک ماشہ باریک کرکے اطریفل کشنیزی ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر مویز منقی دس دانہ و گاؤزبان چار ماشہ جوش دے کر ایک تولہ قند سفید و چار ماشہ تودری سفید داخل کرکے پلائیں —— یا مربا بلیلہ ایک عدد کھلا کر لعاب ریشہ خطمی و شیرۂ بادیان ہر ایک چھ ماشہ، عرق گاؤزبان دس تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ، اسپغول و تخم ریحان داخل کرکے پلائیں۔

اگر اس کے ساتھ کمر میں جگر کی طرف درد اور دوسری اکثر قبض ہو تو بادیان، عنب الثعلب، اصل السوس، پرسیاؤشاں، مویز منقی، شاہترہ، گل بنفشہ، سب کو جوش دے کر گلقند داخل کرکے پلائیں، اور نضج کے آثار ظاہر ہونے کے بعد اس میں مغز خیارشنبر و روغن گاؤزبان زیادہ کرکے مسہل دیں، دوسرے مسہل میں سنا مکی ایک تولہ، ہلیلجات ہر ایک چھ ماشہ، بادیان، گل سرخ ہر ایک چار ماشہ زیادہ کریں اور اس کے ساتھ چار گھڑی رات رہے چھ ماشہ حب ایارج بھی استعمال کرائیں، دو مسہلوں کے بعد اگر درد گاہے سینہ اور گاہے پشت میں محسوس ہو تو مصطگی سودہ ایک ماشہ، اطریفل صغیر ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں، اور اس کے اوپر عرق بادیان سات تولہ میں قند سفید دو تولہ و تودری چار ماشہ داخل

کر کے پلائیں بعد ازاں اگر قدرے درد باقی ہو تو یہ سبیل بھی تربدِ سفید چار ماشہ، سورنجان ایک ماشہ زیادہ کریں۔

اگر یہ مرض درد شانہ کے ساتھ ہو اور مناسب معلوم ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں اور اطریفل استعمال کرائیں، بعد ازاں اطریفل کشنیزی ایک تولہ کھلا کر مویز منقیٰ دس دانہ، الائچی خرد کوفتہ تین ماشہ، دونوں کو جوش دے کر قند سفید داخل کر کے پلائیں۔ اس کے بعد الائچی اور قند کے عوض پرسیاؤشاں پانچ ماشہ، بادیان چار ماشہ، گلقند دو تولہ داخل کریں اور غذا میں پلاؤ دیں۔

اگر اس کے ساتھ ہمیشہ کمر و شکم میں درد رہتا ہے تو اطریفل صغیر کھلا کر، مویز منقیٰ۔ عرق شاہترہ دس تولہ و گلاب چار تولہ میں جوش دے کر دو تولہ قند داخل کر کے پلائیں بعد ازاں قند کے بجائے گلقند داخل کریں۔ اس کے بعد مصطگی و سورنجان سودہ ایک ایک ماشہ، اطریفل صغیر ایک تولہ میں ملا کر عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں۔ بعد ازاں معجون فلاسفہ چھ ماشہ نہار منہ بعدہٗ مصطگی، مقل، تخم گندنا ہر ایک نصف ماشہ، سب کو باریک کر کے اطریفل صغیر میں ملا کر کھلائیں اور اس کے ساتھ گل خطمی تین ماشہ، مویز منقیٰ دس دانہ، تخم مرو چار ماشہ، خیارین کوفتہ چھ ماشہ سب کو جوش دے کر دو تولہ قند داخل کر کے پلائیں اور بعد کو خیارین کے بجائے خارخسک اور اطریفل کے بجائے گلقند دیں۔ اس کے بعد مقل سودہ اطریفل میں ملا کر کھلائیں اور اس کے ہمراہ مویز منقیٰ دو تولہ، بادیان چار ماشہ، تخم کاسنی چھ ماشہ سب کو دس تولہ عرق بادیان میں جوش دے کر دو تولہ قند داخل کر کے پلائیں اور اس کے بعد اگر درد سرین و زانو کی شکایت ہو تو اطریفل میں ایک ماشہ سورنجان سودہ بھی شامل کریں۔

اگر بواسیر کی گولہ شکم اور نفخ و درد کے ساتھ ہو تو بادیان چار ماشہ، مویز منقیٰ دس دانہ، پرسیاؤشاں چار ماشہ سب کو جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کر کے پلائیں۔ بعد ازاں بسفائج چار ماشہ و گل خطمی تین ماشہ زیادہ کریں اور غذا میں کھچڑی دیں۔ اس کے بعد مقل ازرق ایک ماشہ باریک کر کے اطریفل صغیر میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر سے پرسیاؤشاں، گل سرخ ہر ایک چار ماشہ، گل خطمی تین ماشہ، انجیر زرد تین دانہ، سب کو جوش دے کر دو تولہ قند سفید داخل کر کے پلائیں اور اس کے بعد اس میں چھ ماشہ بسفائج بڑھا دیں۔

اگر اس مرض کے ساتھ اسہال ہو تو سفوف یہودی و سفوف مقلیا نانخواہ، شیرہ کرفس وغیرہ بادیان کے ساتھ دیں اور غذا میں جوان مرغے کا پاچہ

پکا کر اس میں روٹی چور کر کے کھلائیں، گا ہے اس شوربے سے حقنہ کرنا بھی نہایت مفید ثابت ہوتا ہے — حلیت بریاں چار رتی بیج کبر ایک ماشہ باریک کر کے گلقند میں ملا کر کھلانا اور بدرقہ کے طور پر شیرہ بادیان و شیرۂ انیسون سات ماشہ، گلاب، عرق دہل و پودینہ ہر ایک سات تولہ میں نکال کر تین تولہ قند داخل کر کے پلانا بادی بواسیر کے لئے مفید ہے۔

ریاحی بواسیر کے مریض کو بواسیر کے مریضوں کی طرح پرہیز کرنا اور بادی چیزوں سے دور رہنا چاہئے — صبر پونے دو تولہ، تخم اسفند، جاوشیر، مقل، اشق، غاریقون، عصارہ غافث ہر ایک ڈیڑھ تولہ، سکبینج تین تولہ، شحم حنظل ساڑھے دس ماشہ سب کو کوٹ کر آب گندنا سے گولی بنائیں، ان گولیوں میں سے سات ماشہ سے نو ماشہ تک آب گرم کے ساتھ استعمال کرنا بواسیر کی ریاح توڑنے اور گردہ، کمر و مفاصل کے درد کے لئے سود مند ہے اور حب خبث الحدید بھی بواسیری ریاح، اور گردہ کی سردی کے لئے مفید ہے، علاوہ بریں کھانے کو ہضم کرتی ہے، چہرہ کا رنگ نکھارتی ہے اور بدن کو فربہ کرتی ہے۔ (جرجانی)

سکنجبین انیسونی، شربت دار چینی، شربت افسنتین، شربت انیسون، شربت مشک، یہ تمام دوائیں اس مرض میں مفید ہیں اور شربت خبث الحدید ان سب پر فضیلت رکھتا ہے، حب مقل طین و قابض اس باب کی بہترین گولیاں ہیں، اسی طرح اطریفل مقل طین و حب خبث الحدید مدبر بھی مفید ہے، علاوہ بریں تمام کاسر ریاح معجونیں اس باب میں مفید ہیں، اسی طرح کاسر ریاح دواؤں سے نطول کرنا بھی فائدہ مند ہے۔ (حکیم شریف خاں)

اس مرض میں نفع پہنچانے والے روغنوں میں سے روغن کلکلانج و روغن ناردین کا میں نے بارہا تجربہ کیا ہے، اسی طرح روغن مقل بھی جو قدما کی تالیف ہے۔ اس باب میں مفید و معمول ہے۔ (سرہندی)

اطباء ہند لکھتے ہیں کہ برگ گگروندہ و مرچ سیاہ بوزن مساوی باہم کر کے گولیاں بنا کر استعمال کرنا اور گوگل پاک یعنی معجون مقل تناول کرنا بادی بواسیر کے لئے نافع ہے، اسی طرح ہلیلہ زنگی، روغن زرد میں بریاں کیا ہوا ساڑھے تین ماشہ، زیرہ سیاہ بریاں پونے دو ماشہ، دونوں کو کوٹ چھان کر آب گندنا سے گولیاں بنا کر استعمال کرنا بواسیر ریحی کے لئے مفید ہے — روغن زیرہ کی مالش کرنا بواسیری نفخ کھولنے اور دوسرے قسم کے نفخ کے لئے نہایت سود مند ہے — حلیت تین ماشہ، بابڑنگ چھ ماشہ، نمک سنگ نو ماشہ، زیرہ ایک تولہ،

سونٹھ سوا تولہ، مرچ سیاہ ڈیڑھ تولہ، پیپل بوٹے دو تولہ، کوٹھ دو تولہ، زرچوب سوا دو تولہ، چترک ڈھائی تولہ، اجود بوٹے تین تولہ، قند تین تولہ، سب کو باریک کر کے قند مذکور کے قوام میں ڈال کر خوب ملائیں اور آگ سے اتار کر سایہ میں خشک کر کے کوری ہانڈی میں رکھیں، اس میں سے روزانہ ساڑھے دس ماشہ کھانا بادی بواسیر، باؤ گولہ اور بلغمی امراض کے لئے مجرب بتلاتے ہیں۔ اس کے ساتھ کنجد، بادنجان، خردل اور تمام تیز چیزوں سے پرہیز کریں۔

قشر البواسیر

یہ آنتوں کے صفاق (پردہ) کے مانند ایک غلیظ قسم کا غشائی جسم ہے جو صلابت کی طرف مائل ہوتا ہے، معا مستقیم پر چھا جاتا ہے اور اس کے ساتھ اس طرح چپکا ہوتا ہے گویا کہ اس کا تیسرا طبقہ ہے۔ لگتا ہے یہ جھلی معا مستقیم سے گزر کر قولون تک پہنچ جاتی ہے۔ یہ جھلی ریاح سے پر ہوتی ہے اور مریض خیال کرتا ہے کہ اس کا معدہ ریاح سے پر ہے لیکن یہ ریاح طبقہ کے اندر ہوتی ہے۔ اسی مرض کو قشر البواسیر (قشر: چھلکا) کہتے ہیں اور یہ مرض صاحب البواسیر سے مختلف ہے ———— یہ جھلی گاہے رودہ سے چھوٹ کر نیچے آجاتی ہے اور مقعد سے لٹک جاتی ہے۔ اس سے مریض بھی ڈرتا ہے اور ناتجربہ کار طبیب بھی خائف ہوتا ہے، اور سمجھتا ہے کہ مریض کی آنت ساقط ہو گئی ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہوتا، مگر بہر حال یہ مرض خطرناک ہوتا ہے اور اس کا علاج یہی ہے کہ قشر کو جدا کیا جائے اور وہ نیچے آجائے تو کاٹ دیا جائے بایں صورت میں جبکہ یہ جھلی رودہ مستقیم کی سطح سے جدا ہو کر نیچے آ گئی ہو اور صرف مقعد کے حلقہ سے لگی ہوئی ہو تو اس کو کاٹنا چنداں دشوار اور خطرناک نہیں ہوتا ———— قشر کو کاٹنے کے بعد روک تسکین دینے اور زخم بھرنے والے مرہم استعمال کریں اور عوارض کے مطابق علاج کریں۔

نواصیر

نواصیر ان خراب قسم کے گہرے قروح کو کہتے ہیں جو مقعد کے کنارے پیدا ہو کر متعفن ہو جاتے ہیں اور اس کے گرد معا مستقیم اور گوشت فاسد ہو جاتا ہے اور ان زخموں سے ہمیشہ زرد آب جاری رہتا ہے۔

خجندی کے قول کے مطابق نواصیر کے اسباب اور بواسیر کے اسباب تقریباً یکساں ہوتے ہیں اور اکثر یہ مرض اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ مقعد کے گرد

کوئی پھوڑا نکلتا ہے اور اس میں شگاف دینے میں تاخیر ہو جانے کے باعث اس کے اردگرد کا گوشت فاسد ہوجاتا ہے ——— شیخ نے لکھا ہے کہ نواصیر گاہے مقعد کے پھوڑوں سے، گاہے جراحت سے اور گاہے بواسیر میں تاکل عارض ہوجانے سے پیدا ہوتا ہے۔

نواصیر کی دو قسمیں ہیں ایک نافذ جو رودہ مستقیم میں نفوذ کر جاتا ہے، دوسرا غیر نافذ، جس کا سوراخ رودہ مستقیم تک نہیں پہنچتا اور نواصیر نافذ زیادہ ردی ہوتا ہے۔ اسی طرح جو نواصیر مقعد کے جوف کے قریب ہو وہ کم خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اگر اس کو قطع کیا جائے تو مقعد کے تمام عضلات کو گزند نہیں پہنچتی بلکہ بعض عضلات کو نقصان ہوتا ہے اور بعض عضلات براز کو روکنے کا فعل انجام دیتے ہیں۔ اس کے برخلاف اگر ناصور مقعد کے جوف سے دور واقع ہو اور اس کو قطع کریں، کیونکہ یہی اس کا علاج ہے، تو براز کا حابس عضلہ تمام کا تمام یا اس کا بیشتر حصہ کٹ جاتا ہے اور فعل حبس زائل ہو جاتا ہے ——— گاہے نواصیر اوردہ و شرائین اور عصب سے متصل ہو تو اس کے کاٹنے میں بھی بہت خطرہ ہوتا ہے اور گاہے ناصور ہڈی میں بھی اثر کر جاتا ہے۔

ناصور نافذ و غیر نافذ میں فرق اس طرح معلوم کر سکتے ہیں کہ ناصور سے سلائی گذاریں اور مقعد میں انگلی لگا کر دیکھیں، اگر سلائی اندر معلوم ہو تو ناصور نافذ ہوگا ورنہ غیر نافذ۔ علاوہ بریں ناصور کی راہ سے ریاح اور براز خارج ہونا بھی اس کے نافذ ہونے کی دلیل ہے؛ اگر ناصور کا سوراخ تنگ ہو اور سلائی داخل کرنا ممکن نہ ہو اور اس سے ریاح و براز بھی خارج نہ ہو تو اس کے نفوذ و عدم نفوذ کا اندازہ اس طرح کر سکتے ہیں کہ مریض کو کہیں کہ وہ مقعد کو روئی، یا کپڑے، یا ہاتھ سے بند کرلے اور سانس کو روک کر نیچے کی طرف زور لگائے جس طرح براز خارج کرنے کی غرض سے کرتے ہیں اور ایک انگلی قرحہ کے منہ پر رکھے، اگر اس تدبیر پر عمل کرتے ہوئے قرحہ سے ریاح خارج ہوتی محسوس ہو تو نواصیر نافذ ہوگا ورنہ غیر نافذ ——— ناصور نافذ کا منہ گاہے ایک ہوتا ہے اور گاہے اس کے بہت سے منہ ہوتے ہیں ——— مؤلف نے بعض ایسے مریض دیکھے ہیں جن کو نواصیر مقعد کے آگے کی جانب تھا اور اس سے ہر وقت پیشاب خارج ہوتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ناصور صرف معاء مستقیم کی طرف نافذ نہیں ہوتا بلکہ گاہے آلات بول کی طرف بھی نفوذ کر جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر ناصور غیر نافذ ہو تو مریض کو پشت پر سلائیں

اور اس کے سرین کے نیچے تکیہ رکھیں۔ قرحہ کو نچوڑ کر اس میں جو کچھ ہو سے خارج کردیں۔ اس کے بعد شیاف عزب غمس کردہ تین قطرہ قرحہ میں صبح و شام ٹپکائیں اور جب تک دوا خشک نہ ہو جائے مریض کو اسی ہیئت پر رکھیں اور اگر قرحہ میں فتیلہ رکھنا ممکن ہو تو فتیلہ کو آب صمغ محلول میں تر کر کے شیاف مذکور کی دواؤں کے سفوف میں لت کر کے ناصور کے اندر رکھیں، اور اگر ناصور نافذ ہو تو اس کا علاج یا دستکاری سے ہو سکتا ہے یا ایسی تیز دواؤں سے جو فاسد گوشت کو زائل کر دیں اور یہ دونوں صورتیں خطرہ سے خالی نہیں ہوتیں۔

گیلانی کے قول کے مطابق برگ نیب ایک حصہ، آہک آب نادیدہ نصف حصہ یا کمتر، دونوں کو باریک کر کے آب برگ نیب میں ملا کر ناصور میں بھرنا نہایت مفید اور اس باب میں بے نظیر ہے۔ مرہم رسل بھی اس باب میں قوی اثر رکھتا ہے، بعض اطباء پوست بیخ کبر دو حصہ، صبر ایک حصہ دونوں کو سفوف کر کے کھلانا اس مرض کے لئے مفید بتاتے ہیں۔ مغز نارجیل دریائی، لعاب دہن میں صندل کے مانند گھس کر طلا کرنا مجرب ہے ـــــ مرہم بنگ۔ گلنار، زردچوب، دم الاخوین، حب یمانی، شاخ گوزن سوختہ، موم سفید ہر ایک ایک تولہ، روغن زیتون چار تولہ، بدستور مرہم بنا کر استعمال کرنا نواصیر اور پرانے زخموں کے اندمال کے لئے مفید ہے ـــــ مرہم، سیندور ہر ایک سات ماشہ، سیماب، شنگرف، موم ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، نیلا تھوتھہ بریاں ساڑھے تین ماشہ، روغن کنجد سات تولہ، پہلے دوسرے اجزاء کو خوب باریک کریں بعد ازاں اس میں سیماب داخل کر کے تحلیل کریں۔ اس کے بعد موم روغن میں گھلا کر شامل کریں، اس مرہم کو بھی اس باب میں مفید بتاتے ہیں ـــــ نواصیر کو نفع بخشنے والی دواؤں کا تذکرہ آتشک کے باب میں آئے گا اور معجون عشبہ کا استعمال بھی نواصیر میں سود مند ہے۔

صبر یا بیخ انجدان دو حصہ و خاکستر چوب انگور ایک حصہ دونوں کو زردی بیضہ کے ساتھ ضماد کرنا ناصور کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح شراب کہنہ، شہد اور صبر ملا کر لگانا یا سندروس، صبر و صمغ زیتون آب ند آلو کے ساتھ ضماد کرنا، یا رصاص محرق روغن گل میں ملا کر لگانا اس باب میں سودمند ہے۔ (سویدی)

اگر نواصیر امعاء میں نافذ نہ ہو تو مجفف دواؤں کے استعمال سے صحت ہو سکتی ہے مگر جب اس کا سوراخ امعاء تک پہنچ گیا ہو تو اس کا علاج بے سود ثابت ہوتا ہے۔ (مجوسی)

اگر غیر نافذ ناصور میں سیلان کی کثرت اور بدبو کی زیادتی نہ ہو تو اس کا علاج

ترک کر دینے میں چنداں مضائقہ نہیں ہوتا، مگر زرداب بکثرت خارج ہو اور تکلیف زیادہ ہو تو شیاف ابیض اور ناصور کی دوسری دواؤں کا تجربہ کریں۔ اگر ان دواؤں سے مقصد حاصل ہو جانے تو پھر دمہ کوئی حاد دوا استعمال کریں تاکہ مردہ گوشت زائل ہو جائے اور صحیح گوشت ظاہر ہو، تیز دوا سے جو تکلیف ہو اس کے تدارک کے لئے روغن زرد اور روغن گل استعمال کریں بعد ازاں جراحت کے اندمال کے لئے مدمل دوائیں اور مرہم انگلیکس وغیرہ درسل استعمال کریں ۔۔۔ اگر ناصور امعاء کی طرح نفوذ کر گیا ہو تو اس کا علاج قطع کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے اور اس کے لئے ان تدابیر کو ملحوظ رکھیں جو بواسیر کو قطع کرنے کے ضمن میں بیان کئے گئے ہیں۔ (شیخ)

اگر ناصور نافذ ہو تو قطع کے سوا اس کا کوئی علاج نہیں ہے، چنانچہ اسے قطع کرنے کے بعد گوشت اگانے والی دوائیں لگائیں مثلاً صبر، مر، دم الاخوین، کندر، زعفران، انزروت، ہر ایک بوزن مساوی، سب کو خوب باریک پیس کر زخم پر چھڑکیں۔ اس دوا کو "اکسیرین" کہتے ہیں اور اس میں زنگار، مرمکی، گلنار وزاج سفید بھی شامل کیا جائے تو اس کا اثر نہایت قوی ہو جاتا ہے ۔۔۔

اگر ناصور مقعد سے دور ہو تو اسے قطع نہ کریں، کیونکہ اس صورت میں مقعد کا عضلہ کٹ جانے اور اس میں استرخاء پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، بلکہ ایسی حالت میں قرحہ میں خراش ڈالیں تاکہ وہ تازہ زخم کے مانند ہو جائے بعد ازاں اگر حاجت محسوس ہو تو گوشت اگانے والے مرہموں اور شیافوں سے علاج کریں یا مناسب معلوم ہو تو اس میں ٹانکے لگا دیں۔ (جرجانی)

ورم مقعد

مقعد کا ورم اکثر حار ہوتا ہے، عام از ینکہ اس کا مادہ صرف خون ہو یا صفراوی خون، مگر کبھی یہ ورم بارد بھی ہوتا ہے ۔۔۔ ورم مقعد ابتداء ہی سے بذات خود بہت کم پیدا ہوتا ہے، کیونکہ مقعد کا جرم کثیف ہے اور یہ ایک سخت قسم کا عصباتی عضو ہے، بلکہ یہ ورم اکثر شقاق مقعد یا قروح مقعد یا خارش یا بواسیر کا فتنہ بند ہو جانے یا بواسیر و ناصور کو کاٹنے اور تیز دوائیں استعمال کرنے کے بعد پیدا ہوتا ہے یا ضربہ و سقطہ کے بعد درد کے باعث مقعد کی طرف مواد کے متوجہ ہونے سے عارض ہوتا ہے۔

بہر حال اگر ورم کے ساتھ گرم بخار، شدید درد اور سوزش و تقطیر بول ہو

اور بارد بالفعل اشیاء رکھنے سے درد میں سکون معلوم ہو تو یہ ورم حار ہوگا۔ اور اگر ورم کی نرمی کے ساتھ حرارت کے آثار موجود نہوں اور درد میں حار بالفعل اشیاء سے تسکین ہو تو یہ ورم بلغمی ہوگا۔ اور اگر ورم میں صلابت ہو اور مقام متورم کی حس کم ہوگئی ہو تو یہ ورم صلب ہوگا ـــــــ اگر ورم مقعد جمع ہوکر پھوڑے کی شکل اختیار کرلے تو ناصور پیدا ہوجانے کا خوف ہوتا ہے اور اسی بنا پر بقراط نے لکھا ہے کہ مقعد کے ورم میں پختہ ہونے سے پہلے ہی شگاف لگا دینا چاہیے۔

مقعد کے ورم حار کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں ورنہ پچھنے یا جونکیں لگوائیں اور نضج کے بعد صفرا کے مسہل سے تنقیہ کریں، بعد ازاں مزاج کی تعدیل کے لئے بزور بارد کے شیرے، تخم ریحان، اسبغول و شربت عناب یا شربت نیلوفر یا شربت بنفشہ کے ساتھ پلائیں یا عناب آلو بخارا کا خیساندہ قند شامل کرکے دیں ـــــــ قے کرنا، غذا کم کردینا، مبرد غذائیں تناول کرنا و گرم اشیاء سے پرہیز رکھنا اس ورم میں مفید ہے ـــــــ ابتداء میں مادہ کو روکنے کے لئے مرہم سفیداب لگائیں یا روغن گل، آب کشنیز سبز و زردی بیضہ مرغ سب کو مخلوط کرکے اس میں کپڑا تر کرکے ورم پر رکھیں یا سفیدی بیضہ مرغ و روغن گل، قلعی یا سیسہ کے برتن میں خوب حل کرکے مقعد پر ضماد کریں اور درد اگر بہت زیادہ ہو تو ان دواؤں میں قدرے افیون شامل کریں، جب ورم مزمن ہوجائے تو مرہم داخلیون لگائیں، اور اکلیل الملک، بابونہ و گل بنفشہ کے مانند ملین و منضج دواؤں کے مطبوخ سے نطول کریں ـــــــ جب ورم میں ریم پڑنے کی علامتیں رونما ہوں تو اس کے کامل طور پر پکنے سے پہلے ہی شگاف لگائیں تاکہ ناسور نہ پیدا ہونے پائے۔

مقعد کا ورم اگر بلغمی ہو تو قے کرانا، بلغم کا مسہل دینا اور محلل مرہم استعمال کرانا مفید ہے، مثلاً برگ کرنب خوب پکا کر چربی گاؤ کے ساتھ حل کرکے لگائیں یا زردی بیضہ و روغن گل میں ستل حل کرکے طلا کریں اور نضج کے آثار ظاہر ہوں تو شگاف لگائیں ـــــــ ورم صلب میں تلیین و تحلیل کے لئے چربی بط، چربی مرغ، زردی بیضہ، روغن گل، زفت، سفیداب، مرداسنگ اور قدرے زعفران سب کا مرہم مرتب کرکے لگانا مفید ہے، بعد کو اس مرہم میں مقل بڑھا دیں، محلل دواؤں کے مطبوخ سے آبزن کریں اور مرہم داخلیون و مرہم رسل روغن گل و زردی بیضہ مرغ میں ملا کر استعمال کریں ـــــــ بر قسم

کے ورم میں طبیعت کو ہمیشہ نرم رکھیں تاکہ ثفل مقام متورم کو تکلیف نہ پہنچائے اور اور وہ بھی لم ہو تا ہے۔

روغن تخم زردالو تلخ کی مالش کرنا ورم مقعد کے لئے میرا مجرب ہے۔ ورم حار کی تسکین کے لئے عصارہ خرفہ یا طحلب یا گل سرخ خشک پانی میں پکا کر ضماد کرنا سود مند ہے۔ اسی طرح صبر تنہا یا شہد و شراب کے ساتھ طلا کرنا یا روغن اقحوان طلا کرنا یا عدس مقشر شہد کے ساتھ ضماد کرنا، یا اکلیل الملک، زردی بیضہ کے ساتھ طلا کرنا، یا کندر روغن زرد میں پکا کر ضماد کرنا یا سفیداب و مردا سنگ بوزن مساوی روغن گل میں ملا کر لگانا یہ تمام ترکیبیں اس باب میں مفید ہیں ——— خطمی یا خبازی کے مطبوخ میں آبزن کرنا بھی سود مند ہے۔ (سویدی)

ورم مقعد کی ابتداء میں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو فصد کرنا ضروری ہے اور بسا اوقات صرف اسی تدبیر سے تسکین حاصل ہو جاتی ہے ——— مرہم سفیدہ، یا سفیدی بیضہ و روغن گل، رصاص کے ہاون اس قدر حل کریں کہ سیاہ ہو جائے، بعد ازاں اس کو طلا کریں یا مردہ سنگ ڈیڑھ تولہ، نشاستہ سوا دو تولہ سفیدہ سات ماشہ، موم ساڑھے سات تولہ، روغن زرد پانچ تولہ چربی بط ڈھائی تولہ، روغن کنجد بقدر ضرورت سب کا مرہم مرتب کر کے اس میں تدریجاً شراب ملا کر استعمال کریں ——— بط کی چربی ان ورموں میں نہایت مفید ہے اگا ہے معتدل تکمید اور مسکن دواؤں مثلاً بزر کتان، خطمی، تخم خطمی وغیرہ کے جوشاندہ میں مریض کو بٹھانا بھی سود مند ثابت ہوتا ہے ——— مذکورہ بالا تدابیر کے علاوہ ان ورموں کی تمام تدابیر زحیر کی بحث سے اخذ کریں کیونکہ زحیر کی اکثر تدبیریں اس باب میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ (شیخ)

اگر ورم مقعد کے اندرونی زخم کے ساتھ ہو، درد بہت زیادہ ہو اور خونی اسہال آئے تو گل بنفشہ، بابونہ، اکلیل الملک، حلبہ، تخم کتان، برگ خطمی ہر ایک دو تولہ گل خطمی، گل سرخ ہر ایک ایک تولہ سب کو کوٹ کر جوش دیں اور یہ پک کر خمیر کے مانند ہو جائے، تو اس کو روز دو تین بار گرم گرم مقعد پر باندھیں۔ یہ دوا اس صورت میں بغایت سود مند اور مجرب ہے۔ (گیلانی)

مقعد کا ورم حار اگر بغیر بواسیر کے ہو تو برگ خطمی، برگ عنب الثعلب، بنفشہ خشک، عدس مقشر سب کو پانی میں خوب جوش دے کر اس میں روغن گل یا روغن بنفشہ و زردی و سفیدی مرغ شامل کر کے ہاون میں خوب حل کر کے مقعد پر ضماد کرنا نہایت مفید ہے یا اسی طرح مرہم سفیداب استعمال کرنا بھی ورم حار

ہیں سودمند ہے۔ (صاحب کامل)

اگر یہ ورم حار ہو تو فصد وغیرہ استعمال کریں اور عدس مقشر، خطمی سفید، اکلیل الملک سب کو باریک کر کے آب عنب الثعلب زردی بیضہ مرغ و روغن گل کے ساتھ طلا کریں۔ اگر ورم کے ساتھ استرخا ہو تو عدس و گل سرخ کو پکا کر آب عنب الثعلب و روغن گل شامل کر کے ضماد کریں یا مازو سبز پانی میں اس قدر جوش دیں کہ پک جائے بعد ازاں اسے پیس کر قدرے روغن گل، روغن آس، روغن غلاف کے ساتھ مرہم کے مانند حل کر کے استعمال کریں ——— اگر قبض ہو تو حب مقل استعمال کرائیں اور طبیعت معتدل ہو تو اطریفل کبیر جس میں خبث الحدید شامل ہو استعمال کرائیں اور مریض کو آب قمقم میں قدرے نبیذ داخل کر کے اس میں بٹھائیں۔ آب قمقم کا نسخہ یہ ہے کہ مازو، آس، گلنار، پوست انار، جفت بلوط، عدس، ارزجوز سرو، برگ سرو، ثمر طرفا سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کر لیں ——— اس آبزن سے نکلنے کے بعد جوز مازو، اقاقیا، سفیداب، کندر، مر، ہر ایک بوزن مساوی باریک کر کے مقعد پر چھڑکیں اور صرف آب سرد سے استنجا کرنے کو کہیں ——— اگر ورم بارد ہو تو مقعد کو تیز قسم کی شراب سے تر کر کے اس پر ودع سوختہ، قشور کندر، اقلیمیا، مردہ سنگ ہر ایک بوزن مساوی، سفیداب، سماق ہر ایک ایک حصہ، مر دو حصہ سب کو باریک کر کے چھڑکیں۔ (ابو منصور)

شقاق مقعد

گاہے مقعد کو یبوست و حرارت عارض ہو جاتی ہے تو خشک ثفل گزرنے یا کسی دوسرے معمولی سبب سے بھی مقعد شق ہو جاتا ہے۔ اور گاہے خشک اشیاء بکثرت تناول کرنے یا زین اور لکڑی وغیرہ پر بہت بہت دیر بیٹھنے سے براز بہت خشک اور بہت سخت ہو جاتا ہے اور اس قسم کا براز گزرنے سے مقعد شق ہو جاتا ہے یا بعض اوقات بواسیر یا نواصیر کے سبب سے یا گاہے عروق مقعد کے امتلاء اور ان کے دہانوں کی طرف خون زور سے دفع ہونے کے باعث شقاق عارض ہو جاتا ہے۔ گاہے مقعد کا حار یا سوداوی یا بلغمی ورم اس کا سبب ہوتا ہے۔ گاہے اسہال اور تیز اکال خلط خارج ہونے کے بعد یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے یا بعض اوقات براز کے زیادہ ٹھہرنے سے یا ضربہ و سقطہ سے یا خارجی برودت سے مقعد شق ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ بواسیر یا نواصیر

یا ورم کی موجودگی کی بابت مریض سے دریافت کریں، اگر وہ ان میں سے کسی سبب کا اقرار کرے تو شقاق کا سبب وہی ہوگا؛ ورم کی صورت میں مقام ماؤف کا ابھار اور درد کی شدت ورم کی مخصوص علامت ہے ——— اگر مریض مذکورہ اسباب کا انکار کرے تو مقعد اور اس کے اردگرد کے التہاب، خشکی اور آب سرد سے استنجا کرنے میں راحت محسوس ہونے اور پیاس زیادہ لگنے کے متعلق پوچھیں اگر یہ علامتیں موجود ہوں تو شقاق کا سبب حرارت و یبوست ہوگی؛ ورنہ خشک براز خارج ہونے یا شقاق سے پہلے اسہال آنے یا خلط حاد خارج ہونے یا ضربہ و سقطہ کا اتفاق ہونے یا سردی لگ جانے کی بابت سوال کریں، اگر مریض ان اسباب میں سے کسی کا اقرار کرے تو شقاق کا سبب وہی ہوگا؛ اور اگر شقاق کے ساتھ بکثرت خون خارج ہو تو اس کا سبب خون سے عروق مقعد کا امتلاء ہوگا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے سبب کا ازالہ کریں مثلاً شقاق کا سبب یبوست و حرارت ہو تو مزاج کی تعدیل کریں اور اس کا سبب بواسیر یا نواصیر یا ورم یا اسہال یا ضربہ و سقطہ ہو تو ان اسباب کا علاج کریں؛ خون کے امتلاء کی صورت میں مسکن اور خون کی حرکت کو کم کرنے والی دوائیں دیں اور قبض کی شکایت کی حالت میں طبیعت کی تلیین کریں ——— علاوہ بریں غلبہ حرارت و یبوست کی حالت میں مرہم سفیداب کافوری اور چربی و عصارات باردہ کی قیروطی استعمال کریں؛ اگر حرارت کا مادہ صفرا یا خون سوختہ ہو تو اس کا منضج مطبوخ ہلیلہ خیار شنبر وغیرہ سے کریں اور شربت بنفشہ، شربت نیلوفر و گلاب، تخم ریحان، اسبغول و شیرہ خرفہ کے ساتھ پلائیں؛ شقاق ورمی و ضربی میں باسلیق، مابض اور صافن کی فصد کھولنا اور پچھنے اور جونکیں لگوانا نہایت مفید ہے؛ شقاق امتلائی میں فصد کے بعد خون روکنے کے لئے قابض اقراص کھلائیں اور آب قمقم میں بٹھائیں اور خون بند کرنے والے ذرور استعمال کریں، مثلاً صدف سوختہ، کتیرا، کندر، اقاقیا اور سرمہ باریک کرکے شقاق پر چھڑکیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ سبب کو زائل کرنے کے بعد شقاق رفع کرنے کے لئے روغن گل، موم، سفیداب، مردہ سنگ، اقلیمیا، نقرہ، مغز ساق گاؤ اور زفت کی قیروطی مرتب کرکے لگائیں؛ مرہم مقل اور مرہم شادنج بھی اس باب میں مفید ہے ——— شقاق کے مریض کو سرد پانی، ترشی اور قابض و تیز اشیاء سے پرہیز کرنا چاہئے؛ قبض اس مرض میں نہایت مضر ہے، اس لئے طبیعت کو ہمیشہ

شربت بنفشہ و لعاب بہدانہ وغیرہ سے نرم رکھیں اور ملین غذائیں مثلاً پوزہ مرغ کا روغن شوربا دیں، بہر وقت نرم چیز پر بیٹھیں۔

پیہ بکری ڈیڑھ تولہ، موم زرد ساڑھے دس ماشہ، دونوں کو آگ پر پگھلا کر مرہم بنا کر شقاق پر لگانا مفید ہے، اسی طرح روغن خیری سفید موم زرد میں ملا کر استعمال کرنا یا مرہم سرطان سوختہ استعمال کرنا بھی سودمند ہے۔ (سویدی)

اگر شقاق یبوست کا نتیجہ ہو تو حب مقل کی مداومت کریں اور موضع شقاق میں حرارت ہو تو مرہم سفیداب ورنہ مرہم مقل لگائیں۔ (عیسیٰ بن یحییٰ)

شقاق کی بعض دوائیں مدمل (اندمال کرنے والی) و مزلق (پھسلانے والی) ہوتی ہیں اور بعض دوائیں ملین، قابض، مجفف ہوتی ہیں، مثلاً مازو پانی اور قدرے شراب میں جوش دے کر حل کر کے لگانا مفید ہے اور اس سے قوی تر بیر یہ ہے کہ شنگرف، گلنار، سفیداب، مرداسنگ، رصاص سوختہ، خبث الفضہ، اقلیمیا، سب کو باریک کر کے روغن گل اور قدرے موم میں حل کر کے استعمال کریں یا مرہم سفیداب سے کام لیں ـــــ شقاق بواسیری میں مرہم لگانے کے علاوہ حب مقل استعمال کرائیں، جس میں سکبینج بھی داخل ہو۔ (شیخ)

اگر شقاق کا سبب صفراء کا گزرنا ہو، تو بارد مرہم اور لعاب استعمال کریں، کا ہے اس صورت میں حسب ذیل مطبوخ سے مسہل دیتے ہیں ـــــ تمر ہندی چھ تولہ، آلو بخارا و عناب ہر ایک پندرہ دانہ، بنفشہ ساڑھے دس ماشہ سب کو جوش دیکر ساڑھے چار تولہ فلوس خیار شنبر مل چھان کر پلائیں، بعد ازاں مزاج کی تعدیل کے لئے شربت بنفشہ یا شربت نیلوفر یا جلاب یا شربت ورد غیر مسہل یا لعاب اسپغول و شکر یا شیرہ تخم خرفہ استعمال کرائیں؛ اگر اس کا سبب اسہال کی کثرت ہو تو اس کا علاج کریں اور شقاق بواسیری میں مرہم سفیداب لگائیں۔
(گیلانی)

اگر شقاق سردی لگنے کا نتیجہ ہو تو اس کا علاج شقاق لب اور دوسرے اعضاء کے پھٹنے کے مطابق کریں۔ (مصنف اقتباس)

بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ جونکیں لگوانا اس مرض میں نہایت مفید ہے علاوہ بریں جو تدابیر بواسیر اور ورم مقعد میں معمول ہیں وہ شقاق میں بھی سودمند ہیں، اگر حرارت زیادہ ہو تو مرہم مقل لگائیں اور گا ہے صرف یہ دوا کافی ہوتی ہے کہ مغز ساق گاؤ شراب میں پکائیں اور وہ مرہم کے مانند غلیظ ہو جائے تو استعمال کریں؛ مرہم زوفا رطب بھی اس باب میں مفید و معمول ہے۔

استرخاء مقعد

شیخ کے قول کے مطابق گاہے مزاج فالجی یعنی مزاج بارد واسترخائی سے یا برودت سادہ یا مادی سے، مقعد میں استرخاء پیدا ہوجاتا ہے۔ گاہے ناصور یا بواسیر کو کاٹنے، چھانٹنے سے مقعد کا عضلہ ممسکہ کٹ جاتا ہے۔ یا اس میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے تو یہ مرض عارض ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات پشت پر چوٹ لگنے یا پیٹھ کے بل گرنے اور اس طرح اُس عصب کے بیدار کو ضرر پہونچ جو مقعد کے عضلہ میں اترتا ہے، یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ اور گاہے عصب یا عضلہ کے باہر کی طرف کھنچنے سے استرخاء سے مشابہ حالت پیدا ہوجاتی ہے، اور یہ صورت زیادہ تر قولنج میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ قرشی کے قول کے مطابق یہ مرض ورم مقعد سے بھی پیدا ہوتا ہے۔

بہرحال مقعد کے استرخاء کی شناخت اس طرح ہوتی ہے کہ براز و ریاح بے ارادہ خارج ہوجاتی ہے —— گاہے استرخاء کے ساتھ حس زائل نہیں ہوتی اور یہ کم خطرناک ہے اور گاہے حس باطل ہوجاتی ہے —— اگر استرخاء بتدریج عارض ہو، لمس سرد ہو، مقعد میں ڈھیلا پن ہو، مزاج کی برودت و رطوبت کی تمام علامتیں موجود ہوں اور مبرد و مرطب اسباب مقدم ہوں تو اس استرخاء کا سبب سوء مزاج بارد رطب ہوگا۔ اس صورت میں اگر بعد کو لمس میں گرمی محسوس ہو اور رطوبت استرخائی حرارت کی طرف مائل ہو، تو اس کا علاج آسان ہوگا ورنہ دشوار —— اگر یہ مرض دفعتاً ظاہر ہو جیسا کہ ضربہ و سقطہ کے بعد یا بواسیر کو کاٹنے یا چھانٹنے کے بعد ہوتا ہے، تو یہ مرض لاعلاج ہوگا اور بعد کو اس کی وجہ سے پیروں میں بھی سستی آجائے گی —— اگر استرخاء صلابت کے ساتھ ہو تو اس کا سبب تعقد ہوگا اور ورم و درد موجود ہو تو استرخاء کا سبب بھی ورم ہوگا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر یہ مرض سوء مزاج استرخائی کا نتیجہ ہو تو اس کا علاج فالج کے مطابق کریں، یعنی استرخاء پیدا کرنے والے مادہ کا تنقیہ بلغم کے مسہل سے کرنے کے بعد مزاج کی تعدیل کے لئے گرم معجونیں استعمال کرائیں یا نفع کے لئے یہ ماء الاصول پلائیں —— پوست بیخ بادیان، پوست بیخ کاسنی ہر ایک نو ماشہ، بیخ اذخر تین ماشہ، بیخ کرفس، اصل السوس ہر ایک سات ماشہ، بادیان خطائی پانچ ماشہ، انیسون، مصطگی ہر ایک چار ماشہ، اسطوخودوس

بادر بجویہ، بادیان ہر ایک نو ماشہ، انجیر زرد سات دانہ، مویز منقیٰ تین تولہ، زرنب سات تین ماشہ، گلقند عسلی چار تولہ بدستور مرتب کر کے پلائیں، غذا میں مرغابی، کبوتر و مرغ جوان کے شوربے کے ساتھ تنوری روٹی دیں اور دس بارہ روز یہ منضج پلانے کے بعد بڑے ایارجوں سے تنقیہ کریں اور گرم روغن مثلاً روغن بابونہ، روغن نرگس، روغن زنبق، روغن ناردین، روغن شبت، روغن بیدانجیر، روغن قسط وغیرہ میں جند بیدستر و فرفیون حل کر کے پشت کے نیچے کے مہروں اور مقعد پر ملیں اور عمل دیں ——— پشت کے مہروں پر وہ ضماد لگانا بھی مفید ہے جو فالج کی بحث میں لکھا ہے اور گلقند تنہا یا مقل کے ساتھ اور قرص انبر باریس ریوندی کھلائیں۔

اگر اس مرض کا سبب شدید برودت ہو عام از یں کہ یہ مادی ہو یا غیر مادی تو مریض کو آب تمغم میں بٹھائیں جس میں ابہل، قسط، جوز سرو، سنبل اور قاد سے مراد اذخر جوش دیا گیا ہو اور مقعد پر روغن قسط وغیرہ ملیں، اگر استرخا پیدا کرنے والا مادہ حرارت کی طرف مائل رطوبت ہو، تو ایسی قوی قسم کی قابض دواؤں کے جوشاندہ سے ابزن کریں جو برودت کی طرف مائل ہوں اور اس میں ایسی دوائیں بھی شامل کریں جن میں کسی حد تک تسخین کی قوت ہو ——— اگر استرخا کا سبب تندد ہو تو مرغی و ملین روغن اور چربیاں استعمال کریں اور آخر میں ایسی قابض و محرک دوائیں برتیں جن میں تلطیف اور ہلکی تحلیل کی قوت ہو اور مادہ کے استفراغ کے لئے آب مالح و حنظل استعمال کریں، علاوہ بریں خروج مقعد میں جو تدابیر معمول بہا، حسب ضرورت ان سے استفادہ کریں۔ (شیخ)

یہ مرض اکثر بچوں اور مشائخ کو ہوا کرتا ہے اور اس میں کھانسنے کے وقت یا زور سے بولنے کے وقت بے ارادہ ریاح خارج ہو جاتی ہے، اس کا علاج یہ ہے کہ جوارش بلادری و تریاق کھلائیں، آبزن میں بٹھائیں، گرم روغنوں کی مالش کریں، غذا میں تیز قسم کی محلل اشیاء، مثلاً تردل و فلفل داخل کریں اور بارد رطب و نفاخ اشیاء، مثلاً بقول، حبوب، مچھلی، دودھ اور رطب فواکہ سے پرہیز رکھیں، یہی علاج اس شخص کا بھی ہے جس کا براز بھی بے ارادہ خارج ہو جاتا ہو، اور ایسا اطریفل کبیر بھی مفید ہے جس میں خبث الحدید داخل ہو۔ (ابو منصور)

خروج مقعد

خروج مقعد یعنی معبر خون کے باہر نکل آنے کا سبب گاہے عضلۂ ماسکہ کا استرخا ہوتا ہے، اور گاہے ورم، جس کی وجہ سے مقعد الٹ جاتا ہے اور گاہے اس کا سبب شدید قسم کا مروڑ ہوتا ہے جیسا کہ مرض زحیر میں ہوا کرتا ہے یا جیسا کہ خشک براز یا عسر بول میں ہوا کرتا ہے۔

یہ مرض اگر استرخا کے سبب سے ہو تو آسانی کے ساتھ معبرز دوبارہ اندر چلا جاتا ہے، مگر اس کا سبب ورم ہو تو اس میں دشواری ہوتی ہے اور اس صورت میں درد بھی ہوتا ہے —— اگر معبرز بآسانی اندر واپس جائے تو اس کا علاج بھی آسان ہوتا ہے اور اس کے برخلاف ہو تو علاج میں دشواری ہوتی ہے۔ مگر اس کا سہولت سے اندر جانا مستحکم فالج کا نتیجہ ہو تو اس کا علاج اور بھی مشکل ہوتا ہے اسی طرح اگر معبرز کے خارج ہونے اور آسانی سے اندر چلے جانے کا سبب عصب کا انقطاع ہو تو اس کا علاج بھی دشوار ہوتا ہے —— یہ مرض زیادہ تر بچوں کو ہوا کرتا ہے اور خصوصیت کے ساتھ پیچش اور اسہال کی زیادتی کے بعد عارض ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سبب کو زائل کرنے کی کوشش کریں، اور سب سے پہلے ہاتھ کی مدد سے معبرز کو اوپر لوٹائیں۔ اگر اس میں دشواری ہو تو موم روغن یا زردی بیضہ یا شیر گاؤ سے اسے چرب کر دیں، بعد ازاں پوست انار، جفت بلوط، گلنار، مازو، برگ مورد سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے جب نیم گرم ہو جائے تو اس میں مریض کو بٹھائیں اور اسی سے استنجا کرائیں اور اس کا ثفل باریک کر کے مقعد پر باندھیں —— اس مرض کے مادہ تر خالی ہونے کی صورت میں قابض دواؤں کا ذرور مثلاً سفیدہ، گلنار، جفت بلوط، مازو، شب اور سرمہ غبار کے مانند باریک کر کے پہلے مقعد کو روغن گل سے چرب کریں اور اس کے اوپر یہ دوا چھڑک کر مقعد کو اندر داخل کر کے روئی رکھ کر پٹی باندھنا مفید ہے، اور یہ دوائیں حاجت سے فارغ ہونے کے بعد استعمال کریں تاکہ اس کے بعد جلد اجابت کی ضرورت نہ محسوس ہو۔

یہ مرض اگر ورم کا نتیجہ ہو تو درد کو تسکین دینے والی اور مرخی و محلل دواؤں کے جوشاندہ میں مریض کو بٹھائیں، مثلاً بنفشہ، خطمی، خبازی، پوست خشخاش، بابونہ، برگ کرنب، شلجم، تخم کتان، تخم مرو کا مطبوخ استعمال کریں، موم اور روغن

بابونہ درو غن شبت کی قیروطی مقعد پر ملیں تاکہ وہ نرم ہو کر اندر داخل ہو جائے :
بعد ازاں روغن قسط یا روغن گل سے چرب کر کے قابض دواؤں کا ذرور استعمال کریں اور مذکورہ دواؤں کے مطبوخ سے آبزن و استنجا کرائیں اور ان کا ثفل مرہم کے مانند باریک کر کے ضماد کریں۔

روغن پنبہ دانہ بار بار لگانا یا مصطگی در روغن گل طلا کرنا یا حب الآس شراب میں پکا کر لگانا یا برگ مورد یا سفرجل خوب پکا کر استعمال کرنا یا مازو کوٹ کر شراب قابض کے ساتھ طلا کرنا یا تخم تمر ہندی یا حضض کی یا جوز سرو کوٹ کر پکا کر ضماد کرنا یا گل سرخ خشک یا گلنار یا گل ارمنی ضماد کرنا اس مرض میں مفید ہے : اسی طرح خرنوب یا برگ آس یا حب الآس یا پوست انار ترش یا پوست انار و گلنار، یا مازو کوفتہ کے مطبوخ میں بد آب آبزن میں بٹھانا بھی مفید ہے ——— تخم جماش بلانا یا شاخ گوزن سوختہ شہد میں ملا کر چٹانا اس مرض میں فائدہ بخشتا ہے ——— عصارۂ سفرجل یا سفرجل ٹکڑے ٹکڑے کر کے پانی میں پکا کر صاف کر کے عمل دینا یا عصارۂ سیب ترش سے عمل دینا یا خولان ہندی یا ذرع سوختہ، فتیلہ میں لگا کر رکھنا یہ تمام تدبیریں مفید ہیں ——— غذا کی تقلیل و تلطیف بھی اس مرض میں ضروری ہے تاکہ بار بار اجابت کی حاجت نہ ہو۔

روغن گل مقعد پر مل کر اس کے اوپر پوست انار، صدف سوختہ، اقاقیا، مغسول، عصارۂ لحیۃ التیس، شب یمانی، مرمہ ہر ایک سات ماشہ سب کو باریک کر کے چھڑکیں اور برگ بھنگ باریک کر کے ٹکیہ بنا کر روغن گل میں بریاں کر کے برگ پان پر رکھ کر مقعد پر رکھیں اور مضبوط لنگوٹ باندھ لیں : بہتر ہے کہ یہ تدبیر اختیار کرنے سے پہلے حسب ذیل آبزن میں بٹھائیں ——— مرزنجوش، بابونہ، اکلیل الملک، گلنار، جفت بلوط، مازو، سنجد، عدس مسلم، نخود، مورد، برگ انار، برگ جنبیل ہر ایک تین تولہ سب کو پکا کر بدستور آبزن کریں ——— کہتے ہیں کہ گندھک کا دھواں مقعد میں پہنچانے سے وہ فوراً اندر داخل ہو جاتا ہے : اسی طرح خرنوب اور پوست بیخ کبر کی دھونی اس مقصد کے لئے صاحب خلاصۃ التجارب کے تجربات سے ہے ——— عنب الثعلب، عدس مقشر ہر ایک ایک تولہ، گل سرخ آٹھ ماشہ، دونوں کو کوٹ چھان کر آب کشنیز تازہ میں پکا کر، تخم مرو در روغن گل داخل کر کے مرہم بنا کر لگانا خروج مقعد اور اس کے درد کے لئے مفید ہے :
اگر خروج کے باعث مقعد میں زخم ہو جائے تو گل ارمنی، دم الاخوین، مرداسنگ، زرورد، سماق، مر، کہربا، غبار کے مانند باریک کر کے مقعد پر چھڑکیں اور اس

میں سے تھوڑا سا پرانے کپڑے پر چھڑک کر اس سے مقعد کو اوپر اٹھائیں اور جب تک زخم مندمل نہ ہو جائے، جب مقعد باہر نکلے یہی دوا استعمال کریں، بعد ازاں روغن تخم شفتالو سے چرب کرتے رہیں۔ سفوف فلفل مویہ سات ماشہ ہر روز کھلانا خروج مقعد کے لئے مفید ہے۔

حسب ذیل دوائیں اس مرض کے لئے اطباء ھند کی معمول بہا ہیں

راسنا کوٹ چھان کر دودھ یا پانی میں ملا کر نکلے ہوئے مقعد پر لگا کر باندھ دیں۔ اگر درد زیادہ ہو تو اس میں برگ بھنگ بھی کوٹ چھان کر شامل کریں؛ بچوں کا خصیہ بڑھ جائے تو اس کے لئے بھی یہ دوا مفید ہے اور خصیوں کو اصلی حالت پر لاتی ہے ——— چھلنی یا جوتے کا چمڑا جلا کر اس کا خاکستر مقعد پر چھڑکنا اس کو اندر لوٹانے کے لئے مفید ہے، اگر مقعد کو زردی بیضہ مرغ سے چرب کر کے خاکستر چھڑکیں تو زیادہ مفید ہے ——— تخم گل مہندی باریک کر کے چھڑک کر لنگوٹ باندھنا بھی مفید ہے ——— پھلی ببول، برگ ببول، گل دھاوا، سب کو جوش دے کر اس کے مطبوخ میں آبزن کرنا یا اس سے استنجا کرنا نفع بخشتا ہے، اسی طرح برگ انبہ، برگ جامن و پوست ہر دو سب کو جوش دے کر اس سے آبدست کرنا بھی نافع ہے، سم بز سوختہ، گلنار، پوست انار، پھٹکری بریاں ہر ایک بوزن مساوی کوٹ چھان کر ذرور کرنا سودمند ہے۔

اکلیل الملک، مرو، مازو، میبختہ میں اس قدر پکائیں کہ گاڑھا ہو جائے، اس میں صوف نرم کر کے حمول کرنا اور پوست انار کے مطبوخ سے استنجا کرانا اس عرض میں مفید ہے۔ (مسیحی)

خروج مقعد کا علاج یہ ہے کہ مریض کو آب تمتم میں بٹھائیں اور مقعد کے باہر آنے کے وقت، آقاقیا، بوز سو، گلنار، عصارہ لحیۃ التیس، مازو، شب، سفیدہ، سب کو کوٹ چھان کر مقعد کو شراب قابض سے دھو کر چھڑکیں اور اسے اندر کر کے باندھ دیں، اس کے بعد اگر مقعد باہر نہ آئے مگر ورم پیدا ہو جائے تو نیم گرم پانی یا مسکن و محلل دواؤں کے مطبوخ میں بٹھائیں اور جب ورم تحلیل ہو جائے تو مذکورہ تدبیر کا اعادہ کریں۔ (ابن ہبۃ اللہ)

اگر یہ مرض بچوں کو غلبۂ رطوبت اور اعضا کی کمزوری کے سبب سے عارض ہو تو ان کے لئے خاکستر چرم مذکور استعمال کرانا مفید ہے یا دم الاخوین، گل ارمنی، مازو، جفت بلوط، کات ہندی، کہربا، سب کو غبار کے مانند باریک کر کے مقعد پر چھڑکیں، اور نرم کپڑے پر لگا کر اس سے ہر

کو اوپر اٹھائیں ——— شیخ کے قول کے مطابق پوست انار، جفت بلوط برگ آس، گل سرخ، شاخ گوزن سوختہ، کاغذ سوختہ، تخم برسوختہ، شب یمانی، گلنار فارسی، مازو، ہر ایک بوزن مساوی، سب کو پانی میں بجوش دے کر صاف کر کے بچہ کو اس میں بٹھانا مفید ہے ——— بسا اوقات بچوں کا یہ مرض عمر زیادہ ہونے اور رطوبت کم ہو جانے کے بعد خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔

خارشِ مقعد

مبرز کی خارش کا سبب گاہے چھوٹے چھوٹے کیڑے ہوتے ہیں اور ان کیڑوں کا خارج ہونا اس کی دلیل ہے، گاہے اس کا سبب بورقی یا مراری اخلاط ہوتے ہیں اور براز کے ساتھ ایسے اخلاط کا خارج ہونا اس کی خاص علامت ہے، ہوتا ہے حاد ولذاع سوداوی خون کا انصباب اس خارش کا سبب ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں یہ شکایت بواسیر کا مقدمہ ہوتی ہے اور گاہے مقعد کے گندے زخموں سے بھی خارش پیدا ہوتی ہے۔

(ن)

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر یہ خارش کیڑوں کے سبب سے ہو تو دیدان کا علاج کریں اور اس صورت میں تربد وصبر کا استعمال سب سے بہتر ہے۔

اگر یہ خارش قروحی ہو تو قرحوں کا تدارک کریں اور اس کا سبب اگر مراری یا بورقی اخلاط ہوں تو ان اخلاط کے اوپر سے آنے کی صورت میں اس عضو کا تنقیہ کریں جس سے یہ خلط آرہی ہے اور اگر یہ خلط مقعد میں رکی ہوئی ہو تو خلط بلغمی وصفراوی سے معائے مستقیم کا تنقیہ کرنے والے دوشیافات استعمال کریں جو زحیر کی بحث میں درج ہیں ——— نیز اس باب میں نہایت مفید ہے اور معمل ومخدر حمول بھی فائدہ بخشتا ہے، سرکہ خمر کی مالش کرنا ہر طب روغن مثلاً روغن بنفشہ، روغن نیلوفر ومسکہ تازہ ملنا، حمام کرانا اور آب شیریں نیم گرم میں بٹھانا یہ تمام تدبیریں اس قسم میں نہایت مفید ہیں، علاوہ بریں خلط کے مراری ہونے کی صورت میں بدن کا تنقیہ آب انارین وہلیلہ سے کرنا اور بورقی ہونے کی حالت میں ہلیلہ کابلی، ایارج اور غاریقون سے استفراغ کرانا سودمند ہے ——— مطلق خارش کے باب میں جو تدبیر معمول ہیں وہ اس باب میں بھی مفید ہیں۔

اگر یہ خارش بواسیر کا مقدمہ ہو تو باسلیق کی فصد کھولنا، عصعص پر پچھنے اور جونکیں لگانا اور مبرد ومسکن ضماد رکھنا مفید ہے، علاوہ ازیں بدن کے

تنقیہ کے لئے سوداء کا مسہل اور مطبوخ افتیمون و ماء الجبن دیں، امعاء کی اصلاح کے لئے مبرد و مرطب غذائیں اور دوائیں استعمال کریں۔ مقل، روغن تخم زردآلو میں حل کر کے مقعد پر ملنا یا صبر، شراب میں حل کر کے روغن گل کے موم روغن بنا کر لگانا بغایت سودمند ہے۔

مقعد کی خارش خواہ چھوٹے کیڑوں سے ہو یا بورقی خلط سے یا کسی اور سبب سے، اس کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ جدوار سرکہ کہنہ میں حل کر کے اس میں روئی بھگو کر حمول کریں۔ اس سے دو چار روز کے اندر یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ (گیلانی)

قروح مقعد

مقعد کے قرحہ کا سبب یا کوئی داخلی امر ہوتا ہے یا خارجی، اور اکثر اس کا سبب کوئی تیز خلط ہوتی ہے یا کوئی خراش پیدا کرنے والی چیز ——— اس کا علاج یہ ہے کہ قوی قسم کی مجفف اشیاء اس پر چھڑکیں مثلاً سرب سوختہ مغسول، مرہ، دم الاخوین، گل ارمنی، کہربا، اور وہ دوائیں استعمال کریں جو سحج کے علاج میں بیان کی گئی ہیں ——— اگر درد بہت زیادہ ہو تو مقام ماؤف کی حس کو افیون، بزرالبنج، بیخ لفاح وغیرہ سے مخدر کر کے علاج شروع کریں۔ مرہم اسود، مرہم زنگار، مرہم مرداسنگ اور مرہم زرد اس باب میں مفید ہے۔ ان میں سے کوئی مرہم سوف میں لگا کر حمول کریں۔ گل سرخ، پوست انار و جفت بلوط کے جوشاندہ سے زخم کو دھونا اور روغن دیودار لگانا قروح مقعد کے لئے بے عدیل ہے۔

ارزیز سوختہ، سماق ہر ایک نصف حصہ، مازو، بزرورد ہر ایک نصف حصہ، اقلیمیا، عصارۂ بارتنگ، ودع سوختہ، نشاستہ ہر ایک ایک حصہ، سب کو باریک کر کے ذرور کرنا مفید ہے۔ اسی طرح افیون، زعفران ہر ایک دو رتی، مرداسنگ ساڑھے چار ماشہ، سفیدہ پونے دو ماشہ، سب کو باریک کر کے ڈیڑھ تولہ روغن کنجد میں حل کر کے لگانا بھی مفید ہے ——— علاوہ بریں شقاق مقعد کے لئے جو تدابیر بتائی گئی ہیں وہ علی الاطلاق اس باب میں معمول و مفید ہیں۔

مقعد غیر مثقوب

بعض بچے ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ ان میں مبرز کا سوراخ نہیں ہوتا۔ اس صورت میں نشتر سے شگاف دیں اور شراب قابض میں سوف تر کر کے اس پر رکھیں، اور

ایک دو دن اس میں تلی درانگ کی نلی رکھیں تاکہ شگاف بند نہ ہونے پائے بعدازاں
جراحت کا علاج مرہموں سے کریں ــــ گاہے یہ صورت بچوں میں بھی اور بڑوں
میں بھی قرحہ کے بعد پیدا ہو جاتی ہے جبکہ اس کا پوری طرح علاج نہ کیا جائے
اور قرحہ سے گوشت بڑھ کر سوراخ کو بند کر دے۔ اس کا علاج بھی یہی ہے اکثر
لگایا جائے اور سوراخ کو فتیلہ یا نلکی سے چند روز محفوظ رکھا جائے۔

فوہات عروق (مقعد کی رگ کھل جانا)

فوہات عروق سے مراد مقعد کی عروق کا کھل جانا اور بواسیر کی علامتیں نہ ہونے
کے باوجود خون خارج ہونا ہے ــــ اس کا سبب یا خون کا امتلاء ہوتا ہے
یا اس کی حدت و اکالیت، یا خون میں دوسرے حاد و اکال اخلاط کا مل جانا ــــ
گاہے عروق کے دہانے تیز غذاؤں مثلاً پنیر کہنہ، لہسن اور خردل کی زیادتی سے
کھل جاتے ہیں ــــ بعض اوقات اس خون کے دورے عورتوں کے
حیض کے مانند مقرر ہوتے ہیں اور اس صورت میں اس کا علاج دشوار ہوتا ہے
اور گاہے خون دورے کے بغیر آتا ہے اور اس کا علاج نسبتاً آسان ہے ــــ
گاہے اس خون کو بند کرنے سے موت واقع ہو جاتی ہے اس لئے بہتر یہ ہے
کہ اس کو اس وقت تک بند کرنے کی کوشش نہ کریں جب تک کہ رانوں
میں کمزوری نہ محسوس ہو کیونکہ یہ خون جاری رہنے سے مریض بہت سے
امراض سے محفوظ رہتا ہے مگر زانو میں ضعف پیدا ہونے کے بعد اس کا
بند کرنا اس لئے ضروری ہے کہ ایسی حالت میں خون بند نہ کیا جائے تو
استسقاء پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے سنگیوں اور قیفال کی فصد کے ذریعے
خون کو جذب کرنے کی کوشش کریں، عروق کو تقویت پہنچائیں اور زیادہ
خون پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ بعدازاں مزاج کی تعدیل اور خون
کو بند کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے قرص کہربا مفید ہے!
تریاق الذہب تقویت، تعدیل اور خون کو بند کرنے کی صفات کا جامع ہے
اسی طرح جغنوش کا استعمال بھی سود مند ہے اور مرواریدِ محلول پلانا ان مقاصد
کے لئے مجربات سے ہے ــــ حجر الیہود، دم الاخوین، صمغ عربی بریاں
ہر ایک ایک حصہ، مقل، خاکستر اسفنج ہر ایک نصف حصہ، سندروس چوتھا حصہ
کندر آٹھواں حصہ، سب کو کوٹ چھان کر بطور سفوف کھلائیں یا زردی بیضہ

پھر شست میں ملا کر دیں؛ اسی طرح گل مختوم ایک حصہ اور خشب یمانی ہو تو قابل تعریف دونوں کو باریک کر کے دینا بھی مفید ہے، افیون کا قیاس اور کافور استعمال کرنا بھی سودمند ہے۔

قے کرانا اور قرص کہربا کی مداومت کرنا اس باب میں نہایت مفید ہے، بالخصوص وہ قرص کہربا جس میں بلوط داخل ہے سازش ہے بیمار باشہ ایسی شراب کے ساتھ دینا جس میں خبث الحدید، قشار کندر و تخم ... بھگویا گیا ہو۔ اس مرض کو زائل کر دیتا ہے؛ معجون خبث الحدید بھی اس کے لئے نہایت سودمند ہے، اور خارجی طور پر صبر، کندر، انزروت، ... دم الاخوین، سب کو باریک کر کے مقعد پر چھڑکنا یا سفیدی بیضہ میں ملا کر ضماد کرنا مفید ہے۔ (تجندی)

امراضِ گردہ

گردہ کو امراض سوء مزاج، امراض ترکیب اور امراض تفرق اتصال، تینوں قسم کی بیماریاں عارض ہوتی ہیں اور یہ بیماریاں گاہے خود گردہ میں ہوتی ہیں اور گاہے ان مجاری میں جو گردہ اور دوسرے اعضاء کے درمیان واقع ہیں، اور اس صورت میں یہ مجاری علاج میں گردہ کے مشارک ہوتے ہیں۔ — گردہ میں امراض کی کثرت ہو تو جگر ضعیف ہو جاتا ہے اور اس کا ضعف زیادہ ہو جائے تو استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔

گردہ کا مریض اگر لیسدار پیشاب کرے تو سمجھنا چاہئے کہ گردہ ردی مواد کو جذب کر رہا ہے جس سے اس میں درد عارض ہو گا، یا پتھریاں پیدا ہو جائیں گی — کہتے ہیں کہ گردہ چونکہ قلب سے دور اور بارد اعضاء کے قریب واقع ہے اس لئے اس کی اکثر بیماریاں بارد ہوا کرتی ہیں اور گردوں کی طرف بکثرت مائیت کا نزول بھی اس میں بارد امراض پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود یاد رکھنا چاہئے کہ اگر گردوں پر حرارت غالب آ جائے تو ان میں بہت سی ہیبتناک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، اس لئے گردوں کو زیادہ گرم کرنے کی جرأت نہ کریں — جگر اور گردوں کے درمیان مشارکت ہے اس لئے ان میں سے ہر ایک دوسرے کے امراض سے مریض ہو جاتا ہے، بالخصوص گردہ جگر کے مرض

سے بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔

گردہ کی حالت: جن علامات سے استدلال کرسکتے ہیں ان میں قارورہ کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے چنانچہ قارورہ کی مقدار، رنگ، رسوب اور پیشاب آنے کے وقت سے گردہ کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ علاوہ بریں تشنگی، شہوت جماع، نفس، درد، ملمس، موافق و مخالف اغذیہ سے انفعال و تاثر کی کیفیت سے اور بند لبوں کی حالت سے بھی گردہ کی حالت معلوم ہوتی ہے ——— گردہ کے امراض اکثر امراض جگر کے مشابہ ہوتے ہیں اور اس صورت میں دونوں کا فرق اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ امراض جگر میں بالعموم بھوک بند ہوجایا کرتی ہے، لیکن امراض گردہ میں بھوک میں زیادہ فرق نہیں ہوتا ہے قارورہ میں بہت زیادہ بلبلے پیدا ہونا گردہ کے مریض ہونے اور مرض کے طول پکڑنے کی دلیل ہے، بشرطیکہ اس کا سبب کوئی خارجی امر مثلاً غلیظ غذائیں اور بار بار تخمہ میں مبتلا ہونا نہ ہو، اسی طرح لحمی، شعری اور کرسنی رسوب اگر نضج یافتہ ہو تو یہ بھی گردے کے مریض ہونے کی علامت ہے، مگر بہت زیادہ نضج کے آثار ہوں اور اس میں دوسری چیزیں بھی معلوم ہوں تو یہ مثانہ کے مرض کی دلیل ہے اور اگر رسوب نضج یافتہ نہ ہو بلکہ خام ہو تو سمجھنا چاہیے کہ مرض کا مبدا جگر میں ہے، کیونکہ اگر جگر صحیح و سالم ہو تو قارورہ لازمی طور پر نضج یافتہ ہو اور اگر جگر تندرست نہ ہو تو قارورہ لازمی طور پر خام ہوگا ——— گردہ کے امراض میں منہ کی بو اکثر ناگوار ہوجاتی ہے۔ گاہے گردہ کی بیماری قلب، پھیپھڑے اور آلات تنفس کے امراض پر منتج ہوتی ہے۔ اور یہ سب کچھ جگر کی مشارکت سے ہوتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ گردہ میں حسب ذیل بارہ امراض ہوا کرتے ہیں

(۱) سوء مزاج گردہ۔ (۲) لاغری گردہ (۳) ضعف گردہ (۴) ریاح گردہ (۵) درد گردہ (۶) گردہ کے صدمے (۷) ورم گردہ (۸) گردہ کا دبیلہ (۹) قروح گردہ (۱۰) جرب گردہ (۱۱) ذیابیطس (۱۲) حصات و رمل گردہ۔

طریق تشخیص گردہ کے امراض اگر سوء مزاج حارہ و باردہ سے ہوں تو قارورہ پر نظر رکھیں چنانچہ اگر قارورہ میں سرخی و زردی اور تیزی و بدبو ہو، گاہے اس کے اوپر چکنائی معلوم ہو، اس کے ساتھ نبض سریع ہو، مقام گردہ گرم ہو، پیاس زیادہ لگے، بار بار پیشاب کی حاجت معلوم ہو، پیشاب روکنے پر قدرت نہ ہو، پیشاب کے وقت مجری میں گرمی محسوس ہو، شہوت جماع زیادہ ہوجائے

پشت کے نیچے کے حصہ پر بارد دوائیں رکھنے سے نفع پہنچے، گرم دواؤں سے نقصان ہو یا مرض پیدا ہونے سے پہلے گرم غذائیں اور حار دوائیں تناول کی ہوں یا بہت زیادہ ریاضت اور محنت و مشقت کی ہو تو مرض کا سبب سوءِ مزاج حار ہوگا ـــــ اگر ان علامات کے ساتھ گردے میں درد گرانی اور غلبہ خون کے آثار موجود ہوں تو سوءِ مزاج حار دموی ہوگا اور اگر آثارِ حرارت کے ساتھ سوزش، خلش، بخار اور غلبہ صفرا کی علامتیں پائی جائیں تو سوءِ مزاج حار صفراوی ہوگا۔

اگر قارورہ اور چہرہ کا رنگ سفید ہو، مقام گردہ سرد ہو، ضعف محسوس ہو، کمر بوڑھوں کی طرح ٹیڑھی ہو جائے، جماع کی شہوت باطل ہو جائے، پیاس نہ معلوم ہو یا مرض پیدا ہونے سے پہلے بکثرت سرد پانی پیا ہو، بالخصوص پانی اور سرد اشیاء نہار منہ یا حمام و ریاضت کے بعد استعمال کی ہوں یا سرد غذائیں اور بارد دوائیں بکثرت تناول کی ہوں یا خارجی سردی اثر کر گئی ہو تو گردے کے مرض کا سبب سوءِ مزاج بارد ہوگا ـــــ اگر ان علامات کے ساتھ گردہ میں گرانی محسوس ہو، قارورہ غلیظ ہو اور بلغم کے دوسرے آثار موجود ہوں تو یہ سوءِ مزاج بلغمی ہوگا۔

بقراط کا قول ہے کہ قارورہ میں اگر دہنیت ہو اور پیشاب بار بار لگے تو یہ گردہ پر حرارت کے غلبہ کی علامت ہے اور اس امر کی دلیل ہے کہ گردے کی چربی حرارت سے پگھل کر خارج ہو رہی ہے۔

اصول علاج

گردہ کے اکثر امراض میں قے کرانا مفید ثابت ہوتا ہے، بالخصوص گردہ کے مادی امراض میں تنقیہ کے لئے قے اور باسلیق کی فصد، مسہل و مدر دوائیں استعمال کرنے سے زیادہ مفید ہے، کیونکہ مدرِ اشیاء مجاری بول میں بسا اوقات تہیج و خراش پیدا کر دیتی ہیں۔ البتہ تنقیہ کے بعد جبکہ مادہ کی قلیل مقدار گردے میں باقی ہو اس وقت مدر چیزیں دینا مفید ثابت ہوتا ہے، رہیں مسہل دوائیں تو وہ اگرچہ مادہ کو مجاری بول سے امعاء کی طرف جذب کرتی ہیں لیکن مسہل کے بعض اجزاء ادرار سے خالی نہیں ہوتے اور تقریباً ہر مسہل بدن کے مادہ کا کچھ حصہ مجاری بول میں بھیج دیتا ہے جس سے ان مجاری کو نقصان پہنچتا ہے، اس لئے جب تک شدید ضرورت نہ ہو امراض گردہ میں مسہل نہ دیں ـــــ جو چیزیں جگر کی مقوی ہیں وہ گردہ کو بھی تقویت پہنچاتی ہیں، گردہ اور مثانہ کے امراض سے اکثر جگر خراب ہو جاتا ہے اور

جگر کی اصلاح گردہ و مثانہ کی اصلاح کا موجب ہوتی ہے۔

سوء مزاج حار گردہ کے سوء مزاج حار سے گردہ میں لاغری، ضعف، درد، ورم، قروح گردہ اور ذیابیطس عارض ہوتا ہے —— گردہ کے سوء مزاج حار کا علاج یہ ہے کہ ایسی میوہ و مرطب چیزیں استعمال کرائیں جو ملین نہ ہوں، مثلاً بارد لعابوں میں سے لعاب بہدانہ و اسپغول، شیرجات میں سے شیرہ تخم خرفہ، شیرہ تخم کاہو، شیرہ مغز تخم تربوز، شیرہ مغز تخم کدو، شیرہ خشخاش و شیرہ زرشک وغیرہ، اور شربت انار، شربت زرشک، شربت ریباس، شربت خشخاش، شربت صندل، شربت نیلوفر و شربت بنفشہ کے مانند بارد شربت پلائیں، یا قرص طباشیر ملین تین ماشہ، شربت صندل تیس ایک تولہ میں ملا کر شیرہ خشخاش نو ماشہ، شربت نیلوفر دو تولہ کے ساتھ دیں —— سرد پانی پینا اور اس میں مریض کو بٹھانا گردہ کی تبرید کے لئے نہایت مفید ہے —— علاوہ بریں گردہ پر بارد ضماد رکھیں مثلاً اقاقیا، عصارہ لحیۃ التیس، صندل و گلنار، آب شاخہائے انگور یا آب برگ مورد یا آب خار شتر یا پانی میں پیس کر ضماد کریں —— صندل سفید گلاب میں گھس کر لگانا فوری اثر دکھاتا ہے؛ اسی طرح طباشیر، کافور، نیلوفر اور بنفشہ کا استعمال بھی مفید ہے —— کھیرا، لکڑی، سرکہ میں ڈالنے کے بعد کھانا نہایت مفید ہے، اگر کھیرا لکڑی کے پانی اور سرکہ و ترنجبین سے سکنجبین بنا کر آب کشنیز سبز کے ساتھ دیں تو اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے؛ معدہ و زیر ناف پر برسانا بھی مفید ہے لیکن اس کا خیال رہے کہ گردے کی تبرید میں زیادتی نہ ہو ورنہ اس کا فعل باطل ہو جاتا ہے —— آب غورہ و پالک یا آش جو و شربت نیلوفر یا چاول کے ساتھ پالک و کشنیز سبز کھلانا اس باب کی اچھی غذا ہے۔

سوء مزاج حار دموی میں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو مذکورہ تدابیر اختیار کرنے سے پہلے باسلیق کی فصد کھولیں، اور **سوء مزاج صفراوی** میں تنقیہ کے لئے صفراء کا مسہل پلائیں یا آب انارین شیر خشت و شربت بنفشہ کے ساتھ دیں، بعد ازاں مذکورہ بالا تدابیر اختیار کریں یا اگر مناسب معلوم ہو تو صفراء کے تنقیہ کے لئے آب انارین مصفّٰی نو تولہ، مغز خیار شنبہ چھ تولہ، ترنجبین پانچ تولہ، شیر خشت چار تولہ، آلو بخارا دس دانہ، شربت ورد مکرر چار تولہ، روغن بادام سات ماشہ پلائیں، بعد غذا یخنی پالک اور کھچڑی دیں اور دوسرے روز قرص طباشیر کافوری تین ماشہ کھلا کر شیرہ کاسنی و خیارین ہر ایک نو ماشہ، لعاب بہدانہ

تین ماشہ، شربت نیلوفر ۲ تولہ، سبوس اسپغول سات ماشہ چھڑک کر پلائیں؛ اسی طرح
تین چار مسہل دینے کے بعد عرق فواکہ کے ساتھ خمیرہ صندل ترش یا دوسرے بارد
مفرحات استعمال کرائیں۔

آب برگ کاسنی یا شیرہ تخم کاسنی یا خمیرہ تخم خیار پلانا حرارت و یبوست کی تسکین
کے لئے مجرب ہے؛ بدانہ انار ترش، گلاب سے دھو کر نچوڑ کر اس کے پاؤ سیر پانی
میں ڈھائی تولہ سکنجبین و شیرہ تخم خیارین و شیرہ تخم خرفہ شامل کر کے پلانا یا مار الفواکہ
پلانا یا زرد خربزہ کھلانا یا شیرہ تخم خربزہ پلانا یہ تمام تدبیریں حرارت گردہ کی
مسکن ہے۔ (سویدی)

شیرہ خرو شیر بز پلانا، بکرے کا دہی دینا اور اس سے پتھری پیدا ہونے کا
اندیشہ ہو تو آب دوغ پلانا گردوں کی حرارت زائل کرنے کے لئے نہایت مفید ہے؛
اسی طرح تمام عصارے اور مشہور لعاب بھی مفید ہیں اور ان سے حقنہ کرنا نہایت
مؤثر ہے، کاہو سے سرد پانی اور روغن تخم خیار سے حقنہ کرتے ہیں اور یہ مفید پڑتا ہے؛
اسی طرح بارد ضماد اور بارد روغنوں کی مالش بھی نفع بخشتی ہے؛ کافور گردے کی تبرید
کے لئے عجیب اثر رکھتا ہے؛ گردوں میں حرارت زیادہ ہو تو پیاس بہت
بڑھ جاتی ہے، چنانچہ اس صورت میں سرد پانی روکنا جائز نہیں ہے۔

سوءِ مزاج بارد: گردہ کے سوءِ مزاج بارد سے لاغری گردہ اور درد گردہ عارض ہوتا
ہے ـــــ اس کے لئے معجون لسان العصافیر اور لبوب صغیر و کبیر استعمال کرائیں
اگر طبیعت میں قبض ہو تو گلاب و عرق بادیان کے ساتھ چار تولہ گلقند عسلی دیں اور
معجون فلاسفہ کھلائیں، مغز فندق، پستہ، نارجیل، کنجد، حبۃ الخضراء، بادام و شکر،
مویز اور انجیر کا نقل کرنا بھی مفید ہے، روغن قسط کے مانند گرم روغنوں میں فرفیون
حل کر کے مقام گردہ پر مالش کریں، ترشی اور بارد فواکہ سے پرہیز رکھیں؛ غذا کے
میں شوربا، کباب، کبوتر اور چڑیوں کا گوشت گرم مصالح کے ساتھ دیں۔

اگر سوءِ مزاج بلغمی ہو تو مذکورہ بالا تدابیر سے پہلے قے و اسہال کے
ذریعہ تنقیہ کریں، مثلاً اصل السوس مقشر، پرسیاؤشاں ہر ایک سات ماشہ،
بادیان، تخم خربزہ، تخم قرطم، عنب الثعلب ہر ایک نو ماشہ، سب کو جوش دے کر
گلقند عسلی چار تولہ داخل کر کے پلائیں اور چار روز یہ منضج پلانے کے بعد قے
کرائیں بعد ازاں تین روز اور یہ نسخہ پلا کر شب کو حب ایارج کھلائیں، اور
صبح اس نسخہ میں سنا مکی ایک تولہ، تربد سفید سات ماشہ، مویز منقی دو تولہ، ریوند
خطائی پانچ ماشہ، خیار شنبر سات تولہ، ترنجبین، شربت دینار ہر ایک چار تولہ؛

روغن بادام سات ماشہ زیادہ کر کے مسہل دیں اور اسی طرح تین چار مسہل دینے کے بعد معجون فلاسفہ۔ لبوب کبیر، جوارش کمونی کبیر کھلائیں اور روغن قسط، روغن بادام تلخ کی مالش کریں۔

تین عدد انڈے کی زردی لے کر ان کی سفیدی کے برابر روغن گاؤ ملائیں اور ہانڈی میں پونے دو ماشہ تخم جرجیر اور قدرے نمک شامل کر کے تینوں انڈے شب کو سوتے وقت کھلائیں، یہ تدبیر گردوں کی تسخین کے لئے مری مجرب ہے۔

(سویدی)

گرم دہنوں سے حقنہ کرنا اور غذا میں بھیڑ کے کلہ اور کبوتر بچہ کا شوربا دینا سردی گردہ رفع کرنے کے لئے مفید ہے اور خارجی طور پر روغن غار، روغن چوزرد روغن پستہ اور خصوصیت کے ساتھ روغن قسط کی مالش سود مند ثابت ہوتی ہے ۔۔۔ آب حلبہ، آب شبت سے حقنہ کرنا یا نصف روغن اور نصف یہ پانی ملا کر عمل دینا زیادہ قوی ہے اور روغن قسط سے عمل دینا نہایت قوی اثر رکھتا ہے۔ علاوہ بریں سخن دواؤں کا ضماد بھی مفید پڑتا ہے اور کمونی کو اس باب میں خصوصیت حاصل ہے۔ (شیخ)

جوارش کمونی کھلا کر اس کے اوپر آب کرفس پلانا، گردوں کی برودت رفع کرنے کے لئے نہایت مؤثر ہے، اگر برودت بہت زیادہ ہو تو روغن جند بیدستر میں مشک حل کر کے مقام گردہ پر ملیں یا روغن پستہ یا روغن نارجیل یا روغن بادام مفرداً و مجموعاً مالش کریں انہیں روغنوں میں مشک، جند بیدستر اور عنبر یا ان میں سے جو دستیاب ہو سکے حل کر لیا جائے تو ان کا اثر قوی ہو جاتا ہے۔ غذا میں چوزہ مرغ چڑے اور کبوتر بچہ دیں، گرم لبوب مثلاً بادام و پستہ وغیرہ کو اس باب میں خاص منفعت حاصل ہے ۔۔۔ اگر سوء مزاج مادی ہو تو پہلے بدستور بلغم کا تنقیہ کریں، اس کے بعد گرم مقوی معجونیں مثلاً تریاق، معجون فلاسفہ، دواء المسک حلو وغیرہ استعمال کریں۔ (حکیم شریف خاں)

لاغری گردہ

هزال الکلیہ یعنی لاغری گردہ کا سبب سوء مزاج حار ہوتا ہے جس کی وجہ سے گردہ کی چربی پگھل کر فنا یا کم ہو جاتی ہے، گردے لاغر ہو جاتے ہیں اور ان کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے، یا اس کا سبب سوء مزاج بارد ہوتا ہے جس سے گردے ضعیف ہو جاتے ہیں، اور غذا کو جذب کرنے، تشبیہ دینے اور بدل ما یتحلل مہیا کرنے

پر قادر نہیں ہوتے، یا لاغری گردہ کا سبب جماع کی کثرت ہوتی ہے جس سے اس کی ساخت ڈھیلی ہوجاتی ہے، اور اس کی قوتیں کمزور پڑ جاتی ہیں، یا اس کا سبب سہل یا مدر اشیاء سے استفراغ کی زیادتی ہوتی ہے۔

اس مرض کی **علامت** یہ ہے کہ قارورہ سفید ہوجاتا ہے، پیشاب زیادہ آتا ہے، بدن دبلا ہوجاتا ہے، اور پشت و کمر میں ہر وقت ہلکا ہلکا درد محسوس ہوتا ہے اور شہوت باہ کم ہوجاتی ہے، کندی نے لکھا ہے کہ گردہ لاغر اور اس کی چربی کم ہوجائے تو بینائی کمزور ہوجاتی ہے، درد سر عارض ہوتا ہے، کمر کا لمس سرد رہتا ہے اور مریض پیشاب روکنے پر قادر نہیں ہوتا — اس مرض کے سبب کی نوعیت ان اسباب سے معلوم ہوسکتی ہے جو اس مرض پر مقدم ہوں۔

اس کا **علاج** یہ ہے کہ پہلے لاغری پیدا کرنے والے سبب کو زائل کریں مثلاً اس کا سبب حرارت یا برودت ہو، تو مزاج بدلنے کے لئے ان تدابیر سے کام لیں جو گردوں کے سوء مزاج حار و بارد کے لئے پہلے بیان کی گئی ہیں اور اگر اس کا باعث جماع یا استفراغ کی زیادتی ہو تو اسے ترک کرانے کے بعد مسمن غذاؤں سے بدن اور گردہ کو فربہ بنانے کی تدبیر کریں اور مغز نارجیل، پستہ، فندق، جوز، چلغوزہ، بادام و حبتہ الخضراء کے مانند لبوب شکر کے ساتھ یا شہد کے ساتھ معجون بناکر استعمال کرائیں، چربی بالخصوص مرغی اور بط کی چربی گرم گرم روٹی کے ساتھ کھانا اور گردہ پر اس کی مالش کرنا مفید ہے، اور اگر حرارت کا غلبہ ہو تو بارد لبوب مثلاً خشخاش، مغز تخم کدو و مغز پنبہ دانہ کھلائیں دوا الترنجبین اس باب میں بنہایت مفید ہے، فیرنی، فربہ گوشت، کلہ پاچہ، بیضہ مرغ نیم برشت یہ تمام چیزیں بدن اور گردوں کو فربہ کرنے کے لئے سودمند ہیں۔

تازہ مسکہ اور مرغابی کی چربی گردہ کو فربہ کرنے کے لئے مجرب ہے، اسی طرح کبوتر بچہ کا گوشت، انجیر خشک بالخصوص اخروٹ کے ساتھ انجیر کھانا اور مویز، کیلا، شکر کے ساتھ، باقلا، مسکہ تازہ کے ساتھ روٹی، شیر گاؤ، شیر بز یہ تمام چیزیں مسمن گردہ ہیں۔

(سویدی)

اس مرض میں ہر ایسی چیز مفید ہے جو روغنی مغز رکھتی ہو جیسے بادام و پستہ، اسی طرح چربی میں روٹی چور کرکے کھانا، شکر، خشخاش و کنجد تناول کرنا، ہریسہ کھانا اور جانوروں کا گردہ استعمال کرنا سودمند ہے۔

(انطاکی)

ضعف گردہ

شیخ کے قول کے مطابق گردہ کے ضعف کا سبب گاہے سوء مزاج مستحکم ہوتا ہے اور گاہے اس کی لاغری، یا اس کا سبب گردہ کے مجاری کی کشادگی اور گردہ کے گوشت کا ڈھیلا پن ہوتا ہے، جس کے باعث گردہ اس مائیت کو جو خون کے ساتھ اس کی طرف آتی ہے صاف کرنے پر قادر نہیں رہتا، مجاری کی کشادگی اور گردہ کی ساخت کے ڈھیلے ہوجانے کا سبب کثرت جماع مدرات کا کثرت استعمال وکثرت بول ہوتا ہے، اور بعض اوقات ایسی تکلیفیں برداشت کرنے سے بھی گردے ضعیف ہوجاتے ہیں جن کا اثر گردوں پر زیادہ ہوتا ہے، مثلاً بے ترتیب گھوڑا دوڑانے، بہت زیادہ کھڑے رہنے اور زیادہ پیدل چلنے سے گردے ضعیف ہوجاتے ہیں ــــــ جرجانی نے لکھا ہے کہ سوء مزاج، ورم، پتھری، ریگ غرضیکہ گردے کا ہر مرض اس کو ضعیف کردیتا ہے؛ علاوہ بریں زیادہ مشقت برداشت کرنے، عادت سے زیادہ چلنے پھرنے بہت زیادہ اٹھنے بیٹھنے اور جماع میں زیادتی کرنے سے بھی گردہ ضعیف ہوجاتا ہے۔

اطباء کی اصطلاح میں "ضعف گردہ" کا مطلب یہ ہے کہ گردہ اپنے فعل کو بوجہ احسن انجام نہ دے سکے یا اس کا فعل بالکل باطل ہوجائے ــــــ گردہ کا فعل یہ ہے کہ جگر سے جو پانی قدرے رقیق خون کے ساتھ اس کی طرف آتا ہے اسے خون سے جدا کرے، اس خون کو نضج دے کر اپنی غذا میں استعمال کرے اور پانی کو باہر دفع کرے اور جب گردہ ضعیف ہوجاتا ہے تو اس خون کو نضج دے کر اس سے اپنی غذا حاصل نہیں کرسکتا اور یہ خون گردہ سے اسی طرح پانی کے ساتھ جدا ہوجاتا ہے جس طرح آیا تھا۔

طریق تشخیص ضعف گردہ کا سبب خواہ کچھ ہو، اس کے ساتھ گردہ میں لاغری، قارورہ میں قلت مگر اس کے باوجود بار بار پیشاب آنا، قوت جماع کا کمزور ہوجانا، بینائی کا ضعیف ہوجانا اور درد سر پیدا ہوجانا ضروری ہے، چنانچہ یہ علامتیں موجود ہوں تو گردہ کے سوء مزاج اور اس کی لاغری کی علامتیں معائنہ کریں اور ان میں سے جس کے آثار موجود ہوں اسی کو ضعف کا سبب سمجھیں؛ اگر گردہ میں کبھی کسی وقت ہلکا سا درد محسوس ہو، غذا کی اشتہا کم ہو اور قارورہ غذا ہضم ہونے اور عروق میں پہنچنے سے پہلے اکثر بائی ہو

اور غذا کے جگر میں ہضم ہوجانے اور عروق میں پہنچ جانے کے بعد اکثر قارورہ کے ساتھ خون اور غلیظ رطوبتیں خارج ہوں، قارورہ کا رنگ اکثر غسالی اور اس کا قوام غلیظ ہو تو ضعف کا سبب مجاری کی کشادگی اور گردہ کے گوشت کا ڈھیلاپن ہوگا ایسے قارورہ کو تھوڑی دیر رکھدینے کے بعد اگر خون اور رطوبتیں اس میں تہ نشین ہوجائیں اور قارورہ کے اوپر جھاگ ٹھہری رہے تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ عروق اور مجاری صحیح و سالم ہیں، اور اگر قارورہ میں کچھ تہ نشین نہ ہو بلکہ وہ اپنی حالت پر رہے تو یہ ضعف تقیح کی علامت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجاری و عروق سالم نہیں ہیں —— الطاکی نے لکھا ہے کہ ضعف گردہ کا سبب اس کی لاغری اور اس کا سوء مزاج ہوتا ہے اسلئے اس کے تمام احکام بھی لاغری و سوء مزاج کے احکام سے مرکب ہوتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اس کا سبب سوء مزاج سادہ ہو تو اس کو تبدیل کریں اور سوء مزاج مادی ہو تو اس کا تنقیہ کریں اور اس کے لئے وہ تدابیر اختیار کریں جو اوپر سوء مزاج حار و بارد کے لئے لکھی گئی ہیں، علاوہ بریں اگر ضعف حرارت کے ساتھ ہو تو بول الدم کو نفع دینے والی اور قوت ماسکہ کو تقویت پہنچانے والی دوائیں دیں۔ مثلاً دم الاخوین، گلنار، عصارہ لحیۃ التیس، صمغ عربی، گل ارمنی سب کو باریک کرکے آب بارتنگ کے ساتھ کھلائیں اور بارد قسم کی مقوی دوائیں مثلاً گل سرخ، صندل، اقاقیا، رامک، آس و سک، آب مورد کے ساتھ کمر پر ضماد کریں —— اگر ضعف برودت کے ساتھ ہو تو کسی لحاظ سے تسخین میں زیادتی نہ برتیں بلکہ اعتدال کے ساتھ تسخین کریں اور اگر ضعف کا سبب گردہ کی لاغری ہو تو اس کا علاج ان چیزوں سے کریں جو لاغری گردہ کی بحث میں بیان کی گئی ہیں —— اگر اس کا سبب مجاری کی کشادگی ہو جو محنت و مشقت برداشت کرنے، زیادہ پیادہ پا چلنے یا جماع کی زیادتی یا بکثرت مدرات استعمال کرنے سے پیدا ہوگئی ہو تو سبب کو ترک کرنے کے بعد گردہ کی تقویت کے لئے مذکورہ بالا لبوب کھلائیں اور قابض دوائیں گردہ پر ضماد کریں، سرکہ کے ساتھ روغن گل کی مالش کرنا بھی مفید ہے، اور خیر بزہ و شیر خشت تقویت گردہ کے لئے بے عدیل ہے خصوصاً حب مروارید و حب قادزہر معدنی کے ساتھ اس کا استعمال بغایت سود مند ہے! اسی طرح معجون لبوب، شیرہ تخم خربزہ، شیرہ قرطم، شیرہ بادیان ہر ایک چھ ماشہ، شربت لیمون و شربت خشخاش ہر ایک دو تولہ اور تودری سرخ سات ماشہ کے ساتھ استعمال کرانا نہایت مفید ہے

مرکبات میں سے معجون لسان العصافیر، لبوب کبیر، لبوب صغیر، لبوب ابریشم، خمیرہ ابریشم، جوارش عطا اور حلوے سے مثلاً حلوا گزر، حلوا خصیۃ الثعلب، حلوا شیر مرغ، حلوا اسپاری پاک اور حلوا موچرس، اس باب میں معمول و مفید ہیں؛ فلونیا شیر شتر کے ساتھ دینا اس مرض کے لئے عجیب الاثر ہے۔

مغز پنبہ دانہ، مغز حبۃ الخضراء، مغز حب صنوبر، مغز پستہ، تخم بلیون، مغز نارجیل، مغز حب قلقل، مغز گردگان ہر ایک ایک حصہ، شقاقل، زنجبیل، حب الزلم، لسان العصافیر ہر ایک نصف حصہ سب کو کوٹ کر شہد میں معجون بنا کر اس میں سے سات ماشہ روزانہ کھلانا گردہ و باہ کی تقویت کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح مغز کنجشک نر ایک حصہ، لغندغ و دار فلفل ہر ایک ایک حصہ کوٹ کر شہد میں معجون بنا کر استعمال کرنا زیادہ قوی الاثر ہے ——— صمغ کتیرا، طباشیر، گل ارمنی، گل قبرسی، گل مختوم، صندل سفید، گلنار، اقاقیا، لسد، رب السوس، گل سرخ، شادنج عدسی مغسول، تخم خرفہ مقشر، خار خسک، ست گلو، ست سلاجیت، کشنہ قلعی، مروارید ناسفتہ ہر ایک دو ماشہ، تخم خشخاش، مغز تخم خیارین ہر ایک چار ماشہ، نشاستہ، مغز تخم کدو، مغز بادام، مغز فندق، مغز چلغوزہ، موچرس ہر ایک تین ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنا کر استعمال کریں، اس سفوف کا نسخہ گردہ و مثانہ کی غرض سے حکیم شریف خان کے لئے ان کے والد نے لکھا تھا؛ اسی طرح ممدوح کا معجون مقوی گردہ و مثانہ بھی اس باب میں مفید ہے اور حکیم عابد کا مرتب کیا ہوا حلوا مسمن بدن، گردہ کی فربہی و تقویت باہ کے لئے سود مند ہے۔

اگر گردہ کا ضعف سوء مزاج یا لاغری سے ہو تو ان عوارض کا علاج کریں اور اگر ضعف کا سبب مجاری کی کشادگی اور گردہ کے جرم کا ڈھیلا پن ہو اور یہی اس کا حقیقی ضعف ہے تو کشادگی پیدا کرنے والے اسباب ترک کرائیں اور تقویت پہنچائیں، مثلاً حرکت، جماع، حمام ان تمام امور کی زیادتی سے پرہیز کرائیں، مسہل و مدر اشیاء نہ دیں، مریض کو آرام و راحت اور سکون سے رکھیں؛ غذا میں مغری، قابض و لزج اشیاء دیں؛ شیرہ پلائیں جو ضعف گردہ کے لئے بے نظیر ہے بالخصوص شیر بز کے ساتھ قابض دوائیں مثلاً گل ارمنی کھلانا عجیب الاثر ہے اسی طرح چاقیدوں کے گردے کھلانا تقویت گردہ کے لئے نہایت مفید ہے۔
(شیخ)

قرص طباشیر و قرص گلنار مجاری گردہ کی کشادگی رفع کرنے کے لئے مفید

ہے، علاوہ بریں گل سرخ، طباشیر، برگ سماق، صندل سفید، عصارۂ لحیۃ التیس، گل ارمنی، تخم خرفہ ہر ایک تین تولہ، کعک ساڑھے دس ماشہ، سیب خشک دو تولہ، خرنوب، برگ مورد ہر ایک سات ماشہ، پست جو ساڑھے دس ماشہ، سب کو کوٹ کر آب مورد و آب سیب ترش کے ساتھ پشت پر ضماد کرنا اور اس پر کپڑا رکھ کر اسے ہر وقت آب مورد و آب سیب سے تر رکھنا مفید ہے، جس مریض کو ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو اسے شب اور رناج کے پانی میں بٹھائیں اور رناب معلوم ہو تو ان چیزوں کا معدنی پانی تھوڑا تھوڑا پلائیں، یہ تدبیر مجاری کو تنگ کرنے کے لئے نہایت مؤثر ہے اور ممکن ہو تو مریض کو سرد و تر ہوا میں منتقل کر دیا جائے ——— قے کرانا گردہ کے تمام امراض میں بغایت سود مند ہے اور بسا اوقات قے سے گردہ کا مرض یکبارگی زائل ہو جاتا ہے۔ (جرجانی)

تعب و مشقت اور حرکت اس مرض میں بدترین چیز ہے اور آرام و راحت اور مریض کو سکون کے ساتھ رکھنا اس کی بہترین تدبیر ہے، جب مرض انتہا کو پہنچ جائے تو خون کو روکنے والی دواؤں مثلاً فلونیا و قرص کوکب و قرص گلنار کے ساتھ خیرشترا استعمال کرائیں تاکہ بدن قوی ہو اور تیز، نمکین و تلخ اشیاء سے پرہیز کریں ——— اگر یہ مرض طول پکڑے اور تمام بدن میں ورم پیدا ہو جائے تو اس کا علاج استسقاء لحمی کے مطابق کریں۔ (طبری)

ریح گردہ

گاہے گردہ کے نواح میں غلیظ ریاح جمع ہو جاتی ہے جس سے گردہ میں تمدد عارض ہو جاتا ہے، یہ ریاح ان غلیظ اخلاط سے پیدا ہوتی ہے جن پر ضعیف قسم کی ناری حرارت غالب ہوتی ہے ——— اس مرض کی **علامت** یہ ہے کہ کمر اور گردہ کے مقام پر درد اور گرانی کے بغیر تمدد محسوس ہوتا ہے اور اس کے ساتھ سنگ گردہ کی علامتیں موجود نہیں ہوتیں، علاوہ بریں خفیف طور پر یہ درد ادھر ادھر منتقل ہوتا رہتا ہے اور بھوک کی حالت میں اور غذا بخوبی ہضم ہو جانے کے بعد درد اور تناؤ میں کمی ہو جاتی ہے۔

اس کا **علاج** یہ ہے شیرۂ بادیان، شیرۂ انیسون و شیرۂ تخم کشوث کے مانند ایسے مدرات جو زیادہ گرم نہ ہوں، گلقند شربت بزوری و شربت دینار کے ساتھ پلائیں ——— بادیان، گل سرخ، پوست بیخ کبر ہر ایک چار ماشہ، پوست

تخم بادیان پانچ ماشہ، انیسون تین ماشہ، سداب دو ماشہ، سب کو جوش دے کر دو تولہ قند سفید یا شہد ملا کر پلائیں اور مقام گردہ پہ روغن گل و روغن بابونہ کی مالش کریں، اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو سیال الاصول پلائیں —— پوست بیخ بادیان، پوست بیخ کاسنی، بیخ کرفس و بیخ کرفس ہر ایک نو ماشہ، سداب، انیسون، فوہ، تخم کرفس ہر ایک چار ماشہ، انجیر زرد پانچ دانہ، مویز منقی دو تولہ، شہد تین تولہ، روغن بیدانجیر نو ماشہ —— غذا میں مرغ کے شوربے کے ساتھ روٹی دیں؛ گردہ پر تخم سداب، زیرہ سیاہ، شبت وکرویا ضماد کریں اور روغن قسط، روغن زنبق و روغن سداب کی مالش کریں؛ گل پلائیں، گل عصفر اور دوسری ملائم شیاف پانی میں جوش دے کر اس سے نطول کرنا اور ثفل کو باندھ دینا گردے کے درد کے لیے مفید ہے؛ اسی طرح نمک، سبوس گندم اور جو بھوسی ریت سے تکمید کرنا بھی نہایت مفید ہے؛ آرد ماش میں انڈے کی سفیدی، زنجبیل و تخم شبت سودہ ملا کر گوندھ کر ایک طرف سے ٹکیہ بنائیں اور مقام ماؤف پر روغن گل یا روغن بابونہ چپڑ کر نیم گرم باندھیں تو اس سے بھی درد زائل ہو جاتا ہے۔

ریح البواسیر میں جو تدابیر لکھی گئی ہیں وہ بھی اس باب میں مفید ہیں چنانچہ شب کو سوتے وقت ایک دو چنے کے برابر مقل کھانا یا حب مقل یا اطریفل مقل یا معجون مقل تناول کرنا نہایت مفید ہے یا جوارش کمونی نو ماشہ یا جوارش مصطگی مرکب نو ماشہ کھلا کر اس کے اوپر شیرۂ انیسون، شیرۂ زیرہ سفید ہر ایک چار ماشہ، شیرۂ بادیان، شیرۂ مویز منقیٰ ہر ایک نو ماشہ، دانہ الائچی کلاں پانچ دانہ، چار تولہ شہد ملا کر پلائیں؛ آبزن اور تکمید بھی اس باب میں نہایت مفید ہے، چنانچہ برگ حب گرم، شبت ہر ایک ساڑھے سات تولہ، حلبہ، برنج کابلی، بادیان، خار خسک، حب القلقل، بابونہ ہر ایک ساڑھے چار تولہ، سب کو جوش دے کر آبزن کرائیں، اور اس سے نکلنے کے بعد نیم گرم روغن بابونہ کی مالش کریں، پشک، برود نمک، شورے کی تکمید کرنا یا سرکہ و گلاب بوزن مساوی لے کر روئی کی گدی بنا کر لگائیں، چنانچہ اگر اس سے کپڑا تر کر کے تکمید کرنا بھی مفید ہے —— معجون کمونی کبیر چھ ماشہ کھلا کر اس کے اوپر مویز منقی بیس دانہ، ورد و بیخ عقربی دو ماشہ جوش دے کر گلقند داخل کر کے پلانا نافع ہے —— اگر درد گردہ کے ساتھ درد شکم، نفخ اور قبض بھی ہو تو پہلے کاسر ریاح مسہل دوائیں استعمال کرائیں مثلاً شیرۂ خارخسک، شیرۂ تخم خربزہ، شیرۂ خیارین عرقیات میں نکال کر شربت بزوری، گلقند و شربت دینار کے ساتھ پلائیں بعد ازاں حقنہ دے کر سبیل دیں اور مقام درد پر روغن شبت کی مالش کریں۔

اطباء ہند کے قول کے مطابق گل داؤدی سفید ایک تولہ پانی میں پیس کر
شکر سفید ملا کر پلانا مفید ہے، اسی طرح حلتیت تین ماشہ قند سیاہ میں لپیٹ کر
کھلانا ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے سود مند ہے اور خارجی طور پر مغز تخم کرنجوہ
باریک کر کے سفیدی بیضہ مرغ میں ملا کر ضماد کرنا یا برگ تنباکو ضماد کرنا مفید ہے
نفخ پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کریں، بعد اور تحلیل ریاح اشیاء
حسب حال ماء العسل یا جلاب کے ساتھ استعمال کرائیں، زیرہ، بابونہ، شبت و
سداب خشک ضماد کریں، انہیں دواؤں سے تکمید کریں اور روغن قسط، روغن
قسط، روغن زنبق، روغن خیری وغیرہ کی مالش کریں۔ (شیخ)

درد گردہ

درد گردہ کا سبب گاہے سوء مزاج یا گردے کی لاغری یا اس کا ضعف
یا اس کی ریاح ہوتی ہے، اور ان تمام امراض کا علاج اوپر لکھا جا چکا، گاہے
درد گردہ کا سبب ورم یا قرحہ یا پتھریاں ہوتی ہیں، اور ان میں سے ہر ایک کا علاج علیحدہ
لکھا جائے گا، اسی بنا پر خجندی کا قول ہے کہ درد گردہ درحقیقت کوئی
مرض نہیں ہے بلکہ یہ کسی مرض کا عرض ہوتا ہے، چنانچہ امراض مذکورہ میں سے
جس کے آثار پائے جائیں درد کا سبب وہی ہوگا۔ گاہے درد گردہ کے ساتھ
ہضم ضعیف ہو جاتا ہے، بھوک بند ہو جاتی ہے اور قے عارض ہو جاتی ہے
—— درد گردہ اور درد قولنج کا فرق قولنج کی بحث میں بتایا جا چکا ہے۔

اس کا علاج سبب کے مطابق کریں اور جو مرض اس کا سبب ہو
اس کے مبحث کی طرف رجوع کریں —— فلونیا اور برشعثا مدرات کے
ساتھ استعمال کرانا ہر قسم کے درد گردہ کا مسکن ہے، اسی طرح بابونہ، شبت، حلبہ،
برگ کرنب، پودینہ، سب کو جوش دے کر اس سے نطول کرنا و آبزن کرنا درد
کو تسکین دیتا ہے، لیکن مبارک کھانے سے ہر قسم کے درد گردہ میں فوراً نفع
حاصل ہوتا ہے —— شربت بنفشہ، گردہ کے درد حار کے لئے سود مند
ہے اور صفرا کا ادرار کرتا ہے —— اگر گردہ کا درد ورم حار یا ضربہ و سقطہ یا غلبہ
خون کے کسی دوسرے سبب سے ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ پہلے
باسلیق کی فصد کھولیں، بعد ازاں جس خلط کا غلبہ ہو اس کا تنقیہ کریں
—— علاق المزمنہ: اس درد میں سفید میں جو قرحہ کا نتیجہ ہو آبزن اور تکمید سے
اس درد میں زیادہ فائدہ ہوتا ہے جس کا سبب ورم یا پتھری ہو، عرق بیدمشک

یا عرق کیوڑہ سے تکمید کرنا اور روغن لبوب ملنا اس درد کے لئے زیادہ سود مند ہے جس کا باعث گردہ کی کمزوری ہو۔

بزرکتان، حلبہ، بابونہ، بنفشہ، بادیان، تخم بلیون، تخم کرفس، کمو، اکلیل، پرسیاؤشان، قنطوریون دقیق ہر ایک تین تولہ، برگ زیتون، کرنب، گل پلاس ہر ایک نو تولہ، اسارون، پوست بیخ بادیان، پوست بیخ کاسنی و بیخ کرفس، ہر ایک چار تولہ، سب کو جوش دے کر اس مطبوخ میں آبزن کرنا ہر نوع کے درد گردہ کے لئے سود مند ہے اور آبزن کا حسب ذیل نسخہ اس سے بھی زیادہ قوی ہے —— برگ زیتون، برگ کنجد، برگ کرنب، خطمی، برگ شبت، برگ بادیان، گوکھرو، گل پلاس ہر ایک پانچ تولہ، تخم شلت، اجمود، پرسیاؤشان، کمو، بابونہ، تخم شبت، بادیان، تخم کتان، حلبہ، بزرالبنج ہر ایک تین تولہ سب کو بدستور جوش دے کر آبزن کریں۔

اگر درد گردہ کے ساتھ مثانہ میں بھی درد ہو اور پیشاب بند ہو تو شیرہ تیارین، شیرہ خارخسک ہر ایک سات ماشہ، شیرہ تخم کشوث پانچ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بزوری داخل کر کے پلائیں —— گردہ کا درد اگر بارد ہو تو اتخم زرد تین دانہ، دوقو، پرسیاؤشان ہر ایک چار ماشہ، خارخسک چھ ماشہ، زوفا خشک تین ماشہ، سب کو جوش دے کر صاف کر کے شیرہ تخم قرطم نو ماشہ و گلقند دو تولہ داخل کر کے پلائیں، یہ نسخہ بلغم و ہوا سیر دفع کرنے اور بلغمی قبض رفع کرنے کے لئے بھی مفید ہے۔

جب درد نہایت شدید ہو تو پہلے اس کی تسکین کے لئے فلونیا و قرص کوکب وغیرہ استعمال کریں اور درد کسی حد تک ساکن ہونے کے بعد سبب کے مطابق علاج کریں، گردہ کے دردوں میں آبزن خصوصیت کے ساتھ مفید ثابت ہوتا ہے، بالخصوص اس میں ملین و مسکن دوائیں داخل ہوں تو اس کا اثر نہایت بہتر ہوتا ہے —— گردہ کے علاج میں بالخصوص اس کے وجعی امراض میں بنادق البزور کے بغیر چارہ نہیں ہوتا لیکن درد کی موجودگی میں اس کے استعمال میں احتیاط برتنا چاہئے کیونکہ یہ مواد کو نیچے لاتے ہیں جس سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے، اسی طرح مخدر اشیاء کے استعمال میں بھی بہت محتاط ہونا چاہئے۔

گردہ کے سدّے

گردہ کے سدوں کا سبب لیس دار یا غلیظ خلط ہوتی ہے یا اس کا سبب ورم ہوتا ہے —— قارورہ کا رقیق اور کم ہونا کمر میں گرانی محسوس ہونا اور دردی ہونگی

صورت میں درد اور بخار موجود ہونا سدہ کی علامت ہے۔

اگر سدہ ورمی ہو تو ورم کا علاج کریں اور غلطی ہو تو مفتح دوائیں پلائیں۔ مثلاً بادیان، نخود و انیسون کا مطبوخ دیں، بادام تلخ استعمال کرائیں اور آب خربزہ و ماء الفروج پلائیں ——— سویدی نے لکھا ہے کہ قسط تلخ ہندی یا کبابہ یا ناریقون پلانا گردہ کے سدے کھولنے کے لیے میرا مجرب ہے! اسی طرح افسنتین، حب بلسان، عود بلسان، روغن بلسان، دار چینی، بادام تلخ، خولنجان، ہلیون، بیخ و تخم بادرنگ شراب کے ساتھ ہو دفاوانیہ، مقل ازرق، برگ کبر، جے بلی نران میں سے ہر ایک گردہ کا سدہ کھولنے کے لیے مفید ہے۔

ورم گردہ

گردہ میں بھی ہر قسم کے حار و بارد ورم اسی طرح عارض ہوا کرتے ہیں جس طرح دوسرے اعضاء میں ——— گردہ کا ورم حار مادہ کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے؛ چنانچہ گاہے اس کا مادہ غلیظ خون ہوتا ہے، گاہے رقیق صفراوی خون اور گاہے خالص صفراء، بعض اوقات یہ ورم متعفن بلغم سے ہوتا ہے اور بعض اوقات خون و بلغم متعفن سے۔ اسی طرح گردہ کا ورم بارد گاہے بلغم سے ہوتا ہے، گاہے سوداء سے ——— محل کے لحاظ سے بھی ورم گردہ کی متعدد قسمیں ہیں۔ چنانچہ بعض اوقات ورم جرم گردہ میں ہوتا ہے، بعض اوقات تجویف کی جانب باطن میں اور بعض اوقات خارجی جہت میں اور اس صورت میں بعض اوقات یہ ورم امعاء کی جہت میں ہوتا ہے اور بعض اوقات مجری جالب کی جہت میں اور گاہے یہ ورم اس مجری کی جہت میں ہوتا ہے جو گردہ اور جگر کے درمیان واقع ہے اور جس کے ذریعہ سے جگر سے گردہ میں پانی آتا ہے ——— گاہے ورم دونوں گردوں میں ہوتا ہے، گاہے ایک میں اور گاہے یہ ورم ایک یا دونوں گردوں کے بعض اجزاء میں ہوتا ہے اور گاہے تمام اجزاء میں۔ گاہے ورم اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ اس سے آنت کے بند ہو جانے کے باعث قولنج عارض ہو جاتا ہے ——— گاہے ورم پختہ ہو جاتا ہے یعنی اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور گاہے اس میں پیپ نہیں پڑتی۔

گردہ کے ورم کا سبب یا بدن کا امتلاء ہوتا ہے۔ یا ان عضاء کا امتلاء جو گردوں کے مشارک ہیں، عام ازیں کہ یہ امتلاء خون کی کمیت کے لحاظ سے ہو یا کیفیت کے لحاظ سے، اس کا سبب پتھری ہوتی ہے جو گردہ میں پیدا ہونے کے

بعد وہاں سے حرکت کرتی ہے تو اس کے گوشت میں خراش ڈال دیتی ہے یا اس کا سبب ضربہ وسقطہ یا زخم کی تکلیف ہوتی ہے ——— بعض اوقات کوئی سخت اور وزنی چیز کمر میں باندھنے سے بھی گردے میں ورم پیدا ہوجاتا ہے، گاہے کسی بھاری چیز کو اٹھانے میں بہت زیادہ حد سے زور لگانے سے، یا کسی مرض کا مادہ گردوں کی طرف منتقل ہوجانے سے بھی گردے متورم ہوجاتے ہیں۔

جرجانی نے لکھا ہے کہ ورم تین حال سے خالی نہیں ہوتا۔ یا تحلیل ہوجاتا ہے، یا پختہ ہوکر پیپ میں منتقل ہوجاتا ہے یا اس میں صلابت پیدا ہوجاتی ہے اور گردہ کا "ورم صلب" یا مادہ ہی کے لحاظ سے ناقابل نضج وسوداوی ہوتا ہے، یا سرد بلغمی یا گرم ہوتا ہے جس میں صحیح علاج نہ ہونے کے باعث صلابت آجاتی ہے ——— گردہ کے ورم صلب کا علاج نہایت دشوار ہے اور گردے کے ورم کی طرف جلد توجہ نہ کی جائے تو اس میں پیپ پڑجاتے اور مریض کے ہلاک ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے ——— گردہ کا ورم صلب جگر میں مائیت رک جانے کے باعث اکثر استسقاء پر منتج ہوتا ہے اور گاہے اس کے سبب سے قلب کی غذا منقطع ہوجانے کے باعث تپ دق عارض ہوجاتا ہے۔ ورم گردہ سے قلب کی غذا اس طرح بند ہوتی ہے کہ ورم سے وہ رگ دب جاتی ہے جو گردہ سے قلب کی طرف جاتی ہے اور جس میں قلب کی غذا جاری رہتی ہے ——— شیخ کا قول ہے کہ گردے پتھری پیدا ہونے کی جگہ ہیں اس لئے ان کا ورم بسرعت سخت اور متحجر ہوجاتا ہے۔

طریق تشخیص ورم گردہ کی مذکورہ بالا اقسام کی تشخیص اس طرح کریں کہ اگر بخار ہر وقت لازم ہو اور اس کے دفعے ——— اور اس کے ہیجان کا وقت غیر منظم ہو، مثلاً ابتداء میں تپ ربع ہو مگر باری کے وقت تپ غب صغیرہ ہو جیسا کہ دورے بخار دن کی ابتداء میں ہوتا ہے لیکن دست و پا سرد ہوجائیں، گاہے گاہے بخار نرم ہوجانے کے بعد آہستہ آہستہ تیز ہوجائے مگر اس نرمی و تیزی کا کوئی معین نظام اور مقررہ دورہ نہ ہو، پشت پر لرزہ طاری ہو، گاہے حرارت قوی ہوجائے، گاہے ورم کے بڑا ہونے اور بخار زیادہ ہونے کے باعث ذہن میں اختلاط واقع ہوجائے، متلی کا غلبہ ہو، پیشاب کرنے میں دشواری ہو۔ گردہ کے قریب ہر وقت گرانی و تمدد محسوس ہو۔ قارورہ پہلے سفید بعد ازاں ناری اور اس کے بعد سرخ ہوجائے تو یہ ورم ۳۴۷
حار کا ہوگا ——— ورم کے حار ہونے کی صورت میں اگر حرارت سخت

سوزش کے ساتھ نہ ہو، پشت میں تمدد اور گرانی بہت زیادہ محسوس ہو، تشنگی بہت زیادہ نہ ہو، بخار، تپ دموی مطبقہ کے مانند ہو اور غلبہ خون کی دوسری علامتیں موجود ہوں تو یہ ورم حارکہ دموی ہوگا؛ اور اگر بخار، حرارت، درد، تشنگی، سوزش، دردِ سر یہ تمام عوارض شدید ہوں، گرانی زیادہ نہ ہو، کلیہ صفراوی قے آجایا کرے، بے خوابی کا غلبہ ہو۔ تھوڑا تھوڑا پیشاب جلد جلد آئے، نبض سریع و متواتر ہو اور غلبہ صفرا کی دوسری علامتیں موجود ہوں تو ورم حار صفراوی ہوگا۔

اگر تپ گرم، التہاب، تشنگی اور شدید درد نہ ہو اور کمر میں گرانی اور تمدد بہت زیادہ ہو، گردہ کے افعال ناقص ہو گئے ہوں، لگ رہے چہرہ، آنکھوں اور تمام بدن میں ثقل پیدا ہو جائے، آب گرم دھوا اور گرم سے راحت ملے، علاوہ بریں غلبہ بلغم کے دوسرے آثار موجود ہوں، مگر ورم صلب کی علامتیں نہ ہوں تو یہ ورم بارد بلغمی ہوگا —— اگر گرانی بہت زیادہ ہو اور اس کے ساتھ تمدد درد ہوں، قارورہ رقیق لیودی رنگ کا ہو اور بہت تھوڑا تھوڑا خارج ہوتا ہے پشت خم ہو جائے۔ لگتا ہے سرین اور لگتا ہے پنڈلیاں سن ہو جائیں، اعضاء اسفل میں کمزوری و لاغری آجاتی ہے یا کا ہے، تشنج عارض ہو جائے اور رنگ فاسد ہو جائے شکم بڑھ جائے، طحال کی جانب خلش کے ساتھ درد ہو، علاوہ بریں مالیخولیا کے عوارض اور غلبہ سودا کے دوسرے علامات ظاہر ہوں تو یہ ورم صلب سوداوی ہوگا —— ورم صلب اگر درد سے خالی نہ ہو، قارورہ زیتون ہو اور اس کے ساتھ خون کے آثار موجود ہوں تو ورم دموی میں صلابت آئی ہوگی اور اگر سوزش و تشنگی ہو اور لگتا ہے درد میں ہیجان پیدا ہو جائے تو ورم صفراوی میں صلابت آئی ہوگی۔

ورم کے مادہ کی تشخیص کے بعد محل ورم کی تشخیص اس طرح کرنی چاہیے اگر درد ساکن ہو تو ورم جسم گردہ میں ہوگا اور اگر درد بہت زیادہ ہو، بیٹھ سیدھی نہ کی جا سکے، کھانسی اور چھینک میں تکلیف ہو، دوسری تمام شکلوں کی نسبت منہ کے بل سونا آسان ہو تو ورم غشاء میں ہوگا؛ اگر درد غائر ہو، طبیعت قبض ہو جائے اور لگتا ہے قولنج پیدا ہو جائے تو ورم اس جہت میں ہوگا جو امعاء کی طرف ہے۔ اگر پیشاب کرنے میں سخت دشواری ہو تو ورم مجاری میں ہوگا —— بائیں پہلو پر سونا زیادہ آسان ہو، درد دائیں جانب ہو اور اس کا اثر مثانہ کے قریب تک محسوس ہو تو ورم داہنے گردے کی نالی میں ہوگا؛ اگر درد بائیں جانب ہو اور اس کا اثر مثانہ تک محسوس ہو تو ورم بائیں گردہ کی نالی میں ہوگا، اور اگر درد دونوں جانب ہو تو درد دونوں گردوں میں ہوگا۔

قرشی نے لکھا ہے متورم گردہ کے پہلو پر سونا مشکل ہوتا ہے، اور دوسرے پہلو پر سونے سے متورم پہلو میں ایسی گرانی محسوس ہوتی ہے گویا کوئی وزنی چیز لٹک رہی ہے ——— بخار کی ابتداء میں ورم گرم، خشکی و جگر کی سلامتی اور اسہال نہ ہونے کے باوجود قارورہ کا رقیق و سفید ہونا ورم گردہ کی دلیل ہے ——— شیخ کا قول ہے اگر قارورہ کی سفیدی اگر تمام رہے تو یہ اس امر کی علامت ہے کہ ورم میں صلابت آجانے کی بجائے مادہ پختہ ہو کر پھوڑے کی شکل اختیار کرے گا ——— ورم گردہ میں اگر قارورہ بلسدار، غلیظ اور سفید ہو، ایسی حالت پر تقاطر ہے تو یہ ایک بڑی علامت ہے، قارورہ میں رسوب محمود آنا اس امر کی دلیل ہے کہ ورم کا مادہ کسی دوسری چیز میں منتقل ہونے کے بغیر نضج پا کر خارج ہو جائے گا۔

اصول علاج

گردہ کے ہر قسم کے ورم کا عام اصول علاج یہ ہے کہ اس کو صلابت سے بچانے کی کوشش کریں، قوی قسم محللات نہ دیں، ابتداء میں قوی قسم کی مدرات اور قوی مسہل بھی نہ دیں، حرکت اور جماع قطعاً ممنوع قرار دیں، آب سرد پینے سے باز رکھیں ——— ے کرانا، مادہ کا ازالہ کرتا اور شکم کو نرم رکھنا اس باب میں مفید ہے، اکلیل الملک، بابونہ، سبوس گندم، چقندر، عنب الثعلب، تخم خطمی، سب کو پانی میں جوش دے کر آبزن کرنا گردہ کے ہر قسم کے ورم حار و بارد کے لئے نافع ہے ——— بہتر یہ ہے کہ پہلے مادہ کے قوام کو معتدل بنائیں، بعدازاں حقنہ کے ذریعہ سے اسہال لائیں کیونکہ حقنہ مقام مرض تک ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اس کی دوائوں کی قوت بحال ہوتی ہے اور مسہل کی طرح مادہ کو اوپر سے نیچے نہیں لاتا۔ مگر حقنہ بھی ہلکے قسم کا استعمال کریں، مثلاً لعاب تخم خطمی، لعاب تخم کتان و خیار تری، گلقند و روغن گل سے حل دیں، خیار شنبر جام اور یک حقنہ میں استعمال کیا جائے یا مسہل دیں، گردہ کے علاج میں نہایت مفید ہے، کیونکہ بغیر کسی تکلیف کے اسہال لاتا ہے اور غلیظ مادہ کو بھی پھسلا کر خارج کرتا ہے، علاوہ بریں جب قارورہ میں نضج کے آثار ظاہر ہو جائیں تو مدر دوائیں استعمال کریں۔

مادہ کے قوام و مزاج کی تعدیل اور ورم کی اصلاح کے لئے حسب ذیل آٹھ امور کی رعایت کرنی چاہئے ——— (۱) قوی قسم کی مدر دوائیں اس وقت تک ہرگز نہ دیں جب تک کہ قرحہ کے لئے پیپ وغیرہ کو صاف کرنے کی ضرورت اس کی داعی نہ ہو، بالخصوص ورم کی ابتداء میں قوی مدرات سے قطعاً پرہیز کریں کیونکہ اس سے رقیق مواد کے خارج ہو جانے اور اس کا غلیظ حصہ رک جانے کے

باعث پتھری پیدا ہونے یا ورم میں صلابت آجانے کا اندیشہ ہوتا ہے اس کی خرابی سے بچنے کے لئے اس صورت میں پانی بھی کم پیتے رہیں (۲) کوئی قوی مسہل ہرگز نہ استعمال کریں کیونکہ مسہل دوا اخلاط میں تحریک پیدا کر دیتی ہے اور ان کو بدن کے اوپر کے حصے سے نیچے کی طرف مائل کر دیتی ہے، علاوہ بریں خود دوا کی گرمی سے بھی اس مرض میں نقصان پہنچتا ہے (۳) زیادہ گرم و تیز و ترش اور زیادہ نمکین اشیاء سے پرہیز رکھیں کیونکہ ایسی چیزوں سے ورم پیدا کرنے والے مادہ کی کیفیت اور بھی خراب ہو جاتی ہے (۴) حقنہ کے ذریعہ سے تنقیہ کی کوشش کریں (۵) جماع اور ایسی حرکتوں سے قطعاً پرہیز کریں جن سے مقام ماؤف کو تکلیف پہنچے (۶) مادہ کو مخالف جہت کی طرف جذب کریں اور بقیہ مواد کی تحلیل کے لئے حقنہ استعمال کریں (۷) ہر وقت شکم کو نرم رکھیں اور اس کے لئے مناسب غذاء و دوا سے کام لیں (۸) ایسے ضماد، نطول، آبزن، طلاء، غذا اور ایسی دواؤں سے اجتناب کریں جن میں بالفعل یا بالطبع کوئی قوی کیفیت موجود ہو بلکہ ہر حال میں اعتدال ملحوظ رکھیں تاکہ ورم میں صلابت نہ پیدا ہونے پائے۔

گردہ اور مثانہ کے درمیان چونکہ بہت زیادہ اشتراک ہے اور اکثر تدابیر دونوں میں مشترک ہیں اس لئے ورم گردہ کا علاج اور اس کی ادویہ و اغذیہ، ورم مثانہ کی بحث سے بھی اخذ کریں۔

علاج ورم حار

جس جانب کا گردہ متورم ہو ادھر کی باسلیق کھولیں — لعاب اسپغول، لعاب بہیدانہ، شیرہ عناب وغیرہ شربت بنفشہ کے ساتھ پلائیں، آرد جو، عنب الثعلب، صندل، تخم کاسنی سب کو باریک کر کے آب عنب الثعلب سبز و آب کاسنی سبز یا آب خرفہ سبز کے ساتھ ضماد کریں، موم کے ساتھ روغن گل و روغن بنفشہ کی مالش بھی مفید ہے یا عناب پانچ دانہ، گل بنفشہ چھ ماشہ، عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر گلقند ملا کر چھان کر پلائیں اور گردہ پر نیم گرم روغن گل ملیں یا عناب پانچ دانہ، بہیدانہ تین ماشہ دونوں کو جوش دے کر شیرہ خیارین چھ ماشہ، شربت بنفشہ دو تولہ و خاکشی پانچ ماشہ داخل کر کے پلائیں اور دوسرے روز اس میں چار ماشہ گل بنفشہ زیادہ کریں۔

اگر متورم گردہ کی جانب پاؤں اور خصیوں میں بھی درد ہو تو گل خطمی تین ماشہ و عنب الثعلب چار ماشہ، عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر دو تولہ شربت بزوری داخل کر کے پلائیں یا لعاب بہیدانہ تین ماشہ و شیرہ خار خسک نو ماشہ قند سفید شامل کر کے دیں، اور درد نہایت شدید ہو تو عنب الثعلب، گل بنفشہ، گل خطمی،

اکلیل الملک ہر ایک پانچ ماشہ، آردِ جو ایک تولہ سب کو آبِ مکوئے سبز میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں، بتبرید نیم گرم کرکے پلائیں، دور ورم کی جگہ روغن گل سرکہ آبی میں ملا کر ...

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر تنقیہ کی حاجت ہو تو نضج کے بعد صفراء کے مسہل سے تنقیہ کریں۔ قبض رفع کرنے کے لئے مغز فلوس آب عنب الثعلب آب کاسنی، روغن بادام کے ساتھ دیں یا آب انار شیریں و شیر خشت یا مطبوخ جلیلہ سے کام لیں۔ پہلے روز عرق مکو، عرق شاہترہ و گلاب کے ساتھ گلقند استعمال کرائیں دوسرے روز بعد، گل خطمی ہر ایک تین ماشہ، عرق شاہترہ میں جوش دے کر شیرہ تخم خرفہ چھ ماشہ، شیرہ مغز تخم تربوز چھ ماشہ، شربت نیلوفر یا شربت بنفشہ دو تولہ داخل کرکے چھ ماشہ اسپغول چھڑک کر پلائیں، چوتھے روز عناب پانچ دانہ، گل خطمی تین ماشہ، سپستان پندرہ دانہ، عنب الثعلب، تخم خیارین کوفتہ ہر ایک چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر شیرہ خارخسک چھ ماشہ و شربت نیلوفر دو تولہ داخل کرکے اسپغول چھڑک کر پلائیں، بعد ازاں بعد ازنہ، گل خطمی ہر ایک تین ماشہ، سپستان بیس دانہ، دس تولہ عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر شیرے داخل کرکے پلاتے رہیں، مثلاً گاہے شیرہ مغز تخم تربوز، گاہے شیرہ خیارین، گاہے شیرہ خرفہ اور گاہے شیرہ خارخسک چھ ماشہ و شربت نیلوفر دو تولہ داخل کرکے پلائیں، بعد ازاں نضج کے آثار ظاہر ہونے کے بعد یہ مسہل پلائیں ——— اصل السوس، اصل الخطمی، تخم خطمی، عنب الثعلب، تخم خیارین، گل نیلوفر ہر ایک چار ماشہ، عناب پانچ دانہ سپستان پندرہ دانہ، گل بنفشہ، تخم خیارین کوفتہ ہر ایک چھ ماشہ، مغز فلوس خیار شنبر چھ تولہ، ترنجبین، گلقند ہر ایک چار تولہ، روغن بادام چھ ماشہ بدستور مرتب کرکے پلائیں۔

اگر ورم حار میں طبیب کی غلطی سے مبردات اور مسہلوں کے استعمال کے بعد ورم جگر پکی اور اسہال عارض ہو جائے تو گل خطمی، عنب الثعلب، مکوہ عرق مکو میں جوش دے کر شیرہ خیارین قند داخل کرکے پلائیں اور ... باقلا، گل خطمی، گل سرخ، بزرکتان، گل بابونہ ہر ایک تین ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر شیر گاؤ میں پکا کر روغن گل و سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد داخل کریں اور صندل کی چھ ماشہ و کافور ایک ماشہ ملا کر گرم ضماد کریں ——— اگر آخر میں قبض بہت زیادہ ہو جیسا کہ معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس مرض کے بیمار اکثر قبض مزاج رکھتے ہیں تو گل سرخ و بادیان ہر ایک چار ماشہ جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں۔

اگر ایک ہفتہ گزر جائے اور مادہ تحلیل نہ ہو بلکہ درد میں زیادتی ہو جائے اور گرانی و سوزش بڑھ جائے اور قارورہ رقیق ہو تو سمجھنا چاہیے کہ ورم پختہ ہو گا اور اس صورت گردہ کے پھوڑے کا علاج شروع کر دینا چاہیے۔

اورام و قروح کے لئے سکون و راحت سے بہتر اور کوئی چیز نہیں، اس لئے مریض کو ہر قسم کی حرکت سے بچائیں۔ منضج سے پہلے مدرات اور قوی قسم کی مسہل دوائیں نہ دیں۔ حتی الامکان پانی بھی نہ پینے دیں۔ پانی اپنی تبرید و ترطیب کے لحاظ سے اگرچہ گرم ورموں کے موافق ہے لیکن ورم گردہ میں ادرار اور اپنے ہمراہ اخلاط کو گردہ کی طرف لانے کے باعث مضر ثابت ہوتا ہے اور اگر پانی پینا ضروری ہو تو صاف خیر میں پانی چوس چوس کر پینے کو کہیں۔ اگرم پانی ورم گردہ میں مضر ہے اس لئے معتدل حد تک سرد پانی پلائیں۔ گوشت اور شیرینی سے پرہیز کریں۔ ماء الشعیر کا التزام کرنا اس باب میں نہ صرف مفید بلکہ ضروری ہے ـــــ ابتداء میں خصوصاً طلاؤں اور حقنوں میں رادع دوائیں استعمال کریں بعد ازاں ورم کی کمی و زیادتی کے مطابق جالی، مرخی و منضج دوائیں شامل کریں۔ اس کے بعد جالی، مرخی دوائیں استعمال کریں مگر جلا دینے والی دواؤں میں سے کوئی ایسی دوا اختیار نہ کریں جس میں لذع کی خاصیت ہو اور ورم کی زیادتی کے باعث قوی قسم کی جالی دوا اختیار کرنی پڑے جو لذع سے خالی نہیں ہوتی تو اس کے ساتھ ایسی دوا شامل کریں جو اس کے لذع پر غالب آ جائے۔ (شیخ)

ابتداء میں بنفشہ، آرد جو، باقلا، خطمی، صندل سفید، شیاف مامیثا، تراشہ کدو تر، روغن گل و آب عنب الثعلب سب کا ضماد مرتب کر کے لگانا مفید ہے۔ گاہے درد کی زیادتی کی حالت میں اس ضماد میں قدرے پوست خشخاش داخل کرتے ہیں یا افیون بھی ملاتے ہیں۔ اگر ورم صفراوی ہو تو روغن گل، روغن بنفشہ، موم سفید، آب کاسنی، آب کشنیز، آب حی العالم، آب خرفہ اور قدرے سرکہ و گلاب سے قیروطی مرتب کر کے اس میں کپڑا بھگو کر رکھیں ـــــ پرانے ورم میں شربت عناب مرکب پلانا مفید ہے۔ (جرجانی)

گردے کے ورم کا علاج ہلکے حقنوں سے کرنا چاہیے اور کشکاب و روغن کنجد کا حقنہ دینا بھی اسی حکم میں داخل ہے۔ اسی طرح لعاب خطمی، لعاب حلبہ، لعاب تخم کتان و روغن کنجد باہم مخلوط کر کے حقنہ دینا بھی نافع ہے ـــــ اگر مادہ زیادہ و ردی نہ ہو لیکن کیفیت میں زیادہ ہو تو سکنجبین وغیرہ مفید پڑتا ہے اور اگر مادہ زیادہ نہ ہو لیکن اس کی کیفیت نہایت تیز ہو تو ماء الاصول برگزشتہ دیں اور

پے در پے نہ گرم پا[illegible]یں تاکہ اس کے مادہ میں ترقی آئے اور اس کی تیزی کم ہو جائے
(ثابت بن قرہ)

گردے کی زیادہ تبرید نہ کریں کیونکہ اس سے ورم میں صلابت آجاتی ہے۔

گردہ و مثانہ کے ورم حار میں درد بہت زیادہ ہو تو کوئی مخدر دوا استعمال کرائیں۔

میں نے ایسی حالت میں افیون و زعفران سے علاج کیا جس سے مریض کو نیند آگئی اور درد ساکن ہو گیا۔ (محمد زکریا)

بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ شربت بنفشہ کے ساتھ شیرہ خشخاش دینا اس باب میں نہایت مفید ہے، اسی طرح عناب دس دانہ، عنب الثعلب، تخم کاسنی ہر ایک نو ماشہ، سب کا خیساندہ، شربت بنفشہ، شربت خشخاش کے ساتھ پلانا بھی نافع ہے ——— ورم اگر صفراوی ہو تو اس میں سات دانہ آلو بخارا زیادہ کریں اور شیرہ خیارین و شیرہ خربزہ نو ماشہ، سکنجبین تین تولہ کے ساتھ پلائیں اور غذا میں پالک کے ساتھ چاول دیں۔ تنقیہ کے بعد شیر برنج کے ساتھ بنادق البزور استعمال کرانا نہایت سود مند ہے اور حسب ذیل شربت گردہ کے ورم حار کی ابتداء میں مفید پڑتا ہے ——— عناب پچاس دانہ، خشخاش سفید نو تولہ، کشنیز خشک تین تولہ، عدس مقشر بیس تولہ، سب کو جوش دے کر صاف کر کے تین پاؤ قند سفید کے ساتھ قوام کریں اور اس میں سے تین تولہ خیساندہ خرفہ و شربت خیارین کے ساتھ پلائیں اور بنفشہ، آرد جو، خطمی، صندل، مامیثا، تراشہ کدو، سب کو آب مکو، آب کشنیز سبز، آب برگ خرفہ، گلاب و سرکہ کے ساتھ ضماد کریں اور حرارت درد کے وقت اس میں کوکنار بھی شامل کریں ——— ورم اگر دموی ہو تو آب مکو و کاسنی مروق ہر ایک ساڑھے چار تولہ میں شربت بنفشہ چار تولہ و خاکشی تین ماشہ داخل کر کے پلائیں۔ غذا میں روغنی کے ساتھ پالک دیں یا گلاب و قند سفید کے ہمراہ آش جو دیں اور صندل، مکو، عدس، مامیران چینی، مامیثا ہر ایک سات ماشہ، گشنیز منقی ایک تولہ، سب کو آب مکو سبز کے ساتھ ضماد کریں۔ بعد ازاں طبیعت کی تلیین کے لئے خیار شنبر سات تولہ، شیر خشت، گلقند، فربیت، خیار ہر ایک چار تولہ، روغن بادام سات ماشہ و آب کاسنی مروق نو تولہ پلائیں، دوسرے روز لعاب گاؤزبان سات ماشہ، گلاب پاؤ سیر و شربت بنفشہ چار تولہ، تخم ریحان نو ماشہ چھڑک کر دیں۔ اسی طرح ایک ہفتہ عمل کریں تاکہ مادہ تحلیل ہو جائے ورنہ دبیلہ کی تدبیر اختیار کریں۔

ورم بلغمی | ورم کو تحلیل کرنے اور مادہ کے نضج و ادرار کے لئے تخم کرفس، خارخسک

انیسون، ابرسیاوشان، بیخ ان سب کو جوش دے کر گلقند عسلی یا شربت دینار ——— یا شربت بزوری یا شربت انجیر کے ساتھ پلائیں اور مریض کو قے کرنے کو کہیں کہ یہ اس باب میں بغایت مفید ہے یا مادہ کو مطبوخ خطمی و شربت اصول سے نضج دے کر بلغم کا مسہل دیں اور مسخن ضماد لگائیں مثلاً بابونہ، نمام، برگ غار و مرزنجوش نیم گرم ضماد کریں، بابونہ، اکلیل، بنفشہ، شبت، سداب، اطراف کرنب، حلبہ، خار خسک و انجیر کے مطبوخ ——— سے آبزن کریں اور اسی مطبوخ میں نمک، بورق و روغن کنجد داخل کر کے عمل دیں اور روغن قسط و بابونہ کے مانند حارروغنوں کی مالش کریں۔

اگر تپ ہو تو گلقند عسلی کی مداومت کریں اور انجیر سہ چند پانی میں جوش دے کر ایک تہائی رہ جائے تو صاف کر کے نصف شہد داخل کر کے قوام کریں اور یہ شہد کے قوام پر آجائے تو اتار لیں، یہ شربت انجیر بھی اس باب میں مفید ہے؛ اگر طبیعت کی تلیین کا ارادہ ہو تو اس شربت میں ہر آدھ سیر میں ساڑھے تین ماشہ شیرا انجیر داخل کریں؛ بعرق خیار شنبر کا استعمال بھی گردہ کے اس ورم میں مفید ہے اور مناسب حقنے کی مداومت کرنا ورم کو نضج دینے اور مادہ کا تنقیہ کرنے کے لئے سب سے بہتر ہے۔ (ایلاقی)

روزانہ صبح کو اصل السوس، بادیان، تخم کاسنی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، سب کو جوش دے کر تین تولہ قند سفید کے ہمراہ پلائیں، غذا میں نخود و ماش، خمیر بادام کے ساتھ نرم پکا کر دیں، اور طبیعت کی تلیین کے لئے سنا ڈیڑھ تولہ، بادیان ساڑھے دس ماشہ، شکر سرخ تین تولہ، سب کو جوش دے کر صاف کر کے ساڑھے چار تولہ فلوس خیار شنبر حل کر کے پلائیں۔ یا بادیان، تخم کرفس، تخم کاسنی، گل سرخ، بادرنجبویہ، بنفشہ، نیلوفر ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، سنا مکی ڈیڑھ تولہ، اصل السوس چودہ ماشہ، تربد مدبر سات ماشہ، مویز منقی تین تولہ، عناب، سپستاں ہر ایک پندرہ دانہ، انجیر خشک دس دانہ، سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں پکائیں اور آدھ سیر رہ جائے تو فلوس خیار شنبر ساڑھے چار تولہ، ترنجبین چھ تولہ اس میں حل کر چھان کر سحر کے وقت پلائیں اور گردہ پر یہ ضماد لگائیں ——— شبت، بابونہ ہر ایک چودہ ماشہ، تخم کتان، حلبہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، تخم خبازی، خطمی ہر ایک تین تولہ سب کو باریک کر کے آب بادیان کے ساتھ ضماد کریں یا مغز ساق گاؤ، چربی بط، چربی مرغ، حنظل بطلول میں ملا کر ضماد کریں اور حنظل کو آب گرم میں حل کر کے استعمال کریں

(ابن الیاس)

ورم صلب

ملین و محلل بعدہ مثلاً تخم خطمی، تخم کتان، حلبہ، سب کو کوٹ چھان کر خیرۂ تخم خیارین و تخم خربزہ کے ساتھ مدر دواؤں کے ساتھ کھلائیں اور محلل ضماد لگائیں، مثلاً اکلیل، بابونہ، تخم کتان، حلبہ، خطمی سب کو باریک کرکے خطمی، اشق، چربی مرغ و مغز ساق گاؤ کے ساتھ ضماد کریں، اور روغن بابونہ و روغن قرطم اور روغن غار کے مانند معین روغنوں کی مالش کریں۔ تکمید کے لئے روغن قسط، روغن خبث و آب کا استعمال کریں اور نطول دابزن کے لئے بابونہ، خار خسک، بزرکتان، بنفشہ، لسفانج، انجیر و حلبہ کا مطبوخ استعمال کریں اور حقنہ کے۔ اسکے مطبوخ افتیمون و خیار شنبر پلائیں، کشک جو، شربت خشخاش و شربت بنفشہ کے ساتھ دینا اس باب میں سود مند ہے۔

چونکہ ورم گردہ کی یہ قسم مائیت کا راستہ بند کر دینے کی وجہ سے اکثر استسقاء پر منتج ہوتی ہے اس لئے اس میں ادرار بول کا ہمیشہ خیال رکھیں اور اس کے علاج میں صلابت جگر کے اصول علاج کو مدنظر رکھیں کیونکہ جگر اور گردہ کی صلابت کا علاج بلحاظ ایک ہے چنانچہ یہ ورم خون سوداوی کی کثرت کا نتیجہ ہو اور دوسری شرائط اجازت دیں تو فصد کھولیں اور محلل و ملین بزور استعمال کرائیں، مثلاً تخم کتان، تخم خطمی، حلبہ، قرطم سب کو سفوف کرکے استعمال کریں اور اسی کے ساتھ حسب حاجت مدر دوائیں بھی شامل کریں، مگر اس کا خیال رہے کہ ادرار میں زیادتی یہاں بھی نہ کریں ورنہ رقیق مادہ خارج ہو جاتا ہے اور بقیہ غلیظ مادہ متحجر ہو کر مرض میں اضافہ کر دیتا ہے، اس لئے ہر وقت قارورہ پر نظر رکھیں اور قارورہ جس قدر غلیظ ہو، ادرار میں اسی قدر اعتدال برتیں اور رقیق ہو تو اسے نضج دینے کی کوشش کریں۔ (شیخ)

تراشہ کدو، تراشہ خیار، گل بید، برگ خبازی سب کو کوٹ کر اس کا پانی نچوڑ لیں اور اس پانی کو سیسہ کے ہاون میں ڈال کر اسی قدر حل کریں کہ یہ سیاہ ہو جائے، علاوہ بریں قدرے سے حل کرکے اس میں شامل کریں اور روغن بنفشہ داخل کرکے پھر اس قدر حل کریں کہ سب یکذات ہو جائیں، اس میں سے تھوڑا سا گرم پھلا کریں اور باقی میں کپڑا تر کرکے اس کے اوپر رکھیں اور جب کپڑا خشک ہو جائے تو اسے دوبارہ تر کر لیں، یہ ضماد ابوالحسن و اجوا بہر کے معمولات سے ہے اور ہر قسم کے صلب سوداوی ورم کے لئے بغایت مفید مجرب ہے۔

(جرجانی)

دبیلہ گردہ

شیخ نے لکھا ہے کہ گردہ کا ورم جب پھوڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو گرانی بہت زیادہ ہو جاتی ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا گردہ اور شکم میں کوئی نہایت وزنی چیز لٹکی ہوئی ہے، خالی جگہوں میں نفخ پیدا ہو جاتا ہے اور درد و بخار کے مانند ورم کے عوارض نہایت شدت اختیار کر لیتے ہیں، شکم میں سخت ثقل معلوم ہوتی ہے، البتہ جب پھوڑا پک جاتا ہے تو بخار کم ہو جاتا ہے، مگر لرزہ زیادہ ہو جاتا ہے، قارورہ میں غلظت بڑھ جاتی ہے اور اس میں رسوب محمود زیادہ آنے لگتا ہے — جب پھوڑا پھٹ جاتا ہے تو تپ و لرزہ زائل ہو جاتا ہے، اس کے بعد اگر قارورہ کے ساتھ ایسی ریم آئے جس میں زیادہ بدبو نہ ہو اور جو سفید و ہموار ہو یا سفید ریم کے ساتھ خون ملا ہو تو یہ صحت و سلامتی کی دلیل ہوتی ہے اور اس کے خلاف ہونا ردی علامت ہے —

گردہ کا پھوڑا گاہے مثانہ کی طرف پھٹتا ہے جو سب سے بہتر ہے، گاہے اس کی ریم امعاء کی طرف بر سبیل قرب دفع ہوتی ہے، جیسا کہ ذات الجنب کا مادہ پہلو کی ہڈیوں سے ظاہر بدن کی طرف دفع ہوتا ہے، مگر گاہے گردہ کے پھوڑے کا مادہ امعاء کی طرف اس طرح دفع ہوتا ہے کہ پہلے گردہ سے جگر میں جاتا ہے پھر جگر سے ماساریقا میں اور ماساریقا سے امعاء میں، بہر حال گردہ کا مادہ امعاء کی طرف خواہ کسی طریقہ سے دفع ہو یہ نہایت ردی ہے — گاہے اس پھوڑے کی ریم فضاء شکم میں خالی جگہ کی طرف دفع ہو جاتی ہے اور یہ بھی برا ہے اور اس کو خارج کرنے کے لئے شگاف دینے کی ضرورت ہوتی ہے — اور اگر ورم پختہ ہو جائے مگر منفجر نہ ہو بلکہ ریم اسی میں باقی رہے تو اس صورت میں بھی شگاف کی حاجت ہوتی ہے اور یہ بھی ردی ہے۔

گردہ کے پھوڑے کا علاج یہ ہے کہ جب گردہ کا ورم پکنے لگے تو تخم کتان، تخم حلبہ، سب کو قند سفید کے ساتھ پانی میں جوش دے کر پلائیں اور انہیں دواؤں کو پانی میں پیس کر روغن گل ملا کر نیم گرم ضماد کریں اور انہیں دواؤں کے مطبوخ سے نطول کریں، اگر مناسب معلوم ہو تو مذکورہ ضماد میں اکلیل، مکو، وفا گردہ کا اضافہ کریں اور ہر ایک کا وزن سات ماشہ رکھیں — مذکورہ نسخہ میں اکلیل، بابونہ، مکو، انجیر زیادہ کر کے سب کو جوش دے کر بپھارہ لیں اور ہر ایک کا وزن تین تولہ اور انجیر سات دانہ رکھیں

تضجیح کامل کے بعد جس کی علامت یہ ہے کہ درد بالکل ساکن ہو جائے اور گرانی باقی رہے تو ضماد مذکور میں سرگین کبوتر، غبار آسیا اور آرد کرسنہ کے مانند مفرد دوائیں داخل کر کے ضماد کریں یا آب پیاز بھی زیادہ کریں، ماء العسل میں انجیر خوب پکا کر ضماد کرنا ورم کو تفتیح دینے کے لئے مفید ہے۔

جب ورم پھٹ جائے اور ریم قارورہ کی راہ سے خارج ہونے لگے تو منقی و مدر بزور کا شیرہ پلائیں۔ مثلاً تخم خیارین، تخم خربزہ، خارخسک ہر ایک نو ماشہ، سب کا شیرہ نکال کر شربت بزوری یا شربت خشخاش یا شربت بنفشہ تین تولہ شامل کر کے پلائیں یا اس میں مغز تخم کدو و بادام مقشر زیادہ کریں۔ شیر خر کے ساتھ خمیرہ خشخاش پلانا بھی عضو کو ریم سے پاک کرنے کے لئے مفید ہے۔ یا شربت بنفشہ کے ساتھ شیر خر دیں۔ مذکورہ بزور کے ساتھ شیر خر پلانا نہایت مفید موثر ہے ——— پیپ وغیرہ کے پاک ہو جانے کے بعد جبکہ قارورہ میں پیپ نہ آنے اور مقام گردہ میں گرانی نہ رہنے کے بعد مندمل کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ مثلاً تخم کتان بریاں، خشخاش کا گوند، نشاستہ، گل ارمنی سب کو سفوف بنا کر اس میں سے چار ماشہ مدرات و شربت خشخاش کے ساتھ دیں گل ارمنی، سب کو سفوف بنا کر اس میں سے چار ماشہ مدرات و شربت خشخاش کے ساتھ دیں۔ کہا گیا ہے اس سفوف میں دم الاخوین بھی شامل کرتے ہیں۔ شیر شتر کے ساتھ قرص کا گوند دینا بھی اندمال کے لئے مفید ہے۔ اس اثناء میں غذا میں دلیہ کے ساتھ مونگ و پالک دیں اور گوشت سے قطعاً اجتناب کریں۔

بعد ازاں اگر قرحہ ہو جائے تو اس کا علاج گردہ کے قرحہ کے مطابق کریں۔

اگر ورم کے تضجیح میں دشواری ہو تو آرد جو یا ماء العسل میں انجیر پکا کر ضماد کریں۔ اس سے بھی کام نہ چلے تو اس ضماد میں قسطین وغیرہ شامل کریں اور داخلی طور پر بنجنکشت اور رعفنج کے تخم اور بادآورد کو پیشاب کی راہ سے خارج کرنے والی دوائیں کھلائیں۔ اگر اس کے بعد بھی ورم نہ پھٹے تو ضماد کے علاوہ حاد قسم کے حقنے بھی استعمال کریں اور جب ریم آنے لگے تو مدر دوائیں مثلاً بادیان و کرفس کا مطبوخ پلائیں ——— اگر التہاب کی زیادتی پختہ ہونے میں مانع ہو تو ماء الشعیر، روغن بادام اور روغن شیریں سے حقنہ کریں اور مریض کو معتدل یا گرم شیریں پانی میں بٹھائیں ——— جب پیپ خارج ہو جائے تو قرحہ کے اندمال کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے ورنہ آلات بول کے قرحے حاد قسم کی مانند یعنی ہر وقت پیشاب گزرنے کی وجہ سے خراب ہو جانے

ہیں تو ان کا علاج نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔ (مسیحی)
ورم کے خام رہنے اور دیر سے پکنے کی وجہ اکثر حرارت وحدت جرمی ہے
اور جب مزاج میں اعتدال آ جاتا ہے تو ورم جلد پک جاتا ہے چنانچہ حدت زائل
کر کے اعتدال پیدا کرنے کے لئے ماء الشعیر جلاب، روغن بادام، شربت بنفشہ،
شربت نیلوفر، ماء القرع پلائیں اور اگر بخار نہ ہو تو شیر خر پلائیں۔ غذا میں پالک
بتھوا، کاہو، روغن بادام و روغن کنجد کے پکا کر دیں اور جب مزاج اعتدال پر
آ جائے و تنقیہ کے لئے عناب، سپستان، تخم بادیان، تخم کرفس [illegible] کا مطبوخ
خیار شنبر کے ساتھ پلائیں۔ (جرجانی)

گردہ کے پھوڑے کا علاج تقریباً جگر کے پھوڑے کے مانند ہے۔ اگر
درد اس قدر زیادہ ہو کہ اس سے مریض کے ضعیف ہو جانے کا اندیشہ ہو تو
کوئی مخدر چیز استعمال کرائیں اور اس کو گرم پانی میں بٹھائیں اور جب قدرے
ریم آنے لگے تو اس کا علاج قرحہ کے مانند کریں۔

قروح گردہ

شیخ کے قول کے مطابق گردہ کے قرحہ کے اسباب بعینہ وہی ہوتے
ہیں جو دوسرے اعضاء کے قرحے کے اور یہ سبب یا تفرق اتصال ہوتا ہے جب
اس کے پیپ بڑھ جائے اور تفرق اتصال کا سبب رگوں کے ٹوٹنے پھٹنے سے ہوتا
ہے گاہے پھوڑے پھنسی کے پھٹنے سے۔ گاہے پتھری خارج ہونے اور
اس سے خراش پڑ جانے سے اور گاہے حاد صفراوی یا بورقی اخلاط کے گزرنے
اور اس سے خراش پڑنے یا سخت ترش خلط کے اپنی جگہ سے ہٹنے کے باعث
خراش پیدا ہو جاتی ہے ـــــ گردہ کے قرحے مثانہ کے قرحوں سے کم ردی
ہوتے ہیں جو ان دونوں کے درمیانی مجاری کے قرحے کی روداشت بھی درمیانی ہوتی
ہے ـــــ مجاری کے قرحے اکثر مادہ صفراوی یا پتھری سے پیدا ہوتے
ہیں۔ [illegible] گردہ کے قرحے سے ناسور پیدا ہو جاتی ہے جو علاج قبول
نہیں کرتی۔

طریق تشخیص: گردے کے قرحہ اس کے اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے
کہ اگر درد بغیر گرانی تمدد کے مقام گردہ میں پیچھے کی پسلیوں تک محسوس ہو اور
قارورہ کے ساتھ پیپ، خون یا اجزاء شعری اور گوشت کے اجزاء سرخ بھی خارج ہوں اور
پیشاب جلد ہو اور تشنگی کا غلبہ ہو اور تپ آئے تو یہ گردہ کے قرحہ کی علامت

ہے اور اس صورت میں اگر بکثرت خون خارج ہو یا قرحہ کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے بول الدم عارض رہا ہو یا ضربہ و سقطہ کا اتفاق رہا ہو تو قرحہ کا سبب عروق کا پھٹنا ہوگا۔ اگر ریم بہت زیادہ آئے اور قرحہ سے پہلے گردہ میں پھوڑا ہوا ہو تو اس کا سبب وہی پھوڑا ہوگا۔ اگر قارورہ میں بکثرت چھلکے خارج ہوں تو قرحہ کا سبب حاد و اکال خلط ہوگی اور اگر پتھری کے حرکت کرنے کی تکلیف مقدم ہو تو قرحہ کا سبب یہی پتھری ہوگی ——— نبض اگر صلب ہو اور بخار، بے چینی، درد و سوزش بہت زیادہ ہو تو قرحہ گردے کی جھلی میں ہوگا اور اگر درد و سوزش کم ہو تو قرحہ گردے کے گوشت میں ہوگا، پس اگر گاہے گاہے قارورہ میں گوشت کے ٹکڑے خارج ہوں تو یہ لحم گردہ کے تاکل کی علامت ہوگی۔

اگر درد شانوں تک کھنچ جائے اور تشنگی غالب ہو تو قرحہ اس منفذ کے قریب ہوگا جو گردہ اور جگر کے درمیان ہے، اور اگر درد ران اور زانو تک اتر آئے تو اس مجری کی سمت میں ہوگا جو گردہ اور مثانہ کے درمیان ہے۔ علاوہ بریں ناف کے ارد گرد کمر و کنج ران میں درد ہونا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہونا، نہایت تکلیف کے ساتھ قطرہ قطرہ پیشاب آنا، پیپ کی مقدار کم ہونے کے ساتھ شدید درد ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ قرحہ گردہ اور مثانہ کے درمیانی مجری میں واقع ہے، کہتے ہیں کہ پیپ جس قدر گردہ سے آتی اسی قدر قارورہ کے ساتھ زیادہ مخلوط ہوتی ہے۔ گردہ، مثانہ اور مجاری بول کے قرحہ میں فرق یہ ہے کہ قروح گردہ میں پیشاب میں دشواری نہیں ہوتی۔ اس کا قوام معتدل ہوتا ہے، سرخ چھلکے خارج ہوتے ہیں، کمر میں ہلکا سا درد ہوتا ہے، پیپ پیشاب کے ساتھ بخوبی ملی ہوتی ہے اور اس میں زیادہ بدبو نہیں ہوتی۔ اگر قرحہ مثانہ میں ہو تو پیشاب میں دشواری ہوتی ہے، چھلکے سفید اور بڑے ہوتے ہیں، پیڑو، پنڈلیوں اور قضیب کی جڑ میں نہایت سخت درد ہوتا ہے، متواتر خونی پیشاب آتا ہے جس کی مقدار کم ہوتی ہے، خون اور پیپ قارورہ میں اچھی طرح ملی نہیں ہوتی، اور اس میں بدبو بہت زیادہ ہوتی ہے اور اگر قرحہ مجاری میں ہو تو چھوٹے اور پتلے چھلکے خارج ہوتے ہیں، گردہ و مثانہ کے درمیان اور مجری قضیب میں درد ہوتا ہے، گاہے مجاری کے قروح کا درد نہایت سخت قسم کا ہوتا ہے اور درد زہ کے مانند دورہ کے ساتھ اس میں ہیجان ہوتا رہتا ہے۔

قروح گردہ کا علاج: یہ ہے کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو جانب موافق کی باسلیق کھولیں، ایک ہفتہ تک قے کرائیں اور قرص کہربا، قرص گلنار،

قرص کا کنج وغیرہ، نشاستہ، کتیرا و صمغ عربی کے مانند مغری دواؤں اور لعاب اسپغول، لعاب بہدانہ، شیرہ تخم خیارین، شربت بزوری اور نند مرے مدرات کے ساتھ کھلائیں ـــــ حاصل یہ ہے کہ اگر مادہ کا غلبہ ہو تو پہلے اسے فصد و قے کے ذریعہ خارج کریں، بعد ازاں مزیل دواؤں سے قرحہ کا علاج کریں مثلاً قرص شب، قرص خشخاش اور دم الاخوین، گل ارمنی، کاغذ سوختہ و کندر وغیرہ مذکورہ بالا مغری دواؤں اور مدرات کے ساتھ استعمال کریں۔ قے اس علت میں نہایت مفید ہے اور مسہل جس قدر زیادہ قوی ہو اسی قدر مضر ہے، لیکن خفیف ملین جائز ہے ـــــ قرص کا کنج، سفوف صندل، سفوف مامیران، خمیرہ مروارید، سفوف گھوکھرو، اس باب کی خاص دوائیں ہیں؛ نقوع اہلیلہ، گردہ کے لئے اطباء ہند کے تجربات سے ہے اور حکیم علوی خاں لکھتے ہیں کہ میں نے اس کو بارہا آزمایا ہے، اس نقوع کا نسخہ یہ ہے ـــــ پوست اہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، آملہ منقی، پوست بلیلہ، کشنیز خشک، بادیان ہر ایک ڈیڑھ تولہ، برگ کابلی مقشر نو ماشہ، سب کو نیم کوب کر کے شب کو گرم پانی میں بھگو کر ہوا میں رکھ دیں، اور صبح صاف کر کے پئیں، اگر مرض قوی ہو تو سات روز ورنہ پانچ روز اس کی مداومت کریں۔:

عصارہ بارتنگ پینا یا بارتنگ کا ساگ روغن بادام میں پکا کر کھانا، قروح گردہ کے لئے مفید ہے ـــــ بیخ خطمی، تخم کاکنج، بزر کتان، زردی بیضہ مرغ خام، شادنج مغسول ان میں سے کوئی چیز شربت یا استعمال کرنا، خیار کی، روغن گل روغن بادام میں پکا کر کھانا، تخم خیارزی و گل نجازی یا تخم خطمی نند جوش دے کر شربت انجبار کے ساتھ پینا یا روغن گل یا شیر بز تازہ پینا، آب عنب الثعلب پینا، برگ عنب الثعلب روغن گل میں پکا کر کھانا یہ تمام اشیا قروح گردہ کے لئے مفید ہیں۔

(سویدی)

گردہ و مثانہ کے قرحہ کے علاج میں پہلے ایسی چیزیں پلائیں جو مادہ کا تنقیہ کریں لیکن لذع کی خاصیت نہ رکھتی ہوں مثلاً تخم خیار، تخم خطمی، ماء العسل، آب بادیان یا آب اذخر کے ساتھ پلائیں اور اس سے زیادہ قوی وہ ماء العسل ہے جس میں بار بر سیاؤ شان جوش دیا گیا ہو اور زردی بیضہ حل کی گئی ہو، ایرسا باریک کر کے ماء العسل کے ساتھ دینا یا زوفا ماء العسل کے ساتھ استعمال کرانا تنقیہ کے لئے نہایت قوی ہے، علاوہ بریں اگر قرحہ خراب نہ ہو تو آرد جو، کندر روغن حنا ضماد کریں، گل سرخ خشک، عدس، شہد اور حب الآس کا ضماد قرحہ کو تعفن سے

روکتا ہے ـــــ آب جو، نشاستہ، آرد سفید، سب کو دودھ میں پکا کیاں،
خبازی، کدو، اور خبازی، کدو اور خیار کے ساتھ بطور حریرہ پکا کر کھلانا مفید ہے
ـــــ ریم کے تنقیہ کے بعد گوشت اگانے والی چیزیں دیں مثلاً آب غورہ،
عصارہ لحیۃ التیس، گل مختوم و لبدا استعمال کریں۔ (عینی)

قروح گردہ و مثانہ کے علاج میں سب سے پہلی چیز اخلاط کی تعدیل اور ان کو مراریت و بورقیت (کھاری پن) سے عذوبت (شیرینی) کی طرف مائل کیا جائے اور تمام تیز، تلخ، نمکین و ترش اشیاء سے پرہیز کیا جائے، پانی کم پئیں تاکہ پیشاب کی حاجت کم ہو اور گردہ میں حرکت کم ہو جانے سے خراش کم آئے کیونکہ سکون کو قرحے کے علاج میں اولی حیثیت حاصل ہے ـــــ اخلاط کی تعدیل کرنے والی چیز علاج میں فصد بھی داخل ہے، بشرطیکہ حالات اس کو واجب کردیں اسی طرح لطیف، ہلکا اور ملائم اسہال بھی تعدیل کرتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے مادہ کی تعدیل کریں، اس کے بعد اس کا اخراج کریں ـــــ قے کو قروح گردہ کے علاج میں بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس سے استفراغ و تنقیہ کے علاوہ مادہ مخالف جہت کو جذب ہوتا ہے، اور اسی بنا پر بعض اوقات صرف متواتر قے کرانا دوسری تدابیر سے بے نیاز کر دیتا ہے مگر اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ پہلے بزور کے ذریعہ سے ادرار کریں، اس کے بعد کوئی ایسی چیز کھلا کر قے کرائیں جس سے اس میں آسانی ہو، مثلاً شراب شیریں کے ساتھ تخم خربزہ دے کر یا آب گرم کے ساتھ سکنجبین پلا کر قے کرائیں ـــــ علاوہ بریں تربوز، خیار، کاکنج اور خشخاش تناول کرنے سے بھی اخلاط کی تعدیل ہوتی ہے ـــــ قرحہ کے اصول علاج میں یہ امر بھی داخل ہے کہ جب درد زیادہ ہو تو پہلے درد کا علاج کریں، اس کے بعد قرحہ کا ـــــ اگر قرحہ تازہ ہو مثلاً پھوڑا ابھی پھٹا ہو تو اس کا علاج سہل ہوتا ہے، اور ایسی حالت میں گاہے صرف تخم خیار شربت بنفشہ کے ساتھ پلانا کافی ثابت ہوتا ہے مگر جب قرحہ مزمن ہو جائے تو اس کا علاج نہایت دشوار ہو جاتا ہے ـــــ سب سے پہلے تنقیہ بدن کی کوشش کریں، چنانچہ قرحہ خفیف ہو تو ہلکے مدرات مثلاً تخم کاکنج و خطمی یا بادیان پلائیں اور قرحہ ردی ہو تو اعتدال کے ساتھ پرسیاوشان، ایرسا، آرد کرسنہ استعمال کریں اور داخلی دواؤں کے ساتھ خارجی طور پر ضماد بھی استعمال کریں، اور اگر قرحہ نہایت بری قسم کا ہو تو اس کی دواؤں میں گاہے گاہے زروفا اور سلاجیت بھی شامل کریں ـــــ جب قرحہ پاک ہو جائے تو اس پر گوشت جمانے

کی کوشش کریں تاکہ اس میں تاکل نہ ہو، مریض کو سکون سے رکھیں اور حرکت نہ کرنے دیں، اگر مریض ریاضت کا عادی ہو تو صرف ہاتھ پاؤں کی مالش پر کفایت کریں ــــ جماع گردہ کے قرحہ کے لئے نہایت سخت مضر ہے۔ (شیخ)

خود قرحہ کا علاج یہ ہے کہ ایسی جالیہ مجفف دوائیں دیں جن میں لذع کی خاصیت نہ ہو، چنانچہ قرحہ زیادہ ردی نہ ہو تو اس قسم کی معتدل دوا کافی ہوتی ہے، اور اگر قرحہ زیادہ ردی ہو تو تنقیہ اور تجفیف کے لئے زیادہ قوی چیز کی حاجت ہوتی ہے اور اس کے بعد نہایت قابض دوا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ردی انصباب کے انصباب کو رد کردے، کیونکہ قرحہ سے صحت اسی طرح ہو سکتی ہے کہ وہ پیپ وغیرہ سے پاک ہو کر خشک ہو جائے اور اس کی طرف مزید مواد نہ آسکے ــــ تمام قروح کی دواؤں کے ساتھ مغری اشیاء، مثلاً نشاستہ، کتیرا، دم الاخوین، صمغ مخلوط کریں، کیونکہ تغریہ سے قرح تیج سے محفوظ ہو جاتے ہیں، وہ مغری چیزیں جو چرب ہوں جیسے لک، قرحہ میں ٹھہر جمنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہیں؛ آلات بول کے قرحہ کی دواؤں کے ساتھ مدر و ملطف دوائیں ملانا ضروری ہے، کیونکہ مدرات بذات خود اگرچہ مضر ہیں لیکن ان کے ذریعے سے اصلاح کرنے والی اور ٹھہر جانے والی دوائیں قرحہ تک پہنچ جاتی ہیں ــــ گاہے درد کی تسکین تجفیف اور مادہ کا انصباب روکنے کے لئے قرحہ کی دواؤں میں مخدر اشیاء مثلاً خشخاش، بھنگ، افیون، خراسانی اجوائن وغیرہ ملانے کی حاجت ہوتی ہے ــــ جب معلوم ہو کہ قرحہ میں گندگی موجود ہے تو ایسی جالی اشیاء استعمال کریں جن میں ادرار کی قوت ہو مثلاً ماء العسل و ماء السکر مناسب بزور کے ساتھ پلائیں۔ ادرار و صفائی کے بعد مجفف دوائیں برتیں۔ (شیخ)

گردہ کے قرحے اگر زیادہ بڑے نہ ہوں تو تخم خطمی، تخم مرو، بیخ مرو وغیرہ ماء العسل کے ساتھ دیتے ہیں اور تخم کاکنج و آب عنب الثعلب پلاتے ہیں، تخم خیار، گل ارمنی حلاب کے ساتھ اور پرسیاوشاں، ماء العسل کے ساتھ دینا مفید ہے، بیخ سوسن تجفیف، تنقیہ اور تفتیح و تغریہ کے لئے مخصوص ہے، یا بزرکتان و کتیرا ایک ایک حصہ اور نشاستہ دو حصہ ماء العسل کے ساتھ دیں یا مغز چلغوزہ و مغز تخم خیار کھلائیں یا تخم خشخاش بریاں سودہ ساڑھے تین ماشہ اور خروبیخ سوسن گے جوشاندہ کے ساتھ دیں ــــ گاہے مقل محلول و گل مختوم بوزن مساوی باریک کر کے ساڑھے چار ماشہ تک شراب شیریں کے ساتھ دینے سے فائدہ ہوتا ہے، آرد کرسنہ بھی تنقیہ و تجفیف دونوں مقصد کے لئے

قوی الاثر ہے، بالخصوص سے گل ختوم، اقاقیا، عصارہ لحیۃ التیس کے ساتھ دیں تو اس سے کلی نفع حاصل ہوتا ہے۔ (شیخ)

ہمارے مجربات میں سے حسب ذیل دوائیں اس باب میں معمول و مفید ہیں

___ مغز تخم خیارین بتیس عدد، مغز چلغوزہ بارہ عدد، مغز بادام پانچ عدد، زعفران بقدر مناسب، سب کو کوٹ کر صبح کو استعمال کریں، اگر حرارت زیادہ ہو تو چلغوزہ کے بجائے مغز تخم خیارین داخل کریں، یا گل ختوم، بہدانہ، اللعوبین، کندر، نشاستہ، مغز تخم خربزہ، تخم خرفہ، تخم کرفس، مغز تخم خیارین، مغز تخم کدو، سب عرقسوس، لک، ریوند چینی، مغز چلغوزہ کلاں، خشخاش، جریانہ، گج ہر ایک بوزن مساوی یا حاجت کے مناسب کوٹ کر بیضہ کے ساتھ کھلائیں ___ اگر سنگ زیادہ ہو تو پہلے کو ساکن کرنے کی تدبیر کریں مثلاً بزرالبنج نصف ماشہ، افیون دو رتی، مغز تخم خیار سات ماشہ، تخم کاہو ہر ایک ساڑھے تین ماشہ سب کو کوٹ کر کھلائیں، اس کو درد فوراً ساکن ہو جاتا ہے اور اگر درد معمولی ہو تو پانی کے بجائے دودھ پیٹھا شربت بنفشہ استعمال کرنے سے تسکین ہو جاتی ہے ___ عرقسوس کا گج دسفوف لک اس باب کی قوی دوائیں ہیں اور سفوف کما ذریوس نہایت قوی کر ___ گاہے اسی قسم کی دوائیں پشت اور کمر پر بطور ضماد استعمال کرتے ہیں، مثلاً اردو کرسنہ خمیرہ شراب میں پکا کر ضماد کرنا اور گل سرخ، صعتر وغیرہ ضماد کر کے قرحہ کے تنقیہ و تخفیف اور اس کو تعفن و کشادگی سے روکنے کے لئے مفید ہے، روغن حناء روغن سفرجل کی مالش بھی سود مند ہے اور گاہے ان روغنوں میں سیر وغیرہ حل کر لیتے ہیں اور گاہے تلئین کے لئے چربی بط وغیرہ شامل کرتے ہیں۔

(شیخ)

اگر گردہ کا زخم ناصور کی شکل اختیار کرلے تو اس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا البتہ ہمیشہ بدن کا تنقیہ کرتے رہنے اور کمیت و کیفیت دونوں لحاظ سے امتلاء سے احتراز کرنے سے اس کی خرابیوں میں تخفیف ہو سکتی ہے ___ مذکورہ معالجہ صرف ان قرحوں میں کفایت کرتا ہے جو زیادہ ردی نہ ہوں، مگر خبیث قسم کے قرحے میں زیادہ قوی معالجہ کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ اس صورت میں ان کا بعض دوائیں تعفن دواؤں سے کام لیں جو جلانے کی خاصیت رکھتی ہیں ___ قرحہ گردہ کے مریض کی غذا میں جیدالکیموس اشیاء مثلاً لطیف گوشت تازہ مچھلی، بھیجا، زردی انڈہ کے ساتھ عمدہ سبز بال دیں، اگر قرحہ ردی ہو تو التزام کے ساتھ مچھلی ہوئی غذا نہ دیں، پرندوں اور چھوٹے جانوروں کا گوشت، زردی بیضہ نیم برشت

اور بتدریج فربہ مرغی کا گوشت اس باب کی اچھی غذائیں ہیں، دودھ اگر ہضم ہوسکے
تو مریضان قروح کے لئے نہایت مناسب غذا ہے چنانچہ شیر خر و شیر شتر سے
قروح کے مواد کی اصلاح ہوتی ہے اور ان کی جمعیت سے ان پر کھرنڈ جمتی ہے
اور شیر گاؤ و شیر میش سے ان فوائد کے علاوہ عضو کو تقویت بھی پہنچتی ہے، بہتر
یہ ہے کہ غذا اور دودھ میں کتیرا، نشاستہ وصمغ کے مانند قروح کی اصلاح کرنے
والی دوائیں شامل کریں علاوہ بریں دودھ تنقیہ کے بعد استعمال کرائیں اور
دودھ کے بعد اس کے منحدر ہونے سے پہلے کوئی اور چیز نہ دیں، اگر دودھ
کے انحدار میں دیر ہو تو اس میں قدرے نمک یا شہد و نمک ڈال کر استعمال کریں
زیادہ بہتر یہ ہے کہ دودھ کے ساتھ دوسری غذا نہ دی جائے بلکہ کھانے اور پانی
کے عوض دودھ دیا جائے، ریم میں کمی آجانے کے بعد شیر میش پلانا بہتر ہوتا
ہے کیونکہ اس سے زخم پر کھرنڈ جمتی ہے اور تقویت حاصل ہوتی ہے — علاج
بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ قروح گردہ کی تمام قسموں میں ایک ہفتہ متواتر
قے کرانا تنقیہ کی تدابیر سے بے نیاز کر دیتا ہے اور اگر خون میں حدت یا کثرت
ہو تو باسلیق کی فصد کھولنا بہترین تدبیر ہے —— اس کے بعد طبیعت کو
مناسب ملین سے ہمیشہ نرم رکھیں اور ریم کو صاف کرنے کے لئے اگر مزاج
میں حرارت ہو تو جلاب خام پلائیں ورنہ گلاب کے ساتھ یا دوسرے حار و بارد
مدرات کے ساتھ ماء العسل دیں، اگر ریم جم جائے اور درد زیادہ ہو جائے
تو ریم جاری کرنے اور درد رفع کرنے کے لئے یہ آبزن استعمال کریں ——
گل بابونہ، برگ نیب، برگ انار، پنبہ، فنجنکشت، تخم قرطم، گوکھرو، پرسیاوشاں
تخم خبازی، بزر البنج، شبت ہر ایک پانچ تولہ، بادیان، تخم خربزہ، برگ کرنب، برگ
یاسمین ہر ایک نو تولہ سب کو پانی میں پکا کر اس مطبوخ میں مریض کو دیر تک
بٹھائیں اور مناسب مدرات شربت کشوث علوتجان کے ساتھ پلائیں، مواد
کو مسہل کے ذریعے مخالف جہت کی طرف مائل کریں اور صفرا کا غلبہ ہو تو
ہلکا مسہل دیں —— غذا میں مونگ مقشر، پالک و خرفہ کے ساتھ روغن گاؤ
میں پکا کر چاول کے ساتھ کھلائیں —— جب قرحہ ریم سے پاک ہو جائے
تو اندمال کے لئے قرص کاکنج و سفوف کاکنج شربت خشخاش کے ساتھ دیں اور
شیر خر استعمال کرائیں، اگر قرحہ پرانا ہو جائے تو سفوف مامیران و معجون ابو ماہر
دودھ کے ساتھ دیں، اس مرض میں دودھ کا استعمال تقویت، تلیین، تغذیہ،
تسکین، ان تمام فائدوں کے لحاظ سے سود مند ہے —— ترش اشیاء،

شیرینی، نمکین اور تیز ذائقہ والی چیزوں سے اور گوشت کے استعمال سے قطعاً پرہیز کریں۔

جرب گردہ (گردے کی خارش)

گردہ بثور کے پھٹنے کو جرب گردہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس مرض کا سبب خون کو گرم کرنے والی یا صفراء اور بلغم شور پیدا کرنے والی اشیاء کا کثرت استعمال ہوتا ہے ——— شیخ کے قول کے مطابق گردہ اور مجاری بول کی خارش بھی ان اعضاء کے قرحوں کی جنس سے ہے اور اس کے اسباب بھی وہی ہوا کرتے ہیں، جو قرحے کے۔ اس کے پیدا ہونے کی صورت اکثر یہ ہوتی ہے کہ فراوی یا بورقی اخلاط سے گردہ پر پھنسیاں نکل پڑتی ہیں جو بعد کو متقرح ہو جاتی ہیں۔ اس کی علامتیں بھی قروح کی علامتوں کے مانند ہوتی ہیں۔ خون، ریم اور سیزی رنگ کے چھوٹے چھوٹے چھلکے خارج ہوتے ہیں، مقام گردہ میں دغدغہ، گدگدی، خارش اور درد و خلش محسوس ہوتی ہے۔ یہ درد کا ہے بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ اگر یہ مرض مجاری میں ہو تو چھلکے اور قشور غشائی ہوتے ہیں۔

گردہ میں خارش معلوم ہونا، قارورہ میں غلیظ لعاب آنا، جرب گردہ کی علامت ہے اور یہ مرض مجاری و قضیب میں ہو تو کنج ران اور بیخ قضیب میں خارش معلوم ہوتی ہے اور پیشاب آنے کے وقت دغدغہ محسوس ہوتا ہے؛ بسا اوقات مشارکت کی بناء پر خصیہ میں بھی خارش ہو جاتی ہے ——— جرب مستحکم ہو جائے تو قارورہ میں قشری و نخالی رسوب آنے لگتا ہے، کہتے ہیں کہ جرب گردہ میں پیشاب سوزش کے ساتھ آتا ہے اور ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہیں ——— پھنسیاں اگر گردہ کی بیرونی سطح پر ہوں تو ہر وقت سخت قسم کا درد رہتا ہے۔ درد کی کمی و زیادتی بڑی حد تک پھنسیوں کی کمی و زیادتی پر موقوف ہے ——— جب یہ مرض کہنہ ہو جاتا ہے تو قارورہ کے ساتھ پگھلائی ہوئی چربی کے مانند چیز خارج ہوتی ہے جو تھوڑی دیر رکھ دینے سے دہی کی طرح جم جاتی ہے۔

اس مرض کا علاج یہ ہے کہ اگر آسانی سے قے آ سکتی ہو تو ہر میسر روز قے کرائیں، اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو جانب موافق کی باسلیق کھولیں یا مقام گردہ پر پچھنے اور جونکیں لگوائیں اور نضج کے بعد صفراء کے مسہل سے تنقیہ کریں، بعد ازاں تبرید و ترطیب سے مزاج کی اصلاح کریں اور بنادق البزور و گل ارمنی کو حسب مناسب مدرات کے ساتھ دیں ——— شاہترہ، ہلیلہ،

آلو بخارا و ہلیلہ سیاہ کے مطبوخ میں ترنجبین و خیار شنبر یا شربت ورد مکرر سنائی
حل کرکے مسہل دینا یا ہلکے حقنہ سے اسہال لانا اور اس کے بعد تبرید و ترطیب
کے لیے شربت بنفشہ، شربت نیلوفر و شربت خشخاش لعاب اسپغول کے ساتھ
پلانا اور غذا میں جولائی یا پالک خطمی و کشنیز تر دینا سودمند ہے۔ ———— شاہترہ
عناب، برگ حنا، مریٹھو کہ ہر ایک ایک تولہ، سب کو نیم کوب کرکے گلاب میں
بھگو کر خوب جوش دے کر پلانا خاطر کی حدت و بورقیت رفع کرنے کے لیے

سرا ہندی کے مجربات سے ہے۔

اگر تمام بدن میں امتلاء ہو تو باسلیق کی فصد کھولنا مفید ہے مگر صافن کی
فصد کھولنا اور مقام گردہ کے نیچے پچھنے لگانا اس سے بھی زیادہ سودمند ہے
اسی طرح بدن کا تنقیہ کرنا بالخصوص قے کے ذریعہ سے تنقیہ کرنا اور بنادق البزور
گل ارمنی و رب السوس بوزن مساوی استعمال کرنا بغایت سودمند ہے۔

جرب گردہ کا سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ مقام گردہ کے نیچے پچھنے اور
جونکیں لگوائیں اور تنقیہ کی حاجت ہو تو دو تین بار قے کرانے کے بعد مطبوخ
شاہترہ الہلیلجی علوی خاں و شربت ورد مکرر سنائی، شربت دینار اور نقوع آلو
سے اسہال لائیں اور تنقیہ کے بعد سفوف مامیران، بنادق البزور، معجون ابو
شیر خرما ماالجبن کے ساتھ استعمال کرائیں۔

ذیابیطس

بعض اطباء اس مرض کو ذیابیطس کہتے ہیں اور بعض ذال کے بجائے
دال سے دیابیطس کہتے ہیں۔ بہرحال "ذیابیطس" اس مرض کا نام ہے
جس میں مریض ہمیشہ تشنہ رہتا ہے اور جو پانی پیتا ہے وہ تھوڑی دیر کے بعد
بغیر کسی تغیر پیشاب کی راہ سے خارج ہو جاتا ہے، اس مرض میں اور سلس البول
میں فرق یہ ہے کہ سلس البول میں پیشاب بے ارادہ خارج ہوتا ہے اور
ذیابیطس میں پیشاب ارادہ کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ اس مرض کو زلق الکلیہ
دولابیہ، دوّاریہ، پرکاریہ اور معطشہ بھی کہتے ہیں۔

ذیابیطس کا سبب گردہ کی خرابی ہوتی ہے جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے ضعف کی وجہ سے یا بیماری گردہ کے دہانے کھل کر پھیل جاتے ہیں اور وہ ایسے بند نہیں ہو سکتے کہ پانی اس میں رک سکے۔ نگاہ بے بدن پر یا جگر پر سردی غالب آ جاتی ہے مثلاً زیادہ آب سرد پینے سے یا سخت سردی لگنے سے گردے ضعیف ہو جاتے ہیں اور مائیت کو نہیں روک سکتے۔ مگر یہ صورت شاذ و نادر ہوتی ہے، یا گاہے غیر طبعی حرارت زیادہ ہو جانے سے گردہ کی قوت جاذبہ بہت بڑھ جاتی ہے۔ عام ازینکہ یہ حرارت مادی ہو یا غیر مادی، چنانچہ اس صورت میں گردہ اپنی برداشت سے بہت زیادہ پانی جگر سے جذب کر لیتا ہے جس کے باعث جگر کی قوت جاذبہ بھی بڑھ جاتی ہے اور وہ اپنے ماقبل اعضا سے زائد مائیت جذب کرتا ہے اور اس طرح طبعی حالت سے زیادہ مائیت کے جذب ہونے اور دفع ہونے کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے اور ذیابیطس کی یہی قسم زیادہ عام ہے ——— ذیابیطس ایک ردی مرض ہے جو گاہے ذوبان اور دق پر منتج ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھئے کہ دق سے مراد یہاں مشہور مرض دق نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب دق شیخوخت (بڑھاپے کی دق) ہے ——— جب یہ مرض مستحکم ہو جاتا ہے تو جگر ضعیف ہو جاتا ہے، بدن میں لاغری آ جاتی ہے، جلد پر خشکی اور قشف (کھجلی) کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

اس مرض کی خاص علامتیں یہ ہیں کہ بخار اور باجدار میں آثار سوزش کے بغیر تشنگی کا غلبہ ہوتا ہے۔ بغیر کسی سوزش کے پیہم پیشاب آتا ہے جو رقیق، سفید اور پانی کے مشابہ ہوتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ جب پانی پیتے ہیں تو وہ جگر میں اتنی دیر نہیں ٹھہر سکتا کہ اس میں نضج ہو بلکہ گردے اسے بسرعت جذب کر لیتے ہیں اور مقدار کی زیادتی کے باعث اس پانی کو روکنے پر گردے بھی قادر نہیں ہوتے اس لئے گردے بھی اسے جلد دفع کر دیتے ہیں۔ (صاحب کامل)

جرجانی کے قول کے مطابق اس مرض کے اسباب چار قسم کے ہوتے ہیں ——— اول ضعف گردہ، جس کے باعث گردے اس پانی کو نضج نہیں دے سکتے جو جگر سے ان کی طرف آتا ہے بلکہ اسے علی حالہ دفع کر دیتے ہیں۔ دوم عروق و مجاری بول کے دہانوں کی کشادگی، جس کے باعث مائیت ان میں ٹھہر نہیں سکتی اور بغیر ہضم خارج ہو جاتی ہے۔ سوم گردوں کا سوء مزاج حار مفرط، جس کی وجہ سے وہ اپنی برداشت سے زیادہ پانی جذب کر لیتے ہیں اور زیادتی مقدار کے باعث اس پر عمل نہیں کر سکتے۔ چہارم سوء مزاج بارد، عام ازینکہ

اس کا غلبہ جانبِ بدن پر ہو یا گردہ پر یا جگر پر، جس کے سبب گردے اپنی گنجائش سے زیادہ
قوتِ ہضم سے زیادہ پانی جگر سے جذب کر لیتے ہیں اور اسے غیر منہضم دفع کر دیتے ہیں۔
گردے جب جگر سے مائیت جذب کرتے ہیں تو جگر اس خلا کو پر کرنے کے لئے ماساریقا
سے مائیت جذب کرتا ہے اور ماساریقا معدہ سے جذب کرتا ہے اور معدہ پانی طلب کرتا
ہے، اسی وجہ سے اس مرض میں ہر وقت تشنگی غالب رہتی ہے — اعضاء کا ایک
دوسرے سے پانی جذب کرنا، بسرعت تشنہ ہونا اور جو پانی پیا جائے اس کا
پیشاب کی راہ سے فوراً دفع ہونا بڑی حد تک **دولاب** سے مشابہت رکھتا
ہے اور اسی بنا پر یونانی میں اس مرض کو "ذیابیطس" کہتے ہیں جس کے معنی
دولاب کے ہیں ۔

اس مرض کو گاہے سلس البول بھی کہہ دیتے ہیں جس کی وجہ لفظی اشتراک ہے
یا یہ کہ جب ذیابیطس مزمن ہو جاتا ہے تو اس میں بھی مریض پیشاب پر قادر
نہیں رہتا بلکہ بے اختیار پیشاب خارج ہوتا ہے اور اسی کو **سلس البول**
کہتے ہیں ۔

عام طور پر ذیابیطس ضعفِ گردہ سے پیدا ہوتا ہے اور ضعف کا سبب یا
سوءِ مزاج ہوتا ہے یا گردہ کے جرم کا ڈھیلا پن اور اگر اتفاقاً اس کے ساتھ
مجاری عروق کے دہانے بھی کشادہ ہو جائیں تو گردہ کی مائیت اور بھی جلد
دفع ہوتی ہے اور مرض زیادہ شدید قسم کا ہوتا ہے ۔

طریق تشخیص

اس مرض کے اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر تشنگی کا
بہت زیادہ غلبہ ہو، پشت اور مقام گردہ میں گرمی محسوس ہو
اور سوءِ مزاج حار کی دوسری علامتیں موجود ہوں، مگر قارورہ میں رنگینی و سوزش
نہ ہو تو اس مرض کا سبب گردہ کی حرارت ہوگی، اور اگر قارورہ ہلکی سی سرخی کی
طرف مائل ہو اور دائیں پہلو میں حرارت معلوم ہو تو اس کا سبب جگر کی
حرارت ہوگی — اگر تشنگی کے باوجود سوءِ مزاج بارد کی علامتیں موجود ہوں، بدن
روز بروز لاغر ہوتا جائے، قوت اور غذا کی اشتہا ساقط ہو جائے، نیم گرم
یا گرم پانی پینے سے تشنگی میں کچھ دیر سکون ہو اور آخر میں یہ مرض استسقاء کی
شکل اختیار کرے تو اس کا سبب گردہ کی برودت ہوگی — اور اگر ضعف
گردہ اور مجاری کی کشادگی کی وہ علامتیں موجود ہوں جو ضعفِ گردہ کی بحث میں بیان
کی گئی ہیں تو اس کا سبب یہی ہوگا ۔

علاج ذیابیطس حار | قرص کافور، قرص ذیابیطس، قرص گلنار، قرص طباشیر مبرد، ...

تابعہ کے ساتھ کھلائیں یا ماء القرع و ماء الخیار پلائیں اور آب سرد سے بار بار تے کرائیں ـــ آب انار ترش، لعاب اسپغول و آب آلو بخارا بھی اس مرض میں مفید ہے، دوغ گوسفند ترش و غلیظ برف میں سرد کرکے کھلانا نہایت مفید ہے، اسی طرح اس میں مریض کو بٹھانا بھی فائدہ بخشتا ہے، آب سرد میں غوطہ لگانا اور اتنی دیر ٹھہرنا کہ بدن سرد ہو جائے اس مرض میں مفید پڑتا ہے، انار، انجیر تنہا اور ترطیب کی زیادہ حاجت ہو تو روغن بادام کے ساتھ پلانا، غورہ، حماض و لیموں کے مانند مسکن و مبرد اشیاء استعمال کرنا، گل نیلوفر، گل بنفشہ، گل سرخ، گل نسرین، گل لیموں، ہارسنگار، گل کاسنی، بستان افروز و گل کدو کے مانند بارد ریاحین پر سلانا، یہ تمام تدبیریں اس باب میں سودمند ہیں، صندل، گلنار، اقاقیا، گل ارمنی، آرد جو ب کو گلاب و آب کاسنی سبز میں پیس کر گردہ پر ضماد کرنا بھی نافع ہے، اغذا میں حریرہ و رمانیہ کے مانند بارد و قابض اشیا مفید پڑتی ہیں ـــ حاصل کلام یہ ہے کہ گردہ کی حرارت کم کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے ان تدابیر سے کام لیں جو گردہ کے سوء مزاج حار کے علاج میں بیان کی گئی ہیں۔

ذیل میں اس مرض کی بعض مجرب ترکیبیں لکھی جاتی ہیں ان سے حسب حاجت استفادہ کریں ـــ اگر سلس البول کے بعد اشتہا میں کمی، گردہ میں ضعف اور ذیابطیس کے عوارض ظاہر ہوں تو پہلے ترش قسم کے قابض ربوب کے ساتھ شیرجات استعمال کریں بعدازاں قرص طباشیر و قرص گلنار وغیرہ دیں اور غذا میں دوغ گاؤ و مربا تمر ہندی داخل کریں۔ اشتہا ساقط ہو جانے اور بدن میں ضعف و لاغری ظاہر ہونے کے بعد طباشیر سودہ و مروارید سودہ مربا آملہ میں ملا کر عرق بید سادہ، عرق کیوڑہ، عرق [illegible] و شربت انار کے ساتھ دینا بغایت مفید ہے یا یشب سودہ ایک ماشہ آدھ [illegible] میں ملا کر عرق بید سادہ پانچ تولہ، عرق نیلوفر پانچ تولہ و شربت نیلوفر دو تولہ کے ساتھ دیں اور آرد جو ایک تولہ، گل ارمنی، عدس مقشر، گل سرخ ہر ایک چھ ماشہ سب کو باریک کرکے آب برگ خرفہ کے ساتھ ضماد کریں ـــ کشنیز خشک، گل سرخ، طباشیر، تخم کاہو، تخم خرفہ، گل ارمنی، گلنار، صمغ عربی ہر ایک نصف ماشہ، کافور ایک رتی سب کو پیس کر قرص بنا کر استعمال کرنا یا معمولی مربہ کے ساتھ بطور سفوف برتنا اس باب میں مفید ہے اور جامن کھانا بھی اس مرض کے لئے سودمند ہے ـــ قرص ذیابطیس چھ ماشہ لعاب بہدانہ تین ماشہ کے ساتھ یا فالودہ بہ کے شیرہ کے ساتھ استعمال کرائیں پانچ یا سات ماشہ نقوع فالسہ کے ساتھ کھلائیں، نقوع فالسہ کی ترکیب یہ ہے کہ فالسہ کی چھال ڈیڑھ تولہ ریزہ ریزہ کرکے شب کے وقت پانی میں بھگو کر کھلی جگہ ہوا میں رکھ دیا

اور صبح لدھان کر پلائیں، موسم سرما میں شام کے وقت ایک تولہ اطریفل کشنیزی کھانا بھی مفید ہے ——— قرص طباشیر کافوری و قرص ذیابیطس، خمیرہ صندل ترش علوجان میں ملا کر عرق سونف کے ساتھ دیں اور بنفشہ، نیلوفر، تراشہ کدو، برگ خرفہ ہر ایک ایک تولہ، کافور تین ماشہ سب کو پیس کر گردہ پر ضماد کریں ——— قرص کافور، عرق کافور عرق شیر کے ساتھ کھلائیں، یا لعاب بہدانہ و لعاب اسپغول ہر ایک تین ماشہ، عرق بید سادہ و عرق نیلوفر ہر ایک سات تولہ میں تین تولہ شربت غورہ یا شربت لیموں کاغذی داخل کر کے پلائیں یا قرص مذکور شیرہ خرفہ و خشخاش یا شیرہ خیارین کے ساتھ استعمال کریں ——— فالسہ کا افشردہ پینا، کھیر کھانا، انار ترش، تمر ہندی، آلو سیاہ و زرد آلو تناول کرنا سکن اور اس مرض میں مفید ہے ——— مرض کے آخر میں طحلب، کنپ بید، برگ گلاب، تخم خطمی، خبازی، برگ خرفہ ہر ایک دو تولہ سب کو سرکہ و گلاب میں پیس کر ضماد کریں ——— باقی تدابیر حسب ضرورت دق کی بحث سے اخذ کریں ؀

مذکورہ بالا دواؤں کے علاوہ جوارش آملہ، سفوف گلو، سفوف بنسلوچن، قرص مرجان، قرص مروارید، خمیرہ ابریشم علوجان و سفوف صندل بھی اس باب میں مفید و معمول ہے ؀

گردہ کی تبرید و تقویت اور تمام بدن کی ترطیب کی کوشش کریں، غذا میں غلیظ قسم کی بارد اشیاء دیں. گاڑھا ماء الشعیر پلانا اور کشک جو، پالک و کدو کا مطبوخ دینا، ماء القرع استعمال کرنا یا آب انار ترش، آلو بخارا، رب ریباس، رب بہی و رب غورہ دینا مفید ہے، دوغ گاؤ کے ساتھ اسپغول استعمال کرانا نہایت سود مند ہے، ماء القرع کے ساتھ ستو جو اور شیرہ تخم خرفہ یا آب انار کے ساتھ قرص طباشیر استعمال کرانا فائدہ بخشتا ہے اور قرص گلنار بھی اس مرض میں معمول ہے ؀ (ذیابیطس حار)

ذیابیطس اکثر حرارت ناری سے عارض ہوتا ہے اس لئے اس کے علاج میں زیادہ تر سبزیاں، فواکہ اور ایسے بارد رطوب سے تبرید و ترطیب کی ضرورت ہوا کرتی ہے جو پیشاب کا ادرار نہ کرتی ہوں، مریض کو سرد و تر ہوا میں رکھنا، سرد پانی میں اتنی دیر بٹھانا کہ بدن سرد ہو جائے، پیاس کو ساکن کرنے، گردوں کو ٹھنڈک پہنچانے اور عضلہ کو ٹھوس بنانے کے لئے مفید ہے ——— اس مرض میں سب سے پہلے پیاس روکنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے، اگرچہ یہ تسکین پانی ہی سے حاصل ہو، تشنگی رفع کرنے کے لئے ایک اچھی تدبیر یہ ہے کہ وافر مقدار میں سرد پانی پلا کر بار بار قے کرائیں، اگر گردہ کے مقام پر مبرد دوائیں ضماد کرنا بھی رفع تشنگی

کے لئے سود مند ہے، کیونکہ اس سے قوتیں جب بے حس ہو جاتی ہیں تو گردہ زیادہ پانی جذب نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے پیاس بھی کم ہو جاتی ہے ــــ لیکن بالخصوص پشت کی تکان اور مدر اشیاء تناول کرنے سے پرہیز رکھیں، طبیعت کی تسکین مریضان ذیابیطس کے لئے مفید ہوتی ہے اور اس کے لئے معتدل حمام استعمال کرتے ہیں بھی کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ذیابیطس کے مریض کا مزاج اکثر یابس ہوتا ہے

دہی کا استعمال اس مرض میں نہایت مفید ہے، بالخصوص بھینس کا سرد کیا ہوا گاڑھا دہی نہایت مفید ہوتا ہے، علاوہ بریں ماء الفواکہ شربتی، آب انار ترش، آب آلو اور اسپغول کے ہمراہ عصارہ خیار پلانا بھی سود مند ہے اور بہتر یہ ہے کہ پیاس کے وقت پانی کے بجائے یہی چیزیں پلائیں، گل سرخ کا عصارہ ذیابیطس کی تشنگی رفع کرنے کے لئے نہایت مفید ہے اسی طرح گائے یا بکری سے ترش چھاچھ کے گھونٹ سے بھی تسکین حاصل ہوتی ہے ــ قرص کافور و قرص طباشیر اس مرض کی خاص دوائیں ہیں، زمانہ میں ایسی دوائیں استعمال ہیں جو تبرید کریں اور عضلہ کو مضبوط بنا کر ان کا ڈھیلا پن رفع کریں ــــ حقنہ میں بہتر یہ ہے کہ قوی قسم کی دواؤں کے بجائے دہی اور مذکورہ بالا بارد عصارے استعمال کئے جائیں، گائے تازہ دودھ اور روغن کدو و روغن بادام کا حقنہ دیتے ہیں ــــ مریضان ذیابیطس کی غذا میں ایسی اشیاء نہ دیں جو اپنی لطافت کے باعث صفرا میں مستحیل ہو جائیں یا ان کے لطیف اجزاء بخارات بن کر تحلیل ہو جائیں اور ثقل خشک ہو جائے۔ (شیخ)

ذیابیطس بارد شرو دیطوس اور گرم معجونیں مثلاً معجون ماسک البول جالینوس، جوارش زرعونی اور وہ دوائیں استعمال کریں جو سلس البول کی بحث میں بتفصیل بیان کی جائیں گی اور بہتر یہ ہے کہ معجونیں استعمال کرانے سے پہلے قے کے ذریعے بدن کا تنقیہ کریں، قے کے لئے معجون ترب دیجئے بالخصوص مرض کا ثابت نہ ہو تو بٹنے ضعف سے بھی کام لیں اور حتی الامکان مسہل سے بچیں کیونکہ مسہل اس باب میں مضر ہے، اشتہ روغن قسط کے مانند مقوی و گرم روغنوں میں جند بیدستر و عاقرقرحا ملا کر مالش کریں، اور پسینہ لانے کی تدبیر کریں کیونکہ یہ اس باب میں نہایت سود مند ہے ــــ غذا میں چڑوں اور دوسرے پرندوں کا گوشت کا خشک تلیہ دیں۔

اگر بلغمی مادہ کی کثرت ہو تو پہلے اس کو کم کرنے کے لئے بلغم خارج کرنے والی دواؤں سے قے کرائیں، اس کے بعد مواد کو نضج دینے کے لئے ماء الاصول پلائیں،

پوست بیخ بادیان، پوست بیخ کاسنی، بیخ اذخر، بیخ مہک، بیخ کرفس ہر ایک سات ماشہ، اسارون، سنبل الطیب، قنطوریون دقیق ہر ایک چار ماشہ، انگور منقہ

موبر شتی دو تولہ، گلقند عسلی چار تولہ، غذا میں مرغ کے شوربے کے ساتھ روٹی دیں اور
نخود آب پلائیں، چوتھے روز اس نسخہ میں شکاعی، بادآورد، زرنب ہر ایک تین ماشہ
دہ نو ماشہ، روغن بید انجیر مرکب ایک تولہ زیادہ کریں، آٹھ روز یہ منضج پلانے کے
بعد نویں روز تنقیہ کے لیے شب کو حب ایارج نو ماشہ کھلا کر صبح کو اس میں مسہل
دوائیں مثلاً برگ سنا ایک تولہ، ریوند خطائی تین ماشہ، مغز خیار شنبر چھ تولہ، ترنجبین
پانچ تولہ، شربت دینار چار تولہ، روغن بادام چھ ماشہ اضافہ کرکے پلائیں، پانی کی بجائے
عرق بادرنجبویہ، عرق بادیان پلاتے ہیں اور دو بجے کو نخود آب اور شام کو بدستور غذا
دیں، دوسری صبح تبرید کے لیے جدوار خطائی سودہ دو ماشہ، دواء المسک تلخ نو ماشہ
میں ملا کر ورق طلا ایک عدد لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر انیسون، زرنب ہر ایک
تین ماشہ، شکاعی، بادآورد، صعتر، برگ گاؤزبان ہر ایک سات ماشہ، عرق بادرنجبویہ
مکو ہر ایک آدھ پاؤ میں جوش دے کر نصف رہ جائے تو مل چھان کر شربت افسنتین و
شربت بزوری حار ہر ایک دو تولہ، تودری سات ماشہ، تخم بادرنجبویہ تین ماشہ داخل
پلائیں اور اسی طرح تین چار مسہل دے کر تعدیل و تقویت کے لیے یاقوتی، دواء المسک و
مسک البول استعمال کرائیں اور جند بیدستر، جدوار، سعد کوفی، بچھ، شونیز، تخم
افسنتین ہر ایک ساڑھے تین ماشہ سب کا ضماد مرتب کرکے لگائیں —— اگر شب
زانو میں درد اور آنکھوں میں تاریکی پیدا ہو جائے تو حب بلوط، دانہ ہیل بریاں، جدوار
خطائی ہر ایک ایک ماشہ، جند بیدستر، مشک ہر ایک تین رتی، سب کو باریک کرکے
نو ماشہ جوارش جالینوس و تین ماشہ دواء المسک معتدل میں ملا کر ورق طلا لپیٹ کر
کھلائیں اور اس کے اوپر زیرہ سفید، سنبل الطیب، سعد کوفی، خولنجان، صعتر فارسی
ہر ایک چار ماشہ، الائچی کلاں چار دانہ، زرنب، انیسون ہر ایک تین ماشہ سب کو
عرق دارچینی، عرق بادرنجبویہ و عرق اسطوخودوس ہر ایک نو تولہ میں جوش دے کر
نصف رہ جائے تو چھان کرکے شربت ابریشم چار تولہ و تخم فرنجمشک نو ماشہ داخل
کرکے پلائیں۔

ذیابیطس اگر برودت سے بھی پیدا ہو تو اس میں تشنگی غالب رہتی ہے لیکن
ہمیں اس کے مشاہدہ کا اتفاق نہیں ہوا ہے، البتہ بعض قدماء نے اس کا ذکر کیا ہے
اور اس کی تدبیر میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے تشنگی کو تسکین دینے کی تدبیر کریں بعد
ازاں ہلکے حقنوں سے بار بار اسہال لائیں اس کے بعد اسہال کے لیے حب صبر استعمال
کریں، اور مناسب وقفہ سے چند بار حب صبر استعمال کرانے کے بعد مولی وغیرہ
کھلا کرتے کرائیں، بعد ازاں سنگیوں، تکمید اور تجورہ وغیرہ سے بدن بالخصوص ہاتھ

پاؤں کو گرم رکھیں ۔ (تشنیج)

شکری پیشاب

جب ذیابیطس مزمن ہو جاتا ہے تو پیشاب پر مکھیاں اور چونٹیاں لگتی ہیں ۔ ایسے پیشاب کو فارسی میں بول شیریں کہتے ہیں اور سنسکرت میں مدھو میہ یا پرمیہ ۔ ایسی حالت میں اطباء ہند گلو خشک خوب باریک کر کے شکر کے ساتھ یا زائد نشاستہ ایک تولہ کھلاتے ہیں اور اس سے فائدہ ہوتا ہے ضعف گردہ کی بحث میں گردہ و مثانہ کی تقویت کے لئے حکیم شریف خاں کے حوالہ کا مرکب جو لوح سفوف درج کیا گیا ہے (سفوف کشتہ قلعی) اس میں سے ایک ایک ماشہ سبز کے شیرے یا خمیرہ بنفشہ کے ساتھ چٹانا بھی مفید ہے یا قرص طباشیر یا قرص ذیابیطس چار ماشہ، شیرہ تخم خرفہ چھ ماشہ، شیرہ چھال فالسہ ایک تولہ اور عرق صندل پانچ تولے کے ساتھ دیں اور پانی کے بجائے آب دوغ پلائیں، گھیے، زہر مہرہ، طباشیر، مروارید سودہ ہر ایک ایک ماشہ، دو تین عدد نرم پختہ و شیریں کیلے میں ملا کر سہ پہر کو کھلاتے ہیں اور جامن کھانا بھی اس میں مفید ہے ——— اگر قارورہ روغن کے مانند سیاہی مائل ہو اور اس پر مکھیاں بیٹھیں تو شقاقل مصری، خصیۃ الثعلب، بہمن سرخ، بہمن سفید، حب لستہ، چلغوزہ، تخم تعشر، دانہ ہیل، مغز تخم خیارین ہر ایک دو ماشہ، مغز تخم تربوز چھ ماشہ، سب کو سفوف کر کے اس میں سے چھ ماشہ کھلانا مفید ہے ۔

حصات و رمل (گردوں کی پتھری و ریگ)

صاحب کامل کے قول کے مطابق گردوں میں حصات یعنی سنگریزے کی پیدائش کا سبب حرارت غریزی ناری ہوتی ہے اور ان سنگریزوں کا مادہ غلیظ اور لیس دار خلط ہوتی ہے، خواہ وہ بلغم ہو یا غلیظ خون یا ریم ۔ چنانچہ حرارت اس کی رطوبت کو خشک کر دیتی ہے اور اس میں مزید غلظت آجاتی ہے ۔ وہ ایک عرصہ تک حرارت کامل جاری رہے تو وہ خشک ہو کر پتھریلی ہو جاتی ہے، بالخصوص گردہ اور مثانہ کا درمیانی راستہ خلقی طور پر تنگ ہو یا سدے کے باعث اس سے غلیظ خلط نہ نکل سکے تو سنگریزے پیدا ہونے کا امکان اور بھی بڑھ جاتا ہے ——— سنگریزے اس وقت پیدا ہوتے ہیں جبکہ خلط نہایت غلیظ ہو اور گردے کی فضا میں چپک جانے کے باعث باہر نہ آ سکے اور رمل یعنی ریگ اس وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ خلط زیادہ غلیظ نہ ہو اور گردے کی فضا میں تھوڑی مدت تک ٹھہرے اور اس کو گردے کی قوت دافعہ دفع کرتی رہے ——— جالینوس کا قول ہے کہ گردے میں پتھری گاہے ریم سے پیدا ہو جاتی ہے جبکہ اس کی ریم خارج نہ ہو اور گردے ہی میں جم کر پتھر ہو جائے ۔

شیخ نے لکھا ہے کہ پتھری پیدا کرنے کے سبب میں گردہ و مثانہ دونوں شریک ہیں ——— اور پتھری پیدا ہونے کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں ایک غلیظ مادہ دوسرے اس مادہ کا رکنا، چنانچہ غلیظ مادہ غلیظ غذاؤں سے حاصل ہوتا ہے مثلاً دودھ بالخصوص جب وہ گاڑھا ہو، پنیر خصوصاً جب وہ رطب ہو، غلیظ قسم کے گوشت، بڑی مچھلیاں، ہر قسم کا بریاں گوشت، چاول اور دودھ سے پکی کھیر یا پچھ، کانسے خالودے، خام اور فطیری روٹی، سوئیاں، کلیجہ، میدہ، سفید اور بیدار آٹا، نیدہ اور حلوہ، کچے اور دیر ہضم فواکہ، گندا پانی، غلیظ قسم کی شرابیں، ان تمام چیزوں سے غلیظ مادہ پیدا ہوتا ہے، بالخصوص جب ہضم ضعیف ہو یا ان غذاؤں کے کھانے میں بے ترتیبی برتی جائے تو ان سے زیادہ غلیظ خلطیں پیدا ہوتی ہیں، رکتا ہے پتھری کا مادہ ورم ہوتی ہے خواہ وہ گردے کے قرحہ کی ہو یا دوسرے اعضاء کے قرحہ کی ——— اور اس قسم کے مادہ کو روکنے والا سبب گردہ کی قوت دافعہ کا ضعف ہوتا ہے: جس کا سبب یا سوء مزاج ہوتا ہے یا ورم حار یا گردہ کے قرحے، کیونکہ ان اسباب کی وجہ سے مائیت کے ساتھ جو فضلات اور رسوب گردہ میں پہنچتے ہیں ان کا اکثر حصہ وہیں جمع ہو جاتا ہے، یہ حرارت کی زیادتی ان فضلات کو پتھریلے رنگ میں تبدیل کرتی ہے اور اسے دفع ہونے سے پہلے ہی متحجر کر دیتی ہے۔ (شیخ)

فربہ لوگوں کو پتھری زیادہ تر گردہ میں پیدا ہوتی ہے اور لاغر لوگوں میں بیشتر مثانہ میں ——— بوڑھے سنگ مثانہ کی بہ نسبت سنگ گردہ میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں، اور بچوں اور جوانوں میں اس کے برعکس ہوتا ہے ——— یہ بیماری بچوں کو بہت زیادہ ہوتی ہے اور اس کی وجہ ان کی غذا کی زیادتی، بے ترتیبی اور امتلا کی حالت میں حرکت ہوتی ہے اور ان کی مجاری کی تنگی اس میں معین ہوتی ہے۔ مشائخ میں پتھری پیدا ہونے کا سبب بالعموم ان کی قوت ہاضمہ کی کمزوری ہوتی ہے اسی بنا پر بقراط نے کہا ہے کہ مشائخ میں یہ مرض زائل نہیں ہو سکتا ——— جس پیشاب میں غلظ کی کثرت ہو اس میں پتھری پیدا ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے، بالخصوص ایسے پیشاب میں نمک کے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں ——— گردہ اور مثانہ کی پتھری ان چیزوں میں داخل ہے جن سے ورم پیدا ہو سکتا ہے۔

طریق تشخیص

سنگ گردہ و ریگ گردہ کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مریض دشواری بول کی شکایت کرے یعنی پیشاب سوزش کے ساتھ تھوڑا تھوڑا آتا ہو، کمر میں گرانی محسوس ہو، منہ کے بل سونے میں لگتا ہے ایسا معلوم ہو کہ گویا کمر میں کوئی چیز لٹکی ہوئی ہے اور لگتا ہے ایسا درد ہو گویا سوا چبھ رہا ہے خصوصاً اس میں سختی زیادہ

ہونے کے وقت یہ درد زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ مریض گردہ کے مقابل حصہ میں درد محسوس ہوتا اور گاہے اسی جانب کے پاؤں میں درد و خدر پیدا ہو جاتے تو اس حالت میں مریض کو کہیں کہ وہ رات بھر میں جتنا پیشاب کرے سب کو کسی چینی برتن میں جمع کرلے اور اسے گرد و غبار سے محفوظ رکھے۔ صبح کو اس برتن کا پیشاب بہا کر گرا دیا جائے۔ اگر نیچے سرخ یا زرد رنگ کی ریگ بیٹھی ہو تو یہ گردہ میں پتھری یا ریگ ہونے کی دلیل ہے ـــ بعد ازاں پتھری یا ریگ میں عوارض کی شدت و خفت سے فرق کر سکتے ہیں۔ علاوہ بریں قارورہ کا گدلا و غلیظ ہونے کے بعد صاف اور رقیق ہو جانا اور نوبت کے وقت لرزہ طاری ہو جانا بھی پتھری پیدا ہونے کی علامت ہے۔ پتھری ہونے کی صورت میں درد دورہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ جس میں درد قولنج کے مانند نہایت شدید ہو جاتا ہے۔

پتھری کی حرکت کرنے کی علامت یہ ہے کہ درد گردے کی نالی کی طرف اترتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جب یہ درد رک جائے تو سمجھنا چاہئے کہ پتھری مثانہ میں پہنچ گئی ـــ گردہ اور مثانہ کی پتھری میں یہ فرق ہے کہ گردے کی پتھری نسبتاً نرم، چھوٹی اور سرخی مائل ہوتی ہے اور مثانہ کی پتھری زیادہ سخت، زیادہ بڑی اور خاکستری و سیاہی یا سفیدی مائل ہوتی ہے۔

(تشخیص)

اس کا علاج یہ ہے کہ حجر الیہود سودہ، سنگ سرماہی سودہ ہر ایک ایک ماشہ، صمغ آلو یا صمغ عربی سودہ نصف ماشہ سب کو ملا کر شیرہ تخم خیارین، شیرہ تخم خربزہ، شیرہ خار خسک، عرق عنب الثعلب و گلاب میں حل کر کے حسب دستور یا دو تولہ شربت بزوری داخل کر کے پلائیں یا سفوف حجر الیہود، معجون حجر الیہود استعمال کرائیں ـــ ذیل میں اساتذہ کے مطب کی چند ترکیبیں درج کی جاتی ہیں ان سے حسب حاجت کام لیں۔

جب مریض پیشاب رک جانے کے باعث بے چین ہو تو حجر الیہود، خاکستر عقرب، خاکستر نگینہ ہر ایک ایک ماشہ سب کو شربت گشوت ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر بادیان ۷ ماشہ، تخم خربوزہ، انار، خسک ہر ایک نو ماشہ سب کا شیرہ گلاب، عرق جوشاندہ و عرق مکو ہر ایک سات تولہ میں نکال کر چار تولہ شربت بزوری داخل کر کے پلائیں۔ یا حجر الیہود، سنگ سرماہی، عقرب سوختہ، مصطگی ہر ایک ایک ماشہ سب کو باریک کر کے دو تولہ شربت انجبار میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر حیوان اکاس بیل چار ماشہ، تخم خربزہ و خیارین ہر ایک نو ماشہ سب کا شیرہ عرقیات مذکورہ میں نکال کر اس میں دو تولہ شربت بزوری ملا کر پلائیں۔

اگر درد گردہ ریگ کی وجہ سے ہو تو شیرۂ بادیان پانچ ماشہ، شیرۂ تخم کرفس دو ماشہ، عرق بادیان و گلاب ہر ایک بارہ تولہ میں نکال کر دو تولہ گلقند داخل کر کے دیں اور روغن گل و روغن بابونہ گرم کر کے مقام درد پر ملیں —— اگر مزاج میں حرارت ہو تو شیرۂ خارخسک، شیرۂ تخم خیارین، شیرۂ کشنیز خشک عرق عنب الثعلب، کیوڑہ و گلاب میں نکال کر شربت بزوری داخل کر کے دیں —— اگر درد گاہے گاہے ہو اور سرخ رنگ کی ریگ آئے تو حجر الیہود سودہ کھلا کر شیرۂ خارخسک، شیرۂ خیارین و شیرۂ تخم کرفس گلاب و عرق عنب الثعلب میں نکال کر شربت دینار و اسپغول مسلم داخل کر کے پلائیں بعد ازاں سنگ سرماہی کا اضافہ کریں اور شربت دینار کے بجائے شربت بزوری شامل کریں اور قارورہ سرخ ہو تو کرفس موقوف کر دیں —— اگر گردہ کے قریب درد معلوم ہو اور ریگ آئے تو حجر الیہود و سنگ سرماہی ایک ایک ماشہ کھلا کر اس کے اوپر بادیان، تخم کشوث ہر ایک پانچ پانچ ماشہ، ملٹھی تین ماشہ خارخسک خیارین ہر ایک سات ماشہ سب کا شیرہ بارہ تولہ عرق مکو میں نکال کر شربت بزوری حل کر کے پلائیں اور وہ نطول استعمال کریں جو درد گردہ کی بحث میں درج ہو۔

گردہ میں اگر پتھری ہو اور مغص کی جگہ درد مخصوص ہو تو پہلے گردہ و مثانہ پر نطول کریں اور مولی مع برگ چار عدد ٹکڑے ٹکڑے کر کے جوش دیکر اس سے قے کرائیں بعد ازاں سنگ سرماہی، حجر الیہود ہر ایک ایک ماشہ، گلاب میں گھس کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرۂ خارخسک، شیرۂ تخم خیارین ہر ایک چھ ماشہ، اجو اکھار ایک ماشہ حل کر کے پلائیں اور روغن بابونہ، روغن ترب، روغن عقرب گردہ عانہ پر ملیں ✦

اگر قارورہ کے ساتھ زردی بیضہ کے مانند بلغم خارج ہو تو سمجھنا چاہیے کہ یہ پتھری کا مادہ ہے، چنانچہ اس صورت میں تنقیہ سے پہلے قوی قسم کی مدر دوائیں نہ استعمال کریں اور تنقیہ کے بعد مقوی معدہ معجون استعمال کریں تاکہ ہضم درست ہو اور زیادہ بلغم کی تولید نہ ہو اس مقصد کے لئے چند ہفتہ تک روزانہ دو رتی کشتہ ابرک استعمال کرنا نہایت مفید ہے —— اگر قارورہ کے نیچے چونے کے مانند سفید دردی بیٹھ جائے تو حجر الیہود دو ماشہ، سنگ سرماہی ایک ماشہ دونوں کو باریک کر کے شیرۂ خارخسک چھ ماشہ، شیرۂ بادیان چار ماشہ و گلقند دو تولہ کے ساتھ دیں بعد ازاں اس میں شیرۂ تخم ترب، شیرۂ زیرہ سفید ہر ایک چار ماشہ زیادہ کریں ✦

اگر گردے ہی کی جگہ درد ہو، قارورہ اکثر غلیظ آئے تو پہلے شیرۂ خارخسک،

لہ گھارا رسوب۔

شیرۂ بادیان ہر ایک چھ ماشہ، گلقند و سکنجبین ایک ایک تولہ داخل کرکے پلائیں بعدازاں سنگ سرماہی و حجر الیہود ہر ایک دو ماشہ، تخم کرفس، مغز تخم خربزہ، تخم بلیون ہر ایک دو ماشہ، پوست بیضۂ مرغ سوختہ حب القلت ہر ایک چار ماشہ، آبگینہ سوختہ دو ماشہ سب کو باریک کرکے سات تولہ آب ترب کے ساتھ کھلائیں ——— اگر درد گردہ کا دورہ روز بروز جلد جلد ہونے لگے اور درد زیادہ ہو تو شیرۂ خار خسک، شیرۂ خیارین ہر ایک چھ ماشہ، شیرۂ زیرہ سفید چار ماشہ قند سے شیریں کرکے پلائیں اور گاہے شربت بزوری، گاہے شربت دینار و عرق کیوڑہ کے ساتھ دیں اور بعض اوقات پوست خیارشنبر چار ماشہ، تخم خربزہ چھ ماشہ، اسطوخودوس حب القلت ہر ایک چار ماشہ سب کو جوش دیکر جوکھار سودہ چار رتی چھڑک کر پلائیں، بعدازاں معجون حجر الیہود پانچ ماشہ کھلا کر شیرۂ خار خسک چھ ماشہ، شیرہ تخم کرفس چار ماشہ، عرق خار شتر، عرق خار خسک و عرق عنب الثعلب ہر ایک چار تولہ میں نکالکر دو تولہ شربت بزوری داخل کرکے پلائیں +

کشتۂ حجر الیہود، کشتۂ مرجان، خاکستر عقرب سنگ گردہ کو توڑنے اور خارج کرنے کیلئے مفید ہے ——— خاکستر عقرب، حجر الیہود، لاجورد مغسول ہر ایک ایک ماشہ سب کو دوا المسک معتدل جلو یجان نو ماشہ میں ملا کر کھلانا اور اس کے اوپر شیرۂ خیارین، گوکھرو، تخم خربزہ و گل بنفشہ ہر ایک نو ماشہ سب کو شربت بزوری چار تولہ کے ساتھ پلانا نہایت سود مند ہے ——— حب تالیف حکیم ابو القاسم سفوف حجر الیہود، سفوف سرخ، شربت آلو بالو، شربت بلیون، شربت برگ انگور، شربت حب القلت، یہ تمام دوائیں اس باب میں مفید و معمول ہیں، اسیطرح معجون حجر الیہود و معجون سنگ سرماہی کبیر بھی اسکے لئے سود مند ہے +

حسب ذیل دوائیں اس باب میں اطباء ہندوستان کے معمولات سے ہیں ———

تخم پھوٹی بوٹی چھ ماشہ کوٹ چھان کر یا اس کا خیساندہ قند سے شیریں کرکے پلائیں، اگل دادودی خشک تین تولہ جوش دیکر پلائیں یا سفوف کرکے ہموزن قند کے ساتھ سات ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک استعمال کریں، برگ نیب بھنجک کے مانند گھونکر اس کا ایک پیالہ پانی یا پنجتولہ روغن گاؤ شامل کرکے پلائیں، مغز کرنجوہ ایک تولہ شہد میں ملا کر شیر گاؤ کے ساتھ ایک ہفتہ تک مداومت کریں، گوکھرو چنے کے ساتھ جوش دیکر پلائیں، جوکھار و سوہاگا ہر ایک دو ماشہ شیرۂ خار خسک کے ساتھ کھلائیں، کلتھی ابگل مرکنڈہ ہر ایک ایک تولہ شکو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگو دیں اور صبح جوش دیکر نصف رہ جائے تو چھان کرکے ایک تولہ شہد حل کرکے پلائیں اور دو تین ہفتہ اسکی مداومت کریں ——— برگ شہدئی ایک تولہ کا شیرہ آدھ پاؤ پانی میں نکالکر شورہ قلمی ایک تولہ ملا کر چند روز پلانا

پتھری کے قلع قمع کرنے کیلئے عجیب الاثر ہے۔ اسی طرح اصل السوس الکتھی ہر ایک نسخہ دس ماشہ، بادیان تین تولہ سب کو چار پیالہ پانی میں جوش دینا اور ایک پیالہ رہ جائے تو صاف کرکے تین ماشہ نمک سنگ و سات ماشہ روغن گاؤ داخل کرکے پلانا اور چند روز اس کی مداومت کرنا مجربات سے ہے۔

اگر گردہ یا مثانہ میں پتھری پیدا ہونیکا خوف ہو تو امتلاء، سوءہضم اور غلیظ اشیاء سے مثلاً دودھ، زیادہ پکے ہوئے انڈے، میدہ، نان سفید، تازہ پنیر، تازہ مچھلی، گائے اور بکرے کے گوشت، خام فواکہ، فطیری روٹی اور گاڑھی شراب سے اور غذا کے بعد حرکت کرنے سے اجتناب کریں —— جب پتھری پیدا ہونے لگے تو کھانے کے بعد بار بار قے کرائیں؛ غذا میں زود ہضم، لطیف اور قلیل غذائیت رکھنے والی چیزیں دیں، مدر بول مثلاً کرفس، کاسنی و پودینہ استعمال کرائیں، مغز خربزہ، انجیر تر و خشک، انگور سفید اور لطیف شراب پلائیں، معتدل ریاضت کرنا اور بدن بالخصوص کمر کی مالش کرنا مفید ہے —— پتھری پیدا ہو جانے کے بعد اس کے خارج کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ گردہ کے مقام پر تکمید کریں اور مرخی دوائیں ضماد کریں مثلاً پہلے مقام گردہ پر السی روغن سداب کی مالش کریں جس میں مازو و بابونہ باریک کرکے حل کیا ہو بعدازاں اسفنج کو پانی اور روغن میں تر کرکے اس سے تکمید کریں —— اگر درد بہت زیادہ ہو تو پوست لفاح، خشخاش، بھنگ، افیون، آرد گندم در روغن بابونہ سے ضماد مرتب کرکے لگائیں اور قدرے فلونیا کھلائیں —— اگر گردہ میں ورم ہو تو پہلے ضماد وغیرہ سے ورم کا علاج کریں بعدازاں پتھری کے علاج کی طرف رجوع کریں اور اگر غلیظ ریاح موجود ہو جو درد میں اضافہ کررہی ہو تو محلل ریاح اشیاء مثلاً سداب، انیسون، نانخواہ، زیرہ، کرویا، شونیز وغیرہ پتھری کی دواؤں کے ساتھ ملا کر دیں اور خارجی طور پر ضماد کریں۔ (مسیحی)

گردہ اور مثانہ دونوں کی پتھری کا علاج تقریباً یکساں ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے پتھری کا مادہ قطع کرنے اور اس کی اصلاح کے ذریعہ سے پتھری کی پیدائش کے امکانات کو روکیں بعدازاں جو پتھری پیدا ہو چکی ہو اسے دواؤں کے ذریعہ سے بسہولت خارج کرنے کی کوشش کریں —— ایک جماعت پتھری کو خارج کرنے کے لئے کمر میں شگاف دینے کی حامی ہے مگر یہ عمل نہایت خطرناک ہے اور اس کی جراحت کرنا کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے —— مادہ کو قطع کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ مسہل یا قے کے ذریعہ سے استفراغ کرائیں بعدازاں غلیظ غذاؤں اور خراب پانی سے پرہیز کرائیں، ماکولات میں تعدیل برتیں، معدہ کو تقویت پہنچائیں خلوِ شکم کی

حالت میں معتدل ریاضت اور کمر کی مالش کرائیں اور غلیظ اخلاط کو سفل کی طرف مائل کرنے کیلئے طبیعت کو نرم رکھیں اور ایسے بزور کی مداومت کریں جن سے ادرار کے باعث مثانہ کی صفائی ہوتی رہے ! آب نخود، آب برگ ترب اور خود ترب کا استعمال اس کے لئے نہایت مفید ہے : ان تدابیر پر چند روز قائم رہنے کے بعد قوی قسم کی مدرات استعمال کریں —— پتھری کو توڑنے کیلئے اکثر ایسی دوائیں مفید پڑتی ہیں جو تیز ہوں مگر زیادہ حارنہ ہوں ، جن دوائیں تقطیع کی خاصیت زیادہ سے زیادہ ہو اور حرارت کم سے کم ہو وہ اس مقصد کیلئے بہترین ہیں ، سنگ مثانہ کی دوائیں ، سنگ گردہ کی دواؤں کے بہ نسبت زیادہ گرم ہونی چاہئیں مگر بعض دوائیں ایسی ہیں جن کا فعل ان کی حرارت و برودت کی طرف منسوب نہیں ہوتا بلکہ وہ بالخاصیت مفتت ہیں ، بعض دوائیں ایسی ہیں جن کا اثر سنگ گردہ پر زیادہ ہوتا ہے مگر سنگ مثانہ کیلئے ضعیف ثابت ہوتی ہیں جیسے حجر الیہود ، بعض دوائیں ایسی ہیں جن کا اثر گردہ و مثانہ دونوں کی پتھریوں میں قوی ہوتا ہے ، بعض دوائیں ایسی ہیں جن میں نفوذ کی طاقت نہیں ہوتی اور ان کے ساتھ نفوذ کرانیوالی دوسری دوائیں شامل کرنا ضروری ہے جیسے صمغ بسفائج اور بعض دوائیں مفتت بھی ہیں اور سریع النفوذ بھی جیسے فلفل وغیرہ ، بیخ بیخ طبق ، مقل ، پوست بیخ دبست ، نخود سیاہ ، تخم خطمی ، قمر الو بالو ، زیخ خار خسک ، بیخ حنا ، عنصل ، سرکہ و سکنجبین عنصل ، کرفس کوہی ، پودینہ ، سنبتین سلیخہ ، بیخ خیار ، عود بلسان ، حب بلسان ، روغن بلسان ، بیخ خیار دشتی ، تخم خیار ، پرسیاؤشان ، آب ترب ، نرمش ، بیخ نیل ، بیخ بلیون ، تخم ترب یہ تمام دوائیں پتھری کو توڑنے اور خارج کرنے کیلئے مفید ہیں —— حجر الیہود ، مشاطرا شیخ اور دیگر وندہ ، سنگ گردہ کی قوی الاثر دواؤں میں سے ہے ، اور خاکستر عقرب ، خاکستر خرگوش و خاکستر آبگینہ علی الاطلاق پتھری کے لئے نہایت مفید ہے ۔ (شیخ)

عقرب کو خاکستر کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ بچھو کو شیشہ میں ڈال کر گل حکمت کرکے ایک رات یا اس سے کم گرم تنور میں رکھیں مگر اس کے جلانے میں مبالغہ سے کام نہ لیں —— سنگ مثانہ کیلئے روغن عقرب بھی نہایت مفید ہے جس کے تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ روغن زیتون میں عقرب داخل کرکے چند روز دھوپ میں رکھیں بعد ازاں یہ روغن احلیل کی راہ سے مثانہ میں داخل کریں —— آبگینہ کو خاکستر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سفید و صاف آبگینے کو لوہے کے سوراخ والے کرچھے میں آگ پر رکھیں اور سرخ ہو جائے تو آب انگور

میں ڈالدیں تاکہ جلے ہوئے اجزا اس سے جدا ہو جائیں، بقیہ آبگینہ کو پھر گرم کریں اور اسی طرح پھر آب اشخار میں ڈالیں اور یہ عمل اسوقت تک جاری رکھیں جب تک کہ تمام آبگینہ خاکستر نہ ہو جائے، بعدازاں اس خاکستر کو غبار کے مانند باریک کرکے مناسب مقدار میں استعمال کریں ——— پوست بیضۂ مرغ بچہ نکلنے کے بعد خاکستر کرکے استعمال کرنا اس باب میں نہایت قوی اور عجیب الاثر ہے ——— مرکب دواؤں میں سے معجون یداللہ، سنگ گردہ کے لئے اور سنگ مثانہ وگردہ کے لئے معجون عقرب نہایت مفید ہے + (شیخ)

سنگ گردہ کو دواؤں سے متاثر ہونے اور باسانی اپنی جگہ چھوڑنے پر آمادہ کرنے کے لئے مرخی روغنوں کی مالش کریں اور نطول، ضماد اور مرخی قیروطیاں استعمال کریں مگر ان میں اتنی زیادتی نہ برتیں کہ قوت دافعہ ضعیف ہو جائے؛ روغن سوسن، روغن سنبل، روغن حنا، بالخصوص روغن خیری اس مقصد کے لئے نہایت مفید ہے، چنانچہ ان روغنوں میں سے کسی کی مالش کرکے کمر اور پیڑو کو باندھ دیا تاکہ مجاری اوپر سے کشادہ ہو جائیں؛ اس کے بعد کوئی مفتت دوا کھلائیں اور اس کے اوپر مدرات پلائیں؛ اگر درد بہت زیادہ ہو خصوصاً مثانہ کے نزدیک بہت زیادہ خارش محسوس ہو تو حمام و آبزن کرائیں اور بابونہ، اکلیل، خطمی و سبوس وغیرہ کے جوشاندہ سے نطول کریں، اگر قبض ہو تو شیاف یا معمولی حقنہ سے ثفل کو خارج کریں ——— اگر سنگ گردہ کے ساتھ ورم حار ہو تو پہلے ورم کا علاج کریں، اس کے بعد پتھری کی طرف متوجہ ہوں + (شیخ)

جب یہ مرض شروع ہو، گردہ کے مقام میں درد محسوس ہو اور قارورہ میں ریگ آئے تو خلط غلیظ کو قطع کرنے کیلئے ایسی لطیف تدابیر اختیار کریں جن میں زیادہ حرارت نہ ہو؛ غذا سے پہلے معتدل ریاضت کرائیں اور ورزش کے بعد معتدل الحرارت حمام میں بھیجیں، جانب مرض پر نیمگرم پانی سے نطول کریں اور خار خسک، بابونہ، اکلیل الملک، مرزنجوش، کرفس، کرنب، قسبت، برگ خطمی، پرسیاؤشان سب کو جوش دے کر اس میں مریض کو بٹھائیں اور اس آبزن سے نکلنے کے بعد مغز تخم خیارین، بادرنگ، خربزہ و مغز تخم کدو ہر ایک ایک حصہ، بادیان نصف حصہ سب کو باریک کرکے اس میں سے ساڑھے دس ماشہ سکنجبین، گلاب اور تھوڑے آب سرد کے ساتھ پلائیں اور گاہے گاہے یہ مطبوخ پلاتے رہیں ——— عناب بیس دانہ، سپستان تیس دانہ، انجیر سفید دس دانہ، پرسیاؤشان پانچ ماشہ، اصل السوس پانچ ماشہ، تخم خطمی تین ماشہ، تخم خازی تین ماشہ، تخم کرفس دو ماشہ،

بادیان، خارخسک ہر ایک دو ماشہ، سب کو سیر بھر پانی میں جوش دیں اور تیسرا حصہ رہ جائے تو سب کو صاف کرکے سکنجبین کے ساتھ پلائیں، گاہے گاہے غذا تناول کرنے کے بعد قے کرنے کو کہیں ——— اگر حرارت کا غلبہ ہو تو قوی قسم کی مسہل دوا نہ دیں بلکہ بلغم کا تنقیہ کرنے والا ہلکا مسہل دیں، مگر حرارت زیادہ نہ ہو اور خلط غلیظ ہو تو اسہال کے لئے حب صبر کے مانند قوی دوا دیں ——— تخم خربزہ، تخم خیارہ، تخم بادرنگ، تخم کدو ہر ایک ڈیڑھ تولہ، تخم کرفس سات ماشہ، حجر اسفنج، آبگینہ سوختہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ سب کو باریک کرکے دس ماشہ سکنجبین میں ملا کر دینا ایسی حالت میں بہتر ہے جبکہ حرارت زیادہ ہو اور تخم خیارہ، بادرنگ، تخم خربزہ ہر ایک چودہ ماشہ، حب القلت، خارخسک، صمغ آلو بخارا، پرسیاوشاں ہر ایک سات ماشہ، حب المحلب، بادیان، پوست بیخ کبر ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، سب کو باریک کرکے اس میں سے سات ماشہ آب نخود سیاہ و سکنجبین کے ساتھ دینا اس وقت سود مند ہے جبکہ حرارت کا غلبہ نہ ہو۔
(صاحب کامل)

سنگ گردہ و مثانہ میں روزانہ صبح کو بادیان ساڑھے دس ماشہ، تخم کاسنی، اصل السوس مقشر کوفتہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ سب کو جوش دے کر تین تولہ شکر سفید داخل کرکے پلائیں یا شیرہ تخم خیارین و شیرہ تخم خربزہ ہر ایک تین تولہ پلائیں یا بادیان، انیسون ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، شکر سفید تین تولہ سب کو جوش دے کر صاف کرکے شیرہ تخم خیارین و تخم خربزہ ہر ایک تین تولہ داخل کرکے پلائیں! اگر درد زیادہ ہو اور مرض میں شدت ہو تو یہ مطبوخ پلائیں ——— بادیان، تخم کرفس، تخم خبازی، تخم خطمی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تخم کاسنی، بنفشہ خشک ہر ایک چودہ ماشہ، عناب، سپستان، انجیر سفید ہر ایک بیس دانہ، سنامکی ۱ تولہ، اصل السوس مقشر چودہ ماشہ، پرسیاوشاں ڈیڑھ تولہ، خارخسک، حاشا ہر ایک دو دو تولہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں اور آدھ سیر رہ جائے تو صاف کرکے اس میں تین تین تولہ خیار شنبر، ترنجبین حل کرکے پلائیں اور اگر اس دوا سے فائدہ نہ ہو تو نمکین مچھلی، مولی، خربزہ اور سویا وغیرہ کھلا کر قے کرائیں یا سویا، بتھوا، تخم ترب، تخم خربزہ، تخم کرفس، برگ ترب، بیخ ترب، سب کو پانی میں خوب جوش دیں اور صاف کرکے اس میں شہد اور روغن بنفشہ و نمک داخل کرکے پلائیں اور مرغ کا پر روغن کنجد میں لت کرکے اس کی مدد سے قے کرائیں، کمر پر روغن بابونہ اور روغن زنبق و روغن نرگس کے مانند گرم اور

محلل روغنوں کی مالش کریں، غلیظ غذاؤں، حلوا، نشاستہ اور نشاستہ والی غذاؤں سے حتی الامکان اجتناب کریں، اگر درد کم نہ ہو اور مریض میں طاقت برداشت نہ ہو تو مخدر دوائیں مثلاً برشعثا، بزرالبنج اور خشخاش وغیرہ استعمال کرائیں ــــ جب مرض مستحکم ہو جائے تو مفتت دوائیں کھلائیں اور زنجبیل، فلفل، قرفہ، قرنفل اور ان کے مانند دوسری حار وسخن دواؤں سے قطعاً پرہیز کرائیں ــــ معجون عقرب اس باب میں مفید ہے لیکن اس کا استعمال احتیاط کے ساتھ کرانا چاہئے تاکہ اس سے مزاج کی زیادہ تسخین نہ ہو اور لذع کے باعث مثانہ میں قرحہ نہ پیدا ہو جائے معجون حجر الیہود ساڑھے چار ماشہ روزانہ صبح کو شیرۂ تخم خیارین و تخم خربزہ ہر ایک تین تولہ کے ساتھ دینا مفید ہے یا یہ معجون کھلا کر اس کے اوپر تخم گزر، تخم شلجم، تخم ترب، بادیان ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، شکر سفید تین تولہ سب کو جوش دیکر صاف کر کے پلائیں ــــ اگر پتھری ایک جگہ رکی ہوئی ہو جس کی علامت یہ ہے کہ ناقابل برداشت درد ہو اور سکون و خواب دشوار ہو تو قوی قسم کی مدر دوائیں پلائیں مثلاً تخم گزر، تخم کرفس، بادیان، خیارین، تخم خربزہ، سب کو جوش دے کر معجون مفتت کے ساتھ پلائیں ــــ اگر پتھری ایک جگہ قائم نہ ہو بلکہ حرکت کر رہی ہو جس کی علامت یہ ہے کہ درد گاہے ساکن ہو جائے گاہے تیز ہو جائے تو روزانہ صبح کو پرسیاؤشاں ساڑھے دس ماشہ، تخم شبت، اکلیل، بادیان، کرنب، اگزر ہر ایک تین تولہ سب کو جوش دے کر تہ داخل کر کے گرم گرم پلائیں اور غذا میں نخود آب، مغز تخم دارچینی وانیسون کے ساتھ مرغی، لگک اور چڑیوں کا گوشت دیں، مقام درد پر گرم اور محلل روغنوں کی مالش کریں اور سبوس و جاورس سے تکمید کریں اور تریاق کبیر یا مثرودیطوس بادیان کے جوشاندہ کے ساتھ کھلائیں ــــ ریگ گردہ کا علاج بھی سنگ گردہ کے مانند ہے، فرق صرف یہ ہے کہ ریگ کی صورت میں زیادہ حار دوائیں نہ دیں اور نہ بہت قوی قسم کی مدرات استعمال کریں ۔ (محمود شیرازی)

کنجشک صفرا گوں جس کو ہندی میں مولا کہتے ہیں اس کا گوشت تناول کرنا گردہ کی پتھری اور ریگ کے لئے بالخاصیت مفید ہے ــــ کہتے ہیں کہ دوار الحلطیف اس باب میں بغایت سودمند و مجرب ہے ــــ مدر دوائیں جو اس باب میں معمول ہیں ان میں سے بادیان، تخم کرفس، انیسون، صعتر، شونیز یہ تمام دوائیں حار ہیں اور تخم خیارین، خارخسک، تخم تربوز، تخم کدو، کاکنج یہ تمام دوائیں بارد ہیں اور پرسیاؤشاں، قوہ، تخم خرپزہ، اور ان کے مانند دوائیں معتدل ہیں، ان میں سے مزاج کے مطابق جو مناسب ہو استعمال کریں، لیکن مدرات ہمیشہ نہ دیں بلکہ گاہے گاہے

استعمال کرائیں کیونکہ مدر دوائیں بہرحال گردوں کو ضعیف کرتی ہیں اور ان کی مداومت سے زیادہ ضرر پہنچتا ہے ۔ (سرہندی)

امراضِ مثانہ

مثانہ میں حسبِ ذیل امراض ہوا کرتے ہیں — حصاۃ مثانہ (مثانہ کی پتھری)، رمل مثانہ (مثانہ کی ریگ) اورام مثانہ، قروح مثانہ، جرب مثانہ، جمود خون، خلع مثانہ، استرخاء مثانہ، اوجاع مثانہ، ریح مثانہ، ضعف مثانہ، حرقت البول، عسر البول، احتباس، تقطیر بول، سلس البول، بول فراش، کثرت البول، قلت البول، بول الدم، ابوال غریبہ ۔

شیخ نے لکھا ہے کہ مثانہ میں بھی سوءِ مزاج مادی وغیر مادی اور ورم و سدہ سے پیدا ہونے والے امراض عارض ہوتے ہیں، جن میں سنگ و ریگ مثانہ بھی داخل ہے، گاہے مثانہ امراض مقدار میں مبتلا ہوتا ہے مثلاً وہ طبعی مقدار سے بڑا یا چھوٹا ہو جاتا ہے، گاہے وہ امراض وضع میں مبتلا ہوتا ہے، مثلاً اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے، السیطرح انشقاق، انفتاح، انقطاع اور قروح کی شکل میں امراض تفرق اتصال بھی عارض ہوتے ہیں، گاہے مثانہ میں خون منجمد ہو جاتا ہے یا ریاح بند ہو جاتی ہے جس کے باعث مثانہ امساک بول پر قادر نہیں رہتا — گاہے مثانہ کے مرض میں دوسرے اعضاء رئیسہ و شریفہ شریک ہو جاتے ہیں، مثلاً دماغ اس کا مشارک ہوتا ہے جس سے دردِ سر، دوار، مثانہ کا مرض حاد ہو تو بعض اوقات سرسام ہو جاتا ہے اور جگر کی مشارکت کے باعث مثانہ پر غلبہ برودت کی صورت میں اکثر استسقاء پیدا ہو جاتا ہے — موسم سرما میں مثانہ کے امراض زیادہ ہوتے ہیں — امراض مثانہ کا علاج تقریباً امراض گردہ کے مانند ہوتا ہے، مگر امراض مثانہ میں زیادہ قوی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے اور تدہین و ضماد اور احلیل کی راہ سے داخل کرنے والی دوائیں زیادہ موثر ثابت ہوتی ہیں ۔

مثانہ کی تشخیص کے لئے تمام حارہ رات، گرم روغنوں کی تدہین، قطور اور ان دواؤں کی تکمیہ و ضماد سے کام لیں جو گردے کے سوء مزاج حار کے علاج

بیان کی گئی ہیں ــــ اور حضانہ کی تبرید کے لئے خرفہ، خیارو کدو کا شیرہ اور خیار شیر استعمال کریں، صندل، کافور و غوفل طلا کریں، اسی طرح بارد مصالحے اور لعاب اسرہ روغن شنا روغن گل، روغن تخم کدو، روغن خشخاش، روغن تخم کاہو، کافور وغیرہ بالخصوص شہد کے ساتھ بطور زراقہ (پچکاری) مثانہ میں داخل کریں ؛

مثانہ کی تسکین کے لئے جو دوائیں اندرونی یا بیرونی طور پر برتی جائیں وہ حار بالفعل ہوں اور مثانہ کی تبرید کے لئے جو دوائیں خارجی طور سے استعمال کی جائیں یا احلیل کی راہ سے داخل کی جائیں وہ نیم گرم ہوں، البتہ جو دوائیں شرباً استعمال کی جائیں ان کا بارد بالفعل ہونا روا ہے، کیوں کہ مثانہ کا مقام اتنی دور واقع ہے کہ جو دوا کھائی جائے وہ مثانہ میں پہنچنے تک گرم ہو جائے گی ــــ ترخیوں کا استعمال مثانہ کے لئے سب سے زیادہ مضر ہے ؛ (خجندی)

سنگ و ریگ مثانہ

مثانہ میں پتھری اور ریگ انہیں اسباب سے پیدا ہوتی ہے جو گردہ کی پتھری و ریگ کے لئے بیان کئے گئے ہیں، یعنی خلط کا غلیظ و لزج ہونا، مثانہ میں حرارت ہونا اور اس کی گردن تنگ ہونا، یہ ایسے اسباب ہیں جن سے پتھری اور ریگ پیدا ہو سکتی ہے ؛

طریق تشخیص اگر مریض مقام مثانہ اور اس کے ارد گرد گرانی و درد اور پیشاب میں دشواری یا احتباس کی شکایت کرے تو اس کا قارورہ ملاحظہ کریں، چنانچہ قارورہ رقیق و سفید ہو اور اس کی تہ میں خاکستری و سفیدی مائل ریگ نظر آئے، پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد فوراً پھر پیشاب کی حاجت معلوم ہو، مریض ہر وقت پیڑو کو ہاتھ سے ملتا رہے: قضیب کی جڑ میں خارش ہو، کبھی بار بار نعوظ و انتشار پیدا ہو جائے اور یہ نعوظ بلا وجہ ختم ہو جائے اور اس کے بجائے سستی غالب آ جائے اور گاہے مقعد خارج ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ مثانہ میں پتھری ہے ــــ اگر اس میں شک ہو اور دشواری بول رفع نہ ہو تو مریض کو پشت پر لٹا کر اس کے دونوں پاؤں پکڑ کر اوپر اٹھائیں۔ اور خوب زور زور سے حرکت دیں اور آب گرم و روغن باہم مخلوط کر کے مثانہ پر نطول کریں، اور اس عمل کے دوران میں ہاتھ سے مثانہ کو اوپر سے نیچے کی طرف ملتے جائیں تاکہ پتھری اپنی جگہ چھوڑ دے، بعد ازاں مریض کو کہیں کہ پیشاب

کرے اگر اس تدبیر سے پیشاب آجائے تو بہتر ورنہ قاثاطیر استعمال کریں تاکہ پتھری ہٹ جائے، چنانچہ اس کے بعد اگر کثیر مقدار میں پیشاب آئے تو سمجھیں کہ مثانہ میں پتھری موجود ہے اور پیشاب میں دشواری کا سبب یہی ہے (قاثاطیر اس آلہ کو کہتے ہیں جس کو احلیل کی راہ سے داخل کرکے مثانہ سے پیشاب خارج کیا جاتا ہے)

مثانہ کی پتھری گاہے بڑی اور وزنی ہوتی ہے جو براز کے وقت مقعد کی مزاحم ہوتی ہے اور مقعد کا [illegible] کمزور ہو تو اس کی وجہ سے مقعد خارج ہو جاتا ہے —— اگر ریگ مثانہ کا مریض سخت قسم کی دشواری بول میں مبتلا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ پتھری بڑی نہیں ہے کیونکہ چھوٹی ہی پتھری مثانہ کے دہانہ میں داخل ہو جاتی ہے جس سے پیشاب بند ہو جاتا ہے —— قارورہ میں ریگ کی زیادتی پتھری کے کمزور ہونے اور اس کے ٹوٹنے کی علامت ہے اور پتھری کی موجودگی میں ریگ کا نہ آنا پتھری کے سخت ہونے کی دلیل ہے، —— اگر مریض کے زیادہ چلنے پھرنے اور دوڑنے سے قضیب کی جڑ میں درد ہونے لگے اور سکون اختیار کرنے اور پشت پر لیٹ کر پیروں کو بلند کرکے حرکت دینے سے درد میں سکون ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ پتھری مثانہ میں چپکی ہوئی نہیں بلکہ اس کے جرم سے جدا ہے۔ (جرجانی)

مثانہ کی پتھری و ریگ کا علاج سنگ و ریگ گردہ کے مانند کرنا چاہئے لیکن اس باب میں زیادہ قوی دوائیں استعمال کریں کیونکہ گردہ کی بہ نسبت مثانہ دور واقع ہے اور اس کا مزاج بھی سرد ہے، علاوہ بریں فضا کی وسعت کے باعث مثانہ کی پتھری بالعموم زیادہ بڑی اور زیادہ سخت ہوتی ہے —— مثانہ کی پتھری میں ایسی دوا سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے جو زراقہ کے ذریعہ سے احلیل میں داخل کی جائے مثلاً روغن عقرب اور روغن خسک و روغن بابونہ کے مانند ملطف روغن زراقہ سے استعمال کریں اور پیڑو پر انہیں روغنوں کی مالش کریں، تریاق، مثرودیطوس اور سنگ ہیا کھلانا اس باب میں نہایت مفید ہے، اسی طرح یہ دوا بھی پتھری کو توڑ کر خارج کرنے کے لئے مفید ہے۔

—— حب بلسان، حب القلت، حجر اسفنج، خاکستر عقرب، بیخ کاکنج بوزن مساوی کوٹ چھان کر آب خار خسک سبز میں تر کرکے سایہ میں خشک کریں، اور خشک ہو جانے کے بعد پھر آب مذکور میں تر کرکے خشک کریں اور سات بار یہی عمل کرنے کے بعد بطور سفوف یا شہد میں معجون بنا کر ایک ماشہ سے تین

ماشہ تک استعمال کرائیں ؛

اگر پتھری کی سختی اور پیشاب بند ہونے کے باعث شدید درد ہو تو اس وقت برشعثا یا دار دو بیہوشی علوی خاں استعمال کرائیں اور بزر، بنج، شبت، اکتان، گوکھرو، اکلیل، حلبہ، قلت ہر ایک تین تولہ، برگ قنب تولہ، افتیمون، برگ نیم، برگ سنبھالو، گل پلاس ہر ایک سات تولہ سب کو جوش دے اس کے مطبوخ میں مریض کو بٹھائیں اور تخم قلت ڈیڑھ تولہ، بادیان و تخم خربزہ ہر ایک نو ماشہ کا شیرہ تین تولہ شہد ملا کر پلائیں اس سے درد فوراً ساکن ہو جاتا ہے اور پتھری ٹوٹ کر خارج ہو جاتی ہے ——— اگر پتھری مجرا قضیب میں پھنسی ہو تو قضیب کو آب گرم میں رکھیں اور پچکاری کے ذریعے اصلیل میں لعاب و روغن داخل کریں اگر معلوم ہو کہ پتھری ان تدابیر سے خارج نہیں ہو سکتی تو مریض کو پشت پر لٹا کر دو شخص اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر ... طرف حرکت دیں تاکہ پتھری مثانہ میں واپس چلی جائے یا قاثاطیر کے ذریعے پتھری کو پیچھے ہٹا دیں بعد ازاں منفتت دوائیں پلائیں اور نرم آبزن میں بٹھائیں تاکہ پتھری ٹوٹ کر خارج ہو جائے ——— اگر پتھری اتنی بڑی ہو کہ اصلیل کی راہ سے اس کے خارج ہونے کا امکان نہ نظر آئے تو مثانہ کی گردن چیر کر پتھری کو خارج کریں، لیکن یہ عمل خطرناک ہے، بالخصوص مریض کی عمر زیادہ ہو تو اس میں بہت سے خطرات ہوتے ہیں ؛

مفردات میں سے حسب ذیل ادویہ سنگ مثانہ کے لئے مفید ہیں ———

موہری نے لکھا ہے کہ سرگین کبوتر باریک کر کے ہموزن شکر شامل کر کے سات ماشہ کھلانا مثانہ کی پتھری کو توڑنے اور خارج کرنے کے لئے میرا مجرب ہے۔ ترب اور تخم ترب کھانا، نخود سیاہ کا مطبوخ پینا اور اس کو تناول کرنا، حب العقار یا پوست بیخ حب الغار شراب یک سالہ کے ساتھ استعمال کرنا، گیاہ تنہا یا عصارہ ترب و شراب کے ساتھ سات روز تک کھانا، سرکہ عنصل پینا، عصارہ حسک تنہا یا شراب کے ساتھ پینا، بہمن سفید ساڑھے تین ماشہ استعمال کرنا، قنبوس سوختہ یا غیر سوختہ شراب استعمال کرنا، حب الفلفل شراب کے ساتھ استعمال کرنا، خاکستر عقرب، حجر الیہود کھانا، عرصہ تک انیسوں کی مداومت کرنا، مغز صنوبر یا نخود یا بطور شراب کے ساتھ استعمال کرنا، الیون سفوف کر کے روزانہ ڈیڑھ تولہ تک تناول کرنا، یہ تمام دوائیں اس باب میں مفید ہیں، روغن نار دین، روغن بابونہ، روغن بلسان، سلیخہ، افسنتین رومی، یہ چیزیں سنگ مثانہ کو توڑتی ہیں، باقی دوائیں وہی ہیں جو سنگ گردہ کی بحث میں لکھی گئی ہیں ؛

موکبات میں سے حسب ذیل دوائیں اس باب میں مفید و معمول ہیں۔

حب صنوبر، پوست بیخ کبر ہر ایک چھ ماشہ تخم کرفس ایک تولہ تخم خربزہ دو تولہ سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے نو ماشہ استعمال کرنا پتھری کو توڑنے، مثانہ کا تنقیہ کرنے اور غلیظ پیشاب کا ادرار کرنے کے لئے مفید ہے ـــــ اگر درد بہت زیادہ ہو تو تخم خیارین، تخم خربزہ، زیرہ سفید ہر ایک چھ ماشہ کا شیرہ نکال کر گلاب چار تولہ و قند سفید ڈیڑھ تولہ داخل کر کے حجر الیہود سودہ دو ماشہ چھڑک کر پلائیں، بعد ازاں اس میں قند کے بجائے شربت بزوری اور اس کے بعد گلقند داخل کریں اور اس نسخہ سے دو تین دن میں درد کچھ کم ہو جائے لیکن پتھری نہ خارج ہو تو اس میں شیرہ خارخسک چھ ماشہ و شیرہ ککڑی چار ماشہ بڑھا دیں بعد ازاں چار رتی ریوند چینی زیادہ کریں اور اگر شام کے وقت درد زیادہ ہو جائے تو دو ماشہ جوا کھار کا اضافہ بھی کریں، اس کے بعد مذکورہ شیرہ میں چار ماشہ زیرہ سفید کا شیرہ بڑھائیں ـــــ سقت دواؤں کی خراش سے بچانے کے لئے لعاب اسپغول چھ ماشہ، لعاب گل خطمی چار ماشہ تسکین وادرار کے واسطے شربت دینار چار تولہ اور اس کے بعد شربت بزوری و حجر الیہود سودہ استعمال کرائیں اور مجرائے بول کے زخم سے بچنے کے لئے شیرہ کا نخ پلائیں اور مجاری بول کی صفائی کے لئے تخم لیموں تین ماشہ، مغز تخم تربوز، خارخسک ہر ایک چھ ماشہ، حب القلت چار ماشہ، تخم ترب تین ماشہ سب کا شیرہ نکال کر ایک تولہ شہد داخل کر کے پلائیں اور درد کم ہونے کے بعد نسخہ کو ہلکا کر دیں مثلاً صرف خارخسک چھ ماشہ تخم خربزہ نو ماشہ، زیرہ سفید چار ماشہ سب کا شیرہ چار تولہ گلاب تین تولہ شربت بزوری کے ساتھ پلائیں ۔

درد کی حالت میں برگ شبت، گل پلاس، اسوں مع برگ سب کو جوش دے کر اس کے مطبوخ میں چار تولہ روغن گل داخل کر کے اس سے نطول کرنا مفید ہے اور اس کے ساتھ پینے کے لئے شیرہ خارخسک چھ ماشہ و شیرہ زیرہ سفید چار ماشہ و شیرہ تخم خربزہ چھ ماشہ، عرق بادیان، عرق ثعلب الثعلب ہر ایک پانچ تولہ و گلاب چار تولہ میں نکال کر دو تولہ شربت بزوری کے ساتھ دیں، دوسرے روز اس میں شیرہ زیرہ خارج کر کے شیرہ کا نخ، شیرہ تخم کرفس و شیرہ خارشتر داخل کریں اور تیسرے روز اس پر دو ماشہ ریوند چینی چھڑک کر پلائیں، بعد ازاں سفوف آبگینہ سوختہ بصمغ آلو بالو وغیرہ کے ساتھ، اصل السوس، خطمی، خبازی ہر ایک چار ماشہ خیارین کوفتہ چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر قند سفید یا گلقند داخل کر کے بالنگو چھڑک

کرائیں۔

پتھری کے مریض کے تنقیہ کے لئے بنفشہ، گاؤزبان، شاہترہ، حب برطم، حب القلت ہر ایک چھ ماشہ، گل نیلوفر، پرسیاوشاں، عنب الثعلب، بادیان، انیسون ہر ایک چار ماشہ، سب کو جوش دے کر گلقند تین تولہ یا شربت دینار چار تولہ مل کر کے دیں اور موضع درد پر روغن گل کی مالش کریں۔۔۔۔ اگر بلغم غلیظ اور لیس دار ہو تو قوی قسم کی دوائیں اختیار کریں اور مسہل سے پہلے منضج دینے کے اثنا میں گل بابونہ، گل خطمی، عنب الثعلب ہر ایک چھ ماشہ کوٹ چھان کر آب برگ شبت پانچ تولہ روغن گل چھ ماشہ ملا کر ضماد کریں بعد ازاں مسہل دیں اور اس سے فارغ ہو کر جوارش عود ترش چھ ماشہ کے ساتھ شیرہ انیسوں تین ماشہ شیرہ بادیان چار ماشہ وہ شربت بزوری دو تولہ کے ساتھ دیں، بعد ازاں بادیان وانیسون تین تین ماشہ سفوف کر کے جوارش عود میں ملا کر عرق مکوہ، عرق گاؤزبان، عرق شاہترہ، شربت بزوری کے ساتھ کھلائیں اور روغن شبت گرم مالش کریں۔

اگر پیشاب بند ہو اور تھوڑا تھوڑا خون آئے تو شیرہ خار خسک، شیرہ خیارین، شیرہ تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ، شربت بزوری و شربت خشخاش ہر ایک ڈیڑھ تولہ کے ساتھ سنگ سرماہی و حجر الیہود ایک ماشہ استعمال کریں اور ترب مع برگ سات عدد، برگ شبت، شلجم ہر ایک ایک سیر، خسک دانہ، بابونہ، تخم قلت ہر ایک دو تولہ سب کو جوش دے کر بدستور نطول کریں۔

دواء القر، سنگ گردہ و مثانہ کو توڑنے اور خارج کرنے کے لئے بے نظیر ہے، سفوف مدر رمل، شربت مفتت، شربت حسک، شربت انناس، معجون ابن سویہ، معجون حجر الیہود، معجون عقرب اور بناق البزور یہ تمام مرکبات اس باب میں مفید و معمول ہیں۔

اطبائے ھند کے قول کے مطابق، کھار و سہاگہ ایک ایک ماشہ چھاچھ یا پانی کے ساتھ کھانا سنگ مثانہ اور باؤ گولہ کے لئے سود مند ہے۔ اسی طرح آب ترب شکر سفید ملا کر پینا، یا کلتھی و کاسنی کا شیرہ استعمال کرنا، یا نمل داؤدی کا سفوف باجو شاندہ استعمال کرنا، یا تخم خربزہ، تخم برطم، کلتھی سب کو جوش دے کر شکر سرخ ملا کر پینا یہ تمام ترکیبیں اس باب میں سود مند ہیں۔

مثانہ کے لئے زیادہ قوی دواؤں کی حاجت ہوتی ہے کہ مثانہ گردہ کی بہ نسبت زیادہ بارد ہے، زیادہ دور ہے اور اس کی پتھری زیادہ سخت اور زیادہ ٹھوس ہوتی ہے، چنانچہ جو دوائیں سنگ گردہ میں معمول ہیں ان میں سے قوی دوائیں

اختیار کریں۔ اذخر، بیاد شر، دیطوس ایسی حالت میں مفید ہے جب کہ پتھری چھوٹی یا نرم ہو۔ آتا نا بیا بھی اس باب میں مفید ہے ـــــ روغن عقرب ضماد، قطور آوزر تا استعمال کرنا بغایت مفید ہے اور اس میں کوئی دوسری قوی دوا بھی مل کر سکتے ہیں ـــــ ضماد کے لئے مقل کی بیخ بیل، اسارون، خطمی و پرسیاوشان مناسب ہے ـــــ سنگ مثانہ میں مفتت دوائیں زراقہ سے استعمال کرنا زیادہ مفید و موثر ہے ـــــ جب سنگ مثانہ کے باعث پیشاب میں دشواری پیدا ہو جائے یا پیشاب بند ہو جائے اور پیشاب جاری کرنے کی دوسری تدابیر بے سود ثابت ہوں تو اس صورت میں بعض دستکار حلقہ مقعد و خصیہ کے درمیان چھوٹا سا سوراخ کرکے اس میں انبوبہ داخل کر دیتے ہیں تاکہ پیشاب خارج ہو جائے اور موت نہ واقع ہو، لیکن یہ تدبیر اکثر بے کار ثابت ہوتی ہے، بہرحال جب دواؤں سے نفع نہ ہو اور سوراخ کرکے پیشاب خارج کرنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہ آئے تو یہ عمل ایسے دستکار سے کرائیں جو مثانہ کی تشریح سے بخوبی واقف ہو، مثانہ کے شرائق اور اس مقامات سے باخبر ہو اور اس جگہ کو جانتا ہو جو گردن مثانہ و اوعیہ منی سے متصل ہو تاکہ وہ ان امور سے بچ سکے جن سے بچنا ضروری ہے اور مشکلات سے زندگی کو خطرہ لاحق نہ ہو یا ایسا ناسور نہ پیدا ہو جائے جس کا مندمل ہونا دشوار ہو، علاوہ بریں ضروری ہے کہ یہ عمل کرنے سے پہلے مثانہ اور اس کے گرد و پیش کی تنقیہ کر لی جائے۔ (شیخ)

سنگ مثانہ کے اسباب بھی اکثر وہی ہوتے ہیں جو سنگ گردہ کے اس لئے دوا و غذا کے لحاظ سے دونوں کی تدبیریں یکساں ہوتی ہے، چنانچہ غذا میں تقلیل کریں، لطیف اور جید الکیموس غذا استعمال کریں، بلغم اور غلیظ خلط پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز رکھیں، اور ملطف و مفتت دوائیں کھلائیں، مقام مثانہ پر محلل و ملطف روغنوں کی مالش کریں، بابونہ، اکلیل، پرسیاوشان، حلبہ، خارخسک وغیرہ کے جوشاندے سے نطول کرنا بھی مفید ہے، اجر الیہود سودہ پونے دو ماشہ آب شلغم کے ساتھ دینا اور عقرب سوختہ ایک ماشہ سے پونے دو ماشہ تک آب انگور سیاہ کے ساتھ استعمال کرنا نہایت سودمند ہے، معجون عقارب، مختار، حب ایلہ، معجون عقرب، نسخہ دیگر بہت مفتت اور یہ دوا بھی اس باب میں بغایت مفید ہے ـــــ انجیر سوختہ، سنگ اسفنج، حجر الیہود ہر ایک ایک حصہ، صمغ عربی، صمغ آلو ہر ایک دو حصہ سب کو خوب باریک کرکے ریشمی کپڑے میں چھان کر اس میں سے سات ماشہ سکنجبین کے ساتھ کھائیں ـــــ اگر پتھری کے گذر سے قنول میں خراش یا زخم پیدا ہو جائے جس کی علامت یہ ہے کہ پتھری خارج ہو جانے کے بعد خون خالص یا پیشاب کے

ساتھ ملا ہو اخارج ہو تو جراحت کا علاج کریں اور اس کے لئے قرص مدمل کا استعمال مفید ہے، اگر قارورہ میں رقیق خون تھوڑی مقدار میں ملا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ خراش گردہ میں آئی ہے اور اگر پہلے خون خارج ہو اس کے بعد پیشاب آئے تو سمجھنا چاہئے کہ خراش مثانہ یا مجرائے قضیب میں ہے، علاوہ بریں درد سے بھی مقام خراش معین ہو سکتا ہے — خون بہنے کی صورت میں دوا، حابس خون کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے ؎ (دعباس)

غذا میں کمی کرنا، رات کا کھانا ترک کردینا، معتدل حد تک ریاضت کرنا اور وہ غذائیں استعمال کرنا جو سنگ گردہ کی بحث میں بیان کی گئی ہیں۔ اس باب میں بھی مفید ہے، نہار منہ گرم پانی پینا پتھری کی پیدائش روکنے کے لئے سود مند ہے — اگر درد شدید ہو تو فلونیا کے مانند کوئی مخدر دوا استعمال کریں، سکنجبین مفتت پتھری کو توڑ کر خارج کرنے کے لئے بہایت مفید ہے، اسی طرح معجون سنجرنیا بھی سود مند ہے ؎ (خجندی)

اورام و دبیلہ مثانہ (مثانہ کے ورم اور پھوڑے)

مثانہ کا ورم اکثر گرم ہوا کرتا ہے، اس کا مادہ گرم و لطیف خون ہوتا ہے یا مرہ صفرا یا دونوں سے مرکب مادہ اور ایسا مادہ یا ابتداہی سے ورم کا سبب ہوتا ہے یا ورم کا ابتدائی سبب پتھری کی خراش ہوتی ہے، یا ضربہ و سقطہ جس کی اذیت سے مادہ مثانہ میں جمع ہو کر ورم پیدا کر دیتا ہے — کم گاہے مثانہ کا ورم بلغمی ہوتا ہے جس کا سبب رطوبت کی کثرت اور رطوبی خون ہوتا ہے — اور گاہے ورم حار کے بعد یا ضربہ و سقطہ یا مثانہ کے پھٹنے کے بعد ورم صلب ہو جاتا ہے ؎

طریق تشخیص اقسام ورم کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر درد شدید ہو، پیڑو میں خلش اور ضربان و تمدد ہو، پیشاب میں دشواری ہو یا قطرہ قطرہ آئے یا بالکل بند ہو، نبض سریع ہو، قارورہ نارنجی ہو اس کے ساتھ تپ حاد محرقہ ہو، تشنگی غالب ہو، ہاتھ پاؤں سرد رہیں، زبان سیاہی مائل ہو، گاہے ہذیان عارض ہو جائے، گاہے پیڑو پر سرخی نمودار ہو اور گاہے اس کے ساتھ براز بھی بند ہو جائے تو یہ سب ورم حار کی علامتیں ہیں — ورم دموی و صفراوی کا فرق اس طرح کر سکتے ہیں کہ صفرا کی تیزی یا تشنگی کی شدت، درد کی زیادتی سوزش، صفراوی تپ اور صفرا کے دوسرے آثار سے ہو سکتی ہے اور گرانی کی زیادتی

مثانہ میں تنخ، چہرہ اور آنکھوں کی سرخی وغیرہ غلبہ خون کی علامتیں ہیں۔
اگر درد، سوزش اور حرارت نہ ہو مگر مثانہ میں گرانی، پیشاب میں دشواری ہو اور پنڈلیاں کمزور ہو جائیں تو یہ ورم بلغمی کی دلیل ہے — اور اگر پیڑو میں صلابت تمدد ہو، بول و براز دونوں میں دشواری پیدا ہو جائے ورم بڑا ہونے کی صورت میں محسوس ہو، پنڈلیاں کمزور اور سن ہو جائیں تو یہ ورم صلب کی علامت ہے۔

پھوڑے کی صورت میں لرزہ اور مختلف قسم کا بخار گردے کے پھوڑے کی طرح یہاں بھی ہوتا ہے، بعد ازاں نرمی اور عوارض میں سکون پیدا ہو جانا، اور قارورہ در سوب کا نضج پختہ ہونا پھوڑے کے پختہ ہونے کی دلیل ہے اور پیپ والا قارورہ پھوڑے کے جانے پر دلالت کرتا ہے، اگر بروقت نضج کی علامات ظاہر ہوں اور پھوڑا ایک کر پھٹ نہ جائے تو اس سے ایک ہفتہ میں موت واقع ہو جاتی ہے — مثانہ کا پھوڑا اکثر گردن مثانہ کی طرف پھٹتا ہے، مگر گاہے دوسری طرف مائل ہوتا ہے، گاہے مثانہ کے اندرونی جانب پھٹتا ہے — مثانہ کی صلابت کی صورت میں وہی عوارض پیدا ہوتے ہیں جو گردہ کی صلابت سے، مثلاً صلابت گردہ کی طرح صلابت مثانہ سے بھی ثقل رک جاتا ہے، پنڈلیاں سن ہو جاتی ہیں اور ان میں کمزوری اور لرزش پیدا ہو جاتی ہے اور بعض اوقات یہ استسقاء پر منتج ہوتا ہے۔

ورم حار کا علاج

مثانہ کے ورم حار کا علاج، گردے کے ورم حار کے مانند ہوتا ہے مگر اس باب میں ورم گردہ کی بہ نسبت زیادہ قوی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں، لیکن ابتداء میں قوی قسم کے مدرات استعمال نہ کریں اور کسی وقت بھی بارد و قابض دواؤں کا ضماد نہ لگائیں — سرد دوائیں جو ڈھیلا پن پیدا کرتی ہیں مثلاً آرد جو، خطمی و بنفشہ ان کے جوشاندے میں مریض کو بٹھائیں اور اس کا ثفل پیڑو پر رکھیں، موم، روغن گل، روغن بنفشہ اور آب عنب الثعلب آب کاسنی سبز کی تیر وطی مرتب کر کے لگائیں اور مناسب معلوم ہو تو آبزن کی مذکورہ بالا دوائیں بھی اس میں شامل کریں اور چند روز کے بعد نان میدہ دگندم مشکوک کر شیر تازہ و روغن بنفشہ و روغن بابونہ کے ساتھ ضماد کریں کیونکہ یہ ضماد ورم مثانہ کے لئے بے عدیل ہے۔

ورم مثانہ کو تحلیل کرنے کے لئے شیر خشت پلانا لغایت مفید ہے بحسب ذیل ضماد ورم مثانہ و رحم کے لئے معمول و مفید ہے — گل خطمی، بابونہ۔

عنب الثعلب، اسپغول، تخم ریحان، آرد جو، بزر کتان، گل سرخ، مرزنجوش، اکلیل الملک ہر ایک چار ماشہ، ارسوت دو ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر آب عنب الثعلب و روغن گل اور قدرے سرکہ ملا کر ضماد کریں ——— اگر نہایت سخت درد ہو تو کاہو کوٹ کر اس میں افیون چار رتی اور دو رتی زعفران ملا کر روغن بادام کے ساتھ ضماد کریں مگر درد ساکن ہو جائے تو اس ضماد کو فوراً دور کر دیں، بسا اوقات دودھ سے نطول کرنے سے بھی درد میں تسکین ہو جاتی ہے ——— اگر ورم تحلیل نہ ہو اور ریم پڑنے کے آثار نظر آئیں تو جیسا کہ دبیلہ گردہ کی بحث میں لکھا گیا ہے بدستور منضج، اس کے بعد مفجر اور اس کے بعد تنقیہ کرنے والی دوائیں استعمال کریں اور اس کے صاف ہو جانے کے بعد مدمل دوائیں برتیں۔

اگر حرارت زیادہ ہو تو رادع ضماد استعمال کریں، مگر اس میں زیادتی نہ برتیں کیونکہ ورم میں ایسے ضمادوں سے بسرعت صلابت آجاتی ہے، بلکہ اگر شدید احتباس مانع نہ ہو تو علاج کی ابتدا مزلقات سے کرنا بہتر ہے، چنانچہ ملین و محلل دواؤں کے مطبوخ میں صوف یا اسفنج تر کر کے اس سے تکمید کریں اور ملطف و ملین روغنوں کی مالش کریں، اگر مریض برداشت کر سکے تو لعاب اسپغول، شیر خر میں نکال کر یا ماء الشعیر، شیر خر میں تیار کر کے اس کو قاثاطیر کے ذریعہ سے مثانہ میں داخل کرنا مفید ثابت ہوتا ہے، بعد ازاں شیر خر اور چربیاں اور اس کے بعد مناسب وقت پر شیر زن داخل کرنا سود مند ہے، گاہے ان چیزوں کے حقنہ سے بھی مقصد حاصل ہو جاتا ہے ——— ابتداء ورم کے بعد نان میدہ و کنجد مقشر روغن بنفشہ و روغن بابونہ وغیرہ کے ساتھ ضماد کریں، شلجم کو پکا کر ضماد کرنا بھی نہایت مفید ہے اور انحطاط کے بعد محللات زیادہ استعمال کریں اور ان ضمادوں اور مرہموں سے کام لیں جو ورم گردہ کی بحث میں لکھے گئے ہیں، گاہے دفعتاً جندبیدستر اور موم کا ضماد لگانے کی حاجت ہوتی ہے، بالخصوص مخدرات کے استعمال کے بعد یہ ضماد مناسب ہوتا ہے ——— ورم مثانہ کے مریضوں کو ہر وقت آبزن میں بٹھانا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے، حتیٰ کہ اگر پیشاب کی حاجت محسوس ہو تو بہتر یہی ہے کہ وہ آبزن ہی میں پیشاب کریں، آبزن میں حقنی دوائیں داخل کرنا بہتر ہے اور گاہے تسکین کے لئے اس میں کا پھل، قیروانہ، سعد، سنبل، حماما، اذخر، حلبہ، تخم کتان بھی داخل کرتے ہیں ——— مثانہ کے پھوڑے کا علاج تقریباً گردہ کے پھوڑے کے مانند ہوتا ہے، البتہ

اس باب میں زیادہ قوی دوائیں اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ چھوہارے کے ساتھ عسر بول اور درد کی شدت ہو تو خشخاس سفید پانچ ماشہ الطبوخ سنبل اذخر کے ساتھ دینا مفید ہے ۔ جب درد بہت زیادہ ہو اور قوت کے نڈھال ہو جانے اور موت واقع ہو جانے کا اندیشہ ہو تو مخدر طلا و حمول استعمال کریں مثلاً بنج ، بیروج و خشخاش روغن زیتون کے ساتھ طلا کریں ، یا چدری افیون اور قدرے زعفران روغن بنفشہ میں حل کر کے اس میں کپڑا لت کر کے دبر میں حمول کریں ، اگر مریض برداشت کر سکے تو گاہے مخدرات قاثاطیر کے ذریعہ سے استعمال کرتے ہیں ، پینے کی دوائیں اور دوسرا علاج سرسام و برسام کے مانند کرنا چاہئے ۔ (شیخ)

اگر قوت ، عمر اور دوسری شرائط موافق ہوں تو پہلے باسلیق کی فصد کھولیں اور روزانہ صبح کو بنفشہ چودہ ماشہ ، تخم کاسنی ساڑھے دس ماشہ ، عناب دس دانہ سب کو جوش دے کر شکر سفید و ترنجبین ہر ایک تین تولہ حل کر کے پلائیں ، غذا میں شربت خشخاش کے ساتھ ماء الشعیر دیں ، اور روغن بنفشہ کی مالش کریں ، بنفشہ و پوست خشخاش کے جوشاندہ سے نطول کریں اور خطمی و خبازی کے مطبوخ میں آب زن کرائیں ، یا بنفشہ ، خطمی ، صندلین ، آب عنب الثعلب ، آب کنج ، آب سدا بہار ، جرادۂ کدو و روغن بنفشہ کا ضماد مرتب کر کے لگائیں ۔ اگر پیشاب بالکل بند ہو تو شیرۂ تخم خطمی خربزہ و تخم خیارین ہر ایک تین تولہ شکر سفید تین تولہ کے ساتھ کھلائیں اور برگ کنجد سبز یا کنجد مقشر ، مغز نان میدہ اور دودھ کے ساتھ ضماد کریں ، اور جب ورم میں نضج شروع ہو جائے اور ریم پڑنے لگے تو روزانہ صبح کو تین تولہ لعاب اسپغول ، تین تولہ شربت بنفشہ کے ساتھ پلائیں ، غذا میں ماش ، مغز بادام اور چوزۂ مرغ کا شوربا دیں ، مریض کو بنفشہ ، خطمی ، خبازی ، پرسیاؤشان ، اکلیل ، شبت ، حلبہ و تخم کتان کے جوشاندہ میں بٹھائیں اور بنفشہ ، آرد شلیم ، آرد کرسنہ ، کرنب ، بزر کتان ، بابونہ ، اکلیل خبازی سب کو باریک کر کے مرغی یا بط کی چربی یا مغز ساق گاؤ کے ساتھ ضماد کریں ۔ (ابن الیاس)

ورم بلغمی مثانہ کے ورم بلغمی کا علاج ، گردہ کے ورم بلغمی کے مانند ہوتا ہے چنانچہ قے کرائیں ، تیز قسم کا حقنہ استعمال کریں ، ... ، بابونہ نانخواہ و برگ غار وغیرہ کے مطبوخ میں بٹھائیں اور ماء العسل و خیار شنبر کے ساتھ شربت بزوری و مدرات پلائیں ۔ اگر پیشاب میں دشواری ہو تو گرم کرنے

مغز تخم خربزہ، رب السوس، انیسون سب کا سفوف تیار کر کے اس میں سے روزانہ ساڑھے چار ماشہ کھلا کر اس کے اوپر سکنجبین یا جلاب یا خیر گرم پانی پلائیں، محلل دوائیں اور روغن بحری قضیب میں ٹپکائیں اور مثانہ پر طلا و مالش کریں۔

ورم صلب

اگر مثانہ کے ورم میں صلابت آگئی ہو تو مدر بزور مثلاً تخم خیارین، بلیون، انیسون، پرسیاوشاں، فلوس خیار شنبر، روغن بادام کے ساتھ پلائیں لیکن اور ادرار میں مبالغہ نہ کریں، کیونکہ اس سے مادہ کے متحجر ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے بلکہ ادرار کے ساتھ نضج و تلیین کی رعایت کریں اور آب کرنب و آب نخود پلائیں، کیوں کہ اس سے ورم صلب تحلیل ہوتا ہے، محلل و ملین دوائوں مثلاً اکلیل، بابونہ، بزر کتاں، حلبہ، خطمی، تخم کرفس، پرسیاوشاں، خارخسک کے مطبوخ میں آبزن و نطول کریں اور روغن غار و روغن زنبق کے مانند محلل روغنوں اور چیہ پاکیاں و بط کی مالش کریں اور بابونہ، تخم کتاں، حلبہ، اشق، مقل، مغز ساق گاؤ، روغن قسط و روغن زیتون کا ضماد لگائیں، علاوہ بریں ان محلل ضمادوں سے کام لیں جو گردہ کے ورم صلب کے لئے لکھے گئے ہیں۔

اگر مثانہ کی صلابت درد اور احتباس بول کے ساتھ ہو تو پہلے خارخسک، خستہ آلو بالو ہر ایک چھ ماشہ، بادیان نو ماشہ، تخم خربزہ چھ ماشہ سب کو عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بزوری کے ساتھ پلائیں اور اگر اس سے پیشاب نہ آئے تو عنب الثعلب چھ ماشہ، خیارین کوفتہ نو ماشہ، خارخسک چھ ماشہ سب کو جوش دے کر دو تولہ شربت بزوری کے ساتھ دیں اور گل خطمی، عنب الثعلب، خارخسک ہر ایک چھ ماشہ کوٹ چھان کر آب شبت و آب عنب الثعلب تازہ کے ساتھ مثانہ پر ضماد کریں۔

اگر مثانہ کی صلابت اور درد کے ساتھ ہضم فاسد ہو تمام اعضاء میں درد ہو اور مواد کی کثرت ہو تو نیم کا بھرتہ باندھیں اور چار ماشہ سنا کی گلقند کے ساتھ کھلا کر اس کے اوپر عنب الثعلب، خیارین، خارخسک ہر ایک چھ ماشہ سب کا شیرہ نکال کر تین تولہ شربت دینار کے ساتھ پلائیں اور دو روز اس میں دو ماشہ جوکھار زیادہ کریں، بعد ازاں سنا، گلقند، شربت اور جوکھار کے بدلے مذکورہ شیروں کے ساتھ لعاب گل خطمی تین ماشہ، شیرہ تخم کاسنی چھ ماشہ و قند سفید زیادہ کریں۔ اس کے بعد قند کے بجائے شربت دینار شامل کریں، اغذا میں نرم کھچڑی اور ساگ دیتے رہیں ــــــ بعد ازاں عنب الثعلب، پرسیاوشاں ہر ایک چار ماشہ جوش دے کر لعاب گل خطمی،

تین ماشہ، شیرۂ مغز تخم تربوز، شیرۂ تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ، شربت بنفشہ دو تولہ داخل کرکے چار ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں، اس کے بعد لعاب گل خطمی، شیرۂ خیارین، شربت بنفشہ و خاکشی دیں، اس کے بعد سنائے مکی نو ماشہ، گل بنفشہ چھ ماشہ، گل خطمی تین ماشہ، تخم خطمی، خبازی ہر ایک چار ماشہ، خیارین کوفتہ چھ ماشہ سب کو جوش دے کر تین تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں، اس کے بعد گل خطمی تین ماشہ، عرق عنب الثعلب دس تولہ میں جوش دے کر ڈیڑھ تولہ قند سفید کے ساتھ دیں اور وہ ضماد لگائیں جو ورم حار کی تحلیل کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

جب صلابت میں قدرے نرمی آجائے تو برگ سداب، اسعد کوفی، کندر، مصطگی ہر ایک ایک ماشہ سب کو سفوف کرکے کھلائیں اور اس کے اوپر گل خطمی کا جوشاندہ پلائیں، بعد ازاں شیرۂ عنب الثعلب چھ ماشہ، لعاب گل خطمی تین ماشہ، شیرۂ خیارین چھ ماشہ، شربت بزوری بارد دو تولہ بابونگو پانچ ماشہ چھڑک کر دیں اور ضماد مذکور بدستور استعمال کرتے رہیں ـــــ اس کے بعد اگر یرقان عارض ہو جائے تو ریشہ خطمی، تخم مرد ہر ایک چار ماشہ جوش دے کر شیرۂ تخم خربزہ چھ ماشہ، شیرۂ بادیان چار ماشہ و شربت انار شیریں دو تولہ داخل کرکے پلائیں اور اگر ضعف ہاضمہ کی شکایت ہو تو اس کے بعد مطبوخ مذکور میں نودانہ مویز منقی زیادہ کریں اور شیرۂ زیرہ چار ماشہ کا اضافہ کریں۔

قروحِ مثانہ

مثانہ کا قرحہ نہایت مشکل سے علاج قبول کرتا ہے، بالخصوص بوڑھوں میں اس سے شاذ و نادر صحت ہوتی ہے ـــــ شیخ نے لکھا ہے کہ مثانہ کے قرحہ کے اسباب وہی ہوتے ہیں جو قروح گردہ کے اور اکثر اس کا سبب پتھری کی خراش ہوتی ہے یا خلط صفراوی کی خراش، گاہے مثانہ کا قرحہ ورم کے پھٹنے اور پھنسیوں کے بڑھنے سے پیدا ہوتا ہے، ہمیشہ قارورہ کا حاد ہونا اس امر کا اندیشہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے بعد مثانہ میں قرحے پیدا ہو جائیں گے۔

قروح مثانہ کی تشخیص اس طرح کریں، اگر مریض پیڑو، کنج ران اور بیخ قضیب میں درد کی شکایت کرے۔ پیشاب دشواری اور سوزش کے ساتھ آئے، قارورہ میں بدبو ہو اور اس میں ریم، خون اور سبوس کے مانند چھلکے خارج ہوں تو یہ مثانہ کے قرحہ کی دلیل ہے۔

قروح مثانہ کا علاج قروح گردہ کے مانند کریں —— گاہے قرحہ کا تنقیہ کرنے والی دوائیں مثلاً ماء العسل، ماء السکر اور گاہے مدمل ادویہ مثلاً قرص طباشیر، قرص کہربا و قرص کاکنج، شربت خشخاش کے ساتھ دیتے ہیں —— طباشیر، دانہ ہیل، مروارید یا صدف بوزن مساوی کوٹ چھان کر اس میں سے تین ماشہ شیرہ برگ سپستان تین تولہ کے ساتھ کھلانا مفید ہے یا زردچوب و آملہ بوزن مساوی کوٹ کر قرص بنا کر استعمال کریں —— اگر بیمار نہایت کمزور ہو اور حرارت اعضاء اصلیہ میں متمکن ہو تو اسے شیر خر و شیر زن پلائیں اور ہضم کر سکے تو کشکاب مرطلق دیں اور علامات دق کی طرف توجہ کریں، کیوں کہ اندرونی ورموں اور قرحوں سے اکثر تپ دق ہو جاتا ہے۔

چوں کہ مثانہ ایک کم گوشت اور عصبانی عضو ہے اور اس سے گرم پانی گزرتا اور جمع ہوتا ہے اس لئے مثانہ کے قرحے جلد مندمل نہیں ہوتے اور اس کے لئے سخت کوشش کی ضرورت ہوتی ہے اور ریم کے تنقیہ کے بعد ایسے سفوف، اقراص اور ایسی معجونیں استعمال کریں جن میں زہرہ سوختہ، اسبد، مروارید، کہربا، دم الاخوین و عصارہ لحیۃ التیس وغیرہ شامل ہوں، اور قطور میں بھی عصارہ لحیۃ التیس، صمغ عربی، مرداسنگ داخل کریں —— غذا میں پھیکی اور بے مزہ چیزیں مثلاً پالک، بتھوا، چقندر مونگ کے ساتھ پکا کر چاول کے ساتھ دیں اور گوشت سے قطعاً پرہیز رکھیں —— ذرا قبہ میر محمد شفیع جس کا نسخہ سوزاک کی بحث میں آئیگا وہ اس باب میں بھی مفید ہے۔ شیر برنج میں شیاف ابیض حل کر کے قطور کرنا، اور ریم بہت زیادہ آرہی ہو تو ماء العسل یا ماء السکر پلانا اور احلیل میں ٹپکانا بغایت مفید ہے —— تیز و نمکین غذائیں اور جماع نہایت مضر ہے۔

گل خطمی، خارخسک، کشنیز خشک، آملہ ہر ایک چھ ماشہ، کات سفید چار ماشہ سب کو شب کے وقت پانی میں تر کر کے صبح پلانا زخم کے مدد کو تسکین دینے کے لئے مفید ہے —— اگر اس کے ساتھ حرارت موجود ہو تو عناب پانچ دانہ، شیرہ کاہو چھ ماشہ، شیرہ تخم خیارین چار ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، لعاب گل خطمی تین ماشہ پلائیں، گاہے لعاب اسپغول نو ماشہ گاہے اسپغول سلم وغیرہ مندمل اور گاہے ست سلاجیت، طباشیر، دانہ ہیل، پوست تخم بکاین ہر ایک ایک ماشہ سب کو سفوف کر کے کھلاتے ہیں اور اس کے ساتھ لعاب اسپغول چھ ماشہ، شیرہ خارخسک چھ ماشہ، شیرہ بادیان چار ماشہ و شیرہ خیارین سات ماشہ، قند سفید ڈیڑھ تولہ داخل کر کے پلاتے ہیں۔ دشواری بول کی حالت میں شہد جات مذکورہ کے

ساتھ بنادق البزور دینا مفید ہے اور سفیداب شیرہ خرفہ یا شیر دختر میں حل کر کے بذریعہ زرقہ استعمال کرنا اس باب میں سود مند ہے ——— مومیائی وجدوار ایک ایک رتی نہایت باریک کر کے روغن بنفشہ یا روغن بادام اور شیر دختر میں حل کر کے پچکاری سے زخم تک پہنچانا بھی نہایت مفید ہے۔

مومیائی ایک ماشہ، دم الاخوین، شادنج مغسول، نشاستہ، تخم کرفس ہر ایک پونے دو ماشہ، صمغ عربی ساڑھے تین ماشہ، کاکنج سات ماشہ سب کو سفوف کر کے اس میں سے پانچ ماشہ شربت خشخاش کے ساتھ دینا مثانہ کے قرحہ کے لئے مفید ہے، اسی طرح حب ذیل قرص کا استعمال بھی نافع ہے ——— مر، زعفران ہر ایک پونے دو ماشہ، مغز تخم خیار، مغز تخم خیارزہ، مغز تخم تربوز، تخم خرفہ، تخم کتاں، بادیان ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، خشخاش سفید ساڑھے دس ماشہ، مغز چلغوزہ ڈیڑھ تولہ، کتیرا، صمغ عربی، نشاستہ، مغز بادام تلخ ہر ایک تین تولہ سب کو کوٹ کر میختج کے ساتھ قرص بنا کر استعمال کریں ——— انزروت، دم الاخوین، کندر، سفیداب، نشاستہ، صمغ عربی، افیون بوزن مساوی کوٹ چھان کر قرص بنا کر ضرورت کے وقت شیر دختر میں حل کر کے احلیل میں ٹپکانا یا پچکاری سے استعمال کرنا قروح مثانہ کو مندمل کرنے کے لئے سود مند ہے ——— بنادق البزور، حب مومیائی جو سوزاک میں معمول ہے، شربت کاکنج، قرص طین ان میں سے ہر ایک دوا قرحہ مثانہ کے لئے مفید و معمول ہے۔

اگر مثانہ کے قرحہ کے ساتھ حرارت نہ ہو تو اس کے لئے شربت خشخاش کے ساتھ قرص کاکنج استعمال کرنا بہترین علاج ہے اور اگر حرارت ہو تو شربت خشخاش کے ساتھ قرص خشخاش دینا مفید ہے۔ (صاحب کامل)

قروح مثانہ کے علاج کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے مثانہ کو ریم سے پاک کریں اور اس کے لئے ایسا ماء العسل و جلاب پلانا اور پچکاری سے مثانہ میں پہنچانا مفید ہے جس میں مدر دوائیں پکائی گئی ہوں، مثانہ کے علاج میں ان دواؤں سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے جو پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کی جائیں ——— اگر ریم بہت زیادہ آ رہی ہو تو خاکستر درخت انجیر یا خاکستر بلوط یا خاکستر درمنہ پانی میں ملا کر ایک شبانہ روز رکھیں بعد ازاں اس کا زلال لے کر احلیل میں ٹپکائیں یا اس کی پچکاری کریں ——— اگر سوزش بہت زیادہ ہو تو روغن گل کے ساتھ شیر زن یا شیر خر و شکر یا شیر بز پلائیں ——— روزانہ صبح کو دودھ یا مناسب شربت کے ساتھ قرص خشخاش و قرص کاکنج استعمال کرائیں۔ (جرجانی)

روزانہ صبح کو شربت بنفشہ یا شربت خشخاش کے ساتھ قرص خشخاش یا قرص کاکنج ساڑھے چار ماشہ کھلائیں، اگر ریم زیادہ آئے تو لعاب تخم مرو کے ساتھ ماءالعسل پلائیں اور غذا میں اش، مغز بادام اور قدرے کدو کا مزورہ دیں ___ اس مرض میں اگر طبیعت قبض ہو تو عنب الثعلب، لبلاب ہر ایک ڈیڑھ تولہ بنفشہ خشک چودہ ماشہ سب کو پانی میں جوش دے کر ترنجبین تین تولہ و طلوس خیارشنبر ساڑھے چار تولہ حل کر کے چھان کر پلائیں ؛ (ابن الیاس)

جرب مثانہ (مثانہ کی خارش)

مثانہ کی خارش کا سبب حاد و شور یا بورقی فضلات ہوتے ہیں جن سے مثانہ کے اندر پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن میں بعد کو ریم پڑ جاتی ہے ___ پیشاب میں سوزش ہونا، قارورہ کا بدبودار ہونا، مثانہ، عجان، قضیب اور کنج ران کی خارش کے ساتھ شدید درد ہونا، مریض کا ہر وقت قضیب کو ملتے رہنا، نخالی رسوب آنا، آب برنج پختہ کے مانند ریم خارج ہونا، بدن کا روز بروز لاغر ہونا اور گاہے براز کے وقت مقعد نکل پڑنا، یہ تمام علامتیں جرب مثانہ پر دلالت کرتی ہیں ___ گاہے ہر وقت مذی یا صدیدی رطوبت آتی رہتی ہے اور آخر میں پشت یا پرور نسودار ہو جاتا ہے اور گاہے احلیل سے بدبودار سیاہ خون خارج ہوتا ہے جو نہایت ردی علامت ہے اور اس کے بعد مریض بالعموم ہلاک ہو جاتا ہے۔

اس مرض کا علاج جرب گردہ کے مانند کریں اور ماءالسکر وغیرہ کے مانند جلا بخشنے والی ادویہ پلانے کے بعد نشاستہ، صمغ و کتیرا کے ساتھ لعاب بہدانہ، لعاب اسبغول کے مانند مغریات و لعابات دیں، شیرہ خرفہ، شیرمغز بادام، لعاب بہدانہ و لعاب اسپغول پلانا اور اس کی پچکاری کرنا بھی مفید ہے، ببول کے نازک پتے شب کو پانی میں بھگو کر صبح ان کا شیرہ نکال کر تنہا یا مناسب دواؤں کے ساتھ استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔ اسی طرح قرص شب کا استعمال بھی فائدہ بخشتا ہے ___ اگر اصلاح و تعدیل کافی ثابت نہ ہو تو مناسب طریقہ سے تنقیہ کریں۔ مگر کہتے ہیں کہ جرب مثانہ میں تنقیہ اس قدر مفید نہیں ہوتا جیسا کہ جرب گردہ میں مفید پڑتا ہے ؛

مثانہ میں خون کا انجماد

گاہے مثانہ میں جگر یا گردے سے جو خون آتا ہے وہ منجمد ہو جاتا ہے اور

گاہے ضربہ و سقطہ یا زیادہ بوجھ اٹھانے سے مثانہ کی بڑی رگ پھٹ جاتی ہے، اور خون جم جاتا ہے ۔

مثانہ میں انجماد خون کی تشخیص اس طرح کرنی چاہیے کہ اسباب مذکورہ کے وقوع اور پیشاب میں خون آنے کے بعد چہرہ کا رنگ زرد ہو جائے، ہچکی اور غشی طاری ہو، ہاتھ پاؤں سرد رہیں، سرد پسینہ آئے، تنفس اور نبض میں ضعف و تواتر کے ساتھ صغر پیدا ہو جائے، متلی آئے اور گاہے مریض کو لرزہ آجائے تو سمجھنا چاہیے کہ مثانہ میں خون منجمد ہو گیا ہے ۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سکنجبین عنصلی تنہا یا قدرے خاکستر چوب انجیر کے ساتھ گرم پانی میں ملا کر دیں یا پرنجاسف، تخم کرفس، تخم ترب و سداب کے مانند مقطعات کا جوشاندہ سکنجبین مذکور کے ساتھ پلائیں، سکنجبین بزوری بھی اس باب میں مفید ہے اور گاہے صرف سرکہ پلانے سے بھی فوراً صحت ہو جاتی ہے، اسی طرح بسفائج، قرطم اور پنیر مایہ کا استعمال بھی نافع ہے ـــــ محلل اور ملطف دوائیں مثلاً اکلیل، حاشا، اذخر، انجدان، بابونہ، پودینہ، سداب، انجوان سب کو جوش دے کر اس میں مریض کو بٹھائیں، مثانہ پر نطول کریں اور ثفل کا ضماد لگائیں، روغن بابونہ، روغن ترب و روغن شبت کی مالش کرنا، حمام کی ہوا میں زیادہ دیر تک بٹھانا اور مطبوخ مذکور سے نطول کرنا بغایت مفید ہے اور حسب ذیل آبزن بھی اس باب میں مجرب ہے ـــــ تخم شبت، حلبہ، قلت، کاکنج، تخم خربزہ، گوکھرو، قرطم، گل بابونہ، اکلیل الملک، بنفشہ، ریوند چینی، برنجاسف ہر ایک تین تولہ، برگ نیم، سنبھالو، قرطم، کرنب، کرم، گز، پودینہ، شکاعی، پنبہ، برگ انار، قنب ہر ایک سات تولہ، سب کو جوش دے کر بدستور آبزن کریں ۔

اگر مذکورہ تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو قوی قسم کی محلل دوائیں مثلاً تر ودانا، عود فاوانیا، حب بلسان، عود بلسان، ابہل، زراوند، آب نخود سیاہ کے ساتھ دیں اور مفتت دوائیں استعمال کریں ـــــ اگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہو اور ہلاکت کا خوف ہو تو منجمد خون کو خارج کرنے کے لئے مثانہ میں اس طرح شگاف دیں جس طرح پتھری خارج کرنے کے لئے دیتے ہیں ۔

مثانہ میں انجماد خون کا علاج سنگ مثانہ کے مانند ہوتا ہے اور گاہے اس میں صرف سکنجبین پلانا کافی ثابت ہوتا ہے، بالخصوص سکنجبین عنصلی، خاکستر چوب انجیر یا مقطعات اور پتھری کی دواؤں کے ساتھ استعمال کرانا نہایت مفید ہے ۔

شب یمانی سرکہ میں ایک شبانہ روز تر کرکے صاف کرکے شکر سے شیریں کرکے پلانا مفید ہے اور یہ دوا بھی مثانہ کے منجمد خون کو خارج کرنے کے لئے معمول ہے —— پوست بیخ کبر، حب بلسان، قردمانا، زراوند مدحرج، ابہل، فوہ، تخم کرفس، دوقو، ہرایک ایک حصہ، اشق، حلتیت ہرایک نصف حصہ سب کو کوٹ چھان کر چار ماشہ سے سات ماشہ تک ماء الاصول کے ساتھ پلائیں۔

مثانہ کا خلع و استرخاء

خلع مثانہ یعنی مثانہ کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کا سبب یا رطوبت ہوتی ہے، یا تناؤ پیدا کرنے والی غلیظ قسم کی ریاح یا چوٹ جو پشت پر واقع ہو اور جس سے بعض بندھن ٹوٹ جانے کے باعث مثانہ کسی طرف مائل ہو جائے اور مثانہ کے استرخاء کے اسباب بعینہ وہی ہوتے ہیں جو متعلق استرخاء کے —— مثانہ کے خلع و استرخاء سے کبھی عسر البول (پیشاب میں دشواری) عارض ہو جاتا ہے اور کبھی سلس البول یعنی اگر تم مثانہ کے عضلہ میں تناؤ پیدا ہو جائے تو پیشاب میں دشواری عارض ہو جاتی ہے اور اگر یہ کشادہ ہو جائے تو پیشاب بے ارادہ خارج ہوتا ہے۔

اگر اس کا سبب غلیظ ریاح ہو تو اس کا علاج ریح الغلاظ سے اخذ کریں اور تریاق کے مانند محلل دوائیں استعمال کریں —— اگر یہ مرض ضربہ و سقطہ سے پیدا ہو تو اس کا علاج شیخ کے قول کے مطابق دشوار ہے اور اس کی تدبیر یہی ہے کہ مثانہ کو اپنی جگہ واپس لیجائیں اور مسخن و مجفف دوائیں باندھیں —— اگر اس کا سبب سوء مزاج فالجی ہو تو رقیق بلغمی مواد کا استفراغ کریں ایسا مواد پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرائیں اور ماکول و مشروب وغیرہ میں فالج کی تدابیر اختیار کریں۔

مثانہ کا درد

مثانہ کے درد کا سبب حرارت یا برودت ہوتی ہے یا پتھری یا قرحہ یا خارش یا ورم یا ریاح یا خلط یا اس کا سبب انجماد خون ہوتا ہے اور کبھی درد بحران بولی کی علامت ہوتا ہے —— درد مثانہ، ورم سرہا اور سرد ہوا

میں زیادہ ہوتا ہے ۔

اس کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر یہ درد بحران کے روز ہو اور اس کے بعد ادرار بول ہو تو یہ بحرانی ہوگا ؛ اگر درد مذکورہ بالا امراض میں سے کسی مرض کے ساتھ ہو تو اس کا سبب وہی مرض ہوگا ؛ ورنہ مثانہ میں سوزش ہو تشنگی غالب ہو ، زرد قارورہ جلن کے ساتھ آئے اور یہ درد عارض ہونے سے پہلے بکثرت مدرات اور حار اشیا استعمال کرنیکا اتفاق ہوا ہو تو اس کا سبب مثانہ کی حرارت ہوگی اور اگر یہ آثار نہ پائے جائیں ، قارورہ سفید ہو اور بارد دوائیں مثلاً کافور استعمال کرنے کے بعد یا سرد ہوا چلنے یا سرد موسم میں سفر کرنے کے بعد عارض ہو تو درد کا باعث مثانہ کی برودت ہوگی ۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر یہ درد بحرانی ہو تو مناسب مدرات سے ادرار میں اعانت کریں ، اگر کسی دوسرے مرض کے تابع ہو تو اس مرض کا علاج کریں —— اگر اس درد کا سبب مثانہ کی حرارت ہو تو بارد مرطب شربت مثلاً شربت بنفشہ و شربت خشخاش ، تخم خرفہ ، خیارین ، مغز تخم کدو تخم کاہو ، و کاسنی کے شیرہ کے ساتھ پلائیں اور بارد ضماد لگائیں مثلاً صندل ، ؔ گل و آرد جو آب عنب الثعلب و آب کاسنی ، یا آب کشنیز کے ساتھ ضماد کریں ، اگلے اس میں زردی بیضہ آرد باقلا و آقاقیا زیادہ کرتے ہیں —— روغن کدو و روغن بنفشہ کے مانند سرد روغنوں کی مالش کریں اور پچکاری سے احلیل میں داخل کریں اور بنفشہ ، نیلوفر ، تخم خطمی و عنب الثعلب سے آبزن کریں —— غذا میں پالک کا قلیہ ، زردی بیضۂ مرغ آب انار کے ساتھ چوزۂ مرغ کا گوشت اور وہ چیزیں دیں جو درد گردہ میں تجویز کی گئی ہیں ۔

اگر درد مثانہ کا سبب برودت ہو تو حار مدرات دیں مثلاً بیخ بادیان ، کرفس ، پودینہ ، انیسون ، تخم گزر ، سداب سبز کا مطبوخ شربت دینار کے ساتھ پلائیں اور گرم اشیاء مثلاً سداب ، برنجاسف ، شبت ، پودینہ قدرے جند بیدستر و حلتیت کے ساتھ ضماد کریں اور اسی سے تکمید کریں ، بابونہ ، قیصوم ، بنفشہ ، اکلیل و مرزنجوش کے مطبوخ میں آبزن کریں اور غذا میں کبوتر بچہ کا گوشت دیں —— اطریفل صغیر ، تریاق کبیر اور مویز و انجیر کھلائیں ، روغن سوسن ، روغن نرگس و زیتون مثانہ پر ملیں ، آب نیم گرم سے نطول کریں اور سرد ہوا سے پرہیز رکھیں —— لکھتے ہیں کہ

خصیہ بز کو چیر کر زراوند مدحرج، نطرون وزیرہ اس پر چھڑک کر خشک کر کے اس میں سے ساڑھے چار ماشہ کھلانا دردِ مثانہ، ربو و دردِ جگر کے لئے مفید ہے، اور اس کی مداومت کرنا تقویت باہ کے لئے عجیب الاثر ہے ۔

ریح المثانہ

اس کو نفخ مثانہ بھی کہتے ہیں، یہ مرض ورم کے مشابہ ہوتا ہے اور اس میں ریح گاہے ایک جگہ رکی ہوتی ہے اور گاہے ادھر ادھر منتقل ہوتی رہتی ہے — اس کا سبب یا نفخ پیدا کرنے والی غذاؤں اور فواکہ کا استعمال ہوتا ہے یا مثانہ میں رطوبت کا اجتماع اور اسکی حرارت کا ضعیف ہونا جس سے یہ رطوبت ہضم وتحلیل نہیں ہوسکتی اور ضعیف حرارت سے، ریاح میں متغیر ہوجاتی ہے — اسکی علامت تمدد، درد اور دشواری بول ہے — مذکورہ اسباب میں فرق اس طرح کرسکتے ہیں کہ اگر تناؤ کے ساتھ نفخ ادھر ادھر منتقل ہوتا ہے گرانی نہ ہو اور قراقر ہو تو اس کا سبب نفخ پیدا کرنیوالی غذائیں ہونگی، اور اگر تمدد کے ساتھ گرانی ہو اور نفخ منتقل ہو تو اس کا سبب رطوبت ہوگی — گاہے نفخ مثانہ کا سبب ریاحی بواسیر ہوتی ہے اور اس صورت میں اسکی علامتیں موجود ہوتی ہیں ۔

اس کا علاج یہ ہے کہ شیرۂ تخم کشوثا، شیرۂ انیسون، شیرۂ زیرۂ سیاہ، عرق بادیان میں نکالکر گلقند داخل کرکے نیمگرم پلائیں یا تخم خربزہ، خار خسک ہر ایک چھ ماشہ، بادیان، گل سرخ ہر ایک چار ماشہ، عرق بادیان دس تولہ میں جوش دیکر تین تولہ شربت دینار داخل کرکے پلائیں — اگر اسکے ساتھ مروڑ اور بواسیر ریحی ہو تو گل خطمی تین ماشہ، نانخواہ، بادیان ہر ایک چار ماشہ، شب کو جوش دیکر شربت بنفشہ دو تولہ داخل کرکے پلائیں — اگر مثانہ گاہے سخت ہوجائے، اور رودۂ قولون میں ریاح جمع ہوکر مثانہ کو دبائے جس سے اس میں عارضی صلابت آجائے تو جوارش عود شیریں نو ماشہ کھلاکر اسکے اوپر عرق عنب الثعلب دس تولہ نیمگرم پلائیں اور سبوس گندم و نمک سے تکمید کریں اور گرم دواؤں کے مطبوخ سے نطول کریں اور محلل وکاسر ریاح اشیا ضماد کریں، روغن زعفران کھلانا اور مثانہ پر ملنا اس باب میں نہایت مفید ہے — جب پیشاب دشواری کے ساتھ آئے تو قدرے پوست خربزہ خشک سفوف کرکے قند کے ساتھ کھلائیں اور آبزن میں بٹھائیں — اگر رطوبت کا غلبہ ہو تو

متواتر قے کرانا اور تریاق، اسقمونیا، شرود بیطوس اور انجیر کھلانا سودمند ہے۔

ضعف مثانہ کا ہے مثانہ سوءِ مزاج سے بھی ضعیف ہو جاتا ہے جو اکثر بارد ہوتا ہے یا ورم صلب یا استرخایا انخلاع سے بھی مثانہ میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور ان میں سے ہر ایک مرض کی علامات اور اسکا علاج گزشتہ فصلوں میں لکھا جا چکا ہے — جب مثانہ کمزور ہوتا ہے اور زیادہ پیشاب کو برداشت نہیں کر سکتا اور اسے خارج کرنیکا مشتاق ہوتا ہے مگر مثانہ کے عضلات پیشاب کو مسلسل جاری کرنے پر قادر نہیں ہوتے، تو ان دونوں امور کے اجتماع سے پیشاب قطرہ قطرہ آنے لگتا ہے۔

حرقت بول

پیشاب کی سوزش کے **اسباب** تین ہوتے ہیں۔ **اول** مزاج کی حرارت اور غلبۂ صفرا کے باعث پیشاب میں حدت و بورقیت پیدا ہو جانا: **دوم** اس رطوبت کا فقدان جو آلات بول کے غدود سے بجائے بول کو چکنا کرنے اور پیشاب کی حدت کم کرنے کے لئے تراوش کرتی ہے اور اس رطوبت کے فقدان کا سبب اکثر جماع کی کثرت اور بدن کو گھلانے والے امراض ہوتے ہیں یا اس کا سبب حار قسم کی غذائیں اور قوی قسم کی حار مدرات ہوتی ہیں؛ **سوم** تغیب، گردہ اور مثانہ کے قرحے، یا گردہ و مثانہ کا ورم یا ان کی خارش۔

ان اسباب کی **تشخیص** کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مزاج کی حرارت کے آثار موجود ہوں، قارورہ رنگین ہو اور یہ مرض پیدا ہونے سے پہلے مریض نے گرم اشیاء استعمال کی ہوں تو اس کا سبب پیشاب کی حدت ہوگی — اگر قارورہ کے ساتھ خون، ریم اور چھلکے آئیں تو اس کا سبب قرحے ہوں گے یا خارش ہوگی — اور اگر حرارت اور قرحے کے آثار موجود نہ ہوں، بدن میں خشکی کا غلبہ ہو اور فقدان رطوبت کے اسباب مقدم ہوں تو اس کا سبب قارورہ کی حدت توڑنے والی لزج رطوبت کی کمی ہوگی اور اگر گردہ یا مثانہ کے ورم کی علامتیں پائی جائیں تو سوزش بول کا سبب یہی ہوگا۔

اس کا **علاج** یہ ہے کہ لعاب اسپغول۔ بارد عرقیات میں نکال کر شربت بنفشہ داخل کرکے اس کے ہمراہ بنادق البزور استعمال کرائیں یا کشنیز خشک، گل نیلوفر، صندل سفید و اصل متقشر جو پانی میں بھگو دیں اور صبح صاف کرکے شربت نیلوفر کے ساتھ پلائیں؛ بارہنگ استعمال کرنا بھی اس باب میں مفید ہے —

نشاستہ ابیض و کافور، شیر بز یا شیر خر یا شیر دختر میں حل کرکے اس کی پچکاری دیں ۔ غذا ایسی ماء الشعیر، بیضہ نیمبرشت اور روغن بادام، کدو، کنک جو کے ساتھ مرغی کا شوربہ اور ایسی چیزیں دیں جن میں کوئی تیز مزہ غالب نہ ہو ـــــ اگر مادہ کی مقدار بہت زیادہ ہو اور صرف تعدیل کفایت نہ کرے تو مناسب طریقہ سے تنقیہ کریں اور اگر اس مرض کا باعث رطوبت کا فقدان ہو تو اسکے سبب کو قطع کرنے کے بعد مذکورہ بالا تدابیر اختیار کریں ۔

کیلے کے درخت کے تنہ میں سوراخ کرکے شگوا کے ساتھ کوئی برتن لگا دیں اور اس میں جو پانی جمع ہو صبح کو اس میں سے مناسب مقدار لیکر پلائیں یہ تدبیر سوزش بول کیلئے بغایت مفید ہے ـــــ جو، تخم خیار، تخم بادرنجبویہ، مغز تخم کدو، تخم خربزہ، خشخاش، خرفہ، سبکو باریک کوٹ کر اسقدر پکائیں کہ گل جائے بعد ازاں صاف کرکے شکر سفید ملا کر پلائیں، یہ تدبیر سوزش بول کی تسکین کے لئے سویدی کے مجربات سے ہے اسیطرح تربوز کھانا اور اس کا پانی پینا یا شیرۂ تخم خیار پینا اس باب میں سویدی کا مجرب ہے ـــــ صندل زرد، صندل سفید، صندل سرخ ہر ایک دو رتی تخم کاسنی، کافور، ہر ایک چار رتی، قند سفید دو تولہ، قند کو آب سرد میں حل کرکے باریک کرکے چھڑک کر پلانا سوزش بول اور شدید حرارت کو رفع کرنے کیلئے مجربات سے ہے ـــــ سنگ جراحت ڈیڑھ تولہ، گل ارمنی دو ماشہ کوٹ چھان کر اس میں سے بقدر چھ ماشہ، آب برنج کے ساتھ کھلانا عورتوں کے حرقت بول کیلئے نہایت مفید ہے، یا شیرۂ خارخسک، شیرۂ تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ، شیرۂ زیرۂ سفید چار ماشہ و گلقند دو تولہ پلائیں، یہ نسخہ سوزش بول، سوزاک اور معدہ کے سوداوی نفخ کے لئے معمول ہے، کلھے اس میں تخم خربزہ کے بجائے تخم خرفہ داخل کرتے ہیں اور اس کے ساتھ عرق شاہترہ بھی داخل کرتے ہیں ـــــ مغز تخم کدو، مغز تخم تربوز، شیر دختر میں بخوبی حل کرکے اس کی پچکاری لینا بھی سوزش بول کے لئے نہایت سود مند ہے ۔

پیشاب کی سوزش کے مرض میں ترش و تیز اشیاء سے قطعاً پرہیز کریں، بلکہ بے مزہ شوربے دیں اور یہ دوا کھلائیں ـــــ مغز تخم خربزہ نو تولہ، مغز تخم خیار، مغز تخم کدو، تخم خرفہ، خشخاش سفید ہر ایک تین تولہ، نشاستہ، کتیرا، رب السوس ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، بزر البنج سفید سات ماشہ، قند سفید بوزن سب کا سفوف بنا کر اس میں سے ساڑھے دس ماشہ، صبح و شام، تین تولہ شربت خشخاش یا جلاب کے ساتھ دیں ۔ (ابو سہل)

نشاستہ، روغن بادام و تخم خشخاش کا فالودہ کھلائیں؛ لعاب اسپغول کیساتھ شربت بنفشہ، اور شیرہ مغز بادام کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں؛ شب کو سوتے وقت سات ماشہ اسپغول شربت انار میخوش کیساتھ دیں؛ جلاب کے ساتھ لعاب بہدانہ و روغن گل تازہ یا روغن بادام شیریں پلانا بھی سودمند ہے اور آب تربوز دینا بھی نافع ہے — مغز تخم خیارین، تخم کاہو، خشخاش سفید و سیاہ ہر ایک تین تولہ، کندر، صمغ عربی، دم الاخوین، مغز بادام، کتیرا، رب السوس ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، افیون سات ماشہ، تخم کرفس سات ماشہ سب کا قرص بنا کر ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک دینا سوزش بول کیلئے نہایت مفید ہے۔ (مجربی)

احتباس و دشواری بول (پیشاب کا بند ہونا یا دشواری سے آنا)

پیشاب میں دشواری واقع ہونے یا اسکے بند ہوجانیکے اسباب بہت سے ہوسکتے ہیں اور ان کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے۔ سب سے پہلے یہ معلوم کریں کہ جگر، گردہ، مثانہ، مجاری بول، احالہ، رحم، ناف، کنج ران، خصیہ، مقعد، پشت اور عضلہ وغیرہ کسی خرابی میں مبتلا ہیں یا نہیں۔ مثلاً اگر یہ مرض استسقاء کا عارض ہو اور اس سے پہلے قارورہ غالی ہو تو اس کا سبب جگر اور گردہ کا ضعف ہوگا جس کے باعث جگر مائیت کو بخوبی جدا نہیں کرسکتا اور گردے اسے اچھی طرح جذب نہیں کرتے۔ اگر گردہ، مثانہ و مجاری بول میں ورم حار کے آثار موجود ہوں یا ورم صلب یا خارش یا پتھری یا ضعف یا قروح یا ریاح یا انجماد خون یا ظلع مثانہ کی علامتیں پائی جائیں تو احتباس و دشواری بول کا سبب یہی امراض ہوں گے — اگر آنتوں کے ورم یا احتباس ثفل یا بلغم یا احتباس ریح کی علامتیں موجود ہوں یا ورم رحم یا میلان رحم یا خروج رحم یا ورم مقعد یا زحیر یا بواسیر یا شقاق مقعد یا ورم ناف یا ورم کنج ران یا ورم اسفل پشت یا زوال مہرہ یا ارتفاع خصیہ کے آثار پائے جائیں یا پشت و زہار پر چوٹ لگی ہو تو دشواری بول کا سبب یہی علتیں ہوں گی ∴

اگر مذکورہ بالا اسباب نہ پائے جائیں، پیشاب سوزش کے ساتھ آئے، مثانہ کو دبانے سے پیشاب خارج ہو اور درد میں تسکین ہو تو اس کا سبب، قرحہ یا پیشاب کی حدت سے پیدا ہونے والا درد ہوگا، چنانچہ قرحہ کی علامتوں سے ان دونوں کے درمیان امتیاز کرسکتے ہیں — اگر قارورہ سفید ہو اور معتدل حد سے غلیظ یا رقیق ہو اور پیشاب میں دشواری پیدا ہونے سے پہلے سردی کا

احساس ہو اور پیشاب کی حاجت بڑھی ہوئی ہو تو دشواری بول کا سبب برودت ہوگی اور اگر سوزش اور قارورہ میں حدت ہو تو اس کا سبب حرارت ہوگی ۔ اگر یہ مرض پیدا ہونے سے پہلے مریض زیادہ سکون و راحت کا عادی ہو اور غلیظ و لزج قسم کی غذائیں بکثرت تناول کی ہوں، پیڑو میں گرانی ہو اور پیشاب کے ساتھ خام رطوبت خارج ہو تو دشواری بول کا سبب مجرائے بول میں لزج خلط کا چپکنا ہوگا ـــــ اگر مریض نے اس مرض سے پہلے گرم چیزیں کھائی ہوں اور مسخن تدابیر برتی ہوں، قارورہ میں سرخی ہو، مجرای قضیب میں سوزش محسوس ہو اور مریض درد کو کچھ دیر برداشت کرے تو پیشاب خارج ہونے میں کسی قدر آسانی ہو، اس صورت میں دشواری بول کا سبب مثانہ کی طرف خلط حار کا نزول ہوگا ـــــ اگر یہ مرض بہت دیر تک پیشاب نہ کرنے مثلاً عرصہ تک سوتے رہنے یا زیادہ مشغولیت میں پیشاب کی طرف سے غافل ہونے کے بعد عارض ہو تو اس کا سبب مثانہ کا تمدد اور اپنے فعل پر اس کا قادر نہ رہنا ہوگا اور اس کو قوت مثانہ کی موت سے تعبیر کرتے ہیں ۔

اگر مریض پیشاب کی سوزش اور لذع کو محسوس نہ کرے تو اس کا سبب حس مثانہ کا ضعف ہوگا، اگر ایسی حالت میں کہ مریض پشت پر لیٹا ہو، مثانہ کو دبانے سے پیشاب بآسانی خارج ہو جائے تو دشواری بول کا باعث قوت دافعہ کی کمزوری ہوگی ـــــ اگر پیشاب زور سے خارج نہ ہو اور مریض کو محسوس کرے کہ وہ حرکت ارادی جو صحت کی حالت میں پیشاب کو دفع کرتی ہے، اب اسے دفع کرنے پر قادر نہیں ہے اور مثانہ کو دبانے سے آہستہ آہستہ پیشاب خارج ہو جائے تو اس کا سبب عضلہ مثانہ کا استرخا ہوگا ـــــ اگر تھوڑا سا پیشاب زور سے خارج ہو یعنی صاف اور ادرار نہ ہو اور تشنج کی علامتیں موجود ہوں مثلاً یہ مرض دفعتاً پیدا ہوا ہو، گرانی اور تمدد کا احساس ہو، نبض پتلی ہو، قارورہ غلیظ ہو اور غلبہ بلغم کے آثار موجود ہوں تو اس کا سبب عضلہ کا تشنج ہوگا ـ ـ اگر یبوست پیدا کرنے والے وہ اسباب مقدم ہوں جو حرقت بول میں بیان کئے گئے ہیں اور ترطیب کی تدابیر سے پیشاب کی دشواری کم ہو جائے تو اس کا سبب غددی اعضا کی رطوبت کا فقدان ہوگا ۔

اگر یہ اسباب بھی موجود نہ ہوں اور پیشاب میں دشواری، آلات بول کا قروحہ مندمل ہونے کے بعد پیدا ہوئی ہو تو اس کا سبب مجاری بول میں زائد گوشت اگنا ہوگا؛ چنانچہ اس صورت میں اگر یہ زائدہ لحمیہ قاثاطیر (سلائی کے

سے محسوس ہو تو یہ مجرائے قضیب میں ہوگا مگر مجرائے قضیب میں قاثاطیر کریں گے اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہو تو یہ زائدہ گوشت اس سے اوپر ہوگا؛ چنانچہ اگر پشت میں گرانی معلوم ہو اور مثانہ پیشاب سے خالی ہو تو یہ زائدہ گردہ و مثانہ یا جگر و گردہ کے درمیانی مجری میں ہوگا اور اگر گرانی و صلابت مثانہ کیساتھ پیڑو میں سخت درد اور شدید تمدد ہو تو زائدہ لحمیہ مثانہ کے نیچے ہوگا ۔

مذکورہ بالا اسباب کے مطابق عسر بول کا علاج درج ذیل ہے

برودت مثانہ

مثانہ کو گرم کرنیوالی دوائیں استعمال کریں اور اگر برودت سے مثانہ کی حس بھی ضعیف ہو گئی ہو تو روغن پستہ، روغن قسط و روغن بان کے مانند گرم روغنوں میں قدرے مشک، جند بیدستر و فرفیون حل کرکے پیڑو پر ملیں اور احلیل میں ٹپکائیں اور مقوی و خوشبودار ضماد لگائیں مثلاً سوسن، اکلیل، شیح و شبت وغیرہ مثانہ پر رکھیں اور معجون فلاسفہ و سنجرینیا کھلائیں — اگر دماغ مبتلائے آفت ہو تو اس کا علاج کریں ۔

اگر مثانہ کے قوت دافعہ کا ضعف یا اس کا استرخاء سوء مزاج بارد رطب سے پیدا ہو، مثلاً سرد غذائیں جیسے تربوز، بے مزہ خربزہ و خیار وغیرہ بکثرت تناول کیا ہو یا برودت و رطوبت کے اسباب سے ملاقی رہے ہوں مثلاً سرد چیزوں پر اکثر بیٹھنے اور سونے کا اتفاق ہوا یا ناف تک سرد پانی میں دیر تک ٹھہرنے کا اتفاق پڑا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے سبب کو قطع کریں بعد ازاں دارچینی، سنبل الطیب، سعد، سلیخہ، قرنفل، جوزبوا، بباسہ، اذخر ہر ایک تین ماشہ کو جوش دیکر چار تولہ شربت اصول کے ساتھ پلائیں؛ تریاق کبیر، انقرویا و دواء بلادری اس باب میں بغایت سودمند ہے؛ اسی طرح معجون اذراقی و معجون فلاسفہ بھی نافع ہے؛ علاوہ بریں روغن زیرہ و روغن راحت کی مالش کریں اور احلیل میں ٹپکائیں؛ ریگ دریا و زیرہ پوٹلی میں باندھ کر تکمید کریں؛ بار بار قے کرنا اور گرم معدنی پانی میں بٹھانا بھی مفید ہے؛ باقی وہی تدابیر اختیار کریں جو استرخاء مطلق کیلئے بیان کی گئی ہیں، مگر اس باب میں بہرحال تقویت مثانہ کا خیال رکھیں ۔

اگر احتباس بول سوء مزاج بارد کے تابع ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ گلقند عسلی یا اطریفل صغیر استعمال کریں؛ انجیر و مویز کا نقل کریں؛ روغن نرگس و روغن بان مثانہ پر ملیں؛ آب گرم سے نطول کریں اور غذا میں نخود آب یا کبوتر بچہ یا مرغی کا گوشت گرم مصالحہ کے ساتھ پکا کر دیں ۔

احتباس و دشواری بول اگر غلبہ برودت کا نتیجہ ہو تو ثوم، نعناع، سداب گندنا، کردیا، روغن زیتون کے ساتھ اکلاً وضماداً مفید ہے ؛ (انطاکی)

حرارت مثانہ اگر دشواری بول کا سبب مثانہ کی حرارت ہو تو وہ سرد دوائیں استعمال کریں جو امراض مثانہ کی ابتدا میں بیان کی گئی ہیں اور اگر شدید حرارت سے مجرای بند ہو جائے تو مرطب تبرید دیں مثلاً لعاب اسپغول بہدانہ، شربت بنفشہ و روغن نیلوفر ملا کر پلائیں، ماء الشعیر، پالک، کدو و شیرہ مغز بادام کے ساتھ استعمال کرائیں، مرخی دواؤں کے آبزن میں بٹھائیں اور روغن بنفشہ و کدو کے مانند مرطب روغنوں کی مالش کریں —— قرص خشخاش یا بزرالبزور، جلاب یا شربت بنفشہ کے ساتھ کھلانا، آب کاسنی، آب عنب الثعلب و آب سداب بہار پلانا اور سکنجبین کے ساتھ ماء القراع دینا بھی اس باب میں مفید ہے ؛

ورم مثانہ اگر دشواری بول کا سبب مثانہ کا ورم ہو تو اس کا علاج ورم مثانہ کے مطابق کریں، پانی کم پینے دیں، مدرات ترک کریں اور ممکن ہو تو دو روز تک غذا نہ دیں، بابونہ، شبت اور بیخ خطمی کے مطبوخ سے نطول کرنا اور روغن خشک و روغن بابونہ کی مالش کرنا تسکین ورم کے لئے مفید ہے، ورکرنب خطمی، پیاز مطبوخ وگندنا مطبوخ ضماد کرنا شیخ کے قول کے مطابق اس باب میں بغایت سودمند ہے ؛

انجماد خون وریم اگر پیشاب کی دشواری کا سبب مثانہ میں خون یا ریم کا انجماد ہو تو وہ تدابیر اختیار کریں جو اس کی بحث میں بیان کی گئی ہیں، مسیحی کے قول کے مطابق منفت دوائیں سکنجبین کے ساتھ استعمال کرانا یا تنہا سکنجبین عنصلی دینا سودمند ہے اور جرجانی نے لکھا ہے کہ سکنجبین بھی اس باب میں نہایت مفید پڑتی ہے ؛

ریاح غلیظ اس کا علاج ریح المثانہ کے مطابق کریں مسیحی نے لکھا ہے کہ ماءالاصول کے ساتھ روغن بید انجیر پلائیں، روغن بلسان، روغن یاسمین و روغن سنبل کی مالش کریں اور احلیل میں ٹپکائیں یا جند بیدستر آب سداب میں حل کر کے یا مشک روغن بلسان میں ملا کر قطور کریں ؛

خنہ بہ یا ستیرا اگر دشواری بول کا باعث جوش ہو اور حالات اجازت دیں تو باسلیق کی فصد کھولیں، روغن گل کے مانند قابض و مقوی روغنوں کی مالش کریں، آبزن میں بٹھائیں اور گل خطمی تین ماشہ، تخم خرفہ و گلخیرو

ہر ایک چار ماشہ، خارخسک چھ ماشہ، عنب الثعلب چار ماشہ سب کو جوش دیکر گلقند ملا چھان کر پلائیں ——— لک مغسول، صمغ عربی ہر ایک ایک ماشہ باریک کر کے زردی بیضہ مرغ ایک عدد میں ملا کر استعمال کرنا بھی اس باب میں معمول ہے، علاوہ بریں سغاث تین ماشہ، برگ مورد دو ماشہ، سنبل الطیب، آرد مونگ ہر ایک چار ماشہ، گل سرخ، خارخسک ہر ایک دو ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر قدرے روغن گل، دو عدد زردی بیضہ مرغ اور ایک ماشہ قفر الیہود کے ساتھ ملا کر مثانہ پر ضماد کریں۔

حبس بول بالقصد اگر پیشاب میں دشواری کا سبب طویل خواب یا ضروری اشغال میں مصروفیت کے باعث پیشاب کی طرف سے غفلت ہو تو مدر دوائیں مثلاً بزرکتان، حلبہ، قرطم، برگ کرنب، خطمی وغیرہ کے مطبوخ سے نطول و آبزن کریں، مثانہ کو ہاتھ سے دبائیں اور روغن بلسان، روغن گل و زیرہ کے مانند ایسے روغنوں کی مالش کریں جن میں کسی حد تک قبض کی خاصیت ہو اور ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو قاثاطیر استعمال کریں۔

لیس دار رطوبت یا ریم اگر پیشاب میں لیس دار رطوبت یا ریم سے نال بند ہو جانے کے باعث دشواری پیدا ہو جائے تو قوی قسم کی مدر دوائیں مثلاً انیسون، تخم کرفس، دوقو و تخم شلغم پانی میں جوش دے کر شربت بزوری حار داخل کر کے پلائیں اور انہیں دواؤں کے مطبوخ میں آبزن کرائیں یا برگ غار، مرزنجوش، بابونہ، اکلیل الملک، شبت، حلبہ، کرفس، حرمل کے بخار دخ میں بٹھائیں، روغن شبت، روغن عقرب مثانہ پر ملیں اور احلیل میں ٹپکائیں ——— ایسی حالت میں مدرات پلانا جبکہ مریض آبزن میں ہو اور آبزن سے نکلنے کے بعد فوراً احلیل میں روغن ٹپکانا سریع الاثر ہے۔

تنقیہ کے لئے ستار، ریوند خطائی و تربد وغیرہ اور خیار شنبر و شربت دینار دلیا مسقے و حقنہ بھی اس باب میں نفع بخش ہے ——— حلبہ، بابونہ، اکلیل، گل بنفشہ، برگ کرنب، چقندر، پیاز، آرد باقلا، آرد نخود و عدس ہر ایک سات ماشہ دانہ انگور سبز نو ماشہ، سرگین کبوتر صحرائی ایک تولہ سب کو روغن گل میں ملا کر ضماد کرنا نہایت سودمند ہے ——— شیخ کے قول کے مطابق بنادق مدر اور اسماعیل کی تجویز کے مطابق سوق حنظل کا استعمال بھی نہایت مفید ہے۔

زائد گوشت اگ جانا مجری بول میں زائد گوشت یا مسہ اگ جانے یا قرحہ کے اندمال کے باعث سوراخ بند ہو جانے سے اگر دشواری بول ہو جائے

ہو تو اس سبب سے مجری کی تنگی میں ہونے کی صورت میں قاثاطیر سے پیشاب
خارج کریں۔ اگر پیشاب لحم جلد و گردہ یا گردہ و مثانہ کے درمیان مجری میں ہو تو اس کا علاج
اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ مجری کو نرم اور ڈھیلا کرنے کی تدبیر اختیار کریں چنانچہ اس صورت
میں ملین و مرخی آبزن میں بٹھائیں مثلاً بابونہ، خطمی، بنفشہ، برگ کرنب و پرسیاؤشان
بزرکتان کے مطبوخ میں آبزن کریں اور اس کے بعد ملین ضماد لگائیں مثلاً آرد حلبہ،
خبازی، بنفشہ، بابونہ، اکلیل الملک، آب کرنب و روغن خسک میں ملا کر مثانہ سے
جائے تنگ ضماد کریں اور ترش و قابض اشیاء سے قطعاً پرہیز رکھیں۔

عضلہ مثانہ کا استرخا یا تشنج

استرخا کی حالت میں مثرودیطوس و بلادری
کے مانند گرم معجونیں کھلائیں، روغن ناردین،
روغن قسط، روغن سداب، روغن بیدانجیر، روغن سوسن، قدرے جندبیدستر
زیتون کے ساتھ ملیں اور ان تدابیر سے کام لیں جو استرخا مطلق میں معمول ہیں۔
اور تشنج کی صورت میں تشنج مطلق کا علاج کریں یعنی مواد کو نضج دینے کے بعد مسہل سے
بدن کا تنقیہ کریں، بعد ازاں حار دوائیں ضماد کریں اور گرم روغن مالش کریں۔

خلع مثانہ و سنگ مثانہ

اگر پیشاب کی دشواری کا سبب مثانہ کا اپنی جگہ سے ہٹ
جانا، یا مثانہ کی پتھری یا گردہ کا ورم حار یا ورم صلب
یا سنگ گردہ یا ضعف گردہ یا مجری کی قوت دافعہ کی کمزوری ہو تو ان تدابیر سے ان امراض
کا علاج کریں جو ان کی بحث میں بیان کی گئی ہیں اور اس کے ساتھ مرخی آبزن، ضماد
اور پچکاریوں سے بھی کام لیں۔

بول حاد

اگر دشواری بول کا باعث پیشاب کی حدت ہو جس سے آلات بول کو
اذیت پہنچتی ہے تو اس کا علاج حرقت بول کے مطابق کریں، اور مثانہ
پر گرنے والی حاد خلط کی تعدیل کے لئے بارد لعاب و شربت اور دوسرے سرد
روغن استعمال کریں، مثلاً اسپغول و بہدانہ و تخم مرو کا لعاب، شربت بنفشہ
شربت خشخاش، شربت عناب، روغن کدو، روغن بادام، روغن بنفشہ و ماء الشعیر
وغیرہ پلائیں، گرم چیزوں اور مدرات سے پرہیز رکھیں اور مجری کے تعزیہ کے لئے
لعاب اسپغول اور صمغ عربی احلیل میں ٹپکائیں۔ — شیاف ابیض شیر زن میں حل
کر کے قدرے روغن بادام یا روغن کدو ملا کر احلیل میں قطور کرنا بھی نہایت مفید ہے
— اگر مادہ زیادہ ہو تو پہلے بدن کا تنقیہ کریں۔
مراھندی نے لکھا ہے کہ نقوع قرص و معجون راحت اس باب میں
نہایت مفید و موثر ہے
— اگر درد بہت زیادہ ہو تو مخدر اشیاء مثلاً

افیون، بزر البنج اور مخدر دوائیں جیسے لعاب اسپغول و صمغ عربی احلیل
میں ٹپکانا ہیں۔

عسر بول کے دوسرے اسباب

اگر دشواری بول کا سبب ورم گردہ کا ورم حار یا ورم صلب ہو یا یہ دشواری گردہ میں خشک ثفل یا بکثرت بلغم یا ریاح رکنے سے عارض ہو یا ورم رحم یا سیلان رحم یا خروج رحم یا ورم زہار یا بیخ ران یا ورم مقعد یا زحیر یا بواسیر یا شقاق مقعد یا ورم پشت یا زوال مہرہ یا ارتفاع خصیہ یا مجری قضیب کے قرحہ سے ہو تو ان امراض کا علاج کریں مثلاً جب اس کا سبب گردہ میں ہو تو قولنج ورمی یا ثفلی یا بلغمی یا ریحی کے مطابق تدابیر اختیار کریں اور اسی طرح مذکورہ بالا دوسرے امراض کی تدبیر ان کے مباحث سے اخذ کریں۔

ادویہ مدر بول

حسب ذیل دوائیں دشواری بول میں نافع ہیں اور ادرار کرتی ہیں سویدی نے لکھا ہے کہ پونے دو ماشہ حجر الیہود گھسکر آب نیم گرم کے ساتھ پینا مجرب ہے۔ اسی طرح بیخ خطمی یا تخم خطمی شراب میں جوش دے کر پلانا بھی مفید ہے امرجان یا لبدہ تخم خیار یا تخم خربزہ کے ساتھ دینا، پودینہ کا مطبوخ شراب کے ساتھ پلانا، بیخ شلغم تر باریک کتر کر یا خشک سفوف کرکے شہد کے ساتھ کھلانا، آرد کرسنہ سرکہ کے ساتھ دینا، روغن بلسان کی پچکاری دینا اور اس کو نیم ماشہ سے ساڑھے چار ماشہ تک پینا، روغن سوسن میں موصیائی حل کرکے اس کا فتیلہ رکھنا، تخم خرفہ پینا، عنصل بریاں کھانا، قلت استعمال کرنا، برگ نیلوفر سبز خشک کرکے استعمال کرنا، لوبیا کھانا، یہ تمام دوائیں دشواری بول رفع کرنے کے لئے مفید ہیں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ دشواری بول کے مریضوں کے لئے ہر حال میں بنادق البزور کا استعمال نہایت مفید ہے اور اگر بخار نہ ہو تو اسے دودھ کے ساتھ استعمال کریں، **مسیحی** کا قول ہے کہ آبزن کی مداومت کرنا، ہمیشہ روغن مالش کرنا اور ترش، قابض و غلیظ غذاؤں سے پرہیز کرنا دشواری بول میں مفید ہے، **حکیم علی** نے لکھا ہے کہ آب گل پلاس سے گرم گرم نطول کرنا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ **قرشی** کا قول ہے کہ اگر قرحہ کا خوف نہ ہو تو معجون عنصل یا سکنجبین بزوری کے ساتھ بزور استعمال کریں اور اگر قرحہ کا خوف ہو تو شربت آلو بالو کے ساتھ بزور دیں۔ **خجندی** نے لکھا ہے کہ احتباس بول کیلئے یہ تدبیر عجیب الاثر ہے کہ مریض حمام کے گرم حوض میں دیر تک بیٹھے اور

اسی حالت میں پوست خربزہ سائیدہ تناول کرے۔ اس تدبیر سے فی الفور رحمت حاصل ہوتی ہے ——— کہتے ہیں کہ احلیل میں کافور رکھنا ادرار کے لئے مفید ہے، اسی طرح ریوند چینی، عرق بادیان میں پیس کر گرم کرکے پیڑو، احلیل و خصیتین پر ضماد کرنا اور بار بار ان کی تکرار کرنا اس مقصد کے لئے سودمند ہے اور شیرہ خیارین کے ساتھ جدوار پینا بھی فائدہ بخشتا ہے ؀

روغن عقرب میں چند جندبیدستر حل کرکے، احلیل میں ٹپکانا یا تدھے شب یمانی احلیل میں رکھنا دشواری بول کے لئے مفید ہے ——— ڈیڑھ پاؤ شیر گاؤ میں ساڑھے چار تولہ روغن زرد اور ۱۲ تولہ شکر سرخ داخل کرکے پینا، آب خیشگر پینا، آب گیاہ جو و آب خیشگر ملا کر پینا یا آب ترب یا آب شلجم یا آب جھواؤ یا آب چقندر ایک پیالہ میں سات تولہ شکر سرخ داخل کرکے پینا، یہ تمام تدبیریں ادرار بول کے لئے مفید ہیں ؀

عنب الثعلب، گل خطمی، گل بنفشہ، پرسیاؤشاں، تخم خبازی، گل بابونہ، خارخسک نیم کوفتہ ہر ایک دو تولہ، بنفشہ، اکلیل الملک، تخم تلت، تخم شبت، تخم کرفس ہر ایک ایک تولہ، گل مصفر، گل پلاس، سبوس گندم ہر ایک چار تولہ سب کو دس سیر پانی میں جوش دے کر ایک تہائی رہ جائے تو صاف کرکے اس میں آبزن کرنا احتباس بول کے لئے مجرب ہے ؀

حسب ذیل دوائیں پیشاب کھولنے اور اس کی دشواری رفع کرنے کے لئے اطباء ہند کے معمولات میں داخل ہیں ——— مغز تخم پیٹھہ کھس کر ناف پر طلا کریں اور ایک حبہ کافور کھلائیں یا شورہ قلمی باریک کرکے پیڑو پر رکھیں اور اس پر قدرے پانی چھڑک دیں اور مریض کو دیر تک اسی طرح پشت پر لٹائے رہیں ——— ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک شورہ ہموزن شکر کے ساتھ کھلانا یا تنہا شورہ پانی میں حل کرکے کئی بار پلانا احتباس بول رفع کرنے کے لئے مجربات سے ہے۔ اطباء ہند شورہ حسب حاجت تین تولہ تک دیتے ہیں۔ طب فرشتہ میں مرقوم ہے کہ اکبر بادشاہ کو احتباس بول کی شکایت ہوگئی تھی اور قارورہ کسی تدبیر سے جاری نہ ہوتا تھا، آخر ایک مصری حکیم نے تین تولہ شورہ قلمی پانی میں حل کرکے پلایا اور دو گھڑی کے بعد دو تولہ اور دیا اس سے قارورہ جاری ہوگیا اور شفا حاصل ہوئی ———

حکیم علی نے لکھا ہے کہ بوسیدہ آم جو پکنے کے بعد سڑ گئے ہوں اور کھانے کے قابل نہ ہوں ان کو ہاتھ سے مل کر ان کا پانی صفائی کے ساتھ چھان کر شیشہ

میں محفوظ رکھیں، اس میں سے تھوڑا سا احتباس بول کے مریض کو دینا عجیب اثر رکھتا ہے ——— پانی کے ساتھ روغن انجیر پلانا بھی پیشاب کھولنے کے لئے سود مند ہے ——— ریوند چینی، شورہ قلمی، پھٹکری سب کو پانی میں پیس کر پلانا اور دوسرے مدرات مثلاً گوکھرو، کاسنی، ہنسراج، سونف، کباب چینی، تخم خرپزہ و پوست املتاس پلانا احتباس بول کے لئے مفید ہے۔

تقطیر بول (پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا)

تقطیر بول یعنی پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا، احتباس بول و خروج بول کی درمیانی حالت ہے، اور جخندی کے قول کے مطابق یہ مرض حقیقتاً عسر بول کی جنس سے ہے مگر عسر بول کی طرح اس میں سبب ہنوز مستحکم نہیں ہوتا ——— تقطیر بول، عسر بول اور سلس البول کے درمیانی فرق یہ ہے کہ عسر بول میں پیشاب دشواری کے ساتھ خارج ہوتا ہے مگر جو خارج ہوتا ہے وہ بے ارادہ خارج نہیں ہوتا اور سلس البول میں پیشاب بے ارادہ خارج ہوتا ہے اور تقطیر بول میں پیشاب ارادہ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا یعنی قطرہ قطرہ خارج ہوتا ہے۔

تقطیر بول کے اسباب کی تشخیص کا طریقہ وہی ہے جو عسر بول میں بیان کیا گیا ہے اور سبب کے مطابق اس کا علاج بھی وہی ہے جو حرقت بول، عسر بول و سلس البول میں درج ہے ——— اگر یہ مرض پیشاب کی حدت کا نتیجہ ہو تو سرد بزور کے شیرہ مثلاً تخم خشخاش، تخم خرپزہ، مغز تخم تربوز، مغز تخم کدو، تخم خرفہ، کاہو خیارین کے شیرہ کے ساتھ قرص ماسک البول بارد استعمال کرائیں اور طباشیر، کشنیز، تخم حماض، گل ارمنی، صندل، گلنار و صمغ عربی سے آب کاہو کیساتھ قرص بنا کر کھائیں اور غذا میں ماء الشعیر، کاسنی، کاہو اور کدو وغیرہ دیں ——— کاکنج حب القلت، دو قو ہر ایک چار ماشہ سب کا شیرہ دس تولہ عرق شاہترہ میں نکال کر چار تولہ شربت بزوری میں داخل کرکے پلانا اس تقطیر بول کے لئے مفید ہے جو سوزش کے ساتھ ہو۔

اگر یہ مرض سردی کے باعث قوت ماسکہ کے کمزور ہو جانے کا نتیجہ ہو تو پہلے کئی بار حقنے کے ذریعہ سے تنقیہ کریں بعد ازاں بلغم کا مسہل اور بڑے ایارج استعمال کرائیں، اس کے بعد ماسک البول حار، معجون عطائی واطریفل کبیر انطاکی دیں، اور قیر، ایسو، تین ماشہ، روغن بادام تلخ ایک تولہ حل کرکے احلیل میں نیم گرم ٹپکائیں۔

اگر یہ مرض ضعف مثانہ کے سبب سے ہو تو گرم معجونیں مثلاً معجون کندر، معجون رشیدی، معجون عطائی و معجون جالینوسی استعمال کریں اور یہ ماسک البول حار دینا بھی مفید ہے ـــــ کندر، بلوط، سعد، خولنجان، قرفہ، حب الآس، حب الرشاد سب کو کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر استعمال کریں، ساڑھے دس ماشہ اطریفل صغیر، پونے دو ماشہ تخم خرنیا کے ساتھ ملا کر کھانا اس باب میں نہایت سودمند ہے۔

ببول کے پھل خام سائے میں خشک کرکے کوٹ چھان کر روغن زرد میں بریان کرکے شکر ملا کر سات سات ماشہ صبح و شام استعمال کرنا تقطیر البول کے لئے نہایت مفید ہے اور آب عصا الراعی پینا اس باب میں میرے تجربات سے ہے۔

وسویدی،

یہ مرض اکثر برودت یا فالج کے سبب سے عارض ہوا کرتا ہے اور اس میں گرم اور قابض دوائیں اکثر مفید پڑتی ہیں اور ادویہ باہیہ سے بھی فائدہ پہنچتا ہے، تریاق، اشرودیطوس، ایارج جالینوس، انقرویا، اطریفل کبیر، جوارش کندر، اطریفل صغیر یہ تمام دوائیں اس باب میں مفید ہیں، بالخصوص اطریفل کے ساتھ انقرویا، تخم خرنیا اور بعض قابض دوائیں مثلاً حب الآس، جفت بلوط ملا کر استعمال کرنا نہایت سودمند ہے ـــــ بلیلہ کابلی بریاں ایک حصہ، بہمن سرخ نصف حصہ، پودینہ خشک، حب الآس، سندروس، مر، کندر، سعد، بسباسہ ہر ایک تہائی حصہ، قرنفل نصف حصہ، دارچینی خشک، حب المحلب ہر ایک دو حصہ سب کو کوٹ چھان کر رب آملہ کے قوام میں معجون بنا کر کھلانا اس باب میں میرے تجربات سے ہے اور حب ذیل معجون اس سے بھی زیادہ قوی ہے ـــــ بلیلہ سیاہ، بلیلہ کابلی خشک ہر ایک ڈیڑھ تولہ، مر، جند بیدستر ہر ایک پانچ ماشہ، کہربا، سعد ہر ایک نو ماشہ، کندر، حب المحلب ہر ایک تین تولہ سب کو کوٹ چھان کر بدستور شہد میں معجون بنا کر اس میں سے ساڑھے چار ماشہ استعمال کریں ـــــ مشائخ کے تقطیر البول کے لئے افیون، بزر البنج، جند بیدستر، تخم سداب معجون بنا کر ورق طلا داخل کرکے اس میں سے ساڑھے چار ماشہ کھانا مفید ہے ـــــ مومیائی روغن زنبق میں پگھلا کر احلیل میں ٹپکانا بھی اس باب میں سودمند ہے۔

دشیح،

قطرہ قطرہ پیشاب آنے کا سبب پیشاب کی حدت ہو تو روزانہ صبح کو شیرۂ تخم خرفہ و شیرۂ تخم خیارین شکر سفید کے ساتھ پلائیں اور غذا میں روغن بادام کے ساتھ ماء الشعیر دیں، حب ذیل معجون اس مرض کے لئے اور بول فراش کے لئے

نہایت نافع ہے ——— تخم کرفس ساڑھے تین ماشہ، کندر ساڑھے تین ماشہ دونوں کو باریک کرکے مویز بے تخم ۶ تولہ کوٹ کر اس میں ملائیں اور اس میں سے بقدر اخروٹ روزانہ صبح کو اور شب کو سوتے وقت استعمال کریں اگر اس میں ساڑھے دس ماشہ بلوط بھی داخل کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ (مجندی).

بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ گاہے تقطیر بول کا سبب ریح البواسیر یا غلیظ ریاح ہوتی ہے اور اس صورت میں اس کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ اس کا علاج بعض حار مدرات کی زیادتی کے ساتھ ریح البواسیر کے مانند کریں حب جلیت بھی اس کے لئے نہایت مفید ہے۔

سلس البول (پیشاب کا بے ارادہ خارج ہونا)

سلس البول اس مرض کو کہتے ہیں جس میں پیشاب بے ارادہ خارج ہو جائے۔ اس کا سبب اکثر مثانہ کی برودت عضلہ خانہ کا استرخاء اور کثرت رطوبت کے باعث اس عضلہ اور مثانہ کا ضعف ہوتا ہے جیسا کہ اکثر بارد و رطب امراض کے آخر میں عارض ہو جاتا ہے، گاہے اس کا سبب مدرات کا کثرت استعمال ہوتا ہے، اور رقیق شراب جس میں پانی زیادہ مقدار میں ملایا گیا ہو، خربزہ اور دوسرے رطب فواکہ بھی اسی حکم میں داخل ہیں ——— گاہے اس کا سبب مثانہ کی زیادتی حرارت ہوتی ہے جس کے باعث مائیت بکثرت مثانہ کی طرف جذب ہو جاتی ہے اور اس سے مجاری میں کشادگی اور مثانہ میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور وہ پیشاب کو روک نہیں سکتا ——— یا اس کا سبب مثانہ کے محاذی مہروں کا ضربہ و سقطہ کے باعث اپنی جگہ سے ہٹ جانا ہوتا ہے، جس سے گردن مثانہ کو بند رکھنے والا عضلہ خراب ہو جاتا ہے، یا مثانہ کے رباطات ٹوٹ جاتے ہیں اور مثانہ میں استرخاء اور سیلان پیدا ہو جاتا ہے جس کے باعث وہ پیشاب کو روک نہیں سکتا مگر گاہے سلس البول کا سبب مثانہ، عضلہ اور پیشاب میں نہیں ہوتا بلکہ اس کا سبب کوئی دباؤ ہوتا ہے جس کی مزاحمت سے پیشاب خارج ہو جاتا ہے جیسا کہ حاملہ عورتوں اور ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کے شکم میں بکثرت ثقل جمع ہو جائے، یا ایسے مریضوں میں جن کے مثانہ کے اوپر کے اعضاء میں بڑا ورم ہو جیسا کہ رحم یا آنت کے ورم میں ہوتا ہے، بعض اوقات مثانہ کے اپنی جگہ کے ہٹ جانے سے اور گاہے بحران کے طور پر بھی یہ مرض عارض ہو جاتا ہے ——— کہتے ہیں کہ جلنے کے بعد پیشاب کرنے سے سلس البول اور بول فراش کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔

اسباب مذکورہ کی **تشخیص** کا طریقہ یہ ہے کہ اگر بکثرت مدرات
کے استعمال کا اتفاق ہوا ہو یا پشت کا مہرہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہو یا خلع شانہ
کے اسباب موجود ہوں یا حمل ہو یا اسعار میں بکثرت جماع ہو یا رحم یا ناف
میں ورم ہو یا شکایت بحران کے دن لاحق ہو تو اس کا سبب یہی اسباب ہونگے
ورنہ قارورہ ملاحظہ کریں، چنانچہ اس کا رنگ سفید ہو پیشاب میں سوزش اور
تشنگی نہ ہو اور سوء مزاج بارد کی علامتیں ظاہر ہوں تو اس کا سبب مثانہ اور اس
کے عضلہ کی برودت اور کمزوری اور مثانہ کا استرخا ہوگا اور اگر قارورہ رنگین ہو
پیشاب سوزش کے ساتھ آئے، تشنگی اور مزاج میں گرمی غالب ہو، مریض کو گرم چیزوں
سے نقصان پہنچے تو اس کا سبب مثانہ کی زیادتی حرارت ہوگی۔

اس کا **علاج** یہ ہے کہ اگر یہ مرض مثانہ کی سردی عضلہ کے استرخا
اوران کے ضعف سے ہو تو کندر، مصطگی ہر ایک ایک ماشہ باریک کرکے
گلقند یا اطریفل صغیر میں ملا کر تناول کریں اور دوسری حار و قابض دوائیں مثلاً
خولنجان، قسط، جوز بوا وغیرہ یا رد، قابض و مجفف ادویہ مثلاً جفت بلوط، گلنار و
حب الآس وغیرہ کے ساتھ مرکب کرکے کھائیں۔ معجون بلوط، معجون گلنار و معجون فلاسفہ
استعمال کرنا بھی سودمند ہے، انجیر و مویز کھانے سے مثانہ کی تسخین ہوتی ہے۔
علاوہ بریں مشک و جندبیدستر، روغن بابونہ و روغن نرگس میں حل
کرکے مثانہ پر طلا کریں، اطریفل صغیر و کبیر استعمال کرنا بغایت سودمند ہے۔

اگر اس کا سبب حرارت کی زیادتی ہو تو اس کا علاج ذیابیطس کے مانند
کریں یا طباشیر، گلنار، گل ارمنی، تخم خرفہ، کاہو، خشخاش سب کا قرص بنا کر
کھلائیں یا پوست ہلیلہ زرد، پوست بلیلہ، آملہ، گلنار، اجفت بلوط، گل سرخ
مساوی کوٹ چھان کر روغن گل سے چرب کرکے سہ چند قند سفید کے قوام میں
معجون بنا کر سات ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک استعمال کریں۔ تمام بارد و قابض
اشیاء اس صورت میں مفید ہیں اور آلو بخارا، سماق، تمر ہندی و دانہ انار ترش
منہ میں رکھنا اس مرض کی تشنگی کو زائل کرتا ہے۔

اگر اس کا سبب اپنی جگہ سے مہرہ کا زوال ہو جس سے مثانہ کے رباط ٹوٹ
گئے ہوں تو اس کا علاج محال ہے مگر رباط نہ ٹوٹے ہوں بلکہ ان میں تمدد پیدا ہوگیا
ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ مہرہ کو اپنی جگہ بٹھائیں، اگر مہرہ اندر کی جانب ہٹا ہو تو اسکی
تدبیر یہ ہے، سینگیاں کھچوائیں یا زفت کا ضماد کریں۔

اگر سلس البول رحم یا ناف کے ورم یا خلع شانہ یا جماع، ثقل یا حمل کے سبب

سے عارض ہو تو سبب کے زائل ہو جانے پر یہ خود بخود رفع ہو جاتا ہے اور اگر اس کا سبب مدر اشیا کا کثرت استعمال ہو تو ان کو ترک کریں اور اگر اس کے بعد بھی مرض باقی رہے تو مناسب اشیاء سے تعدیل کریں ——— اگر سلس البول بحرانی ہو تو اسے بند نہ کریں بلکہ مدرات سے طبیعت کی اعانت کریں ۔

عود ابخور رکھانا ، عصارہ عصا الراعی پینا یا جفت بلوط استعمال کرنا سلس البول کے لئے مسویدی کے مجربات سے ہے ، اسی طرح انار دیں ، پوست خربزہ ، تخم قوان دس ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک استعمال کرنا . مرجان ، راسن ، دوقو ، اسارون ، اسطوخودوس ، خولنجان یہ تمام دوائیں اس باب میں مفید ہیں ، سماق باریک کرکے تنہا یا عصارہ بارتنگ کے ساتھ بیخ تعفیب ، عانہ اور ناف پر ضماد کرنا اور روغن بیخ میں حل کی ہوئی مومیائی کا فتیلہ رکھنا سلس البول و تقطیر کے لئے سود مند ہے ۔

دارچینی باریک کرکے قند میں ملا کر گولیاں بنا کر اس میں سے شب کو روزانہ بقدر دو ماشہ کھلانا اس سلس البول کے لئے مفید ہے جو مثانہ کی قوت مردہ ہو جانے کے باعث عارض ہو ، اسی طرح سوتے وقت ساڑھے چار ماشہ کندر استعمال کرنا بھی اس کے لئے سود مند ہے ——— شاہ بلوط ، مصطگی ، سعد ، کبیلہ سیاہ سب کو سفوف کرکے قند کے ساتھ کھلانا ایسے سلس البول کے لئے نافع ہے جو مثانہ کے استرخا سے پیدا ہو ——— کنجد سیاہ ، نانخواہ ، ورک ہر ایک بوزن مساوی کوٹ کر قند سیاہ کے ساتھ گولیاں بنا کر بقدر دس ماشہ کھلانا کثرت بول و بول فراش کے لئے سود مند ہے ، اسی طرح کلونجی و اجوائن ہر ایک سات ماشہ پانی کے ساتھ کھانا اس کے لئے نہایت مفید ہے ——— مصطگی ، جفت بلوط ، تخم خشخاش سفید ، گل ارمنی ، تخم خشخاش سیاہ ، خولنجان ہر ایک تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر ہموزن قند سفید ملا کر اس میں سے تین ماشہ عرق گلو کے ساتھ کھلانا بھی سلس البول کے لئے فائدہ مند ہے ——— علاوہ بریں سفوف بلوط حکیم سوسن ، سفوف قوام الدین ، معجون ماسک البول ، معجون لبوب ، سفوف ماسک البول حار یہ تمام دوائیں اس باب میں مفید ہیں ، اگر یہ مرض حرارت سے ہو جو شاذ و نادر ہوتا ہے تو مبرد و قابض دوائیں استعمال کریں اور یہ سفوف دیں ، اکشنیز خشک ، گلسرخ گل ارمنی ہر ایک ڈیڑھ تولہ ، طباشیر تین تولہ ، تخم کاہو ، تخم خرفہ ہر ایک ساڑھے چار تولہ ، گلنار ساڑھے تین ماشہ ، کافور ٹوٹے دو ماشہ ، صمغ ساڑھے تین ماشہ ، سب کو کوٹ چھان کر آب انار ترش میں تر و خشک کرکے استعمال کریں ، علاوہ بریں ان تدابیر پر کاربند ہوں جو ذیابیطس میں معمول ہیں ——— اور اگر یہ مرض بارد

ہو تو تقطیر بول میں جو تدابیر بیان کی گئی ہیں ان سے کام لیں اور وج، اسعد، راسن خشک، مغز بلوط ہر ایک سات ماشہ مصری ساڑھے دس ماشہ سب کا سفوف بنا کر استعمال کریں، الکموی اس کے لئے نہایت سودمند ہے اور کموی طلا کرنا بھی مفید ہے۔ (شیخ)

بول فی الفراش

بول فراش یعنی سونے کی حالت میں پیشاب کرنے کا سبب کبھی با معلوم عضلہ مثانہ کا استرخا ہوتا ہے مگر یہ استرخا عضلہ البول کے استرخا کی بہ نسبت کم ہوتا ہے اور گاہے پیشاب کی حدت بھی اس مرض کی اعانت کرتی ہے ——
یہ مرض غلبہ رطوبت کے باعث زیادہ تر بچوں کو ہوتا ہے اور ان کا بے خبر سونا اس مرض میں معین ہوتا ہے۔

اس کا **علاج** یہ ہے کہ سعد، کندر، خولنجان، جفت بلوط، حب الآس گلنار بوزن مساوی سفوف کرکے کھلائیں اور مشک و جندبیدستر روغن سوسن میں ملا کر مثانہ پر ضماد کریں، آب معدن گوگرد و آب دریائے شور میں مریض کو بٹھلانا بھی مفید ہے اور شہد اغربریاں شہد کے ساتھ کھلانا یا جوز بوا کی مداومت کرنا بھی نافع ہے اور معجون فلاسفہ و معجون ماسک البول سے اس مرض میں بہت فائدہ ہوتا ہے —— اس مرض کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ مریض کو شب کے وقت کھانا پانی نہ دیں اور نیند سے کئی بار اٹھا کر پیشاب کرائیں —— بچوں میں اکثر علاج سے فائدہ نہیں ہوتا اور وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو اعصاب کے سخت اور حرارت کے زیادہ ہو جانے پر یہ مرض خود بخود رفع ہو جاتا ہے

خصیہ جز بریاں کرکے کھلانا یا گردے کی مداومت کرنا اس باب میں میرا مجرب ہے سنبل ہندی شرباً ضماداً مفید ہے، اسی طرح آب مورد کے ساتھ لبابہ ضماد کرنا، گوشت خرگوش بریاں کرکے کھلانا، بہتین شراب کے ساتھ استعمال کرنا پوست سنگداں سفوف کرکے کھلانا، یہ تمام دوائیں بول فراش کے لئے مفید ہیں۔ (سویدی)

بول فراش کا علاج استرخائے مثانہ، تقطیر بول وسلس البول کے مانند کریں، خصوصاً ہلیلجات، راسن و سعد کے مرکبات جو تقطیر بول میں معمول ہیں اور روغن بان کی مالش اس باب میں نہایت مفید ہے، علاوہ بریں یہ بھی ضروری ہے کہ احتلام کی حالت میں نہ سوئیں تاکہ بے خبری کی نیند نہ آئے اور سونے سے

پہلے پیشاب سے فارغ ہولیں ٭ (شیخ)

اگر مریض کا مزاج اصلی حار ہو تو یہ دوا فائدہ بخشتی ہے ——— گل سرخ، طباشیر، تخم خرفہ، تخم کاہو ہر ایک ڈیڑھ تولہ، کشنیز، دبرجنت بلوط، حب الآس، گلنار، گل ارمنی، صمغ عربی ہر ایک سات ماشہ، کافور پونے دو ماشہ سب کو کوٹ چھان کر آب انار میخوش یا آب بارتنگ سے قرص بنا کر استعمال کریں ٭ (خجندی)

اگر یہ مرض غلبہ برودت سے ہو جیسا کہ اکثر بچوں اور بوڑھوں میں ہوتا ہے تو شام کی غذا سے پہلے دس ماشہ شراب ریحانی پلائیں یا حلتیت و زعفران کھلائیں، یا دن رات میں کئی بار بلوط اور کندر استعمال کرائیں اور پیڑو پر روغن ناردین کی مالش کریں ——— روزانہ شب کو سوتے وقت نو ماشہ مغز حب الکلاب استعمال کرنا بالخصوص مشائخ میں اس کی مداومت کرنا اس مرض کے ازالہ کے لئے بغایت سودمند ہے، اور چینی کوٹ چھان کر قند کے ساتھ گولیاں بنا کر اس میں سے روزانہ شب کو پونے دو ماشہ استعمال کرنا بھی نہایت مفید ہے ٭

کثرت بول (پیشاب کی زیادتی)

شیخ نے لکھا ہے کہ زیادتی پیشاب کی چند قسمیں ہیں، اول ذیابیطس کے ساتھ پیشاب زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کی خاص علامت یہ ہے کہ تشنگی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ مریض کسی طرح پانی سے سیر نہیں ہوتا، دوم ایسی صورت میں پیشاب زیادہ ہوتا ہے، تشنگی زیادہ ہوتی ہے مگر ذیابیطس جیسی حالت نہیں ہوتی، سوم وہ قسم جس میں پیشاب زیادہ ہوتا ہے لیکن تشنگی چنداں نہیں ہوتی ——— اگر کثرت بول کے ساتھ سوزش و حدت کی شکایت ہو تو اس کا سبب پیشاب کی حدت ہوگی یا اس کا سبب قرحہ ہوں گے اور حدت و سوزش نہ ہو تو سلس البول اور برودت کے اسباب موجود ہوں گے ——— مذکورہ بالا تمام اسباب سے پیدا ہونے والے امراض کا علاج لکھا جا چکا ہے اور ذیل میں بھی چند ایسی تدابیر لکھی جا رہی ہیں جو غلبہ برودت کی صورت میں اس مرض میں مفید ہیں ٭

اگر زیادتی پیشاب کا سبب برودت ہو تو اس کے لئے تمام مقوی باہ دوائیں مفید ثابت ہوتی ہیں، زردی بیضہ نیم برشت تناول کرنا اور خوب جوش دیا ہوا دودھ پینا بھی سودمند ہے، مرمکی اس باب کی خاص دواؤں میں سے ہے، اسی طرح حب الجلب سعد، کندر، خولنجان، خبث الحدید، کشنیز یہ تمام دوائیں منفرد آمرکباً معمول و مفید ہیں ——— علاوہ بریں مرکبات میں سے جوارش ماسک البول، جوارش کندر،

سفوف ماسک البول، قرص ماسک البول، معجون بلوط، معجون خبث الحدید، معجون تسلا، معجون لبوب، جوارش زرعونی، جوارش جالینوس۔ یہ تمام دوائیں کثرت بول، سلس البول، بول فراش کے لئے ایسی حالت میں مفید ہیں جب کہ یہ امراض سردی مثانہ کا نتیجہ ہوں ؎

قلت بول (پیشاب کی کمی)

پیشاب کی کمی کے اسباب شیخ کے قول کے مطابق پانچ ہو سکتے ہیں، (۱) پانی کم پینا (۲) تمام مسامات کا کشادہ ہو جانا اور پسینہ زیادہ آنا (۳) اسہال کی زیادتی (۴) گردہ کا ضعف جس کے باعث وہ جگر سے پانی جذب نہ کر سکے (۵) جگر کی کمزوری جس کے سبب سے وہ مائیت کو خون سے جدا کر کے گردہ کی طرف نہ بھیج سکے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سبب اول کی صورت میں پانی زیادہ پلائیں یا مناسب مدرات دیں، دوسری اور تیسری صورت میں تحلیل اسہال کو روکنے کی کوشش کریں چوتھے اور پانچویں سبب کی موجودگی میں مقویات گردہ اور جگر کے ساتھ حار مدرات بکثرت استعمال کریں — قلت البول کے مریضوں کے لئے ترش اشیاء مضر ہیں اور جماع سے ان کے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے ؎

بول الدم (خونی پیشاب)

پیشاب کی راہ سے جو خون آتا ہے وہ یا خالص ہوتا ہے یا غسالی ہوتا ہے، یا پیپ کے ساتھ ملا ہوا خارج ہوتا ہے۔ بول الدم سے مراد پہلی صورت یعنی خالص خون آنا ہے اور اس فصل میں اسی سے بحث کی گئی ہے باقی دونوں صورتیں آئندہ فصل یعنی ابوال غیر طبیعیہ کی بحث میں بیان کی جائیں گی ؎

جرجانی کے قول کے مطابق مجرائے بول سے خون آنے کے سات اسباب ہو سکتے ہیں — (۱) خون کی زیادتی، تمام بدن اور گردہ کی رگوں میں اس کا امتلاء اور اس کے باعث کسی رگ کا پھٹ جانا (۲) لہسن، مرچ، فرفیون اور جندبیدستر وغیرہ کے مانند گرم دوائیں اور گرم غذائیں بکثرت استعمال کرنا (۳) کوئی وزنی چیز اٹھانا یا زور سے چھلانگ لگانا یا گردہ کے مقام پر چوٹ لگنا اور ان اسباب سے گردہ کی کسی رگ کا پھٹ جانا (۴) جماع کی کثرت، (۵) غلبہ رطوبت کے باعث رگوں کا کمزور اور ڈھیلا ہو جانا اور ان سے خون تراوش کرنا (۶) گردہ میں ریاح کے جمع ہو جانے سے اس کی رگوں کا پھٹ جانا (۷) کمزوری کی تکلیف سے یا سوء مزاج بارد یابس سے رگ کا پھٹنا — اور یہ اسباب یا گردہ میں ہوتے ہیں یا گردہ مثانہ کے

دریائی بجری میں ۔

طریق تشخیص مذکورہ بالا اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر خون تھا پیشاب کے ساتھ ملا ہوا آئے اور کبھی خالص خون بکثرت خارج ہو اور اس کے ساتھ غلبہ خون اور عروق کے امتلا کی علامتیں موجود ہوں تو اس کا سبب خون کی زیادتی ہوگی، اور اس صورت میں اگر خون خالص تازہ اور صاف ہو اور بے درد کے خارج ہو تو یہ رگ کے ٹوٹنے یا پھٹنے کی علامت ہے۔ اور اگر خون تھوڑا تھوڑا آئے اور بدن میں درد یا کوئی خرابی موجود نہ ہو تو یہ رگوں کا **دہانہ کشادہ** ہو جانے کی دلیل ہے — اگر یکبارگی بہت سا خون گردہ پر چوٹ لگنے کے بعد خارج ہو تو یہ گردہ کی رگ پھٹ جانے کی علامت ہے، لیکن مثانہ کی رگ پھٹنے کی صورت میں زیادہ خون خارج نہیں ہوتا — اگر خون درد کے ساتھ آئے تو یہ **قرحہ** کی علامت ہے اور یہ خون سیاہی مائل ہوتا ہے بدبودار ہو اور اس کے ساتھ پیپ یا چھلکے خارج ہوں تو یہ قرحہ کے قاتل کی دلیل ہے — اگر خون تھوڑا تھوڑا آئے اور کنج ران میں درد ہو تو یہ **مجاری بول** سے خون آنے کی علامت ہے — اگر خون گرم ہو اور سوزش کے ساتھ آئے تو اس کا سبب اکثر تیز دواؤں اور غذاؤں کا استعمال ہوتا ہے۔

اگر خون یکبارگی زیادہ مقدار میں خارج ہو تو اس کا سبب **ضربہ و سقطہ یا جماع** کی زیادتی ہوگی — اگر غلبہ رطوبت کی علامتیں موجود ہوں اور خون تھوڑا تھوڑا خارج ہو تو اس کا سبب **غلبہ** ہوگا — اگر خون تھوڑا تھوڑا آئے اور نفخ کے ساتھ سیاہی مائل ہو اور ریح گردہ کی علامتیں موجود ہوں تو اس کا سبب گردہ میں ریاح کا **اجتماع** ہوگا — اگر خون رقیق ہو اور یہ مرض ذوبان کے بعد عارض ہو تو اس کا سبب **ذوبان لحم** و گوشت کا گھلنا ہوگا اور ذوبان کے بعد عارض نہ ہو اور خون کی رقت کے دوسرے آثار پائے جائیں تو اس مرض کا سبب **خون کی رقت** ہوگی۔

اگر مذکورہ بالا علامتیں نہ پائی جائیں خون دفعتاً خارج ہو اور اس کے بعد بدن میں خفت و قوت معلوم ہو تو اس کا سبب **بحران** ہوگا — اگر خون دورہ کے ساتھ آئے اس کا سبب **امتلا یا ترک ریاضت یا کسی عضو** کا کٹ جانا ہوگا۔

"بول الدم" کا **علاج** "نفث الدم" کے مطابق کریں، چنانچہ گل ارمنی، دم الاخوین، سنگ جراحت، کتیرا، صمغ عربی، شادنج مغسول ہر ایک ایک ماشہ سب کو کوٹ

چھان کر کھلائیں اور اس کے ہمراہ شیرۂ خشخاش، شیرۂ خرفہ ہر ایک چھ ماشہ، شیرۂ کاکنج چار ماشہ، شربت انجبار، شربت حب الآس ہر ایک دو تولہ بارتنگ پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں یا سفوف مذکور میں سنگجراحت، کتیرا و صمغ عربی کے بجائے صدف سوختہ و کہربا شمعی داخل کریں اور عرق بارتنگ میں شیرۂ بیخ انجبار نکال کر بارتنگ چھڑک کر اس کے ہمراہ کھلائیں یا قرص بول الدم مناسب شربتوں کے ساتھ استعمال کریں ——— شربت عناب کے ساتھ نقوع کشنیز پلانا خون کو بند کرنے اور تسکین دینے کے لئے مفید ہے اسی طرح شیرۂ تخم خرفہ، شیرۂ تخم خیارین، شیرۂ تخم خشخاش کے ساتھ شربت انجبار و تخم بارتنگ دینا بھی نافع ہے، گل ارمنی، قرص طباشیر قابض، شربت خشخاش و شربت کاکنج ہر قسم کے بول الدم میں سود مند ہے ——— چاکسو اکیس عدد باریک کر کے کھلانا اور اس کے اوپر برادۂ صندل سفید شب کو پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر پلانا بول الدم کے لئے مجرب ہے ؎

حکیم علی نے اپنے مجربات میں لکھا ہے کہ بول الدم، مدہ اور سوزش کے لئے ایسی حالت میں جب کہ یہ مرض پیدا ہوا ہو ناف کے نیچے جونکیں لگانا اور صافن کی فصد کھولنا نہایت مفید ہے ——— بول الدم کے بعد پیپ آنے لگے تو یہ قرحہ کی دلیل ہے چنانچہ اس صورت میں مثانہ، گردہ یا قضیب مخصوص علامات سے جہاں بھی قرحہ معلوم ہو اس عضو کے قرحہ کا علاج کریں، اگر انجماد خون کے آثار ظاہر ہوں تو اس کا علاج کریں ——— اگر بول الدم کا سبب کثرت جماع ہو تو اسے ترک کرانے کے بعد قابض قسم کی مقویات دماغ استعمال کریں مثلاً طباشیر دم الاخوین، کہربا، لبد و مروارید وغیرہ، مربہ آملہ، مربہ سیب، شیرۂ حب الآس، شیرۂ انجبار، شیرۂ کشنیز و خشخاش کے ساتھ استعمال کرائیں۔ غذا میں بیضۂ نیم برشت یا شیر برنج دیں ——— اگر یہ مرض ضربہ و سقطہ سے عارض ہو تو قرص بول الدم شربت عناب کے ساتھ استعمال کریں اور ضربہ و سقطہ کی بحث میں ضماد و طلا کے جو نسخے درج ہیں ان سے کام لیں ؎

رب انجبار، پوست بیخ انجبار، شب یمانی، برگ بیخ، بیضۂ مرغ خام، کتیرا، نب کاکنج یہ تمام دوائیں بول الدم کے لئے مفید ہیں، گلنار شربت وضماد اس باب میں سود مند ہے ——— ریوند خطائی پونے دو تولہ کوٹ چھان کر تین حصے کرکے روزانہ ایک حصہ پانی کے ساتھ گولی بنا کر کھلانا اور اس کے اوپر چھ تولہ قند سفید تھوڑے سے پانی میں حل کر کے پلانا اور تین روز اس پر عمل کرنا بول الدم کے لئے مجرب بتاتے ہیں، برگ بانسہ کا شیرہ یا اس کا نقوع استعمال کرنا بھی اس مرض کیلئے

کہتے ہیں کہ چھوٹا سا کریلا ایک عدد لے کر پانی میں اس کا عرق نکال کر پلانا بول الدم کے لئے مجرب ہے، اسی طرح ہلدی اور آملہ کا شیرہ نکال کر پلانا بھی مفید ہے ——— مجرب ہے ۔

اگر مریض کا مزاج حار یابس ہو اور کثیر الجماع ہو اور گردہ کی حرارت و ریح البواسیر سے بول الدم عارض ہو جائے تو پہلے باسلیق کی فصد کھولیں بعد ازاں قرص طباشیر قابض تین ماشہ، شربت خشخاش و شربت انارین ایک ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر شیرہ خرفہ، شیرہ خشخاش ہر ایک نو ماشہ، شیرہ زرشک چار ماشہ، شیرہ خیارین سات ماشہ و شربت نیلوفر چار تولہ، سبوس اسپغول نو ماشہ کے ساتھ پلائیں اور غذا میں بزغالہ و چوزہ مرغ کا گوشت اور کلہ پاچہ، حصرم وغیرہ سے ترش کر کے تنوری روٹی کے ساتھ دیں، جماع اور گرمی و خشکی بڑھانے والے امور سے پرہیز کرائیں اور مرتب تدابیر زیادہ کریں ۔

اگر کسی شخص کو موسم سرما میں بول الدم عارض ہو جائے تو شیرہ عنب الثعلب شیرہ تالمکھانہ و شیرہ خشخاش ہر ایک چار ماشہ پانی میں نکال کر شیرہ صندل ایک تولہ میں کر کے پلائیں، دوسرے روز اس میں شیرہ تخم خرفہ زیادہ کریں، تیسرے روز طباشیر، صمغ عربی، کتیرا ایک ایک ماشہ چھڑک کر پلائیں، چوتھے روز شیرہ کاہو کا نسخہ، پانچویں روز شیرہ مغز چلغوزہ چار ماشہ، چھٹے روز شیرہ بہمن سفید چار ماشہ زیادہ کریں اور چار ماشہ نشاستہ البزور باریک کر کے چھڑک کر پلائیں، بعد ازاں کا نسخہ، عنب الثعلب و بہمن سفید وغیرہ کے شیرہ کے ساتھ اطریفل کشنیزی استعمال کرائیں۔

لب دانہ کہربا، طباشیر، حب الآس، کشنیز خشک، بزر البنج، صمغ عربی، کتیرا ہر ایک تین ماشہ، خشخاش سفید پانچ ماشہ، قند سفید تین تولہ سب کو سفوف کر کے اس میں سے روزانہ سات ماشہ عرق کاہو یا خیر بز کے ساتھ کھلائیں، اور ترشی سے پرہیز کریں، یہ سفوف بول الدم کے لئے مجرب ہے اور استحاضہ میں بھی نفع بخشتا ہے ——— سفوف شادنج، قرص کہربا، قرص طین و معجون کا نسخہ بھی اس باب میں معمول و مفید ہے ۔

خار خسک، برادہ چوب کنار، تنطوریون و حب خادانیا، یہ تمام دوائیں بول الدم کے روکنے کے لئے نہایت قوی اثر رکھتی ہیں، بیخ موسیج، خرنوب، اسماق، پوست انار، دریاں غورہ یا عصارہ مکی سرخ کے ساتھ پشت و زہار پر طلا کرنا سود مند ہے، اسی طرح مرداسنگ، مازو، و کاغذ سوختہ کا ضماد بھی مفید پڑتا ہے ——— قرص گلنار، دم الاخوین کے ساتھ کھلانا بھی مفید ہے اور اگر زیادہ قوی کی ضرورت

ہو تو قرص شب دے سکتے ہیں ✦ (بوعلی)

بول الدم میں ان تدابیر سے کام لیں جو نفث الدم میں معمول ہیں مثلاً قرص کہربا استعمال کرائیں یا گل قبرسی اطراثیث، عصارہ لحیۃ التیس، رب کو باریک کرکے آب بارتنگ و آب عصا الراعی سے قرص بنا کر استعمال کریں؛ اگر خون آنے کے بعد سدہ آنے لگے اور گردہ میں قرحہ ہو جائے تو ان تدابیر سے کام لیں جو قروح کلیہ کے علاج میں معمول ہیں ✦ (صاحب کامل)

اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں غلیظ غذاؤں اور مصدر دواؤں سے پرہیز کرائیں اور سفوف کاکنج، شربت حب الآس یا شربت غورہ یا شربت ریباس کے ساتھ استعمال کرائیں یا اظفار الطیب، رامک، کندر، اقاقیا، بلوط، بوزن مساوی لیکر کوٹ چھان کر اس میں سے ساٹھ ماشہ آب سرد کے ساتھ کھلائیں —— عصارہ لحیۃ التیس احلیل میں ٹپکانا، قابض ضماد لگانا اور قابض آبزن میں بٹھانا اس باب میں نہایت مفید ہے ✦ (جرجانی)

ابوال غریبہ (پیشاب کے غیر طبعی اقسام)

ابوال غریبہ یعنی غیر طبعی پیشاب پانچ قسم کا ہوتا ہے —— **اول**، غسالی یعنی گوشت کے دھوون کی طرح اور ایسے پیشاب کا سبب یا گردہ کی قوت ہاضمہ و ممیزہ کی کمزوری ہوتی ہے یا جگر کی ان قوتوں کا ضعف ہوتا ہے؛ **دوم** غلیظ پیشاب جس کے ساتھ غلیظ خلطیں ملی ہوئی ہوں، اسکا سبب اکثر گردہ کا ضعف اور اخلاط کی کثرت ہوتی ہے یا گاہے بحران کے طور پر ایسا پیشاب آتا ہے؛ **سوم** بول شعری یعنی وہ پیشاب جس میں بال اور دھاگے کے مانند کوئی چیز ظاہر ہو، پیشاب کے یہ تار دو دو بالشت تک لمبے ہوتے ہیں، اور گاہے ان کا رنگ سفید ہوتا ہے، گاہے سرخ؛ اس کا سبب خشکی کی طرف مائل بلغمی مادہ ہوتا ہے جو گاہے گردہ کے ضعف ہضم سے اور گاہے عروق کے ضعف ہضم سے پیدا ہوتا ہے مگر گاہے اس کی تولید غلیظ غذاؤں سے ہوتی ہے، اور یہ صورت زیادہ خطرناک نہیں ہوتی؛ **چہارم** بول قیحی، یعنی پیشاب میں خالص پیپ یا خون آمیز پیپ خارج ہونا، اور اس کا سبب یا اعضاء تنفس مثلاً ریہ و صدر یا دوسرے اعضا مثلاً جگر کے پھوڑے کا پھٹنا

ہوتا ہے یا آلات بول کے ورم کا پھٹنا، یا اس کا سبب اعضاء بول کے قرحے ہوتے ہیں؛ پنجم: بول وسمی یعنی روغن پیشاب خارج ہونا اور ایسا پیشاب چربی پگھلنے سے آتا ہے —— سیاہ پیشاب پتھری کی پیدائش کا مقدمہ ہوتا ہے +

غیر طبعی پیشاب کے نقصان کا علاج گزشتہ مباحث سے اخذ کریں مثلاً بول غسالی (گوشت کے دھوون کے مانند پیشاب) کے لئے ضعف جگر وگردہ کی بحث کی طرف رجوع کریں، بول غلیظ (گاڑھا پیشاب) اگر بحرانی نہ ہو تو اس کا علاج ضعف گردہ کے باب میں ملاحظہ فرمائیں اور بول شعری (تاروالے پیشاب) میں ملطف ومقطع دوائیں اور پتھری کی دوائیں استعمال کریں، اور بول مدی (پیپ والے پیشاب) کا علاج اعضاء بول کے قرحہ وتاکل کے مانند کریں اور بول وسمی (روغنی پیشاب) کیلئے ان تدابیر پر کاربند ہوں جو حرارت سے پیدا ہونے والے ہزال کلیہ کیلئے بیان کی گئی ہیں +

مردانہ اعضاء تناسل کے امراض

مردوں کے اعضاء تناسل کے امراض کی تعداد حسب ذیل ہے —— (۱) ضعف باہ (۲) صغر قضیب، (۳) کثرت شہوت، (۴) مضرت کثرت جماع، (۵) سرعت انزال، (۶) جریان منی، (۷) قلت منی، (۸) منی کا دھاگے کے مانند خارج ہونا، (۹) منی الدم، (۱۰) کثرت احتلام (۱۱) کثرت نعوظ، (۱۲) عاقوفا یعنی قضیب کا اختلاج، (۱۳) غدیوط یعنی جماع میں انزال کے وقت براز خارج ہو جانا (۱۴) ابنہ یعنی علت المشائخ (۱۵) اورام خصیہ (۱۶) درد خصیہ، (۱۷) عظم خصیہ، (۱۸) ارتفاع وصغر خصیہ (۱۹) کیسۂ خصیہ کی صلابت اور اس کا دوالی (۲۰) کیسۂ خصیہ کا استرخاء (۲۱) قروح خصیہ وذکر (۲۲) بثور خصیتین (۲۳) سحج خصیتین (۲۴) خارش قضیب وخصیہ (۲۵) اورام قضیب (۲۶) شقاق قضیب (۲۷) درد قضیب (۲۸) قضیب کے مسے اور اس پر زائد گوشت اگنا (۲۹) قضیب کی کجی (۳۰) مجری قضیب کا سدہ، (۳۱) مجری قضیب کی کشادگی (۳۲) مجراء قضیب کے تنگی۔

ضعف باہ

ضعف باہ کے اسباب چار ہوتے ہیں؛ اول منی کی قلت یا اس کی حدت

کی کمی، اور منی کی قلت کا سبب یا بدن کی کمزوری اور غذا کی کمی ہوتی ہے؛ یا آلات منی میں کسی کیفیت کی زیادتی؛ مگر حرارت و رطوبت کی زیادتی سے منی کم نہیں ہوتی ——— اور منی کی حدت کی کمی کا سبب اکثر افیون، بھنگ وکوکنار کے مانند مخدرات اشیا کا استعمال ہوتا ہے ——— **دوم** اعضاء رئیسہ وشریفہ کا ضعف مثلاً دل، دماغ، جگر، معدہ وگردہ کا ضعف اور ان کا سوء مزاج ——— **سوم** تعضیب کا استرخاء جس کا سبب یا بدن کی کمزوری ولاغری ہوتی ہے یا مدت دراز تک جماع ترک کردینا یا برودت یا حرارت یا یبوست کی زیادتی کے باعث اسفل بدن میں ریاح کی تولید کم ہونا، یا تعضیب کے اعصاب کا ضعیف ہونا، جن میں ضعف بلغمی فضلے کے انصباب سے یا سرد پانی میں دیر تک ٹھہرنے سے یا برف اور نہایت سرد مقام پر بیٹھنے سے پیدا ہو جاتا ہے یا ان اعصاب کے ضعف وسستی کا سبب جلق کی عادت ہوتی ہے ——— **چہارم** وہمی امور مثلاً قربت سے پہلے فعل جماع پر قادر نہ ہونے کا خیال پیدا ہو جانا اور ندامت کے وہم سے شہوت کا ساقط ہو جانا۔

شیخ کے قول کے مطابق ضعف باہ کے اسباب پانچ مقامات میں ہوتے ہیں (۱) یا اس کا سبب خود تعضیب میں ہوتا ہے جب کہ اس میں سوء مزاج ہو یا استرخاء پیدا ہو گیا ہو (۲) یا ضعف باہ کا سبب اعضاء منی یعنی خصیتین، اور اوعیہ منی میں ہوتا ہے اور یہ سبب یا سوء مزاج مفرد مفرط ہوتا ہے یا مائل بہ یبوست یا تنہا یبوست کا غلبہ ہوتا ہے (۳) یا اس کا سبب اعضاء رئیسہ میں یا ان اعضاء سے متصل عضو میں یا اعضاء جماع اور اعضاء رئیسہ کے درمیانی عضو میں ہوتا ہے؛ چنانچہ یہ سبب یا قلب میں ہوتا ہے یعنی انتشار پیدا کرنے والی روح اور ریاح کی کمی ہوتی ہے؛ یا یہ سبب جگر میں ہوتا ہے؛ یعنی منی کا مادہ جگر سے اعضاء منی میں نہیں پہنچتا؛ یا یہ سبب دماغ میں ہوتا ہے یعنی قوت حساسہ کا مادہ منقطع ہو جاتا ہے؛ یا ضعف باہ کا سبب گردہ میں ہوتا ہے مثلاً گردے کی برودت ولاغری اور اس کے دوسرے امراض سے قوت باہ ضعیف ہو جاتی ہے؛ یا ضعف کا باعث معدہ کا سوء ہضم ہوتا ہے اور ان اسباب سے مادہ کے ضعیف ہو جانے کی وجہ یا خود مبداء یعنی ان اعضاء کی کمزوری ہوتی ہے یا اعضاء جماع اور ان اعضاء کے درمیانی مجاری کا بند ہونا (۴) یا ضعف باہ کا سبب اسفل بدن میں ہوتا ہے اور یہ سبب یا سوء مزاج بارد مفرط

بارد مفرط یا سوء مزاج یابس ہوتا ہے، جس کے باعث اعضاء اسفل میں نفخ کی کیفیت نہیں پیدا ہوتی جو باہ کی بہترین معین ہے (۵) یا اس کا سبب اعضاء جماع کے مجاور اور قریبی اعضاء میں ہوتا ہے مثلاً بواسیر کو قطع کرنے میں اگر اس عصب کو نقصان پہنچ جائے جو مقعد کے عضلات اور قضیب کے درمیان مشترک ہے تو اس سے باہ میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے +

طریق تشخیص ضعف باہ کے اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دماغ، قلب، جگر، معدہ اور گردہ کے ضعف اور ان کے امراض کی حالت معلوم کریں؛ چنانچہ اگر حواس مکدر ہوں، فکر میں تشویش ہو، حرکت دشوار ہو، جماع کی خواہش کم ہو، منی کے حرکت کرنے کا چنداں احساس نہ ہو، جماع میں لذت نہ معلوم ہو، انزال کے وقت اور انزال کے بعد قسم قسم کا تخیل پیدا ہو جائے اور باہ میں ضعف عارض ہونے سے پہلے زیادہ جاگنے یا سر پر چوٹ لگنے یا کسی اور سبب سے دماغ کو تکلیف پہنچی ہو تو اس کا سبب دماغ کا ضعف ہوگا؛ اگر ایسا مریض سرد موسم اور سرد ہوا میں جماع پر قادر نہ ہو، پانی پینے اور مرطب اشیا استعمال کرنے سے اسے نقصان پہنچے تو ضعف دماغ کا سبب برودت یا رطوبت ہوگی اور اگر وہ موسم سرما میں جماع پر زیادہ قادر ہو اور گرم چیزوں سے اسے نقصان پہنچے تو ضعف دماغ کا سبب حرارت یا یبوست ہوگی +

اگر حرارت تمام بدن میں کم ہو، نبض ضعیف و لین ہو، جماع کے بعد غشی، خفقان و رعشہ کے مانند حالت طاری ہو جائے، جماع کی خواہش کم ہو، جماع سے نشاط حاصل نہ ہو، کبھی بلا انتشار کے انزال ہو جائے، معمولی اسباب سے مریض پر خوف طاری ہو جائے اور ضعف باہ عارض ہونے سے پہلے شدید محنت و مشقت یا طویل مرض یا فاقہ وغیرہ کے مانند روح اور حرارت غریزی کو تحلیل کرنے والے اسباب سے دوچار رہا ہو تو ضعف باہ کا سبب ضعف قلب ہوگا ــــ اگر ضعف جگر و ضعف معدہ کی علامتیں پائی جائیں، اشتہا کم ہو، ہضم ضعیف ہو اور خون کی کمی کے آثار موجود ہوں تو ضعف باہ کا سبب جگر و معدہ کی خرابی ہوگی ــــ اگر گردہ کی کمزوری یا اس کی کسی بیماری کی علامتیں موجود ہوں تو ضعف باہ کا سبب یہی ہوگا +

اگر مذکورہ بالا اعضا میں ضعف کے آثار موجود ہوں تو انزال کے وقت منی کے کم و زیادہ خارج ہونے کی بابت دریافت کریں، اگر مریض کمی کا اقرار کرے تو ضعف باہ کا سبب

قلت منی ہوگی اور اس صورت میں بدن لاغر وضعیف اور رنگ زرد ہوگا
اس شکایت کے پہلے بکثرت استفراغ کا اتفاق پڑا ہو تو قلت منی کا سبب بدن کی
کمزوری اور غذا کی کمی ہوگی — اگر یہ آثار موجود نہ ہوں تو منی کی غلظت ورقت
کی بابت دریافت کریں؛ چنانچہ اگر منی غلیظ ہو، مشکل سے خارج ہو، بدن لاغر ہو،
اس میں گوشت اور خون کی کمی ہو، مرطب اسباب سے نفع پہنچے تو قلت منی کا سبب
منی کی خشکی اور آلات منی کی لاغری ہوگی اگر منی نہایت غلیظ، منجمد اور سرد ہو،
مسخن اشیاء سے فائدہ ہو تو قلت منی کا سبب آلات منی کی برودت ہوگی
— اگر رقت یا غلظت کے ساتھ منی زردی مائل ہو، بسرعت خارج ہو جائے،
تبرید سے نفع پہنچے، خصیتین بڑے ہوں، اور قضیب کی رگیں نمایاں ہوں تو قلت
منی کا سبب آلات منی کی حرارت ہوگی، اگر منی رقیق ہو اور مقدار وہ سفید و
غلیظ ہو، مرطبات سے نقصان اور مجففات سے نفع پہنچے تو قلت منی کا سبب
آلات منی کی رطوبت ہوگی — اگر مذکورہ بالا کیفیات میں سے دو
کیفیتیں موجود ہوں تو قلت منی کا سبب ان دونوں سے مرکب ہوگا۔

اگر مریض قلت منی کا اقرار نہ کرے بلکہ انزال کے وقت غلیظ و منجمد منی وافر مقدار
میں خارج ہو، کامل انتشار جماع میں سخت حرکتوں کے بعد حاصل ہو اور انزال دشواری
کے ساتھ ہو اور مریض افیون، بھنگ، کوکنار وغیرہ کے مانند کسی مخدر چیز کا عادی ہو تو
اس کا سبب منی میں حدت کی کمی اور اس کا سکون ہوگا۔

اگر اعضاء صحیح وسالم ہوں، بدن کی قوت وشہوت اچھی ہو، منی کی مقدار بھی
کافی ہو مگر اس کے باوجود انتشار ضعیف ہو تو عرصہ دراز سے ترک جماع کی بابت
دریافت کریں اگر مریض اس کا اقرار کرے تو ضعف کا سبب یہی ہوگا، ورنہ نفخ پیدا
کرنے والی غذاؤں اور تخمہ و بدہضمی سے اس شکایت میں نفع پہنچنے کے متعلق دریافت
کریں اگر مریض اس کا اعتراف کرے اور منی بکثرت خارج ہو، انتشار بالکل باطل نہ ہو
بلکہ اس میں کمی اور ضعف آجائے تو اس کا سبب اسفل بدن میں ریاح کی کمی
ہوگی؛ چنانچہ اس صورت میں اگر ایسی چیزیں استعمال کرنے سے نفع ہو جو رطب ہوں
مگر زیادہ حرارت نہ رکھتی ہوں تو نفخ اور ریاح نہ پیدا ہونے کا سبب حرارت
کی زیادتی اور رطوبت کی کمی ہوگی اور اگر بھوک، خلو معدہ، مسخن حرکات اور
گرم غذاؤں اور دواؤں سے قوت وانتشار حاصل ہو تو اس کا سبب حرارت
کی کمی ہوگی — اگر ضعف انتشار کے یہ اسباب موجود نہ ہوں، منی کی مقدار
زیادہ ہو مگر وہ رقیق ہو اور بغیر کامل نعوظ کے بسرعت خارج ہو جائے، قضیب کی

حس و حرکت ضعیف ہو، اس میں روز بروز لاغری اور باریکی آتی جائے، سرد پانی ڈالنے سے اس میں انقباض یا پورا انقباض نہ ہو اور یہ شکایت پیدا ہونے سے پہلے عرصہ تک سرد پانی میں کھڑے رہنے یا برف وغیرہ پر بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہو، یا جلق کی عادت رہی ہو تو اس کا سبب تغیب کے اعصاب کا استرخا ہوگا ۔

اگر مذکورہ بالا علامتوں میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے اور مریض اس مرض کے اسباب کے ضمن میں وہمی امور کا تذکرہ کرے تو اس کا سبب یہی وہم ہوگا ۔

ضعف باہ کا اصول علاج

باہ کی تقویت کے لئے غذا کا فائدہ دواؤں سے زیادہ یقینی ہے، اسلئے مریض باہ کو وافر مقدار میں غذا دیں، اور غذا میں ایسی چیزیں اختیار کریں جو قوی، سریع الہضم، لذیذ، خوشبودار ہوں اور لطیف حرارت کے ساتھ غیر مضر حد تک نفخ و ریاح پیدا کریں۔ علاوہ بریں یہ اشیاء لزوجت اور لعابیت بھی رکھتی ہوں، اور سریع الانفعال نہ ہوں ۔

باہ کی درستی، اعضاء رئیسہ کی صحت پر موقوف ہے اور قوت باہ کے لئے بدن کی صحت، اعضاء رئیسہ و اعضاء منی کی قوت اور منی کا وافر مقدار میں موجود ہونا ضروری ہے ـــــ خوشبودار اشیاء قوت باہ کو زیادہ کرنے میں خاص دخل رکھتی ہیں، بدن اور تلوؤں پر خوشبودار روغن ملنا، قوتوں کی حفاظت اور حرارت اور باہ کو برانگیختہ کرنے کے لئے بغایت مفید ہے ـــــ استفراغ کی زیادتی، کثرت تبرید، جماع کے بعد سرد پانی یا سرد شربت پینا اور سرد پانی سے غسل کرنا یہ تمام امور باہ کے لئے نقصان دہ ہیں ۔

ہر مزاج میں ہر بھی دوا مفید نہیں پڑتی، بلکہ بسا اوقات ایک مزاج کے چند مریضوں میں ایک دوا کا اثر یکساں نہیں ہوتا، حتیٰ کہ بعض اوقات ایک ہی دوا ایک مریض پر مختلف اوقات میں یکساں اثر نہیں کرتی، اسلئے اگر ایک دوا سے فائدہ نہ ہو تو دوسری دوا اختیار کریں، بالخصوص باہ کے علاج میں دوا میں بدلتے رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ یہ قوت بہت سی شرائط کو ملحوظ رکھنے اور عرصہ تک علاج کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے ۔

شیخ نے لکھا ہے کہ کثرت جماع کے عادی لوگوں کو پسینہ لانے، زیادہ حمام کرنے اور کثرت استفراغ و فصد سے اجتناب کرنا چاہئے اور تلوؤں پر گرم روغنوں کی مالش کرنا چاہئے کیونکہ اس سے گردہ اور آلات منی کو تقویت پہنچتی ہے ـــــ استفراغ کے بعد تکان کی حالت میں نہ ختم میں تنگات دینے کے بعد اور حرکات نفسانی کے بعد جماع کرنا نہایت مضر ہے، متواتر جماع، جماع کی

زیادتی، تخمہ، ضعف معدہ، زیادہ پانی پینا، ریاح کو تحلیل کرنے والی اشیاء استعمال کرنا، سداب، مرزنجوش، اسپند، پودینہ اور زیرہ کے مانند چیزیں استعمال کرنا جو اپنی حرارت سے منی کو خشک کرتی ہیں! مسور اور باجرہ کے مانند ایسی اشیاء تناول کرنا جو اپنی برودت سے خشکی پیدا کرتی ہیں، ترشی اور قابض چیزیں اور شدید قسم کی تمام مبردات مثلاً مخدر اشیاء، بایا کافور، اسپغول، نیلوفر و گل سرخ، یہ تمام چیزیں باہ کیلئے مضر ہیں! حائضہ، مریضہ، غیر بالغہ، پیرانہ سالی اور ایسی عورتوں سے جماع کرنا بالخاصیت باہ کے لئے نقصان دہ ہے جو ایک عرصہ سے جماع ترک کر چکی ہوں +

باہ کی مخصوص تدبیر تسخین و ترطیب، اسفل بدن میں نفخ پیدا کرنا اور پشت و گردہ کو گرم کرنا ہے اور اس مقصد کیلئے تکمید و تمریخ ہیں، روغن بان و روغن حبہ دانہ استعمال کرنا مفید ہے —— جو دوائیں خارجی و داخلی طور پر اعصاب کی برودت دفع کرنے کے لئے مفید ہیں وہ اس باب میں بالعموم فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں! علاوہ بریں ایسی دوائیں بھی معمول ہیں جو لطیف تسخین کے ساتھ ہضم دوم و سوم میں نفخ پیدا کرتی ہیں؛ بعض دوائیں بالخاصیت باہ کے لئے سود مند ہیں —— غذاؤں میں سے وہ چیزیں مقوی باہ ہیں جن سے وافر مقدار میں حار رطب خون پیدا ہو اور اس کے ساتھ ان میں نفخ، لزوجت اور رطوبت بھی ہو، جیسے نخود و لوبیا وغیرہ —— روغن زنبق، روغن سوسن اور روغن نرگس کے مانند روغنوں کی مالش کرنا، غذا سے پہلے بیضۂ نیمبرشت نمک چھڑک کر کھانا، غذا کے بعد قلیل مقدار میں شراب ریحانی پینا، گرم پانی سے پاؤں دھونا، یہ تمام تدبیریں باہ کیلئے مفید ہیں —— اسے فراموش نہ کرنا چاہیے کہ اس باب میں دواؤں سے زیادہ غذا پر اعتماد کرنا بہتر ہے، کیونکہ غذا ہی سے مادہ کی زیادتی اور قوت کی برانگیختگی کی امید کی جا سکتی ہے —— باہ کی تقویت کیلئے تسخین میں زیادتی نہ کریں کیونکہ حرارت کی زیادتی خشکی پیدا کر دیتی ہے جس سے مقصد حاصل نہیں ہوتا +

باہ کیلئے جو مفردات معمول ہیں، ان میں حسب ذیل اشیا خاص طور پر قابل ذکر ہیں —— بزور میں سے تخم شلجم، کرنب، ترس، تخم گزر، تخم انجرہ، تخم انیسون، تخم ترب، تخم خربزہ، تخم کرفس، فلفل سیاہ و سفید، دار فلفل، ہیل، انجدان، بزر کتان، حب الرشاد، حب البان، روغن بان، حب الزلم، حلبہ —— حبوب میں سے نخود، باقلا و لوبیا وغیرہ —— چھلکوں اور بوٹیوں میں

سے فرفہ، دواء المسک، ابابہ، حسک، ثالیفرا ـــــ لبوب میں سے چلغوزہ، سان العصافیر، حبۃ الخضراء، حب قلقل، پستہ و فندق ـــــ صموغ میں سے کتیرا اور حلتیت جو ہر دو ہیں کیلئے شراب کے ساتھ بغایت سودمند ہے ـــــ اصول اور جڑوں میں سے بہمنین، زرنباد، قسط شیریں، خصیۃ الثعلب، الیون، بیخ خرف، پیاز، پیاز نرگس بریاں، شقاقل، زنجبیل، خولنجان، عاقرقرحا، بیخ خارخسک، لماروان، بوزیدان، معاث، سورنجان و سعد وغیرہ ـــــ حیوانات میں سے سقنقور، مارماہی، شیر شتر، ماہی روبیان خشک، بیضہ ماہی، بیضہ مرغ، بیضہ لک، بیضہ کبوتر، ہر جانور کا دماغ بالخصوص گنجشک، کبوتر بچہ، بط، چوزہ مرغ و طلوان کا مغز نمک کے ساتھ استعمال کرنا، قضیب گاؤ سائیدہ بیضہ نیم برشت پر چھڑک کر کھانا، پنیر مایہ شتر خشک کر کے بقدر نخود استعمال کرنا، ماء العسل سادہ یا تھوڑے زعفران کے ساتھ عرصہ تک پینا، یہ تمام چیزیں تقویت باہ کے لئے مفید ہیں ـــــ لوہے کے معدنی چشمہ کا پانی، آب آہن تاب اور نبی شراب پینا مفید ہے ـــــ میووں میں سے انگور شیریں باہ کیلئے اچھی چیز ہے ـــــ مرکبات میں سے مشرودیطوس کا استعمال سب سے بہتر ہے، اسیطرح دوائے سقنقور، دوائے خسک، دواء تودریین، دواء جہدی، نمک سقنقور بھی مفید ہے ـــــ تخم جرجیر باریک کر کے زردی بیضہ مرغ میں ملا کر کھانا، خصیۂ مرغ خشک کر کے ہموزن نمک سقنقور کے ساتھ کوٹ چھان کر روزانہ سات ماشہ استعمال کرنا سودمند ہے ـــــ شقاقل، تخم جرجیر، تودریین، زنجبیل دارفلفل، ہر ایک سات ماشہ، لسان العصافیر، مغز سر گنجشک، کندر ہر ایک ساڑھے تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر روغن نارجیل میں تر کر کے شہد و قند میں معجون بنا کر استعمال کرنا اس باب میں نفع بخش ہے! معجون حرف، عاقرقرحا کے ساتھ استعمال کرنا ان لوگوں کے لئے مفید ہے جن میں بہت زیادہ برودت غالب ہو ـــــ حب بلادر، شہد خالص، روغن گاؤ ہر ایک بوزن مساوی، سب کو یکجا کر کے ایک جوش دے کر اس میں سے بقدر برداشت تین ماشے سے سات ماشہ تک استعمال کرنا تقویت باہ کے لئے عجیب الاثر ہے! اسی طرح معجون لبوب بھی اس باب میں بغایت سودمند ہے۔

ضعف باہ بہ سبب قلت منی

اگر ضعف باہ اور منی کی کمی کا سبب بدن کا ضعف اور غذا کی کمی ہو تو غذ

غذا مثلاً فربہ گوشت، روغنی اشیاء، شکر کے ساتھ نارجیل، نشاستہ کا حلوا، بادام پستہ وغیرہ اور زردی بیضہ نیم برشت تناول کریں، جماع ایک عرصہ کے لئے ترک کردیں اور عیش و عشرت اور لہو و لعب میں مصروف رہیں، علاوہ بریں بدن کی تقویت کے لئے ہضم کے مطابق وافر غذا استعمال کریں اور خوب سوئیں معجون لبوب کا استعمال اس صورت میں خاص طور پہ مفید ہے۔

اگر قلت منی کا سبب **آلات منی کی برودت** ہو تو گرم و مقوی باہ معجونیں، لبوب کبیر، مربا و زنجبیل وغیرہ تناول کریں، تریاق کبیر، معجون حلتیت و نوشدارو بھی مفید ہے، اسی طرح پونے دو ماشہ حلتیت زردی بیضہ نیم برشت میں ملا کر کھانا بغایت مبہی ہے اور شہد، زہرہ گاؤ یا بورۂ ارمنی کے ساتھ ملا کر قضیب پر ملنا بھی مفید ہے، چربی شیر کی مالش بھی تقویت قضیب کے لئے سودمند ہے یا ان کے بجائے ان طلاؤں سے کام لیں جو اس مقصد کے لئے مخصوص ہیں ——— غذا میں دارچینی، خولنجان و کبابہ کے ساتھ قلیہ اور گرم دواؤں کے ساتھ نخوداب اور گنجشک، کبوتر بچہ اور مرغ کا گوشت استعمال کریں۔

اگر قلت منی کا سبب آلات منی کی حرارت ہو تو مبردات سے علاج کریں دوائے مسک کھلائیں اور حرارت کو تسکین دینے والی چیزیں مثلاً شیرہ تخم خرفہ، دودھ اور دہی دیں، گرم غذاؤں و دواؤں سے پرہیز کرائیں اور خصیہ کو روغن بنفشہ بادام سے تر رکھیں ——— غذا میں سبزیاں، بزغالہ کا گوشت اور پالک وغیرہ استعمال کریں۔

اگر قلت منی کا سبب **آلات منی کی یبوست** ہو تو اس کا علاج مرطبات سے کریں اور دوائے ترنجبین استعمال کرائیں، غذا میں مرطب اشیاء مثلاً حریرے، مرغن شوربہ اور دودھ دیں اور ان تدابیر پہ عمل کریں جو فرحت و رطوبت میں اضافہ کرتی ہیں۔

اگر قلت منی کا سبب **آلات منی کی رطوبت** ہو تو یابس اشیاء مثلاً زیرہ و دارچینی سے علاج کریں، اطریفل صغیر و معجون بزور وغیرہ استعمال کرائیں، معجون خبث الحدید اس صورت میں بغایت مفید ہے، غذا میں رطوبت جذب کرنے والی چیزیں مثلاً گرم مصالح والے قلیے اور کباب کھلائیں، روغن قسط میں فرفیون و سعد حل کرکے قضیب پر ملیں، اسی طرح دوسری مجفف و مسخن تدابیر اختیار کریں۔

اگر ضعف باہ کا سبب **منی میں حدت کی کمی** اور اس کا

سکون ہو جیسا کہ بھنگ اور افیون استعمال کرنے والوں میں ہوتا ہے تو سستی اور منی میں تیزی و لذت پیدا کرنے والی معجونیں مثلاً معجون زر نونی، معجون بزور استعمال کرائیں، مسکن نسخے اور حار عمول سے کام لیں، ممکن ہو تو مخدرات ترک کرائیں اور حب جدوار، حب سم الفار یا فلونیا استعمال کریں ——— اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو مخدرات کے بجائے شراب استعمال کرنا بہتر ہے ◆

ذیل میں **وہ مفرد دوائیں** درج کی جاتی ہیں جو یونانی اطباء یا اطباء ہند منی کی تولید اور اس کی زیادتی کے لئے استعمال کرتے ہیں ———

تخم گزر یا مغز نارجیل تازہ، یا مربا زنجبیل، نخود سیاہ، فندق ان میں سے ہر چیز تولید منی کے لئے سودی کی مجرب ہے اگندنا تناول کرنا، سورنجان استعمال کرنا مغز چلغوزہ ایک شبانہ روز پانی میں تر رکھ کر ہو بیز سرخ یا شکر کے ساتھ کھانا، اسی طرح مغز حب القرطم یا پیاز خام یا پختہ، حب قلقل یا شکر یا شہد کے ساتھ کنجد مقشر استعمال کرنا، ماہی تازہ روغن کنجد میں بریاں کر کے پیاز خام کے ساتھ تناول کرنا بھینس یا بکری کے دودھ میں چاول اور شکر کی کھیر پکا کر کھانا، مرطوب مزاج والوں میں لسن پکا کر یا بریاں کر کے کھانا، یہ تمام چیزیں تولید منی کے لئے مفید ہیں، اسی طرح حب الزلم، بہمن سفید، بوزیدان شکر کے ساتھ مغز بادام شیریں، مرغی کا گوشت خارخسک، شیر گاؤ تازہ، مسکہ، تیتر کا گوشت، انگور ترنجبین، ماہی روبیان کا شلجم، تخم شلجم، بلبوس، شیر برنج، دار چینی و شکر کے ساتھ نخود، گزر، امر یار گزر، کیلا، لسان العصافیر خرما یا بالخصوص اس کے ساتھ مغز بادام و خشخاش تناول کرنا، مولی، بہمن سرخ، تخم خیار، بادیان، تودری، افیون، شیر بز تازہ، جوانوں کے لئے ترنجبین، اگرچہ ان میں سے ہر چیز مولد منی ہے ——— خصیۃ الثعلب اس باب میں بہت شہرت رکھتی ہے مگر حکیم علوی خان کا قول ہے کہ خشک ہو جانے کے بعد اس کا اثر زائل ہو جاتا ہے جیسا کہ پودینہ کا اثر جوش دینے سے ختم ہو جاتا ہے ——— بیضہ نیم برشت کے ساتھ کندر استعمال کرنا مفید بتایا جاتا ہے، ماء العسل کے ساتھ عنبر تناول کرنا مایوسوں کے لئے بھی مجرب ہے، اسی طرح شیر تازہ کے ساتھ قرنفل استعمال کرنا بہایت مفید ہے، کہتے ہیں کہ نخود شب کے وقت ٹھنڈے پانی میں تر کر کے صبح کو حسب برداشت دو تین تولہ کھانا اور اس کا پانی ٹھنڈے شہد یا قند ملا کر پینا مفردات میں سب سے زیادہ مفید و مجرب ہے ◆

بیخ درخت سنبھل دو سالہ جو سفید اور مولی کے مانند نرم ہو اس کو لے کر جلد لگائے بغیر لکڑی سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے سایہ میں خشک کر کے اس میں سے بمقدار

ایک تولہ قند سفید ایک تولہ کے ساتھ آدھے پیالہ میں پانی ڈال کر لکڑی سے اس قدر ہلائیں کہ لعاب بن جائے، اس کے بعد نوش کریں، چالیس روز اس کی مداومت کرنا اور ان دنوں میں ترشی بادی اشیاء، جماع، اعراض نفسانی و بدنی، سرد ہوا اور زیادہ سرد پانی سے پرہیز کرنا تولید منی اور تمام قوتوں کی تقویت کے لئے مجرب ہے۔

خرما چار دانہ جو کوب کرکے قدرے نخود خام کے ساتھ شب کو پانی میں تر کریں، اور صبح کو نخود کھا کر اوپر سے اس کا پانی پی لیں، شکر قند بریاں کرکے روغن زرد و شکر میں حلوا بنا کر کھانا مولد و مغلظ منی ہے، اسی طرح سنگھاڑا خشک کا حلوا بھی مفید ہے۔ نخود بریاں ہموزن مغز بادام کے ساتھ صبح و شام کھانا بغایت مقوی باہ ہے، کھانا روزانہ شیر گاؤ کے ساتھ تناول کرنا یا مغز بنولہ دو تولہ شیر گاؤ آدھ سیر پانی میں پکا کر کھانا منی اور باہ کی زیادتی کے لئے سودمند ہے۔

مرکبات میں سے حسب ذیل ادویہ معمول و مفید ہیں — حب مشتاقل، حلوائے نخود علویخاں، حلوائے ثعلب علویخاں، حلوائے بیضہ حکیم اکمل خاں، دوائے ترنجبین، دوائے تودرین، دوائے ثعلب، زرعونی علویخاں، سفوف خراطین، معجون اطاکی، معجون پیاز، معجون لبوب، معجون ثعلب، معجون بیضی شیرازی، معجون بقراط، معجون منتصر — اور اطباء ہند کے معمولات میں سے حلوے انبہ، دوائے ثعلب، سفوف سنگھاڑا، سفوف کھانا، سفوف منی، معجون پاری پاک، معجون تالمکھانا، معجون صمغ، معجون لبوب کبیر، معجون مقوی و ممسک، معجون ہندی، معجون سپستاں، معجون کشمش، یہ تمام مرکبات باہ اور منی کو زیادہ کرتے ہیں۔

علاوہ بریں دوائے لعل، لعوق حک، شربت گزر، معجون مشتاقل، معجون سقنقورا اور دوائے مہدی بھی اس باب میں مفید ہے — بعض دوائیں اگرچہ منی کو زیادہ کرتی ہیں لیکن منی میں یہ زیادتی ادوے سے ہوتی ہے اور مادہ غذائیے حاصل ہوتا ہے نہ کہ دوا سے، دوا سے منی کے زیادہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دوا اپنی تسخین و تحریک کے ذریعہ منی کے سکون کو ختم کرکے جلد اس کی شہوت پیدا کرتی ہے، اس سے ظاہر ہے کہ پہلے منی موجود ہونی چاہئے جس میں دوا تحریک پیدا کرے — اگر ایسی غذا حاصل ہو سکے جو منی کو بھی زیادہ کرے اور ریاح و شہوت کو برانگیختہ بھی کر سکے تو یہ اس باب میں بہترین غذا ہے اور دوا کے بجائے اسی غذا پر اعتماد کرنا چاہئے۔

بلیون پانی میں پکا کر روغن میں بریاں کریں اور اس میں زردی بیضۂ مرغ ڈالکر دارچینی چھڑک کر کھائیں یہ منی کو زیادہ کرنے اور شہوت پیدا کرنے کے لئے ایک بہترین غذا ہے اسی طرح بیضۂ ماہی تازہ بریاں کرکے زردی بیضۂ مرغ شامل کرکے دارچینی، دارفلفل اور زنجبیل چھڑک کر کھانا بھی نہایت سودمند ہے،

محمد ابن زکریا کا قول ہے کہ جو لوگ جماع سے عاجز ہوں ان کے لئے نخود خام کی مداومت ازبس مفید ہے، اور اگر نخود کو شراب کے ساتھ استعمال کریں تو اس کی قوت زیادہ ہو جاتی ہے، اسی طرح ایسا زیرسی قلیہ تمام غذاؤں سے بہتر ہے جس میں گوشت، گزر، گندنا، نخود، باقلا، زنجبیل شامل ہو اور اوپر سے اس کے ساتھ زردی بیضۂ مرغ بھی شامل کر لیا جائے۔

ضعف باہ بسبب ضعف اعضاء رئیسہ و شریفہ

اگر ضعف باہ کا سبب **قلب کی کمزوری** ہو تو وہ تدابیر اختیار کریں جو ضعف قلب اور خفقان کی بحث میں بیان کی گئی ہیں اور مزاج کے مطابق حار و بارد مفرحات سے قلب کو تقویت پہنچائیں، دواء المسک اس باب کی مخصوص چیز ہے، مریض کو غم و فکر سے بچائیں اور روزانہ صبح کو بہمن سفید ساڑھے تین ماشہ باریک کرکے شربت سیب میں ملا کر دیں، موسم گرما میں برادہ صندل، کشنیز، کشمش سبز، پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ایک تولہ سب کو آب گرم میں شب کو بھگو کر صبح اس کو زلال دو تولہ قند سفید کے ساتھ پلانا سودمند ہے۔

اگر ضعف باہ کا سبب **دماغ کی کمزوری** ہو تو ضعف دماغ کا علاج کریں اور اس کے لئے مزاج کے موافق معجونیں اور لبوب وغیرہ استعمال کریں، جانوروں کا مغز بالخصوص مغز سر گنجشک نر اس باب میں بغایت سودمند ہے اور بہتر ہے کہ اسے سرکہ و گاؤ کے ساتھ ملحوظ کرکے استعمال کیا جائے۔

اگر ضعف باہ کا سبب **جگر یا معدہ یا گردے کی کمزوری** ہو تو حسب واجب ان اعضاء کی اصلاح و تقویت کریں، اور اس کے لئے ان کے امراض کے مباحث کی طرف رجوع کریں۔

حسب ذیل ادویہ اس باب میں مفید و معمول ہیں ——— عود ہندی، قرنفل، کبابہ چینی، قرفہ، فلفل سفید ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، بالنگو ستعاشہ، دارفلفل، تخم بابونہ یا گل بابونہ، مرواریدنا سفتہ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، زعفران پونے دو ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر قند و گلاب کے قوام سے بقدر نخود

گولیاں بنائیں اور ان میں سے ایک ماشہ استعمال کریں، یہ گولیاں اشتہا پیدا کرنے ہاضمہ کو قوت دینے اشہوت کو برانگیختہ کرتے اور امساک پیدا کرنے کے لئے مجرب ہیں، اسی طرح حب جدوار، حب فادزہر حکیم علوی خاں، حب عنبر حکیم مومن یہ تمام دوائیں اس باب میں بغایت مفید ہیں ۞

حکیم علوی خاں کا یہ حریرہ محرور مزاجوں میں بے حد سودمند ہے —— تخم خیارین دو تولہ، دانہ خشخاش سفید ایک تولہ، حسک، مغز بادام، نشاستہ ہر ایک چار ماشہ، شیر گاؤ دیش میں سب کا شیرہ نکال کر پانچ تولہ گلاب شامل کرکے جوش دیں، اور گاڑھا ہو جائے تو ثعلب مصری ایک تولہ، بہمن سفید ایک تولہ، شقاقل، تخم شلجم، خولنجان ہر ایک ایک ماشہ، قند سفید تین تولہ سب کو کوٹ چھان کر شامل کریں اور دو تین جوش آجانے کے بعد اتار کر سرد کرکے تناول کریں، اسطرح حکیم شریف خاں کا یہ حریرہ بھی مقوی ویسی ہے —— مغز بادام، فندق ہر ایک، بیس دانہ، نشاستہ دو تولہ، پانی میں سب کا شیرہ نکال کر گرم آگ پر پکائیں اور پکنے کے دوران میں قند سفید اور قدرے مسکہ داخل کریں اور اتارتے وقت ثعلب مصری، بہمن سفید، شقاقل ہر ایک دو ماشہ خوب باریک کرکے شامل کریں —— حلوائے موچرس بھی باہ، پشت، گردہ اور دل و دماغ کی تقویت کے لئے نہایت مفید ہے، اور حلوائے خصیۃ الثعلب بھی گردہ اور آلاتِ تناسل کی تقویت کے لئے بے نظیر ہے ۞

عنبر اشہب ایک تولہ، مصطگی، موصلی سفید، ثعلب مصری، طباشیر ہر ایک چار تولہ، قند سفید ہموزن سب کو کوٹ چھان کر چھ ماشہ سے ایک تولہ تک کھانا نہایت مقوی ہے، اسی طرح حکیم اکمل خاں کا یہ سفوف بھی قوت باہ و امساک اور اعضاء رئیسہ گردہ و مثانہ کی تقویت کے لئے بغایت سودمند ہے —— گوند کتیرا، گلنار، صندل سفید، طباشیر، نشاستہ، موچرس، خارخسک، مرمکی، کشتہ قلعی ہر ایک چار ماشہ، کہربا سودہ، مصطگی، گل ارمنی، ثعلب مصری، شقاقل، لسان العصافیر، پکھان بید، مایہ شتر اعرابی، لودھ گجراتی ہر ایک تین ماشہ، سنبل الطیب دو ماشہ، تودرین، بہمنین ہر ایک نو ماشہ، پوست بیخ مولسری، پوست بیخ کچنال، پوست بیخ جھربیری، پوست بیخ کیکر، پوست بیخ سنکھاہولی، سنگھاڑا خشک ہر ایک پانچ ماشہ، دانہ الائچی خرد چھ ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر ہموزن قند سفید شامل کرکے اس میں سے ایک تولہ آب سرد کے ساتھ کھلائیں ۞

عرقیات میں سے عرق سنبل، عرق گڑھل، عرق چوب چینی، عرق گزرہ
عرق مشی، عرق دو دوآتشہ، یہ تمام عرقیات اس باب میں مفید ہیں، لبوب میں سے
لبوب اکبر حکیم علوی خاں، لبوب ابریشم و لبوب اسرار قابل ذکر ہیں اور معاجین
میں سے معجون چوب چینی، معجون مقوی، معجون مختصر، معجون نشط، معجون ابریشم
معجون ماسک البول اور معجون مشی اس باب میں مفید ہیں، علاوہ بریں مفرح طرب
المجالس، مفرح مسیحی، مفرح طرب افزا، مار ماہی اور یاقوتی بھی معمول ہیں۔

ضعف باہ بسبب استرخاء قضیب

اگر استرخار بدن کی کمزوری و لاغری کے باعث ہو تو اس کا علاج وہی ہے جو منی کی کمی سے پیدا ہونے والے ضعف باہ کی بحث میں بیان کیا گیا ہے۔

اگر اس کا سبب عرصہ دراز سے **ترک جماع** ہو تو باہ کو بڑھانیوالی غذائیں مثلاً شیر شکر، ماہی تازہ، چوزہ مرغ، کبوتر بچہ اور بزغالہ کا گوشت، زردی بیضۂ مرغ اور حلوے تناول کریں اور وہ تدابیر اختیار کریں جو شہوت کو برانگیختہ کرتی ہیں اور قضیب، خصیہ اور پیڑو پر روغن پنبہ دانہ کے ساتھ عقرقرحا وغیرہ کی مالش کریں یا روغن سوسن و روغن خیری، موم اور زہرہ زرگاؤ کے ساتھ ملا کر لگائیں، قضیب پر آب نیم گرم سے نطول کرنے کے بعد بہت دیر تک شیر میش ملنا اور اس کے بعد زفت رومی طلا کرنا مفید ہے۔

اگر استرخار کا سبب **ریاح کی کمی** ہو تو باہ کو بڑھانے والی نفاخ غذائیں تناول کریں مثلاً پیاز، نخود، گزرہ، انگورہ، باقلا، پستہ، برہ، مرغابی اور کبوتر کا گوشت، انجیر اور قدرے دارچینی کے ساتھ دودھ استعمال کریں۔ اگر نفخ و ریاح کی کمی کا سبب حرارت کی کمی ہو تو گرم معجونیں اور روغن وغیرہ برتیں۔ اگر اس کا سبب **رطوبت کی کمی** ہو تو حمام اور رطب اشیاء کی مالش سے ترطیب کی کوشش کریں، باقلا، نخود اور قدرے دارچینی کے ساتھ دودھ استعمال کریں، زیادہ حار اشیاء سے پرہیز رکھیں اور ہلکی حرارت والی دوائیں اختیار کریں۔

اگر استرخا کا سبب قضیب کے **اعصاب کی برودت** ہو اور اس صورت میں ٹھنڈا پانی ڈالنے سے قضیب میں انقباض پیدا ہو اور وہ چھوٹا ہو جائے اور زیادہ لاغر ہو تو اس کا علاج فالج کے مطابق کریں اور لبوب کبیر، معجون فلاسفہ، حافظ الصحت و مثرودیطوس وغیرہ کھلائیں اور طلاؤں کی مالش کرائیں۔

اعصاب کو گرم کرنے والے وہ تیتے اور معمول اس باب میں بنہایت سودمند ہیں، جو فالج و استرخاء کے باب میں مذکور ہیں ——— اور اگر سرد پانی ڈالنے سے قضیب میں انقباض نہ ہو اور وہ زیادہ لاغر ہو تو اس کے علاج پذیر ہونے کی توقع نہیں ہوتی یا بنہایت مشکل سے علاج قبول کرتا ہے، بہر حال یہ کیفیت اگر پیدائشی نہ ہو اور عارضی ہو تو یہ فالج کی جنس میں داخل ہے، چنانچہ اس کا علاج اسی کے مطابق کریں ۔

مفردات میں سے حسب ذیل دوائیں داخلی و خارجی طور پر اس باب میں معمول ہیں ——— اگر استرخاء کا سبب اعصاب کی برودت ہو تو قضیب کا ذور مایہ عنبر اعرابی استعمال کرنا مفید ہے، مغز سر کنجشک نر روغن چنبیلی میں ملا کر قضیب اور کولوں پر ملنا شہوت جماع کو برانگیختہ کرنے اور نعوظ لانے کے لئے مفید ہے، اسی طرح افیون پانی میں حل کر کے اس میں مغز چلغوزہ دانہ پیس کر کپڑے پر لگا کر قضیب پر رکھنا اور چند روز اس کی مداومت کرنا جلق کے مریض کے لئے نافع ہے اور روغن نرگس میں موم یا پگھلا کر طلا کرنا بھی مفید ہے ——— پوست بیخ کنیر سفید، بھلانواں کے شیرہ میں کھرل کر کے مجامعت سے چار گھڑی پہلے طلا کرنا نعوظ و امساک بڑھانے کے لئے مجرب ہے، اسی طرح چوہا اگر اور عنبر گلاب باہم حل کر کے قضیب پر ملنا نعوظ لانے اور لذت بڑھانے کے لئے سودمند ہے ——— بیر بہوٹی ایک ماشہ سے چار ماشہ تک نگلنا اور اس کے اوپر دودھ پی لینا سرد مزاجوں کے لئے بنہایت مفید و مجرب ہے، بلس چھیل کر دودھ میں اس قدر جوش دیں کہ وہ جذب ہو جائے اور بعد ازاں اسے روغن گاؤ میں بریاں کر کے شہد کے ساتھ معجون بنالیں یہ معجون سرد دین کی تقویت باہ اور فالج و نقوہ کے لئے مجرب ہے ——— گندھک آملہ سار، شیرہ بکھرا کے ساتھ اسقدر کھرل کریں کہ غلیظ ہو جائے پھر دوبارہ یہ شیرہ داخل کر کے کھرل کریں اور اسی طرح چالیس پٹ دے کر اس دوا کو محفوظ رکھیں اس میں سے ایک ایک چاول دودھ کے ہمراہ استعمال کرنا اشتہا اور قوت بڑھانے کے لئے مفید ہے ——— سیماب ہوا اور شہد دو دو تولہ کے ساتھ لوہے کے برتن میں آہنی دستہ سے اس قدر کھرل کریں کہ دونوں یکذات ہو جائیں اس کو گرم کپڑے پر لگا کر قضیب پر لپیٹ دینا اور نعوظ پیدا ہونے کے بعد اسے دور کر کے مقاربت کرنا قوت و امساک کے لئے مفید ہے ۔

مرکبات میں سے حسب ذیل ادویہ خصوصیت کے ساتھ بیان

قابل ذکر ہیں —— باریک کپڑا آب زردچوب میں رنگ کر سایہ میں خشک کرکے
چھوہارے کے دودھ میں خوب تر کرکے دوبارہ سایہ میں خشک کریں، بعد ازاں اسکو
شیر زہ میں تر و خشک کرکے محفوظ رکھیں اور شب کو سوتے وقت اس میں سے
ایک ٹکڑا کاٹ کر شراب انگوری میں تر کریں اور قضیب پر برگ پان لپیٹ کر اس
کے اوپر یہ پٹی لپیٹ دیں اور جب سوزش معلوم ہو تو اسے کھول دیں۔ یہ پٹی
اعصاب کی سستی اور جلق کی خرابی دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہے اور اگر
اس سے زیادہ قوی بنانا ہو تو اس کو شیر زہ کے بجائے شیر آکھ میں تر و خشک کریں
اسی طرح پٹی فرنگی و پٹی طلا قاسم بھی اس باب میں نہایت مفید ہے —— مشروبات
میں سے جوارش بجر ماجیت، جوارش ہندی، حب موصل، حب جالینوس، حب
سیماب، حب کون، حب ہندی، حب خراطین، حب ریگ ماہی، حب خاص
حکیم شریف خاں، حب سوسیائی والا علویخاں، حب جدوار یہ تمام دوائیں معمول
مفید ہیں —— گندھک ایک تولہ، دانہ الائچی سفید دو تولہ دونوں کو خوب کھرل
کرکے اس میں سے تین رتی شب کے وقت شیر گاؤ کے ساتھ کھانا مفید ہے۔

سفوف کیمیائے عشرت بنہایت مقوی باہ اور امساک کے لئے مفید ہے ❖
جند بیدستر، مشک، جوز بوا، بسباسہ، قرنفل، زعفران، تخم دھتورہ سیاہ،
تخم کتان، کبوتر کی بیٹ کی سفیدی ہر ایک دو ماشہ، افیون ایک ماشہ، سونٹھ،
زفت رومی، پوست بیخ کنیر سفید ہر ایک تین ماشہ، خراطین، بیر بہوٹی ہر ایک
چار ماشہ، پیاز نرگس تازہ سات ماشہ سب کو زہرہ گاؤ و تیز شراب میں ایک
ایک بار کھرل کرکے گولیاں بناکر ایک ماشہ طلاء ناگیسوں میں گھس کر طلا کرنا سستی رفع
کرنے کے لئے سودمند ہے، اسی طرح دوسرے طلا جو قرابادین میں درج ہیں
اس باب میں مفید و معمول ہیں ❖

عرق آسو مختلف فنون سے تقویت باہ، امساک، ہضم طعام اور بدن کا
رنگ سرخ کرنے کے لئے نہایت مفید ہے —— عاقرقرحا، خولنجان، مغز بلادر
مغز بادام، مغز چلغوزہ، اسگند ناگوری ہر ایک تین تولہ، جوز بوا، ثعلب مصری،
شقاقل، بہمنین، تودریین، زنجبیل ہر ایک دو تولہ، زعفران، بسباسہ، تخم زردک،
تخم انجرہ، تخم کرنجوہ ہر ایک ایک تولہ، دار فلفل، مصطگی، تخم ہلیون ہر ایک ڈیڑھ تولہ
عنبر چار تولہ، صندل سوختہ، مشک ہر ایک چھ ماشہ، قند سفید پچاس تولہ، شہد
کف گرفتہ ڈیڑھ صد تولہ، بدستور معجون بناکر خوردنا ساڑھے چار ماشہ اور بعد
کو چھ ماشہ صبح و شام تناول کرے اس کے اوپر ایک پیالہ دودھ پی لیں یہ معجون

تقویت باہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ اسی طرح حکیم صادق علی خان کی معجون بلادر بھی امساک اور منی کو غلیظ کرنے کے لئے سود مند ہے۔ علاوہ بریں معجون فودنج بھی اس باب میں معمول ہے ——— اسپند سوختنی، بسباسہ، جوزبوا قرنفل، دارچینی ہر ایک ڈیڑھ تولہ، کنجد سیاہ مقشر ڈیڑھ تولہ سب کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد کے ساتھ معجون بنا کر اس میں سے روزانہ ساڑھے دس ماشہ چند روز استعمال کرنا سستی رفع کرنے اور قضیب کو سخت بنانے کے لئے بنہایت مفید ہے ——— دارچینی، ثعلب مصری، شقاقل، جوز بوا، مصطگی اندرجو، زعفران دارفلفل، بوزیدان، گل سرخ، بہمنین، تخم بلیون، تخم گزر ہر ایک نو ماشہ، مشک چار رتی، عنبر اشہب ساڑھے تین ماشہ، مغز حب قلقل ساڑھے دس ماشہ، بھنگ نو تولہ ساڑھے چار ماشہ، شہد سہ چند بدستور معجون بنائیں۔ اگر اس میں بھیلی نو ماشہ، زرنباد ساڑھے چار ماشہ، قرنفل، تخم ترب ہر ایک پونے دو تولہ زیادہ کریں اور مشک کا وزن ساڑھے چار ماشہ کر دیں تو یہ معجون زیادہ قوی ہوگی یہ معجون نہایت مقوی باہ اور نہایت مفید نفوذ پیدا کرتی ہے ——— مربا رخبا اور یاقوتی حکیم یحییٰ خان بھی اس باب کی خاص چیز ہے۔ علاوہ بریں معجون برس و لعوق حب القلقل بھی باہ کو برانگیختہ کرنے کے لئے مفید ہے۔

ضعف باہ بسبب امور وہمیہ

دل و دماغ کی تقویت اور باہ کی دوائیں دینے کے ساتھ مناسب حیلوں سے وہم زائل کرنے کی کوشش کریں۔ سمرقندی نے لکھا ہے کہ انوشدارو اور دواء المسک ملوکی مداومت اس باب میں مجرب ہے۔ ماء اللحم بکثرت استعمال کرائیں اور ایسے مریض کی دوائیں روغن بنگ میں چرب کر کے تیار کریں ——— نفطاکی کا قول ہے کہ گاہے جاتا ہے اس سے بھی نفرت ہو جاتی ہے کہ جس سے جماع کیا جائے وہ بدصورت ہو۔ اسی طرح بہت زیادہ جماع کرنے سے بھی جاتا ہے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح کوئی کھانا بار بار کھانے سے اس سے طبیعت بھر جاتی ہے اسی بنا پر اطبا کا اتفاق ہے کہ شہوت کو برانگیختہ کرنے کے لئے عورت کی تبدیل سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ بعض اوقات عورت کا رعب اور گاہے خفقان، پسینہ اور رعشہ وقت پر نعوظ کو زائل کر دیتا ہے اور اس کا علاج قلب کی تقویت و تفریح کے سوا اور کچھ نہیں۔ چنانچہ گلاب کے ساتھ دواء المسک کی مداومت کرنا اس میں مفید پڑتا ہے، لیکن زیادہ فائدہ ان

چیزوں سے ہوتا ہے جن میں نشہ ہو کیونکہ ایسی چیزوں سے حیا اور خوف باقی نہیں رہتا، بالخصوص اس باب میں روغن بنگ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

بڑھے قضیب: سن نمو ختم ہونے کے بعد قضیب طول میں نہیں بڑھ سکتا، البتہ عرض اور عمق میں اضافہ ہو سکتا ہے — جونکیں، اخراطین خشک باریک کرکے روغن کنجد یا روغن زنبق میں حل کرکے قضیب کو کھردرے کپڑے سے ملنے کے بعد طلا کرنا بالخاصہ معظم ہے۔ اسی طرح کسی کھردری چیز سے مالش کرنے کے بعد روغن یاسمین کے ساتھ زفت رومی طلا کرنا بھی یہی خاصیت رکھتا ہے۔ شیر میش نیم گرم میں کپڑا تر کرکے قضیب پر رکھنا اور خشک ہونے کے بعد دوبارہ یہی عمل کرنا اور چند روز مداومت کرنا فربہی لانے کے لئے مفید ہے۔

گرم روغنوں اور چربیوں کی مالش سے قضیب میں فربہی آتی ہے، تسد عندل اسارون، بزانجن سرخ، نمک اندرانی سب کو باریک کرکے روغن گاؤ کے ساتھ چند روز متواتر ضماد کرنا اس مقصد کے لئے سود مند ہے۔ اسی طرح سنن و مغلظ روغنوں کے ساتھ خولنجان طلا کرنا بھی معظم ہے۔ سوا چہ درازسات عدد روغن زنبق کے ساتھ شیشی میں ڈال کر اس کا منہ بخوبی بند کرکے ایک نماز روز سرگین گوسپند میں بند رکھیں اس کے بعد نکال کر یہ روغن دیر تک کھردرے کپڑے سے مالش کرنے کے بعد لگائیں۔ سفیدی پخال کبوتر (کبوتر کی بیٹ کی سفیدی) سیماب، ایلوا، عقرقرحا، اندرجو، غب کو شراب کے ساتھ آہنی توے میں آہنی دستہ سے کھرل کرکے قضیب پر طلا کرکے پان باندھنا اور چند روز اس کی مداومت کرنا فربہی درازی اور اسے قوت دینے کے لئے مفید ہے۔

ملذذات: جماع کی لذت مفقود یا ناقص ہونے کی وجہ آلات تناسل کی برودت ہوا کرتی ہے اس کا علاج ان تدابیر سے کریں جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ مگر مرد کے التذاذ میں عورت کی اندام نہانی کی تنگی، خشکی، گرمی و عطریت کو بھی بہت زیادہ دخل ہے اور ان امور کی تدابیر امراض رحم میں بیان کی جائیں گی —

جرجانی کا قول ہے کہ مرباء زنجبیل کا شہد قضیب پر طلا کر جماعت کرنا ملذذ ہے۔ اسی طرح کبابہ یا عقرقرحا یا حلتیت لعاب دہن کے ساتھ طلا کرنا اور خشک ہونے کے بعد مجامعت کرنا ملذذ ہے۔ یا عاقرقرحا، زنجبیل، دارچینی بوزن مساوی کوٹ چھان کر شہد کے ساتھ گولی بنالیں اور ضرورت کے وقت ایک گولی لعاب دہن میں حل کرکے طلا کریں۔ لکھتے ہیں کہ فلفل، زنجبیل و سقمونیا شہد کے ساتھ طلا کرنا بھی یہی خاصیت رکھتا ہے۔ بیربہوٹی روغن گاؤ میں بریاں کرکے یہ روغن قضیب پر ملنا بھی مفید ہے۔ اسپند دار ملطف

افیون تخم کبر سفید بوزن مساوی کوٹ چھان کر تعیب پر طلا بھی باعث التذاذ و شب
دار فلفل کو شراب دو آتشہ میں تر و خشک کرکے زہرہ مرغ میں کھرل کر کے گولیاں بنالیں
اس کو شراب میں حل کر کے حشفہ بچا کر طلا کرنا ملذذ و مقوی باہ ہے۔ سہاگہ تیلیہ
کبابہ بوزن مساوی آب درن یا شہد میں حل کرکے جماعت سے پہلے طلا کرنا نہایت
ملذذ ہے —— بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ عنبر طلا کرنا طرفین کے لئے نہایت
ملذذ ہے۔ اسی طرح قرنفل، کبابہ، دار چینی سب کو روغن زنبق میں کھرل کرکے اس
میں زہرہ ماکیان، عنبر و مشک حل کرکے طلا کرنا بھی عجیب الاثر ہے —— کہتے ہیں
کہ لذت کی زیادتی کا ہے قوت کو ساقط کر دیتی ہے اور گاہے اس سے غشی
طاری ہو جاتی ہے۔

بیعہ سائلہ و زاج دو و ورق باریک کرکے اندام نہانی میں طلا
منزلات لذت ان منزل ہے، کافور، آب برگ، اقر سندی کا ہیں حل کرکے جماعت سے پہلے
تعیب پر طلا کرنا یہی عمل کرتا ہے، اسی طرح سہاگہ بریاں گلاب میں حل کرکے طلا
کرنا بھی یہی اثر رکھتا ہے، سیماب نصف حصہ، تنکار و کافور ایک ایک حصہ سب کو
باریک شہد سے گولیاں بنا کر ضرورت کے وقت حشفہ بچا کر طلا کرنا اس مقصد
کے لئے نہایت موثر ہے۔

زیادتی شہوت

شہوت جماع کی زیادتی کے حسب ذیل چھ اسباب ہو سکتے ہیں (۱) بدن کا
امتلا اور خون و منی کی کثرت (۲) منی کی حدت اور اس کا دغدغہ و گدگدی (۳)
خون کی کمی اور بدن کی کمزوری کے باوجود ایسے مادہ کی کثرت جس سے منی بنتی ہے
(۴) اعضاء رئیسہ کے ضعف کے ساتھ اعضاء منی کا قوی ہونا (۵) اعضاء تناسل کے
قروح و بثور اور ان کی خارش (۶) بدن میں نفخ و ریاح کی زیادتی۔

طریق تشخیص مذکورہ بالا اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر بدن قوی ہو
رنگ سرخ ہو اور بکثرت منی خارج ہونے اور احتلام ہونے کے
باوجود زیادہ کمزوری محسوس نہ ہو اور نبض عظیم ہو تو اس کا سبب بدن کا امتلا
اور خون و منی کی کثرت ہوگی —— اگر منی کا رنگ زرد ہو وہ
سوزش کے ساتھ بکثرت خارج ہو، درد سر، التہاب اور پیشاب میں سوزش ہو
تو زیادتی شہوت کا سبب منی کی حدت ہوگی —— اگر بدن میں قوت
اور کثرت خون کے مستقل آثار موجود نہ ہوں مگر منی کثیر مقدار میں خارج اور رقیق

سفید ہو تو اس کا سبب اس **رطوبت کی کثرت** ہوگی جس سے منی کا مادہ حاصل ہوتا ہے ——— اگر اعضاء رئیسہ میں سے کوئی عضو کمزور ہو تو زیادتی شہوت کا سبب **اعضاء منی کی قوت ہوگی** ——— اگر جماع سے شہوت زیادہ ہو جائے اور انزال بسرعت ہو یا گاہے شہوت زیادہ ہو مگر منی خارج نہ ہو جماع کے بعد درد ظاہر ہو اور قروح و بثور یا گردہ و مثانہ یا رحم کی خارش کے آثار موجود ہوں تو شہوت کی زیادتی کا سبب یہی مرض ہوگا ——— اگر نفاخ اشیاء تناول کی ہوں یا نفخ پیدا کرنے والا مزاج عارض ہو جیسے سوداوی امراق، تو کثرت جماع کا سبب **نفخ و ریاح کی زیادتی** ہوگی۔

شہوت کی زیادتی کا سبب جب **خون کی زیادتی** ہو تو بے ضرورت اس کا تدارک کرنا مضر ثابت ہوتا ہے۔ البتہ اس سے کوئی خرابی پیدا ہو جائے مثلاً کثرت جماع اعصاب کو کمزور کردے تو استفراغ کی تدبیر اختیار کریں، غذا کم کردیں اور ترش اشیاء استعمال کریں، آب عناب، عدس، فوره، انار ترش سرکہ اور تخم کاہو، بزر البنج، شہدانہ، کشنیز، بلوط، نیلوفر، تخم خرفہ، صندل سماق، گلنار، کافور، طباشیر و گل سرخ کے مانند بارد دوائیں منی کو کم کرتی ہیں، اسی طرح پشت و گردہ پر بارد ضماد لگانا بھی مفید ہے۔

اگر شہوت کی زیادتی کا باعث **منی کی حدت** ہو تو مبرد و مرطب اشیاء جیسے کدو، خرفہ، کاہو، شیر بنج اور منی کو کم کرنے والی ایسی بارد دوائیں جن میں قلہ سے تجذیر ہو جیسے کوکنار و بنگ وغیرہ استعمال کریں، ترش دہی پینا، سرد پانی میں ٹھہرنا اور گردوں پر بارد ضماد لگانا مفید ہے، علاوہ بریں ان تدابیر سے کام لیں جو منی کی حدت سے پیدا ہونے والے جریان کے لئے لکھی جائیں گی ——— اگر اس کا سبب مادہ منی کی **رطوبتوں کی زیادتی** ہو تو منی کو کم کرنے والی گرم دوائیں استعمال کریں، جیسے شونیز، تخم سداب، تخم نجنگشت، پودینہ و مرزنجوش وغیرہ اور وہ تدابیر اختیار کریں جو ادعیہ منی کے استرخاء سے پیدا ہونے والے جریان کے لئے بیان کی جائیں گی ——— اگر اس کا سبب **اعضاء منی کی حرکت** ہو تو ان پر مخدر دوائیں برتیں اور اعضاء رئیسہ میں سے جو عضو ضعیف ہو اسے تقویت پہنچائیں اور حرارت سے پیدا ہونے والے سرعت انزال اور منی کی حدت سے عارض ہونے والے جریان کے لئے جو تدابیر درج کی جائیں گی ان سے کام لیں ——— اگر اس کا سبب **قروح و بثور یا خارش** ہو تو اس کی تدابیر اختیار کریں اور تخم خرفہ، کاہو اور خشخاش کا شیرہ اور لعاب

اسپغول شربت بنفشہ کے ساتھ پلائیں، اور اگر اس کا سبب نفخ و ریاح کی زیادتی ہو تو نفخ و تبخیر کا باعث حرارت ہونے کی صورت میں مبردات استعمال کریں، مثلاً تخم خرفہ، کاہو، کاسنی کا شیرہ رب بہی کے ساتھ پلائیں، اگر اس کا باعث حرارت کی کمی ہو اور رطوبت کی زیادتی ہو تو ریاح کو تحلیل کرنے والی مجفف اشیاء دیں اور اگر نفخ کا سبب سودا کی کثرت ہو تو اس کا تنقیہ کریں۔

شیخ کے قول کے مطابق حسب ذیل اشیاء بادھیں اور منی کو خشک کرتی ہیں مسور کی دال، نیلوفر، کشنیز، تخم خرفہ، آب سیب تازہ، آب و دوغ ترش، آلو بخارا، سرکہ، تخم کاہو، مگر تخم کاہو کی کثرت سے قوت باہ بالکل منقطع ہو جاتی ہے، روغن زیتون بھی منی کو کم کرتا ہے، عملاب شوکران اور بزر البنج خصیتین و مقعدہ پر ضماد کرنا بھی مقلل منی ہے ۔۔۔ تخم کاہو بزر البنج، تخم خیارہ، اسپغول، تخم کاسنی، کشنیز خشک، گل نیلوفر، اسپغول کے سوا سب کو سفوف کر کے اسپغول شامل کر کے استعمال کرنا اس مقصد کے لئے نہایت مفید ہے۔

منی کو خشک کرنے والی مرکب دواؤں میں سے شوتیز، کمونی، بریاں وغیرہ بریاں، تخم سداب، تخم فنجنکشت، بلو دیتہ، فرفیون او وزیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہے، کمونی کے مرکبات نہایت مجفف ہیں اور محرور مزاج والا کو سرکہ کے ساتھ استعمال کرا سکتے ہیں، اس مقصد کے لئے حسب ذیل مرکب بھی سود مند ہے ۔۔۔ مغز چلغوزہ مقشر بریاں، مقل ہر ایک تین تولہ، گلنار، گل سرخ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، تخم سداب دو تولہ، تخم فنجنکشت ڈیڑھ تولہ سب کو کوٹ چھان کر استعمال کریں، اسی طرح تخم شبت ساڑھے دس ماشہ، تخم کاہو، تخم خرفہ ہر ایک چودہ ماشہ آب عدس کے ساتھ استعمال کرنا بھی مفید ہے، تخم سداب، جندبیدستر، بزر البنج بوزن مساوی کوٹ کر اس میں سے ساڑھے تین ماشہ شراب میں ملا کر استعمال کرنا بھی سود مند ہے ۔۔۔ شہدانہ، کشنیز خشک، آلو بخارا، گل نیلوفر، تخم خرفہ، صندل سفید، صندل سرخ، ساق، گلنار، طباشیر، عدس مقشر، غنچہ گل سرخ ہر ایک ایک حصہ، بزر البنج، کافور ہر ایک چہارم حصہ، سب کو کوٹ چھان کر سفوف کر لیں، شریف خاں نے لکھا ہے کہ یہ سفوف مقلل منی و قاطع باہ ہے۔

تدبیر مضرت جماع جماع کی زیادتی حرارت غریزی کو افسردہ کر کے حرارت غریبی کو برانگیختہ کر دیتی ہے، چنانچہ طبی افعال ناقص و باطل

ہو جاتے ہیں غیر طبعی افعال قوی ہو جاتے ہیں، قوت ساقط ہو جاتی ہے، رنگ کم
ہو جاتا ہے، حرکات میں گرانی آجاتی ہے، معدہ و جگر ضعیف اور ہضم فاسد
ہو جاتا ہے، اعضاء اصلی خشک ہونے لگتے ہیں جس سے بڑھاپا جلد آجاتا ہے،
گوشت اور خون کم ہو جاتا ہے جس سے بدن میں رونق باقی نہیں رہتی، بینائی ضعیف
ہو جاتی ہے، بال باریک اور کمزور پڑ جاتے ہیں، دماغ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے،
اعصاب کو نقصان پہنچتا ہے اور رعشہ پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح کثرت جماع سینہ
اور گردہ کے لئے بھی مضر ہے، بالخصوص لاغر اور خشک مزاج لوگوں کے
لئے اور ان لوگوں کے لئے جن کی رگیں تنگ ہوں اور ان میں خون کی کمی ہو،
جماع کی زیادتی خصوصیت کے ساتھ زیادہ مضر ہے، اسی طرح ایسے لوگوں کے
لئے بھی جماع نقصان دہ ہے جن میں بادی اخلاط جمع ہوں جن کو اکثر قولنج ریحی عارض
ہوتا ہو یا وجع الورک یا وجع المفاصل یا درد عرق النساء کے مریض ہوں بالخصوص
شکم کے امتلاء کی حالت میں جماع کرنا نہایت مضر ہے۔

کثرت جماع سے جو مضرتیں پہنچتی ہیں ان کو دفع کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ جو لوگ
کثرت جماع کے عادی ہوں وہ فصد لینے زیادہ محنت و مشقت کرنے حمام اور پسینہ
لانے سے پرہیز کریں، اور ایسی تدابیر اختیار کریں جو لطیف تسکین کے ساتھ مرطب و
مکثف ہوں، کیونکہ جماع بدن میں برودت، یبوست اور تحلل پیدا کر دیتا ہے،
غذا، نیند اور سکون میں اضافہ کریں، خوشبو اور تیل استعمال کریں، علاوہ بریں
جو خرابی عارض ہو اس کے مخالف تدبیر اختیار کریں، بادام، شکر، پستہ، نارجیل،
حبۃ الخضراء اور شکر کا استعمال مفید ہے، اسی طرح معتدل مربے مثلاً مربا گزر
بھی فائدہ بخشتا ہے، زیادہ محنت و مشقت نہ کریں مگر معتدل ریاضت کرنا ضروری
ہے تاکہ اس سے ہضم کی اعانت ہو اور منی کو زیادہ کرنے والی دوائیں اکثر
استعمال کرتے رہیں۔

اگر مزاج سرد و خشک ہو تو گرمی و تری پہنچانے والی تدابیر میں
اضافہ کریں، مثلاً غذا میں نان سفید، برہ کا گوشت اور بے مصالح کا مرغن شوربہ
کباب کوفتہ اور ہریسہ دیں، اس مزاج کے مصالح زنجبیل، دارچینی اور دار فلفل
ہیں، سوہن روغنی، حلوا رینہ، شراب شیریں، دودھ میں تر کیا ہوا خیار، دودھ اور
شہد یہ تمام چیزیں مفید ہیں ——— ترش و نمکین اشیاء سے پرہیز کریں، نرم و گرم
بستر پر سوئیں، روغن یاسمین و روغن خیری کی مالش کریں، آرام و راحت خوش
عیشی کی زندگی گزاریں ——— مربا شقاقل، مربا زنجبیل و مربا ترنج استعمال

کرنا ہی مفید ہے ۔

اگر جماع سے یکبارگی قوت ساقط ہو جائے تو قدرے شراب کے ساتھ نورا ماء اللحم پلائیں یا زردی بیضہ نیم برشت قدرے شہد اور دار چینی کے ساتھ دیں یا دواء المسک ماء العسل میں حل کرکے پلائیں اور اس کے بعد ماء اللحم دیں ۔

اگر مزاج سرد و تر ہو تو جماع سے پیدا ہونے والی کمزوری کا تدارک گرم معجونوں اور باہ کی دواؤں سے کریں، اس صورت میں قوت و شہوت ساقط ہونے اور غشی طاری ہونے کا علاج بھی ماء العسل، شراب کہنہ اور گرم مصالحوں سے کریں، غذا میں کباب ابریاق اور فلفل دراز، زنجبیل اور دار چینی کے ساتھ تلیہ دیں، پانی کے بجائے ماء العسل پلائیں، پرانی شراب بھی اس مزاج میں نہایت مفید ہے ۔

اگر مزاج گرم و خشک ہو تو مرطب تدابیر اختیار کریں اور اس کا خیال رکھیں کہ حرارت غریزی مشتعل نہ ہونے پائے، ایسی محنت و مشقت سے پرہیز کریں جو بدن کو گرم کرے، گرم غذائیں اور گرم مصالحہ استعمال نہ کریں، غذا میں کدو، پالک، ماش مقشر، ککڑی، جو، تازہ دہی، برہ، بزغالہ اور فربہ مرغ کا گوشت استعمال کریں، بیضہ مرغ نیم برشت اور تازہ مچھلی اس مزاج میں نہایت موافق ہے، میوؤں میں سے انگور سفید اور امرود فائدہ مند ہے ———

آب نیم گرم میں بیٹھنا، روغن نرگس، روغن یاسمین کے ساتھ ملا کر ملنا مفید ہے، باہ کی دواؤں میں سے ترنجبین کے مرکبات نہایت سود مند ہیں، اسی طرح دودھ اور شکر میں میدہ کی روٹی چور کرکے کھانا بھی نہایت مفید ہے ۔

موسیانی کو جماع کے بعد کی سستی و ماندگی رفع کرنے میں خاص اہمیت حاصل ہے، چنانچہ کہتے ہیں کہ موسیانی تین حصہ، صمغ عربی ایک حصہ، قند سفید ہموزن سب کو گلاب میں حل کرکے گولی بنا کر اس میں سے دو ماشہ استعمال کرنے سے قطعاً سستی طاری نہیں ہوتی ——— چرہ عود، مصطگی، تخم بادنجان، سب کو چنے کے برابر گولی بنا کر دو سے چار گولی تک کھانا اطباء ہند کے قول کے مطابق اس مقصد کے لئے نہایت سود مند ہے اور جماع کے بعد اس کو استعمال کرنے سے از سر نو قوت حاصل ہوتی ہے ۔

سرعت انزال

سرعت انزال کے حسب ذیل پانچ اسباب ہوتے ہیں، (۱) برودت و

رطوبت کے باعث قوت ماسکہ کمزور ہو جاتا (۲) منی کی کثرت اور خون کا غلبہ ، (۳) منی کی حرارت وحدت (۴) اعضاء رئیسہ کی کمزوری اور (۵) مجری قضیب کی کشادگی ۔

مذکورہ بالا اسباب کی **تشخیص** کے لئے مریض سے منی کے رنگ و قوام کی کیفیت دریافت کریں ، چنانچہ منی اگر سفید و رقیق ہو اور اس کے ساتھ دوسرے آثار موجود نہ ہوں تو سرعت کا سبب **قوت ماسکہ کی کمزوری** ہوگی ——— اگر منی کا رنگ و قوام معتدل ہو ، آلات تناسل قوی ہوں ، کثرت خون کے آثار موجود ہوں اور منی بکثرت خارج ہو تو سرعت کا سبب **منی کی زیادتی** ہوگی ——— اگر منی کا رنگ زرد اور اس کا قوام رقیق ہو اور وہ سوزش کے ساتھ خارج ہو تو سرعت کا سبب **منی کی حدت** ہوگی ——— اگر اعضاء رئیسہ ضعیف ہوں اور اس کے ساتھ باہ میں خرابی ہو تو سرعت کا سبب **اعضاء رئیسہ کی کمزوری** ہوگی اور اگر یہ اسباب موجود نہ ہوں تو **مجرائے قضیب کی کشادگی** کی بابت دریافت کریں چنانچہ اگر مجری کشادہ ہو تو سرعت کا سبب یہی ہوگا ۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر **قوت ماسکہ ضعیف ہو** تو بلغم کا تنقیہ کریں ، پیڑو اور خصیوں پر روغن قسط ، روغن نرگس و روغن زعفران میں ، شہد کے ساتھ شہد اثمد کھانا اس صورت میں نہایت مفید ہے اور حسب ذیل سفوف بھی معمول و مجرب ہے ——— تک مغلول ، مسروالی ، گوندھ پتھانی ، مازو بے سوراخ ہر ایک چار تولہ ، قند سفید سب کے ہموزن ، سب کو سفوف کرکے چھ ماشہ سے نو ماشہ تک شہر گاؤ میش کے ساتھ استعمال کریں ، اسی طرح حکیم شریف خان کا یہ سفوف بھی اس باب میں نہایت مفید اور ممسک و مولد منی ہے ——— تنگھاڑہ خشک چھ ماشہ ، مازو تین ماشہ ، تالمکھانہ ، ثعلب مصری ہر ایک چار ماشہ ، گوند چھ ماشہ ، مصطگی تین ماشہ ، قند سفید سب کے ہموزن بدستور سفوف تیار کرکے پانچ سے سات ماشہ تک استعمال کریں ، اطریفل کشنیزی اور معجون خبث الحدید بھی مفید ہے ۔

اگر سرعت انزال کا سبب **منی کی حرارت وحدت** ہو تو قابض مبردات سے علاج کریں مثلاً شیرہ خرفہ ، شیرہ کاہو اور تخم حماض کے ساتھ شربت خشخاش پلائیں ، غذا میں شیرہ خشخاش کے ساتھ چاول اور مسور کی دال دیں ——— کشنیز خشک ساڑھے تین ماشہ ، اسپغول سات ماشہ ، تخم خرفہ ساڑھے دس ماشہ

بدستور سفوف بنا کر اس میں سے ساڑھے چار ماشہ استعمال کرنا حدت و حرارت رفع کرنے کے لئے بے نظیر ہے۔

اگر سرعت کا سبب **منی کی زیادتی** ہو تو غذا میں تقلیل کریں، گوشت اور شراب وغیرہ کے مانند مولد خون اشیاء ترک کرائیں، سکنجبین، آب انارین، شربت نارنج و شربت غورہ پلائیں، غذا میں بارد و رطب اشیاء تجویز کریں ---- اگر اس کا سبب **اعضاء رئیسہ کی کمزوری** ہو تو اس کا علاج اس ضعف باہ کے مانند کریں جو اعضاء رئیسہ کی کمزوری سے پیدا ہوتا ہے ---

اور **عمودی قضیب کی کشادگی** کا علاج علیحدہ فصل میں لکھا جائے گا۔

ذیل میں وہ دوائیں درج کی جاتی ہیں جو سرعت انزال میں مفید ہیں اور یونانی یا ہندوستانی اطباء کی معمول ہیں ---- کہتے ہیں کہ مغز تخم تمر ہندی گولیوں کی شکل میں یا سفوف کی شکل میں سرعت انزال کی تمام قسموں میں مجرب ہے ---- خصیۃ الثعلب، مصطگی رومی، لاکھ بوزن مساوی کوٹ چھان کر شیر درخت بڑ میں جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کر ایک ایک گولی دودھ کے ساتھ استعمال کرنا اور چالیس روز اس کی مداومت کرنا سرعت کی شکایت رفع کرنے کے لئے مجربات سے ہے ---- حب جدوار، حب موٹھ، حب جدوار علوی خاں، معجون مجرب شیخ، معجون مجرب شریف خاں، معجون خبث الحدید حکیم الملک، معجون جلالی، معجون اسپند، معجون ماسک البول علوی خاں، معجون لبوب بیر کلاں دوائیں اور حسب مزاج وہ دوائیں مفید ہیں جو ضعف باہ کی بحث میں بیان کی گئی ہیں۔

خرما بریاں، مغز چلغوزہ، مغز بادام، مغز پنبہ دانہ، مغز اخروٹ، ثعلب مصری، گوند ڈھاک، تخم کونچ، دانہ الائچی خورد، کونپل درخت برگد، موصلی سیاہ ہر ایک بوزن مساوی سب کو کوٹ چھان کر ہموزن قند سفید شامل کرکے اس میں سے ساڑھے دس ماشہ شیر گاؤ کے ساتھ کھانا مغلظ منی و دافع سرعت ہے ---- پھلی ببول خام سایہ میں خشک کی ہوئی ۲۰، کھانا، چنیہ گوند، نخود بریاں مقشر ہر ایک بوزن مساوی قند سب کے ہموزن، سب کو سفوف کرکے روزانہ صبح کو استعمال کرنا سرعت انزال کے لئے نافع ہے ---- پوست بیخ کھرنی، میدہ، چوب تج، ہر ایک بوزن المساوی ہموزن شکر کے ساتھ سفوف کرکے چھ چھ ماشہ دودھ کے ساتھ کھانا امساک، غلظت منی اور تقویت باہ کے لئے بے نظیر ہے ----

تخم سرس، بیج بند سرخ، تخم پلاس بوزن مساوی کوٹ چھان کر ہموزن

قند سفید ملا کر سات ماشہ سے ایک تولہ تک آدھ سیر شیر گاؤ کے ساتھ کھانا امساک کے لئے عجیب الاثر ہے۔

حب ممسک، حب خوش کیف، حب منشف حکیم محمد زماں، حب نشاط حکیم مومن، حب شنگرف، حب جوزماثل، حب سیماب، حب سم الفار یہ تمام دوائیں امساک کے لئے مفید ہیں — افیون، شیرہ برگ کہیر سفید یا سرخ میں اکیس بار تر و خشک کر کے بقدر عدس گولیاں بنا کر شام کے وقت دودھ کے ساتھ ایک گولی استعمال کرنا امساک کے لئے مجرب ہے — جوزبوا، خولنجان خصیہ مغلب ہر ایک سات ماشہ، بسباسہ، جدوار ہر ایک ساڑھے تین ماشہ افیون مصفیٰ پانچ ماشہ، بدستور چنے کے برابر گولیاں بنا کر استعمال کریں —

شنگرف پانچ ماشہ، جوزبوا، دارچینی، بسباسہ، قرنفل، زعفران ہر ایک چار رتی برگ تنبول تیرہ عدد آب ادرک تین تولہ سب کو آٹھ پہر کھرل کریں اور اس کے دوران میں قدرے پوست خشخاش کا خیساندہ بھی داخل کریں۔ بعدازاں ماش کے برابر گولیاں بنا کر جماع سے چار پانچ گھڑی پہلے ایک گولی کھائیں۔ اور اس کے اوپر بھی قدر دودھ جس کے پھول ڈالیں اور پانی ہرگز نہ پئیں — اس باب کے مزید نسخے قرابادین میں ملاحظہ فرمایئے۔

پوست بیخ کنیر سفید، پوست بیخ قنب، پوست بیخ آک ہر ایک بوزن مساوی لے کر درخت دھتورہ کے رس سے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں اس میں سے ضرورت کے وقت ایک گولی شراب میں گھس کر طلا کرنا اور خشک ہونے کے کچھ دیر بعد مجامعت کرنا بغایت مہیج و ممسک ہے۔ اسی طرح پوست بیخ آک دو تولہ، برادہ کچلا ایک تولہ، پوست بیخ کنیر سفید چار تولہ سب کو چوب کیوڑہ کے رس اور پتہ گاؤ میں کھرل کر کے بقدر کنار دشتی گولیاں بنا کر ضرورت کے وقت ایک گولی آب کو کنار میں حل کر کے حشفہ بچا کر طلا کرنا اور اس کے اوپر برگ تنبول باندھ دینا اور ایک گھڑی کے بعد اسے کھول کر مشغول ہونا نہایت مقوی و ممسک ہے — معجون ممسک قادری اور مفرح منشط طوخیان اس باب کی خاص چیز ہے۔

سیلان منی و مذی (جریان)

منی، مذی اور ودی کے سیلان کا سبب حسب ذیل چھ اسباب میں سے ہو سکتا ہے — (۱) منی کی تولید کرنے والی اشیا بکثرت تناول

(۲) منی کی کثرت (۳) منی کی حدت وتیزی (کثرت جماع یا جماع ترک کر دینے کے باعث منی کی کثرت ہو جاتی ہے، جس کے لذع کے باعث طبیعت اس کو دفع کر دینے کی کوشش کرتی ہے، (۳) عضلہ برودت ورطوبت کے باعث اوعیہ منی کا استرخا جس سے اس کی قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے اور منی کی حفاظت نہیں کر سکتی (۴) اوعیہ منی کے عضلہ کا تشنج، (۵) گردہ کا ضعف اور حرارت کی زیادتی یا جماع کی کثرت سے اس کی چربی کا پگھلنا، (۶) جماع کا تصور جس سے منی و مذی میں سیلان پیدا ہو جاتا ہے مگر اس صورت میں منی کا زیادہ ہونا یا اوعیہ کی قوت ماسکہ کا ضعیف ہونا یا منی میں حدت ہونا ضروری ہے ——— گاہے انھیں اسباب سے عورتوں کو بھی سیلان عارض ہو جاتا ہے، علاوہ بر ایں فم رحم کا استرخا بھی اس مرض کا باعث ہوتا ہے۔

تشخیص مذکورہ بالا اسباب کی تشخیص کے لئے مریض سے منی کے رنگ و قوام کی بابت دریافت کریں، چنانچہ اگر قوام و رنگ معتدل ہو، جماع کے وقت منی بکثرت خارج ہو اور اس کے بعد چنداں ضعف اور نقصان نہ محسوس ہو تو سیلان منی کا سبب کثرتِ منی ہوگی ——— اگر مریض بتائے کہ قوام رقیق ہے تو اس صورت میں اگر منی بلا تیز لذت اور بغیر شدید حرکت کے دخول کے ساتھ ہی خارج ہو جائے اور برودت مزاج کی علامتیں موجود ہوں تو سیلان کا سبب اوعیہ منی کا استرخا اور قوت ماسکہ کا ضعف ہوگا، اور اگر منی لذت کے ساتھ خارج ہو اور قضیب میں تشنج پیدا ہو جائے تو اس کا سبب اوعیہ کے عضلہ کا تشنج یا قوت دافعہ کی شدت ہوگی ——— اگر جماع کے بعد قارورہ میں سفید رنگ کی کوئی غلیظ چیز خارج ہو اور انزال کے وقت بھی منی زیادہ خارج ہو، بدن ضعیف و لاغر ہو اور ضعف گردہ اور اس کے سوء مزاج حار کی علامتیں موجود ہوں تو جریان کا سبب گردہ کی کمزوری ہوگی، اگر منی کا رنگ زرد ہو اور اس کے خروج کے وقت سوزش محسوس ہو تو جریان کا سبب منی کی حدت ہوگی۔

اس کا **علاج** یہ ہے کہ اگر اس کا سبب منی کی زیادتی ہو تو مزاج کے مطابق منی کو کم کرنے والی دوائیں دیں اور بدن قوی ہو تو مجامعت کی کثرت اور غذا کی تقلیل کرائیں ——— اگر منی کی حدت کے باعث یہ مرض لاحق ہو تو نیلوفر، بنفشہ، عناب اور ان کے شربت کے مانند بارد و رطب اشیاء استعمال کرائیں اور گلنار، تخم کاہو، خرفہ، اسپغول، بزرالبنج، تخم

کاسنی، تخم خیار، کشنیز و خشک و نیلوفر کے مانند منی کو کم کرنے والی بارد دوائیں دیں۔ —— اگر اس کا سبب اوعیہ منی کا استرخا، اس کی برودت اور قوت ماسکہ کی کمزوری ہو تو پودینہ، سعد، کنار، تخم سداب، شہدانج، زیرہ، شونیز، تخم فرنجمشک کے مانند منی کو کم کرنے والی حار دوائیں استعمال کریں، معجون کونی کھلائیں اور غذا میں گرم اشیاء دیں —— اگر سیلان کا باعث اوعیہ منی کے عضلہ کا تشنج ہو تو وہ تدابیر اختیار کریں جو تشنج کی بحث میں مطلق تشنج کے لئے بیان کی گئی ہیں اور خصیہ و پیڑو پر روغنوں کی مالش کریں ؛

اگر سیلان کا سبب **گردے کی کمزوری** ہو جس میں خارج ہونے والی چیز درحقیقت منی نہیں ہوتی بلکہ گردے کی چربی پگھل کر منی کی صورت میں خارج ہوتی ہے اور اسے مجازاً سیلان منی کہہ دیتے ہیں۔ اس صورت میں گردہ کی تقویت کے لئے ان تدابیر پر کاربند ہوں جو ضعف گردہ اور اس کے سوء مزاج حار کی بحث میں بیان کی گئی ہیں اور معجون لبوب اور شربت اہلیون استعمال کرائیں ؛ —— اگر یہ مرض **جماع کے تصور** اور اس کے متعلق قصہ کہانیاں سننے سے پیدا ہو تو سبب کو ترک کردیں اور مریض مجرد ہو تو اسے متاہل ہونے کا مشورہ دیں اور اس صورت میں اگر منی کی زیادتی ہو تو اس کو کم کرنے والی اشیاء استعمال کرائیں —— اگر قوت ماسکہ ضعیف ہو تو معجونوں اور طلاؤں سے اسے تقویت پہنچائیں اور منی میں حدت ہو تو اس کی تبرید کی کوشش کریں ؛

مفردات و مرکبات میں سے حسب ذیل دوائیں اس مرض میں مفید ہیں —— **تخم تمر ہندی** نخود کے مانند بریاں کرکے اس کا پوست دور کریں اور کوٹ چھان کر ہموزن قند سفید کے ساتھ ایک تولہ دودھ کے ہمراہ استعمال کریں اور ترشی اور بادی سے پرہیز رکھیں، اس میں تخم مذکور کے ہموزن ماش مقشر بریاں ملا کر استعمال کرنا بندش کے لئے مفید ہے، اسی طرح گل مولسری و شکر سفید بوزن مساوی کوٹ چھان کر اس میں سے ایک تولہ پاؤ سیر دودھ کے ساتھ کھانا بھی مفید ہے اور اگر مریض کے مزاج میں حرارت و یبوست ہو تو اس میں بھوسی اسپغول کا اضافہ کریں —— پھلی ببول جس میں ابھی بیج نہ پڑے ہوں خشک کرکے ہموزن شکر سفید کے ساتھ سفوف بنا کر اس میں سے ایک تولہ شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کرنا اس مرض میں سودمند ہے —— دودھی خورد سایہ میں خشک کرکے کوٹ چھان کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح و شام گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرنا مغلظ منی و مقوی باہ ہے —— کہتے ہیں کہ

شربتِ بزوری (؟) تخم نیلوفر و بیخ نیلوفر و تخم کاہو ان میں سے کوئی دوا استعمال کرنا یا زرنباد سات ماشہ تین تولہ گلقند میں ملا کر کھانا سیلان مذی کے لئے مفید ہے اور دوا ، لک علو ماشہ یا غسرت یا قوتی معتدل استعمال کرنا سیلان مذی کے سے 2
سویدی کے تجربات سے ہے۔

حب ناتورہ ، حلوائے ماش ، حلوائے تخم خستہ تمر ہندی ، حلوائے سوہن ،
یہ تمام چیزیں جریان کے لئے مفید ہیں ——— اگر منی بکثرت خارج ہو ، تار (؟) ورد
میں سوزش ہو تو سفوف بیخ بند پانچ ماشہ ، شیرہ خیارین ، شیرہ کشنیز خشک ، شیرہ
خرفہ سیاہ ، شربت بزوری کے ساتھ استعمال کریں اور اگر قبض ہو تو اسے اسپغول
سلجھا کر پلائیں ——— اطریفل کشنیزی ایک تولہ کھلا کر تالمکھانا ، تخم کاہو
ہر ایک چار ماشہ ، مغز تخم کدو ، مغز تخم تربوز ہر ایک چھ ماشہ ، اسبغول کا
شیرہ نکال کر دو تولہ شربت بنفشہ کے ساتھ پینا بھی جریان کے لئے سودمند ہے۔
خمیرہ صندل یا اطریفل صغیر ایک تولہ کھا کر اس کے اوپر شیرہ کاکنج ، تخم شاہ ور (؟)
ہر ایک چار ماشہ ، شیرہ خار خسک چھ ماشہ ، قند سفید ڈیڑھ تولہ داخل کر کے
پی لیں ——— اگر جریان کے ساتھ خفقان بھی ہو تو خمیرہ صندل ایک تولہ
خمیرہ خشخاش چھ ماشہ باہم ملا کر کھائیں اور اس کے اوپر لعاب بہدانہ تین ماشہ عرق بادرنجبویہ
تین تولہ عرق گاؤزبان چار تولہ ، عرق بید سادہ تین تولہ ، گلاب چار تولہ میں شربت انار
شیریں دو تولہ پئیں ——— سن کہولت میں جب کہ مزاج مرطوب اور گردہ ضعیف
ہو ، جریان منی کے لئے کشتہ قلعی دو رتی جوارش مصطگی چھ ماشہ میں ملا کر عرق گاؤزبان
پانچ تولہ کے ساتھ استعمال کرنا مفید ہے ——— سفوف قلعی کشتہ ، ست گلو ، اللہ
طباشیر وغیرہ عام طور پر جوانوں کے جریان کی ابتدا میں مفید نہیں پڑتا ، بلکہ یہ چیزیں
مرض کے مستحکم ہونے کے بعد مفید ثابت ہوتی ہیں ، چنانچہ ابتدا میں جب کہ جریان کا
موجب حرارت ہو تو اطریفل کشنیزی ایک تولہ ، شیرہ تخم خرفہ ، شیرہ تالمکھانہ ہر ایک
چار ماشہ ، خمیرہ صندل ایک تولہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

سفوف بیخ بند ، سفوف طباشیر ، سفوف ماسک المنی ، سفوف قلعی یہ تمام
سفوف جریان کے لئے معمول و مفید ہیں ——— بیخ بند ، تخم کونچ ، گلنار ، موچرس
تخم اونٹنگن ، بہوپھلی ، تج ، اندر جو شیریں ، تالمکھانہ ، سمندر سوکھ ، موصلی سیاہ ، موصلی
سفید ، ست گلو ، سنگھاڑا خشک ، مصطگی رومی ، خصیۃ الثعلب ، کباب چینی ، دانہ الائچی
کلاں ، طباشیر ، خار خسک ہر ایک چھ ماشہ ، نشاستہ ، گوند ناگوری ، سوزہ ، تخم خشخاش
ہر ایک چار ماشہ ، سب کو کوٹ چھان کر ہموزن شکر سفید شامل کر کے آب سرد کے

ساتھ ایک تولہ استعمال کریں ⁂

تخم تمر ہندی مقشر ایک تولہ، مغز تخم کنول گٹہ، صندل سفید ہر ایک سات ماشہ کوٹ چھان کر اس میں سے سات ماشہ کھانا اور اس کے اوپر شیرہ بزور بارد خلا خرفہ، خیارین و خشخاش ہر ایک سات ماشہ کا شیرہ نکال کر شربت خشخاش یا شربت نیلوفر دو تولہ داخل کر کے پینا منی کی رقت رفع کرنے کے لئے مجربات سے ہے — خار خسک ڈیڑھ تولہ، سنگھاڑہ خشک، برنج ساٹھی، مغز کنول گٹہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تالمکھانہ سات ماشہ، موچرس، ستندر سوکھ، سرپالی، بیج بند ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، شکر بوزن ساوی، سب کو سفوف کر کے ایک ایک تولہ استعمال کرنا جریان زائل کرنے کے لئے عجیب الاثر ہے — شقاقل مصری، ثعلب مصری، مصطگی رومی، دارچینی، طباشیر، تج، سیدہ چوب، تالمکھانہ، گوکھرو، سنگھارہ خشک، سپستان ہر ایک سوا تولہ، مصری لوٹے چار تولہ سب کو کوٹ چھان کر چالیس پڑیہ بنا کر روزانہ ایک پڑیہ شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کرنا اور اس کے دوران میں ترشی و جماع سے پرہیز رکھنا منی کی اصلاح اور بانجھ پن رفع کرنے کے لئے مجرب ہے — سفوف برنج، سفوف مغلظ، سفوف اصل السوس، معجون سیلان، معجون ریگ ماہی، معجون مغلظ، معجون ہندی یہ تمام مذکورہ ادویات بھی اس باب میں مفید ہیں اور حسب ذیل معجون منی، مذی و ودی کے جریان، سیلان الرحم مزمن کے لئے بغایت سود مند ہے ⁂

مروارید ناسفتہ، کہربا، سودہ، کزمازج، عذبہ، گل پستہ، گل سپاری، شہد لکی بسباسہ، عود صلیب، خولنجان، طباشیر، کات سفید جفت بلوط، صمغ عربی، ثمر کیلان بہمن سرخ، بہمن سفید، شقاقل، گلنار، پوست بیخ مغیلاں، کشنیز خشک، صمغ درخت سنبل، خصیۃ الثعلب، قرفہ، آملہ منقی، صندل سفید، آرد بلوط ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، مغز پستہ، مغز بادام، مغز نارجیل، مغز فندق، مغز چلغوزہ، مغز حبۃ الخضرا، تخم خشخاش، تخم خرفہ مقشر ہر ایک نو ماشہ، مصطگی، علک البطم، ورق طلا، ورق نقرہ ہر ایک سوا دو ماشہ، پوست ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ (روغن گاؤ میں بریان کیا ہوا) زنجبیل، سعتر ہر ایک نو ماشہ، عنبر اشہب سوا دو ماشہ، مویز منقہ ساڑھے سات تولہ، قند سفید پونے بارہ تولہ، آب سیب شیریں، آب بہی شیریں، آب انار شیریں، آب امرود ہر ایک پندرہ تولہ، شربت فواکہ شیریں، گلاب ہر ایک ساڑھے سات تولہ بدستور معجون تیار کریں ⁂

اگر مزاج میں حرارت ہو تو بارد دوائیں پشت پر ضماد کریں مثلاً روغن گل و آب سرد یا آب کشنیز سبز یا آب برگ خرفہ یا آب کاہو و عنب الثعلب

وغیرہ کی تیروطی پشت اور پیڑو پر لگائیں اور شربت نیلوفر، آب مطبوخ عدس، تخم کاہو اور آب نے رطب وغیرہ پلائیں، اور اگر مزاج میں برودت ہو تو تخم انجشت، سداب و تخم شہدانج وغیرہ استعمال کرائیں۔ (ابو سہل)

غذا میں کمی کریں، استفراغ کرائیں اور منی کو کم اور خشک کرنے والی دوائیں برتیں جو کثرت شہوت کے باب میں مذکور ہیں اور ان تدابیر سے کام لیں جو منی کی حدت توڑتی ہیں، غذا میں مغلظ اشیاء دیں، تشنج و استرخا کا علاج ان کی فصل سے اخذ کریں، قوت ماسکہ کی تقویت کے لئے قرص و طلاء قابضات استعمال کرائیں اور قوت دافعہ کی تیزی کم کرنے کے لئے مبردات اور مسدد مخدرات سے کام لیں ——— اطباء کی کتابوں میں ایسے بہت سے مرکبات درج ہیں جو جریان منی کو روکتے ہیں لیکن میں ان سے اس خیال سے ڈرتا ہوں کہ ان کے استعمال سے اکثر منی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (شیخ)

بزرالبنج سات ماشہ، بلوط، تخم کاہو، سعد ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، سک ساڑھے تین ماشہ، انزروت سات ماشہ، تخم خرفہ ساڑھے تین تولہ، ہلیلہ کابلی، آملہ، بلیلہ ہر ایک سوا دو تولہ، سب کو سفوف کرکے یا شہد میں معجون بنا کر استعمال کرنا جریان منی اور کثرت بول کے لئے مفید ہے۔ (خضر)

ست سلاجیت، مغز تخم بادرنگ، تاقلہ صغار، طباشیر، پیکھان بید، قند سفید ہر ایک سوا تولہ، سب کو کوٹ چھان کر شہد کے ساتھ گولیاں بنا کر چھ ماشہ استعمال کرنا رقت منی، جریان اور پرانے سوزاک کے لئے نہایت مفید ہے۔

(دیروش)

قلت منی منی کی کمی اور اس کا تار کے مانند خارج ہونا ان اسباب پر مبنی ہوتا ہے جو جریان منی کے خلاف ہوتے ہیں اور یہ شکایات محنت و مشقت کرنے والوں کو زیادہ عارض ہوتی ہے، چنانچہ قلت منی کا علاج وہی ہے جو ضعف باہ کا، اور منی کے دھاگے کی طرح خارج ہو تو اس کا علاج مرطب چیزوں سے کریں۔

منی الدم کبھی منی کے بجائے خون خارج ہوتا ہے اور اس کا سبب یا خصیہ کی قوت ہاضمہ کی کمزوری ہوتی ہے جس کے باعث وہ خون کو بخوبی منی میں تبدیل نہیں کرسکتا یا اس کا سبب مباشرت کی کثرت ہوتی ہے جس کے باعث منی سے اوعیہ کے خالی ہو جانے کے بعد اس کا مادہ یعنی خون خارج ہوتا ہے اور کبھی اعضائے تناسل کے کسی رگ کے ٹوٹنے یا پھٹنے سے بھی خون آتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ گردہ وخصیہ کو تقویت پہنچائیں، اکر ڈیڑھ واور خصیہ تک روزانہ روغن مصطگی کی مالش کرنا اور خصیوں کو ہمیشہ اس روغن سے تر رکھنا نہایت مفید ہے۔ غذا میں بکرے اور بھیڑ کے کپورے (خصیے) اور بیضہ نیم برشت کے ساتھ روٹی دیں —— اگر اس کا سبب کسی رگ کا پھٹنا ہو تو اس کی علامات اور علاج کے لئے بول الدم کے باب کی طرف رجوع کریں۔

کثرت احتلام

کثرت احتلام کے اسباب بھی سیلان منی کے مانند ہوتے ہیں مثلاً قلت جماع اور منی کی حدت ورقت یا قوت دافعہ کی شدت یا اوعیہ کے استرخاء کے ساتھ منی کا احتباس، اگر کثرت احتلام کے مریض کی منی اکثر جامد ہوتی ہے اور اس کا سبب اعضائے تناسل کی برودت ہوا کرتی ہے، چنانچہ ان میں ہیجان، تحریک اور نفخ ورياح خواب کی حالت میں زیادہ ہوتی ہے جبکہ حرارت اندرون بدن میں جمع ہوتی ہے اور بیداری کی بہ نسبت روح وریح کی تحلیل کا عمل کم ہوتا ہے۔

اس کے اسباب کی تشخیص کا طریقہ بھی وہی ہے جو جریان منی کے اسباب کا اور اس کا علاج بھی وہی ہے جو جریان کا —— علاوہ بریں اگر یہ شکایت جماع کی کمی کی وجہ سے ہو تو اعتدال کے ساتھ مباشرت کریں۔ اگر قوت دافعہ کی شدت دواؤں سے ہو اور گرم غذاؤں سے علاج کریں۔ اگر یہ منی کی رقت سے ہو تو منی کو غلیظ کرنے والی اشیاء استعمال کریں، اگر اس کا سبب منی کی حرارت وحدت ہو تو کاہو وعدس مقشر استعمال کریں اور آب خرفہ کے ساتھ تخم کاہو پئیں، —— اگر اس کا سبب استرخاء ہو تو اوعیہ کو ایسی حار دواؤں سے تقویت پہنچائیں جن میں قبض ہو جیسے تودری وبہمن وغیرہ۔

صاحب اقتباس نے لکھا ہے کہ اس مرض کے زائل ہونے کا دارومدار اعضاء رئیسہ کی تقویت پر ہے، چنانچہ خمیرہ مروارید، دواء المسک جواہر والی، ماء اللحم، عرق گزر وشربت صندل استعمال کریں، روغن زیرہ، روغن راحت روغن مصطگی پشت وکمر واعضائے مردانہ پر ملتے رہیں، جماع کی کثرت بھی اس کی ایک تو تدبیر ہے اور ایک ہفتہ تک ہر وقت جوز بوا منہ میں رکھنے سے اکثر یہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔

گشنیز خشک اور قند سفید ہوزن ساوی کوٹ چھان کر اس میں سے ماشہ استعمال کرنا دافع احتلام ہے اور حسب ذیل گولیاں بھی اس باب میں نہایت

سودمند ہیں ——— گلنار، تخم قنب ہر ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر گولیاں بنالیں اور اس کی چار پانچ خوراک کر کے شب کے وقت استعمال کریں۔ ترشی، دودھ اور اس کی سی ہوائی چیزوں سے پرہیز رکھیں ۔

کثرت نعوظ بے شہوت (بغیر شہوت کے خیزش)

شہوت کے بغیر خیزش کی زیادتی کو لوتا تو قضیب بھی کہتے ہیں۔ اس مرض میں قضیب میں شہوت کے بغیر اکثر خیزش ہوا کرتی ہے جو انزال کے بعد بھی فرو نہیں ہوتی ——— اس کا سبب شیخ کے قول کے مطابق اعضائے جماع میں غلیظ ریاح کی کثرت ہوتی ہے ——— اس کا علاج یہ ہے کہ اگر حرارت اور خون کی زیادتی ہو تو فصد کھولیں۔ منی کو کم کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ تمام سرد طلاء و ضماد اس باب میں مفید ہیں۔ ورق کاہو خصوصاً ضماد اس میں نہایت موثر ہے ——— اگر منی رقیق ہو اور اس کا رنگ سفید ہو تو بلغم خارج کرنے والی دواؤں سے قے کرائیں اور روغن سداب کے مانند کاسر ریاح اشیاء پشت و عانہ پر ملیں۔ علاوہ بریں ان تدابیر سے کام لیں جو اوعیہ منی کے استرخاء سے پیدا ہونے والے جریان کی فصل میں اور ریح البواسیر کے علاج میں بیان کی گئی ہیں ——— اگر زیادتی نعوظ کا سبب ترک جماع ہو تو مجامعت کے بعد منی کو کم کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ غذا میں عدس وغیرہ دیں اور وہ تدابیر اختیار کریں جو کثرت شہوت کی بحث میں لکھی گئی ہیں ۔

عاقونا

عاقونا سے مراد وہ مرض ہے جس میں مردوں کے قضیب یا عورتوں کے رحم میں اختلاج اور اوعیہ منی میں تناؤ عارض ہوتا ہے جس کا سبب یا دم حار ہوتا ہے یا شدید قسم کا نعوظ ——— اس کا علاج یہ ہے کہ باسلیق کی فصد کھولیں۔ خون کے تلطیف کے لئے لعاب بہدانہ، شیرہ عناب، عرق شاہترہ و عرق عنب الثعلب میں ملا کر شربت بنفشہ کے ساتھ پلائیں اور بتدریج نرمی کے ساتھ طبیعت کی تلیین کریں۔ مثلاً ترنجبین، شیرخشت ہر ایک چار تولہ و مغز خیارشنبر چھ تولہ چھ ماشہ روغن بادام کے ساتھ پلائیں۔ اعضاء مردانہ پر قوی قسم کا سرد ضماد لگائیں۔ مثلاً صندل سفید، گل ارمنی، افیون ہر ایک تین ماشہ۔ آب کاہو و آب کشنیز کے ساتھ ضماد کریں۔ سخت قسم کی غذا و اشیاء سے پرہیز رکھیں۔ پیاس پر صبر کریں۔

بدن کے تنقیہ سے پہلے اور شدید ضرورت کے سوا خود تغیب پر پچھنے یا جونکیں نہ لگوائیں ۔

غدلوط

غدلوط اس مرض کو کہتے ہیں جس میں مباشرت کے وقت انزال کے ساتھ براز بھی خارج ہو جاتا ہے ـــــ اس کا سبب مقعد کے اعصاب و عضلات کا استرخا اور روح کی کثرت تحلیل ہوتی ہے ـــــ گاہے یہ مرض عورتوں کو بھی عارض ہو جاتا ہے ۔ اکثر اس مرض میں ایسے لوگ مبتلا ہوتے ہیں جو مباشرت بہت زیادہ کرتے ہیں اور اس میں بہت زیادہ لذت پاتے ہیں جن کی منی اور جن کے خون میں نہایت رقت و حدت ہوتی ہے ، چنانچہ ان وجوہ کے باعث انزال کے وقت ایسے لوگ نہایت سست ہو جاتے ہیں اور ان پر غشی کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور مقعد کے اعصاب و عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور براز کو روکنے پر قادر نہیں رہتے ۔

اس کا علاج یہ ہے کہ خلو معدہ کی حالت میں جماع کریں ، جماع سے پہلے براز سے فارغ ہو لیں ، گل ارمنی ، مصطگی ، کندر ، گلنار کے مانند قابض دوائیں رب بہی و شربت انار شیریں میں ملا کر کھائیں اور انہیں دواؤں کا شیاف رکھیں روزانہ صبح کو قرص گل رکھانا اور شام کے وقت گلاب و عرق بید مشک کے ساتھ مفرح یاقوتی استعمال کرنا اس باب میں نہایت مفید ہے ـــــ غذا میں قابض و حابس شکم اشیاء رکھیں ۔

صاحب احتباس کا قول ہے کہ پہلے استرخا مطلق کا علاج کریں ـــــ قابض روغنوں اور ضمادوں کا استعمال اور معدنی پانی میں بیٹھنا اس باب میں بہت موثر ہے ، جماع سے پہلے برشثا یا معجون بنگیان یا ان کے مانند کوئی دوسری مخدر دوا استعمال کریں اور قابض شیاف رکھیں ۔

اُبنہ

اس مرض کو علت المشائخ بھی کہتے ہیں اور اس سے مراد مقعد میں جماع کرانے کی ایسی خواہش پیدا ہوتا ہے کہ کوئی چیز داخل کئے بغیر تسکین نہ ہو ـــــ اس کے تین سبب بیان کئے جاتے ہیں (۱) مریض بچپن ہی سے اس ناشائستہ فعل کا عادی ہو ، (۲) اس کے مزاج میں انوثیت (زنانہ پن) غالب ہو ، (۳) مادہ سینیم

کے ہونے میں۔ بلغم شور کے اجتماع سے شدید قسم کی خارش پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ قسم زیادہ تر بوڑھوں کو ہوا کرتی ہے اور پہلی دو قسموں کی بہ نسبت جلد علاج قبول کرتی ہے ـــــ صاحب شفاء الاسقام کے قول کے مطابق اس مرض کا چوتھا سبب زودہ ـــ قسم میں دیدان کی پیدائش ہوتی ہے جن میں بھوک کے وقت تحریک ہوتی ہے اور منی سے غذا حاصل کر لینے کے بعد تسکین ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر یہ عادت یا مزاج پر انوثیت کے غلبے سے ہو تو پند و نصائح سے کام لیں۔ مریض کو کلفت، رنج و غم اور افکار میں مبتلا رکھیں اور خصیوں کو گرم کرنے کی تدابیر کریں۔ شایدان تدابیر سے یہ عادت رفع ہو جائے ورنہ اس کی چنداں امید نہیں ہوتی ـــــ اگر یہ علت بلغم شور کے اجتماع سے ہو تو اس کے تنقیہ کی کوشش کریں اور مناسب لعابات اور روغن بنفشہ کے انتر خارش کو تسکین دینے والی اشیا کا عمل دیں اور اگر اس کا سبب دیدان ہو تو ان کا علاج کریں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ اس علت کے معالجہ کی کوشش کرنا جہالت ہے کیونکہ یہ ایک ذہنی بیماری ہے نہ کہ طبی و مزاجی اور اس کا کچھ علاج ہو سکتا ہے تو صرف یہ کہ مناسب تدابیر سے شہوت و ختم کرنے کی کوشش کی جائے مثلاً اس کے مریض کو بھوکا رکھیں، زیادہ سونے نہ دیں، اسے قید میں رکھیں، تکلیف پہنچائیں، محنت سے کام لیں اور اسے غم و اندیشہ میں مبتلا کر دیں۔

ورم خصیتین

یہ ورم کبھی تو خود خصیہ میں ہوتا ہے اور کبھی اس کے کیسہ میں۔ کیسہ (تھیلی) کا ورم چھونے اور دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے اور اس کی سختی و نرمی اور اس کے رنگ کی کیفیت بآسانی جانی جا سکتی ہے اور اکثر اس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا، ـــ خصیے کے ورم کی کیفیت آسانی کے ساتھ معلوم نہیں ہو سکتی اور اکثر اس کے ساتھ بخار ہوتا ہے ـــــ ورم حار میں تھیلی کا چھوہ کر جاتا ہے اور خصیہ معلق رہ جاتا ہے مگر بعد کو ورم وغیرہ سے یہ چیرہ دوبارہ اگ جاتا ہے اور اس صورت میں پہلے سے زیادہ سخت ہوتا ہے ـــــ اکثر خصیہ میں تاکل پیدا ہو جاتا ہے اور اس صورت میں بعض اوقات وریدوں اور شریانوں کو تاکل سے بچانے کے لئے مریض کو خصی کر دینے کی حاجت ہوتی ہے ـــــ ورم خصیہ بسا اوقات سوزاک کے بند ہونے سے زائل ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے اس کا مادہ مثانہ کی طرف

منتقل ہو جاتا ہے ——— خصیہ کا ورم یا حار ہوتا ہے یا بارد۔ اور ورم حار کا مادہ یا دموی ہوتا ہے یا صفراوی اور ورم بارد کا مادہ یا بلغمی ہوتا ہے یا سوداوی یا ریحی۔ (شیخ)

طریق تشخیص ورم خصیہ کے مذکورہ بالا اقسام کی تشخیص کے لئے خصیہ کا رنگ اس کے لمس کی کیفیت اور درد کی زیادتی کے متعلق معلوم کریں، چنانچہ رنگ سرخ، لمس گرم اور درد شدید ہو اس کے ساتھ تشنج کا غلبہ ہو اور قارورہ زرد ہو تو ورم حارہ ہوگا اور اس صورت میں اگر ورم کا حجم بڑا ہو۔ اس میں گرانی ہو اور دموی بخار بھی ہو تو ورم دموی ہوگا اور اگر شدید حرارت ہو، تشنج بہت زیادہ ہو اور مقام ماؤف میں سوزش و التہاب ہو اور بخار صفراوی ہو تو ورم صفراوی ہوگا ——— اگر ورم کا رنگ سفیدی مائل ہو، لمس نرم اور درد ہلکا ہو، قارورہ سفید ہو اور بخار اور تشنج نہ ہو تو ورم بلغمی ہوگا ——— اور اگر ورم بلغمی کے آثار کے ساتھ نفخ کی کیفیت ہو اور ورم میں گرانی نہ معلوم ہو تو یہ ورم ریحی ہوگا ...... اگر ورم کا رنگ سیاہی مائل ہو، لمس سخت اور درد نہ ہو تو یہ ورم سوداوی ہوگا۔

علاج ورم حار خصیہ ورم کی جانب باسلیق کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد صافن کی فصد کھولیں یا پیڑو پر پچھنے لگوائیں، جونکیں لگوانا بھی اس میں نہایت مفید ہے، علاوہ بریں لعاب بہدانہ شربت عناب، شیرہ تخم کاہو مقشر، شربت نیلوفر سے تبرید کریں، آرد جو، عنب الثعلب، گل ارمنی، رسوت، صندل سفید سب کو آب کشنیز سبز میں پیس کر ضماد کریں اور گلاب، سرکہ و لعاب اسپغول میں کپڑا تر کرکے رکھیں، لیکن یہ رادع دوائیں صرف ابتدا میں استعمال کریں اور ابتدا کے بعد زمانہ انتہا تک محلل دوائیں مثلاً آرد نخود، آرد جو، آرد باقلا رادع دواؤں کے ساتھ ضماد کریں اور زمانہ انحطاط میں صرف محلل دوائیں مثلاً بابونہ، اکلیل الملک، حلبہ اور زیرہ وغیرہ روغن گل و زردی بیضہ مرغ میں ملا کر ضماد کریں اور غذا میں ماء الشعیر، آش جو اور مونگ کی کھچڑی رکھیں ——— اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو منضج پلانے کے بعد صفرا کے مسہل سے تنقیہ کریں، لیکن اس کے ساتھ کوئی مدر چیز نہ دیں۔

کہربا، مٹی پانی کے ساتھ ضماد کرنا۔ روغن گل و آرد باقلا یا آرد جو باہم پکا کر لگانا۔ بزر البنج کوٹ چھان کر تنہا یا شراب کے ساتھ ضماد کرنا۔ سفیدی بیضہ مرغ تنہا یا آرد باقلا کے ساتھ لگانا۔ مردہ سنگ گلاب میں گھس کر طلا کرنا، برگ تنبول کو گرم کر کے باندھنا، یہ تمام دوائیں خصیہ کے ورم حار میں مفید ہیں ——— صندل سرخ صندل سفید

آرد باقلا سب کو آب کاسنی کے ساتھ ضماد کرنا سعیدی کا مجرب ہے۔ برگ کاہو، آرد عدس، آرد باقلا، حضض کی سب کو کوٹ چھان کر آب کشنیز تازہ و آب عنب الثعلب کے ساتھ ضماد کرنا رادع ہے اور مادہ کے انصباب کو روکتا ہے اور حب نیل سبز کے ساتھ ضماد بھی خصیہ کے ورم و درد کے لئے معمول و مفید ہے —— گل خطمی، گل غباری، اکلیل، بابونہ ہر ایک چار ماشہ، آرد باقلا ایک تولہ، تخم کشوث پھانہ، روغن گل، روغن بابونہ ہر ایک تین ماشہ سب کو آب کشنیز سبز ایک تولہ، گلاب دو تولہ میں ملا کر لگائیں —— گل خطمی، اکلیل الملک، بابونہ، آرد جو سب کو کوٹ چھان کر شیرہ گاؤ میں پکا کر روغن گل ملا کر ضماد کرنا خصیے کے ورم اور سوزش کے لئے سود مند ہے۔

اعضائے مردانہ کے ورم کا حکم بھی وہی ہے جو تمام اعضا کے ورموں کا، چنانچہ ورم حار عارض ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں، گوشت اور شیرینی اشیاء سے پرہیز کرائیں اور ان تدابیر پر کاربند ہوں جو گرم ورموں میں معمول ہیں اور خصیوں پر طلاء آرد جو، آرد باقلا، آب عنب الثعلب، آب کاسنی اور قدرے زعفران کے ساتھ ضماد کریں۔ (صاحب کامل)

ورم بارد خصیہ

اگر یہ ورم بلغمی ہو تو بلغم کا منضج دیں اور بار بار قے کرائیں۔ بعد ازاں محلل ضماد لگائیں مثلاً آرد باقلا، نخود، زیرہ سیاہ، اکلیل، بابونہ، حلبہ، مقل، موم، روغن خیری، زردی بیضہ دم پخت وغیرہ ضماد کریں یا صبر شراب میں پکا کر لگائیں۔ گل ٹیسو کو جوش دے کر خصیہ پر باندھنا ورم و استرخاء رفع کرنے اور درد کو تسکین دینے کے لئے بے نظیر ہے۔ اسی طرح مطبوخ سے نطول کرنا بھی مجرب ہے۔ مغز تخم بید انجیر شیر گاؤ میں پکا کر ضماد کرنا بھی بغایت سود مند ہے۔ محلل دوائیں برتنے میں خیال رکھیں کہ تحلیل کی زیادتی سے مادہ میں صلابت آجاتی ہے اس لئے محللات کے ساتھ تلیین کی بھی رعایت کریں اور ضمادوں میں روغن کنجد و زردی بیضہ مرغ شامل کریں۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو بلغم کا مسہل دیں —— نخود آب اس باب کی بہترین غذا ہے۔

اگر یہ ورم سوداوی صلب ہو تو سودا کا منضج پلائیں اور سودا خارج کرنے والی اشیاء سے قے کرائیں۔ خصیوں پر محلل و ملین دوائیں ضماد کریں مثلاً بابونہ، اکلیل، برگ کرنب، حلبہ، تخم کتان، مغز ساق گاؤ، چربی بط، چربی مرغ، مقل، اشق و میعہ سائلہ وغیرہ بنفشہ کے ساتھ ضماد کریں —— مرہم حب السفرجل و مرہم اکبر تلیین و تحلیل کے لئے مجرب ہے۔ صلابت گھل جانے کے بعد سودا کے مسہل اور حب افتیمون سے تنقیہ کریں۔

اگر پاؤں وغیرہ پر بھی ہو تو سبوس گندم، نمک، چاودرس، ناخواہ، تخم شبت سے تکمید کریں اور جوارش کمونی کھلائیں —— روغن یاسمین میں تھوڑے مشک و جندبیدستر حل کر کے احلیل میں ٹپکانا مفید ہے۔ اسی طرح برگ تنباکو گرم کر کے باندھنا بھی سود مند ہے یا کپڑے کا ایک ٹکڑا چار تہ کر کے شراب برانڈی میں بھگو کر خصیہ پر رکھیں اور اس کے اوپر بھنگ کے مطبوخ کا بپھارہ دیں ایسے جلد میں سوزش پیدا ہوگی اور فاسد رطوبت پسینے کے ساتھ خارج ہوگی۔ یہ تدبیر ایک دو بار میں نفع بخشتی ہے —— اگر ان تدابیر سے ورم تحلیل نہ ہو تو وہ تدابیر اختیار کریں جو اوپر ورم بلغمی کے لئے بیان کی گئی ہیں ⁂

جوز بوا متواتر ایک ماہ ضماد کرنا ورم و صلابت کو تحلیل کرنے کے لئے تسویدی کا مجرب ہے۔ نخود سرخ یا سیاہ تنہا یا شہد میں پکا کر لگانا۔ کشنیز شہد کے ساتھ ضماد کرنا۔ زیرہ سیاہ تنہا یا آرد باقلا کے ساتھ روغن زیتون شامل کر کے ضماد کرنا، موم زرد و روغن زیتون دھوپ میں پگھلا کر لگانا، شہد، شراب اور نمک مخلوط کر کے طلا کرنا، نفط سفید یا سفیداب اور مقل بیضہ کے ساتھ ضماد کرنا، موزسیلہ منقی یا آرد باقلا پکا کر روغن بابونہ شامل کر کے لگانا، ارسا سرکہ میں پکا کر ضماد کرنا، صبر شیر یا آرد ضماداً استعمال کرنا۔ یہ تمام دوائیں ورم بارد کی محلل ہیں ⁂

گل پلاس، برگ نیم، برگ بنجنکشت ہر ایک چار تولہ، بادیان پانچ تولہ سب کو پانی میں جوش دے کر بپھارہ لینا خصیہ کے ورم بارد کے لئے مفید ہے ——

عنب الثعلب چار ماشہ، اکلیل الملک، بابونہ، آرد جو، آرد باقلا ہر ایک تین ماشہ آب کوکنار سبز میں حل کر کے ضماد کرنا اور عنب الثعلب، اصل السوس، گل سرخ، تخم خطمی، پرسیاوشاں سب کو جوش دے گلقند ملا کر پینا اور بعد کو اس میں بیخ کاسنی کا اضافہ کرنا اس باب میں نہایت سود مند ہے۔ اسی طرح لعاب گل خطمی تین ماشہ، شیرہ خارخسک، خمیرہ حب القرطم ہر ایک چھ ماشہ، عرق عنب الثعلب دس تولہ میں نکال کر قند سفید ڈیڑھ تولہ داخل کر کے پینا اور عنب الثعلب چھ ماشہ، گل خطمی چار ماشہ، گل سرخ تین ماشہ، اکلیل، تخم کنگ ہر ایک چار ماشہ سب کو کوٹ چھان کر شیرہ گاؤ میں پکا کر روغن گل داخل کر کے ضماد کرنا خصیہ کے ورم و صلابت کے لئے سود مند ہے ⁂

گل خطمی، بیخ خطمی، کنجد سیاہ، تخم کتان، حلبہ، اکلیل، آرد باقلا ہر ایک چار ماشہ، برنجی، گل بابونہ، زیرہ سیاہ، مقل، اشق، میعہ سائلہ ہر ایک تین ماشہ، موم، چربی گردہ بز ہر ایک دو تولہ، روغن گل چار تولہ، سنبل الطیب دو ماشہ،

بطور مرہم تیار کرکے استعمال کرنا حکیم شریف خاں کے معمولات سے ہے۔ اور بانقلا
حلبہ، بابونہ، اذخر، زبیب سیاہ، مویز منقیٰ سب کو پانی اور روغن کنجد میں پکا کر ضماد کرنا
خصیہ کے ورم بارد کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے اور انحطاط کے وقت ورم حار
میں بھی فائدہ بخشتا ہے:۔
ورم بلغمی میں روزانہ صبح اصل السوس، بادیان ہر ایک ساڑھے دس ماشہ
کا جوشاندہ تین تولہ گلقند شکری کے ساتھ پلائیں۔ غذا میں مغز قرطم کے ساتھ نخود پکا
کر دیں اور ایسے مطبوخ سے طبیعت کی تلیین کریں جس میں تربد، انیسوں، بادیان
بادرنجبویہ شامل ہو یا تخم شبت، تخم شلجم، تخم خربزہ، اصل السوس، روغن کنجد
شہد اور نمک سے حقنہ کرائیں اور باقلا و حلبہ وغیرہ کوٹ چھان کر روغن بابونہ
یا روغن شبت کے ساتھ طلا کریں یا مقل، کندر، موم درروغن بابونہ کی قیروطی
مرطب کرکے لگائیں ——— اگر ورم سوداوی صلب ہو تو روزانہ صبح گاوزبان
گاوزبان، اصل السوس ہر ایک ساڑھے دس ماشہ سب کو جوش دے کر تین تولہ
گلقند شکری کے ساتھ پلائیں اور غذا میں وہی اشیا دیں جو ورم بلغمی میں بتائی گئی
ہیں۔ طبیعت کی تلیین مطبوخ افتیمون و حب افتیمون سے کریں اور خصیہ پر ملین
ضماد لگائیں مثلاً پیہ بط و ماکیان، مثانہ گاو، روغن بنفشہ و مقل ضماد کریں یا ارد باقلا
ارد نخود، اکلیل، بابونہ، تخم شبت بوزن ساوی کوٹ چھان کر آب کرنب کے
ساتھ ضماد کریں:۔ (ابن الیاس)
بعض اطباء نے لکھا ہے کہ جس خصیہ میں ورم ہو اس کے مخالف جانب کا کان
میں سوراخ کرنا اور دونوں خصیوں میں ورم ہو تو دونوں کانوں میں سوراخ کرنا
مجرب ہے، اسی طرح ورم کی جانب کے ہاتھ میں کلائی پر ابہام کے مقابل داغنا
بھی مجربات سے ہے ——— رازی کا قول ہے کہ اگر ورم پرانا ہو اور کسی تدبیر
سے نہ جائے تو کپڑے کی بتی سے مخالف جانب کی اسیلم پر داغنا اور اس کے
بعد سرطان نہری کوٹ کر ضماد کرنا نہایت موثر ہے۔

درد خصیہ خصیوں کے درد کا سبب یا حرارت ہوتی ہے یا برودت یا ریح یا
ورم یا ضربہ و سقطہ یا عرصہ تک جماع نہ کرنا ——— چنانچہ اس کا
سبب اگر ورم ہو تو گذشتہ فصل سے اس کا علاج اخذ کریں اور اگر اس کا
سبب حرارت ہو تو تبرید کریں اور بارد عصارے مثلاً آب کدو، آب کشنیز سبز،
آب عنب الثعلب و کاسنی تازہ اور دوسرے مبردات ضماد کریں اور درد کی شدت
کے وقت اس میں قدرے شوکران یا افیون داخل کریں اور سوزش بہت زیادہ

ہو تو کسی قدر کافور بھی ڈالیں اور غذا میں بارد اشیاء دیں ۔۔۔ روزانہ صبح کو شربت تمر ہندی یا شربت آلو بخارا یا سکنجبین یا شربت نیلوفر یا شربت دینار پلائیں اور ہلکے نرم جلاب سے طبیعت کی تلیین کریں یا اس کے لئے کوئی ملین پلائیں مثلاً شیرخشت، ترنجبین و شربت آلو مسہل یا شربت ورد مکرر آب انارین کے ساتھ دیں، اگر حرارت مادی نہ ہو تو صرف تعدیل کرنا کافی ہے۔

اگر درد کا سبب **برودت** ہو تو اصل السوس مقشر و پرسیاؤشان یا بادیان وغیرہ کا جوشاندہ گلقند کے ساتھ پلائیں۔ گلقند و زنجبیل کھلائیں اور پیہ بط، پیہ مرغ روغن بیدانجیر و روغن بابونہ میں فرفیون حل کرکے تمشش کریں اور غذا میں نخود آب دیں ۔۔۔ اگر **برودت مادی** ہو تو مادہ کو نضج دے کر ایسے مسہل دیں جن میں غاریقون و تربد شامل ہو۔

اگر یہ درد ریاحی ہو تو جوارش کمونی کھلائیں، سبوس گندم و نمک سے تکمید کریں اور ریاح کو تحلیل کرنے والی گرم دواؤں کا ضماد و نطول استعمال کریں مثلاً بابونہ، اکلیل الملک، پودینہ، سداب ضماد کریں اور انہیں کو پانی میں جوش دے کر نطول کریں اور روغن یاسمین و سداب میں جندبیدستر حل کرکے مالش کریں ۔۔۔ نجندی کے قول کے مطابق روزانہ صبح کو انیسون و بادیان یا کرویا و تخم فنجنکشت ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، گلقند عسل ساڑھے چار تولہ کے ساتھ کھلانا، اور روغن زنبق یا روغن یاسمین، جندبیدستر حل کرکے ملنا مفید ہے ۔۔۔ اگر ریاح سوداوی ہو تو سودا کا تنقیہ کرنا اور معاجین استعمال کرنا فائدہ بخشتا ہے، اور اگر اس کا سبب بواسیری ریاح ہو تو اطریفل اور مقل کے مرکبات مفید پڑتے ہیں۔

اگر درد **ضربہ و سقطہ** سے پیدا ہو تو باسلیق یا صافن کی فصد کھولنا، پنڈلیوں اور پیڑو میں پچھنے لگانا سودمند ہے، اگر تسکین کی حاجت ہو تو ہلکے مسکن استعمال کریں ۔۔۔ بنفشہ، نیلوفر، کدو، برگ خطمی، عنب الثعلب و کرنب کے مانند غیر قابض دواؤں کا ضماد کریں، اس کے بعد شیخ کے قول کے مطابق لعاب خطمی و بابونہ وغیرہ استعمال کریں ۔۔۔ زردچوب باریک کرکے زردی بیضہ مرغ کے ساتھ نیم گرم ضماد کرنا بھی مفید ہے۔

اگر درد کا سبب **ترک جماع** ہو تو مباشرت کریں اور اس کے بعد بھی درد کچھ باقی رہے تو مخدر و مدر دوائیں مثلاً حب الکاکنج، تخم خشخاش، کاہو و کشنیز سبز ضماداً استعمال کریں۔

عظم خصیہ — گاہے ورم و نفخ کے بغیر بھی خصیے فربہی کے طور پر اس طرح بڑھے

ہو جاتے ہیں جیسے پستان بڑا ہو جاتا ہے ـــــ اس کا علاج یہ ہے کہ ابتداء میں
بیخ لفاح، پوست خشخاش و بزر البنج کے مانند بارد و مخدر دوائیں آب کشنیز کے
ساتھ طلا کریں، مردہ سنگ آب کشنیز کے ساتھ طلا کرنا بھی مفید ہے ـــــ اس
مرض میں غذائی تقلیل ضروری ہے اور جو دوائیں پستان کو بڑا ہونے سے روکتی
ہیں۔ اور امراض صدری میں مذکور ہیں وہ اس باب میں بھی مفید ہیں، اگر یہ
مرض پرانا اور مستحکم ہو جانے کے بعد علاج قبول نہیں کرتا ؁

ارتفاع وصغر خصیہ کا ہے خصیہ اپنے کیسہ سے اوپر اٹھکر پیڑو میں غائب
ہو جاتا ہے جس سے درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور
اکثر حرکت دشوار ہو جاتی ہے۔ پیشاب میں دشواری پیدا ہو جاتی ہے اور تقطیر
البول عارض ہو جاتا ہے یا کا ہے خصیہ اپنی طبعی مقدار سے چھوٹا ہو جاتا ہے۔
ان دونوں امراض کا سبب خصیوں پر برودت اور ضعف کا غلبہ ہوتا
ہے۔ اور یہ صورتیں اکثر شدید خوف کے وقت اور سرد پانی میں اترنے، اور
ٹھہرنے کے وقت یا حاد امراض میں قوت ساقط ہو جانے کے وقت عارض
ہوتی ہیں۔

علاج ملقیت
اس کا علاج یہ ہے کہ حرارت اور ڈھیلاپن کے لئے حمام اور دوا
کی مداومت کریں۔ بابونہ، تخم کتان، اکلیل اور سوسن کے مطبوخ میں آبزن کریں
گرم روغنوں کی مالش کریں مثلاً روغن بابونہ، روغن سوسن، روغن قسط، یا
روغن فرفیون وزہرہ رنگا کو ملیں، اور ملقیت، خلیہ، فرفیون کے مانند گرم دوا سے
ضماد کریں ـــــ حمام کے بعد سینگی لگانا اور اسے آہستہ آہستہ چوسنا خصیہ
کو نیچے لانے کی موثر تدبیر ہے۔

ابو منصور نے لکھا ہے کہ مریض کو متواتر آب گرم میں بٹھانا اور
روزانہ اس کے احلیل میں چاندی کی سلائی داخل کر کے زور زور سے پھونکنا
نہایت موثر ہے کیونکہ اس سے حالبین پھول جاتے ہیں تو خصیہ فوراً
اپنی جگہ واپس آ جاتا ہے ـــــ گندھک کے معدنی پانی میں بٹھانا بکثرت
شوربا پلانا اور یہی غذائیں دینا اس مرض میں مفید ہے ـــــ جالینوس کا
قول ہے کہ اگر یہ حالت کسی حاد مرض کے بعد عارض ہو تو اس کا علاج نہیں ہو سکتا
بلکہ یہ قرب موت کی علامت ہے ـــــ شاذ و نادر بطور ہر کا ہے تغیب
بھی اور کھینچ کر غائب ہو جاتا ہے اور بظاہر اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔ اس
کا سبب و علاج وہی ہے جو ارتفاع خصیہ کا۔

دوالی وصلابت صفن گاہے صفن یعنی کیسۂ خصیہ اور اس کے اردگرد کی رگیں موٹی ہو کر بہت نمایاں ہو جاتی ہیں اور ان میں گرہیں سی نظر آتی ہیں۔ گاہے کیسہ میں سختی آجاتی ہے اور اس کے بعد اس میں غلیظ ریاح بند ہو جاتی ہے۔ جس سے اس میں اختلاج عارض ہو جاتا ہے اور یہ مرض ورم بارد کی جنس سے ہے۔ گاہے یہ حالت خود انثیین میں عارض ہوتی ہے جس سے چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے — اس کا سبب خصیے کے عروق میں غلیظ مواد کا انصباب ہو جاتا ہے — اس کے علاج میں ان تدابیر کار بند ہوں جو پیروں کے دوالی میں بیان کی جائیں گی اور جو خصیہ کے ورم صلب میں درج کی گئی ہیں۔ قے کرانا اور محلل دوائیں ضماد کرانا اس کے لئے مفید ہے۔

استرخاء صفن گاہے کیسۂ خصیہ میں استرخا پیدا ہو جاتا ہے جو بعض اوقات بہت زیادہ لٹک جاتا ہے — اس کا سبب حرارت و رطوبت بالخصوص خارجی حرارت و رطوبت ہوتی ہے —
اس کے **علاج** میں بارد و قابض دوائیں مثلاً مازو، مورد، گل سرخ، عدس، قرظ، گلنار، جفت بلوط، کزمازج وغیرہ پانی میں جوش دے کر نطول کریں۔ اس کا ثفل باندھیں اور انہیں دواؤں کو آب پوست انار میں پیس کر ضماد کریں اور جماع میں تقلیل برتیں۔

قروح خصیہ و قضیب وغیرہ

خصیہ قضیب اور اس کے اردگرد کے زخموں کے علاج کی طرف بہت جلد توجہ کریں۔ ورنہ ان میں تعفن پیدا ہو جانے کے بعد ان کا علاج دشوار ہو جاتا ہے — ان اعضاء کے قروح کا سبب یا دوسرے کسی تیز خلط کا انصباب ہوا کرتا ہے یا فاحشہ عورتوں کے ساتھ مباشرت کرنا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ شرائط اجازت دیں تو پہلے صافن کی فصد کھولیں اور اس کے تین چار روز کے بعد باسلیق کی فصد کھولیں۔ سودا اور مرہ صفراء کا مسہلوں سے تنقیہ کریں اور صبر مغسول، مردہ سنگ مغسول، توتیا مغسول ہر ایک سات ماشہ شراب و شیر زن میں ملا کر ضماد کریں، مرہم سفیدہ، مرہم زنگار اور دوسرے دمل مرہموں کا استعمال بھی مفید ہے — اگر قرحہ کہنہ ہو تو قوی قسم کی مجفف دوائیں مثلاً دقاق کندر و کاغذ سوختہ ضماد کریں یا نہایت باریک

بسکر زرد کریں —— قضیب کا جو قرحہ آتشک کے سبب سے ہوتا ہے اس کا علاج آتشک کی بحث میں لکھا جائیگا اور جو قرحہ قضیب کے اندر رہتا ہے اس کا علاج بھی علیحدہ بیان کیا جائیگا۔

ابوسھل کا قول ہے کہ ان جگہوں کے قروح میں صبر و کندر تمام مجففات سے زیادہ مفید ہے —— **شیخ** نے لکھا ہے کہ عضو کا قرحہ، قلفہ اور جلد کے قرحوں کی بہ نسبت زیادہ مجفف دوا کا محتاج ہوتا ہے، اگر یہ قروح تازہ ہوں تو صبر ان کے لئے بہترین چیز ہے علاوہ بریں مرداسنگ اقلیمیا مغسول اور توتیا بھی مفید ہے اور قرحہ کہنہ اور زیادہ رطب ہو تو عفص سوختہ، پوست درخت صنوبر سوختہ کا استعمال سودمند ہے۔ اگر گوشت اگانے کی ضرورت ہو تو اس کے ساتھ کندر بھی شامل کریں —— **میر عوض** نے لکھا ہے کہ مرداسنگ سات ماشہ باریک کرکے دو تولہ روغن گاؤ میں چوب نیم کے دستہ سے اس قدر حل کریں کہ وہ سیاہ ہو جائے اور اس کو قرحہ پر طلا کریں۔ اسی طرح ہلیلہ سیاہ اور عفص پانی میں گھسکر طلا کرنا قرحہ کے درد و سوزش کو دفع کرنے اور اسے زائل کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

بثور خصیہ خصیوں کے جلد پر جو پھنسیاں نکلتی ہیں اگر انکے ساتھ ورم حار ہو تو فصد کریں، مطبوخ فواکہ پلائیں اور زیادہ خون پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ بعدازاں صبر و مرداسنگ روغن گل کے ساتھ طلا کریں اور اگر اس کے ساتھ ورم حار ہو تو قوی قسم کی مجفف دواؤں سے اسکا علاج کریں مثلاً کاغذ سوختہ، حنظل سوختہ، صبر و اقاقیا بالوزن مساوی باریک کرکے آب برگ مورد کے ساتھ طلا کریں۔ مقام ماؤف کو روغن گل سے چرب کرکے اس کے اوپر گل قبرسی، شادنج، صبر سقوطری ہر ایک مساوی نہایت باریک کرکے چھڑکنا تجفیف کیلئے عجیب الاثر ہے۔

سحج خصیہ اگر خصیوں کی جلد میں خراش پڑ جائے تو روغن گل طلا کرکے اس کے اوپر گل سرخ و برگ مورد کا سفوف چھڑکیں یا مرہم سفیداب لگائیں یا مازو روغن گل و موم کا مرہم لگائیں۔

خارش قضیب و خصیہ قضیب و خصیہ کی خارش کا سبب تیز صفراوی یا بورقی مادہ یا متعفن سوداوی خون کا انصباب ہوتا ہے یا ان اعضا کے اردگرد کے تیز قسم کے پسینہ کی تراوش ہوتی ہے —— اس کے علاج میں حسب سبب صفرا یا سودا کا تنقیہ کریں اور تھوڑے مامیثا باریک کرکے روغن گل سرکہ و آب کشنیز سبز کے ساتھ ضماد کریں اور اگر مادہ بورقی ہو تو آب گرم میں بھی داخل کریں۔ ٭ قضیب کو گرم پانی سے دھونے کے

بعد سفیدی بیضہ مرغ طلا کرنا یا پوست درخت سرس پیسکر ضماد کرنا بھی سود مند ہے اور علوی خاں کے والد کا حسب ذیل طلا بھی قضیب و خصیہ کی خارش کے لئے مجرب ہے — انار ترش ایک عدد تانبے کے قلعی پتیلہ میں سرکہ انگوری کے ساتھ پکائیں اور وہ گل جائے تو ہاون میں ڈالکر ورگ حنا، شاہترہ، گوگرد زرد، گلنار فارسی مردار سنگ سوختہ، نوشادر کرمانی، توتیا ہندی ہر ایک پونے دو ماشہ، توتیا کو مٹی کے کورے برتن میں بریان کرلیں اور تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر انار کے ساتھ شامل کریں اور روغن گل ساڑھے سات تولے داخل کرکے اسقدر حل کریں کہ مرہم کے مانند ہو جائے

شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ قضیب کی خارش میں تنقیہ کے بعد اقاقیا، مامیثا، ہر ایک پونے دو ماشہ، نوشادر نصف ماشہ، صبر نصف ماشہ، زعفران دو رتی، اشنان سب کے ہموزن۔ سب کو کوٹ چھان کر روغن زنبق کے ساتھ ضماد کرنا بھی مجرب ہے۔

شقاق قضیب خشکی کے باعث قضیب اور اس کے اردگرد کی جلد پھٹ جاتی ہے۔ اس کا علاج مرہم شادنج سے کریں اور ان تدابیر سے کام لیں جو شقاق مقعد میں بیان کی گئی ہیں۔

مسّہ وغیرہ قضیب اور اس کے نواح میں مسّہ یا زائد گوشت آ جائے تو بورہ ارمنی سوختہ و خاکستر چوب انگور اور اس کے مانند محلل و منشف دوائیں پانی میں گھسکر طلا کریں اور اس سے فائدہ نہ ہو تو اسے قطع کرنے کے بعد زاج و زنگار کے مانند حابس خون دوائیں لگائیں۔

ورم قضیب

علاج ورم قضیب کے اسباب کی تشخیص ورم خصیتین کے مطابق کریں اور اس کا علاج بھی ورم خصیہ کی طرح کریں۔ مگر اس کا خیال رہے کہ خود قضیب پر جونکیں لگانا مناسب نہیں البتہ اگر شدید ضرورت ہو تو اس کے اردگرد لگا سکتے ہیں۔

قضیب کے **ورم حار** میں لعاب بہدانہ و شیرہ عناب، عرق شاہترہ و عرق عنب الثعلب میں نکال کر شربت بنفشہ کے ساتھ ملائیں اور گل ارمنی تین ماشہ رسوت دو ماشہ آب کشنیز سبز کے ساتھ ضماد کریں — عدس، گلنار، برگ حل، پوست انار سب کو آب کشنیز سبز یا آب عنب الثعلب یا آب خالص میں جوش دے کر حل کرکے روغن گل ملا کر لگانا۔ ورم حار میں مفید ہے، اسی طرح آرد جو، صندل سفید بوزن مساوی کوٹ چھان کر آب کاسنی، روغن گل، سرکہ انگوری و زردی بیضہ مرغ میں گھول کر کے ضماد کرنا بھی سود مند ہے۔ اور

حسب ذیل ضماد قضیب و خصیتین کے ورم حار میں نہایت مفید ہوتا ہے اور درد و سوزش کو تسکین دیتا ہے — گل بنفشہ، گل خطمی سفید ہر ایک پانچ ماشہ، نارمشک، قیصوم ہر ایک دو ماشہ، بابونہ، اکلیل الملک ہر ایک چار ماشہ، برگ نیلوفر ایک ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر آب کاسنی تازہ کے ساتھ ضماد کریں۔

ورم بارد میں آرد جو، خطمی خستہ خرما، سب کو باریک کر کے روغن بابونہ و سرکہ میں ملا کر ضماد کرنا مفید ہے اور زمانہ انتہا میں برگ کلم اور حلبہ پکا کر کوٹ لیں اور اس میں آرد باقلا، مویز منقی زیرہ کرمانی شراب میں پکا ہوا، خاکستر داراز، خرما، خطمی سفید سب کو ملا کر ضماد کریں۔

قضیب کے ورم صلب میں مویز منقی آرد جو، صندل سفید، بیخ گردہ، بزر، آرد باقلا اور روغن گل کا ضماد مرتب کر کے لگانا مفید ہوتا ہے۔ شیخ نے لکھا ہے کہ قضیب کے حار و بارد ورموں کا علاج تقریباً ورم خصیتین کے مانند ہے۔ لیکن قضیب کا ورم حار ابتدا میں قابض اشیاء کا زیادہ متحمل ہوتا ہے اور اس کا خاص نسخہ یہ ہے کہ پوست انار، گل سرخ و عدس پانی میں پکائیں اور ان کے ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد روغن گل کے ساتھ ملا کر ضماد کریں — قضیب کے ورم بارد میں جو زیادہ تر سوء القنیہ اور استسقاء کی حالت میں ہوتا ہے۔ آب عنب الثعلب کے ساتھ گل تیمولیا ضماد کرنا مفید ہے۔ اسی طرح گل ارمنی، عدس و برگ کاکنج کا ضماد بھی مفید ہوتا ہے۔

قضیب کا درد قضیب کے درد کا سبب اور اس کا علاج عام طور پر وہی ہوتا ہے جو درد حشفین کا۔ مگر گاہے اس درد کا باعث مجاری بول کے بثور ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس صورت میں اس کا علاج مجرای قضیب کے سدہ کی بحث سے اخذ کریں۔

اعوجاج قضیب (کجی)

قضیب کی کجی کا سبب تمدد ہوتا ہے جو اس کے عضلہ میں غلیظ اخلاط رک جانے سے پیدا ہو جاتا ہے یا اس کا سبب ورم یا تشنج یا بس یا تشنج امتلائی یا اس کے کسی عصب کا استرخا ہوتا ہے

اس کے علاج میں پہلے سبب کا ازالہ کریں اور اس کے لیے حسب حال اخراج خون یا مسہل یا بدن کی ترطیب کی تدابیر اختیار کریں، جیسا کہ ورم و تشنج کے علاج میں بتایا گیا ہے! بعد ازاں نرمی پیدا کریں۔

لئے مبنات برتیں مثلاً روغن کنجد، روغن سوسن، روغن نرگس، چربی مرغ چربی بط، مغز ساق گاؤ وغیرہ ہیلنج موم کے ساتھ مالش کریں، اور ضرورت ہو تو پٹی باندھیں —— کہتے ہیں کہ کنجد مقشر یا بجتولہ کوٹ کر آب مرزنجوش کے ساتھ کھرل کرکے کپڑے پر لگا کر باندھنا قضیب کو نرم کرنے اور اس کی کجی زائل کرنے کے لئے مفید ہے۔

کجی کا سبب تشنج امتلائی ہو تو مادہ کے تنقیہ کے بعد یہ ضماد لگانا نہایت سودمند ہے —— زعفران ساڑھے تین ماشہ مرکی سات ماشہ قسط تلخ، زراوند، فرفیون ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ علک البطم، زفت رومی، میعہ سائلہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، زفت و علک کو روغن گل یا روغن کنجد میں پگھلائیں مُر اور زعفران کو شراب میں حل کریں اور باقی دوائیں کوٹ چھان کر ان کے ساتھ اسقدر کھرل کریں کہ مرہم کے مانند ہو جائے۔ بعد ازاں بدستور ضماد کریں۔

حب ذیل طلاء قضیب کی کجی رفع کرنے، اعصاب کو تقویت پہنچانے اور نعوظ لانے کے لئے عجیب ہے —— افیون ساڑھے تین ماشہ، جوز بوا، دارچینی ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، عاقرقرحا سات ماشہ، پیاز نرگس گیارہ ماشہ، پوست بیخ کنیر لونے دو تولہ کوٹ چھان کر چار گھنٹہ شراب خالص میں کھرل کریں اور گولیاں بنا کر خشک کرکے رکھ لیں۔ اور حاجت کے وقت شراب میں گھسکر طلاء کریں۔

صاحب اقتباس نے لکھا ہے کہ قضیب کی کجی کا سبب استرخا یا تشنج ہو تو اس کا علاج مطلق استرخا و تشنج کے مطابق کریں۔ بعد ازاں ان مقوی اعصاب تدابیر سے کام لیں جو ضعف باہ کے علاج میں معمول ہیں —— اگر کجی کا سبب عضب کا صدمہ ہو تو ضربہ و سقطہ کی خفیف تدابیر پر عمل کرنے کے بعد روغن راحت وقسط وغیرہ کی مالش کریں —— جو کجی جلق کا نتیجہ ہو اس میں ان روغنوں سے کام لیں جو ضعف باہ کے علاج میں مذکور ہیں اور حسب ذیل روغن بھی جلق کی کجی اور خشفہ کی غلظت رفع کرنے کے لئے مفید ہے —— بادنجان جو درخت میں پک کر زرد ہو گیا ہو دو عدد لیکر ان میں آہنی سیخ سے سوراخ کرکے تین تولہ دار فلفل ان سوراخوں میں چبھو دیں اور سایہ میں خشک کرکے تین پاؤ روغن

کنجد میں جوش دے کر مل چھان کر مغز تخم بدانجیر، قسط تلخ ہر ایک چھ تولہ، پوست بیخ چنبیلی، پوست بیخ کنیر، بکیر بہوٹی، بیش ہر ایک چار تولہ، خورگرد، زرنیخ طبقی، قرنفل، زنجبیل، شنگرف، سہاگہ، مال کنگنی، گھونگچی سرخ وسفید، افیون، خراطین خشک، سنبل الطیب، سم اسپ سیاہ، سم الفار، برابنج، عاقرقرحا، ہر ایک تین تولہ، دارچینی، لبساسہ، زراوندطویل، کائفل، بسلیہ مول، تخم دھتورہ، تخم بکھکم، تخم ترب ہر ایک دو تولہ، قیمہ گوشت سانڈہ، سرطان نہری، خراطین تازہ ہر ایک نو تولہ، نارجیل کہنہ دس تولہ، مشک چار، سب کو ایک شبانہ روز شراب دو آتشہ و شیر میش میں تر رکھ کر شراب میں نچوڑ کر کھرل کرکے روغن مذکور ملا کر بقدر کنار گولیاں بنا کر آتشی شیشی میں روغن کشید کریں۔

سدہ مجرائے قضیب (پیشاب کا سوراخ بند ہو جانا)

قضیب کا سوراخ بند ہو جانیکا سبب یا مجرائی بول میں بثور یا قرحہ کی پیدائش ہوتی ہے یا کسی غلیظ خلط کا احتباس یا خون کا انجماد یا اس کا سبب احلیل میں کوئی زائد گوشت ہوتا ہے۔

ان اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ مریض سے پیشاب کی سوزش، اس کے خارج ہونے کی دشواری اور احلیل کے درد کے متعلق دریافت کریں اگر وہ اس کا اقرار کرے تو اس کا سبب بثور ہوں گے اور اگر ان علامتوں کے ساتھ پیشاب میں ریم خون اور قرحہ کے چھلکے پائے جائیں تو اس کا سبب قرحہ ہوگا ــــ اور اگر درد اور سوزش نہ ہو بلکہ صرف پیشاب کے خارج ہونے میں دشواری ہو تو پیشاب کے ساتھ غلیظ مواد اور خون آنے کی بابت پوچھیں چنانچہ مواد آتے ہوں، تو سدہ کا سبب غلیظ خلط ہوگی اور خون آئے تو اس کا سبب انجماد خون ہوگا۔ اور اگر مواد یا خون نہ آتا ہو تو سدہ کا باعث لحمہ یا زائد گوشت ہوگا۔

اس کا **علاج** یہ ہے کہ اس کا سبب اگر بثور ہوں تو لعاب اسپغول شیرہ خرفہ وشیرہ خیارین، شربت نیلوفر کے ساتھ پلائیں اور شیاف ابیض شیرہ خرفہ روغن گل میں حل کرکے احلیل میں ٹپکائیں یا پچکاری کریں۔

صاحب کامل نے لکھا ہے کہ گل ارمنی ساڑھے تین ماشہ، مغز تخم خربزہ پانچ ماشہ دونوں کو باریک کرکے پانچ ماشہ اسپغول نشاں کرکے جلاب یا شیرہ خرفہ کے ساتھ پلائیں

اسی طرح جلاب کے ساتھ بنادق البزور دیں اور اسپغول و روغن گل قضیب پر
مذ بگریں، اس تدبیر سے بثور و قروح کے صاف ہو جانے کے بعد اندمال کے لئے مذکورہ
بالا طریقے سے شیاف ابیض استعمال کریں۔
اگر یہ مرض مجرائی البول میں شدید ہونے سے ہو تو اس کے قریب ہونے کی صورت میں
سلائی داخل کرنے کے بعد صبر، سفیدہ روغن گل میں حل کر کے ٹپکائیں اور اگر مقام مقصود
دور ہو کر آلہ نہ پہنچ سکے یا اس سے صلابت آ گئی ہو تو اس کا ازالہ مشکل ہو جاتا ہے۔

بند کشاد

ہو گیا ہے قضیب کا سوراخ طبعی حالت سے زیادہ کشادہ ہو جاتا ہے، جس سے باہ
میں نقص آ جاتا ہے اور سرعت انزال کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اس مرض کو بند کشاد کہتے ہیں
اور اس کا علاج دشوار ہو جاتا ہے — یہ مرض عام طور پر جماع کی زیادتی اور سوزاک
وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔
اس کا علاج یہ ہے کہ اطریفل کشنیزی، حلوا سپاری پاک اور دوسری مغلظ منی دوائیں استعمال
کریں اور قابض دوائیں اندرونی طور پر اور شیاف کے طور پر استعمال کریں — چھال ڈھاک چھال
مولسری گوند سنبل موصلی سنبھلی سمیٹھ گوند ببول گوند ڈھاک گوند کتیرا نخود بریاں سب کوٹ چھان
کر اس میں سے ڈیڑھ تولہ پانی کے ساتھ کھانا اس مرض میں مفید ہے۔ موچرس کو باریک کر کے آب گوند
ڈھاک میں فتیلہ بنا کر ایک لحظہ احلیل میں رکھنا بغایت مفید ہے — تالمکھانا تین تولہ چند روز
شیر گاؤ کے ساتھ کھانا مفید ہے مغز تخم کتار دو حصہ قند سفید ایک حصہ باریک کر کے اس میں سے ایک
تولہ صبح کے وقت کھانا مجرب ہے اسی طرح تخم تمر ہندی استعمال کرنا بھی سود مند ہے۔
فلفل بہمنی مغز تخم ترس ملنگ اسپغول ہر ایک دو تولہ کوٹ چھان کر ایک پاؤ شیر درخت بڑ
کھرل کر کے بقدر نخود گولیاں بنا کر سات روز ایک گولی کھانا بند کشاد و جریان کے لئے مفید
ہے — مغز تخم تمر ہندی مغز تخم ترس مغز تخم ڈھاک سب کوٹ کر شیر درخت بڑ سے فتیلہ بنا کر نیزہ میں
رکھنا۔ اور اس کے ساتھ یہی دوائیں کوٹ چھان کر شکر ملا کر ایک
کف دست روزانہ صبح کو شیر گاؤ کے ساتھ کھانا اس باب میں مجرب ہے
— کیکری ابنہ جو نخود سے بڑی نہ ہو ثمر درخت گولر جو سخت ہو، پھلی ببول تر
ہر سہ اوزان مساوی سایہ میں خشک کر کے چھان کر اس میں سے تین ماشہ روزانہ
شہد میں ملا کر بیس روز کھانا بند کشاد کے لئے مفید ہے اور سرعت کو دفع کرتا ہے۔

حکیم بقاء اللہ خاں کا حب ذیل سفوف بھی اس باب میں اکسیر الاثر ہے
پھلی ببول، مازو، گل ببول، تخم سرس، گل انبہ، گل فوفل، گل پستہ، دانہ ہیل، صمغ
عربی ہر ایک سات ماشہ سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے روزانہ نو ماشہ استعمال
کریں، اسی طرح معجون بندکشادی چند روز مداومت کرنا بھی تقویت باہ کے لئے
بغایت سودمند ہے *

سوزاک

مجرائے قضیب کے قرحہ یعنی سوزاک کے اسباب بھی قروح گردہ ومثانہ کے مانند ہیں، علاوہ بریں یہ مرض حائضہ اور سوزاک زدہ فاحشہ عورتوں سے مباشرت کرنے سے بھی ہو جاتا ہے، اور گاہے ناقص الانزال جماع واحتلام سے بھی ہوتا ہے یا بعض اوقات بہت زیادہ میٹھی اور تیز اشیاء تناول کرنے قوی قسم کی حار مدرات استعمال کرنے، نہار منہ شراب پینے اور زیادہ بیدار رہنے سے بھی یہ مرض عارض ہوتا ہے *

پیشاب کی سوزش، اس کے خارج ہونے میں دشواری، تار درد میں خون، ریم اور قرحہ کے چھلکے خارج ہونا، قرحہ کی جگہ قضیب میں ہمیشہ درد محسوس ہونا اس کی خاص علامتیں ہیں —— مجرائے قضیب کے قرحہ میں اور مثانہ کے قرحہ میں فرق یہ ہے کہ قرحہ مثانہ کی صورت میں پیشاب تھوڑا تھوڑا اور بار بار آتا ہے *

اس کا علاج یہ ہے کہ شیرہ تخم خیارین، شیرہ خار خسک، شیرہ تخم خربزہ مرتبات میں نکال کر شربت بزوری داخل کر کے پلائیں اور چند روز کے بعد جب کہ قرحہ پیپ سے پاک ہو جائے اس کے ساتھ پانچ ماشہ قرص گلنار یا قرص کہربا یا قرص طباشیر یا قرص کافور وغیرہ قرحہ کے اندمال کے لئے دیں، ڈیڑھ تولہ پوست بیخ کاسنی شب کو پانی میں بھگو کر صبح قدرے مل کر صاف کر کے پلانا پیشاب کی سوزش اور سوزاک کے لئے معمول ہے —— گیرو ڈیڑھ تولہ، دال نخود مع پوست ڈیڑھ تولہ، شب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگو دیں اور صبح بھنگ کی طرح گھوٹ کر نوش کریں اور پیاس لگے تو شیرہ گاؤ کی لسی پیتے رہیں اور دوپہر کے بعد غذا میں دودھ چاول کھائیں تو اس تدبیر سے تین روز میں تخفیف ہو جاتی ہے —— قرحہ کے اندمال کے لئے مذکورہ بالا تبرید کے ساتھ سفوف گلی استعمال کرنا بھی مفید ہے اسی طرح کتیرا، صمغ عربی ہر ایک ۲ ماشہ شب کے وقت پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر

پینا بھی اس باب میں مفید پڑتا ہے۔

پچکاری اس مرض میں نہایت موثر ثابت ہوتی ہے، بالخصوص حقنہ کے بعد اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ مگر اس کا خیال رکھیں کہ پچکاری زور سے نہ کی جائے اور اس کی مقدار بھی زیادہ نہ ہو اور نہ ورم خصیہ وغیرہ کے مانند دوسرے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں، جب درد بہت زیادہ ہو تو کوئی مخدر دوا پچکاری میں داخل کر لیں —— غذا میں ماء الشعیر اور کم نمک کی دال کے ساتھ چاول دینا مناسب ہوتا ہے، تیز، ترش، شیریں اور زیادہ نمکین چیزوں سے، گوشت سے اور جماع سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

ذیل میں اساتذہ کے **مطب کی چند ترکیبیں** درج کی جاتی ہیں ان سے حسب موقعہ فائدہ اٹھائیں —— قرص طباشیر کافوری شربت بزوری کے ساتھ کھلا کر اس کے اوپر شیرہ تخم خیارین و کاسنی ہر ایک چھ ماشہ، شیرہ خارخسک اور زیرہ سفید ہر ایک چار ماشہ، عرق شاہترہ آدھ سیر میں نکال کر دو تولہ شربت بزوری بارد داخل کر کے پلائیں، یا نادق البزور چار ماشہ شربت بزوری میں ملا کر اس کے اوپر شیرہ مغز تخم تربوز، شیرہ خارخسک، شیرہ تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ، ڈیڑھ تولہ قند سفید ملا کر پلائیں اور سوزش بہت زیادہ ہو تو اس میں لعاب بہدانہ تین ماشہ و ریشہ خطمی چھ ماشہ زیادہ کریں —— سوزاک کے ساتھ **پیپ آرہی ہو** تو شیرہ زیرہ سفید چار ماشہ، شیرہ تخم خربزہ چھ ماشہ، قند سفید ایک تولہ، اسبغول سلم چھ ماشہ چھڑک دیں بعد ازاں اس میں چار ماشہ شیرہ عنب الثعلب اور چار ماشہ نادق البزور سودہ زیادہ کریں۔

خرفہ، خارخسک، تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ، سب کا شیرہ نکال کر ڈیڑھ تولہ قند سفید شامل کر کے سفوف کے ساتھ پلائیں اور شیاف مامیثا و شیاف ابیض لعاب اسبغول میں حل کر کے پچکاری کریں —— سفوف قلعی کشتہ سات ماشہ کھلا کر اس کے اوپر شیرہ خیارین، شیرہ خارخسک، شیرہ خرفہ ہر ایک چھ ماشہ، عرق نیلوفر عرق شاہترہ ہر ایک تین تولہ وہ عرق گاؤزباں چار تولہ میں نکال کر شربت بزوری چار تولہ میں حل کر کے پلائیں اور پوست بیلہ زرد چار ماشہ، پوست بیلہ تین ماشہ، آملہ دو ماشہ سب کو شب کے وقت دو سیر پانی میں بھگو دیں اور صبح مل چھان کر، شب یمانی سوختہ چھ ماشہ، کات سفید، مرداسنگ، سفیدہ قلعی، دم الاخوین ہر ایک چار ماشہ، سب کو نہایت باریک کر کے نقوع مذکور میں ملا کر پچکاری کریں

ست گلو چار ماشہ، ست سلاجیت، دانہ ہیل، پکھان بید، طباشیر

ہر ایک دو ماشہ، قند سفید ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر چھ ماشہ کھلائیں اور اس کے اوپر شیرہ خار خسک چھ ماشہ، شیرہ کاکنج، شیرہ گلو تازہ ہر ایک چار ماشہ، شربت خشخاش، شربت بزوری ہر ایک ڈیڑھ تولہ حل کر کے پلائیں اور اگر ضرورت ہو مر ڈیڑھ ماشہ، دم الاخوین، سفیدہ قلعی، کہربا، بیخ انجبار ہر ایک ایک ماشہ، افیون، زعفران ہر ایک ایک رتی، کتیرا، کندر نصف ماشہ، سب کو باریک کر کے آب برگ خادشیر یا شیر دختر میں حل کر کے پچکاری کریں۔

اگر اس کے ساتھ خفقان بھی ہو تو مصطگی ایک ماشہ باریک کر کے ایک عدد مربا آملہ ملا کر ورق نقرہ لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر عرق گاؤزباں پانچ تولہ، عرق خار خسک و عرق عنب الثعلب ہر ایک چار تولہ پلائیں اور اگر مزاج میں حرارت زیادہ ہو تو مصطگی کے عوض طباشیر داخل کریں۔

اگر سوزاک کے ساتھ اسہال بھی ہو تو طباشیر ایک ماشہ باریک کر کے چھ ماشہ نوش دارو میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرہ دانہ ہیل، شیرہ زیرہ کرمانی، مربیاں ہر ایک تین ماشہ، شربت انار شیریں دو تولہ چھ ماشہ تخم بکال چھڑک کر پلائیں۔

اگر اس کے ساتھ درد پشت بھی ہو تو گل خطمی تین ماشہ جوش دے کر اس میں شیرہ تخم خشخاش، شیرہ زیرہ سفید، شیرہ خار خسک ہر ایک چار ماشہ و قند سفید ایک تولہ شامل کر کے دیں۔

اگر اس کے ساتھ بواسیر بھی ہو تو گل خطمی تین ماشہ، مویز منقی دس دانہ عرق عنب الثعلب دس تولہ میں مل چھان کر شیرہ ستاور چار ماشہ، شیرہ خار خسک چھ ماشہ و گل قند تین تولہ داخل کر کے پلائیں اور اس کے ساتھ سفوف سوزاک استعمال کرائیں۔

اگر سوزاک کے ساتھ آتشک بھی ہو، قضیب میں پھنسیاں ہوں اور پیشاب میں سوزش ہو تو شیرہ تعب الزبیرہ چار ماشہ، شیرہ خار خسک چھ ماشہ، شیرہ تخم خربزہ چار ماشہ، عرق شاہترہ پاؤ سیر میں نکال کر ڈیڑھ تولہ قند سفید شامل کر کے پلائیں، بعد ازاں حکیم شریف خاں کا سفوف چوب گز دیں۔

اگر مریض فربہ و مسن ہو اور اس مرض کے ساتھ تقاطر بول و پیشاب قطرہ قطرہ آنے کی شکایت ہو تو بادیان چار ماشہ، تخم خربزہ چھ ماشہ، خار خسک چھ ماشہ، زیرہ سفید تین ماشہ، سب کو جوش دے کر دو تولہ

شہد کے ساتھ پلائیں۔

مفردات میں سے حسب ذیل دوائیں سوزاک میں نافع ہیں۔ — لعاب اسپغول دو تولہ شب کے وقت ایک پیالہ پانی میں حل کر کے رکھ دیں اور صبح نہار منہ پلائیں۔ — کونپل کیکر دو ماشہ سے آٹھ دس ماشہ تک پانی میں شیرہ نکالیں اور شکر کے ساتھ یا بے شکر کے دو ہفتہ تک پلائیں۔ اگر اس میں کچھ گوند زیادہ کریں تو اس کا اثر قوی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کونپل ببول کو گوند اور قند سفید کوٹ چھان کر شیرہ گاؤ کے ساتھ کھلانا بھی نہایت مفید ہے۔ — صاحب مجربات نے لکھا ہے کہ برگ نورستہ ببول تین تولہ شب کو بھگو کر صبح مل چھان کر دو تولہ روغن زرد گرم ملا کر پینا اور تیسرے روز روغن موقوف کر کے اسے چار پانچ روز جاری رکھنا سوزش رفع کرتا ہے اور قرحہ بھرنے کے لئے مجرب ہے۔ اسی طرح چار پانچ دانہ نیل لے کر ہر ایک دانہ کو تین چار ٹکڑے کر کے بھگو پانی میں بھگو دینا اور صبح ان دونوں کو مل کر اوپر سے ان کا پانی پی لینا اور سات روز اس کی مداومت کرنا سود مند ہے۔

شیرہ چھال فالسہ ایک تولہ پانی میں نکال کر ایک تولہ قند سفید داخل کر کے پلانا یا شیرہ کے بجائے اس کا خیساندہ دینا بھی مفید ہے۔ اسی طرح چھال سنبھل کا خیساندہ دینا بھی مفید ہے۔ — کونپل درخت بڑ سایہ میں خشک کر کے کوٹ چھان کر ہموزن شکر تری خام ملا کر شیرہ گاؤ کی لسی کے ساتھ نہار منہ کھانا اور سات روز اس کی مداومت کرنا مجربات سے ہے۔ — گل گڑھل پہلے دن ایک عدد ایک بتاشے کے ساتھ کھلانا اور چار روز تک ایک ایک عدد بڑھا کر پانچویں روز سے ایک ایک پھول گھٹانا اور آخری روز ایک عدد کھلا کر بند کر دینا سوزاک کو دفع کرتا ہے۔

کباب چینی ساڑھے تین ماشہ نہایت باریک کر کے لاٹے کے ایسے دہی میں ملا کر دو دو ہفتہ تک کھلانا مجرب ہے جس کا پانی کپڑے میں باندھ کر نکال لیا گیا ہو۔ بعض اطباء کباب چینی ہموزن قند سفید کے ساتھ باریک کر کے اس میں سے نو ماشہ شیرہ گاؤ کی لسی کے ساتھ کھلاتے ہیں اور ترش و نمکین غذاؤں سے پرہیز کراتے ہیں۔ — استاد مرحوم کے بیاض سے مرقوم ہے کہ پھٹکری بریاں ایک ماشہ نبات کو شیرہ گاؤ کے ساتھ کھلائیں اور ترشی و بادی سے پرہیز کرائیں۔ یا رال تین ماشہ سے چھ ماشہ تک باریک کر کے شکر ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر گائے کے تین پاؤ دودھ میں ایک سیر پانی ملا کر چند بار میں پلائیں اور سہ پہر کو غذا میں چاول اور

کشتہ کی بہمنی روغن زرد کے ساتھ دیں ——— چرپا، بہروزہ ایک دو تولہ
گڑ میں رکھ کر کھلانا یا شکر کے شربت میں ملا کر پلانا پرانے سوزاک کے لئے مجرب
ہے اور بعض اطبا نے چرپا لیاں کو بھی اس کے لئے مفید لکھا ہے ——— گندہ
بقدر دو رتی قند سیاہ میں لپیٹ کر کھلانا اور اس کے اوپر سے دودھ کی لسی
پینا بھی سود مند ہے، اسی طرح سات ماشہ جوا کھار دوغ گاؤ کے ساتھ پینا بھی
مفید پڑتا ہے۔

مرکبات میں سے حسب ذیل ادویہ سوزاک میں معمول و مفید ہیں

چونکہ سوزاک کے علاج میں زخم کے تنقیہ کے لئے پہلے ملین دوائیں استعمال
کی جاتی ہیں جن کو اطبا ہند اندری جھار و اندری جلاب کہتے ہیں اس لئے پہلے یہی
دوائیں لکھی جاتی ہیں ——— شورہ قلمی، ریوند خطائی ہر ایک سات ماشہ،
جوا کھار چھ ماشہ، زیرہ سفید ساڑھے تین ماشہ، شکر سفید ہم وزن سب کو سفوف کریں
اس میں سے سات ماشہ کھلانا آلات بول کو ریم اور پتھری کے مادے سے پاک کرنے
کے لئے مفید ہے اسی اور پرانے سوزاک میں نفع بخشتا ہے اور عورتوں کے
ایام حیض کے درد کو رفع کرتا ہے۔ اسی طرح شورہ قلمی، زیرہ سفید، کباب چینی،
الائچی کلاں ہر ایک ایک تولہ سب کو باریک کر کے شیر گاؤ کی لسی کے ساتھ تین
روز کھلانا اس مقصد کے لئے مفید ہے۔ یا پھٹکری چھ ماشہ، سنگ جراحت چھ ماشہ،
دونوں کو نہایت باریک کر کے دو سیر دوغ گاؤ میں ملا کر دن بھر پیتے رہیں اور
بے نمک کی روٹی کھائیں اور اس جلاب کے بعد یہ سفوف استعمال کریں۔
موصلی سیاہ، موصلی سفید، اسگندھ ناگوری، بیج بند، تال مکھانا ہر ایک مساوی الوزن شکر
ہم وزن سب کو سفوف کر کے ایک کف دست پاؤ سیر شیر گاؤ کے ساتھ کھائیں۔

سوزاک اور سوزش بول کے لئے یہ تبرید معمول و مفید ہے

لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ خارخسک، شیرہ بادیان ہر ایک چار ماشہ، شیرہ تخم
کاسنی چھ ماشہ، قند سفید ڈیڑھ تولہ کے ساتھ پلائیں، یا شیرہ خارخسک، شیرہ تخم خربزہ
ہر ایک چھ ماشہ، لعاب اسپغول نو ماشہ، گلاب دو تولہ، ڈیڑھ تولہ قند سفید داخل
کر کے دیں ——— بہدانہ تین ماشہ شب کو پانی میں بھگو کر صبح اس کا لعاب نکال کر
تین ماشہ روغن بادام شیریں داخل کر کے پلانا سوزاک کے لئے اور اس شخص کے لئے
نہایت سودمند ہے جس کی منی آتشک کی گرمی سے جل گئی ہو۔
پوست بیلہ زرد دو تولہ آب شاہترہ تازہ میں شب کو بھگو کر صبح صاف
کر کے دو تولہ قند سفید داخل کر کے پینا سوزاک کے لئے مفید ہے اور مصفی خون

مجرب ہے ——— شورہ قلمی ایک ماشہ، گل ملتانی، زیرہ سفید، برگ ببول ہر ایک دو ماشہ، خارخسک پانچ ماشہ سب کو پانی میں پیس کر چھان کر پینا سوزاک کے لئے مفید ہے، کشنیز خشک، بادیان ہر ایک نو ماشہ، گوکھرو دو ماشہ سب کو جو کوب کرکے مٹی کے کوزے برتن میں شب کے وقت ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگو دیں اور صبح اس کا پانی نتھار کر پی لیں، ایک ہفتہ اس کی مداومت کرنا سوزاک اور سیلان منی کے لئے مجرب ہے ——— نخود سیاہ، گیرو، ہر ایک ایک تولہ، دونوں کو کوٹ کر شب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگوئیں اور صبح پیس کر اسی پانی میں چھان کرکے پی لیں، قرحہ کی اصلاح اور سوزش رفع کرنے کے لئے یہ نسخہ مجرب ہے: اگر غیر مناسب نہ معلوم ہو تو اس میں ایک تولہ قند سفید بھی داخل کر سکتے ہیں۔

گندہ بہروزہ و نشاستہ بوزن مساوی لے کر بقدر نخود کلاں گولیاں بنائیں اور پہلے روز سات گولی لعاب اسپغول کے ساتھ استعمال کریں بعد ازاں روزانہ ایک ایک گولی زیادہ کرتے جائیں، چودہ روز تک اس کی مداومت کرنا سوزاک کے لئے مجرب ہے، اسی طرح ست بہروزہ، کتیرا اور نخود بریاں ہموزن مساوی باریک کرکے بقدر نخود گولی بنا کر ایک دو گولی شیرہ خارخسک کے ساتھ کھانا اس باب میں مفید ہے ——— پھٹکری بریاں، دار فلفل، الائچی سفید، بہیلہ، بلیلہ، آملہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، سلاجیت دس ماشہ سب کو کوٹ چھان کر آب نباتین یا اس کے پتوں کے شیرہ میں کھرل کرکے گولیاں بنا کر اس میں سے ساڑھے تین ماشہ کھائیں اور جب احلیل سے پردہ عنکبوت کے مانند جھلی خارج ہونے لگے تو ترک کر دیں ——— ست گلو، پھٹکری ہر ایک دو تولہ، قلمی شورہ، الائچی ہر ایک ایک تولہ، کتھ سفید چھ۔ سب کو کوٹ چھان کر قند سیاہ میں بقدر نخود گولیاں بنا کر تین گولیوں سے شروع کریں اور ایک ایک گولی روزانہ اضافہ کرکے اس کی مقدار سات گولی ہو جائے تو چند روز تک سات سات گولی استعمال کرتے رہیں ——— حب سوجیانی بھی اس باب میں معمول و مفید ہے، شیشہ کباب چینی، سنگجراحت سفوف کرکے کھانا اور اس کے اوپر شیرہ خارخسک میں شربت بزوری بارد حل کرکے پینا نئے سوزاک کے لئے نہایت مفید ہے ——— پھلی ببول نو ماشہ، ریوند چینی ڈیڑھ تولہ، مصطگی ایک ماشہ، سب کو باریک کرکے اس کی پانچ پڑیاں بنا کر روزانہ ایک ایک پڑیا شیرہ گاؤ کی لسی کے ساتھ کھائیں اور گوشت، نمک و ترشی سے پرہیز رکھیں ——— گندہ، سنگجراحت رال ہر ایک دو تولہ سب کو کوٹ چھان کر چودہ خوراک بنا کر روزانہ ایک

خوراک دودھ کی لسی کے ساتھ کھانا ریم بند کرنے اور سوزاک رفع کرنے کے
لئے بے نظیر ہے، اسی طرح پھٹکری بریاں اور گیرو بوزن مساوی باریک کرکے
ہموزن شکر ملاکر اس میں سے روزانہ تین چار ماشہ شیر گاؤ کے ساتھ کھانا نفع
بخشتا ہے ——— طباشیر، شورہ قلمی، دانہ الائچی کلاں بوزن مساوی کوٹ
چھان کر چھ ماشہ آب برنج ساٹھی کے ساتھ کھائیں اور ترشی و شیرینی سے پرہیز کریں
یا جواکھار تین ماشہ، اصل السوس نو ماشہ کوٹ چھان کر تین خوراک بنائیں
اور روزانہ ایک خوراک قند کے شربت کے ساتھ استعمال کریں ———
زردچوب، آملہ مقشر بوزن مساوی کوٹ چھان کر ہموزن قند سفید ملاکر روزانہ
اس میں سے سات ماشہ سے ایک تولہ تک پانی کے ساتھ کھانا نئے اور پرانے
سوزاک کے لئے نہایت سودمند ہے، نئے اور پرانے سوزاک کے لئے اس کو
صرف ایک ہفتہ استعمال کرنا کافی ہوتا ہے اور ڈیڑھ دو ماہ میں سالہا سال
کا پرانا سوزاک رفع ہو جاتا ہے، علاوہ بریں یہ نسخہ پیشاب میں خون آنے کے
لئے بھی سودمند ہے۔

سوزاک میں معمولی پچکاری کے نسخے درج ذیل ہیں ———

پھٹکری ایک تولہ، نیلا تھوتھا چھ ماشہ، دونوں کو خوب جلاکر باریک کرکے سواسیر
پانی میں حل کرکے اور اس کو بوتل میں رکھ کر تھوڑی دیر ہلاتے رہیں تاکہ دوائیں
بخوبی حل ہو جائیں بعد ازاں ہر روز پانچ چھ دفعہ اس کی پچکاری استعمال کریں
پچکاری جدید و قدیم دونوں قسم کے سوزاک کے لئے بے عدیل ہے، گاہے
اس میں ایک تولہ کتھ سفید بھی شامل کرتے ہیں ——— کتھ ہندی تین حصہ،
توتیا سبز سوختہ ایک حصہ دونوں کو خوب باریک کرکے آب حنا یا لعاب
اسپغول میں ملاکر تھوڑی دیر حرکت دیتے رہیں بعد ازاں روزانہ دو یا تین بار اس کی
پچکاری لیں ——— پوست ہلیلہ زرد، پوست بلیلہ، آملہ ہر ایک اکیس ماشہ
توتیا سبز ڈیڑھ ماشہ شب کو مٹی کے کورے برتن میں دو سیر پانی میں بھگو دیں
اور صبح جوش دے کر نصف رہ جائے تو مل چھان کر بوتل میں محفوظ رکھیں اور
روزانہ چار پانچ مرتبہ پچکاری استعمال کریں، گاہے اسے توتیا کے بغیر بھی
استعمال کرتے ہیں ——— رسوت ایک تولہ، کتھ سفید چھ ماشہ، افیون
ایک ماشہ ایک سیر پانی میں شب کو بھگو دیں اور صبح صاف کرکے کافور،
رسکپور، پھٹکری بریاں، نیلا تھوتھا بریاں ہر ایک ایک ماشہ سب کو باریک
کرکے اس میں ملائیں اور روزانہ تین چار بار اس کی پچکاری استعمال کریں
———

ماجو بریاں چار ماشہ، شب یمانی بریاں چھ ماشہ، نیلا تھوتھا بریاں دو ماشہ، گیرو ڈیڑھ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر دو پڑیاں بنا کر ایک پڑیا ایک سیر پانی میں ڈال کر بوتل میں رکھ کر خوب حل کریں اور چند بار اس کی پچکاری لیں اور یہی عمل دوسرے روز بھی کریں اور اس سے اکثر دو ہی روز میں شفا ہو جاتی ہے ۔

اگر مریض پچکاری کی مذکورہ بالا دواؤں کی تیزی نہ برداشت نہ کر سکتا ہو یا اس کے مزاج میں حرارت بہت زیادہ ہو تو ذیل کے نسخے استعمال کریں۔

خس نوبات، گل سرخ ڈیڑھ تولہ، پوست انار ڈیڑھ تولہ، شہد ڈیڑھ تولہ، جو مقشر تین تولہ سب کو سوا سیر پانی میں جوش دیں اور پاؤ سیر رہ جائے تو صاف کر کے مردہ سنگ، پھٹکری بریاں ہر ایک دو ماشہ، کافور دو رتی، مرکی دو ماشہ سب کو باریک کر کے اس میں ملائیں اور اس کی پچکاری استعمال کریں ——— یا سفیدہ کاشغری، کندر، انزروت سفید، صمغ عربی، نشاستہ، دم الاخوین، برگ نیم ہر ایک بوزن مساوی کوٹ چھان کر آب برگ نیم میں گولیاں بنا کر محفوظ رکھیں اور شیر زن میں حل کر کے روزانہ دو تین مرتبہ پچکاری کریں ——— یا گلنار، گل ارمنی، کندر، کدو سوختہ، موتی سوختہ، انزروت، شب یمانی، نشاستہ، صمغ عربی، مردہ سنگ، سنگ جراحت ہر ایک چار ماشہ، دم الاخوین، سفیدہ ہر ایک دو ماشہ، سب کو سرمہ کی طرح باریک کر کے اس میں سے قدرے شیر دختر میں حل کر کے پچکاری کریں ——— یا شیاف ابیض، مغز تخم خیارین، مغز تخم کدو، دم الاخوین، شادنج مغسول ہر ایک بوزن مساوی باریک کر کے شیر زن میں بھی گھول کر کے مجرائے بول میں ٹپکائیں ۔

کافور، رسوت ہر ایک سات ماشہ، رسوت کو پانی میں بھگو دیں اور حل چھان کر بوتل میں محفوظ رکھیں اور کافور ملا کر چھ سات، روزانہ اس کی پچکاری لیں، اور روزانہ پوست تخشخاش ایک تولہ، ریشہ خطمی دو تولہ پانی میں بھگو کر صاف کر کے قند سے شیریں کر کے پیتے رہیں ——— شیاف ابیض سادہ یا افیون والی روغن دیودار میں ملا کر پچکاری سے استعمال کرنا بدائے سوزاک کے مجربات سے ہے ۔

الائچی خورد مع پوست، مغز تخم پنبہ دانہ، جو کھار، ریوند چینی ہر ایک دس ماشہ سب کو کوٹ چھان کر سات روز تک دہی کے ساتھ استعمال کریں، بعد ازاں ریم بند کرنے کے لئے حسب ذیل سفوف کھائیں ——— ثعلب مصری، شقاقل، ابریشم، بہمن، سورنجان شیریں ہر ایک دس ماشہ سب کو کوٹ چھان کر پانچ خوراک

بنائیں۔ اور روزانہ ایک خوراک شیر گاؤ کے ساتھ استعمال
کریں ـــــ سنگ جراحت، بیج بند، تالمکھانہ، تخم خرفہ
کتیرا، گوند ببول بوزن ماوی کوٹ چھان کر اس میں سے
روزانہ ایک تولہ، دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کریں
گاہے اس میں دانہ الائچی کلاں۔ گل ارمنی و تخم سرداں بھی زیادہ
کرتے ہیں ـــــ ست گلو، ست سلاجیت، خارخسک، طباشیر، پستان، تالمکھانہ
دم الاخوین، صدف سوختہ مغسول سب کو کوٹ چھان کر سات ماشہ عرق نیلوفر کے ہمراہ کھلائیں۔
سلاجیت، ست گلو، دانہ الائچی، کتھ سفید، گلنار، پستان، طباشیر خس ہر ایک بوزن
ماوی کوٹ چھان کر کھلانا جدید وقدیم سوزاک اور جریان رحم کے لئے معمول ہے۔
اگر سوزش زیادہ ہو تو یہ سفوف آب کیلہ کے ساتھ استعمال کرائیں ـــــ پھٹکری بریاں
گل ارمنی، کابچ، کتھ سفید، کزمازج، گلنار، رال، بارزد سبز ہر ایک تین ماشہ سب کو
کوٹ چھان کر ہموزن مصری ملا کر اس میں سے چھ ماشہ، پانچ تولہ نخود کے زلال
کے ساتھ کھلانا علوی خاں کے معمولات سے ہے ـــــ حجر الیہود، تخم قلت، گل ارمنی
کتیرا، نشاستہ، تخم خرفہ، مغز تخم خیارین۔ مغز بادام، دانہ ناقلہ، زیرہ سفید، ست سلاجیت
صمغ عربی، نشاستہ ہر ایک ایک تولہ، طباشیر، مغز تخم تربوز، مغز تخم کدو ہر ایک سات
ماشہ، بادیان، دم الاخوین، مغز تخم خیارہ، مغز تخم کدو ہر ایک نو ماشہ، ثعلب مصری
ڈیڑھ تولہ، پھٹکری بریاں تین ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر بقدر مناسب استعمال کرانا،
سوزاک مثانہ وگردہ کا قرحہ اور پتھری کے لئے مفید ہے ـــــ شورہ قلمی، دانہ
الائچی کلاں، ہر ایک اکیس ماشہ دونوں کو باریک کر کے چھ حصہ کریں، اور تین روز
تک صبح شام ایک ایک حصہ پانی کے ساتھ کھائیں، چوتھے روز برنج ساٹھی دو تین تولہ
پانی میں بھگو کر یہ پانی پی لیں، اور برنج کو دوسرے پانی میں پکا کر اسے بھی
نوش کریں۔ پانچویں اور چھٹے روز بھی اسی طرح آب برنج استعمال کریں۔ چھ روز
یہ اور اس کے بعد تین روز تک نمک نہ کھائیں اور ترشی سے پرہیز رکھیں۔ یہ تدبیر
جدید وقدیم سوزاک اور خون ورم آلے کے لئے مجرب ہے۔

مثلیخ نے لکھا ہے کہ قرحہ قضیب کا علاج قرحہ مثانہ کے مانند ہے
مگر گاہے اس میں دوائے قرطاس کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اس کا
نسخہ یہ ہے کہ قرطاس محرق، اقلیمیا محرق مغسول، پوست درخت صنوبر،
شادنج، کندر، ان تمام دواؤں کے قرص بنالیں اور بوقت ضرورت
پانی میں حل کر کے پچکاری کریں۔

مؤلف اقتباس نے لکھا ہے کہ دوا بالقر استعمال کرانا یا اس باب کے دوسرے سفوفوں میں شامل کرنا نہایت مفید ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ شورہ قلمی سفید بارہ تولہ گندھک آملہ سار ڈیڑھ تولہ، دونوں کو مٹی کے کورے برتن میں کوئلوں کی آگ پر چڑھائیں۔ جب اس کے شعلہ سے دھواں نکل جائے اور شعلہ ختم ہو جانے کے بعد دوا پانی کی طرح نظر آنے لگے تو اس کو تانبے کی قلعی دار برتن میں یا کانسی کی تھالی میں ڈالدیں اور منجمد ہو جانے کے بعد پیسکر رکھ لیں

امراض صفاق وغیرہ

اس باب میں فتق کے اقسام، ناف کا ورم، ناف کی بلندی ناف میں پیپ پڑ جانا اور ناف کا ٹل جانا داخل ہے اور چونکہ فتق کی ماہیت کو سمجھنا صفاق کی کیفیت جاننے پر موقوف ہے۔ اس لئے ہم یہاں مختصر الفاظ میں اس کی ماہیت لکھتے ہیں — شکم کی پوشش میں حسب ذیل چیزیں داخل ہیں: جلد، پردہ، مراق، عضلات اور دو حجاب، جن میں سے ایک اندرونی طور پر معدہ وامعا کو مس کرتا ہے۔ اس کو ثرب کہتے ہیں اور دوسرا حجاب ثرب کے اوپر ہوتا ہے جس کو صفاق کہتے ہیں، یہ پردہ تہی گاہ اور کنج ران تک پھیل کر یہاں دو منفذ بنا کر دونوں طرف سے نیچے آتا ہے اور یہاں کشادہ ہو کر دونوں خصیوں کے گرد خریطہ کے مانند لپٹا ہوتا ہے۔

فتق

فتق اس مرض کا نام ہے جس میں صفاق کے پھٹ جانے کے وجہ سے یا ان دونوں مجری کے کشادہ ہو جانے کے سبب سے جو خصیتین کے اوپر کنج ران میں ہیں۔ اس کے اوپر کا جسم نیچے نازل ہو جاتا ہے اگر صفاق ناف کے قریب پھٹ جائے اور اس سے پردہ ثرب اور آنتیں وغیرہ نکل پڑنے کے باعث وہاں کی جلد بلند ہو جائے تو اس کو **فتق مراق البطن** (شکم کے مراق کا فتق) کہتے ہیں۔
گر صفاق کنج ران کے درمیان پھٹ جائے اور یہ جگہ بلند ہو جائے

تو اس کو فتق الاربیہ (کنج ران کا فتق) کہتے ہیں اور یہ دونوں قسمیں عورتوں کو بھی ہوا کرتی ہیں — اگر وہ مجریٰ کشادہ ہو جائے یا خصیتین کے اوپر واقع ہو یا اس مجرے کے درمیان کا صفاق پھٹ جائے، اور جوف سے کوئی چیز کیسۂ خصیہ میں اتر آئے تو اس کو قیلہ اور صرف فتق کہتے ہیں اور یہ قسم صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

صفاق کے پھٹنے کے اسباب حسب ذیل ہو سکتے ہیں

کوئی نہایت وزنی چیز اٹھانا، زور سے چیخنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ جست کرنا، سخت گرنے سے ہونا۔ منی کا اپنی جگہ سے حرکت کرنے کے بعد رک جانا، مجامعت کے وقت عورت کا مرد کے اوپر آ جانا، ریح و براز کا رک جانا، امتلاء یا تخمہ کی حالت میں جماع کرنا، سانس روکنا، شکم پر ضربہ و سقطہ واقع ہونا یا زیادہ کھانا پینا اور ہضم سے پہلے حرکت کرنا، یا غلیظ خلط کا مجتمع ہونا۔

اور مذکورہ بالا مجری کے کشادہ ہونے کا سبب مرضی رطوبت ہوتی ہے بالخصوص جب یہ رطوبت بھی موجود ہو اور اس کے ساتھ اتفاق سے مذکورہ بالا اسباب بھی مجتمع ہو جائیں تو اس مجری کے کشادہ ہو جانے کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔

طریق تشخیص فتق اور اس کے اقسام کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر ناف کے قریب یا کنج ران میں یا خصیہ میں بلندی و زیادتی رونما ہو اور یہ بلندی دبانے سے اندر لوٹ جائے اور حرکت کے وقت یا سانس روکنے کے وقت یہ زیادہ نمایاں ہو جائے اور گاہے ناپید ہو جائے تو یہ مرض فتق ہوگا — اگر یہ بلندی ناف سے قدرے اوپر واقع ہو اس میں ابتداء میں نہ درد زیادہ ہوتا ہے اور نہ بلندی زیادہ ہوتی ہے مگر قریب امعاء و صفاق کے کل پھٹنے کے باعث درد اور عوارض میں سختی پیدا ہو جاتی ہے، اگر یہ بلندی ناف سے نیچے زیادہ اور بہ ہو تو اس صورت میں اکثر اس کے ساتھ درد نہیں ہوتا کیونکہ یہ جگہ امعاء سے دور واقع ہے اور ایسے فتق میں صرف پردہ ثرب باہر نکلتا ہے — اگر یہ بلندی ناف کے نیچے ہو تو ابتداء میں درد نہیں ہوتا لیکن فتق کے کچھ دن ہونے کے بعد درد پیدا ہو جاتا ہے۔ فتق لازمی طور پر بوجہ صفاق کے پھٹنے سے ہوتا ہے اور فتق کی ایک قسم میں کسی سخت حرکت وغیرہ کے بغیر اور کنج ران کا عارضہ بھی آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے — اور وہ مجری کی کشادگی کے سبب اترتی ہیں۔

بعد ازاں مریض سے مذکورہ بالا بلندی کے زائل ہونے اور نہ ہونے کی بابت دریافت کریں اگر وہ بتائے کہ لیٹنے پر سونے کے وقت مقام ماؤف کی بلندی فوراً غائب ہو جاتی ہے اور دبانے کے وقت معمولی سا قراقر ہوتا ہے خصیہ میں ایک ایسی متعدد چیز محسوس ہوتی ہے جو درازی کی طرف مائل ہے، گاہے خصیہ سخت ہو جاتا ہے اور اس صورت میں نیچے آئی ہوئی چیز بڑی مشکل سے اوپر جاتی ہے، مولد ریاح و دیر ہضم غذاؤں سے اور زیادہ چلنے سے یہ مرض عود کر آتا ہے اور گاہے قولنج کے مانند نہایت شدید درد ہوتا ہے تو یہ فتق معائی ہوگا — اگر مریض کہے کہ لیٹنے سے زیادتی اور بلندی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور دبانے سے قراقر نہیں ہوتا، بلندی کم ہوتی ہے اور بڑی دشواری سے زائل ہوتی ہے تو یہ فتق ثربی ہوگا — اگر مریض بیان کرے کہ یہ بلندی و زیادتی دبانے سے بغیر درد کے بآسانی زائل ہو جاتی ہے اور دبانے کے وقت شدید قراقر ہوتا ہے، اگر اس کے بعد جلد ہی پھر عود کر آتی ہے، اس جگہ نفخ محسوس ہوتا ہے اور بیٹھنے اور لیٹنے میں اس کا حال یکساں رہتا ہے تو یہ فتق ریحی ہوگا — اگر وہ بیان کرے کہ مذکورہ بلندی و زیادتی کسی تدبیر سے زائل نہیں ہوتی، دبانے سے قراقر نہیں ہوتا — خصیے سخت اور روشن معلوم ہوتے ہیں ان کو حرکت دینے سے پانی کی آواز سنائی دیتی ہے اور بار بار تھوڑا تھوڑا پیشاب آتا ہے تو یہ فتق مائی ہوگا — اگر مریض بیان کرے کہ کیسہ خصیہ میں جو زیادتی محسوس ہوتی ہے وہ کسی وقت زائل نہیں ہوتی اور یہ زیادتی اندر معلوم ہوتی ہے اور اس میں صلابت و غلظت بھی محسوس ہوتی ہے تو یہ زیادتی لحمی ہوگی — اگر عروق خصیہ میں امتلاء ہو، اس میں گرہیں پڑی معلوم ہوں اور اس کے ساتھ خصیہ میں استرخا بھی ہو تو یہ ادرہ دوالی ہوگا۔

اصول علاج

شیخ نے لکھا ہے کہ اصحاب فتق کے لئے تدبیر کلی یہ ہے کہ امتلاء سے اجتناب کریں زیادہ حرکت کرنے کودنے پھاندنے اور غذا کھٹے ہو جانے سے اور جماع سے پرہیز رکھیں، بالخصوص امتلاء کی حالت میں ہرگز جماع نہ کریں، نفخ پیدا کرنے والی غذائیں ترک کر دیں زیادہ پانی نہ پئیں اور تمام مرخی اشیاء سے پرہیز کریں، غذا کے بعد پشت کے بل سوئیں۔ بیٹھنے کے وقت بالخصوص جماع کے وقت فتق کو باندھ رکھیں اور جماع کا اتفاق ہو تو خلوِ معدہ کی حالت میں کریں۔

فتق کے علاج کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر ممکن ہو تو انشقاق کو بند کیا جائے ورنہ کم سے کم اسے زیادہ نہ ہونے دیا جائے، اگر پردہ ثرب یا آنت اتر آئی ہو تو اسے اپنی جگہ واپس کیا جائے، اور اگر پانی یا ریاح ہو تو اسے تحلیل کیا جائے اور تحلیل نہ ہو تو اسے خارج کرنے اور اس کے بعد انشقاق کو بھرنے یا زیادہ نہ ہونے دینے کی تدبیر کی جائے ---- انشقاق جسقدر کم ہو اس کا بھرنا اسی قدر آسان ہوتا ہے اور اس مقصد کے لئے مقوی، مغری اور قابض دوائیں برتتے ہیں اگلا ہے اس میں داغ سے بھی مدد لیتے ہیں (یعنی لوہے کو گرم کر کے مقام فتق پر داغ دیتے ہیں) تجفیف کے لئے محلل دوائیں استعمال کرتے ہیں اور گاہے اس میں بھی داغ سے مدد لیتے ہیں ---- جو چیزیں نیچے آگئی ہوں ان کو لوٹانے کیلئے رباط کی ضرورت ہوتی ہے اور جو چیزیں مجتمع ہوں ان کو تحلیل کرنے کے لئے ایسے ضماد استعمال کئے جاتے ہیں جو استسقا میں معمول ہیں ---- مادہ کو روکنے کے لئے استفراغ، غذا میں تعدیل اور مفرق (مادہ کو پراگندہ کر دینے والی) دواؤں کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔

خضر نے لکھا ہے کہ یہ مرض علاج پذیر نہیں ہوتا، البتہ یہ اگر بچوں کو ہو تو شاذ و نادر رفع ہو جاتا ہے لیکن بہر حال اس کا علاج کریں تاکہ اس میں زیادتی نہ ہو ---- فتق ریحی، مائی میں تریاق و مثرودیطوس مجرب ہے اور سفوف اصطول، سفوف حاملی، سفوف فتق، لوتی اور شجر مینا بھی نافع ہے اور بچوں کے فتق کیلئے تقریباً ایک ماشہ پشم خرگوش قدرے مشک و شہد کے ساتھ کھلانا مجربات سے ہے۔

اگرچہ اس مرض کا علاج دشوار ہوتا ہے، لیکن ابتدا ہی میں علاج کریں تو اس میں زیادتی نہیں ہوتی ورنہ بعد کو اس سے مختلف امراض پیدا ہو جاتے ہیں، مثلاً بعض اوقات مقام فتق میں ریم پڑ جاتی ہے جس کے بعد یہ جگہہ سیاہ اور فاسد ہو جاتی ہے اور اس جگہ سے ریح اور اس کے بعد رودہ باہر نکل آتا ہے جس سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے یا بعض اوقات مقام فتق میں پھوڑا ہو جاتا ہے اور اندر کی طرف اس کے سبب قریب کے دوسرے اعضا بھی فاسد ہو جاتے ہیں اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے

چاندی یا کسی اور چیز کا حلقہ مقام مرض کی جانب کے کان میں ڈالنا ابتدا میں اس مرض کی تمام قسموں میں مجرب ہے۔ اسی طرح مرض کی جانب کے پاؤں کی انگلی کو داغ دینا بھی مفید ہے ---- اس مرض میں نہایت ضروری ہے کہ طبیعت کو ہمیشہ نرم رکھیں ----

چم خرگوش دو تولہ چار ماشہ، شونیز، زرورد ہر ایک چار تولہ گل سرخ ساڑھے چار تولہ، شہد کف گرفتہ سولہ تولہ تمام دواؤں کو خوب کھرل کر کے شہد میں ملائیں اور نرم آگ پر اتنی دیر پکائیں کہ اس کا قوام گاڑھا ہو جائے بعد ازاں اتار کر رکھ لیں اور سوتے وقت غلوئے معدہ کی حالت میں کھلائیں یہ دوا فتق کے لئے نہایت سودمند ہے اور گیلانی نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔

علاج فتق معائی و ثربی

آنت اور ثرب کو ہاتھ کے سہارے آہستگی و نرمی سے واپس کریں اور واپس نہ جائے تو اس پر گرم پانی ڈالیں اور مریض کو اس میں بٹھائیں تاکہ خصیہ نرم ہو جائے اس کے بعد اسے واپس لوٹانے کی کوشش کریں بعد ازاں اس پر یہ قابض و مشدد ضماد لگائیں —— مصطگی، انزروت، کندر، جوز، سرو، برگ سرو، اقاقیا، گلنار، دم الاخوین، مرمکی، خب یمانی، صبر، ابہل، حضض ہر ایک بوزن مساوی لے کر باریک کر لیں اور سریش و غری السمک، آب عنب الثعلب میں پگھلا کر مذکورہ بالا دوائیں شامل کر کے کسی کپڑے پر لگا کر رکھیں۔

اس مرض کا بہترین علاج یہ ہے کہ پہلے آنت اور ثرب کو ہاتھ سے واپس کریں بعد ازاں آہنی کرہ اماندہ یں اور جوارش کمونی، معجون حب الغار، معجون فلاسفہ کی مداومت کرائیں اور ہر قسم کی سخت حرکت سے پرہیز کریں ——
ایک تولہ اطریفل صغیر دس تولہ عرق عنب الثعلب کے ساتھ کھانا، دیروز سرو، عنب الثعلب، گل خطمی، سریش ہر ایک چار ماشہ کوٹ چھان کر شیرہ کو میں پکا کر قدرے روغن بیدانجیر داخل کر کے ضماد کرنا بھی مفید ہے۔

اگر درد شکم بہت زیادہ ہو تو مصطگی سودہ ایک ماشہ، دو تولہ گلقند میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر پانچ پانچ تولہ عرق بادیان و عرق عنب الثعلب پلائیں؛ بعد ازاں اس میں ایک ایک ماشہ انیسون سودہ و بادیان سودہ زیادہ کریں۔ اس کے بعد منضج کے لئے بادیان، گل سرخ ہر ایک چار ماشہ، بیخ بادیان، بیخ کاسنی، عنب الثعلب، گل بنفشہ ہر ایک چار ماشہ، انجیر زرد تین دانہ، انیسون تین ماشہ، سب کو جوش دے کر تین تولہ گلقند حل کر کے پلائیں اور تین چار روز کے بعد اس میں چھ تولہ مغز فلوس اور چھ ماشہ روغن محاکو داخل کر کے مسہل دیں۔

جوز سرو، خب یمانی، پوست انار ترش، مازو سبز جفت

بلوط، قشار کندر، غری السمک، صمغ عربی۔ طراثیث، قرظ، موردہ صمغ کو اپنے پانی میں حل کریں جس میں اشق بھگویا گیا ہو اور باقی دوائیں باریک کرکے ملاکر بطور ضماد استعمال کرنا فتق کے لئے حکیم اکمل خاں کے مجربات سے ہے۔

اطباء ہند کے قول کے مطابق بھروزہ خشک باریک پیس کر آب لیموں میں حل کرکے کپڑے پر لگاکر خصیہ پر لپیٹ دینا اور ایک گھڑی آفتاب میں رکھنا بعدازاں اس پٹی کو شب و روز رہنے دینا فتق کے لئے نہایت مفید ہے، پٹی روزانہ صبح کو بدل کر دوسری چسپاں کردیں اور چند روز یہی عمل کرتے رہیں۔ کہتے ہیں کہ اس تدبیر سے رودہ خود بخود اوپر چلا جاتا ہے اور خصیہ اپنی اصلی ہیئت پر آجاتا ہے — ایلوا، گوگل، انبہ ہلدی ہر ایک ایک ماشہ، سریش دو ماشہ سب کو بدستور ضماد کرنا بھی مفید ہے اور اس میں گاہے سریش کے بدلے افیون و زردی بیضۂ مرغ بھی داخل کرتے ہیں — پوست بیخ بلاس سایہ میں خشک کرکے کوٹ چھان کر سات ماشہ آب تازہ کے ساتھ کھانا کلانی خصیہ اور ناف ٹل جانے کے لئے سود مند ہے۔

اگر فتق کنج ران یا کیسۂ خصیہ میں آنت یا ثرب اتر آنے سے ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو پشت پر لٹائیں اور اس کے پاؤں کو اوپر اٹھائیں تاکہ رودہ و ثرب اپنی جگہ واپس جائے۔ بعدازاں جوزسرو، سعد، مرزنجوش مازو، اقاقیا، کندر، مر و صمغ۔ غری السمک کے ساتھ مقام فتق پر لگائیں اور پٹی سے مضبوط باندھ دیں۔ اسی طرح آنت اترنے کے لئے یہ ضماد بھی مفید ہے — صبر و دبق ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، مقل سات ماشہ، اقاقیا، انزروت ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، سب کو کوٹ کر رات بھر سرکہ میں تر کریں اور صبح کو کھرل کرکے تھوڑے ابل سودہ چھڑک کر روئی پر لگاکر تمام مادۂ فتق پر باندھیں۔

اگر ثرب اور آنت خصیہ کی تھیلی میں اتر آئے تو اگرچہ اس کا واپس کرنا ممکن ہے لیکن اور بڑے فتق کی بہ نسبت اس میں زیادہ دشواری ہوا کرتی ہے چنانچہ اگر یہ آسانی سے واپس نہ جائے تو مریض کو گرم پانی میں بٹھائیں اور فتق پر ملین اشیاء ضماد کریں یا گرم کپڑے سے تکمید کریں اور اس کے واپس جانے کے بعد قابض و مشدد دوائیں لگائیں اور مریض کو پشت پر لٹائے رکھیں، شروبات سے بچنا بالخصوص جو نفخ پیدا کرے مطعوم میں بچنا

دکھونی حل کر کے دینا صاحب فتق کے لئے مفید ہے —— قشور کندر، جوزسرو، غری السمک، انزروت ہر ایک بوزن مساوی، غری السمک کو پانی میں پگھلا کر دوسری دوائیں ملا کر ضماد کرنا اس باب میں عجیب ہے اور بچوں کے فتق میں لبا اوقات صرف گلنار، اسپغول و بیخ سوسن ضماد کرنا کافی ثابت ہوتا ہے۔ (شیخ)

اگر فتق صفاق کے پھٹنے سے لاحق ہو تو صحت مشکل ہوتی ہے اور اس میں دواؤں اور ضمادوں سے فائدہ نہیں ہوتا۔ البتہ اگر اس کا سبب رطوبت کی زیادتی اور صفاق کا تخلخل ہو تو اس کا علاج ضمادوں سے ہو سکتا ہے اور حسب ذیل ضماد فتق کے لئے مفید ہے —— جوزسرو، پوست انار، مازو ہر ایک تین تولہ، شب یمانی، گلنار، قشار کندر ہر ایک ڈیڑھ تولہ، سب کو باریک کر کے شراب قابض میں جوش دیں اور اس پر قدرے سریش و آرد باقلا ڈال کر ضماد کریں اور اوپر سے باندھیں —— اگر فتق امعاء کے نزول سے ہو تو بہتر یہ ہے کہ چمڑے کے لنگوٹ استعمال کریں اور خصیوں یا مقام فتق پر کز مازج و جوز سرو کے مطبوخ سے نطول کریں اور روغن خلاف کی مالش کر کے باندھ دیں۔ (صاحب کامل)

اگر فتق کا سبب رطوبت کی زیادتی اور مجرا کی کشادگی ہو تو روزانہ صبح کو زیرہ، کرویا ہر ایک ساڑھے دس ماشہ تین تولہ شکر سفید کے ساتھ کھائیں اور جوارش کندر یا جوارش کمونی استعمال کریں اور سریش، جوزسرو، مازو، پوست انار، جفت بلوط، آرد باقلا ہر ایک بوزن مساوی کوٹ چھان کر آب مورد کے ساتھ ضماد کریں۔ (ابن الیاس)

اگر آغاز میں ساڑھے تین ماشہ کندر سفید، سات ماشہ شکر کے ساتھ ملا کر قدرے شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کریں تو اس سے فائدہ ہوتا ہے اور بچوں کے فتق میں سود فادانیار اور ریشم خرگوش کوٹ کر ایک چمچہ شربت اصول کے ساتھ دینا سود مند ہے (صاحب خلاصہ)

محمد زکریا نے لکھا ہے کہ ایک مٹھی قیصوم لے کر تین پاؤ پانی کے ساتھ سر بند برتن میں تنور میں اتنی دیر رکھیں کہ پانی آدھ سیر رہ جائے بعد ازاں صاف کر کے تین روز صبح نہار منہ پئیں اور اس کے بعد تین گھنٹے تک کوئی چیز نہ کھائیں تو یہ فتق قطعاً زائل ہو جاتا ہے۔

فتق ریحی | فتق کے مقام کو بندھا رکھیں، جوارش کمونی استعمال کریں، اور

دو محلل ریاح دوائیں برتیں جو استسقاء طبلی کے علاج میں بیان کی گئی ہیں۔ نفاخ اشیاء اور مذکورہ بالا حرکات سے قطعاً پرہیز کریں۔ روغن بابونہ، روغن قسط، روغن شبت، سداب وغیرہ تنہا یا جندبیدستر حل کرکے مالش کریں اور جوزبوا، صبر، برگ سداب، مازو، بابونہ بوزن مساوی کوٹ چھان کر روغن قسط کے ساتھ ضماد کریں ——— عاقرقرحا باریک کرکے چھلنی میں بھر کر خصیہ پر باندھنا سرہندی کے تجربات سے ہے اور اکثر ایک روز میں نفع بخشتا ہے۔ بچوں کے فتق ریحی کے لئے قدرے سداب شیر مادر کے ساتھ دینا نافع ہے:۔

حکیم داؤد کا قول ہے کہ فتق ریحی کے زائل ہونے کی توقع رکھنا بے سود ہے۔ البتہ نفخ پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کرنے اور معجون فلاسفہ، جوارش کمونی و جوارش طولی کے مانند کاسر ریاح دواؤں کی مداومت سے اس میں تخفیف کی امید کی جا سکتی ہے:۔

شیخ نے لکھا ہے کہ تجربہ اطریفل کبیر و جوارش کمونی کے مانند محلل ریاح معجونیں، خولنجان کے مطبوخ کے ساتھ استعمال کرنا اس باب میں مفید ہے اور حسب ذیل معجون نہایت نفع بخش ثابت ہوتی ہے ——— برگ سداب، زوفا، زیرہ، نانخواہ، فنجنکشت، وج، بورہ ارمنی، پودینہ بوزن مساوی۔ افتیمون سب کے ہموزن، سب کو کوٹ چھان کر بدستور شہد میں معجون بنا کر استعمال کریں اور سداب، زیرہ، فنجنکشت، وج، پودینہ، حب الغار، مرزنجوش، ہیج اور میعہ ضماد کریں اور روغن قسط، روغن زنبق و روغن ناردین کی مالش کرائیں ——— جب درد میں شدت ہو تو نطرول، جاؤشیر، سکبینج، زیرہ، تخم سداب، برگ سداب، جندبیدستر، شہد ان تمام اجزا یا ان میں سے بعض اجزا کا شیاف استعمال کریں:۔

فتق مائی معجون سنبل، اطریفل، فنجنوش، معجون فلاسفہ، خبث الحدید کی مداومت کریں۔ رطوبت کو خشک کرنے والے ضماد لگائیں مثلاً خاکستر چوب انگور، خاکستر چوب بلوط روغن زیتون میں ملا کر ضماد کریں ——— اہل ہند کے قول کے مطابق پانی کے ساتھ زرد چوب کھانا اس باب میں مجرب ہے، اسی طرح جانب مخالف کے پاؤں کا انگوٹھا باندھ دینا اور خصیہ پر برگ تمباکو خشک باندھنا نہایت مفید ہے ——— علاوہ ازیں ان تدابیر سے کام لیں جو استسقاء زقی کے علاج میں بیان کی گئی ہیں۔ مضر اشیاء اور مولد رطوبت غذاؤں سے پرہیز رکھیں:۔

اگر مذکورہ بالا تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو نشتر لگا کر رطوبت خارج کر دیں اور پانی پھر جمع ہو جائے تو اسی طرح پھر نشتر لگائیں۔ البعض معالجین پانی نکالنے کے بعد داغ لگا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے دوبارہ پانی جمع ہونے کا خطرہ نہیں رہتا۔

فتق مائی کے ضماد تقریباً اسی جنس سے ہیں جس سے استسقاء طحال کے ضماد مثلاً مو ینرج، ازیرہ، مویز منقی سب کو مرہم کی طرح گھوٹ کر ضماد کریں، یا فلفل، حب الغار، موم، بورہ و روغن زیتون کہنہ کا مرہم مرتب کر کے لگائیں۔ اگر ضماد سے فائدہ نہ ہو تو پانی کو نشتر لگا کر خارج کرنا ہی بہتر ہے اور دوبارہ رطوبت کے اجتماع سے بچنے کے لئے داغ دینا مناسب ہوتا ہے مگر داغ لگانے میں اس کا خیال رکھیں کہ آلۂ داغ خصیوں کو نہ لگے بلکہ خصیوں کو اوپر چڑھا کر اس طرح داغ لگائیں کہ اس کا اثر کیسہ اور بار یطون تک محدود رہے۔ (شیخ)

فتق مائی میں روزانہ صبح کو اصل السوس، بادیان، انیسون ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، گلقند عسلی تین تولہ کا جلاب پلائیں۔ غذائیں گرم مصالحہ دار، تیتر اور تلیے دیں۔ خصیہ پر سرگین گاؤ، آرد جو و سعد ضماد کریں اور روغن زیتون یا روغن زنبق میں جند بیدستر، مر و بورق حل کر کے مالش کریں ——— بادیان، شاہ بلوط ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، سعد، سنبل ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، تخم گزر، تخم شلجم ہر ایک سات ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے ساڑھے دس ماشہ آب گرم یا شکر سفید کے جلاب کے ساتھ استعمال کرانا مفید ہے۔ (ابن الیاس)

قرو لحمی اور دوالی اگر خصیوں کی کلانی لحمی ہو تو سودا، کا تنقیہ کریں اور ان محلل و ملین تدابیر سے کام لیں جو خصیہ اور دوسرے اعضا کے ورم صلب کے علاج میں معمول ہیں اسی طرح خصیہ کے دوالی کا علاج وہی ہے جو دوالی صفن کی بحث میں بیان کیا گیا ہے۔

شیخ کا قول ہے کہ قرو لحمی کا علاج ورم صلب کے علاج کے مانند ہے اور خصیوں کی دوالی میں بسا اوقات مرہم باسلیقون اور ملین چربیوں کی مالش کفایت کرتی ہے۔

ابو سعید نے لکھا ہے کہ قرو لحمی کا علاج آہن کے ذریعہ سے خطرناک ہے کیونکہ اس میں نشتر استعمال کرنے کے بعد خون کا بند ہونا دشوار ہوتا ہے، اسی طرح قرو دوالی کے علاج میں نشتر کا استعمال بھی خطرناک ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے

کر مسہل دواؤں سے علاج کریں۔ البتہ مرض میں تخفیف کے لئے فصد کے لئے رگیں کھول دینا مفید ہے۔

مقل ازرق، چربی خوک ہر ایک ایک حصہ، میعہ سائلہ نصف حصہ سب کو آب گرم و روغن سوسن میں حل کر کے مرہم کی طرح گھوٹ کر قدرے آرد علبہ، آرد جو، کتاں و خاکستر کرنب اس میں مخلوط کر کے ضماد کرنا صاحب کامل کے قول کے مطابق قرو لحمی کے لئے مفید ہے اور قرو دوالی کے علاج میں پاؤں کے دوالی کے مانند سودا کا مسہل دینا اور سودا خارج کرنے والی اشیاء سے کرانا سودمند ثابت ہوتا ہے۔

ناف کا بلند ہو جانا

ناف کے بلند ہو جانے کا سبب گاہے ناف کی جگہ صفاق کا فتق ہوتا ہے جس سے پردہ ثرب یا آنت نکل کر جلد کے نیچے جمع ہو جاتی ہے، گاہے اس بلندی کا سبب استسقاء کے طور پر ناف میں رطوبت یا ریاح کا اجتماع ہوتا ہے، چنانچہ پہلی صورت استسقاء زقی اور دوسری صورت استسقاء طبلی میں ہوا کرتی ہے۔ گاہے اس کا سبب ورید یا شریان کا کھل جانا اور ناف کے محاذی جلد کے نیچے خون کا اجتماع ہوتا ہے جیسا کہ ورم انورسما میں ہوتا ہے (جس میں شریان کی دیوار پھیل کر تھیلی کی طرح ہو جاتی ہے) گاہے یہ بلندی ورم صلب کے سبب سے ہوتی ہے اور گاہے اس کا سبب جلد کے نیچے زائد گوشت کی روئیدگی ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے مقام ماؤف کے رنگ کو اور اس کی سختی و نرمی کو دیکھیں، اگر اس کا رنگ بدن کے ہم رنگ ہو، وہ نرم ہو اور دبانے سے قراقر کے ساتھ اندر داخل ہو جائے، مرخی اشیاء کے استعمال سے اور سخت حرکت سے اس میں زیادتی پیدا ہو جائے تو اس کا سبب فتق ثربی ہوگا یا فتق معائی، چنانچہ اگر ثرب بھی پھٹا ہو اور تنہا آنت باہر آئی ہو تو اس میں درد بھی ہوگا جو امتلاء کی حالت میں زیادہ ہو جائے گا —— اگر نرم ہونے کے باوجود دبانے سے یہ بلندی غائب نہ ہو تو اس کا سبب رطوبت ہوگی —— اگر یہ بلندی بہت زیادہ نرم ہو، اس میں قراقر ہو اور بادی اشیاء سے زیادتی ہو جائے تو اس کا سبب ریاح ہوں گی —— اگر اس کا رنگ بنفشی یا سیاہ ہو تو اس کا

بسبب سیلان خون ہوگا ـــــــ اور اگر یہ بلندی سخت ہو جس میں کمی زیادتی نہ ہو اور نہ دبانے سے غائب ہو تو اس صورت میں اگر اس میں درد بھی ہو تو اس کا سبب ورم صلب ہوگا ورنہ زائد گوشت ۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر یہ بلندی فتق کا نتیجہ ہو تو فتق ثربی اور فتق معائی کی تدابیر اختیار کریں اور اگر رطوبت یا ریاح کے اجتماع سے ہو تو فتق مائی و ریحی کے مطابق علاج کریں ، علاوہ بریں اس مرض کے مائی ہونے کی صورت میں آرد جو ، سرگین گاؤ ، پشک گوسفند سب کو باہم ملا کر ضماد کرنا بھی مفید ہے ۔ اور ریاحی ہونے کی حالت میں بادیان یا زیرہ یا نانخواہ سودہ تھیلی میں بھر کر باندھنا یا دوسرا کاسر ریاح اشیاء شرباً و ضماداً استعمال کرنا سود مند ہے ـــــــ اگر یہ مرض رگ کھل جانے اور خون کے اجتماع سے ہو تو پچھنے لگا کر یہ خون خارج کریں بعد ازاں قابض دوائیں ضماد کریں ـــــــ اور اگر اس کا سبب زائد گوشت کا اگ جانا ہو تو جب تک اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے اسے اپنی حالت پر چھوڑ دیں ورنہ اس کا علاج صرف نشتر اور سوئی سے ہو سکتا ہے ۔

اگر بچے کی ناف سوء تدبیر کے باعث ایام ولادت ہی سے بلند ہو جائے تو اس کی اصلاح کے لئے ابتداء ہی میں پٹی باندھ دیں اور سرب کا ایک ٹکڑا یا برادہ سرب یا سرمہ سودہ تھیلی میں بھر کر ہمیشہ ناف پر باندھ رکھیں ، اور بادی اشیاء سے پرہیز کرائیں ورنہ ایک عرصہ گزر جانے اور مستحکم ہو جانے کے بعد یہ کوئی علاج قبول نہیں کرتا ـــــــ شیخ نے لکھا ہے کہ بچے زیادہ رونے کی وجہ سے بچوں میں فتق کا کوئی سبب پیدا ہو جاتا ہے اور ان کی ناف بلند ہو جاتی ہے ، اس کے لئے نانخواہ باریک کر کے سفیدی بیضہ میں ملا کر طلا کرنا مفید ہے ۔

ورم ناف گاہے ناف کاٹنے کے بعد مجروح اعضاء کی طرح اس میں بھی ورم پیدا ہو جاتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ مردار سنگ ، سفیدہ کاشغری ، اردوت ، کیلا سب کو آب عنب الثعلب سبز و آب کشنیز سبز میں پیس کر ضماد کریں یا شیخ کے قول کے مطابق خنثوش اور علک البطم روغن کنجد میں پگھلا کر بچے کو کھلانا اور ناف پر طلا کرنا مفید ہے ۔

ناف کا پک جانا اگر ناف پک جائے اور اس میں ریم پڑ جائے تو خفیف ذرور مثلاً مردار سنگ ، اسفیداج ، غبار آسیا ، انزروت اور تخم سفید وغیرہ چھڑکیں اور صندل سرخ ، جدوار ، جفص ، گل ارمنی ، دم الاخوین

آب کشنیز کے ساتھ ناف کے گرد طلا کریں ——— اگر اس تدبیر سے فائدہ نہو اور بچہ دو ماہ سے زیادہ کا ہو تو پہلے ناف کے گرد دو جونکیں لگوائیں اس کے بعد مذکورہ دواؤں کا ذرور استعمال کریں ——— چند روز سرب کا ٹکڑا ناف پر باندھنا دوسری تدابیر سے بے نیاز کر دیتا ہے اور پرانے زخم کو بسرعت بھر دیتا ہے، اور بہتر یہ ہے کہ ذرور مذکور چھڑک کر اس کے اوپر سرب کا گول ٹکڑا رکھ کر پٹی باندھیں۔

ناف کا ٹل جانا یعنی ناف کا بے جا ہو جانا ——— اس مرض کا مسئلہ مبہم اور مختلط سا ہے، بعض اساتذہ کا قول ہے کہ اس سے مراد ناف کے قریب کے عضلات شکم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا ہے، بعض اصحاب کہتے ہیں کہ یہ دراصل تو نوع التوائی ہے اور اس میں آنت اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے، اس خیال کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ یہ مرض اکثر کسی پیچ ڈالنے والی سخت قسم کی حرکت کے بعد عارض ہوتا ہے، چنانچہ اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو چت لٹائے رکھیں مالش کریں اور اس کے ہاتھ پاؤں کو جنبش دیں، صاحب کتاب الرحمت نے لکھا ہے کہ گندم کی گرما گرم روٹی باندھنا، انار ترش تمام اجزا کے ساتھ نچوڑ کر پلانا اور غذا میں شہد کے ساتھ نان گندم دینا اس مرض میں مجرب ہے۔

صاحب شفاء الاسقام نے لکھا ہے کہ ناف ٹلنا ایک مشہور بیماری ہے جس میں لوگ بکثرت مبتلا ہوتے ہیں اور اس کی اصلاح میں بڑی دشواری پیش آتی ہے، اس مرض کو عام و خواص سب جانتے ہیں لیکن طبی کتابوں میں کسی نے اس کا تذکرہ نہیں کیا ہے، اس مرض کی نوعیت یہ ہے کہ اس میں ناف کے نزدیک اور اس کے ارد گرد ایسا درد ہوتا ہے جو مروڑ کے مشابہ ہوتا ہے بسا اوقات اس کے ساتھ ناف میں شدید قسم کا اختلاج ہوتا ہے، تشنگی بہت زیادہ ہوتی ہے اور جتنا پانی پیا جائے تو اتنا ہی درد بڑھتا جاتا ہے، مگر تشنگی کسی طرح ساکن نہیں ہوتی، اس تشنگی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مائیت یا رطوبت بردہ ثرب اور صفاق کے درمیان رک جاتی ہے اور یہ مائیت جگر سے ناف میں اس طرح منصرف ہوتی ہے جس طرح استسقاء زقی میں، لکھا ہے اس میں قرقر اور پانی کی آواز بھی محسوس ہوتی ہے، تشنگی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مجاری کے بند ہو جانے کے سبب سے پانی اعضا کو یا ماساریقا کے راستے بند ہونے کے باعث جگر کو نہیں پہنچتا، چنانچہ یہ مرض مزمن ہو کر استسقاء

پر منتج ہوتا ہے ——— اس کا علاج یہ ہے کہ مائیت و ریحیت کو تحلیل کرنے کی تدابیر اختیار کریں مثلاً سفوف اصول، سفوف حاکمی، معجون یوسف ترنج، معجون فلاسفہ، انیسون، مصطگی، عود، زیرہ اور بادیان کے ساتھ گلقند، جوارش عود، جوارش مصطگی، جوارش کمونی، جوارش فلافلی، شربت اصول، شربت عود وغیرہ استعمال کرائیں۔ اگر مسہل کی حاجت ہو تو جوارش اسقف و سفرجل مسہل کھلائیں علاوہ بریں سنن و حلل ضماد لگائیں اور اسی قسم کے روغنوں کی مالش کریں۔ نفاخ اور سیال غذاؤں سے پرہیز رکھیں اور زود ہضم ناشف غذائیں استعمال کریں بعض لوگ اس مرض میں آگ والی سنکھیاں لگواتے ہیں چنانچہ اس سے بھی ریاح اور مائیت تحلیل ہو جاتی ہے۔

اہل ہند کے نزدیک ناف ٹلنے کی سبب مع علامت یہ ہے کہ اس مرض میں ناف کے نیچے کی پھڑکنے والی رگ اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے اور اس مرض میں اہل ہند جو تدابیر اختیار کرتے ہیں ان میں سے سب سے اہم شکم کی مالش ہے ——— کہتے ہیں کہ شہد کے ساتھ تخم ترب کھانا مفید ہے، اسی طرح کلونجی ایک ماشہ باریک کر کے چھ ماشہ قند سیاہ و روغن گاؤ میں ملا کر کھانا بھی مفید ہے۔

امراض رحم

رحم میں حسب ذیل امراض عارض ہوتے ہیں (۱) درد و سوزش رحم (۲) اورام رحم (۳) دبیلہ رحم (۴) سرطان رحم (۵) رحم کے قروح و آکلہ (۶) بثور رحم (۷) ناصور رحم (۸) اشتقاق رحم (۹) رحم میں اجتماع آب (۱۰) نفخ رحم (۱۱) میلان رحم (۱۲) انقلاب رحم (۱۳) اختناق الرحم (۱۴) احتباس طمث (۱۵) کثرت طمث (۱۶) ضعف رحم (۱۷) سیلان منی (۱۸) خارش رحم (۱۹) سیلان الرحم (۲۰) بواسیر رحم (۲۱) رتق (۲۲) قرن (۲۳) لحم زائد (۲۴) انغلاق رحم (۲۵) وسعت فم رحم (۲۶) تنگی رحم و فرج (۲۷) برد رحم (۲۸) رجا (۲۹) کثرت اسقاط (۳۰) ضرورت اسقاط (۳۱) عسر ولادت (۳۲) احتباس مشیمہ (۳۳) احتباس جنین مردہ (۳۴) احتباس نفاس (۳۵) کثرت نفاس (۳۶) عقر (۳۷) عسر حمل (۳۸) کثرت حمل ——— علاوہ بریں حاملہ عورتوں کی تدابیر

اولاد زینہ کی تدابیر، زچہ و مولود کی تدابیر اور مرضعہ کی تدبیر بھی اسی باب میں داخل ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ رحم کے امراض سوءِ مزاج، امراضِ ترکیب و امراضِ شرکت یعنی تینوں قسم کے تین امراض لاحق ہوتے ہیں، علاوہ بریں حمل سے تعلق رکھنے والے امراض مثلاً حمل قرار نہ پانا، حمل کا ساقط ہو جانا یا ولادت میں دشواری ہونا اور جنین کا مر جانا۔ یہ امراض بھی رحم ہی سے تعلق رکھتے ہیں، اسی طرح امراضِ طمث مثلاً حیض کا بند ہو جانا یا کم و زیادہ ہو جانا، بے وقت جاری ہونا یا اس کا ردی ہو جانا بھی رحم کے امراض سے ہے۔ گاہے دوسرے اعضاء کی شرکت سے رحم مبتلائے مرض ہو جاتا ہے اور گاہے رحم کی شرکت سے دوسرے اعضاء مریض ہو جاتے ہیں جیسا کہ اختناق الرحم میں ہوتا ہے یا جیسا کہ رحم میں امراض کی کثرت سے جگر ضعیف ہو جاتا ہے، اور استسقاء کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

طریقِ تشخیص رحم کے سوءِ مزاج کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ خونِ حیض کی کمی و زیادتی، رقت و غلظت اور رنگ کی بابت دریافت کریں اگر اس کی مقدار کم ہو، قوام غلیظ ہو اس کا رنگ سرخ یا بدبو کے ساتھ سیاہی مائل ہو اور ان علامات کے ساتھ لب خشک، بال گرے ہوں، قارورہ رنگین اور نبض سریع ہو، خفقان اور بے چینی کی شکایت ہو تو یہ **رحم کی حرارت** کی دلیل ہے۔ جس میں آخر کار تمام بدن شریک ہو جاتا ہے اور جسم میں لاغری آجاتی ہے، گاہے جگر کے قریب درد ہونا اور رحم میں پھوڑے پھنسیاں نکلنا حرارت کی علامت ہوتی ہے۔

اگر احتباس کی شکایت ہے یا خون قلیل مقدار میں آئے اس کا قوام رقیق ہو اور اس کا رنگ سفید ہو، پاکی کی مدت طویل ہو۔ مریضہ نے یہ شکایت پیدا ہونے سے پہلے غلیظ اور سرد غذائیں زیادہ تناول کی ہوں یا مباشرت کی زیادتی ہوئی ہو، رحم کے بالائی حصہ میں غدود رسن، قارورہ میں رنگ کی کمی ہو، نبض میں تفاوت پایا جائے اور بدن کی رنگت خراب ہو گئی ہو تو یہ رحم پر برودت کے غلبہ کی علامت ہے۔

اگر رقیق قوام کا خون زیادہ آئے اور اس کے ساتھ رطوبت بھی بکثرت جاری رہے، فمِ رحم بہت تر رہے اور جنین تین ماہ کے اندر ساقط ہو جائے تو یہ رحم کی رطوبت کی دلیل ہے — اگر حیض کی مقدار قلیل ہو، فمِ رحم

خشک ہے اور مریضہ نحیف ہو تو یہ یبوست کی علامت ہے۔

کہتے ہیں کہ رحم کا مزاج خراب ہو جائے تو اس عضو کی شرافت کے باعث اس کا اثر تمام بدن پر طاری ہو جاتا ہے اور رحم کے علس سے سوء مزاج کا بخوبی پتہ چل جاتا ہے ——— ایام حیض میں قارورہ پر اعتماد نہ کریں۔

اصول علاج ——— امراض رحم میں مقامی دوائیں زیادہ نفع بخشتی ہیں ——— رحم طبعاً خوشبودار چیزوں کی طرف میلان رکھتا ہے اور بدبودار چیزوں سے نفرت کرتا ہے، جیسا کہ جگر شیریں اشیاء کو پسند کرتا ہے اور تلخ اشیاء سے تنفر کرتا ہے ——— اگر استفراغ کی زیادتی سے آنتیں کمزور ہو جائیں تو قربت کی بناء پر رحم میں ضعف ہو جاتا ہے اور آنتوں میں ثفل جمع ہو جائے تو اس سے رحم کو اذیت پہنچتی ہے ——— رحم کی رگیں اور پستان کی رگیں باہم مشارکت رکھتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مشارکت پستان کے نیچے پردہ مراق میں واقع ہے، چنانچہ رحم کے بعض امراض میں امالہ کی غرض سے پستان کے نیچے سنگیاں لگاتے ہیں ——— امراض رحم میں مسہل دینے کی بہ نسبت فرزجہ و حقنہ استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے اور فرزجہ کے استعمال کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ دوائیں صوف میں آلودہ کر کے رکھیں تاکہ رحم کو تکلیف نہ ہو ——— حتی الامکان رحم کے جرم میں دستکاری اور نشتر کے استعمال سے گریز کریں اور بدرجہ مجبوری بعض امراض میں اگر حقنہ کی ضرورت ہو تو حیض کے دورہ سے پہلے اس سے فارغ ہو لیں تاکہ استفراغ کے دو اسباب جمع ہو جانے کے باعث قوت میں فتور اور ضعف نہ آنے پائے ——— عورتوں کے بہت سے امراض جماع سے زائل ہو جاتے ہیں، ——— امراض رحم میں تنقیہ کے لئے ایارجوں کا استعمال نہایت مناسب ہے اور جس مادہ کا اخراج مطلوب ہو اس کے مطابق بدرقہ کے ساتھ ایارج استعمال کر سکتے ہیں۔

۲ انطاکی نے لکھا ہے کہ حسب ذیل فرزجہ تمام امراض رحم میں مفید ہے ——— اشق، جندبیدستر ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، زعفران، دارچینی ہر ایک پونے دو ماشہ، عنبر ایک رتی، سب کو مرض بارد میں آب سداب میں حل کرکے اور مرض حار میں لعاب اسبغول کے ساتھ حمول کریں۔

مبرد ات رحم یہ ہیں ——— شیرہ مغز تخم کدو، مغز تخم تربوز، عنب الثعلب، خشخاش، بنفشہ و نیلوفر اور ان کے شربت اور ماء الشعیر

یہ تمام چیزیں شرباً معمول ہیں۔ ماء القراع، آب کاسنی، لعاب اسپغول، لعاب
بہدانہ شرباً بھی مفید ہے اور حقنہ کے طور پر بھی معمول ہے اور برادہ دندان
فیل ایک حصہ، عصارت(?) نصف حصہ، گل ارمنی چہارم حصہ سب کو آب کاسنی کے
ساتھ بطور فرزجہ استعمال کرنا مجرب ہے۔

مسخنات رحم یہ ہیں ـــــ ماء الزروحار، ماء الاصول،
نقاح اذخر، ابہل، انجیر، حلبہ، نانخواہ، کاشم، صعتر، دارشیشعان، زنجبیل
سداب، پودینہ، امراسیمہ(?) سائل، حلتیت، بخور اور شہد۔ یہ تمام دوائیں اندرونی
بیرونی طور پر مسخن رحم ہیں۔ قردمانہ، ساذج ہندی، اکلیل الملک، سنبل، سلیخہ
دارچینی، جوزبوا، خیربوا، عود، اظفار الطیب، لبانیہ، قرنفل، قسط، زعفران
عنبر، مشک یہ تمام دوائیں بطور شرب و تکمید و حمول تسخین رحم کے قوی معمولات
میں داخل ہیں۔ دواء المسک، معجون فلاسفہ و جوارش کمونی کھانا بھی اس مقصد
کے لئے مفید ہے اور روغن قسط و روغن زنبق میں زعفران، مشک، اشق
حلتیت حل کرکے حقنہ کرنا رحم کی تسخین کرتا ہے۔

مرطبات میں ان چیزوں کے علاوہ جو مفردات میں بیان کی گئی
ہیں شیر تازہ، فالودہ اور سادہ قسم کا مرغ شوربہ پینا بھی داخل ہے۔ روغن کدو
روغن بنفشہ، روغن نیلوفر، روغن گل، مغز ساق گاؤ، روغن زرد اور شیر زنان بطور
طلاء و حقنہ استعمال کرنا مرطب ہے۔

مجففات میں وہ تمام اشیاء داخل ہیں جو مسخن بتائی گئی ہیں،
ان کے علاوہ قسط و اظفار الطیب کا بخور استعمال کرنا، گلنار و پوست انار
حمول کرنا یا آب آس کے ساتھ صندل حمول کرنا بھی مجفف رحم ہے اور حسب ذیل دوا مجفف
رحم کیلئے نہایت درجہ مجرب ہے ـــ افسنتین ایک حصہ، مازو، گلنار، کہربا ہر ایک نصف
حصہ، قردمانہ، تخم پیاز، اقاقیا، گل ارمنی ہر ایک چہارم حصہ، سب کو کوٹ چھان کر کھانڈ
کے شیرہ میں معجون بنا کر ساڑھے دس ماشہ کی خوراک میں استعمال کریں
اور حمول کے لئے آب آس اور صوف کے ساتھ برتیں۔

درد رحم

رحم کے درد میں اکثر کمر، کنج ران، پنڈلیاں، پشت، پیڑو، حجاب
معدہ، سر، غدود، مثانہ کے بیچ کا حصہ شریک ہوتا ہے یعنی درد رحم کے ساتھ
ان اعضاء میں بھی درد رہتا ہے۔ ایک عرصہ گزر جانے کے بعد درد رحم عموماً

دونوں کولہوں تک منتقل ہو جاتا ہے ؛

دردِ رحم کا سبب یا سوءِ مزاج ہوتا ہے یا تمدد پیدا کرنے والی ریاح یا اس کا سبب ریاح پیدا کرنے والی رطوبتیں ہوتی ہیں، گاہے رحم کے دبیلہ قرحہ، ماشورو سرطان کے باعث، گاہے رحم میں پانی جمع ہو جانے کے باعث گاہے نتوء الرحم، انقلاب رحم، انشقاق رحم، میلان الرحم یا کثرت جماع سے بھی درد عارض ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ایام حیض میں یا ولادت کے بعد بھی درد ہوتا ہے ؛

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر درد کا سبب مذکورہ بالا امراض میں سے کوئی مرض ہو تو اس کا علاج کریں، اگر سوءِ مزاج مختلف ہو تو حسب حال مبردہ یا مسخن تدابیر اختیار کریں مثلاً اگر یہ درد حار ہو تو مبردات پلائیں اور آب کاسنی، ماء الشعیر، شوربا ماکیان فربہ اور لعابوں سے حقنہ کریں اور برودت کے غلبہ کی صورت میں خلط غالب کا تنقیہ کرنے کے بعد ماء العسل کا حقنہ استعمال کریں اور محلل فرزجے مثلاً لادن، زعفران، اظفار الطیب، شونیز، حلتیت وغیرہ کا فرزجہ روغن گاؤ یا روغن بادام و شہد کے ساتھ مرتب کر کے رکھیں ——— کالی زیری دو حصہ، مغز تخم بید انجیر چار حصہ زنجبیل ایک حصہ؛ سب کو کوٹ کر پانی میں پکانے کے بعد پیس کر ضماد کرنا سردی سے پیدا ہونے والے نوع کے درد کے لئے مفید ہے ؛

اگر یہ درد ولادت کے بعد ہو تو پوست ثمر خیار شنبر، شکاعی، شیح، پرسیاؤشاں، قند سیاہ کہنہ سب کو عرق گاؤزباں و عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر صاف کر کے پلائیں اور تخم کتاں کے مطبوخ سے استنجا کرائیں اسی طرح پوست خربوزہ خشک کوٹ چھان کر بقدر سات ماشہ عرق بادیان کے ساتھ کھلانا بھی مفید ہے۔ حکیم جعفر کا حسب ذیل مطبوخ بھی ولادت کے بعد کے درد اور اسہال کے لئے نہایت نافع ہے ——— بادیان، زنجبیل، کشنیز ہر ایک ایک تولہ، پوست بیخ بید انجیر دو تولہ سب کو ایک سیر پانی میں جوش دیں اور جب آدھ پاؤ رہ جائے تو صاف کر کے پلائیں ؛

اگر یہ درد ایام حیض میں عارض ہو تو مدر دوائیں دیں مثلاً ریوند خطائی کوٹ چھان کر ہم وزن قند سفید ملا کر نوبت سے پہلے تین روز تک بقدر ۶ ماشہ کھلائیں ——— حلبہ اور دوسرے مدرات مثلاً تخم کرفس کا مطبوخ پلانا اور نمک نہایت باریک پیس کر اس میں روئی آلودہ کر کے حمول کرنا

درد رفع کرے اور بفراغت حیض لانے کے لئے سودمند ہے ، اسی طرح پوست پھل املتاس اکیس ماشہ ، جاوتری تین ماشہ ، قند سیاہ ڈھائی تولہ پوست مذکور کو کوٹ کر تینوں چیزیں ڈیڑھ پاؤ پانی میں شب کے وقت بھگو دیں اور صبح جوش دے کر نصف رہ جائے تو پلائیں نوبت سے پہلے تین روز تک اس کو پینے سے درد رفع ہو جاتا ہے ؏

جماع اگر درد رحم جماع کے وقت طاری ہو تو جماع سے پہلے مازو باریک کر کے حمول کرنا مفید ہے ، اسی طرح نمک باریک کر کے اس میں روئی آلودہ کر کے رکھنا بھی سودمند ہے —— روغن بادام نیم گرم حمول کرنا یا کعبہ کوٹ کر روغن گل کے ساتھ حمول کرنا ہر قسم کے درد رحم کے لئے مجرب ہے ؏

سوزش اگر رحم میں سوزش ہو اور اس کا سبب خلط حار ہو تو اس کی تعدیل و تنقیہ کریں اور کافور گلاب میں پیس کر حمول کریں لیکن اگر اس کا سبب قروح و بثور اور سرطان وغیرہ ہو تو اس کا علاج کریں ؏

ورم رحم

رحم کا ورم اکثر حار اور صلب ہوتا ہے مگر گاہے بلغمی بھی ہوتا ہے —— ورم گاہے رحم کے قعر میں ہوتا ہے گاہے اس کی چاروں جہتوں میں سے بعض جہات میں اور گاہے تمام جہات میں عارض ہوتا ہے ؏

ورم رحم کا باعث وہ اسباب ہوتے ہیں جن سے رحم کو اذیت پہنچتی ہو مثلاً سقطہ و ضربہ ، اسقاط حمل ، عسر ولادت ، ولادت کے وقت قابلہ کی بداحتیاطی ، کثرت جماع ، ابتداء جماع ، ازالہ بکارت یا اس کا سبب مادہ ہوتا ہے مثلاً احتباس حیض و نفاس یا مذکورہ اسباب کے علاوہ رحم پر دموی یا صفراوی مادہ کا انصباب ، مواد کو روک دینے والی برودت کی زیادتی اور ورم صلب سوداوی —— ورم حار گاہے رق و سل اور اسہال ذوبانی پر منتج ہوتا ہے اور ورم صلب کے علاج میں سستی کی جائے تو اس سے استسقا یا سرطان عارض ہو جاتا ہے ؏

ورم رحم کے مذکورہ بالا اقسام کی **تشخیص** کا طریقہ یہ ہے کہ اگر ورم کے ساتھ تیز بخار ہو ، پیڑو ، پشت اور سر کے تالو میں نہایت درد اور شدید بیقراری ہو ، پیاس کی سخت غلبہ ہو منہ کا مزا تلخ ہو ، ہذیان عارض ہو جائے ، سانس اور نبض سریع و متواتر ہو اور معدہ کی حالت درست نہ ہو

تو یہ ورم حار ہوگا —— اگر بخار اور درد خفیف ہو مقام رحم میں تناؤ اور گرانی محسوس ہو، ہاتھ پاؤں اور چہرہ پر مرض استسقاء کے مانند تہبّج نظر آئے تو یہ ورم بلغمی ہوگا —— اور اگر درد ہلکا ہو لیکن اس کے ساتھ پیڑو میں سختی و گرانی معلوم ہو، بول و براز میں دشواری ہو، بدن لاغر و ضعیف ہو، چلتے وقت پنڈلیاں کانپنے لگیں، چلنے پھرنے کو جی نہ چاہے تو یہ ورم صلب ہوگا جس میں بعض اوقات استسقاء کے مانند شکم بڑا ہو جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں پر بھی ورم آجاتا ہے۔

شیخ اور دوسرے اطباء کے قول کے مطابق ورم رحم پر مشارک اعضاء کی حالت دلالت کرتی ہے، چنانچہ رحم میں ورم ہو تو اس کا اثر معدہ پر بھی پڑتا ہے اور بسا اوقات درد، بے چینی، ہچکی، خرابی اشتہاء و ہضم اور ضعف معدہ کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے، اسی طرح دماغ کی شرکت کے باعث درد سر، درد گردن اور قعر چشم میں درد عارض ہو جاتا ہے، بعض اوقات درد زیادہ منتشر ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں، ان کی انگلیوں، پنڈلیوں، مفاصل پشت، کمر، کنج ران اور زہار میں درد ہونے لگتا ہے۔ بسا اوقات مراق میں بھی تناؤ پیدا ہو جاتا ہے، تمام اعضاء میں گرانی لاحق ہو جاتی ہے اور پیشاب میں دشواری ہوتی ہے —— اگر ورم رحم کے اگلے حصہ میں ہو اور اوپر کی طرف مائل ہو تو گاہے پیشاب یکبارگی بند ہو جاتا ہے۔ اور اگر ورم رحم کے پچھلے حصہ میں نیچے کی طرف مائل ہو تو گاہے شدید قبض عارض ہو جاتا ہے، —— اگر ورم حار ہو تو یہ عوارض نہایت سخت ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ سوزش، لرزہ و ضربان کی شدت ہوتی ہے۔ زبان سیاہ پڑ جاتی ہے، ہاتھ پاؤں سے بکثرت پسینہ آتا ہے، گاہے آواز بند ہو جاتی ہے اور تشنج و غشی لاحق ہو جاتی ہے۔

ورم کی جہت معلوم کرنے میں ضربان اور دوسرے اعضاء کی مشارکت سے مدد ملتی ہے، چنانچہ اگر درد ناف کی جانب ہو اور پیشاب میں دشواری ہو تو ورم رحم کے اگلے حصہ میں ہوگا، اور اگر درد پشت کی جانب ہو اور قبض ہو تو ورم پچھلے حصہ میں ہوگا، اگر درد ناف کے اوپر معدہ کے قریب ہو تو ورم رحم کے اوپر کے حصہ میں ہوگا، اگر درد ایک طرف کے کنج ران ایک طرف کے کوکھے اور ایک پنڈلی میں ہو تو ورم اسی ایک جانب میں ہوگا۔ اگر درد ناف کے نیچے ہو تو ورم رحم کے نیچے کی طرف ہوگا اگر درد مقعد کے قریب ہو تو ورم فم رحم میں

ہوگا اور اگر درد دونوں پہلوؤں میں ہو تو درد دونوں جانب ہوگا ——
ہوتا ہے درد ان اعضاء پاؤں کی طرف اتر جاتا ہے جس سے اس میں نہایت
سخت کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور کھڑا ہونا دشوار ہو جاتا ہے ——
فم رحم کے قریب کا ورم۔ قعر کے ورم سے زیادہ شدید اور صلب ہوتا ہے
لیکن تو رحم کے ورم کو محسوس کرنے اور اس کا علاج کرنے میں نہایت دشواری
ہوتی ہے —— ورم عظیم جس جہت میں بھی ہو رحم اس کے خلاف جہت میں مائل
ہو جاتا ہے اور اس مخالف پہلو پر سونا دشوار ہو جاتا ہے ؛

علاج ورم حار

رحم کا ورم کا اگر حار ہو تو تبرید پلائیں۔ مثلاً لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ تخم کاہو، شیرہ مغز تخم تربوز ہر ایک سات ماشہ عرقیات میں نکال کر دو تولہ شربت نیلوفر داخل کرکے پلائیں یا لعاب گل خطمی تین ماشہ شیرہ عنب الثعلب چار ماشہ، شیرہ مغز تخم تربوز چھ ماشہ، شربت بنفشہ دو تولہ داخل کر چار ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں۔ اگر ضروری معلوم ہو اور شرائط اجازت دیں تو تبرید پلانے سے پہلے باسلیق اور صافن کی فصد کھول لیں —— گاہے شیرہ عناب پانچ دانہ، عرق عنب الثعلب عرق گاؤزبان ہر ایک پانچ تولہ کو بالا تبرید میں داخل کرتے ہیں اور شیرہ مغز تخم تربوز نہیں شامل کرتے اور گاہے شیرہ عنب الثعلب، شربت بنفشہ و خاکشی کے بجائے عرق شاہترہ، شیرہ خارخسک ہر ایک چھ ماشہ، شربت نیلوفر دو تولہ و اسپغول چھ ماشہ شامل کرتے ہیں ——
—— یا گل خطمی تین ماشہ، گل نیلوفر چار ماشہ دس تولہ عرق شاہترہ میں ملا چھان کر شربت بنفشہ دو تولہ و خاکشی چار ماشہ داخل کرکے پلائیں اور نضج حاصل ہونے کے بعد صفراء کے مسہل سے تنقیہ کریں ؛

ابتداءً آرد جو و گل خطمی، آب کشنیز سبز و آب عنب الثعلب کے ساتھ پیڑو پر ضماد کریں اور آرد جو، عنب الثعلب، گل ارمنی، رسوت، صندلین جدوار سب کو آب عنب الثعلب سبز و آب کشنیز سبز میں پیس کر اس میں روئی آلودہ کرکے حمول کریں۔ علاوہ بریں لعابوں، روغنوں اور ٹھنڈے عصاروں کا حقنہ زرقہ بھی مفید پڑتا ہے ——

—— زمانہ انتہا میں تلیین و تحلیل دوائیں مثلاً بابونہ، خطمی، اکلیل وغیرہ بطور نطول و ضماد استعمال کریں یا عنب الثعلب گل خطمی، بنفشہ ہر ایک ایک تولہ سب کو شب کے وقت پانی میں بھگو دیں اور صبح جوش دے کر صاف کرکے روغن گل و موم سفید ہر ایک دو تولہ داخل کرکے نیم آگ پر پکائیں اور مناسب قوام آجانے پر استعمال کریں —— اور

اختلاط کے دانہ میں تخم کتان، حلبہ، چقندر و تخم شبت کا اضافہ کرکے استعمال کریں ــــــ اگر ورم تحلیل نہ ہو عوارض میں شدت ہو جائے اور اس میں ریم پڑتی نظر آئے تو دبیلۂ رحم کے مانند علاج کریں اور اگر ورم میں صلابت آجائے یا سرطان ہو جائے تو اس کی تدابیر اختیار کریں۔

اگر ورم کے ساتھ **پیشاب میں سوزش** ہو تو گل نیلوفر، گل خطمی، گل سرخ ہر ایک چار ماشہ، عرق کدو اور کاسنی ہر ایک پانچ تولہ میں جوش دے کر شیرہ مغز تخم تربوز چھ ماشہ، شربت بنفشہ دو تولہ و خاکشی چار ماشہ داخل کرکے پلائیں ــــــ اگر اس کے ساتھ **قبض** اور معدہ میں تناؤ ہو تو شربت کے بجائے گلقند داخل کریں اور دس دانہ مویز منقی اور دو تولہ شربت دینار کا اضافہ کریں۔

اگر ورم رحم کی بنا پر پہلو میں درد ہو تو عناب پانچ دانہ، شاہترہ چھ ماشہ، گل نیلوفر چار ماشہ، گل خطمی تین ماشہ، عنب الثعلب چھ ماشہ، سب کو جوش دے کر شیرہ تخم خیارین چھ ماشہ و شربت عناب دو تولہ داخل کرکے چار ماشہ تخم ریحان چھڑک کر پلائیں، دوسرے روز اس میں چھ ماشہ تخم خربزہ اور دس دانہ مویز منقی زیادہ کریں۔ بعد ازاں عنب الثعلب چھ ماشہ، گل خطمی تین ماشہ، بادیان چار ماشہ، شاہترہ چھ ماشہ، سب کو دس تولہ عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں۔

اگر ورم کے ساتھ **بخار** ہو تو آلو بخارا سات دانہ، گل سرخ، گل نیلوفر، بادیان ہر ایک چار ماشہ، سب کو عرق شاہترہ میں جوش دے کر دو تولہ گلقند کے ساتھ پلائیں۔ دوسرے روز چھ ماشہ عرق عنب الثعلب زیادہ کریں اور اگر تشنج زیادہ ہو جائے تو بادیان کے بدلے چھ ماشہ [illegible] شامل کریں اور شام کو گلقند و عرق کدو دیں ــــــ اگر اس کے ساتھ **پستان کے نیچے** درد بھی ہو تو عنب الثعلب، اصل السوس ہر ایک چار ماشہ، شاہترہ، تخم کاسنی ہر ایک چھ ماشہ، سب کو پانچ پانچ تولہ عرق عنب الثعلب و عرق شاہترہ میں جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں۔

اگر ورم **بخار اور پیچش** کے ساتھ ہو تو پہلے دن لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ خرفہ چھ ماشہ، لعاب ریشہ خطمی، شیرہ خیارین ہر ایک چھ ماشہ و شربت بنفشہ دو تولہ میں تخم ریحان تین ماشہ و تخم کنوچہ تین ماشہ چھڑک کر پلائیں، دوسرے روز ریشہ خطمی، تخم خطمی ہر ایک چار ماشہ، بہدانہ

تین ماشہ سب کو جوش دے کر شیرہ تخم خیارین، شیرہ تخم خرفہ ہر ایک چھ ماشہ، شربت بنفشہ، شربت بزوری ہر ایک ڈیڑھ تولہ و خاکشی چار ماشہ داخل کرکے دیں۔ بعد ازاں خاکشی کے عوض نو ماشہ چار تخم روغن گل میں چرب کرکے داخل کریں —— اگر ورم کے ساتھ سوزش بخار ہو تو قرص لباشیر کافوری چار ماشہ، شیرہ عنب الثعلب، شیرہ تخم خطمی ہر ایک چار ماشہ، شیرہ تخم کاسنی چھ ماشہ، عرق عنب الثعلب میں نکال کر دو تولہ شربت بزوری بارد اور پانچ ماشہ خاکشی داخل کرکے پلائیں اور عنب الثعلب تازہ روغن گل کے ساتھ ضماد کریں۔

خشخاش کوٹ کر خوب پکا کر روغن گل شامل کرکے ضماد کرنا مادہ کو لوٹانے کے لئے مفید ہے —— درد کی تسکین اور ورم کی اصلاح کے لئے ابتدا میں لعاب اسپغول، روغن گل، آب کشنیز ہر ایک ایک تولہ، بیضۂ مرغ ایک عدد سب کو باہم مخلوط کرکے اس میں باریک کپڑا یا روئی بھگو کر حمول کریں اور مسہل وغیرہ سے تنقیہ کے بعد ورم کو تحلیل کرنے کے لئے گل خطمی، آرد جو، بابونہ، گل سرخ، بزر کتان، اسپغول یا تخم ریحان، پوست خشخاش، تخم خشخاش، حلبہ، عنب الثعلب، اکلیل الملک، گل ارمنی ہر ایک چار ماشہ، زعفران دو ماشہ سب کو کوٹ چھان کر روغن گل دو تولہ سفیدی بیضۂ مرغ دو عدد پیلا ایک تولہ میں مرہم بنا کر حمول کریں اور اگر مزاج میں حرارت زیادہ ہو تو کافور ایک ماشہ زیادہ کریں۔ اگر ریاح و رطوبت کا بہت غلبہ ہو تو ایسی دوائیں دیں جو حارہ مقوی رحم، جاذب رطوبت اور محلل ریاح ہوں جیسے بسباسہ، سعد کوفی، زرنباد، جُنبست، کزمازج، مرمکی وغیرہ کا اضافہ کریں بشرطیکہ مزاج میں زیادہ حرارت نہ ہو۔

اسپغول و تخم کتاں باریک کرکے شہد ملا کر حمول کرنا ہر قسم کے ورم رحم کے لئے نافع ہے —— پوست خشخاش باریک کرکے پانی میں بخوبی پکا کر گل سرخ و اسپغول کوٹ کر اس میں داخل کرکے روغن گل و سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا رحم، بتغیب، کنج ران کے ورم حار اور تمام قسموں کے حار ورموں میں معمول ہے۔

روغن بادام شیریں نیم گرم میں روئی بھگو کر حمول کرنا اس ورم رحم میں مجرب ہے جو نفاس یا جماع کے بعد عارض ہو۔ (سویدی)

گرم ورموں میں مرہم داخلیون، روغن گل میں پگھلا کر عصارہ بارتنگ یا

عصارۂ عنب الثعلب و شیر زنان ملا کر اس میں صوف آلودہ کرکے حمول کرنا نہایت مفید ہے، اسی طرح حلبہ و خطمی کا گاڑھا لعاب نکال کر اس میں پیہ بط پگھلا کر زعفران سودہ شامل کرکے حمول کرنا بھی سود مند ہے ـــــ زمانۂ تزید اور زمانۂ انتہا میں ایسی دوائیں نہ برتیں جو مدر حیض ہوں، البتہ ورم میں سکون ہونے کے بعد زمانۂ انحطاط میں مدرات حیض استعمال کرنا ضروری ہے۔ ـ دیکھی

رحم کے حار ورموں کی ابتداء میں مریضہ کی غذا میں تقلیل کریں۔ پانی حتی الامکان کم پینے دیں ـــــ قے کرنا اس باب میں نہایت مفید ہے اور گاہے سبیل کی بھی ضرورت ہوتی ہے ـــــ انتہا میں آب شیریں نیم گرم ملا کر اس میں مریضہ کو بٹھائیں خفیف قسم کی قابض دواؤں مثلاً گل سرخ کے پانی سے نطول کریں، خشخاش کوفتہ خوب پکا کر روغن گل ملا کر ضماد کریں بعد ازاں ملینات کی طرف مائل ہوں شراب میں روغن گل ملا کر اس سے نطول کریں اور خطمی، تخم کتان، خارخسک حرمل کے ساتھ قدرے قابض دوائیں مثلاً بارتنگ وغیرہ جوش دے کر اس کے مطبوخ میں روئی بھگو کر حمول کریں یا اکلیل الملک کو خوب پکا کر اس میں زردی بیضۂ مرغ ملا کر حمول کریں۔ گاہے اس میں روغن زعفران اور روغن ناردین بھی شامل کرتے ہیں، بعد ازاں زمانۂ انتہا میں مادہ کو نضج دینے کی کوشش کریں اور زوفائے رطب، پیہ مرغابی، روغن گاؤ و مغز گوزن وغیرہ ضماد کریں اور جب مرض انحطاط میں پہنچ جائے تو اس کا علاج صرف محللات سے کریں اور تقویت کے لئے مناسب غذا دیں، ضماد لگانے کے بعد اس کو باندھنا ضروری ہے (شیخ)

ورم بلغمی پہلے قے کرائیں اور وہ چیزیں استعمال کریں جو گردہ، مثانہ اور معدہ کے ورم بارد کی بحث میں بیان کی گئی ہیں ـــــ اصل السوس، بادیان، بادرنجبویہ سب کو جوش دے کر گلقند داخل کرکے پلائیں اور سنبل الطیب دو ماشہ، مصطگی پانچ ماشہ، صبر جات ماشہ سب کو پانی میں پیس کر روغن یاسمین میں موم پگھلا کر اس میں مخلوط کرکے ضماد کریں یا حلبہ، حرف و تخم کتان روغن بید انجیر کے ساتھ ضماد کریں، مرہم باسلیقون روغن گل میں حل کرکے کپڑے میں لگا کر حمول کریں اور پشت و عانہ پر روغن شبت اور مناسب قیروطی کی مالش کریں ـــــ سنبل ہندی، فقاح اذخر [illegible]: صبر، [illegible] تخم مرخابی، ایرسا، مطبوخ خیری سفید، ورد، شراب اور گندنا پکا کر حمول کرنا بھی ورم بلغمی میں مفید ہے۔

ورم صلب

سوداکے مسہل اور حب افتیمون سے یا ماءالجبن و سفوف لاجورد سے بدن کا تنقیہ کریں۔ مرہم داخلیون حمول کریں یا بطن محلل ضماد مثلاً مقل، جیعہ، رشق، حلبہ، بابونہ اور برگ کرنب، موم، روغن و لعاب تخم کتاں کے ساتھ لگائیں اور شبت، کرنب، اکلیل، خطمی، بنفشہ، بابونہ، مرزنجوش وغیرہ کے مانند ملطف دواؤں کے مطبوخ میں بٹھائیں۔ حسب ذیل مرہم ورم رحم اور اس کی صلابت میں ہمیشہ معمول و مفید ہے ——— موم، روغن گل، مغز ساق گاؤ، چربی گردۂ بز ہر ایک ایک تولہ، زردی بیضۂ مرغ ایک عدد، زعفران، بابونہ، کندر ہر ایک تین ماشہ بدستور مرہم مرتب کرکے شیرۂ عنب الثعلب کے ساتھ حمول کریں ——— اگر صلابت نہایت سخت اور بہت کہنہ ہو تو مرہم اشق کے اجزا آب خطمی میں حل کرکے خارجی طور پر بھی ضماد کریں اور اندرونی طور پر حمول کریں اور تقریباً دو ہفتہ اس کی عادت کرنے کے بعد رطوبت کا تنقیہ کرنے والا وہ شافہ استعمال کریں جو ورم میں اجتماع آب کی بحث میں آئے گا مگر ضماد کا استعمال اس کے ساتھ بھی اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ صحت ہو جائے۔

اگر صلابت کے ساتھ **بخار اور درد** ہو تو عنب الثعلب، گل سرخ، بادیان ہر ایک چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ، گل خطمی تین ماشہ، سب کو عرق عنب الثعلب دس تولہ و گلاب چار تولہ میں جوش دے کر دو تولہ گلقند حل کرکے پانچ ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں ——— اگر صلابت کے ساتھ **بخار اور چہرہ پر تہیج** ہو اور تشنگی کا غلبہ ہو تو عنب الثعلب، گل سرخ ہر ایک چار ماشہ، گل خطمی تین ماشہ، خیارین کوفتہ چھ ماشہ، سپستان پندرہ دانہ سب کو جوش دے کر شیرۂ مغز تخم تربوز چھ ماشہ، شربت نیلوفر دو تولہ، خاکشی چار ماشہ داخل کرکے پلائیں، بعد ازاں خار خسک چھ ماشہ و اصل السوس چار ماشہ زیادہ کریں اور پانی کی بجائے عرق مکو میں جوش دیں اور بخار مزمن ہو جائے تو قرص گل صحت چار ماشہ گلقند میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر اصل السوس، پرسیاوشاں، عنب الثعلب ہر ایک چار ماشہ، بادیان چار ماشہ، سب کو جوش دے کر شیرۂ خار خسک چھ ماشہ، خاکشی چار ماشہ، شربت بزوری معتدل دو تولہ داخل کرکے پلائیں ——— یا ورم صلب اور بخار میں تخم کاسنی چھ ماشہ، اصل السوس چار ماشہ، شاہترہ، خیارین کوفتہ، عنب الثعلب ہر ایک چھ ماشہ، بادیان، گل سرخ ہر ایک چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ، پرسیاوشاں

گاؤزباں ہر ایک چار ماشہ، گل خطمی تین ماشہ، سپستان بیس دانہ سب کو آب گرم میں بھگو کر صبح جوش دے کر تین تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں اور پانچ روز کے بعد اس میں فلوس خیارشنبر چھ ماشہ، ترنجبین چار ماشہ، سنا مکی ایک تولہ، روغن بادام چھ ماشہ زیادہ کرکے مسہل دیں اور مرہم معمول حمول کرتے رہیں۔

——— زاں بعد اگر پانوں میں درد اور ورم پیدا ہو جائے تو نواشہ جوارش کمونی کے ساتھ شیرہ خارخسک و شیرہ تخم خرفہ ہر ایک چھ ماشہ، عرق شاہترہ دس تولہ میں نکال کر ڈیڑھ تولہ قند سفید داخل کرکے پلائیں۔ روغن حنا کی مالش کریں اور مصبر تین ماشہ، سنبل الطیب چار ماشہ، ریوند چینی، گیرو ہر ایک تین ماشہ آب عنب الثعلب تازہ دو تولہ، مغز فلوس ایک تولہ، روغن گل چھ ماشہ سب کو مخلوط کرکے ورم زانو پر ضماد کریں۔

اگر صلابت کے ساتھ سخت بخار اور معدہ میں خلل ہو تو مسہل کے بعد چار ماشہ خاکشی، عرق عنب الثعلب میں ایک جوش دے کر سرد کرکے شیرہ تخم کاسنی چھ ماشہ و شربت بنفشہ دو تولہ داخل کرکے پلائیں۔

——— اگر ناف کے نیچے درد اور بخار ہو تو عنب الثعلب، گل بنفشہ گل سرخ، بادیان کردیا ہر ایک چار ماشہ، بیخ بادیان، تخم خربزہ، خارخسک کوفتہ ہر ایک چھ ماشہ، اصولِ سوس دس دانہ، انجیر زرد تین دانہ سب کو جوش دیکر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں اور مرہم معمول حمول کریں۔

اگر صلابت کے ساتھ قبض، پیشاب میں سوزش، درد اور بخار ہو تو گل خطمی تین ماشہ، عنب الثعلب، گل سرخ، پرسیاؤشاں ہر ایک چار ماشہ سب کو جوش دے کر شربت دینار تین تولہ داخل کرکے پلائیں۔ دوسرے روز شربت کے بجائے تین تولہ گلقند شامل کرلیں۔ زاں بعد دشواری بول کے لئے لعاب گل خطمی تین ماشہ، شیرہ عنب الثعلب چار ماشہ، شیرہ خارخسک چھ ماشہ، شربت بنفشہ دو تولہ، عرق کاسنی، عرق عنب الثعلب ہر ایک پانچ تولہ پلائیں اور اگر سوزش بہت زیادہ ہو تو شیرہ مغز تخم تربوز چھ ماشہ لعاب بہدانہ تین ماشہ عرق عنب الثعلب دس تولہ میں نکال کر شربت بزوری بارد دو تولہ و خاکشی چار ماشہ داخل کرکے پلائیں۔

اگر صلابت کے ساتھ جگر اور معدہ میں ضعف ہو تو حمول مسہلوں کے بعد شیر خشت دیں اور اس میں بتدریج اضافہ کریں اور چند روز بعد شیر میں ترنجبین و گلقند ہر ایک چار تولہ حل کرکے صبح کو پلائیں اور اس سے

پہلے آخر شب میں تربد، اسنا، املیلہ، غاریقون وغیرہ کی گولی عرق گلو کے ساتھ کھلا دیں —— اگر صلابت رحم کی وجہ سے پیڑو میں گسوہ سی محسوس ہو تو مسہل دواؤں سے طبیعت کی تلئین کرکے مرہم داخلیون اور روغن گل حمول کریں —— اگر صلابت مزمن ہو اور ضعف کا غلبہ ہو تو شیر شتر و مفرح معتدل حکیم علی عرق گاؤزبان کے ساتھ دیں اور فرزجہ معمول استعمال کریں اور اکلیل، سنبل الطیب، سعد کوفی، برگ مورد، بزرکتاں ہر ایک چار ماشہ، زعفران ایک ماشہ، روغن گل و آب عنب الثعلب کے ساتھ مقام صلابت پر ضماد کریں۔

اگر رحم میں صلابت بچہ پیدا ہونے کے بعد عارض ہو اور اس کے ساتھ سرفہ، بخار و اسہال ہو تو تخم خطمی، عنب الثعلب، گل بنفشہ ہر ایک چار ماشہ، عناب پانچ دانہ، سپستاں بیس دانہ، مویز منقی دس دانہ وغیرہ حسب دستور دواؤں کے تغیر و تبدل کے ساتھ دیں، اور یہ مرہم لباسہ استعمال کریں —— لباسہ، قرنفل، سعد کوفی، ہر ایک ایک ماشہ، اکرمازج، سنبل الطیب، مغز خستہ شفتالو، مغز خستہ زردالو، دارچینی، انیسون، مغز پنبہ دانہ، مغز فندق، مغز بادام، مغز پستہ، مغز فلغوزہ، مغز نارجیل کہنہ، زرد چوب، کندر، عاقرقرحہ، نبات، مقل ازرق، مومیائی ہر ایک دو ماشہ، مصطگی، آب گندنا تازہ، گل سرخ ہر ایک چار ماشہ، اسلام مغز دو ماشہ، روغن چنبیلی چار ماشہ، زردی بیضہ مرغ ایک عدد یا زردی کے بجائے چربی مرغ شامل کریں اور بدستور مرہم بنا کر حمول کریں، یہ مرہم نہایت مقوی رحم بھی ہے۔

تخم خشخاش، کنجد مقشر ہر ایک دو تولہ دونوں کو کوٹ کر شیر گاؤ میں پکا کر حلوا کرکے زعفران، کتیرا ہر ایک ایک ماشہ، صمغ عربی، گل خطمی ہر ایک دو ماشہ کوٹ چھان کر زردی بیضہ مرغ دو عدد و روغن گل یا روغن ... ملا کر اس میں باریک کپڑا آلودہ کرکے حمول کرنا صلابت رحم کے لئے معمول ہے۔ اسی طرح موم، پیہ بط، پیہ مرغ، مقل ازرق ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، گل خطمی، تخم کتاں ہر ایک پانچ تولہ سب کو عسل مغز خیار چنبر کے ساتھ حمول کرنا بھی ہر قسم کے ورم صلب کے لئے معمول ہے اور حب ذیل فرزجہ اس سے بھی زیادہ قوی ہے —— مقل بہروزہ ہر ایک تین تولہ، زعفران، جاوشیر، اشق ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، جند بیدستر، میعہ سائلہ،

روغن سوسن، پیہ بط، روغن بابونہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، موم کو شربت شہد میں حل کریں اور چربی و روغن کو پگھلا کر دوائیں کوٹ چھان کر سب کو مخلوط کرکے استعمال کریں ——— مرزنجوش، اکلیل الملک، حلبہ، برگ کرنب، برگ خطمی بدستور ضماد کرنا صلابت کے لیے حکیم اشرف کے معمولات سے ہے ——— مرزنجوش، گل بابونہ، پودینہ، تخم شبت، برگ سداب، تخم کرفس، بادیان، زیرہ سیاہ، نانخواہ ہر ایک ایک تولہ، سب کو باریک کرکے روغن زیتون کہنہ یا روغن بید انجیر و موم روغن ملا کر ضماد کرنا صلابت و ریاح رحم کے لیے سود مند ہے ——— مرزنجوش، برگ مرو، پرسیاوشان، عنب الثعلب، اصل شکاعی، شیح، تخم خطمی، تخم خربزہ، قیصوم، تخم کشوث، تخم بلبوس، تخم کرفس، تخم خبازی، گل خطمی، عدس مقشر، قنطوریون صغیر، گل سرخ، برگ شبت، گل خیری سب کو پانی میں پکا کر اس کے مطبوخ سے نطول و آبزن کرنا درد و صلابت رحم کے لیے معمول و مفید ہے۔

ورم صلب میں غلیظ اور سوداوی اخلاط سے بدن کا تنقیہ کریں اور مرہم داخلیون یا باسلیقون معمول کریں اور اگر اسے قوی کرنے کی ضرورت ہو تو اس میں جندبیدستر، صبر، پنیر مایہ خرگوش، ایرسا، اقحوان، زعفران و حلبہ الانباط شامل کریں، اس باب کے مجرب مرہموں میں سے ایک مرہم یہ ہے کہ برگ کبر پانی میں بھگو دیں اور وہ نرم ہو جائے تو اسے ماء العسل کے ساتھ مرہم کی طرح گھوٹ کر استعمال کریں۔

دیگر

بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ چند روز اصل السوس، بادیان، کاسنی، گاؤزبان، بیخ بادیان کا جوشاندہ، شربت افتیمون و شربت بزوری معتدل حل کرکے پلائیں بعد ازاں ذیل کے مطبوخ افتیمون سے سودا کا تنقیہ کریں ——— بنفشہ، نیلوفر، کاسنی، اسارون، ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ، اسطوخودوس، بسفائج، اصل السوس، تخم کشوث، شاہترہ، مویز منقیٰ، افتیمون، سب کو پانی میں بھگو کر افتیمون کے سوا باقی دواؤں کو جوش دیں اور افتیمون کی پوٹلی آخری جوش میں ڈال کر اتار لیں، ازاں بعد مل چھان کر مغز خیارشنبر و ترنجبین حل کرکے دوبارہ صاف کرکے روغن بادام شیریں ڈال کر پلائیں اور بطور تمہید ضماد استعمال کریں ——— مرہم داخلیون و مرہم رسل کا فرزجہ استعمال کرنا اس باب کی بہترین دوا ہے۔

دبیلہ رحم (رحم کا پھوڑا)

رحم کا ورم اگر پک جائے تو وہ دبیلہ ہو جاتا ہے۔ ورم کا دبیلہ یعنی پھوڑا بن جانے کی علامت یہ ہے کہ ورم کے تمام عوارض مثلاً درد، ضربان اور بخار وغیرہ میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ لرزہ کے ساتھ مختلف الادوار بخار آتا ہے اور دست آنے یا پیشاب خارج ہونے کے بعد کسی قدر راحت محسوس ہوتی ہے ——— دبیلے کے بخوبی پک جانے کی نشانی یہ ہے کہ ضربان اور بخار ساکن ہو جاتا ہے اور لرزہ زیادہ ہو جاتا ہے ——— ورم اور دبیلہ اگر فم رحم میں ہو تو اس کا معائنہ کیا جا سکتا ہے مگر قعر رحم کے ورم و دبیلہ کا نظر آنا ممکن نہیں ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ابتدا میں نضج کی اعانت کیلئے لعاب حلبہ و تخم کتاں نیم گرم رحم میں حقنہ کریں، بابونہ، اکلیل، حلبہ، تخم کتاں، خطمی، بنفشہ، آرد گندم اور انجیر شیر گاؤ میں پکا کر پیڑو پر ضماد کریں اور آب گرم میں بٹھائیں اور پک جانے کے بعد اگر دبیلہ خود بخود نہ پھٹے تو اس کے فم رحم میں ہونے کی صورت میں نشتر سے شگاف دے کر خارج کریں اور اگر قعر رحم میں ہو تو ضماد مذکور میں تخم مرو، بیخ خطمی اور قدرے سرگین کبوتر زیادہ کریں اور چند روز تخم خربزہ، تخم خیارین، تخم کاسنی و خار خسک کا مطبوخ پلائیں اگر اس سے کامیابی نہ ہو اور پھوڑے کے پھٹنے میں دیر ہونے کی وجہ سے تاکل کا خوف ہو تو انجیر و خردل کے جوشاندہ کا رحم میں حقنہ کریں اور اس کا ثفل پیڑو پر ضماد کریں یا انجیر و سرگین کبوتر ضماد کریں کیونکہ اس سے پھوڑا بہت جلد پھٹ جاتا ہے ——— اکلیل، بابونہ، ریوند خطائی ہر ایک پانچ ماشہ، عنب الثعلب، خار خسک، تخم خربزہ، قرطم ہر ایک سات ماشہ سب کو جوش دے کر شکر سرخ تین تولہ داخل کر کے پلائیں اور انجیر زرد دس دانہ، مغز تخم سپید انجیر ڈیڑھ تولہ کوٹ کر ایک پیالہ پانی میں جوش دیں اور نصف رہ جائے تو مل کر خردل کوفتہ ڈیڑھ تولہ اور روغن گل و روغن بابونہ ہر ایک تولہ ملا کر خوب کھرل کر کے موٹے کپڑے پر لگا کر پیڑو پر چسپاں کر دیں اور شب و روز میں تین مرتبہ یہی عمل کریں اس سے بسا اوقات صرف ایک روز میں پھوڑا پھٹ جاتا ہے۔

پھوڑے کے پھٹ جانے کے بعد ماء العسل سے حقنہ کریں اور شیرہ تخم خیارین نو ماشہ، عرق کاسنی، عرق عنب الثعلب و

وق گاؤزباں میں نکال کر شربت انار شیریں دو تولہ داخل کرکے پلائیں اور دوسرے خفیف قسم کے مدرات مثلاً بزور مذکورہ کا مطبوخ اور قند سفید کے ساتھ شیر گاؤ پلائیں اور جب تک رحم پیپ سے پاک نہ ہو جائے اس تدبیر پر کاربند رہیں بعد ازاں اندمال کرنے والے مرہم استعمال کریں اور قروح رحم کے مطابق علاج کریں ۔

سرطان رحم

گاہے رحم کا ورم حار یا ورم صلب تحلیل نہیں ہوتا اور سرطان پر منتج ہوتا ہے ——— سرطان اکثر فم رحم کے قریب ہوتا ہے اور گاہے اس میں تقرح ہوتا ہے اور گاہے نہیں ہوتا ——— اس کی علامت یہ ہے کہ اگر یہ ایسی جگہ واقع ہو کہ اس کا معائنہ کیا جا سکے تو یہ ایک ناہموار شکل کا سخت ورم ہوتا ہے جس میں سے دوالی کے مانند رگیں ابھری ہوتی ہیں ، چھونے سے درد ہوتا ہے اور اس کی رنگت سرخی مائل یا گاہے رصاصی اور سبزی یا سیاہی مائل ہوتی ہے ——— اور اگر یہ ایسی جگہ ہو کہ معائنہ نہ کیا جا سکے تو اس کی علامت یہ ہے کہ گرانی محسوس ہوتی ہے ، پیڑو اور کنج ران میں تکلیف اور خلش معلوم ہوتی ہے اور اس کا درد سینہ و پشت تک پہنچ جاتا ہے ، اس کے ساتھ اکثر درد چشم ، شقیقہ اور ہاتھ پاؤں کے سرد رہنے کی شکایت ہوتی ہے ، گاہے اس کے ساتھ پسینہ بہت زیادہ آتا ہے ، گاہے بخار بھی آتا ہے جو آہستہ آہستہ شروع ہو ، درد کی زیادتی کے ساتھ تیز ہو جاتا ہے عسر بول اور تقطیر بول اور احتباس براز کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے بالخصوص میں خصوصیت کے ساتھ کمزوری و لاغری محسوس ہوتی ہے ، پشت پا پر ورم پیدا ہو جاتا ہے اور اکثر استسقاء پر منتج ہوتا ہے ——— اگر سرطان متقرح ہو تو کنج ران میں شکم کے نیچے پیڑو میں اور پشت میں نہایت سخت درد ہوتا ہے ، ناہموار قوام کی پیپ ہوتی ہے اور رحم سے بدبودار مائی رطوبت جاری رہتی ہے جس کا رنگ سیاہ اور سرخی و سبزی مائل ہوتا ہے ، اور گاہے نافل کی صورت میں خالص خون آتا ہے جس سے شبہ ہوتا ہے کہ یہ خون حیض ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا ۔

اگرچہ یہ مرض لا علاج ہے لیکن اس کو زیادتی سے روکنے اور اس کی خرابی سے کسی دوسری آفت میں مبتلا ہونے سے بچانے

کے لئے اس کی اصلاح اور درد کو تسکین دینے کی کوشش کریں مثلاً حرارت و ضربان کی شدت کے وقت اسپغول کے مانند بارد لعاب اور مسکن مرہم استعمال کریں اور حرارت و درد میں سکون کے وقت ملینہ محلل اشیاء مثلاً مرہم داخلیون، بسقل، روغن بابونہ وغیرہ بطلاء استعمال کریں اور حلبہ، بابونہ، بزرکتاں و برگ کرنب کے مطبوخ کے مانند منضج و محلل نطول استعمال کریں، سودا کی تنقیہ کے لئے گاہے گاہے مسہل دیں مزاج کی ترطیب کی کوشش کریں اور ماء الجبن پلائیں ::

اگر یہ سرطان متقرح ہو تو برگ خطمی، کرنب، بنفشہ و تخم کتاں کے مطبوخ میں بٹھائیں اور درد کی تسکین کے لئے شیاف ابیض افیونی اور بچہرزن کا حقنہ کریں اور افیون کی اصلاح کے لئے اس میں قدرے زعفران بھی داخل کریں، عناب و سپستان کا مطبوخ فلوس خیار شنبر، روغن بادام کے ساتھ پلائیں اور حاد قسم کی دواؤں کا اجتناب کریں ـــ مرہم سفیداب کا حقنہ کرنا بھی مفید ہے اسی طرح سرب کے ایک ٹکڑے کو روغن گل یا لعاب اسپغول کے ساتھ دوسرے ٹکڑے پر گھس کر حقنہ کرنا بھی سود مند ہے ـــ باقی تدابیر متعلق سرطان کی بحث سے اخذ کریں جو ورموں کے باب میں داخل ہے ـــ اگر سرطان متقرح سے خون جاری ہو تو مرہم صبر وار علیم طلی استعمال کریں اور ہر حال میں سودا پیدا کرنے والی اشیاء اور گرم مصالحوں سے پرہیز کریں ::

قرحہ و آکلۂ رحم

رحم کے زخم و قرحہ و آکلہ کے اسباب یا خارجی ہوتے ہیں مثلاً مقام رحم پر چوٹ لگنا اور رگ اور جھلی کا پھٹ جانا یا تیز قسم کی دوا استعمال کرنا یا اس کے اسباب داخلی ہوتے ہیں جیسے عسر ولادت، قابلہ کی بے احتیاطی یا رحم کی طرف حاد و اکال صفراوی خلط کا سیلان یا ورم یا بعض کا پھٹ جانا ـــ شیخ کے قول کے مطابق یہ قرحہ گاہے پیپ والا ہوتا ہے اور گاہے تعفن کے ساتھ ہوتا ہے گاہے صاف ہوتا ہے گاہے دوسری جگہ ہوتا ہے گاہے خبیث و رحمی ہوتا ہے گاہے تاکل کے ساتھ ہوتا ہے گاہے بغیر تاکل گاہے ورم کے ساتھ ہوتا ہے گاہے بلا ورم کے ::

اس قرحہ اور اس کے اقسام کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ ہر وقت

درد ہے جو رحم میں قرحہ ہونے کی صورت میں زیادہ ہوتا ہے خون پیپ اور رنگ برنگ کی رطوبت جاری ہو، مرخی دواؤں سے نقصان پہنچے اور قابض دواؤں سے فائدہ ہو، رنگ زرد ہو گیا ہے تشنگی بہت زیادہ ہو اور بخار آئے تو یہ قرحہ کی علامت ہے ___ اگر خون خالص سرخ رنگ کا خارج ہو تو یہ رگ یا جھلی پھٹ جانے سے قرحہ ہونے کی دلیل ہے ___ اگر پیپ قلیل مقدار میں خارج ہو اور گاہے وہ گاڑھی سفید اور چکنی ہو تو یہ قرحہ کے چرک سے صاف ہونے کی نشانی ہے اور اگر گوشت کے دھوون کی طرح بدبودار صدیدی رطوبتیں خارج ہوں اور درد کم ہو تو یہ قرحہ میں چرک ہونے کی علامت ہے ___ اگر شراب کے تلچھٹ کے مانند مادہ کثیر مقدار میں خارج ہو تو پھوڑے کے پھٹنے کی علامت ہے ___ اگر رطوبت اور بدبودار سیاہ خون شدید درد کے ساتھ خارج ہو، ہذیان سخت ہو، ضعف اور بے چینی اور غشی ہو تو قرحہ متعفن ہوگا ___ اور اگر اس کے ساتھ بخار لازم ہو، لرزہ آئے اور ورم رحم کی دوسری علامتیں موجود ہوں تو قرحہ ورم کے ساتھ ہوگا۔

آکلہ رحم اور سرطان رحم کے درمیان فرق یہ ہے کہ آکلہ کے ساتھ صلابت نہیں ہوتی اور بعض اوقات درد میں سکون ہو جاتا ہے، اور بالخصوص رطوبت خارج ہو جانے کے بعد راحت محسوس ہوتی ہے اور صحیح علاج ہو تو اس کی مدت دراز نہیں ہوتی اس کے برخلاف سرطان میں درد و ہذیان دائمی ہوتا ہے اور اس کی بقا کی مدت طویل ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر صرف خون آرہا ہو اور غیر مناسب معلوم ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں، نضج کے بعد صفرا کے مسہل سے تنقیہ کریں آب تخم خرفہ میں شیاف مامیثا اور کندر، انزروت، دم الاخوین، جوز سرو، پوست انار شب یمانی، مرمکی، گل سرخ، سب کو باریک کرکے آب بارتنگ میں ملا کر اس میں کپڑا آلودہ کرکے رکھیں اور اگر قرحہ قعر رحم میں ہو تو انہی دواؤں سے حقنہ کریں اور اگر ان میں گل ارمنی، اقاقیا، مازو اور رامک کا اضافہ کریں تو زیادہ بہتر ہے اور قرص کہربا وغیرہ کھلائیں۔

اگر اس قرحہ سے پیپ آرہی ہو تو پہلے روغن گل، روغن بنفشہ ماء العسل یا ماء الشعیر سے حقنہ کریں، بعدہ روغن گل کے ساتھ مرہم باسلیقون استعمال کریں ___ اگر مادہ حاد و اکال ہو تو آش جو کا حقنہ مناسب ہے۔

علاوہ بریں بارد و قابض دوائیں مثلاً حب الآس، گلنار، گرمازج باریک پیس کے
روغن گل کے ساتھ بطور فرزجہ یا حقنہ استعمال کریں ——— رحم کا آکلہ دو تین
روز کے اندر ہی ہلاک کر دیتا ہے مگر ایسا نہ ہو اور علاج کا موقع ملے تو ان
تدابیر سے کام لیں جو عام طور پر آکلہ کے لئے معمول ہیں۔

اگر رحم کے ساتھ شدید درد ہو تو خطمی اور بقلہ یمانی، بابونہ
میں جوش دے کر روغن گل ملا کر ضماد کریں اور رحم میں شیر زنان یا آب نیم گرم اور
روغن گل کا حقنہ کریں۔

ذیل میں اساتذہ کی بعض ایسی ترکیبیں درج کی جاتی ہیں جو رحم کے زخم و
قروح میں مستعمل ہیں ——— اگر زخم تازہ ہو تو آب خرفہ میں
بھگائیں، اسی سے استنجا کرائیں اور آب بارتنگ کے ساتھ قرص کہربا کھلائیں
——— لعاب اسپغول، تخم خطمی، گل سرخ ہر ایک سات ماشہ، روغن گل
ایک تولہ، اقاقیا، گلنار، ساق گوزن سوختہ، کاغذ سوختہ، پوست بیضہ مرغ
سوختہ، فوفل کہنہ سوختہ، دم الاخوین ہر ایک ساڑھے تین ماشہ سب کو آب [illegible]
اور ماء الحصرم میں ملا کر نیم گرم عمل دینا بھی مفید ہے۔

اگر قرحہ میں درد ہو تو گل خطمی تین ماشہ، مویز منقی
دس دانہ عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر صاف کر کے شیرہ تخم کاکنج
چار ماشہ اور شربت تخم خشخاش دو تولہ داخل کر کے چار چار ماشہ تخم ریحاں
اور بارتنگ چھڑک کر دیں ——— قرحہ پیپ کی آمد کے لئے شیرہ سرہالی، شیرہ
بیج بند، شیرہ خشخاش، شیرہ تالمکھانہ ہر ایک چار ماشہ اور خمیرہ صندل ایک
تولہ چٹائیں، دوسرے روز بیج بند کے بجائے شیرہ کاکنج چار ماشہ شامل کریں
تیسرے روز شیرہ خارخسک، شیرہ تخم خرپزہ ہر ایک چھ ماشہ، شیرہ کاکنج، تخم
خشخاش ہر ایک چار ماشہ، عرق شاہترہ دس تولہ، گلاب چار تولہ اور
خمیرہ صندل ایک تولہ دیں، چوتھے روز سرہالی، بیج بند، طباشیر، دم الاخوین
بیخ انجبار، مازو، ہیرہ بوزن مساوی کوٹ چھان کر اس میں سے چھ ماشہ
لے کر اسے شیرہ تخم خرپزہ، شیرہ خارخسک، شیرہ بیخ انجبار ہر ایک چھ ماشہ
اور خمیرہ صندل ایک تولہ کے ساتھ کھلائیں ——— پیپ آنے کے لئے شیرہ
خارخسک، شیرہ تخم خرپزہ ہر ایک چھ ماشہ، شیرہ تالمکھانہ چار ماشہ، گلاب
چار تولہ اور قند سفید ڈیڑھ تولہ اور تودری سفید چار ماشہ کے ساتھ اطریفل
صغیر استعمال کرنا بھی مفید ہے، بعد ازاں خمیرہ صندل ایک تولہ اور سفوف

ہندی جالینوس و مرہم معمول استعمال کریں اس کے بعد لعاب گل خطمی تین ماشہ، شیرہ عنب الثعلب
چار ماشہ، شیرہ خیارین چھ ماشہ، شربت بزوری دو تولہ، بالنگو پانچ ماشہ
چھڑک کر پلائیں اور یہ ضماد لگائیں ——— عنب الثعلب، گل خطمی،
آرد جو، اسپغول، تخم ریحاں، رسوت ہر ایک چار ماشہ، سب کو
کوٹ چھان کر آب عنب الثعلب، روغن گل اور سرکہ کے ساتھ ضماد کریں اور سفوف
ہندی اور مرہم بدستور استعمال کرتے رہیں۔

آرد جو، گل خطمی، آرد باقلا، تخم کتان، اکلیل، خبازی، حلبہ
گل بنفشہ، مردا سنگ ہر ایک چار ماشہ، کافور ایک ماشہ، دم الاخوین،
سفیدہ کاشغری ہر ایک چار ماشہ، سفیدی و زردی بیضہ مرغ دو عدد، روغن
گل دو تولہ، بدستور مرتب کر کے معمول کرنا اس قرحہ کی صفائی و اندمال کے
لیے بہت مفید ہے جو ورم حار اور صلابت کے ساتھ ہو اور مریض کا مزاج
بھی حار ہو اور اگر قرحہ ورم بارد اور صلابت کے ساتھ ہو تو اس میں سے
آرد جو، باقلا، خبازی، گل بنفشہ، کافور اور دم الاخوین خارج کر کے ان
کے بجائے مرزنجوش، عنب الثعلب، تخم مرو، اسپغول، بابونہ، گلشخ
ہر ایک چار ماشہ، زعفران، جندبیدستر ہر ایک ایک ماشہ شامل کریں،
قرحہ کو پیپ اور مواد سے پاک کرنے اس کی حرارت و سوزش اور درد کم
دور کرنے اور زخم کو بھرنے کے لئے حکیم علوی خاں کے والد کا یہ مرہم مجرب
ہے اور بواسیر میں بھی نفع بخشتا ہے ——— مغز تخم کدو بریاں، مغز تخم ترئی
[illegible]
ہوا)، توتیا کرمانی مغسول، برگ حنا، پوست کدو سوختہ ہر ایک ایک ماشہ
سفیدی قلعی دو ماشہ سب کو نہایت باریک کر کے موم سفید دو ماشہ، روغن گل
ایک تولہ میں پگھلا کر مرہم بنائیں اور بدستور استعمال کریں۔

صبر زرد سات ماشہ، سنگ بصری مغسول، مردا سنگ شستہ، گلنار
گلم ہر ایک دو ماشہ، کندر نصف ماشہ، پوست کدو تلخ سوختہ ایک ماشہ
سب کو سرمہ کی طرح باریک کر کے آب گشنیز سبز کے ساتھ جیلاز کچھ زیادہ
لے فتیلے بنائیں اور روزانہ دو فتیلے زخم میں رکھیں، اگر پہلے شہد کا شافہ استعمال
کریں تاکہ پیپ صاف ہو جائے اس کے بعد آب مازو کا شافہ رکھیں تو قرحہ
جلد خشک ہو جاتا ہے ——— زرد چوب [illegible] روغن ملا کر [illegible] کا شیاف
اس میں آلودہ کر کے رکھنا قرحہ اور ورم [illegible] نہایت مفید ہے۔

اگر قرحہ گرم و تیز دوائیں استعمال کرنے سے ہو تو چربی بط، چربی مرغ ہر ایک پانچ دو تولہ، گلنار، اقاقیا، سفیدۂ قلعی، مرداسنگ مغسول، نشاستہ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، چربی کو پگھلائیں اور دوائیں باریک کر کے ملا کر حمول کریں اور اگر اس میں لعاب اسپغول، روغن بنفشہ یا روغن گل بھی شامل کیا تو نہایت مفید ہوتا ہے۔

بثور رحم

رحم میں پھنسیاں نکلنے کا سبب یا ردی قسم کے دموی اخلاط ہوتے ہیں یا مراری مواد جو خون کے ساتھ رحم کی طرف دفع ہوتے ہیں پھنسیاں اکثر فم رحم میں پیدا ہوتی ہیں جن میں درد سوزش اور کبھی خارش بھی ہوتی ہے۔

اس کے علاج میں مبردات مثلاً شیرہ خرفہ و شربت نارنج پلائیں یا آش جو پلائیں اور اس کے بعد آب سرد کے ساتھ سکنجبین دیں اور غذا میں سماق داخل کریں ——— اور مادہ کو نضج دینے کے بعد صفراء کا مسہل دیں اور مرہم سفیدہ طلا کریں یا گل سرخ، گل قیمولیا ہر ایک چودہ ماشہ، اقلیمیائے نقرہ، مرداسنگ شادنج مغسول سفیدہ قلعی ہر ایک سات ماشہ، سب کو باریک کر کے دو تولہ موم اور چھ تولہ روغن گل میں مرہم بنا کر استعمال کریں، کبھی اس میں کافور بھی شامل کرتے ہیں اور اگر بثور ظاہر نہ ہوں تو انہیں دواؤں کو آب بارتنگ، روغن گل اور شیر زن کے ساتھ حقنہ میں استعمال کریں ——— گل سرخ چودہ ماشہ، سنبل الطیب، اصل السوس ہر ایک سات ماشہ، مرمکی پانچ ماشہ گل ارمنی ساڑھے دس ماشہ سب کو باریک کر کے مطبوخ میں گوندھ کر فتیلے بنا کر حمول کرنا بھی مفید ہے۔

ناسور رحم

رحم کا قرحہ خراب قسم کا ہو اور عرصہ دراز تک رہ جائے تو اس کو ناسور رحم کہتے ہیں، شیخ کے قول کے مطابق کبھی یہ ناسور رحم سے تجاوز کر کے قریبی اعضاء میں ظاہر ہوتا ہے حتیٰ کہ عظم عانہ کو فاسد اور بوسیدہ کر دیتا ہے اور گردن رحم کو متعفن بنا دیتا ہے اور کبھی پیڑو کی جلد تک پہنچ جاتا ہے اور اس میں باریک سا سوراخ بن جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ قرحہ رحم کی بحث میں جو منقی و مجفف دوائیں مذکور ہیں ان میں سے قوی قسم کی دوائیں استعمال کریں اگر بدن میں مواد کا امتلاء معلوم ہو تو مسہل دیں ——— شیخ کا قول ہے کہ نشتی کا استعمال اس جگہ

مناسب نہیں ہوتا، کیونکہ اس عضو کے عصبی ہونے کے باعث شگاف دینے اور نشتر لگانے سے اکثر کزاز، اختناق، اعتقال، غشی اور انقطاع آواز کی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں، علاوہ بریں شگاف دینا اسی وقت ممکن ہے جب کہ قرحہ نظر آ رہا ہو اور مردہ گوشت بآسانی کاٹا جا سکتا ہو، چنانچہ نشتر کے بجائے تنقیہ کرنے والے اکال مرہم شلا مرہم زنگار استعمال کریں، بعد ازاں گوشت اگانے والے مرہم جیسے مرہم سفیداب یا مرہم رسل استعمال کریں جو ان دونوں مقصدوں کا جامع ہے۔

شقاق رحم (رحم کا پھٹ جانا)

یہ مرض اکثر یبوست سے عارض ہوتا ہے جس کے باعث رحم کے اجزا میں تکاثف وتمدد لاحق ہو جاتا ہے اگاہے یہ مرض دردزہ کی شدت اور عسر ولادت کے سبب سے یا کثرت جماع یا ازالہ بکارت یا ورم کے باعث پیدا ہو جاتا ہے، گاہے شقاق نہایت سخت ہوتا ہے اور گاہے موضع شقاق کے اندمال کے بعد مسوں کی طرح رہ جاتا ہے —— ولادت کے وقت جو شقاق ہو وہ ابتدا میں دردزہ کی زیادتی اور اس کے بقیہ آثار کے مقابلہ میں محسوس نہیں ہوتا اسی طرح شقاق سے مترشح ہونے والا خون بھی خون نفاس سے متمیز نہیں ہوتا البتہ دردزہ کے ساکن ہونے کے بعد شقاق کی تکلیف محسوس ہونے لگتی ہے اور ولادت کے چھ سات روز کے بعد اس کا درد اور شقاق سے آنے والا خون بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے۔

اس کا **علاج** یہ ہے کہ چربی مرغ، چربی بط، مغز ساق گاؤ، روغن بنفشہ و موم سے مرہم مرتب کر کے استعمال کریں، مرہم سفیداب کافوری بھی مفید ہے اور وہ تمام چیزیں سود مند ہیں جو شقاق مقعد کے علاج میں بیان کی گئی ہیں، مذکورہ بالا چربیوں اور روغنوں میں سے کسی کے ساتھ مرہم باسلیقون ملا کر سول وطلا کرنا بھی مفید ہے، اگر شقاق ازالہ بکارت کی وجہ سے ہوا اور ہنوز تازہ ہو تو مازو، شاہبلوط، گلنار و گل سرخ کے مانند قابض دواؤں کے جوشاندہ میں بٹھائیں اور اس سے استنجا کرائیں۔

گاہے عسر ولادت یا ازالہ بکارت کے سبب سے اس قسم کا **شگاف** واقع ہو جاتا ہے کہ مقعد اور پیشاب گاہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں رہتا، اس صورت میں مغز ساق گاؤ، چربی گردہ بز، موم سفید ہر ایک بوزن مساوی سب کو

پگھلا کر صاف کرکے قدرے سنگ جراحت، مرداسنگ سودہ ملا کر پٹی پر لگا کر باندھیں اور ایک ماہ تک اس کی مداومت کریں یا موم زرد تین تولہ چربی گردہ بز دو تولہ، روغن گل نو تولہ، دم الاخوین، سفیدہ کاشغری ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، مرداسنگ، بھوج پتر سوختہ ہر ایک نو ماشہ، سفیدی بیضہ مرغ دو عدد بدستور مرہم بنا کر استعمال کریں۔

رحم میں پانی جمع ہو جانا

کبھی رحم میں پانی جمع ہو کر رک جاتا ہے، جس کے اسباب استسقاء کے مانند ہوتے ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے پہلے احتباس حیض کی شکایت ہوتی ہے، شکم میں بہت زیادہ قراقر ہوتا ہے۔ شکم کے زیریں حصہ میں نرم قسم کا ورم عارض ہو جاتا ہے، کبھی مریضہ کی حالت استسقاء کے مریض جیسی ہو جاتی ہے، مائی رطوبت بکثرت جاری رہتی ہے، کبھی گمان ہوتا ہے کہ حمل ہے اور کبھی یکبارگی بہت بڑی مقدار میں رطوبت خارج ہوتی ہے اور شکم اور پیڑو میں درد ہوتا ہے۔

اس کے علاج میں بدن اور رحم کے تنقیہ کی کوشش کریں، مدرات حیض دیں، محلل ضماد لگائیں اور جو تدابیر استسقاء کے علاج میں بیان کی گئی ہیں اور سیلان رحم کی بحث میں آئیں گی ان سے کام لیں، بھوکا رہنا، ورزش اور قے کرنا اس مرض میں بہت مفید ہے، حسب ذیل دوا نہایت منقی رحم ہے اگر اسے خشک حمول کریں تو رطوبتوں کو خارج کرتی ہے اگر روغن کنجد کے ساتھ رکھیں تو مانع حمل ہوتی ہے، اگر شراب میں تر کرکے حمول کریں تو مخرج جنین ہے اور شہد میں ملا کر استعمال کریں تو استقرار حمل میں اعانت کرتی ہے —— نرکچور، بابونہ، بادیان، بارتنگ، تخم شبت، نمک سنگ، نمک تلخ، نمک طعام، جواکھار سب کو کوٹ چھان کر شیشی میں محفوظ رکھیں اور حسب ضرورت استعمال کریں —— بارتنگ، کف دریا ہر ایک ایک حصہ، بروزہ خشک، نمک لاہوری ہر ایک دو حصہ سب کو کوٹ چھان کر تین پوٹلیاں بنائیں اور ان میں سے ایک فم رحم کے نیچے اور دو دونوں طرف رکھیں تین روز تک یہی عمل کرنا رحم کا تنقیہ کرنے اور درد وغیرہ دور کرنے کے لئے مجرب ہے —— حمول خطمی، بابونہ، اکلیل، بزرکتان، حلبہ، گل سرخ، تخم ترب، مرمکی، کندر ہر ایک چار ماشہ، سنبل، اشق ہر ایک [illegible] ماشہ

پیہ مرغ، روغن ہر ایک چار تولہ، زردی بیضۂ مرغ دو عدد، زعفران تین ماشہ۔ دواؤں کو کوٹ چھان کر چربی، روغن و زردی ملا کر اس میں کپڑا آلودہ کر کے حمول کرنا تنقیۂ رحم کے لئے مفید ہے اور اس کے بعد حقن شیاف استعمال کریں۔

نفخۂ رحم (رحم میں ریاح کا اجتماع)

رحم میں ریاح جمع ہونے اور نفخ عارض ہونے کا سبب اول یا ضربہ و سقطہ ہوتا ہے یا عسر ولادت یا انقلاب رحم یا اسقاط جس کی تکلیف سے رحم کا مزاج ضعیف ہو جاتا ہے یا سوء مزاج بارد غیر مفرط جس سے حرارت کمزور ہو جاتی ہے یا انجماد خون۔ یا برودت کا غلبہ جس سے فم رحم بند ہو جاتا ہے اور ریاح کا مادہ یا رحم کی فضا میں جمع ہو جاتا ہے یا اس کے لیف کے درمیان یا اس کے گوشوں میں۔

اس مرض کی علامتیں یہ ہیں کہ پیڑو میں نفخ کے ساتھ درد و تمدد پیدا ہو جاتا ہے، شکم میں صلابت آ جاتی ہے درد کھنچ کر ران تک پھیل کر نیچے زانو تک اتر آتا ہے اور اوپر فم معدہ و حجاب تک پہنچ جاتا ہے، زیر ناف پر ہاتھ مارنے سے ڈھول کی طرح آواز آتی ہے اور اس کی حالت بڑی حد تک استسقاء طبلی کے مشابہ ہوتی ہے، کبھی درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ مروڑ، ضربان اور خلش ہوتی ہے یہ درد خوب گرم تکمید سے ساکن ہو جاتا ہے اور سردی لگنے سے پھر عود کر آتا ہے، کبھی یہ درد زندگی بھر رہ جاتا ہے اور علاج پذیر نہیں ہوتا۔

اس کے علاج میں بدن کا تنقیہ بلغم کے مسہل اور حب ایارج سے کریں جوارش کمونی کھلائیں اور گرم قسم کی محلل ریاح دوائیں مثلاً بابونہ، اکلیل، شبت، مرزنجوش، مصطگی، پودینہ، اسداب، تخم کرفس، بادیان، برنجاسف، زیرہ و نانخواہ بطور حقنہ و فرزجہ اور بطریق ضماد و تکمید و آبزن استعمال کریں علاوہ بریں ان تدابیر سے کام لیں جو ریح گردہ و مثانہ اور استسقاء طبلی کے علاج میں بیان کی گئی ہیں۔

درد رحم کے ساتھ زیر ناف کا حصہ بلند ہو اور یہ بلندی کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو جاتے تو سرگین فاختہ روغن گل میں کھرل کر کے حمول کریں بلندی کی جگہ برگ شبت پکا کر باندھیں اور بادیان، کرویا ہر ایک چار ماشہ

جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں اور اگر قبض ہو تو بعد کو اس میں .... اگر تقویت رحم غذا تناول کرنے کے بعد چھ ماشہ نانخواہ کی زیادہ کریں ——— اگر تقویت رحم غذا تناول کرنے کے بعد چھ ماشہ جوارش کمونی چھ ماشہ کھلا کر اس کے اوپر شیرہ بادیان بہت زیادہ ہو جائے تو جوارش کمونی چھ ماشہ کھلا کر اس کے اوپر شیرہ بادیان چھ ماشہ، عرق کو دس تولہ میں نکال کر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں اور روغن بابونہ نیم گرم مالش کریں، بعد ازاں بادیان، نود الصبغ، عنب الثعلب ہر ایک چار ماشہ، بیخ بادیان، خار خسک، تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ سب کو جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں، اس کے بعد طریفل مربا ایک عدد کھلا کر عرق بادیان و عرق گاؤزبان ہر ایک پانچ تولہ میں قند سفید ایک تولہ و بالنگو پانچ ماشہ داخل کرکے پلائیں، پھر ایک ماشہ مصطگی سودہ ایک تولہ گلقند کے ساتھ کھلا کر شیرہ بادیان چار ماشہ، شیرہ تخم خربزہ چھ ماشہ و قند سفید ایک تولہ دیں اس کے بعد اگر پہلو میں درد اور ریاح کی کسک اور پیٹ میں مروڑ معلوم ہو تو ریشہ خطمی تخم مرو ہر ایک چار ماشہ بارہ تولہ عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر چھ ماشہ شیرہ تخم خیارین اور دو تولہ شربت بنفشہ داخل کرکے پلائیں۔

حسب ذیل سفوف ریاح رحم کا دافع ہے حاملہ عورتوں کو فائدہ دیتا ہے اور معدہ و جگر کے لئے مقوی ہے ——— پودینہ، بادیان ہر ایک پانچ ماشہ، مروارید ناسفتہ، عاقرقرحا ہر ایک سات ماشہ، زرنباد، درونج، تخم کرفس، وج ترکی، جوز بوا، دار فلفل، دارچینی، خیربوا ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، زنجبیل، مصطگی ہر ایک ڈیڑھ تولہ شکر سفید ہموزن سب کو سفوف کرکے سات ماشہ سے دس ماشہ تک کھلائیں ——— معجون بزور جو معجون عطائی کے نام سے مشہور ہے وہ تمام دوائیں جو ریاح کو اسفل سے تحلیل کرتی ہیں ریاح رحم کے لئے بھی مفید ہیں۔

کباب چینی قرنفل حلول کرنا نفخ و ریاح رحم کو تحلیل کرنے کے لئے میرا مجرب ہے، درونج، زرنباد اور کما ذریوس بھی نفخ و حموۃ ریاح رحم کو تحلیل کرتے ہیں۔ (سویدی)

ایارج لوغاذیا اور بخور مریا، ماء الاصول اور ماء البزور کے ساتھ کھانا ریاح رحم کو دور کرنے کے لئے مفید ہے مگر مرض مزمن ہو تو بہتر ہے کہ اس سے پہلے ایارج فیقرا وغیرہ سے بدن و رحم کا تنقیہ کر لیا جائے ——— روغن کلکلانج اس مرض میں نہایت مفید ہے، علاوہ ازیں حقنہ عود بلساں، حب بلساں، روغن ناردین و روغن سداب لیانوں کے

ذریعہ استعمال کریں اور سداب، تخم تنجنکشت، فنطوریون، برنجاسف، پودینہ نرنجوشی، انیسون، سلیخہ، نانخواہ اور دوسرے بزور پانی میں جوش دے کر اس مطبوخ میں آبزن کریں اور قبل مقام رحم پر ضماد کریں۔ (شیخ)

میلان رحم

میلان رحم کا مطلب یہ ہے کہ رحم دونوں پہلوؤں میں سے کسی ایک طرف مائل ہو جائے اور فم رحم پیشاب گاہ کے محاذات سے ہٹ جائے۔ اس کا سبب کبھی ایک پہلو کی صلابت ہوتی ہے چنانچہ اس ورم صلب کے باعث یہ پہلو تن جاتا ہے تو رحم کا دوسرا پہلو اسکی طرف کھنچ آتا ہے کبھی اس کا سبب سردی یا ایک جانب کی خشکی کے باعث تکاثف یا تقبض پیدا ہو جاتا ہے اور رحم ایک طرف مائل ہو جاتا ہے، کبھی امتلاء عروق سے بالخصوص جب یہ امتلاء ایک طرف ہو تو رحم ایک طرف مائل ہو جاتا ہے جیسا کہ احتباس حیض کے وقت ہوتا ہے، کبھی غلیظ و لزج خلط ایک جانب گرتی ہے تو دوسری جانب اس کی طرف منجذب ہو جاتی ہے اور کبھی کسی وزنی چیز کے اٹھانے یا کھینچنے سے یا اچھلنے کودنے سے بھی رحم میں میلان ہو جاتا ہے۔ میلان رحم اکثر اختناق رحم پیدا ہوتا ہے اس مرض کی علامت یہ ہے کہ مجامعت کے وقت رحم میں درد معلوم ہوتا ہے۔ میلان کی جہت کو قابلہ انگلیوں سے معلوم کر سکتی ہے یہ فرق کہ اس کا سبب صلابت ہے یا امتلاء اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ پہلی صورت میں صلابت محسوس ہوگی اور امتلاء کی حالت میں رگوں میں تناؤ اور استفراغ کی حاجت معلوم ہوگی ——— کبھی اس مرض میں بول و براز بھی بند ہو جاتا ہے۔

اگر اس کا سبب صلابت ہو تو رحم کے ورم صلب کے مانند علاج کریں۔ اگر اس کا باعث بلا ورم اور بغیر مادہ کے تکاثف ہو تو ملین حقنے اور مرخی حمول استعمال کریں اور مرطب آبزن میں بٹھائیں مثلاً انجیر، حلبہ، مغز قرطم و تخم کتان کے مطبوخ میں روغن کنجد ملا کر رحم میں حقنہ کریں اور روغن بابونہ و چربی بط و مرغ کی مالش کریں، برگ کرنب پکا کر چربی مرغ و روغن کنجد میں گھوٹ کر اس میں صوف آلودہ کر کے حمول کریں اور مرطب حمام کرائیں اور غذا میں جید الکیموس اشیاء دیں۔

اگر اس کا سبب امتلاء ہو تو رحم جس طرف ٹل گیا ہو اس کی مخالف

جانب مائل کی فصد کھولیں ــــــ اگر اس کا سبب رطوبت فضول کا انصباب ہو تو بلغم کے مسہل اور حب ایارج سے تنقیہ کریں اور شیر بید انجیر پلائیں اور مشی حموں استعمال کریں ــــــ جب میلان کا سبب زائل ہو جائے اور میلان باقی ہو تو قابلہ کو کہیں کہ انگلی میں کیر وطی یا چربی بط یا چربی مرغ لگا کر رحم کو سیدھا کر دے۔

مولف اقتباس نے لکھا ہے کہ مریضہ کو نرم بستر پر لٹائیں اور شراب ممزوج اس مقدار میں پلائیں کہ وہ بیہوش ہو جائے بعد ازاں دایہ اپنے انگشت سبابہ کو روغن گل یا روغن یاسمین میں چرب کر کے اس کے رحم کو سیدھا کر دے ــــــ شربت بزوری چار چار تولہ، عرق خار خسک و خار شتر ہر ایک پانچ تولہ میں حل کر کے پلائیں اور حسب ذیل پچکاری دیں، اس سے فوراً پیشاب کھل جاتا ہے اور رحم اپنی جگہ آجاتا ہے ــــــ مغز تخم تولہ ماشہ، تخم خربزہ، شکاع، اشیح ہر ایک پانچ ماشہ اسبغول کا شیرہ و لعاب بزرکتاں و خلبہ ہر ایک تین ماشہ، عرق جوانسہ دو تولہ میں نکال کر اس میں صبر، مر ہر ایک ماشہ، ریوند خطائی دو ماشہ، زنگار چار رتی آب زہرہ بز ایک عدد و سفیدہ سات تولہ ملا کر ایک روز میں چار بار عمل دیں، بعد ازاں زحیر کاذب کا معالجہ کریں اور مقویات رحم استعمال کریں۔

انقلاب رحم

انقلاب کو نتوء رحم، خروج رحم، ابرو رحم اور زلق رحم بھی کہتے ہیں، اس مرض میں کبھی تمام رحم اپنی ہیئت کے ساتھ باہر آجاتا ہے یا نیچے آجاتا ہے اور اس کی گردن پیشاب گاہ سے باہر نکل پڑتی ہے یا رحم اپنی اصلی ہیئت سے منقلب ہو کر باہر آتا ہے یعنی اس کا اندرونی حصہ بالکل اوپر آجاتا ہے اور اس کی گردن کا سوراخ ناپید ہو جاتا ہے اور رحم کا انقلاب حقیقی یہی ہے۔

اس مرض کے اسباب تین قسم کے ہوتے ہیں، ۱۔ اول اسباب خارجی مثلاً عورت کا کسی بلند جگہ سے سرین کے بل گرنا یا کوئی وزنی چیز اٹھانا، کھینچنا یا اس کی کوشش کرنا یا مقام رحم پر چوٹ لگنا یا زور سے چھینکنا یا بہت زور سے چھینک آنا اور ان اسباب سے رحم کے رباطات کا ڈھیلا

کود جانا یا ٹوٹ جانا یا ناگہانی طور پر کسی چیز کو دیکھ کر یا آواز سن کر بہت زیادہ ڈر جانا جس سے اعضا میں ضعف و استرخا پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے باعث رحم پھسل پڑتا ہے —— دوسرا اسباب ولادی مثلاً ولادت میں بہت زیادہ دشواری ہونا یا بچہ کا زیادہ وزنی ہونا یا مردہ بچہ کو یا مشیمہ کو دایہ کا زور سے کھینچنا یا بچہ کا دفعتاً خارج ہو جانا چنانچہ ان اسباب سے رحم بھی باہر کی طرف منجذب ہو جاتا ہے اور چونکہ مشیمہ کے عروق رحم سے متصل ہوتے ہیں اس لئے وہ منقلب ہو جاتا ہے —— سوم اسباب داخلی مثلاً بلغمی رطوبت کا رحم کے رباطات پر گرنا اور ان کو ڈھیلا کر دینا جس کے باعث رحم اپنی جگہ قائم نہیں رہتا یہ قسم بوڑھی اور کثیر الرطوب عورتوں کو عارض ہوتی ہے یا رحم کے قرحہ کی وجہ سے رباطات کا بوسیدہ ہو جانا جس سے رحم نیچے آ جاتا ہے۔

اس مرض کی علامتیں یہ ہیں کہ پیڑو مقعد اکڑا اور پشت میں نہایت سخت درد ہوتا ہے گاہے اس کے ساتھ بخار بھی ہوتا ہے، اکثر بول و براز بند ہو جاتا ہے، گاہے گزاز، رعشہ اور بلاوجہ خوف عارض ہو جاتا ہے۔ مریضہ پیڑو میں ایک مستدیر چیز اور پیشاب گاہ میں ایک نرم چیز اترتی ہوئی محسوس کرتی ہے بالخصوص جب پورا انقلاب ہو تو یہ علامت زیادہ نمایاں ہوتی ہے —— اگر رحم کا منفذ محسوس نہ ہو تو سمجھنا چاہئے کہ وہ جڑ سے بالکل الٹ کر خارج ہو گیا ہے اور اگر سوراخ معلوم ہو تو جاننا چاہئے کہ رحم منقلب نہیں ہوا ہے —— اگر خروج رحم کا سبب بلغمی رطوبت ہوگی تو رطوبت کا سیلان ہوگا ورنہ دوسرے اسباب میں سے کوئی سبب مقدم ہوگا —— گاہے رحم اور مشیمہ کے خروج میں اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ مشیمہ کا جرم تنگ ہوتا ہے اس کی رگیں باریک ہوتی ہیں اور رحم میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ روغن نرجس یا روغن گل میں قدرے روغن زعفران ملا کر اس کے چند قطرے نیم گرم رحم میں ٹپکائیں اور رحم بالکل الٹا ہو اور سوراخ نہ ہو تو اس کے اوپر ملیں۔ بعد ازاں رحم کو اپنی جگہ لوٹائیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ دایہ کو کہیں کہ نرم اون سے گیند کے مانند گول فرزجہ تیار کرے اور اقاقیا، مرکی، کندر، لادن، جلنار، برگ آس، گل سرخ، عدس مقشر، مازو سبز سب کو کوٹ چھان کر شراب عفص میں ملا کر اس کو فرزجہ کے اوپر لگائے بعد ازاں اسے روغن مورد یا روغن گل میں ڈبو کر اس کی مدد سے رحم

کو بتدریج دفع کرے تا آنکہ وہ اپنی جگہ پہنچ جائے۔ اس عمل میں یہ ضروری ہے کہ عمل کے وقت اور اس کے بعد مریضہ پشت پر لیٹی رہے سرین اور اس کی جانبیں اونچی رکھی جائیں اور پنڈلیاں کشادہ رہیں ——— رحم کے اپنی جگہ واپس جانے کے بعد قابض دوائیں مثلاً پوست انار، کزمازج، گلنار، پوست مغیلاں، پیپر وغیرہ اور اس کے ارد گرد ضماد اور ان کے مطبوخ سے نطول کریں اور پیشاب گاہ پر روئی رکھ کر اس کے اوپر لنگوٹ باندھ دیں اور مریضہ کو دو دو روز تک اسی شکل میں لٹائے رکھیں۔ بہتر ہے کہ اس حالت میں غذا بالکل نہ دی جائے ورنہ ارد کی بھیجہ مرغ نیم برشت کے جیسے سریع التحلیل الآئیت اور ہلکی غذا دیں ——— تیسرے روز لنگوٹ کھول کر آہستگی سے نرمی سے باہر نکالیں اور دھو دوسرا فوراً پھر رکھیں۔ اسی طرح ہر دو روز پر یہ عمل اس وقت تک کرتے رہیں جب تک کہ رحم کے دوبارہ نیچے آجانے کا خطرہ باقی رہے۔ ایک ہفتہ تک مریضہ کو نہ چلنے پھرنے دیں اگر پشت پر لٹائے رکھیں بعد ازاں گاہے گاہے تکیے کے سہارے بٹھائیں اور ضروری حاجت کے سوا لنگوٹ کھولنے سے روک دیں ——— مرچ اور تیز ذائقہ والی اشیاء سے پرہیز رکھیں اور کم از کم دو ماہ تک ہرگز مباشرت نہ کریں ——— بہتر یہ ہے کہ اس مرض میں پہلے ملین حقنوں سے یا ملین مبارک سے شکم کو فضلات سے پاک کرلیں تاکہ رحم پر اس کا بار کم ہو جائے۔ اسی طرح مناسب مدرات سے مثانہ کا تنقیہ کر لینا بھی بہتر ہے۔

اگر یہ مرض بلغمی رطوبت کے باعث ہو تو بلغم کے مسہل مثلاً ایارج تربدی وایارج کبار سے بدن کا تنقیہ کریں ——— اگر خروج رحم کا سبب پشت کے کسی مہرہ کا اپنی جگہ سے ٹل جانا ہو تو اس کا علاج ممکن نہیں ہے۔

اگر یہ مرض نیا ہو اور مریضہ جوان ہو تو اس کے علاج پذیر ہونے کی امید کی جاسکتی ہے چنانچہ اس کے معالجہ میں سب سے پہلے حقنہ سے طبیعت کی تلیین اور مدرات سے ادرار بول کریں۔ بعد ازاں مریضہ کو پشت پر لٹا کر رانیں کشادہ کر کے نہایت نرم اون لپیٹ کر رحم پر رکھیں۔ پھر دوسرا صوف اس کو عصارہ اقاقیا یا مازو سماق وغیرہ اندر کی طرف دبائیں شراب میں تر کرکے اس پر رکھیں اور آہستگی کے صوف کا ایک اور ٹکڑا سرکہ میں تر کرکے ہم تمام صوف اندر چلی جائے۔ بعد ازاں باہر نہ باندھیں بلکہ مریضہ کو پہلو پر لٹائیں پیشاب گاہ پر رکھ کر پٹی باندھ دیں اور کبھی کبھی ایک دوسرے

پر رکھیں اور صوف کو خارج نہ ہونے دیں، علاوہ ازیں کمرہ پر انگیٹھیاں رکھ دیں ہر وقت خوشبو سلگھاتے رہیں اور بدبودار چیزیں مریضہ سے دور رکھیں تیسرے روز صوف بدل دیں اور دوسرا صوف ایسی نیم گرم شراب میں ترکر کے رکھیں جس میں برگ مورد، گل سرخ، اقاقیا، اور پوست انار وغیرہ جوش دے چکے ہوں اور اسی شراب سے ناف اور پیڑو پر نطول کریں۔ اس کے بعد مریضہ کو اذخر، مورد و گل سرخ کے مطبوخ میں بٹھائیں اور نکہین اشیاء، چھینک لانے والی چیزوں اور کھانسی پیدا کرنے والے اسباب سے پرہیز کرائیں اور سکون و راحت پہنچائیں۔ (شیخ)

اختناق الرحم

اختناق الرحم صرع اور غشی سے مشابہت رکھنے والا ایک مرض ہے جس کا مبدا رحم ہوتا ہے۔ مگر جس کی آفت مشارکت کی بنا پر دل و دماغ تک پہنچ جاتی ہے اور اس کا سبب یا ایک زمانہ تک خون حیض کا احتباس اور رحم میں اس کی کثرت ہوتی ہے یا اس کا سبب منی کی زیادتی یا اپنے اوعیہ میں اس کا احتباس ہوتا ہے اور یہ صورت خصوصیت کے ساتھ غیر شادی شدہ عورتوں میں اور ان عورتوں میں زیادہ ہوتی ہے جو مباشرت کی عادی ہوں مگر مدت سے اس کا اتفاق نہ ہوا ہو، چنانچہ جب حیض یا رطوبت منویہ رحم میں رک جاتی ہے تو وہ یا برودت کی طرف مستحیل ہو جاتی ہے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے یا گاہے حرارت و عفونت کی طرف اس کا استحالہ ہو جاتا ہے اور اس طرح جو کیفیت بھی باردہ یا کیفیت حارہ رحم میں عارض ہوتی ہے اس کا اثر دل و دماغ تک پہنچ کر یہ بیماری پیدا کر دیتا ہے۔ —— اس مادہ فاسدہ سے دل و دماغ کے متاثر ہونے کی دو صورتیں ہوتی ہیں اول یہ کہ اس سے رحم کو ایذا پہنچتی ہے تو وہ کسی ایک جہت سے متشنج ہو جاتا ہے اور اس کے تشنج و تقلص کا ضرر مشارکت کے باعث دل و دماغ کو بھی لاحق ہو جاتا ہے، دوم یہ کہ رحم میں جب مادہ فاسد ہو جاتا ہے تو اس سے ردی دخانی بخارات دل و دماغ کی طرف بلند ہو کر یہ مرض پیدا کر دیتے ہیں —— کہتے ہیں کہ گاہے اس مرض کا مادہ دماغ کی طرف دفع ہو جاتا ہے تو جنون یا صرع یا تشنج یا فالج یا لقوہ پیدا ہو جاتا ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ گاہے اس مرض کے دورے پڑتے ہیں اور

اکثر یہ مرض موسم خزاں میں عارض ہوتا ہے، بعض اوقات اس کے دورے بہت لمبے وقفے سے ہوتے ہیں مگر مادہ کی کثرت کی صورت میں روز روز اس کے دورے پڑتے ہیں اور اس کی زیادتی مہلک ثابت ہوتی ہے ــــ اختناق رحم کی سب سے سخت قسم وہ ہے جس میں بظاہر سانس بند ہو جاتا ہے یعنی اس قدر آہستہ چلتا ہے کہ دھنی ہوئی روئی ناک کے پاس رکھنے سے بمشکل اس کا احساس ہوتا ہے اس صورت میں حس و حرکت قطعاً باطل ہو جاتی ہے اور بڑی حد تک مردنی طاری ہوتی ہے اس قسم کے اختناق کا سبب اکثر منی کے احتباس اور اس کی برودت ہوتی ہے ــــ دوسری قسم جو پہلی قسم کے قریب ہی ہوتی ہے یہ ہے کہ سانس بالکل باطل نہ ہو بلکہ صغیر و خفی ہو جائے اور تیسرے درجہ میں وہ اختناق ہے جس میں تشنج و تمدد پیدا ہو معمولی سی غشی آجائے مگر عقل اور حس بالکل باطل نہ ہو۔

اس مرض کی **علامات** یہ ہیں کہ جب اس کے دورے کا وقت قریب ہوتا ہے تو ذہن میں اردات پیدا ہو جاتی ہے، درد سر، تاریکی چشم، دوار، طنین، درد زیر ناف، سقوط اشتہا، دشواری تنفس، خفقان، اعضا شکنی، پنڈلیوں میں کمزوری اور رنگ میں تغیر عارض ہو جاتا ہے، آنکھوں میں نمی آجاتی ہے اور وقت جب اور قریب ہوتا ہے تو بے چینی بڑھ جاتی ہے دہن، لب و رخساروں میں بے ارادہ حرکتیں ہوتی ہیں، دانت بجتے ہیں، آواز بند ہونے لگتی ہے، بعد ازاں سبات، اختلاط عقل اور چہرہ، لبوں اور آنکھوں میں سرخی پیدا ہو جاتی ہے آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں مگر کبھی بند ہو جاتی ہیں اور پھر نہیں کھلتی، سانس نہایت کمزور ہو جاتا ہے اور مریضہ محسوس کرتی ہے کہ کوئی چیز اس کے پیڑو سے اوپر کی طرف بلند ہو رہی ہے وہ بات چیت نہیں کر سکتی اور جو کچھ اس سے کہا جائے بخوبی سمجھتی ہے اس کے بعد بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور حس و حرکت باطل ہو جاتی ہے۔

اس مرض میں اور صرع میں فرق یہ ہے

کہ اس میں رحم اور پیڑو سے کوئی چیز صعود کرتی محسوس ہوتی ہے اور عقل صرف شدت کی حالت میں مفقود ہوتی ہے، چنانچہ جب اختناق کے مریضہ کو ہوش آتا ہے تو دورے کی حالت میں اس پر جو کچھ گذری ہو اور اس نے جو کچھ سنا ہو اس کا اکثر حصہ وہ بیان کر سکتی ہے۔ البتہ جب مرض نہایت شدید ہو سخت تشنج لاحق ہو جائے، سانس بالکل خفی اور رنگ بالکل متغیر ہو جائے،

اور مریضہ اپنی ذات سے بالکل غافل ہو جائے تو وہ کچھ نہیں بتا سکتی، چنانچہ اس حالت میں صرع سے اس طرح تمیز کر سکتے ہیں کہ اختناق میں صرع کے خاص عوارض مثلاً زبان چبانا، نعرہ لگانا اور منھ سے کف جاری ہونا نہیں پایا جاتا اور اگر اختناق میں کف جاری ہو تو وہ فی الفور ساکن ہو جاتا ہے۔

اس مرض میں اور اختناق میں فرق ظاہر ہے کیونکہ اس میں سکتہ کی طرح حس کامل طور پر باطل نہیں ہوتی اور نہ وہ غرغراہٹ ہوتی ہے جو سکتہ کے مرض میں سنائی دیتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ دورے کے وقت وہی تدابیر اختیار کریں جو غشی میں معمول ہیں مگر دونوں میں خاص فرق یہ ہے کہ اس میں خوشبو نہ سنگھائیں بلکہ کوئی بدبودار چیز سنگھائیں۔ امالہ کے لئے ہاتھ پاؤں باندھیں ان کی زور سے مالش کرائیں اور گرم پانی میں رکھیں، پنڈلیوں اور ران پر سنگیاں کھچوائیں، مدرات کے مطبوخ میں بٹھائیں اس سے تکمید کریں، قابلہ کو کہیں کہ مدانہ، فلفل، فرفیون وغیرہ کا شیاف بنا کر روغن حب الغار میں چرب کرکے اس سے رحم کو دغدغہ کرے تاکہ سرد رطوبت خارج ہو اور سنبل الطیب، سلیخہ و سعد کوفی کوٹ چھان کر ناف کے نیچے ضماد کریں۔

افاقہ کے بعد خوشبودار اشیاء مریضہ سے دور رکھیں اور جندبیدستر، لہسن و پیاز کے مانند بدبودار چیزیں سونگھائیں، البتہ خوشبودار اشیاء مثلاً عنبر، مشک اور عطر روغن یاسمین میں ملا کر پیشاب ورحم میں ملیں۔

اور بلغم کا منضج پلانے کے بعد اس کے مسہل و حب ایارج سے تنقیہ کرکے دحمرثا دسوطیر یعنی غیاث کھلائیں اور اگر مادہ میں سوداویت ہو تو اس کے نضج و تنقیہ کے لئے سوداء کے منضج و مسہل اور حب افتیمون استعمال کریں، بعد ازاں معجون نجاح استعمال کرائیں، بارد غذاؤں اور فواکہ سے اس مرض میں احتراز کریں اور اصل سبب کو دفع کرنے کی کوشش کریں، چنانچہ اس کا سبب احتباس حیض ہو تو اس کا علاج کریں اور رحم و پیشاب گاہ میں روغن بابونہ ملیں اگر اس کا سبب قطع مباشرت ہو تو اس کا شورہ دیں اور اگر مریضہ غیر شادی شدہ ہو تو اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ اس کی شادی کر دی جائے۔

اگر اس مرض کا سبب احتباس حیض ہو تو مدرات حیض استعمال کریں۔

بالخصوص ایسے حاد تسم کے حمول بر عمل جو فم رحم میں دغدغہ کرتے ہیں مثلاً کرمدانہ و فلفل حمول کریں یا فرفیون کا فرزجہ استعمال کریں جو اس باب میں نہایت قوی ہے۔ اس کا سبب خواہ احتباس حیض ہو یا احتباس منی رحم اور اس کے اردگرد دغدغہ کرنا دونوں حالتوں میں مفید ہے۔ اور اس عمل سے رحم نیچے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ غالیہ کا استعمال بھی اس مرض میں عجیب الاثر ہے ——— کوئی، آب سداب یا مطبوخ فلنجمشک کے ساتھ کھلانا یا شربت کے ساتھ غاریقون کھلانا نہایت سودمند ہے ——— ایسے حقنے اور شیافات استعمال کریں جو مسخن و مدر ہوں، غلیظ اخلاط کو خارج کریں اور ریاح کو تحلیل کر دیں ——— اور اگر اس مرض کا سبب احتباس منی ہو تو مریضہ کی شادی کرائیں اور اس سے پہلے ورزش اور منی کو خشک کرنیوالی اشیاء کی مداومت کریں مثلاً سداب، پودینہ، تخم فلنجمشک، جوارش کمونی اور مطبوخ الاصول استعمال کرائیں۔

(مسیح)

خردل کوفتہ باریک کپڑے میں باندھ کر سونگھانا یا نفط ابیض سونگھانا، قفر الیہود، نفط سفید، اظفار الطیب، اشنان سبز، حب الغار، اشنہ، سورنجان، درونج، سنبل ہندی، کہربا، سداب، برگ پنبہ، بیخ پنبہ، غاریقون، شاہسفرم، شقاقل، پنیر مایہ، غالیہ، تخم کاشم، ابہل ان میں کا ہر ایک چیز شرباً و حمولاً اس باب میں سودمند ہے۔

(سویدی)

اگر اختناق الرحم عدم مباشرت کے باعث ہو تو دورے کے وقت پاؤں کو مضبوط باندھیں اور قدموں، الانوں اور کنج ران کی زور سے مالش کریں۔ بردہ مراق و کنج ران پر آگ والی سنگھیاں لگائیں، زیرہ، نطرون، سداب و عسل مطبوخ کا شیاف بنا کر حمول کریں، موئے سوختہ، قطران، سوف سوختہ، گائو کرد سوختہ وغیرہ کے مانند بدبودار چیزیں یا سرکہ میں بہروزہ حل کر کے سنگھائیں، یا جندبیدستر، پودینہ و فلفل سودہ کے مانند غلیظ اخلاط کو قطع کرنے والی چیزیں سنگھائیں، روغن نرگس، روغن خیری یا روغن یاسمین یا روغن بابونہ یا روغن سوسن میں قدرے مشک و عنبر حل کر کے رحم میں ڈالیں اور حاملہ کے ذریعہ دغدغہ کرائیں۔ اگر اس کا سبب احتباس حیض ہو تو اس صورت میں بھی انہیں تدابیر پر کاربند ہوں ——— دورے سے افاقہ کے بعد گرائیں، غذائیں تلطیف کریں، برگ غار، پودینہ، قیصوم، مرزنجوش، بابونہ، بیخ کلی، اصل السوس اور قنطوریوں کے جوشاندہ میں بٹھائیں اور آبزن میں

داخل ہونے کے وقت روغن گل اپنے سرکہ کے ساتھ سر میں ڈالیں جس میں برگ غار اسپغول، قدرے جندبیدستر گلا یا گیا ہو، سات روز کے بعد ایارج ورد وقرص کھلائیں اور کامل تنقیہ کے بعد سکنجبین عنصلی کے ساتھ جندبیدستر کی مداومت کریں، ساڑھے تین ماشہ جاوشیر اور ایک ماشہ جندبیدستر قوی قسم کی شراب کے ساتھ دینا بھی مفید ہے ——— اگر ان تدابیر سے جلد فائدہ نہ ہو تو ان کو عرصہ دراز تک جاری رکھیں اور دورے کے وقت اور اس کے بعد بابونہ، اکلیل و شبت کے مطبوخ کا عمل دیں ——— اگر یہ مرض حاملہ عورت کو ہو تو فصد و اسہال روا نہیں ہے بلکہ اس صورت میں صرف روغن سوسن، روغن بان، روغن ناردین و روغن بلسان کے مانند گرم و محلل روغنوں کا استعمال کافی ہے۔ (ابوسہل)

دورے کی حالت میں غشی کی تدابیر اختیار کریں اور افاقہ کے بعد روزانہ صبح کو بادرنجبویہ، بادیان ہر ایک ساڑھے دس ماشہ جوش دے کر تین تولہ گلقند عسلی کے ساتھ پلائیں، غذا میں نخود کا مزورہ دیں اگر قبض ہو تو سناء مکی شکر سرخ سے تلئین کریں اور جب نضج حاصل ہو جائے تو حب ذیل حبوب سے بدن کا تنقیہ کریں ——— ایارج فیقرا ساڑھے تین ماشہ، حب النیل پونے دو ماشہ، غاریقون پونے دو ماشہ، تخم حنظل، حضض، مصطگی ہر ایک نصف ماشہ، مائز بد ساڑھے تین ماشہ، انیسون پونے دو ماشہ، صبر سقوطری ساڑھے تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر آب بادیان کے ساتھ گولیاں بنالیں اور صبح استعمال کریں اگر اس علاج سے بھی مرض زائل نہ ہو تو مسہل کا اعادہ کریں اور بڑے ایارج کھلائیں، لوزق و زیرہ کوٹ کر شہد کے ساتھ معمول کریں بعد ازاں تریاق اور دحمرثا کی مداومت کرائیں۔ (ابن الیاس)

احتباس طمث

حیض کے بند ہو جانے کو احتباس طمث کہتے ہیں، عام ازینکہ یہ بالکل بند ہو یا معتاد مقدار سے کم ہو جائے یا اس کا دورہ دو ماہ سے زیادہ پر ہو ——— صاحب کامل کے قول کے مطابق طبعی حیض دس سال سے چودہ سال کی عمر کے اندر شروع ہوتا ہے اور پچپن سے ساٹھ سال کی عمر کے اندر بند ہو جاتا ہے ——— خنثیٰ عورت کو حیض نہیں آتا ——— اور ازینکہ

کی کم سے کم مدت دو روز ہے اور زیادہ سے زیادہ سات روز اور اس سے زیادہ ہو تو وہ غیر طبعی ہوگا —— جس عورت کے ایام کے درمیان عرصہ زیادہ ہو اسے اس سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے —— دو دورہ کے درمیان مدت بیس روز سے دو ماہ تک ہوتی ہے اگر یہ مدت اس سے زیادہ ہو تو یہ غیر طبعی حالت ہوگی اور اسے احتباس طمث کہیں گے۔

احتباس حیض کی دو صورتیں ہیں ۱ اول یہ کہ اس کا سبب خاص رحم میں ہو اور یہ سبب سدہ ہو سکتا ہے اور سدہ یا ورم رحم سے پیدا ہوتا ہے یا بہت زیادہ سیلان سے یا رتق اور گوشت کی زیادتی سے یا قروح رحم کے اندمال اور اس سے اس کے عروق کے دہانے بند ہو جانے کے باعث یا عنق الرحم کے تنگ ہونے کے سبب سے یا اسقاط حمل کے بعد یہ مقام رحم پر ضربہ و سقطہ واقع ہونے اور عروق کے دہانے بند ہو جانے سے یا رحم میں زیادتی حرارت سے جس سے دہانوں میں خشکی آجاتی ہے اور انقباض پیدا ہو جاتا ہے یا تکاثف پیدا کر دینے والی برودت کے غلبہ سے یا یبوست کی زیادتی سے یا اس کا سبب چربی کی زیادتی یا برودت یا غلیظ اخلاط کی کثرت کے باعث خون کی غلظت ہوتی ہے —— دوسرے یہ کہ سبب دوسرے اعضا کی شارکت سے پیدا ہو اور یہ سبب یا بخار ہوگا یا سوء مزاج سادہ یا مادی یا استسقاء یا سدہ جگر یا سدہ پیدا کرنے والی فربہی یا لاغری یا قوت ہاضمہ کا اتنا قوی ہونا کہ حیض کے لئے اس کا کوئی فضلہ باقی نہ رہے یا ضعف جگر جس سے خون کی تولید کم ہو جاتی ہے یا استفراغ کی زیادتی یا محلل ورزشوں کی زیادتی —— **حاصل کلام** یہ ہے کہ احتباس طمث کا سبب اگرچہ سدہ ہوتا ہے مگر گاہے خون کی کمی بھی اس کا باعث ہوتی ہے۔

شیخ کا قول ہے کہ خون حیض جب رحم کی طرف جاتا ہے اور وہاں خارج ہونے کا منفذ نہیں پاتا تو بدن کی طرف لوٹ آتا ہے اور یہی عمل بار بار ہو تو اس سے بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جن میں سے حسب ذیل امراض خاص طور پر قابل ذکر ہیں —— اختناق الرحم، سیلان الرحم، ورم حار و ورم صلب، عقر اور ورم احشا و امراض معدہ مثلاً ضعف ہضم، سقوط اشتہا، فساد اشتہا، غثیان، تنگی و سوزش فم معدہ، امراض سر و عصب مثلاً صرع، صداع، مالیخولیا و فالج، امراض صدر مثلاً سرفہ و ضیق النفس

اعراض جگر مثلاً استسقاء وغیرہ علاوہ بریں اس سے بدن کی رنگت متغیر ہو جاتی ہے، پیشاب میں دشواری پیدا ہوتی ہے، گرد گردن میں درد عارض ہوتا ہے، بدن میں گرانی آجاتی ہے، لرزہ، بخار، آنکھ، کان اور ناک میں درد پیدا ہو جاتا ہے، کنج ران میں پھوڑا نکلتا ہے، گاہے بات کرنا دشوار ہوتا ہے، گاہے بے چینی عارض ہوتی ہے گاہے تمام بدن میں ورم آجاتا ہے، جس عورت کو یہ مرض ہو وہ قوی الخلقت ہو تو گاہے وہ مرد کے مشابہ ہو جاتی ہے، اس کے بدن پر بال زیادہ ہو جاتے ہیں اور اسکی آواز بھاری اور سخت ہو جاتی ہے ؛

طریق تشخیص اس مرض کے اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مریضہ سے مذکورہ بالا امراض میں سے کسی مرض میں مبتلا ہونے کی بابت دریافت کریں مثلاً رحم کے ورم، سیلان ورتق، انقلاب رحم ضعف جگر، سدہ جگر یا سینہ یا طحال یا مقعد کے امراض کے متعلق پوچھیں اگر وہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہونے کا اعتراف کرے تو احتباس کا سبب وہی دوسرا مرض ہوگا، ورنہ احتباس سے پہلے قرحہ رحم یا اسقاط حمل یا ضربہ سقطہ یا تقلیل غذا یا کثرت استفراغ خون یا کثرت ریاضت کی بابت سوال کریں، اگر ان اسباب میں سے کوئی سبب مقدم ہو تو احتباس کا سبب وہی ہوگا اور اگر یہ بھی نہ ہو تو نبض وغیرہ کی بابت معلوم کریں چنانچہ نبض بطی و متفاوت ہو، پیشاب میں سفیدی و غلظت ہو اور اس کی مقدار زیادہ ہو، براز میں بلغمیت ہو، نیند بہت گہری آتی ہے، بدن کا رنگ سفیدی مائل ہو، رگیں سبز نظر آئیں اور آب دہن کی زیادتی ہو تو اس کا سبب برودت یا خون کی غلظت ہوگی —— اگر التہاب، رنگ میں تغیر، بے چینی خفقان، ابروؤں میں گرانی، رگوں میں نفخ، رحم میں خشکی اور حرارت کی دوسری علامتیں پائی جائیں تو اس کا سبب حرارت ہوگی۔ اور اگر بدن لاغر ہو رگیں خالی معلوم ہوں، رحم اور پیشاب گاہ خشک ہے اور یبوست کے دوسرے آثار موجود ہوں تو اس کا سبب یبوست ہوگی اور اگر لاغری کے ساتھ ضعف بھی ہو، رنگ زرد ہو اور قلت خون کے اسباب مقدم ہوں تو اس کا سبب خون کی کمی ہوگی اور اگر عورت بہت فربہ ہو تو احتباس کا سبب مفرط فربہی ہوگی ؛

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر اس کا سبب دوسرا مرض ہو تو اس مرض کا

اگر احتباس کا سبب برودت خون کی غلظت اور فربھی ہو تو ماء الاصول اور مدر حیض کی ادویات سے علاج کریں ــــــ دیں، پوست خیار شنبر، اسطوخودس، پرسیاوشاں، قند سیاہ کہنہ سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کرکے پلائیں۔ قرص مر بھی رحم کی تسخین کے لئے قوی الاثر ہے، غلیظ مادہ کو مسہل اور حب ایارج سے خارج کریں، ملطفات استعمال کرائیں اور شبت، مرزنجوش، پودینہ، سداب، بابونہ، اکلیل الملک و صعتر کے مانند ملطف دواؤں کے مطبوخ میں آبزن کرائیں۔

اگر اس کا سبب حرارت ہو تو بارد مدرات دیں، شیرہ خرفہ شربت بزوری بارد کے ساتھ پلائیں، شیر خشت، سماق، نبات، مغز تخم کدو، خیارین و بادیان کوٹ کر شہد و زردی بیضہ مرغ کے ساتھ فرزجہ بنا کر چند روز حمول کریں ــــــ اگر اس کا سبب یبوست ہو تو مرطبات استعمال کریں اور ماء الجبن و عرق شیر بہترین مرطب ہے۔

اگر اس کا سبب خون کی کمی ہو تو جید الکیموس غذائیں دیں مثلاً بیضہ نیم برشت، شوربا گوشت مرغ فربہ، گوشت بزغالہ کھلائیں اور دودھ اور شیر برنج بکثرت استعمال کریں اور مریضہ کو آرام و راحت سے رکھیں۔

گزر دشتی شرباً و حمولاً مدر حیض ہے، پانچ دانہ تخم بید انجیر باریک پیس کر شب کو ناف پر ضماد کرنا ادرار کے لئے مفید ہے، سرکہ اور شرفا دانیا پلانا، حجر الیسود اور جند بید ستر ایک درم کھلانا، جند بید ستر شراب کہنہ کے ساتھ استعمال کرنا، کبابہ چینی اور بیاریک پیس کر شراب کے ساتھ حمول کرنا یا مغز چوز سوختہ شراب کہنہ کے ساتھ حمول کرنا، تنقیہ کے بعد جند بید ستر پونے دو ماشہ اور اسطوخودس ساڑھے تین ماشہ کھانا، یہ تمام تدابیر ادرار حیض کے لئے مجربات سے ہیں۔ کاکنج ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک شرباً و حمولاً استعمال کرنا، غاریقون ساڑھے چار ماشہ، بابونہ ساڑھے تین ماشہ، میعہ سائلہ، پوست بیخ کبر، ترمس تلخ، نمام، تخم الجمدان، روغن بادام تلخ، شیح جبلی، زرنباد، مرزنجوش کرنب، تخم اکرتب، تخم انجدان، تخم شلجم، غافث، کرفس، سورنجان، خطمیا، کرنب، دارچینی، بندق ہندی، پیاز بریاں، ساذج ہندی، سرکہ عنصل، عنصل بریاں، خولنجان، ان میں سے ہر ایک دوا شرباً و حمولاً مدر حیض ہے۔

پوست طلوس خیار شنبر دو تولہ، زیرہ کرمانی تین ماشہ، تخم خربزہ چھ
ماشہ، افسنتین چار ماشہ، شاہترہ چھ ماشہ سب کو جوش دے کر پلانا
مریض اور سقط جنین ہے ——— گل خطمی، تخم ترب، اسطوخودوس،
پرسیاؤشاں، عنب الثعلب ہر ایک پانچ ماشہ، سب کو جوش دے کر
دو ماشہ جوا کھار سودہ چھڑک کر پلانا بھی مفید ہے ——— ڈوڈہ کپاس
نو ماشہ، پوست طلوس خیار شنبر تین تولہ، بیخ بادیان چھ ماشہ، بیخ [illegible]، تخم
خربزہ دو تولہ، خار خسک نو ماشہ سب کو عرق شاہترہ و عرق عنب الثعلب
میں شب کے وقت بھگو دیں اور صبح جوش دے کر صاف کر کے شربت بزوری
معتدل ملا کر پلانا مدر حیض ہے اور درد کو دفع کرتا ہے ——— پوست بیخ بادیان
دو تولہ، بیخ کاسنی، بیخ بادیان، تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ، بادیان، تخم
کرفس، قوہ، [illegible] ہر ایک چار ماشہ سب کو جوش دے کر پلائیں ——— دواء
بادیان، [illegible] ہر ایک چار ماشہ سب کو جوش دے کر شکر سرخ شامل
کر کے پلانا ادرار کے لئے نہایت قوی ہے۔
حب الغار ایک حصہ باریک کر کے نصف حصہ قند ملا کر گولیاں بنائیں
ان میں سے چار ماشہ سے سات ماشہ تک ماء العسل کے ساتھ استعمال کرنا
مدر ہے ——— مقل، مر، ابہل بوزن مساوی گولیاں بنا کر ساڑھے دس
ماشہ تک کھلانا ادرار کرتا ہے اور بچہ مردہ کو خارج کرتا ہے ——— اسطوخودوس،
ابہل، قوہ ہر ایک ایک حصہ، تخم کرفس، بادیان، قاقلہ، سکبینج، مر، جاوشیر،
مصطگی ہر ایک نصف حصہ سب کو جمع کر کے اس میں سے ساڑھے چار ماشہ
ترمس و لوبیا کے جوشاندہ میں شہد حل کر کے اس کے ساتھ کھلانا ادرار حیض
کے لئے نہایت قوی ہے ——— مغز تخم خیارین، مغز تخم خربزہ ہر ایک ڈیڑھ
تولہ، زوفا، اسطوخودوس، دوقو، سلیخہ ہر ایک ڈیڑھ ماشہ سب کا قرص بنا کر استعمال
کرنا گرم مزاج میں ادرار حیض کے لئے مفید ہے۔

اگر احتباس حیض کا سبب ریاح اور غلیظ اخلاط

ہوں تو پوست خیار شنبر، پوست بوزن ہر ایک تین تولہ، قوہ، مرزنجوش،
بنفشہ، ابہل، ترمس، خار خسک، تخم ... تخم خربزہ، اسطوخودوس،
عنب الثعلب، تخم کرفس ہر ایک سات ماشہ سب کو عرق خار خسک و عرق
گاؤزبان ایک پاؤ سیر میں جوش دے کر تین تولہ شربت دینار داخل کر کے پلائیں
اور اس سے مقصد حاصل نہ ہو تو بڑے ایارجوں سے تنقیہ کرنے کے بعد

مطبوخ لوبیا کے ہمراہ سفوف پوست خیار شنبر تازہ دس ماشہ ہمراہ گڑ یا قند کے ساتھ کھلائیں ۔

اگر احتباس حیض کے ساتھ درد شکم ہو تو تخم کشوث، زیرہ سفید، بسفائج، خطمی ہر ایک چار ماشہ، خیارین کوفتہ چھ ماشہ سب کو جوش دے کر دو تولہ قند سفید داخل کرکے پلائیں اور اگر قبض بھی ہو تو گلنار کی پانچ ماشہ، ترید سفید چار ماشہ، زنجبیل ایک ماشہ سب کو باریک کرکے دو تولہ گلقند میں ملا کر عرق بادیان و گلاب کے ساتھ دیں —— اگر احتباس صلابت رحم کے ساتھ ہو تو پہلے چند روز شربت اصول پلائیں پھر بعد نضج مسہل دیں بعد ازاں شیر خشت تجویز کریں ۔

اگر احتباس کے ساتھ مزمن بخار ہو تو پہلے اور اقراص میں مسہل دیں اس کے بعد ادرار کی تدبیر اختیار کریں اور طمث جاری ہونے کے بعد بھی بخار آئے تو زرشک منقی سات ماشہ شب کو عرقیات میں بھگو دیں اور صبح مل چھان کر شربت بزوری بارد دو تولہ داخل کرکے پلائیں —— عرق بادیان، عرق نانخواہ، عرق عنب الثعلب ہر ایک آدھ پاؤ، شربت بزوری حار تین تولہ ملا کر پلانا اور سفوف عشرہ، اس کی مداومت کرنا ادرار حیض کے لئے مفید ہے —— قرص ابہل، معجون ابہل، شربت بزوری، شربت کشوث، شربت جدہ، شربت رنجاسف، شربت بنفشہ، نقوع بزوری تمام مرکبات اس باب میں معمول و مفید ہیں ۔

ذیل میں چند ایسی دوائیں درج کی جاتی ہیں جو ادرار حیض کے لئے اطباء ہند کی معمول ہیں —— بارتنگ کو جوش دے کر قند سیاہ کے ساتھ پلائیں یا ایام حیض قریب آئیں تو روزانہ ایک عدد مغز تخم بیدانجیر کھلائیں، برگ گل خیرہ آدھ پاؤ ایک سیر پانی میں جوش دے کر چہارم حصہ رہ جائے تو صاف کرکے پانچ تولہ قند سیاہ ملا کر پلائیں —— اجوائن کوفتہ پانچ ماشہ شب کو آدھ پاؤ پانی میں بھگو دیں اور صبح قند سیاہ ایک تولہ ملا کر پلائیں، بیتا بھی ادرار حیض کے لئے مجرب ہے —— پوست درخت نیم کہنہ کوفتہ دو تولہ، زنجبیل نیم کوفتہ چار ماشہ، قند سیاہ دو تولہ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دے کر نصف رہ جائے تو پلائیں، لوبیا سرخ، مجیٹھ، تخم حلبہ، تخم گاجر، تخم سویا، تخم ترب، اجوائن، بادیان، برگ سداب، درمنہ ہر ایک مساوی و قند سیاہ قدرے جوش

دے کر پلائیں ——— پوست اخروٹ، تخم ترب، پوست حیل، ملٹھی،
ہنسراج، بابرنگ نیم کوفتہ ہر ایک نو ماشہ، قند سیاہ سب کے دو چند جوش
دے کر پلانا مدر حیض و مسقط حمل ہے، اسی طرح بادیان دو تولہ، زنجبیل، تخم
شبت، تخم زردک ہر ایک چار تولہ تخم بادنجان، اجوائن ہر ایک دو تولہ
سب کو جوش دے کر قند سیاہ پانچ تولہ ملا کر پلانا ادرار و استفاءہ کے لئے
نہایت قوی ہے ——— بادیان، تخم شبت، تخم ترب، تخم زردک، تخم حلبہ،
تخم ترہ تیزک، کلونجی، بابرنگ سب کو جوش دے کر ایام حیض میں تین دن پلانا
ہندوستان میں احتباس طمث کے لئے معمول ہے۔

اگر احتباس ورم رحم یا میلان رحم کے باعث ہو
تو اس کی اصلاح کریں اور اگر احتباس عروق کے دہانے بند ہو جانے کے
سبب سے ہو اور اس کا باعث برودت ہو تو سلیخہ، اسارون، قسط، سنبل،
حماما، حب بلساں، زعفران، دارچینی و فقاح اذخر کے مانند ادویا استعمال
کریں مگر اس کا سبب خون کی غلظت اور قوی قسم کی برودت ہو تو اس کے
ازالہ کے لئے صرف یہ چیزیں کافی نہیں ہوتیں، چنانچہ اس صورت میں پہلے
تدبیر کی تلطیف اور غلیظ خلطوں سے بدن کا تنقیہ کریں اور اس کے بعد
ملطف و مفتح دوائیں کھلائیں ——— اور اگر احتباس فربہی
کی زیادتی سے ہو تو سخت قسم کی ورزش اور استفراغ کرائیں، ملطف
غذا دیں، حاد حقنے، ملطف ضماد اور جاذب خون حمول استعمال کریں۔
——— اگر احتباس کا سبب لاغری و نقاہت ہو تو اچھی غذائیں
دیں طیب روغنوں کی مالش کریں اور مریضہ کو آرام و راحت سے رکھیں
اور چربی و مغز کے فرزجے استعمال کریں ——— اگر احتباس کا سبب
تکثیف یا کسی دوسری جگہ سے خون کا خروج ہو تو پنڈلیوں پر سینگیاں
لگا کر خون کو نیچے کی طرف جذب کریں اور مدر حیض دوائیں دیں۔
دیکھی،

احتباس طمث کے معالجے میں جہاں تک تسخین و تبرید، تولید خون
ترطیب بدن، علاج ورم اور علاج رتق وغیرہ کا تعلق ہے یہ باتیں اپنے
اپنے موقع پر بیان کی جاتی ہیں اور جہاں تک ادرار حیض کا تعلق ہے اس
کی تدبیر یہ ہے کہ خون کو رحم کی طرف مائل کیا جائے، اسے سامات میں
نفوذ کرنے کے قابل بنایا جائے اور سامات کو کشادہ کیا جائے، چنانچہ

زائد اجازت دیں تو صافن یا رگ زانو و باسلیق کی فصد کھولنا خون کی تحریک کے لئے نہایت موثر ہے، اسی طرح پنڈلیوں اور ٹخنوں پر سنگھیاں لگانا بھی مناسب ہے، بالخصوص فربہ عورتوں میں یہ تدبیر زیادہ موافق پڑتی ہے، نیچے کے اعضاء کو باندھ دینا اور چند روز اسی حالت میں چھوڑ دینا ازاں بعد مفتح مسام اور مسہل دوا دینا اور اس کے بعد خاص مدر دوائیں استعمال کرانا نہایت سود مند ہے، **مدر دواؤں سے مراد** خون کو لطیف بنانے والی اور سدہ کھولنے والی دوائیں ہیں اور ان میں سے بعض اندرونی طور پر استعمال کی جاتی ہیں بعض بیرونی طریقہ پر، مثلاً پودینہ کا مطبوخ اور اس کا بھپارا ہوا پانی یا ابہل کے ساتھ پلانے ہیں، ابہل اس سے زیادہ قوی ہے اور مشکطرامشیع نہایت قوی ہے، علاوہ ازیں دارچینی، ایارج فیقرا، سکبینج، جاؤشیر، جند بیدستر، قردمانا، مطبوخ راسن، مطبوخ اشنان، مطبوخ لوبیا سرخ، تخم مرزنجوش، یہ تمام دوائیں اس باب میں شرباً معمول و مفید ہیں —— بعض دوائیں بطور حمول استعمال کرتے ہیں مثلاً خربق سفید، شحم حنظل، میعہ سائلہ، قنطوریون، شمع زیتون، جاؤشیر، جند بیدستر، حلتیت، سکبینج، قردمانا و عصارہ افسنتین منفرداً و مرکباً حمول کرتے ہیں، مر، پودینہ ہر ایک چودہ ماشہ، ابہل اٹھائیس ماشہ، سداب خشک تین تولہ، مویز منقی ۶ تولہ سب کو کوٹ کر زہرہ گاؤ میں فرزجہ بنا کر استعمال کرنا ادرار کے لئے مجرب ہے —— بعض دوائیں ضماد و تکمید کے طور پر برتی جاتی ہیں چنانچہ افاویہ سے تکمید کرنا مدر حیض ہے، بعض دوائیں بطور بخور استعمال کی جاتی ہیں مثلاً حنظل کی دھونی ادرار کے لئے نہایت موثر ہے، اسی طرح جاؤشیر، حلتیت، سکبینج و قردمانا کا بخور بھی سود مند ہے اور بعض دوائیں آبزن میں استعمال کی جاتی ہیں مثلاً پودینہ، سداب و مشکطرامشیع کے مانند طمث و مدر دواؤں کے مطبوخ میں بیٹھنا بھی نافع ہے۔

(تشخیص)

بقراط کا قول ہے کہ اگر طمث کا رنگ یکساں نہ ہو، ایک حال پر نہ رہے اور ایک وقت پر نہ آئے تو اس امر کی دلیل ہے کہ بدن کے تنقیہ کی ضرورت ہے —— **جالینوس** کا قول ہے کہ عورت مرد کی طبیعت کی طرف منتقل ہو جائے تو اس کا حیض بند ہو جاتا اور طبیعت کا یہ انتقال ایسی عورتوں میں پایا جاتا ہے

جو مردوں سے مشابہت رکھتی ہوں اور ان کی رگیں چوڑی اور ابھری ہوئی ہوں ——— اگر عورت کو نکسیر کی حاجت ہو یا بواسیر سے خون آتا ہو تو اس کے طمث کے بند یا کم ہونے سے چنداں نقصان نہیں پہنچتا ——— ثابت بن قرہ نے لکھا ہے کہ جو دوائیں ادرار حیض کرتی ہیں اکثر تمام دوائیں منی کو خشک کر دیتی ہیں ؛

کثرت طمث

خون حیض کے کثیر مقدار میں آنے کو کثرت طمث کہتے ہیں، عام ازینکہ اس کی صورت یہ ہو کہ ایام کے دوران میں خون بہت زیادہ مقدار میں آجائے یا مدت گزر جانے کے بعد بھی خون جاری رہے یا ایام حیض کے علاوہ خون دوسرے دنوں میں جاری ہو جائے اور بند نہ ہو۔ اس صورت کو استحاضہ کہتے ہیں ؛

خون کی زیادتی گاہے طبیعت کی مدافعت کے طور پر ہوتی اور اسی طرح بدن کے ردی فضلات اس راستے سے دفع ہوتے ہیں چنانچہ اس صورت میں اگر خون انتہائی افراط کے ساتھ نہ آئے تو یہ برا نہیں ہوتا ——— اور گاہے خون کی زیادتی مرض کے طور پر ہوتی ہے، اور اس کی دو قسمیں ہیں، اول یہ کہ اس کا سبب رحم میں ہو اور یہ سبب یا سوء مزاج کے باعث رحم اور اس کی رگوں کی کمزوری ہوتی ہے یا قرحہ، اکلہ، بواسیر، شقاق رحم یا یہ سبب بدن کا سوء مزاج حار یابس یا بارد یابس یا سوء مزاج رطب ہوتا ہے جس کے باعث رحم کی رگیں پھٹ جاتی ہیں یا ان کے دہانے کشادہ ہو جاتے ہیں، یا یہ سبب خارجی ہوتا ہے جیسے مقام رحم پر ضربہ و سقطہ واقع ہونا یا ولادت کی دشواری اور قابلہ کی بد احتیاطی یا حمل کی شدت سے رگ کھل جاتی ہے ——— دوسرے یہ کہ اس کا سبب خود خون میں ہو مثلاً خون کا زیادہ ہونا اور اس کا زور سے خارج ہونا یا کیت و کیفیت میں بذات خود خون کے معتدل ہونے کے باوجود ضعف کے باعث بدن کا اس کو برداشت نہ کر سکنا یا حرارت و حدت کے باعث خون کا بہت رقیق و لطیف ہونا یا مائیت و رطوبت کی زیادتی کے سبب سے خون میں رقت آجانا ؛

خروج خون خواہ کسی سبب سے ہو پہلے تھوڑی مقدار میں رقیق

خون خارج ہوتا ہے بعد ازاں اس کی مقدار و غلظت میں زیادتی آجاتی ہے اور ایک عرصہ اس حالت پر قائم رہنے کے بعد پھر اس میں رقت آجاتی ہے اور اس کی مقدار بھی کم ہو جاتی ہے۔

خون زیادہ خارج ہو جانے سے بہت سے امراض پیدا ہو سکتے ہیں مثلاً ضعف اشتہا، ضعف ہضم، ہاتھ پاؤں اور بدن کا تہبج اور رنگ کا خراب ہو جانا، گاہے یہ استسقاء منتج ہوتا ہے اور گاہے خون زیادہ خارج ہو جانے سے صفرا کا غلبہ ہوتا ہے جس سے لرزہ اور صفراوی بخار عارض ہوتا ہے۔

طریق تشخیص اس مرض کے اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ضربہ، اکال، حکہ و شقاق رحم کی مخصوص علامات سے متعلق دریافت کریں، چنانچہ ان میں سے کوئی مرض پایا جائے تو کثرت طمث کا سبب وہی ہوگا۔ ورنہ ضربہ و سقط واقع ہونے یا عمر ولادت مقدم ہونے کی بابت دریافت کریں چنانچہ ان میں سے جو **سبب مقدم** ہو مرض کا سبب وہی ہوگا ——— اگر ان اسباب میں سے کوئی سبب موجود نہ ہو اور مریضہ کا بدن قوی اور اس کا رنگ بحال ہو اور کثرت طمث سے اس کی قوت میں کمی نہ معلوم ہو بلکہ اس سے بدن میں ہلکاپن اور راحت محسوس ہو اور مریضہ آرام و راحت کی زندگی کی عادی ہو تو اس کا سبب **طبیعت کی مدافعت** ہوگی ——— اگر بدن اور چہرہ سرخ ہو، رگیں بھری ہوئی نظر آئیں، امتلاء اور غلبۂ خون کی دوسری علامتیں ظاہر ہوں گاہے ادرار کے ساتھ درد ہو اور خون اس وقت تک بند نہ ہو جب تک کہ مریضہ میں ضعف نہ پیدا ہو جائے تو اس کا سبب **خون کی زیادتی** ہوگی ——— اور اگر چہرہ کا رنگ سفید ہو جائے تو خون کے رنگ و قوام کی حالت معلوم کریں چنانچہ اگر خون رقیق، تند و گرم ہو، سوزش کے ساتھ آئے، تیزی سے خارج ہو، بدن میں گرمی، کمزوری محسوس ہو، چہرہ کا رنگ زرد یا پھیکا ہو [illegible] ہو تو اس کا سبب **صفرا کے باعث خون کی حرارت و حدت** ہوگی ——— اور اگر خون مائی و سفید ہو، اس میں گرمی و سوزش نہ ہو، قابض اشیاء سے مریضہ کو ضرر پہنچے، رنگ سفید ہو، آب دہن کی کثرت ہو، پیاس کم لگے، گاہے آنکھوں اور چہرہ میں تہبج پیدا ہو جائے، گاہے مریضہ حاملہ کے مانند ہو جائے، گاہے درد زہ کے مانند درد ہو اور لیس دار رطوبت خارج ہو اور مریضہ کا گوشت نرم اور لٹکا ہوا ہو تو اس کا سبب

مائی مادہ اور رطوبت کے باعث خون کی رقت ہوگی ۔۔۔ اگر خون غلیظ و سیاہ ہو، بدن لاغر و خشک ہو اور احتراق خون کے دوسرے آثار پائے جائیں تو اس کا سبب سوداء محترقہ کے غلبہ سے رگوں کا پھٹنا ہوگا۔

اگر خون کے ساتھ کوئی خلط مخلوط ہو اور اس کے آثار بخوبی معلوم نہ ہوں تو جیسا کہ سوء مزاج رحم کی بحث میں بتایا گیا ہے صاف کپڑا یا روئی ڈبو کر کرکے اس سے خلط غالب معلوم کریں۔ علاوہ بریں مریضہ کے رنگ، چہرہ اور سابقہ حالات سے غالب خلط کا اندازہ کیا جا سکتا ہے ۔۔۔ اگر خون صاف ہو اس کے ساتھ درد نہ ہو مگر سستی اور دوسری شکایت ہو تو اس کا سبب رحم کی کمزوری کے باعث اس کی رگوں کی کشادگی ہوگی ۔۔۔ خون سیاہ ہو تو وہ وریدوں کا ہوگا اور سرخ، گرم اور چمکدار ہو تو شریانوں کا ہوگا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر اس کا سبب خون کی زیادتی اور طبیعت کی مدافعت ہو تو اس وقت تک اسے بند کرنے کی کوشش نہ کریں جب تک کہ بدن میں کمزوری اور رنگ میں تغیر نہ معلوم ہو۔ البتہ اس میں بہت افراط ہو جائے تو پستان مضبوط باندھ دیں، پستان کے نیچے آگ والی سنگیاں لگوائیں اور قرص کہربا وغیرہ کھلائیں جو نفث الدم اور بواسیر کے علاج میں معمول ہے اور حیض کو بند کرنے والی دواؤں کا شیاف استعمال کریں، مثلاً سرمہ، گلنار، شب یمانی، تنکار، مازو، قشار کندر، اقاقیا و آب مورد کا شیاف بنا کر معمول کریں اور قابض آبزن میں بٹھائیں۔

اگر اس کا سبب خون کی حدت ہو تو مذکورہ تدابیر کے علاوہ بارد و قابض شربت در لعوب مثلاً شربت انار، شربت صندل، شربت حماض، شربت ریباس، شربت بہی و شربت سیب پلائیں، اقاقیا صندل، گل سرخ، سماق، پوست انار و سبزی پر طلا کریں اور سرکہ کا شیاف معمول کریں اور اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو نضج کے بعد صفراء کے مسہل سے تنقیہ کریں بعد ازاں تسکین کے لئے مبردات مثلاً آب برگ خرفہ، بارتنگ گل ارمنی، گلنار و قرص کہربا وغیرہ دیں۔

اگر بہر حال رطوبت کی زیادتی سے ہو تو چند بار قے کرائیں

بلغم کے مسہل اور حب ایارج سے تنقیہ کریں اور مخفف اشیاء اور ضماد
نطولات و آبزن استعمال کریں —— اگر اس کا سبب سوداء
کا غلبہ ہو تو مسہل سودا و حب افتیمون یا ماء الجبن وسفوف
ناجورد سے تنقیہ کرنے کے بعد حابس دوائیں دیں مثلاً قرص گلنار و خشخاش
شیرہ خرفہ، شیرہ خشخاش، شیرہ انجبار ہر ایک سات ماشہ و شربت حب الآس
یا گاؤزبان کے ساتھ استعمال کرائیں —— اور اگر اس کا سبب امراض
مذکورہ میں سے کوئی مرض ہو تو اس کا علاج کریں ؛

جب یہ مرض مزمن ہو جاتا ہے تو اس کا زائل ہونا نہایت دشوار
ہوتا ہے اور اس کے ساتھ خفقان، غشی و سقوط قوت بھی شامل ہو جائے
تو حالت اور بھی نازک ہو جاتی ہے گر عرق عنبر اس وقت عجیب فائدہ بخشتا
ہے —— وہ تمام حابس دوائیں جو بواسیر کے علاج میں لکھی گئی ہیں
اس باب میں بھی مفید ہیں ؛

مطبوخ فرنجمشک یا عرق فرنجمشک پینا، برگ نیل حمول کرنا کثرت طمث
کے لئے سویدی کے مجربات سے ہے، اسی طرح برادہ چوب کنار کا مطبوخ
پینا، شیرہ آہن تاب استعمال کرنا، آب کشنیز سبز و آب بارتنگ تازہ پینا
بھی مفید ہے —— پوست عدس، خبث الحدید، پوست کنار بریاں
طراثیث، طلق محلول، بیخ نیلوفر سفید، بیخ انجبار، مرجان سودہ، برگ
مغیلاں، آب بید، تخم انگور، گل یاسمین سفید خشک یہ تمام دوائیں
شربتاً و حمولاً اس باب میں مفید ہیں —— پوست انار باریک کر کے پانی
میں پکا کر حمول کرنا، اسی طرح بیر وج حمول کرنا یا میعہ یا کندر یا نفط حمول
کرنا بھی مفید ہے، اور شراب سوختہ یا حنا یا عربی اسمک سرکہ میں پگھلا کر
پیڑو پر ضماد کرنا فائدہ بخشتا ہے —— لحیۃ التیس یا بارتنگ کے مطبوخ
سے رحم میں حقنہ کرنا اور خرفہ کے مطبوخ میں بٹھانا یا جو مقشر بریاں، برنج
بریاں، پوست انار سب کو پکا کر اس کے مطبوخ میں آبزن کرنا فائدہ مند ہے،
آب بارتنگ میں گل ارمنی حل کر کے پچکاری دینا کثیر النفع
ہے، صدف سوختہ و خرمہرہ سوختہ مفرد یا مجموعاً کھلانا سرہندی کا مجرب
ہے —— آملہ مقشر ایک تولہ یا دھنیاں ایک تولہ شب کو پانی میں بھگو کر صبح
مل چھان کر پلانا نافع ہے۔

اگر کثرت طمث حرارت کے ساتھ ہو تو قرص کہربا سودہ

چار ماشہ۔ وگر شہد تولہ شربت انجبار میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرہ خرفہ قند سے شیریں کر کے پلائیں اور پوست انار، گلنار و سماق، جفت بلوط، زاج سفید، کندر، حب الآس بوزن ساوی باریک کر کے آب بارتنگ میں ملا کر ناف کے نیچے ضماد کریں —— اگر **اسقاطِ حمل کے بعد** سیلان وطمث میں زیادتی ہو اور کسی دوا سے کمی نہ ہو تو چند روز آب برگ بارتنگ فالودہ میں ملا کر دیں یا بیخ انجبار، اقاقیا، نشاستہ، صمغ عربی بریاں ہر ایک نو ماشہ سب کو کوٹ چھان کر مطبوخ برگ مورد سے قرص بنا کر اس میں سے ہر روز نو ماشہ کھلائیں اور اس کے ہمراہ شیرہ تخم خرفہ بریاں، جیرہ صندل داخل کر کے پلائیں۔ زاج سفید، مازو سوختہ، کندر، گل ارمنی، کزمازج ہر ایک چار ماشہ سب کو باریک کر کے صوف آب آہن تاب میں بھگو کر اس میں آلودہ کر کے حمول کریں اور جفت بلوط، کندر، زاج، گلنار، پوست انار، تخم مورد ہر ایک چار ماشہ، سب کو باریک کر کے سفیدی بیضہ مرغ یا اس کی زردی میں ملا کر کپڑے پر طلا کریں اور نیم گرم کمر پر باندھیں۔

اگر خون **سوزش اور درد** کے ساتھ آئے تو لعاب گل خطمی سفید تین ماشہ، آب برگ بارتنگ تازہ دس تولہ، شیرہ عناب پانچ دانہ، شیرہ بیخ انجبار چار ماشہ، شیرہ مغز تخم تربوز، شیرہ تخم کاہو ہر ایک چھ ماشہ، زہر مہرہ، طباشیر ہر ایک ایک ماشہ چھڑک کر بغیر شیرینی کے پلائیں۔ بعد ازاں شیرہ کشنیز خشک چار ماشہ، عرق شاہترہ، دم الاخوین ایک ایک ماشہ، دو یا قوزہ ایک تولہ اس میں داخل کریں اور آب بارتنگ و زہر مہرہ خارج کر دیں اس کے بعد قرص کہربا چار ماشہ زیادہ کریں —— —— گل سرخ، برگ مورد، شب یمانی، گلنار، مازو، پوست انار، جوز سرو، کزمازج، اقاقیا، عدس مسلم، بلوط، جفت بلوط، خرنوب، کشنیز خشک، سماق، لحیۃ التیس، عوسج، کندر، صندل سرخ یا جس کی روئی، دم الاخوین یہ تمام دوائیں یا ان میں سے جو مناسب معلوم ہو پانی میں جوش دے کر ابزن کرانا کثرت طمث، بول الدم اور حفظ جنین کے لئے مفید ہے۔ مازو، کتیرا، جند بیدستر، افیون بوزن ساوی گولیاں بنا کر نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک کھلانا اور ماش، اقاقیا، مصطگی، دم الاخوین پیس کر ضماد کرنا اس مرض میں نافع ہے —— صمغ عربی، کتیرا، مغز تخم

کندر، ابیع انجبار ہر ایک تین ماشہ۔ نشاستہ۔ گلنار، دم الاخوین ہر ایک دو ماشہ
سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے چھ ماشہ کھلانا خون حیض کو بند کرنے
کے لئے مجرب ہے۔ اسی طرح حسب ذیل شربت بھی اسی مقصد کے
لئے مجربات سے ہے —— برگ مورد، حب الآس ہر ایک ایک حصہ
کشنیز خشک نصف حصہ۔ ابریشم۔ گاؤزباں ہر ایک چہارم حصہ۔ چند
قند کے ساتھ شربت بنا کر آب سرد کے ساتھ چار تولہ تک دیں ——
حنا کا باریک کرکے ہموزن حنا ملا کر پانی کے ساتھ گوندھ کر ٹکیاں اور تلووں
پر لگا کر ایک گھنٹہ دھوپ میں بیٹھنا حیض و نفاس بند کرنے کے لئے آزمودہ
ہے —— کندر، گلنار، مازو، اقاقیا، سرمہ، لبد، سب یمانی بوزن
مساوی کوٹ کر پیڑو پر ضماد کرنا علوی خاں کا مجرب ہے —— صمغ عربی
کافور ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ گلنار، کشنیز تازہ ہر ایک ساڑھے دس
ماشہ سب کو باریک کرکے حمول کرنا طمث بند کرنے کے لئے نہایت
مفید ہے:

حسب ذیل دوائیں اس باب میں اطباء ہند کی معمول ہیں
—— گندھک آملہ سار چار ماشہ نہایت باریک کرکے ایک ہفتہ تک
شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کرائیں —— کہتے ہیں کہ سرگین خر خشک
کرکے کپڑے میں باندھ کر حمول کرنے سے فوراً خون بند ہو جاتا ہے،
برگ بانس کا پانی نکال کر پینا بھی نہایت سریع الاثر ہے —— رال باریک
کرکے شکر سفید کے ساتھ کھانا، یا دانہ لاکھ و شکر ہموزن سفوف کرکے کھانا
یا مازو سات ماشہ کوٹ چھان کر دہی میں ملا کر کھانا اور زیرہ نصف بریاں
نصف خام کوٹ چھان کر آب مطبوخ برنج ساٹھی سے فرزجہ بنا کر حمول
کرنا یہ تمام تدابیر اس باب میں مجرب ہیں:

خرما، رسوت، تالمکھانا، لودھ پٹھانی ہر ایک بوزن مساوی کوٹ
چھان کر بدرانہ نو ماشہ سفوف میں چار ماشہ شکر سفید ملا کر کھلائیں ——
—— سنگ جراحت سات ماشہ، گوند ببول ساڑھے تین ماشہ، مائیں خرد
پلسے دو ماشہ، قند سفید سات ماشہ سب کو سفوف کرکے ایک کف
دست شیر گاؤ تازہ کے ساتھ کھلائیں، سنگ جراحت، مازو سبز، کتھہ سفید
مائیں ہر ایک دو ماشہ سب کو سفوف کرکے استعمال کریں یہ تمام
دوائیں خون بند کرنے کے لئے مفید ہیں —— گل نیلوفر، اصل السوس

تودہ پشانی۔ آملہ۔ صندل سودہ۔ کتھ سفید، تالمکھانہ بریاں ہر ایک دو ماشہ
طباشیر ایک حصہ سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے ایک تولہ تک آب برنج
ساتھی کے ساتھ دینا حاملہ کا خون بند کرنے کے لئے سودمند ہے ___
چھالیہ سوختہ سات ماشہ، برگ بانسہ سات ماشہ، رال پانچ ماشہ
سب کو باریک کرکے اس میں سے چھ ماشہ خلو معدہ کی حالت میں کھلانا
زیادتی حیض، بواسیر خونی و اسہال دموی کے لئے نافع ہے ___ سفوف
چھال بید خون حیض کو بند کرتا ہے اور بواسیر کے لئے بھی معمول ہے۔
اسی طرح معجون سپاری پاک خون اور عورتوں کی رطوبت دفع کرنے
کے لئے معمول و مفید ہے ؞

استحاضہ

اکثر اطبائے استحاضہ کے معالجہ کا ایک علیحدہ باب قائم کیا ہے
اور یہ معالجہ تنقیہ، قبض و تقویت سے مرکب ہے۔ علاوہ بریں وقت پر حیض
کا ادرار کرائیں تاکہ بے وقت خون جاری نہ ہو ؞
اگر استحاضہ کا سبب قوت ماسکہ کی کمزوری ہو تو
مجفف و قابض ادویہ و اغذیہ استعمال کرائیں ___ اگر اس کا سبب
خون کی حدت و لطافت ہو تو مبرد و مغلظ اشیاء دیں اور
اگر اس کا باعث خون کی رقت ہو تو غذاؤں کے ذریعے
اسے غلیظ بنانے کی کوشش کرائیں ___ اگر رگ کے ٹوٹنے
پھٹنے یا تاکل سے عارض ہو تو ملحم و مجفف دوائیں دیں۔ اگر اس کا
سبب خون کی زیادتی اور عروق کا امتلا ہو تو استفراغ کرنے کی تدبیر
کریں اور اگر خون میں دوسرے اخلاط غالب ہوں
تو بدن کا اس سے تنقیہ کریں۔ بالخصوص حقنے کے ذریعہ سے اس کا انخراج کرنے
والی دوائیں دیں تاکہ مادہ ادھر کی طرف متوجہ ہو۔ بعد ازاں حابس خون دوائیں
استعمال کریں جو درج ذیل ہیں ؞
قرص کہربا ساڑھے چار ماشہ، گل قرسی بوٹے دو ماشہ دونوں
کو باریک کرکے عصارہ آب بارتنگ یا آب سماق یا آب خرفہ کے ساتھ کھلائیں
یا شاخ گوزن سوختہ ساڑھے چار ماشہ، گل قرسی ساڑھے تین ماشہ
سفوف کریں پانی ملا کر اس کے ساتھ کھلائیں یا مہرہ سوختہ، شاخ گوزن سوختہ

خبث الحدید ہر ایک ڈیڑھ تولہ، گلنار تین تولہ، کشنیز، زیرہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ گل قبرسی چودہ ماشہ، جفت بلوط، سماق، اثر شک، تخم خرفہ ہر ایک سات ماشہ، تمام دواؤں کو سفوف کرکے اس میں سے ساڑھے چار ماشہ آب آہن تاب کے ساتھ کھلائیں۔ یہ سفوف کثرت طمث کے لئے مجرب ہے، اس میں خبث الحدید نہایت باریک کرکے سرکہ میں تر و بریاں کرنے کے بعد شامل کریں۔ اسی طرح زیرہ و کشنیز بھی سرکہ میں بھگو کر بریاں کرکے داخل کریں اور آب آہن تاب میں سماق مل چھان کر دیں

—— طلونیا ساڑھے تین ماشہ و گل قبرسی پونے دو ماشہ آب سماق یا آب بارتنگ کے ساتھ کھلانا فوری نفع بخشتا ہے اور آب تخم خرفہ بھی بھی نہایت مفید ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ گلنار، پوست انار، جو، سرو، جفت بلوط، خرنوب، مازو، مورد، شب سرخ، قرظ، طراثیث، قنار کندر ہر ایک دو تولہ سب کو پانی میں خوب جوش دے کر اس میں مریضہ کو بٹھائیں اور اس کا ثفل ناف کے نیچے ضماد کریں۔ (مجوسی)

تین روز تک روزانہ صبح کو ایک ماشہ سے دو ماشہ تک بزرالبنج باریک کرکے شکر کے ساتھ کھلانا استحاضہ کے لئے مفید ہے —— آب برگ خرفہ، آب برگ بارتنگ، گلنار، گل ارمنی کے ساتھ دیں یا شاخ گوزن سوختہ سرکہ میں پانی ملا کر اس کے ساتھ کھلائیں، یا تخم خشخاش سیاہ باریک کرکے سرکہ و پانی کے ساتھ دیں اور قرص کہربا و قرص شب استعمال کرائیں یا جون لبسہ سات ماشہ سے چودہ ماشہ تک آب سماق یا آب بارتنگ یا آب برگ خرفہ کے ساتھ کھلائیں —— دودھ میں خبث الحدید بجھا کر اس میں لوہا بجھا کر اس میں سے روزانہ ڈیڑھ چھٹانک قرص طباشیر کافوری کے ساتھ دینا ہر قسم کے کثرت طمث میں سود مند ہے، اسی طرح مرداسنگ، زاج، گلنار، گل مختوم، گل ارمنی، مر مر، سب کو باریک کرکے آب مورد کے ساتھ حمول کرنا بھی ہر قسم کی زیادتی حیض کے لئے مجرب ہے۔ (جرجانی)

ضعف رحم سوء مزاج، رحم کی ساخت کی کمزوری اور عرصۂ دراز تک کسی مرض میں مبتلا رہنا عام طور پر رحم کی کمزوری کا باعث ہوتا ہے —— ضعف رحم سے شہوت باہ میں کمی، حیض، منی اور رطوبتوں کے سیلان میں زیادتی اور حمل قرار نہ پانے کی شکایتیں عارض ہو جاتی ہیں —— سوء مزاج کا علاج تبدیل کرنا اور رحم کے عوارض کا تدارک کرنا ہے

اور اگر بدن میں مادہ موجود ہو تو پہلے اس کا تنقیہ کریں بعد ازاں قابض دوائیں استعمال کریں جو کثرت طمث کے علاج میں بیان کی گئی ہیں اور ان دواؤں کے ساتھ سنبل الطیب کے مانند خوشبودار ادویہ بھی شامل ہیں۔ اگر اس کا سبب رحم کی ساخت اور بناوٹ کی کمزوری ہو تو اس کا علاج معدہ کی ساخت کے ڈھیلے ہونے کے مانند کریں ـــــ کمزوری رحم کا سبب نقاہت اور بیماریوں میں مبتلا رہنا ہو تو اس کا تدارک کریں۔

سیلان رحم

گاہے عورتوں کے رحم سے ہر وقت متعفن رطوبت جاری رہتی ہے جس کا سبب تمام بدن میں فضلات کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ فضلات استفراغ و تنقیہ کے طور پر رحم کی طرف دفع ہوتے ہیں۔ یہ فضلات یا بلغمی ہوتے ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا دموی ـــــ یا اس کا سبب خود رحم میں رطوبتوں کی تولید ہوتی ہے جس کا باعث رحم کی قوت غاذیہ کی کمزوری اور عروق حیض میں مادہ کی عفونت ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مریضہ کا رنگ زرد ہو قوت کمزور ہو اور رطوبت دورہ سے آئے تو اس کا سبب قوت غاذیہ کی کمزوری ہوگی ـــــ اگر بدن میں کسی خلط کے غلبہ کے آثار پائے جائیں تو سیلان کا سبب رحم میں فضلات کا انصباب ہوگا۔ اور خلط غالب معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مریضہ سے رطوبت کا رنگ دریافت کریں چنانچہ اس کا رنگ سرخی مائل ہو۔ اس کے ساتھ حرارت ہو اور قارورہ غلیظ و سرخ ہو تو خون کا غلبہ ہوگا۔ اگر اس کا رنگ زرد ہو، رطوبت بدبودار ہو اور تشنگی کا غلبہ ہے تو اس کا سبب صفرا کی زیادتی ہوگی۔ اگر رطوبت کا رنگ سفید ہو اور بلغم کے دوسرے آثار پائے جائیں تو اس کا سبب بلغم کی زیادتی ہوگی۔ اور اگر رطوبت سیاہی مائل غلیظ ہو اور اس کے ساتھ بدن میں خشکی و لاغری ہو تو اس کا سبب سودا ہوگا ـــــ خلط کی نوعیت پر بہترین استدلال یہ ہے کہ مریضہ کو روئی رکھنے کو کہیں اور اسے نکالنے کے بعد خشک کرکے دیکھیں تو اس پر خلط غالب کا رنگ غالب ہوگا۔

سیلان الرحم کی مریضہ کو اکثر سانس لینے میں دشواری ہوتی

ہے۔ اشتہا ساقط ہو جاتی ہے، رنگ خراب ہو جاتا ہے اور اکثر اسکے بالائی ابرو میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے جس میں اکثر درد نہیں ہوتا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ فضلات کے اخراج کے لئے مناسب طریقے سے خلط غالب کا تنقیہ کریں بعد ازاں رحم کا تنقیہ کرنے والے حقنے استعمال کریں مثلاً اصل السوس، اذخر، ایرسا، نخود سیاہ کے مطبوخ میں ایارج فیقرا ملا کر حقنہ کریں اور اگر حرارت ہو تو بارد و مدر بزور یلائیں اور انہیں کا عمل دیں۔ اس کے بعد رحم کی تقویت کے لئے قابض حقنے اور حابس فرزجے استعمال کریں اور ان تدابیر سے کام لیں جو افراط طمث کے علاج میں بیان کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں قوت نامیہ کی تقویت کے لئے مقوی غذائیں اور دوائیں دیں:۔

مازو سبز، تخم حماض ہر ایک سات ماشہ، جوز سرو خبث الحدید مدبر ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، سب کو نہایت باریک سفوف کر لیں اور جفت بلوط و گلنار پانی میں جوش دے کر صاف کرکے اس میں کپڑا بھگو کر اس پر یہ سفوف چھڑک کر حمول کریں تو اس سے رطوبت بند ہو جاتی ہے ــــ اگر رحم سے رطوبت اور سفید دانے خارج ہوں اور اس کے ساتھ کنج ران میں درد ہو تو لعلب مصری، آرد مونگ، طباشیر تخم خرفہ، مصطگی، کندر ہر ایک چار ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے چھ ماشہ پانی کے ساتھ کھلائیں ــــ اگر رطوبت پہلو اور پشت کے درد کے ساتھ آئے اور بے پسینہ کا بخار ہو تو حار یابس دوائیں دیں، خمیرہ گاؤزبان، عرقیات و شربت بزوری استعمال کرائیں اور نجدد تخم خشخاش ہر ایک دو تولہ کوٹ کر پانی میں پکا کر روغن گل و سفیدی بیضہ مرغ میں ملائیں اور زعفران ایک ماشہ و ملک سودہ چار ماشہ داخل کرکے مرہم بنا کر اس میں کپڑا تر کرکے حمول کریں۔

مفردات

ہیں ــــ عرب کے حسب ذیل دوائیں سیلان رحم میں مفید ہیں ــــ خار مغیلاں کے مطبوخ میں بیٹھنا اور اس کو حمول کرنا، اسی طرح پنیر مایہ خرگوش شرباً و حمولاً استعمال کرنا سیلان رحم کے لئے مجرب ہے ــــ مازو سوختہ شراب میں تر کرکے رکھنا، سماق شحم کے ساتھ حمول کرنا یا آب عنب الثعلب، کندر، اقاقیا، گلنار، کرم دانہ، حب رمان، عصارہ لحیۃ التیس ان میں سے کوئی دوا حمول کرنا مفید ہے

اسی طرح شاخ گوزن سوختہ، حب الآس، برگ آس، اکشوث بریاں، عود بلسان، ثمر و برگ مغیلاں، سلیخ، بیخ نیلوفر، یہ تمام دوائیں بھی حمولاً مفید ہوتی ہیں ــــ بلوط کوفتہ یا باردین کے مطبوخ کا حقنہ کرنا سود مند ہے ــــ کاکڑا سنگی باریک کر کے شکر سفید ملا کر پانی یا خیر گاؤ کے ساتھ کھانا اور اس کے اوپر دافرمی کے ساتھ نان گندم تناول کرنا سیلان رحم کے لئے اطباء ہند کے تجربات سے ہے ــــ پوست مولسری خشک کر کے کوٹ چھان کر ہموزن شکر ملا کر روزانہ صبح کو پانی کے ہمراہ ایک کف دست کھانا دافع سیلان ہے:

مرکبات میں سے حسب ذیل دوائیں اس باب میں معمول و مفید ہیں ــــ صبر، بینگ کابلی، تخم شبت ہر ایک ایک حصہ، مرکی، نمک سنگ، کف دریا ہر ایک نصف حصہ کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر روئی کے ساتھ حمول کرنا رحم کی رطوبت کے تنقیہ کے لئے مفید ہے ــــ مازو چار ماشہ، عود دو ماشہ، حب الآس، فقاح اذخر، سک ہر ایک تین ماشہ، مشک نصف رتی، زعفران ایک رتی، قرنفل تین عدد سب کو کوٹ چھان کر باریک کپڑے میں باندھ کر رکھنا رطوبت کو خشک کرتا ہے ــــ تالمکھانہ، بیج بند، گل سپاری، گل پستہ، اپوست بیرون پستہ، فوہ، گل دھاوا ہر ایک چار ماشہ، تعلب مصری، آرد مونگ بریاں، مغز تخم تمر ہندی ہر ایک تولہ، مصطگی تین ماشہ، قند سفید ہموزن سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے سات ماشہ دس تولہ عرق گاؤزبان کے ساتھ کھانا سیلان رطوبت میں نافع ہے ــــ تخم تمر ہندی پانی میں بھگو کر چھیل لیں اور پانی باقی ہو تو پھر اسی میں ڈال دیں تاکہ وہ جذب ہو جائے بعد ازاں باریک پیس کر اس کے وزن سے چوتھائی وزن مغز تخم نگاین اور اس کا آٹھواں حصہ صندل سفید سودہ اور سب کے ہموزن قند سفید داخل کر کے ایک ایک تولہ پانی کے ساتھ کھائیں یہ سفوف اس باب میں بے نظیر و مجرب ہے ــــ گل سپاری گل دھاوا، گل پستہ، کہربا، طباشیر، کزمازج ہر ایک نو ماشہ، صمغ عربی ڈیڑھ تولہ سب کو کوٹ چھان کر سات سات ماشہ کھانا بھی سیلان کے لئے مجربات سے ہے ــــ بیج مجیٹھ، گل پستہ، گوکھرو، گوند ڈھاک ہر ایک بوزن مساوی، شکر سب کے ہموزن، سب کو کوٹ چھان کر

روزانہ شیر گاو یا آب سرد کے ساتھ کھانا ہر قسم کے جریان رطوبت کیلئے نہایت مفید ہے۔

گل مختوم ، مازو ، گل سرخ موچرس ، سپاری ، ماباشیر ، نشاستہ ، ہر ایک چھ ماشہ ۔ موصلی سیاہ وسفید حب الآس ، ہلیلہ ، بلیلہ ، آملہ ، ہر ایک ایک تولہ ۔ پوست انار نو ماشہ ، شہد ، قند سفید ، چند دواؤں کو کوٹ چھان کر آب بہی و آب انار شیریں میں قند و شہد کا قوام کر کے بدستور معجون بنا کر روزانہ ایک تولہ کھانا سیلان رحم کیلئے معمول و مجرب ہے ۔ اسیطرح حلوا سپاری پاک معجون آرد و مانک البول بھی اس باب میں معمول و مفید ہے۔

مائے کھنبہ ، بازرنگ ، بیروزہ ، لشک ، قرنفل ، تخم زیمور بوزن ساوی کوٹ چھان کر روغن کنجد ملا کر حمول کرنا رحم کو رطوبتوں سے پاک کرتا ہے ۔ اسیطرح علو یخاں کا حب ذیل فرزجہ بھی زیادتی سیلان کیلئے نافع ہے۔ جفت بلوط ، خرنوب ، مازو سبز ، اظفار الطیب ، اقاقیا ، صندل سفید ، برگ مورد ، ہر ایک ساڑھے چار ماشہ سب کو کوٹ چھانکر روغن عود ہندی ایک ماشہ ملا کر حمول کریں

سیلان الرحم کا سبب اگر مادہ حیض کی عفونت ہو تو پہلے ایارج فیقرا و شربت رفنتین کے ذریعہ سے معدہ و جگر کا تنقیہ کریں بعد ازاں معجون الحدید و شربت پودینہ سے معدہ کو تقویت پہنچائیں اور تجفف وزود ہضم غذا استعمال کریں ، اگر ضرورت معلوم ہو تو مثانہ کو ما ء الاصول و روغن بادام تلخ سے پاک کریں اور اگر حرارت ہو تو شیرہ بزور سے تنقیہ کریں ، بعد ازاں قابض قبضے اور ضماد و شیاف استعمال کریں (جرجانی و ایلاقی)

بعض متاخرین لکھتے ہیں کہ شنگرف ، بلادر ، جوز ماثل ہر ایک بوزن مساوی باشش مدیب کے ہموزن باریک کرکے ذرہ کے مانند چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا کر دودھ و گھی کھلانا سیلان کے تمام قسموں کیلئے مجرب ہے ۔

سیلان منی — جس طرح عورتوں کو سیلان منی کی شکایت بھی عارض ہو جاتی ہے اسکے اسباب بھی ہوتے ہیں جو مردوں کے جریان کے اور ان اسباب کی تشخیص بھی اسیطرح کیجائے

ہے جس طرح مردوں کی اور اس کا علاج بھی وہی ہے جو مردوں کی سیلان منی کا ــــــــ رطوبت اور منی کے سیلان میں فرق یہ ہے کہ منی کا رنگ سفید ہوتا ہے اس میں غلظت ہوتی ہے اور بدبو نہیں ہوتی اس کے برخلاف رطوبت فضلیہ بدبو اور رنگ سے خالی نہیں ہوتی اور اس کا قوام بھی لسبتاً رقیق ہوتا ہے ؛

طباشیر، تخم سرداری، صمغ پلاس، مغز تخم خربوزہ، خار خسک، گل سرخ، موصلی سیاہ، موصلی سفید، بہمن سرخ، بہمن سفید، موچرس، شقاقل، صمغ عربی، بیج بند، گل منڈی، تر کنڈی، تخم اوٹنگن، زعفران، تخم خرفہ، زردک، دار چینی ہر ایک چار ماشہ، شکر سفید سب کے ہم وزن، سب کو سفوف کر کے کھانا رحم کے منی اور صدید کے جریان کے لئے مفید ہے اور اس کے ساتھ حسب ذیل فرزجہ بھی استعمال کریں تو زیادہ بہتر ہے ــــــــ چھالیہ، گلنار، پھٹکری، مازو، برگ مورد، جوز سرو، کزمازج، پوست انار ہر ایک چار ماشہ سب کو جوش دے کر اس میں کپڑا بھگو کر سفیدہ و مرداسنگ سوختہ ہر ایک تین ماشہ میں آلودہ کر کے رکھیں ؛

تالمکھانہ، بیج بند، ثعلب مصری، مصطگی، مازو، گلنار، کہربا، قلعی کشتہ، سنگھاڑا خشک، موصلی سفید و سیاہ، بھوبھل، گاؤزبان، طباشیر، اندر جو شیریں، سب کو کوٹ چھان کر ہم وزن شکر تری ملا کر روزانہ گائے کے دودھ کے ساتھ یک کف دست کھانا اس باب میں نہایت مفید ہے،

اسی طرح ستاور، موچرس، خار خسک، پھلی ببول، تال مکھانہ، فوہ، زرکچور، موصلی سیاہ، ست گلو، سیدہ چوب، الائچی خرد، طباشیر، تخم خشخاش، ثعلب مصری، صمغ عربی، کتیرا، کشتہ قلعی ہر ایک چار ماشہ، تخم خرفہ نو ماشہ، صندل سفید، گوند ڈھاک ہر ایک پانچ ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر ہم وزن شکر سفید ملا کر چھ ماشہ کھلانا بھی معمول و مفید ہے ــــــــ مشک، رامک، زعفران ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، اقاقیا، اذخر، سعد، لادن ہر ایک پونے دو ماشہ، کزمازج، مازو سبز ہر ایک ایک ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر قند سفید و گلاب میں گوندھ کر فتیلا بنا کر رکھنا مقوی رحم ہے اور سیلان منی و رطوبت کو رفع کرتا ہے ؛

خارش رحم

گاہے رحم میں خارش ہو جاتی ہے اس کا سبب یا حاد صفراوی اخلاط پیدا ہوتے ہیں یا بلغم مالح بورقی یا اکال سوداوی یا اس کا سبب رحم کی پھنسیاں ہیں یا اس کا باعث منی کی بڑھی ہوئی حرارت و حدت ہوتی ہے گاہے خارش اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ قوت ساقط ہو جاتی ہے ——— اور ایک ایسی حالت عارض ہو جاتی ہے کہ عورت کو مباشرت سے سیری نہیں ہوتی ——— خلط کی نوعیت روئی رکھ کر معلوم کریں اور منی کا ایک عرصہ تک استفراغ نہ ہونا اس میں حدت پیدا ہو جانے کی دلیل ہے ؛

اس کے علاج میں خلط غالب کا تنقیہ کریں اور خارش خواہ کسی قسم کی ہو بار بار طلا لگائیں مثلاً صندل ، مامیثا ، جند بیدستر، آب کشنیز ، کاہو ، خرفہ استعمال کریں اور روغن گل ، روغن بنفشہ ، روغن نیلوفر کے مانند سرد روغن ملیں ——— اگر اس کا سبب منی کی حدت ہو تو مبرد و مرطب دوائیں استعمال کریں اور اس میں قدرے تخدیر کی بھی رعایت کریں مثلاً کاہو ، کافور ، کشنیز ، صندل ، نیلوفر وغیرہ برتیں ——— نخاع خشک کا دیں ، گل نسرین خشک ، گل نیلوفر ، برگ سرو ، برگ سدہ ، لاجورد ہر ایک بوزن مساوی کوٹ چھان کر روغن زیتون میں ملا کر اس میں سے تین چار ماشہ فرزجہ کریں اور تھوڑی سی یہی دوا آب بابونہ میں پکا کر ناف پر ضماد کریں ——— اگر یہ شکایت حالت حمل میں عارض ہو تو مردار سنگ گلاب یا سرد پانی میں گھس کر اندر لگائیں اس سے فوراً تسکین ہو جاتی ہے ؛

بواسیر و سلعہ رحم وغیرہ

گاہے رحم میں بواسیر پیدا ہو جاتی ہے گاہے چھوٹے سے اگ جاتے ہیں اور گاہے جراحت یا ثوث پیدا ہو جاتا ہے جس سے بکثرت خون جاری رہتا ہے ——— بواسیر اگر خارج رحم میں ہو تو اس کا ازالہ ممکن ہے لیکن اگر یہ عمق میں ہو تو اس کا زائل ہونا مشکل ہے ——— رحم میں بواسیر پیدا ہونے کا سبب سوداوی خلط ہوتی ہے ——— بواسیر کا پتہ چھونے سے محسوس ہو سکتا ہے اور اگر فم رحم کھول کر دیکھا جائے تو مقعد کی بواسیر کی طرح کوئی بلند چیز نظر آ سکتی ہے ؛

اس کے علاج میں سوداوی خلط سے بدن کا تنقیہ کریں، ماءالجبن پلائیں
اور تحلیل و تجفیف کے لئے چربی بط، چربی مرغابی ہر ایک ایک تولہ، موم
تین تولہ روغن گل یا روغن خستہ خشخاش نو تولہ سب کو باہم پگھلا کر اس میں
سیپی سوختہ، زرد چوب سوختہ، مرداسنگ مغسول، سفیدہ ہر ایک ایک
تولہ ملا کر استعمال کریں۔ باقی تدابیر بواسیر مقعد سے اخذ کریں۔ غذا میں مرطب
اشیا دیں۔ اگر دواؤں سے فائدہ نہ نظر آئے تو مسّہ کو قطع کردیں
ـــــ دم الاخوین، کنجد مقشر، حب الآس ہر ایک بوزن مساوی کوٹ کر
فرزجہ استعمال کرنا بھی مفید ہے۔

ـــ اگر بلغمی خلط سے ہو تو مطبوخ تربد و حب غاریقون سے
تنقیہ کریں اور سوداوی مادہ سے ہو تو مطبوخ افتیمون، زردی اور
حب لاجورد سے تنقیہ کریں۔

تنقیہ کے بعد گاہے حب مقل اور گاہے قرص کہربا استعمال کرائیں
اور مقل آب گندنا میں پکا کر عمل دیں، روغن جوز، روغن گندنا اور روغن
زرداکو میں مقل پکا کر حقنہ کرنا بھی مفید ہے ـــــ روغن گندنا کی
ترکیب یہ ہے کہ آب گندنا خام میں چہارم حصہ روغن کنجد ملا کر نرم آنچ
پر اس قدر پکائیں کہ پانی جل جائے اور روغن رہ جائے یہ روغن بواسیر
کے لئے کھانا، طلا کرنا اور حقنہ میں استعمال کرنا نہایت مفید و مجرب ہے
اسی طرح روغن مقل بھی معمول و مجرب ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ مقل
شراب انگوری میں حل کر کے ہموزن روغن کنجد ڈال کر آگ پر اس قدر
پکائیں کہ صرف روغن رہ جائے۔ (جرجانی)

رتق

پیشاب گاہ کے دہانے پر یا فم رحم یا دونوں کے درمیان عضل
یا اغشاء صلب کی قسم کی زائدہ پیدائش کو رتق کہتے ہیں، یہ مرض یا
پیدائشی ہوتا ہے یا قرحہ کے اندمال کے وقت پیدا ہو جاتا ہے ـــ
ـــ اس کے علاج میں اگر ممکن ہو تو دستکاری سے کام لیں اور
اسے کاٹنے کے بعد سوراخ دار انبوب صوف سے لپیٹ کر مرہم میں آلودہ
کر کے رکھیں تاکہ سوراخ پھر نہ بند ہونے پائے۔

طول البظر وغیرہ

بعض عورتوں میں گاہے فم رحم کے نزدیک زائد گوشت
اگ جاتا ہے اور گاہے وہ ابھار جسے بظر کہتے ہیں بڑا
اور سخت ہو جاتا ہے اور یہ گاہے تقضیب کی شکل اختیار کر لیتا ہے جسکے

باعث اس عورت سے جماع کرنا دشوار ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات اس فزونی کے باعث وہ عورت دوسری عورت کے ساتھ مباشرت پر قادر ہوتی ہے —— زائد گوشت کا علاج اکال دواؤں سے کریں یا جب معلوم ہو تو اس کو قطع کردیں اور بظر کے بڑے ہو جانے کا علاج بھی یہی ہے کہ اسے جڑ سے قطع کردیں، بعد ازاں مدمل مرہم لگائیں ؛

کشادگی فم رحم

رطوبت کی زیادتی سے اکثر فم رحم کشادہ ہو جاتا ہے، انطاکی کا قول ہے کہ عصب کے استرخاء سے فم رحم میں کشادگی پیدا ہو جاتی ہے، —— اگر رطوبت کی کثرت ہو تو اس کا علاج کریں ورنہ مضیقات استعمال کریں مثلاً پوست درخت ببول نیم کوفتہ ایک سیر کو دس سیر پانی میں دو شبانہ روز تر کرکے اس قدر جوش دیں کہ نصف رہ جائے بعد ازاں صاف کرکے بوتل میں محفوظ رکھیں، ایام حیض میں پیشاب کے بعد اس پانی سے استنجا کرنا اس باب میں نہایت مفید ہے —— گل کیوڑہ کا غلاف حمول کرنا بھی مجرب ہے اور دودھ گاؤ کے ساتھ سیر سوتی کھرل کرکے اندام نہانی میں طلا کرنا بھی یہی اثر رکھتا ہے، پوست انار کے جوشاندہ میں کپڑا بھی بار تر و خشک کرکے حمول کرنا یا پھلی ببول کے شیرہ میں تر و خشک کرکے رکھنا اس باب میں فوری اثر ظاہر کرتا ہے —— مازو، بلیلہ سیاہ ہر ایک ڈھائی تولہ تین پاؤ گائے کے دودھ میں اس قدر جوش دیں کہ تمام دودھ جذب ہو جائے بعد ازاں سایہ میں خشک کرکے کوٹ چھان کر ہموزن قند سفید ملا کر روزانہ ایک کف دست استعمال کریں تین ہفتہ تک اس کی مداومت کرنا عجیب الاثر ہے ؛

اقاقیا ایک ماشہ، مشک ایک ماشہ، عود سات ماشہ، عفاص، اذخر، سعد، قرنفل ہر ایک چودہ ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر حمول کرنا رحم کو تقویت پہنچانے، رطوبت کو خشک کرنے اور بدبو دفع کرنے کے لئے نہایت مفید ہے —— گوند ڈھاک، سنگ جراحت، گل دھاوا، گل سپاری، املی خورد و کلاں، الائچی، دانہ خرد، برگ مورد، گل سرخ، شب یمانی، مازو، اقاقیا سب کو باریک کرکے اس میں سے تھوڑے حمول کرنا نہایت مضیق ہے، اسی طرح پوست انار، بلیلہ، پھٹکری

بریاں سب کو جوکوب کرکے ایک سیر پانی میں جوش دے کر صاف کرکے اس میں کپڑا ڈال کر اتنی دیر آگ پر رکھنا کہ پانی خشک ہو جائے بعد ازاں اس کپڑے میں سے حمول کرنا نہایت مفید ہے ؛؛

نتن رحم (بدبو) اندام نہانی اور رحم میں بدبو پیدا ہونا قرحہ کے باب سے تعلق رکھتا ہے ـــــ اگر اس کے ساتھ پیپ یا رطوبت آرہی ہو تو قرحہ و سیلان رحم کا علاج کریں ورنہ خوشبو دار دوائیں استعمال کریں ـــــ سک، ہنبل، زعفران سب کو شراب ریحانی میں ملا کر حمول کرنا رطوبت کو خشک کرنے اور بدبو رفع کرنے کے لئے مفید ہے ؛؛

برودت رحم النطاکی کا قول ہے کہ اندام نہانی کی برودت مباشرت کرنے والے مرد کو نقصان پہنچاتی ہے اور قوت کو ساقط کر دیتی ہے ـــــ اگر اس کا سبب خلط کا فساد ہو تو تنقیہ کریں ورنہ بیل و کبابہ وغیرہ کا فرزجہ بنا کر استعمال کریں۔ شیخ نے لکھا ہے کہ سک، مشک، زعفران شراب ریحانی میں جوش دے کر اس میں کپڑا تر کرکے حمول کرنا برودت رفع کرنے کے لئے نہایت سود مند ہے ـــــ سعد سائلہ، جند بیدستر، جاؤشیر، حب بلسان، حب البان، قسط تلخ، سنبل الطیب ہر ایک بوزن مساوی، صمغ کو شراب کہنہ میں حل کرکے باقی دوائیں اس میں ملا کر شیاف بنا کر رکھنا سخن و مفتق ہے، سویدی نے لکھا ہے کہ بلیلہ و کبابہ شرباً و حمولاً اس باب میں نہایت مفید ہے ؛؛

رجاء

مرض رجا حمل و استسقاء سے مشابہت رکھتا ہے، چنانچہ کبھی عورت پر حاملہ نہ ہونے کے باوجود حمل کی حالت طاری ہو جاتی ہے مثلاً حیض بند ہو جاتا ہے، جسم کے رنگ میں تیرگی آجاتی ہے، اشتہا ساقط ہو جاتی ہے اور فم رحم بند ہو تا ہے، پستانوں میں نفخ و امتلا پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی ورم عارض ہو جاتا ہے۔ شکم میں جنین سے مشابہ حرکت محسوس ہوتی ہے اس کا حجم بھی جنین کے مانند ہوتا ہے اور دبانے سے وہ دائیں بائیں منتقل ہوتا ہے، کبھی اس میں صلابت ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی، اگاہے یہ حالت چار یا پانچ سال رہتی ہے

اور کہا ہے عمر بھر ہر گاہ ہے استسقا کی سی حالت ہو جاتی ہے لیکن اس میں صلابت ہوتی ہے،
کہتا ہے درد زہ عارض ہوتا ہے اور اسکے باوجود بچہ نہیں پیدا ہوتا مگر کہا ہے گوشت کا کوئی لوتھڑا
خارج ہو جاتا ہے۔ اسی حالت میں بعض اوقات درد زہ کیساتھ صرف ریاح خارج
ہوتی ہے اور کہا ہے فضلات اور بکثرت خون خارج ہوتا ہے:

حمل اور رجاء میں فرق اس طرح کر سکتے ہیں کہ رجاکی صورت میں کسی کسی وقت حرکت محسوس ہوتی ہے اور اس کے بعد حرکت بالکل ناپید ہو جاتی ہے، علاوہ بریں حقیقی حمل کی بہ نسبت رجاکی حالت میں شکم میں صلابت بہت زیادہ ہوتی ہے — **صاحب کامل** نے لکھا ہے کہ رجا فم رحم یا تمام رحم کے ورم صلب سے پیدا ہوتا ہے جس میں رحم سخت اور متحجر ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی ابتدا میں شبہ ہوتا ہے کہ مریضہ حاملہ ہے اور ایک عرصہ کے بعد وہم ہوتا ہے کہ اسے استسقا ہو گیا ہے مگر اس صورت میں صلابت بہت زیادہ ہوتی ہے اور استسقا کی خاص علامتیں نہیں پائی جاتیں — **جرجانی** نے لکھا ہے کہ اس مرض کے اسباب تین ہو سکتے ہیں، اول رحم کی رگوں میں سدہ پیدا ہو جانا جس سے حیض بند ہو جاتا ہے، دوم رحم میں غلیظ ریاح جمع ہو جانا، سوم رحم میں عورت کا مادہ منویہ پہنچ جانا اور خون سے اس کا پرورش پانا جس سے گوشت کے مانند ایک چیز پیدا ہو جاتی ہے مگر اس میں مرد کی منی شامل نہ ہونے کے باعث یہ چیز صورت حاصل نہیں کر سکتی:

حاصل کلام یہ ہے کہ حالت حمل کی بہ نسبت شکم کا زیادہ سخت ہونا، ہاتھ پاؤں پر سوء القنیہ کے مانند ورم ہونا، بہت زیادہ ڈکار آنا، قراقر اور بدہضمی کی شکایت رہنا اور جنین کی حرکت کی مدت سے پہلے ہی حرکت محسوس ہونا اس مرض کی خاص علامتیں ہیں — شکم میں لڑکے کی حرکت تین ماہ کے بعد ہوتی ہے اور لڑکی کی چار ماہ کے بعد — اس مرض کا سبب یا مواد کا کثرت انصباب ہوتا ہے یا رحم میں عورت کے مادہ منویہ کا منعقد ہو جانا یا طبقات رحم میں غلیظ ریاح کا رک جانا یا اس کا سبب رحم کا ورم صلب ہوتا ہے:

اس کے علاج میں نضج کے بعد بلغم کے مسہل و حب ایارج سے تنقیہ کریں۔ بعد ازاں گرم و کاسر ریاح معجونیں استعمال کرائیں — تریاق اربعہ مدرات کے ساتھ مثلاً ترس اہل مسطگی اشیع وغیرہ کے

مطبوخ کے ساتھ کھلانا مفید ہے۔ یا شکاع اشیح، بادیان، پرسیاؤشان ہر ایک چار ماشہ، تخم خربزہ، خارخسک، تخم کاسنی ہر ایک چھ ماشہ سب کو جوش دے کر شہد خالص ڈیڑھ تولہ داخل کر کے پلائیں ——— زیرہ، صعتر، قردمانا، بابونہ و جاؤشیر وغیرہ آب کرفس کے ساتھ ضماد کریں۔ روغن یاسمین و روغن خیری کی مالش کرائیں اور خاکستر و ریگ گرم سے تکمید کریں ——— اگر اس کا سبب حار مواد ہوں تو حرارت کو تسکین دینے کے بعد مادہ کو نضج دے کر تنقیہ کریں اور اگر اس کا سبب غلیظ ریاح ہوں تو شربت بزوری کے ساتھ ماء الاصول پلائیں اور ضماد معجون، حب وکاسر ریاح فیلفے استعمال کریں ؂

کثرت اسقاط

حمل کے اکثر ساقط ہو جانے کے پانچ اسباب ہو سکتے ہیں ———

اول خارجی عوارض مثلاً حاد یا مزلق یا مسہل یا لئے اور یا مدر دوا استعمال کرنا یا قوی قسم کی حرکت واقع ہونا، مثلاً ضربہ و سقطہ، ریاضت مفرطہ، زور سے اچھلنا، کودنا، قے آنا، سخت چھینک آنا، شدید قسم کی کھانسی ہونا، بہت زور سے چیخنا، کوئی وزنی چیز اٹھانا یا بہت گرم یا بہت سرد مقام اور ہوا میں دیر تک ٹھہرنا ——— دوم آلام نفسانی مثلاً غضب شدید، غم، کھانی خوف، انتہائی صدمہ یا دفعتاً حد سے زیادہ مسرت حاصل ہونا ——— سوم آلام بدنی مثلاً تپ و لرزہ، صفراوی و بلغمی اسہال بالخصوص سحج، زحیر یا عورت کا بہت کمزور و لاغر ہونا یا شدید گرسنگی یا خلط یا خون کا بہت زیادہ استفراغ یا حد سے زیادہ امتلاء یا تخمہ یا کثرت جماع ——— چہارم جنین کے حال کی خرابی مثلاً اس کا مر جانا یا اس کا مریض و کمزور ہونا یا جھلی کا پھٹ جانا یا اس کا ڈھیلا ہو جانا اور اس سے رطوبت خارج ہونا ——— پنجم رحم کے امراض مثلاً فم رحم کا کشادہ ہونا یا رحم میں مزلق رطوبتوں کا بکثرت انصباب ہونا، یا رحم میں سوء مزاج عارض ہونا یا ریاح کی زیادتی، یا ورم، صلابت، سرطان، قرحہ وغیرہ امراض رحم میں مبتلا ہونا۔

مذکورہ بالا اسباب کی تشخیص کے لئے پہلے خارجی عوارض اور آلام نفسانی کی بابت دریافت کریں، اگر ان میں سے کوئی سبب موجود ہو تو استعما

کا باعث وہی ہوگا، ورنہ آلام بدنی اور امراض رحم کے متعلق معلوم کریں چنانچہ جو مرض موجود ہو اسی کو اسقاط کا باعث سمجھیں ——— اگر رحم سے بکثرت رطوبت جاری رہے، پلکوں میں تہیج ہو، آب دہن میں زیادتی ہو اور طبیعت سست رہے تو اسقاط کا سبب رحم میں رطوبت کی زیادتی ہوگی ——— اگر گرانی کے بغیر تمدد معلوم ہو اکثر نفخ و سوء ہضم کی شکایت رہے اور جنین کے بڑے ہونے سے پہلے ہی اسقاط ہو جائے تو اس کا سبب ریاح کی زیادتی ہوگی ——— ابتدائے حمل میں حاملہ امراض میں مبتلا رہی ہو بکثرت استفراغ ہوا ہو حیض جاری ہو یا دودھ آنے لگا ہو اور جنین حرکت نہ کرتا ہو یا اس کی حرکت نہایت کمزور ہو تو اسکا سبب جنین کی بدحالی اور اس کی کمزوری ہوگی ——— اگر بدن کی لاغری کے سوا اور کوئی مرض محسوس نہ ہو تو اسقاط کا سبب یہی ہوگا اور اگر جنین کے مرجانے کی علامتیں پائی جائیں تو اسقاط اسی سبب سے ہوگا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر اس کا سبب خارجی عوارض ہوں تو ان سے احتراز کریں اور بدنی عوارض ہوں تو ان کو زائل کرنے کی کوشش کریں مثلاً اگر رطوبت کی زیادتی ہو تو حمل سے پہلے قے کی عادت ڈالیں، اور منضج پلانے کے بعد بلغم کے مسہل و حب ایارج سے تنقیہ کریں اور دواء المسک حار اور گرم معجونیں کھلائیں مصطگی و عود کے ساتھ گلقند کھانا اور گرم روغنوں سے حقنہ کرنا بھی مفید ہے، شوربہ، فواکہ اور مرطب طعام سے پرہیز کریں ——— اگر اس کا سبب غلیظ ریاح کا اجتماع ہو تو جوارش کمونی اور وہ دوائیں استعمال کریں جو نفخ رحم کے علاج میں درج ہیں، اندام نہانی، پیڑو اور کمر پر روغن سوسن و روغن زنبق کی مالش کریں اور اسی سے حقنہ بھی کریں قے کے بعد بلغم کا مسہل دیں، علاوہ بریں محلل ریاح اشیاء اور وہ تمام تدابیر اس صورت میں مفید ہیں جو رحم کے سوء مزاج بارد میں معمول ہیں ——— اگر اس کا سبب احتباس حیض ہو تو اس کا علاج کریں ——— اگر لاغری کے باعث حمل ساقط ہو جاتا ہو تو غذا کے بعد حمام کرائیں اور ہریسہ، روغن گاؤ، شوربہ، چوزۂ مرغ وغیرہ کھلائیں اور اگر کوئی دوسرا سبب ہو تو فصل و مزاج کی رعایت کے ساتھ اس کا ازالہ کریں۔

مذکورہ بالا علاج یعنی قے، مسہل و حقنہ وغیرہ حمل قرار پانے سے

پہلے کیا جائے تاکہ اس کے بعد حمل ہو تو بچہ سلامت رہے اور حمل قرار پانے کے بعد وہ تدابیر اختیار کریں جو جنین کی حفاظت کے لئے بتائی جائیں گی۔ اگر حالت حمل میں خون حیض جاری ہو جائے اور اسقاط کے دوسرے عوارض ظاہر ہوں تو وہ دوائیں استعمال کریں جو کثرت طمث کے علاج میں بیان کی گئی ہیں مگر خون زیادہ آنے لگے اور درد کمر وغیرہ کے مانند اسقاط کے عوارض شدت پکڑلیں تو ایسی حالت میں خون کو بند کرنے کی ہرگز کوشش نہ کریں بلکہ مدرات استعمال کرائیں تاکہ خون بتمامہ خارج ہو جائے ——— اسقاط کے بعد گرہ بانس پانچ عدد فلوس سی سات عاد. پوست اخروٹ دو تولہ. ٹڈ وقہ کپاس: دو تولہ پوست چلی ، ملتاس ایک تولہ سب کو دس سیر پانی میں جوش دیں اور تیسرا حصہ جل جائے تو صاف کرکے آب و غذا کے بجائے یہی مطبوخ پلائیں ——— بعض عورتیں پوست اخروٹ، گل زمرد، کلتھی بیج تے کا جوشاندہ پلاتی ہیں اور چوتھے روز کلتھی کو پانی میں جوش دے کر دن کو اس کا پانی اور شام کے وقت اس کی دال دیتی ہیں اور پانچویں روز دو ڈھائی تولہ موٹھ کی روٹی کھلاتی ہیں پانی کے بجائے عرق بادیان عرق عنب الثعلب یا عرق گاؤزبان پلائیں اور چند روز کے بعد نان گندم موٹھ کی دال کے ساتھ کھلائیں اور اکیس دن کے بعد تھوڑا تھوڑا روغن زرد دینا شروع کریں اس کے سوا چالیس روز تک برجنس سے پرہیز رکھیں علاوہ بریں بادی اشیا اور سخت قسم کی حرکت سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

اسقاط کے بعد اگر خون بند نہ ہو تو ان دواؤں سے علاج کریں جو کثرت طمث کے علاج میں درج ہیں ——— اگر اسقاط کے بعد ناف کے نیچے ورم معلوم ہو جیسا اکثر ہو جاتا ہے تو غذا بند کرکے انتہائی اشتہا کے وقت گوشت کی بے روغن یخنی یا آب موٹھ دیں پانی کے بجائے عرق مکو پلائیں اور برگ شبت و برگ عنب الثعلب سبز پکا کر روغن گل کے ساتھ ناف کے نیچے ضماد کریں ——— اگر بخار اور ورم رحم عارض ہو تو عناب پانچ دانہ، گل بنفشہ پانچ ماشہ وبہدانہ تین ماشہ جوش دے کر شربت بنفشہ دو تولہ خاکشی چار ماشہ داخل کرکے دیں ——— اگر بخار کے ساتھ جوش ذہن بھی ہو اور چہرہ بلا تمیز رو رہا ہو

تو سات ماشہ، شیرہ گاؤزباں کھلا کر شیرہ تخم کاسنی چھ ماشہ، شیرہ عناب پانچ دانہ شربت نیلوفر دو تولہ چار ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں۔ ہمیشہ چاول کھانا اور کیلا عناب کے مانند باریک کرکے خوشبودار روغن ملا کر حمول کرنا یا مطبوخ اس میں بیٹھنا اور صبح بادام کھانا اسقاط کو روکنے کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح صندل سفید نیم کوفتہ برگ نیلوفر تخم مورد، اقاقیا ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، گلنار چھ ماشہ گل سپاری تو سب کو پانی میں جوش دے کر اس میں آبزن کرنا بھی اس مقصد کے لئے سود مند ہے ——— گل سرخ دو تولہ، گلنار، کزمازج ہر ایک ڈیڑھ تولہ برگ مورد چودہ ماشہ، شب یمانی، پوست انار، مازو ہر ایک ساڑھے دس ماشہ سب کو پانی میں جوش دے کر اس میں بیٹھنا منع اسقاط کے لئے نہایت قوی الاثر ہے اور معین حمل بھی ہے ——— مروارید ناسفتہ چار ماشہ، عود غرقی، مصطگی، عود صلیب، زرنباد، قاقلہ صغار، بیخ انجبار حب الآس ہر ایک پانچ ماشہ، گل سرخ ڈیڑھ تولہ، پودینہ خشک، ابریشم مقرض ورق نقرہ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، مازو سبز، آملہ منقی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، سب کو باریک کرکے ہموزن سکنجبین اور دو چند شیرہ گلقند کے ساتھ معجون بنالیں، یہ جوارش غلبہ ریاح و سقوط اشتہا کے لئے مفید ہے اور اسقاط کی ایسی شکایت کو روکتی ہے جو خون جاری ہو جانے یا ضعف معدہ کے باعث رطوبت بلغمیہ کی کثرت سے عارض ہوتی ہے، معجون برادۂ دندان فیل بھی اسقاط کو روکنے کے لئے معمول و مفید ہے اور معین حمل بھی ہے اسی طرح دواء المسک، شربت سیب و حلوا اسپاری پاک بھی اس باب میں سود مند ہے اور معجون حافظ الجنین علوی خاں اس باب میں مجربات سے ہے۔

اگر عورت کی حرکت کی زیادتی سے بچہ ہل جائے اور اسقاط کا خوف پیدا ہو جائے تو سات ماشہ کندر باریک کرکے آب برنج ساٹھی کے ساتھ کھلانا سرہندی کا مجرب ہے ——— اگر یہ عارضہ غم و غصہ سے ہو تو قابض مفرحات کھلائیں اور شربت انجبار، تریاق فاروق، مثرودیطوس مادام کے ساتھ استعمال کرائیں ——— میتھی، لودھ پٹھانی، آملہ ہر ایک بوزن مساوی کوٹ چھان کر اس میں سے دس ماشہ بکری کے چھٹانک بھر دودھ میں ملا کر دس ماشہ شہد داخل کرکے پلانا اسقاط حمل کا خطرہ۔

رفع کرنے کے لئے اہل ہند کے مجربات سے ہے ——— تخم کرفس، زیرہ سرکہ میں تر کر کے خشک کر کے بریان کیا ہوا ہر ایک ڈھائی تولہ، نانخواہ، زنجبیل، خولنجان ہر ایک چودہ ماشہ، جند بیدستر سات ماشہ، شکر چھ تولہ سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے روزانہ ایک دو چمچہ شراب ممزوج کے ساتھ دینا ایسی حالت میں **مسیحی** کا مجربہ ہے جبکہ حاملہ کا معدہ و جگر ضعیف ہو اور اس میں ریاح پیدا ہونے کے باعث اسقاط ہو جاتا ہے علاوہ بریں جوارش عنبر، جوارش فندادلیقون، جوارش حافظ الجنین، سفوف حافظ الجنین و جوارش لولوی بھی اس باب میں مفید ہے۔

ضرورت اسقاط

بعض اوقات طبیب کو حمل ساقط کرانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً حاملہ کی عمر کم ہو اور وہ ولادت کی تکلیف سے اس کی ہلاکت کا خوف ہو یا مثلاً تم رحم کسی مرض میں مبتلا ہو اور اس پر اس قدر گوشت آ گیا ہو کر بچہ کا خارج ہونا آسان نہ ہو تو ضرورت ہوتی ہے کہ ابتدا ہی میں حمل ساقط کر دیا جائے اسی طرح بچہ شکم میں مر جائے تو اسقاط کی تدبیر اختیار کرنا ضروری ہیں۔

جو چیزیں قوی قسم کی حیض ہیں ان کو شرباً و حمولاً استعمال کریں۔ بانحل فضی، تخم ترب، مشکطرا مشیع، پرسیاؤشان، خارخسک، عنب الثعلب ہر ایک چار ماشہ سب کو جوش دے کر صاف کر کے چار ماشہ جواکھار چھڑک کر پلائیں۔ غذا میں آب موٹھ یا بے روغن شوربہ دیں اور سداب مکی، ایلوا، بادیان بوزن مساوی کوٹ چھان کر زہرہ گاؤ میں ملا کر حمول کریں، یا دو تولہ پرسیاؤشان، تخم کرفس، زیرہ سیاہ ہر ایک چار ماشہ، عنب الثعلب، خارخسک ہر ایک چھ ماشہ، پوست خیار شنبر دو تولہ، سب کو جوش دے کر تین تولہ شربت بزوری داخل کر کے پلائیں اور صبر سقوطری، تنکار بریاں، قرنفل کلاں، خستہ ہوا ہر ایک سات ماشہ، نوشادر، بیخ بنکھپرا ہر ایک ساڑھے تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر آب برگ بنکھپرا سے فتیلہ بنا کر رحم میں رکھیں اور اگر زیادہ قوی تدبیر کی حاجت ہو تو پوست خیار شنبر ایک تولہ، پوست اخروٹ، پرسیاؤشان، برنگ کابلی، گندہ کپاس

ہر ایک سات ماشہ، تخم گزر، خار خسک، تخم خربزہ، تخم ترب مقشر ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، قند سیاہ دو تولہ سب کو جوش دے کر چند روز پلائیں اور خستہ، مہوا، ایلوا ہر ایک ایک تولہ، بیخ بسکھپرا، کنول ہر ایک چھ ماشہ، نوشادر پانچ ماشہ، قرنفل کلاں چھ عدد، مرکی تین ماشہ سب کا شیاف بنا کر رکھیں۔

جب کمر میں درد شروع ہو اور خون جاری ہو جائے جو اسقاط کے قریب ہونے کی علامت ہے تو درد کی تسکین کے لئے عرق بادیان پانچ تولہ گلاب چار تولہ نیم گرم پلائیں و روغن گل گرم کرکے مالش کریں اور پانی کے بجائے عرق عنب الثعلب دیتے رہیں ــــ جب اسقاط ہو جائے تو ان تدابیر پر عمل کریں جو کثرت اسقاط کے باب میں درج کی گئی ہیں، بعد انزال اگر بخار اور پنڈلیوں میں درد ہو جو ورم رحم کی علامت ہے تو گل خطمی و گل نیلوفر عرق شاہترہ میں جوش دے شیرہ مغز تخم تربوز، شربت نیلوفر خاکشی داخل کرکے پلائیں اور عنب الثعلب چودہ ماشہ پکا کر روغن گل سے چرب کرکے پیڑو پر ضماد کریں، بعد انزال گل خطمی چار ماشہ عرق عنب الثعلب میں جوش دے، شیرہ تخم کاہو، شیرہ تخم خرفہ ہر ایک چھ ماشہ، شربت نیلوفر دو تولہ داخل کرکے پلائیں اور درد سر کے لئے تخم کاسنی پیس کر ضماد کریں، اس کے بعد غذا میں کم روغن پلاؤ اور کاڑھا شوربہ دیں۔

شیر زقوم میں کپڑا تر کرکے رکھنا اسقاط کے لئے نہایت قوی الاثر ہے، جاوشیر، ترمس تلخ، سرخس تنہا یا سقمونیا کے ساتھ، تخم گزر، اشق، مقل، کبریت، تخم حنظل، عنصل بریاں، حرمل، زراوند طویل و مدحرج، عاشا، حرف، مقرومانا، دارشیشعان، زنجبان، حب الغار، پودینہ نہری، پودینہ کوہی، قنطوریون غلیظ، شونیز، اسقر، عنصل ان میں سے ہر ایک دواً خراً وحمولاً حمل کو ساقط کرتی ہے ــــ کندش دو حصہ، بیخ کبر ایک حصہ باریک کرکے اس میں سے سات ماشہ کھانا مسقط ہے، شب یمانی حمول کرنا یا نفت سفید یا سقمونیا یا بیخ نرگس حمول کرنا بھی اس مقصد کے لئے موثر ہے ــــ فوہ، سلیخہ، قرفہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ کنجد سیاہ، نخود سیاہ ہر ایک ایک مٹھی، حلبہ دو مٹھی، خرما [illegible] سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کرکے اس میں نصف وزن آب

سداب تر لا کر پلانا حمل کو ساقط کرتا ہے اور حسب ذیل سفوف بھی زندہ و
مردہ جنین کو خارج کرنے کے لئے مجربات سے ہے۔ فوجبر، سقمونیا ہر ایک
ایک ماشہ، حلتیت دو رتی، پوست ثمر خیارشنبر دو ماشہ، ترمس،
غاریقون ہر ایک ایک ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر روغن زفت رومی
میں تر کرکے آب نیم گرم کے ساتھ کھلائیں اور چار گھڑی کے بعد خشکہ خوب
گھی ملا کر دیں، اسی طرح معجون مسقط بھی مردہ بچہ و مشیمہ کو خارج کرنے کے لئے
نہایت سریع الاثر ہے۔

ذیل میں وہ دوائیں درج کی جاتی ہیں جو اس باب میں اطباء
ہند کی معمول ہیں ——— صابن کو شیاف کے مانند تراش
کر فم رحم میں رکھیں نیلا دھتورا تیل میں حل کرکے اس میں روئی تر کرکے فم رحم
میں پہنچائیں یا ترکی علی معہ تخم باریک پیس کر شیاف کریں ——— تخم
جھاؤ ڈیڑھ تولہ آدھ سیر پانی میں جوش دے کر نصف رہ جائے تو صاف
کرکے پلانا اخراج جنین کے لئے بے نظیر ہے ——— کنجد سیاہ کوٹ کر
اس میں سے چھ تولہ شب کو پانی میں بھگو کر صبح صاف کرکے چنا یا برگ
بانس کا مطبوخ پینا بھی مفید ہے ——— بیخ کپاس، بارسنگ شاخ
بیخ بکھیرا، شاخ برگ بید انجیر، ایلوا ہر ایک ایک تولہ، نمک سنگ ایلما
سب کو پانی میں پیس کر شیاف بنا کر روزانہ ایک شافہ رکھنا نہایت
موثر ہے اور دوسرے تیسرے روز اسقاط ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایلوا
بیخ بکھیرا، نیلا تھوتھا، تخم کھرنی، تخم مہواسب کو پیس کر فتیلہ بنا کر
رکھنا بھی مجرب ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ اسقاط کبھی حرکتوں سے حاصل ہوتا ہے
اور کبھی دواؤں سے اور جو دوائیں برتی جاتی ہیں وہ اسقاط کا عمل
یا بچہ کو ہلاک کرکے کرتی ہیں یا ادرار حیض کے ساتھ یا بچہ کو پھسلا دینے کے باعث
جنین کو ہلاک کرنے والی دوائیں تلخ و تیز ہوتی ہیں۔ اسی طرح مدر حیض دوائیں
بھی تلخ و تیز ہوتی ہیں اور مزلق دوائیں رطب و مزج ہوتی ہیں، یہ تمام
دوائیں شرباً و حمولاً دونوں طریقوں سے برتی جاتی ہیں ——— اور
حرکات کے ذریعے اسقاط کرانے میں فصد بھی داخل ہے۔ بالخصوص باسلیق
کی فصد لیکن صافن کی فصد کھولنا جنین کو متحرک کر دیتا ہے، حاملہ کو بھوکا
رکھنا، سخت ورزش کرانا، وزنی بار اٹھانا اور چھینکیں لانا بھی اسی ضمن میں

داخل ہے — اس باب کی ایک جید تدبیر یہ ہے کہ کاغذ کی بتی بنا کر یا مسواک پر لے کر یا شنان یا سداب یا سرخس کی لکڑی مناسب گز بنا کر تراش کر نرم کر کے کسی مسقط دوا مثلاً قطران یا آب تخم حنظل وغیرہ میں آلودہ کر کے فم رحم میں داخل کریں اس صورت سے ضرور اسقاط ہو جاتا ہے۔

عسر ولادت

ولادت میں دشواری حسب ذیل آٹھ اسباب میں سے کسی سبب کے باعث ہوتی ہے۔ اول حاملہ کے سبب سے مثلاً حاملہ کا ضعیف ہونا، امراض یا فاقہ میں مبتلا ہونا، یا طبعاً خائف ہونا پہلی ولادت کے باعث خوف اور درد کا زیادہ ہونا، یا پیرانہ سال اور کم وزن ہونا، یا بہت زیادہ فربہ ہونا، یا تکلیف کے تحمل اور برداشت کا عادی نہ ہونا، یا ولادت کے وقت ہاتھ پاؤں مارنا اور ہیئت بدلتے رہنا اور ان اسباب سے بچہ کا سہل الخروج شکل سے متغیر ہو جانا

— دوم بچے کے سبب سے مثلاً لڑکی ہونا۔ کیونکہ لڑکی کی ولادت میں لڑکے کی بہ نسبت یقیناً کچھ زیادہ دشواری ہوتی ہے یا بچہ کا بڑا ہونا، یا اس کا سر بڑا ہونا، یا اس کا جسم سخت ہونا، یا اس کا بہت چھوٹا اور ہلکا ہونا، یا بچہ کی خلقت درست نہ ہونا مثلاً دو سر ہونا، یا چند بچوں کا ہونا، یا بچہ کا بہت زیادہ ضعیف ہونا، یا اس کا شکم میں مر جانا، یا بچے کے خارج ہونے کی شکل غیر طبعی ہونا مثلاً پاؤں یا پہلو کی طرف سے خارج ہونا، یا اس کا پیچیدہ ہونا یا پہلے زانو یا ران خارج ہو جانا۔

— سوم یہ کہ دشواری رحم کے سبب سے عارض ہو مثلاً رحم چھوٹا ہو یا نہایت خشک ہو اور بچے کو پھسلانے والی رطوبت اس میں موجود نہ ہو یا خلقتاً تنگ ہو یا قرحہ بھر جانے سے یا دوسرے اسباب سے اس میں تنگی آ گئی ہو یا رحم کسی ردی مرض میں مبتلا ہو مثلاً ورم ہو یا قرحہ ہوں یا اس میں بواسیر ہو

— چہارم یہ کہ دشواری مشیمہ کے سبب سے واقع ہو مثلاً مشیمہ غلیظ ہو اور اس کے نہ پھٹنے کی وجہ سے بچہ مخلصی نہ پاتا ہے، یا مشیمہ نہایت رقیق ہو اور اس کے بسرعت پھٹ جانے سے رطوبتیں پہلے ہی خارج ہو جائیں اور بچہ کو پھسلانے والا مادہ نہ رہے

— پنجم یہ کہ دشواری رحم

کے قریبی اعضاء کے باعث ہو مثلاً مثانہ میں ورم ہو یا حبس بول وغیرہ ہو یا رودہ میں بکثرت خشک ثفل جمع ہو یا ورم ہو یا بواسیر ہو یا شقاق مقعد کی شکایت موجود ہو ---- **ششم** یہ کہ دشواری وقت ولادت کی خرابی سے ہو مثلاً بچہ وقت سے پہلے حرکت کرکے خارج ہونا چاہے تو اس کی ولادت میں سخت دشواری واقع ہو جاتی ہے ----

ہفتم یہ کہ دشواری دایہ کی کسی بد احتیاطی سے واقع ہو ----

ہشتم یہ کہ اس کا سبب خارجی ہو مثلاً سخت سردی کا موسم ہو اور اعضاء میں شدید انقباض ہو تو ولادت میں سخت دشواری پیدا ہو جاتی ہے۔ یا گرمی بہت زیادہ ہو تو قوت ساقط ہونے لگتی ہے یا حاملہ رنج و غم میں مبتلا ہو یا عطریات اور خوشبو کی بہت زیادہ عادی ہو جس کے باعث رحم ہمیشہ اوپر کی طرف چڑھا رہے تو ولادت میں دقت ہوتی ہے ؛

ولادت میں آسانی یا دشواری ہونے کی علامت یہ ہے کہ ولادت سے پہلے اگر درد شکم اور پیڑو میں آگے کی طرف مائل ہو تو ولادت میں آسانی ہوگی اور درد پشت کی طرف محسوس ہو تو ولادت میں دشواری ہوگی ؛

اسباب مذکورہ کی تشخیص میں پہلے **خارجی اسباب** پر نظر کریں اور ان میں سے جو سبب موجود ہو اسی کو عسر ولادت کا باعث سمجھیں ورنہ مریضہ لاغر و ضعیف ہو تو ضعف و لاغری کو اور فربہ ہو تو اس کی **فربہی** کو سبب قرار دیں اور یہ بھی نہ ہو تو **جنین** کے بڑے اور چھوٹے ہونے، اس کے خروج کی شکل غیر طبعی ہونے یا رحم کے تنگ ہونے یا امراض میں مبتلا ہونے یا مشیمہ کے غلیظ ہونے یا رقیق ہونے یا رحم کے قریبی اعضاء میں کوئی مرض ہونے یا بے وقت ولادت ہونے کی بابت دریافت کریں ---- مذکورہ بالا اسباب میں سے دشواری کا سبب کوئی بھی کیوں نہ ہو ولادت کے وقت چھینکیں لانا اس میں آسانی پیدا کر دیتا ہے ---- عام طور پر لڑکی کی ولادت میں درد دیر تک رہتا ہے اور لڑکے کی ولادت میں درد تیز ہوتا ہے ---- خون اگر ولادت سے پہلے خارج ہو جائے تو ولادت دشوار ہو جاتی ہے اور اس کے خارج ہونے میں تاخیر ہو

تو ولادت بآسانی ہوتی ہے ٭
عسر ولادت کی ہتک بالجربہ ہے کہ مشکطرامشیع
پرسیاؤشاں، نخود سیاہ، ہر ایک چھ ماشہ، پوست بیخ الماس، قند
سیاہ ہر ایک ایک تولہ سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے
لائیں، شکم، پشت اور اندام نہانی کے اطراف پر روغن بنفشہ و روغن
یاسمین کی مالش کریں اور اگر اس میں چربی مرغ و چربی بط و مغز ساق
گاؤ شامل کریں تو زیادہ مناسب ہے۔ تنہا آب گرم سے یا بابونہ، شبت
مرزنجوش و اکلیل کے جوشاندہ سے نطول کریں اور اس میں ناف تک
بٹھائیں، کندش، شونیز و جند بیدستر سے چھینکیں لائیں اور چھینک آنے
کے وقت ناک اور منہ بند کر دیں اور سم اسپ کی دھونی دیں ــــ
ــــ اگر اس کا سبب مشیمہ کی سختی ہو تو جلدی اس کی تدبیر کریں تاکہ
بچہ حرکت کی دشواری وغیرہ سے ہلاک نہ ہو جائے اور دایہ کو کہیں کہ اسے
چاک کر دے ــــ اگر دشواری کا سبب ہوا اور مزاج کی حرارت
ہو تو مذکورہ بالا سخن تدابیر سے احتراز کریں اور حاملہ کو معتدل مکان
میں رکھیں ــــ اگر درد چار روز تک رہ جائے اور جنین کی موت
کی دوسری علامتیں ظاہر ہوں تو اسے خارج کرنے کے لئے ان تدابیر
پر عمل کریں جو آئندہ باب میں لکھی جائیں گی ٭
زعفران پوٹلی میں باندھ کر ران پر لٹکانا، حمل میں روغن ناردین
کا حقنہ کرنا، شہد کے ساتھ ایرسا شرباً و حمولاً استعمال کرنا، آب
فراسیون تازہ یا اس کا مطبوخ تنہا یا بیخ یاسمین کے ساتھ تیار کر کے پلانا
حب الغار پانچ ماشہ سے نو ماشہ تک شراب کہنہ کے ساتھ دینا، مغز
سرخروس اور ایک رتی مشک شراب شیریں میں حل کر کے پلانا، تریاق
فاروق ساڑھے چار ماشہ تک جلاب کے ساتھ دینا، نو ماشہ گل بابونہ
جوش دے کر قدرے شہد ملا کر پلانا: تخم گزر کا بخور استعمال کرنا یہ تمام
تدبیریں ولادت میں آسانی پیدا کرتی ہیں ــــ ابسل باریک
کر کے ریشمی کپڑے میں چھان کر اس میں سے سوا دو ماشہ کھلا کر
اس کے اوپر سے اسی کے ایک تولہ دسیوں کا جوشاندہ پلانا اور لود
حیض اور ولادت میں آسانی پیدا کرنے کے لئے حکیم علی کے
مجربات سے ہے
ــــ پوست خیار شنبر کا شیرہ قدرے پانی

میں نکال کر زعفران، گلاب و شکر کے ساتھ پلانا عسر ولادت اور مشیمہ کو خارج کرنے کے لئے مجرب ہے، اسی طرح حسب ذیل دوا ولادت میں آسانی پیدا کرتی ہے، مدر حیض ہے اور ولادت کے بعد کے درد و تمدد اور گرانی کے لئے معمول ہے ——— بادیان خارخسک ہر ایک چھ ماشہ، شکاعی، فوہ ہر ایک چار ماشہ، ترمس تین ماشہ، پوست خیار شنبر چار تولہ سب کو جوش دے کر صاف کرکے شربت بزوری حسب مزاج بارد یا حار داخل کرکے پلائیں اور روغن بابونہ نیم گرم پیڑو وغیرہ پر ملیں ٭

ولادت میں دشواری خواہ کسی سبب سے ہو اس کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے حمام کرائیں اور روغن زنبق یا روغن زیتون یا روغن سوسن یا چربی بط، چربی مرغابی و مغز ساق گاؤ باہم ملا کر حمام ہی میں لطخ وغیرہ پر ملیں اور تھوڑی دیر کے بعد حسب ذیل ابزن میں بٹھائیں ——— اکلیل، بابونہ، حلبہ، بزرکتان، عنب الثعلب، مرزنجوش، فوہ ہر ایک تین تولہ، بنفشہ، برگ نیم، برگ کرنب البستانی، افروز، برگ سنبھالو، خبازی، برگ شبت ہر ایک سبز سات سات تولہ برگ پنبہ پندرہ تولہ سب کو جوش دے کر بدستور ابزن کریں اور اسی حالت میں لوبیا، شکاعی کا مطبوخ پلائیں یا پوست خیار شنبر، پوست جوز، پوست بادام ہر ایک تین تولہ، قرطم، ابہل، بنفشہ، ترمس، تخم کرفس، تخم خربزہ ہر ایک نو ماشہ، انیسون سات ماشہ، ریوند خطائی چار ماشہ، سب کو عرق مکو، عرق خارخسک و عرق بادیان ہر ایک پندرہ تولہ میں جوش دیں اور نصف رہ جائے تو مل چھان کر چار تولہ شربت دینار داخل کرکے پلائیں، سفوف پوست خیار شنبر نو ماشہ ہموزن قند سفید ملا کر آدھ پاؤ عرق گاؤ زبان کے ساتھ پلانا نہایت سریع الاثر ہے یا آدھ سیر شیر گاؤ میں سات تولہ روغن زرد اور نو تولہ ترنجبین یا شکر سرخ داخل کرکے پلائیں اور عورت کو کہیں کہ پچیس تیس قدم چلے بعد ازاں پاؤں پر بیٹھ کر سانس بند کرکے نیچے زور لگائے، اس کے بعد بھی دیر ہو تو لعاب بزرکتان و لعاب حلبہ میں روغن کتان ملا کر رحم پر نیم گرم مالش کریں اور اس میں سے قدرے رحم میں ٹپکائیں ———

جن عورتوں کو ولادت میں دشواری ہوتی ہو وہ اگر چھٹے مہینے کے روز لا

شب کو آدھ سیر شیر گاؤ میں تین تولہ عرق کیوڑہ اور ڈیڑھ تولہ قند سفید
داخل کرکے پیتی رہیں اور ممکن ہو تو صبح کو خمیرہ مروارید علوی خاں نو ماشہ
ورق طلا لپیٹ کر کھائیں اور اس کے اوپر شربت یاقوت تین تولہ عرق
بید مشک نو تولہ میں۔ اگر آٹھویں اور نواں مہینہ شروع ہو تو شام کو غذا
موقوف کرکے صرف دودھ اس قدر پئیں جو ہضم ہو سکے اور اس میں
روغن بادام شیریں ابتدا میں چودہ ماشہ داخل کریں اور اگر اس سے
اسہال نہ ہو تو روزانہ اس کی مقدار تھوڑی تھوڑی زیادہ کرتی جائیں
اس تدبیر سے بچہ آسانی پیدا ہو جاتا ہے ؛ (مصنف اقتباس)

وضع حمل کے دن قریب ہوتے جائیں تو حمام و آبزن کی مداومت
کریں، پیڑو، پشت اور کنج ران میں روغن شبت و روغن بابونہ و روغن
خیری وغیرہ ملتے رہیں، خوشبودار اشیاء ہول کریں اور فم رحم
میں قیروطیاں، مرغی روغن، لعاب اور چربی وغیرہ نیم گرم لگائیں

جس عورت کو ولادت میں دشواری ہو اسے وضع حمل سے
ایک ماہ پیشتر سے روزانہ نہار منہ لعاب پلائیں مثلاً لعاب بہدانہ و
لعاب تخم کتان باہم ملا کر دیں، درد کے دنوں میں آب حلبہ پلائیں
غذا میں ملین سبزیاں اور فربہ گوشت کا سادہ شوربہ دیں اور قابض اشیاء
سے قطعاً پرہیز رکھیں، جب درد زہ شروع ہو تو ایسی چیزیں کھلائیں
جو مقدار میں کم ہو کر غذائیت زیادہ رکھتی ہو اور اس کے اوپر شراب
ریحانی پلا دیں اس کے بعد عورت کو چاہیے کہ پاؤں پھیلا دے بعد ازاں
تھوڑی دیر پشت پر لیٹے۔ اس کے بعد دفعتاً کھڑی ہو جائے اور جب
فم رحم کچھ کھلنے لگے تو سانس بند کرکے زور لگائے اور پردہ صفاق کے
پھٹنے کے وقت چھینک لانے کی تدبیر اختیار کریں بعد ازاں منہ
کھول کر لمبی لمبی سانس لے ؛ (شیخ)

ولادت دشوار ہونے کی صورت میں دواؤں کے بغیر آسانی
پیدا کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اگر مریضہ کمزور ہو تو نہایت قلیل مقدار میں اس کی
پسندیدہ خوشبو سنگھائیں اور بیضہ نیم برشت کے مانند قلیل الغذا
غذا دے کر خوشبودار شراب کے چند پیالے پلائیں بعد ازاں بدستور
بٹھائیں اور موسم سرما ہو تو مکان کو آگ سے گرم کریں اور گرما ہو تو اسے
سرد رکھیں اور پھلونگ آب نیم گرم یا آب قمقم میں بٹھائیں، پیڑو، اعضا

ولادت اور پشت پر قیروطیان اور نیم گرم چربی مالش کریں، بعض اوقات اندام نہانی میں لعابوں کا حقنہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر یہ تدبیر کفایت نہ کرے تو دواؤں کی طرف رجوع کریں اور بجور استعمال کریں —— اگر بچے پہلے پیر پاؤں خارج ہو تو پہلے نرمی کے ساتھ پاؤں کو اندر داخل کر دینے کی کوشش کریں اور اس میں کامیابی ہو جائے تو بچہ کو الٹنے اور صحیح شکل اختیار کرنے کی تدبیر کریں اگر یہ ممکن نہ ہو تو بچہ کو پٹی باندھ کر اور پھندا لگا کر خارج کریں اور یہ بھی ممکن نہ ہو اور قطع کے سوا کوئی تدبیر نظر نہ آئے تو وہ طریقہ اختیار کریں جو ایسی صورت میں مردہ جنین کو خارج کرنے کے لئے معمول ہے، اور اگر بچہ پہلو کی جانب سے خارج ہونے لگے تو اس کی تدبیر بھی تقریباً یہی ہے —— اگر رحم میں ورم ہو اور اس کی وجہ سے ولادت میں دشواری ہو تو قیروطی و روغن استعمال کرنے کے بعد عورت کو اس ہیئت پر رکھیں جو فربہ عورتوں میں ولادت میں معمول ہے یعنی اسے کہیں کہ سر کو بالکل نیچے جھکائے اور اپنے زانو شکم کے نیچے داخل کرے بعد ازاں اندام نہانی میں طلیات مذکورہ کی مالش کریں اور اسے انگلیوں سے یا آلہ سے فراخ کریں اس کے بعد بسرعت شکم کی مالش کریں —— اگر ولادت میں دشواری بچہ کے بڑے ہونے کے باعث ہو تو دایہ کو چاہیے کہ اس کی گرفت ڈھیلی نہ ہونے پائے بلکہ وہ مضبوط گرفت سے نرمی کے ساتھ آہستہ آہستہ بچہ کو جذب کرے اور اگر یہ کافی ثابت نہ ہو تو پٹی باندھ کر جذب کرلے اور اس سے بھی کام نہ چلے تو پھندا اور کلالیب استعمال کریں اور یہ بھی بے سود ثابت ہو تو قطع کرکے خارج کرنے پر غور کریں —— اگر ولادت کے وقت عورت بیہوش ہو جائے تو چہرہ پر پانی کے چھینٹے ماریں اور بچہ کے واپس جانے کا خوف نہ ہو تو خوشبو سنگھائیں اور منہ میں شراب و افاویہ ملا کر بار بار ٹپکائیں ⁂ (شیخ)

وہ تمام دوائیں جو حیض اور گرد دانو کو خارج کرتی ہیں بچہ کو بھی خارج کرتی ہیں —— پوست خیار شنبر سفوف کرکے چودہ ماشہ کھلانا اس باب میں بغایت موثر ہے۔ حلتیت اور جند بیدستر کھلانا بھی مفید ہے اور دارچینی کھلانا درد کو کم کرنے اور ولادت کو آسان بنانے کے لئے نہایت سودمند ہے ⁂ (شیخ)

احتباس مشیمہ و جنین مردہ

گاہے بچہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن مشیمہ یعنی وہ پردہ جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے خارج نہیں ہوتا اور گاہے بچہ شکم میں مرجاتا ہے اس لئے اس کے خارج ہونے میں دشواری پیدا ہو جاتی ہے۔ مشیمہ کے اندر رہ جانے کی بابت دایہ سے معلوم ہو سکتا ہے اور بچے کے مرجانے کی علامت یہ ہے کہ شکم میں نہایت گرانی پیدا ہو جاتی ہے اور عورت پہلو بدلتی ہے تو پتھر کے مانند سخت چیز ایک طرف سے دوسری طرف منتقل ہوتی محسوس ہوتی ہے، ناف سرد ہو جاتی ہے۔ پستان لاغر و خالی ہو جاتے ہیں اور گاہے بدبودار رطوبت خارج ہوتا ہے۔ گاہے جنین کی موت کے وقت حاملہ کی آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں۔ آنکھوں کی سفیدی نیل پڑ جاتی ہے اور گاہے لبوں کی سرخی کے ساتھ کان اور ناک کا کنارہ سفید ہو جاتا ہے ——— حاصل کلام یہ ہے کہ جب شکم میں بچہ کی حرکت محسوس نہ ہو، ہاتھ پاؤں سرد ہو جائیں سانس متواتر ہو جائے اور دردِ زہ چار روز تک قائم رہے تو سمجھا جائے کہ بچہ مرچکا ہے اور جلد اسے خارج کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ متعفن ہو کر حاملہ کی ہلاکت کا نتیجہ نہ ہو۔

جنین مردہ کو خارج کرنے کے لئے مشکطرامشیع، پرسیاؤشان، ابہل ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، ترمس، پودینہ ہر ایک سات ماشہ، قند سفید ساڑھے تین تولہ، سب کو پانی میں خوب جوش دے کر صاف کر کے پلائیں۔ چھینکیں لانے کی تدبیر کریں، مر، جاؤشیر، خربق سفید ہوزن مساوی کوٹ چھان کر زہرہ گاؤ میں گوندھ کر حمول کریں۔ اسد اب خشک، شحم حنظل، قسط ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، مرمکی ساڑھے تین ماشہ، سب کو پیس کر ناف اور پیڑو پر ضماد کریں اور پوست بارہ سنگا، سرگین کبوتر کی دھونی دیں۔ اگر اس تدبیر سے بچہ خارج نہ ہو تو قابلہ کو کہیں کہ ہاتھ داخل کر کے آہستگی سے جذب کرے اور اس میں بھی ناکامی ہو تو قطع کر کے خارج کرے مگر یہ عمل نہایت خطرناک ہے اور انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے ——— ترس تلخ، مر و شہد کا فرزجہ رکھنا مشیمہ کو خارج کرنے کے لئے سو دیں کا مجرب ہے۔ گل خطمی کو حمول کرنا مردہ بچہ کو خارج کرنے کے لئے مجربات سے ہے۔ اسی طرح قطران یا پودینہ و جند بیدستر یا گل خیری نہ دو و شہد یا نفط سفید حمول کرنا بھی مفید ہے اور عود بلساں یا برگ سیرو پوست سیر یا سرگین گاؤ یا مشک بزیا شونیز کی دھونی دینا بھی سود مند ہے۔

قیصوم یا برگ ثوم یا برنجاسف کے مطبوخ میں بٹھانا مفید پڑتا ہے۔
المتبآھسنل کے قول کے — مطابق بالوں، ہینگ،
کلونجی، سونف، اجوائن، اجمود، بابڑنگ، تخم سن، تخم گاجر، تخم پیاز
تمام دوائیں یا ان میں سے جو میسر آسکیں ان کو جوش دے کر قند سیاہ
داخل کرکے پلانا مردہ و زندہ بچہ اور مشیمہ کو خارج کرنے کے لئے نہایت
مفید ہے۔ علاوہ بریں بچھ یا گوگل یا بہروزہ کو جلا کر اس کا دھواں اندام نہانی
میں پہنچائیں اور روغن بید انجیر میں روئی تر کرکے رکھیں یا پوست ریٹھہ
پانی میں پیس کر اس میں روئی آلودہ کرکے حمول کریں۔

اگر درد تین چار روز قائم رہے تو اکثر بچہ زندہ نہیں رہتا چنانچہ اس
صورت میں تمام توجہ حاملہ کو بچانے کی طرف منعطف کریں مثلاً روغن بلسان
حمول کریں، سرگین خر کا دھواں نلکی کے ذریعہ سے پہنچائیں اور آب سداب
و آب حلبہ مطبوخ ہر ایک ساڑھے سات تولہ میں انجیر اور ساڑھے دس ماشہ
صعتر خوب جوش دے کر پلائیں علاوہ بریں ان تدابیر پر عمل کریں جو ضرورت
استقاط کی بحث میں لکھی گئی ہیں۔ ([illegible])

احتباس نفاس

بچہ کی ولادت کے بعد جو خون آتا ہے اس کے جاری رہنے کی مدت
لڑکا پیدا ہونے کی صورت میں اکثر بیس سے پچیس روز تک ہوتی ہے۔
اور لڑکی پیدا ہونے کی صورت میں پینتیس سے چالیس روز تک۔ اس خون
کا قبل از وقت بند ہو جانا مزمن بخار، سخت قسم کے اورام اور ان امراض
پر منتج ہوتا ہے جو احتباس طمث سے پیدا ہوتے ہیں۔ بالخصوص عورت
قوی و توانا ہو اور جسم میں کافی خون موجود ہو تو نفاس کا بند ہو جانا زیادہ
خطرناک ہوتا ہے مگر عورت ضعیف و لاغر ہو اور بدن میں خون کی کمی ہو تو
نفاس کی کمی چنداں نقصان دہ نہیں ہوتی اور اس صورت میں اسے
جاری کرنے کی تدبیر اختیار نہ کریں۔

احتباس نفاس کے علاج میں وہی تدابیر اختیار کریں جو احتباس
طمث کے لئے بیان کی گئی ہیں یا تخم کرفس، بادیان، پرسیاؤشاں، مشکطرامشیع
ہر ایک ساڑھے تین ماشہ سب کو جوش دے کر تین تولہ قند سفید کے ساتھ
پلائیں یا بادیان، خارخسک، انیسون، خطمی، خبازی ہر ایک چھ ماشہ،

زخم نو ماشہ۔ پوست۔ ملتاس ایک تولہ سب کو جوش دے کر صاف کر کے شربت بزوری حار تین تولہ داخل کر کے پلائیں۔ ڈوڈہ کپاس، عرق عنب الثعلب دس تولہ میں جوش دے کر پلانا اسی طرح تین روز تک بانس کی گرہ پلانا بھی مفید ہے ——— اگر احتباس نفاس کیساتھ بخار اور تشنگی کا غلبہ ہو تو تخم خطمی اجازی، تخم خیارین نیم کوفتہ ہر ایک چھ ماشہ۔ تخم خربزہ نیم کوفتہ نو ماشہ سب کا خیساندہ تیار کر کے لعاب اسپغول چھ ماشہ و قند سفید ڈیڑھ تولہ داخل کر کے پلائیں ——— اگر خون نفاس کے بند ہونے سے شکم میں مروڑ پیدا ہو جائے تو عنب الثعلب، شاہترہ ہر ایک چھ ماشہ۔ نوہ، پرسیاؤشاں ہر ایک چار ماشہ، پوست خیار شنبر دو تولہ خار خسک۔ تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ۔ سب کو جوش دے کر تین تولہ گلقند داخل کر کے پلائیں۔

کثرت نفاس

اگر خون نفاس زیادہ مقدار میں اور زیادہ آئے تو قوت کے ساقط ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ ایسی حالت میں اسے بند کرنے کی کوشش کریں اور وہ تمام ادویہ اختیار کریں جو کثرت طمث کے علاج میں بیان کی گئی ہیں یا روزانہ صبح کو قرص کہربا نو ماشہ۔ گل مختوم یا گل ارمنی گلنار ہر ایک سوا دو ماشہ سب کو باہم ملا کر رب بہی کے ساتھ کھلائیں اور قرص کہربا یا قرص گلنار کوٹ کر باریک کپڑے میں پوٹلی بنا کر حمول کریں۔ یا گل ارمنی، دم الاخوین، کہربا، صدف سوختہ، سنگ جراحت ہر ایک ایک ماشہ کوٹ چھان کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرہ بیخ انجبار چار ماشہ دس تولہ عرق گاؤزبان اور دو تولہ گلاب میں نکال کر چھ ماشہ تخم بارتنگ چھڑک کر پلائیں اور تقویت کے لئے ما، اللحم، شراب اور خوشبو استعمال کریں۔

عقر و عسر حبل (حمل قرار نہ پانا)

حمل قرار نہ پانا اور اس میں دشواری ہونے کا سبب یا صرف عورت کی کوئی خرابی ہوتی ہے یا صرف مرد کی یا جانبین کی ——— مانع اسباب حمل کی چھ قسمیں ہیں ——— اول یہ کہ مرد یا عورت

کی منی میں خرابی ہو مثلاً اس کی مقدار کم ہو یا اس میں سوءِ مزاج ہو اور اس خرابی کا سبب بالعموم غذا کی خرابی یا ترش اشیاء کا زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ **دوم** یہ کہ اس کا سبب رحم میں ہو مثلاً اس کا مزاج درست نہ ہو اور منی کو فاسد کر دینے والا سوءِ مزاج اکثر برودت کا غلبہ ہوتا ہے یا گاہے سوءِ مزاج یابس ہوتا ہے جس سے منی خشک ہو جاتی ہے یا سوءِ مزاج سے مجاری تنگ ہو جاتے ہیں یا گاہے سوءِ مزاج مادی، صفراوی یا سوداوی یا بلغمی ہوتا ہے اور یہ مادہ منی کو فاسد کر دیتا ہے یا بانجھ پن کا سبب یعنی خون حیض کا انقطاع ہوتا ہے یا اس کا سبب میلان رحم یا انقلاب رحم یا حمل سے پہلے ہی فم رحم کا بند ہونا یا سدہ، علامت یا زائد گوشت ہوتا ہے جس سے منی رحم میں داخل نہیں ہو سکتی۔

چہارم یہ کہ اس کا سبب قضیب میں ہو مثلاً وہ چھوٹا ہو اور نطفہ کو اپنی جگہ نہ پہنچا سکے یا مرد یا عورت فربہ ہو اور نطفہ نہ پہنچ سکے یا قضیب اعتدال سے بڑا ہو جس کے باعث رحم سکڑ جاتا ہے اور نطفہ اس میں قائم نہ رہ سکے یا قضیب میں اتنی لمبی ہو کر نطفہ فم رحم کے بیچ میں نہ جا سکے ـــ **پنجم** یہ کہ اس کا سبب مبادی یعنی اعضائے رئیسہ و شریفہ میں ہو مثلاً نقص ہضم اور ضعف ہضم اکثر بہ تخمہ، دماغ اور قلب و جگر کی کمزوری عارض ہو، **ششم** یہ کہ اس کا سبب کوئی خارجی چیز ہو مثلاً جانبین کا انزال ایک وقت میں نہ ہونا یا دفعتاً خوف یا غیظ و غضب عارض ہو جائے ـــ لیکن بعض اوقات ان اسباب میں سے کسی سبب کے نہ پائے جانے کے باوجود حمل قرار نہیں پاتا اور اس کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ **خلقی بانجھ پن** ہے جس کا علاج محال ہے ـــ بانجھ عورت امراض میں بہت زیادہ مبتلا ہوا کرتی ہے لیکن اس کی پیری کا دور دیر سے آیا کرتی ہے، اس کے برخلاف وہ عورتیں جن کو ولادت ہوتی ہے مرض میں کم مبتلا ہوتی ہیں لیکن ان کا بدن ضعیف ہوتا ہے اور جلد ہی بوڑھی ہو جاتی ہیں ـــ بانجھ پن کے اسباب بقراط کے قول کے مطابق بے کار ہیں اور انطاکی نے ان کی گنتی سو تک بتائی ہے لیکن جیسا کہ شیخ کے قول سے ظاہر ہے اس کا سبب اکثر یا رحم کی برودت ہوتی ہے یا رطوبت۔

اسباب مذکورہ کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مرد کی جانب

کوئی خرابی نظر نہ آئے تو عورت کے متعلق سب سے پہلے سدہ کی علامتوں پر غور کریں، چنانچہ اگر سدہ موجود ہو یا فم رحم میں بن ایبل کو شقت ہو تو اس کا سبب یہی ہوگا ——— **منی کی خرابی** معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ خرابی خواہ کسی جانب سے ہو اعضاء منی کی حرارت و برودت، منی کی غلظت و رقت اور اس کی رنگ و بو نبض کی تیزی و سستی اور قارورہ کے رنگ سے ظاہر ہوگی ——— منی اگر گرم ہو سوزش کے ساتھ تھوڑی مقدار میں خارج ہو اور اس کا رنگ زرد ہو تو یہ اس کے گرم ہونے کی علامت ہے، اگر یہ منی سرد و کبودی رنگ کی ہو یا سفید غلیظ ہو تو یہ اس کے سرد ہونے کی دلیل ہے اور منی کا رقت و سفیدی کے ساتھ زیادہ ہونا رطوبت پر دلالت کرتا ہے اور اس کی غلظت کے ساتھ مقدار کا کم ہونا یبوست کی دلیل ہے ——— حمل قرار پانے کے قابل صحیح منی وہ ہوتی ہے جو سفید چمک دار اور لزج ہو اور اس میں خرفرخوا کی طرح بو ہو ——— **طمث اور اعضاء طمث کی** درستی و نادرستی معلوم کرنے کا طریقہ وہی ہے جو امراض رحم کے شروع میں اس کے سوء مزاج کی تشخیص کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر اس کا سبب رحم کی **برودت و رطوبت** ہو تو بلغم کا منضج پلا کر اس کے مسہل اور حب ایارج سے تنقیہ کریں، تریاق فاروق، مثرودیطوس، معجون فلاسفہ، دواء المسک حار اور دوسری گرم معجونیں و جوارشیں کھلائیں اور زعفران، سنبل الطیب، شب یمانی، عود سانج ہندی، انزروت، چربی مرغابی و زردی بیضہ مرغ وغیرہ کے ساتھ حمول کریں ——— جوز بوا، کرمازج، پھٹکری بریاں، پوست انار ہر ایک ساڑھے چار ماشہ کوٹ چھان کر پانی سے شیاف بنا کر پاکی کے بعد حمول کرنا اور اس کے بعد مباشرت کرنا اس باب میں مجرب ہے ——— اگر رطوبت و برودت غیر مادی ہو تو تنقیہ کے بغیر مذکورہ بالا دوائیں استعمال کریں اور وہ مسخن و مجفف اشیاء بھی جو امراض رحم کے شروع میں لکھی گئی ہیں، نیز فرار سنگھانا، بھپارا بھی اس کے لئے نہایت مفید ہے ——— غذا میں گرم مصالحہ کے ساتھ قلیہ کھلائیں، اور پرندوں کا گوشت دیں اور بیضہ نیم برشت دارچینی چھڑک کر

اگر بانجھ پن کا سبب حرارت کی زیادتی ہو تو تبرید کے لئے شربت بیب، شربت صندل و شربت لیموں پلائیں اور دو سے مبردات جسم استعمال کریں اور زردی بیضہ، چربی بط، چربی مرغ میں روغن بنفشہ ملا کر فرزجہ کریں اور غذا میں چوزہ مرغ، برہ و بزغالہ کا گوشت اور کدو پالک دیں۔ اگر حرارت مادی ہو اور صفرا کا غلبہ ہو تو مسہل سے اس کا تنقیہ کریں ۔

اگر یبوست کا غلبہ ہو تو وہ مرطبات استعمال کریں جو سوء مزاج رحم کی بحث میں لکھی گئی ہیں اور غلبہ سودا کی صورت میں اس کا تنقیہ کریں ——— اگر اس کا سبب قضیب کی کوتاہی ہو تو معظم طلا استعمال کریں اور اندام نہانی کے باہر اور کنج ران وغیرہ میں عطر لگا لیں ——— اگر اس کا سبب فربہی ہو تو استفراغ، فاقہ اور ورزش کرائیں اور اطریفل صغیر و لک مغسول جوارش کمونی میں ملا کر دیں۔ دوا، الملک کھلائیں ——— اگر اس کا سبب لاغری و کمزوری ہو تو مسمن غذائیں اور دوائیں استعمال کریں اور آرام و راحت اختیار کریں ——— اگر اس کا سبب احتباس طمث یا ورم رحم یا بواسیر رحم یا قرحہ یا لغو یا رتق یا لحم زائد یا میلان رحم یا کجی قضیب ہو یا اسقاط حمل کے اسباب موجود ہوں تو ان کا علاج ان تدابیر کریں جو ان امراض کی بحث میں لکھی گئی ہیں ۔

پاکی کے بعد عصارہ بارتنگ حمول کرنا اعانت حمل کے لئے بانجھیت مجرب ہے، حب بلسان یا عود بلساں یا اشیلم یا مرد یا سویق جو کی دھونی بھی اس کے لئے مفید ہے، شیر بلساں، پنیر مایہ، تخم مرغابی، بادیان، غالیہ، لعاب خطمی، برگ لبلاب ان میں سے ہر چیز حمولاً حمل میں اعانت کرتی ہے۔ گاجریں کھانا، ہلیوں کی مداومت کرنا، اکثر کبریتی پانی میں بیٹھنا، تخم رجلہ، تخم گزر، برادہ دندان فیل شرباً و حمولاً استعمال کرنا، تمام دوائیں بعض تابعین ——— کا پھل کوٹ چھان کر بوزن شکر ملا کر پاکی کے بعد متن روز تک ایک کف دست کھانا اور غذا میں شیر برنج رکھنا اسی مقصد کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح حب دھتورہ سیاہ شہد و روغن ملا کر اس میں سے قدرے روزانہ استعمال کرنا بانجھ پن کے لئے نافع ہے ۔

مشک ۲ عدد رتی، افیون جوز بوا، زعفران ہر ایک ایک ماشہ

برگ تنبول دو ماشہ، قند سیاہ کہنہ سوا پانچ ماشہ، قرنفل کلاں چار عدد، نوفل بحرانی تین عدد، دواؤں کو کوٹ چھان کر قند ملا کر بقدر کنار گولیاں بنائیں، یہ گولیاں پاکی کے بعد تین روز تک استعمال کرنا بانجھ پن کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے ——— مرمکی، نوشادر، دونوں کو باریک کرکے آدھی آدھی رتی کی گولیاں بنا کر ایام حیض میں روزانہ ایک ایک گولی کھانا اور پاکی کے بعد نزدیکی کرنا معین حمل ہے ——— کوکنار، مازو، تخم دھتورہ، قند سیاہ کہنہ بوزن مساوی کوٹ کر گولی بنا کر پاکی سے پہلے دو روز ایام حیض میں اور پاکی کے بعد ایک روز حمول کرنا اور دو گھڑی کے بعد مباشرت کرنا مفید ہے ——— جوز بوا نصف دانہ، ہلیلہ زرد ایک دانہ، زاج ایک رتی سب کو کوٹ چھان کر رکھنا اس باب میں مجرب ہے:

گل دھاوا، گل نیلوفر، بیج بیاپانسہ، بیج اسگند بوزن مساوی سفوف کرکے پاکی کے بعد پانچ روز تک شیر گاؤ کے ساتھ ایک ایک تولہ کھانا تقویت رحم اور اعانت حمل کے لئے اطبائے ہند کے مجربات سے ہے ——— موصلی سیاہ و سفید، گوکھرو، تخم اوٹنگن، پوست بیج سنبھل ہر ایک دو تولہ کوٹ چھان کر پاکی کے بعد پانچ روز تک عورت اور مرد گائے کے دودھ کے ساتھ ایک ایک تولہ کھائیں تو اکثر مفید ثابت ہوتا ہے ——— جندبید ستر ساڑھے چار ماشہ، شب یمانی، زعفران لسان العصافیر ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، عود پونے دو ماشہ، مشک چھ رتی، سب کو کوٹ چھان کر شہد ملا کر ایام حیض میں تین شب حمول کرنا اور چوتھی شب کو مباشرت کرنا اس کے لئے مجرب ہے ——— پوست درخت بھوا تین پاؤ دو چند پانی میں اس قدر جوش دیں کہ ایک پاؤ رہ جائے بعد ازاں صاف کرکے رکھیں اور قرنفل گل دار، فلفل سیاہ، فاقلہ صغار ہر ایک چار عدد سب کو باریک کرکے ہموزن شکر ملا کر سات حصے کرلیں اور اس میں سے روزانہ ایک حصہ مطبوخ مذکور کے ساتھ استعمال کریں۔ معجون جالینوس، معجون جاویدی، معجون الجبل و جوارش معین حمل بھی اس باب میں مفید ہیں:

منع حمل

گاہے طبیب کو حمل کو روکنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے مثلاً عورت

کمسن ہو یا ضعیف و لاغر ہو اور حمل قرار پانے کی صورت میں ہلاکت کا اندیشہ ہو یا رحم یا مثانہ میں کوئی خلقی یا عارضی مرض ہو تو مانع حمل تدابیر کی ضرورت ہوتی ہے ٭

منع حمل کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک معین وقت کے لئے اور دوسری دائمی، چنانچہ جس کی ضرورت ہو اسے اختیار کریں ——— منع حمل کی تدبیر یہ ہے کہ مرد مباشرت اور انزال کے وقت عورت کو اپنی طرف زیادہ نہ جذب کرے اور حتی الامکان انزال کے وقت نعیب کو باہر رکھے۔ مباشرت کے بعد عورت فوراً کھڑی ہو جائے اور چھینکیں لائے۔ جماع سے پہلے پودینہ و سداب حمول کرنا مانع حمل ہے ——— کہتے ہیں کہ ایک ساڑھے چار ماشہ باریک کر کے کسی کھانے میں پکا کر عورت کو کھلانا حمل کی صلاحیت ختم کر دیتا ہے مازو باریک پیس کر اس میں روئی آلودہ کر کے جماع سے پہلے قم رحم میں رکھنا منع حمل کے لئے مجرب ہے ٭

مباشرت سے پہلے نمک حمول کرنا حمل کو روکنے کے لئے سویدی کے تجربات سے ہے، اسی طرح ہلیلہ حمول کرنا بھی مانع حمل ہے۔ پاکی کے بعد سید سائز پھیا ہیٹ کے لئے حمل کو روک دیتا ہے ——— سقمونیا، شہد و سرکہ میں ملا کر مباشرت کے وقت قضیب پر طلا کرنا اس مقصد کے لئے مجرب ہے ——— انیسون، تخم کرفس، بادیان، بودینہ کوہی، مشکطرامشیع ہر ایک ایک حصہ، سنبل الطیب، دارچینی، سلیخہ، حب بلساں، عود بلسان، ابہل، قسط ہر ایک نصف حصہ سب کو کوٹ چھان کر گولیاں بنا کر مباشرت سے پہلے عورت کو کھلانا اس باب میں مجربات سے ہے ——— سداب سات ماشہ، ابہل، محمودہ، نطرون ہر ایک ساڑھے چار ماشہ۔ کوٹ چھان کر آب آہن تاب میں گوندھ کر حمول کرنا یا قضیب پر طلا کر کے مباشرت کرنا منع حمل و ادرار حیض کے لئے نہایت قوی الاثر ہے ٭

کہتے ہیں کہ عورت تخم بید انجیر مقشر کے جتنے دانے کھائے اتنے سال حاملہ نہیں ہوتی اور یہی خاصیت پاکی کے بعد گھونگچی سرخ حمل لینے کی بھی بیان کرتے ہیں۔ اطبا ہند کا قول ہے کہ روغن تخم نیب ساڑھے چار ماشہ پی لینا عورت کو ہمیشہ کے لئے بانجھ کر دیتا ہے اسی طرح قدرے تخم حسن

کھانا یا چوب تھوہر خشک کرکے جلا کر ہموزن شکر ملا کر اس میں سے دو دو ماشہ اکیس روز تک کھانا ہمیشہ کے لئے حمل کو روک دیتا ہے —

ساگ آب سداب یا روغن کنجد میں ملا کر قضیب پر طلا کرکے مباشرت کرنا مانع حمل ہے۔ اسی طرح کالی زیری، تخم طیلہ کابلی، ناگیسر، زرکچور، کاچھل کلونجی ہر ایک تین تولہ سب کو کوٹ چھان کر سات گولیاں بنا کر ایام حیض میں سات روز تک ایک ایک گولی کھانا دائمی طور پر مانع حمل ہے —

نوشادر اور پھٹکری باریک کرکے پاکی کے بعد حمول کرنا عورت کو بانجھ بناتا ہے ؛

قطران حمول کرنا یا قضیب پر طلا کرنا یا روغن بلسان یا سفیدہ اسی طرح استعمال کرنا یا انار کے اندر کی زرد جھلی اور پھٹکری حمول کرنا منع حمل کے لئے مفید ہے — شگوفہ کرنب و تخم کرنب کوٹ کر پاکی کے وقت اور مباشرت سے پہلے حمول کرنا اس باب میں نہایت قوی ہے۔ بالخصوص اس میں قطران ملا کر استعمال کریں تو زیادہ موثر ہے۔ اسی طرح گوگرد، سقمونیا و تخم کرنب ہوزن مساوی قطران میں ملا کر استعمال کرنا نہایت موثر ہے۔ مشروبات میں سے ساڑھے سات تولہ آب بادروج پینا مانع حمل ہے ؛ (شیخ)

علامات و احکام حمل

زوجین کا بیک وقت انزال ہونا، مباشرت کے بعد عورت میں سستی محسوس ہونا، ناف اور اندام نہانی کے درمیان ہلکا سا درد معلوم ہونا، مباشرت کے بعد فم رحم کا شدید طور پر بند ہو جانا اور اوپر کی طرف کھنچنا، بعد ازاں حیض کا بند ہو جانا یا عادت سے بہت کم مقدار میں آنا، گاہے پیشاب کی دشواری پیدا ہونا، عورت کا مباشرت کی طرف راغب نہ ہونا اور مباشرت سے ناف کے نیچے درد اور ثقل پیدا ہو جانا۔ یہ تمام علامتیں استقرار حمل پر دلالت کرتی ہیں ؛

حمل قرار پانے کے بعد بدن میں بے چینی، گرانی اور سستی آ جاتی ہے، مزاج خراب ہو جاتا ہے۔ قدرے متلی اور بعض ڈکاریں آتی ہیں بعض اوقات لرزہ سا طاری ہو جاتا ہے گاہے درد سر، دوار، تیرگی چشم، ثقل سامعت اور خفقان کی شکایت ہو جاتی ہے

استقرار

حمل کے ایک دو ماہ بعد ردی اشیا کی اشتہا ہوتی ہے۔ آنکھوں کی سفیدی، زردی یا سبزی یا کبودی رنگ میں متغیر ہو جاتی ہیں۔ گاہے آنکھیں دھنس جاتی ہیں۔ پلکیں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ نظر تیز ہو جاتی ہے اور حدقہ کی صفائی اور سفیدی میں اضافہ ہو جاتا ہے، چہرہ کا رنگ خراب ہو جاتا ہے اور اکثر کلف پیدا ہو جاتا ہے جو لڑکا ہونے کی صورت میں کم اور لڑکی کی صورت میں زیادہ ہوتا ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ اکثر حاملہ ہونے کے بعد ابتدا میں عورت کا بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے جو چار ماہ کے بعد بچہ کے بڑے ہو جانے اور احتباس حیض کے فضلات اس کی غذا میں خرچ ہو جانے کی وجہ سے رفع ہو جاتا ہے ——— ابتدا میں حاملہ کا قارورہ زرد ہوتا ہے اور کبھی قدرے نیلگونی ہوتی ہے اور وسط میں قارورہ میں دھنی ہوئی روئی کی طرح رسوب نظر آتا ہے۔ گاہے ابتدا میں قارورہ کا قوام بالکل صاف ہوتا ہے مگر اس کے اوپر بدلی سی بھی ہوتی ہے۔ لیکن حمل کے آخری دنوں میں قارورہ میں سرخی آجاتی ہے اور رسوب زیادہ ہوتے ہیں۔

حمل میں لڑکا ہے یا لڑکی — اس کا اندازہ اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ لڑکے کی، حاملہ کے چہرہ کا رنگ کم خراب ہوتا ہے نسبتاً اس کی حالت درست ہوتی ہے۔ اشتہا چنداں خراب نہیں ہوتی۔ متلی اور ردی اشیاء کی طرف رغبت بھی کم ہوتی ہے اور گرانی دائیں جانب میں محسوس ہوتی ہے، علاوہ بریں جب پستانوں میں تبدیلی آنے لگتی ہے تو لڑکا ہونے کی صورت میں پہلے دائیں پستان کا رنگ بدلتا ہے اور اسی میں پہلے دودھ اترتا ہے۔ لڑکے کی صورت میں سر پستان میں شدید سیاہی نہیں آتی۔ اسی طرح پاؤں کی رگیں بھی سیاہ نہیں ہوتیں بلکہ یہ دونوں چیزیں سرخی مائل ہوتی ہیں اور دائیں ہاتھ کی نبض زیادہ ممتلی اور متواتر ہوتی ہے اور لڑکی ہونے کی صورت میں اس کے برعکس علامتیں پائی جائیں۔

جنین کی کمزور ہونے کی علامت یہ ہے کہ حاملہ اکثر بیماریوں میں مبتلا رہتی ہے، استفراغ عارض ہونا بالخصوص خون حیض جاری ہو جانا بچہ کے ضعیف ہونے کی دلیل ہے، بچہ کا شدید حرکت نہ کرنا یا بے وقت حرکت کرنا اس کی کمزوری و بدحالی کی علامت ہے اور پہلے ہی مہینے میں پستانوں میں دودھ آجانا بھی اس امر کی دلیل ہے کہ بچہ بہت کمزور ہوگا۔

تدبیر حوامل

فصد، حجامت، اسہال اور قے کرانا، چوتھا مہینہ شروع ہونے سے پہلے اور ساتویں مہینہ کے بعد سخت ممنوع ہے، تمام ایسی چیزیں جو قلب اور معدہ کو ضعیف کرتی ہیں یا مزلق ہیں حاملہ کے لئے مضر ہیں چنانچہ اسی بناء پر سنفشہ بھی استعمال نہیں کرائے ——— تمام قلبی دوائیں۔ مثلاً دواء المسک، مفرح یاقوتی، خمیرہ گاؤزبان عنبری خمیرہ مروارید، نوشدارو لولوی، تریاق فاروق، شربت لیموں حب مزاج مفید اور حافظ جنین ہیں ——— قبض شکم سے بچنا ضروری ہے اور گاہے گاہے گلقند کے ساتھ سکنجبین کھلانا مناسب ہے ——— غذا نرم اور زود ہضم دیں، زیادہ کھلائیں اور بھوکا بھی نہ رکھیں، مدر، مفتح، مزلق، فضلات کو پھسلا کر خارج کرنے والی دواؤں سے اور نخود، لوبیا و باقلا کے مانند ریاحی اشیاء سے پرہیز کرائیں، اسی طرح شدید حرکتوں سے، وزنی چیز اٹھانے سے، تیز و تلخ غذا سے، خوف اور غم و غصہ سے بھی بچائیں، اگر رطوبت کی بھی زیادتی ہو تو تمام خوا کرا اور مرغن شوربہ سے بھی پرہیز کرائیں اور چونکہ پھسلانے والی رطوبت کی زیادتی اسقاط کا سب سے اہم سبب ہوتی ہے اس لئے اس صورت میں رطوبت کو کم کرنے کے لئے پسینہ لانے کی تدبیر کریں اور صرف یہ کفایت نہ کرے تو ہلکا سا غسل دیں اور یہ بھی ناکافی ہو تو بدرجہ مجبوری خفیف مسہل سے کام لیں۔

اگر خون حیض جاری ہو جائے یا رحم میں ورم پیدا ہو جائے تو اس کا علاج کریں ——— حاملہ عورتوں کو قے اور متلی کی شکایت عموماً معدہ میں مادہ جمع ہونے سے پیدا ہوتی ہے اس لئے جب تک اس میں بہت زیادتی نہ ہو جائے اس کو بند نہ کریں، بالخصوص چار ماہ گذرنے سے پہلے قے اور متلی کو بند کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہے، البتہ اگر ضعف بڑھ جانے کا خوف ہو اور متلی سے جنین کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو یا چار ماہ گزر چکے ہوں تو تسکین ضروری ہے، چنانچہ اس کے لئے وہ تدابیر اختیار کریں جو

امراض معدہ کے ضمن میں قے اور متلی کے لئے لکھی گئی ہیں، گلقند و سکنجبین سادہ ہر ایک دو تولہ چٹانا تسکین کے لئے ہر حال میں مناسب و مفید ہے یا سکنجبین لیموئی یا مربا لیموں کا غذی استعمال کرائیں۔ گل ارمنی، شربت سیب میں ملا کر چٹانا بھی اسکے لئے مجربات سے ہے۔

متلی عام طور پر چار ماہ کے بعد خود بخود زائل ہو جاتی ہے لیکن اس کے بعد بھی باقی رہے تو منقیات و مقویات معدہ وا عضاء رئیسہ سے تنقیہ کریں مثلاً گل سرخ، گل گاؤزبان ہر ایک نو ماشہ، سپستان تیس دانے، عناب، خوبانی ہر ایک سات دانہ، آلو بخارہ گیارہ دانہ گلاب اور کیوڑے میں شب کے وقت بھگو کر صبح مغز خیار شنبر چھ تولہ شیر خشت، گلقند ہر ایک چار تولہ مل چھان کر روغن بادام سات ماشہ داخل کر کے پلائیں اور شام کے وقت غذا میں پلاؤ اور چوزہ مرغ کا گاڑھا شوربہ دیں۔ دوسرے روز طباشیر، لاجورد مغسول ہر ایک ایک ماشہ، جوارش خوا کر نو ماشہ میں ملا کر ورق نقرہ لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر شربت کیوڑہ و شربت انار شیریں ہر ایک ڈیڑھ تولہ، گلاب، عرق بہار نارنج و عرق کیوڑہ ہر ایک پانچ تولہ میں ملا کر نو ماشہ تخم شربتی چھڑک کر پلائیں اور اس پر تین چار روز کار بند رہنے کے بعد مقویات معدہ استعمال کرائیں، مثلاً جوارش مصطگی، انوشدارو سادہ و لولوی وغیرہ کھلا کر شربت زرشک، شربت حصرم و شربت انار آب نعناع و گلاب میں ملا کر پلائیں اور متلی کے مانند ردی اشیاء کے بجائے صرف طباشیر کھانے کو کہیں یا آب لیموں میں قرص طباشیر بنا کر دیں۔

اگر اشتہا ساقط ہو جائے تو غذا سے پہلے اور اس کے بعد قدرے زرا وند تنہا یا شراب ریحانی ترش کے ساتھ دیں، یہ شکایت بھی اکثر تین چار ماہ میں خود بخود رفع ہو جاتی ہے، اور باقی رہے تو اس کی سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ سات ماشہ شراب ریحانی، عرق کیوڑہ سات تولہ و گلاب دو تولہ میں ملا کر پلائیں اور اس کے ساتھ مرغ کا شامی کباب نقل کرائیں، دوسرے دن سے روزانہ تین ماشہ شراب اور ایک تولہ کیوڑہ و گلاب زیادہ کریں اور سات روز کے بعد اس میں روزانہ اسی مقدار سے کمی کریں

یا جوارش عود ترش نو ماشہ کھا کر اس کے اوپر سکنجبین نعناعی لیموی بمقدار دو تولہ عرق کیوڑہ نو تولہ میں ملا کر پلائیں ۔ اگر **خفقان عارض** ہو تو گلاب نیم گرم تھوڑا تھوڑا پلانا اس کو زائل کر دیتا ہے، عرق گاؤزبان سادہ و عنبری، عرق بادرنجبویہ، عرق صندل بھی نہایت مفید ہے اور معجون حافظ الجنین اس کے لئے مجربات ہے ——— اگر معدہ و امعاء میں **ریاح** پھرتی معلوم ہو جو ڈکار آنے کے باوجود دفع نہ ہو تو کھانے کے بعد قدرے جوارش کمونی، جوارش مصطگی و سفوف مقلیاثا وغیرہ عرق بادیان میں پودینہ کے ساتھ دیں اور پان میں چھالیہ کے بجائے مصطگی رکھ کر کھلائیں ——— اگر **شکم پشت اور مثانہ میں درد** ہو تو غذا میں تلطیف کریں اور روغن گل کی مالش اور ملک و بزرونان پختہ سے تکمید کریں ——— اگر **اندام نہانی میں خارش** ہو اور درد اٹھے نکل آئیں تو لعاب خطمی اور سرد ھونے کی مٹی طلا کریں اور باسی پانی میں مردا سنگ گھس کر طلا کرنا بھی مجرب ہے ——— اگر حمل کے آخری ایام میں **رطوبت جاری** ہو جائے مگر درد نہ ہو اور بچہ کی حرکت بدستور جاری ہو تو تقویت کے لئے ایک ماشہ مصطگی سودہ چھ ماشہ نوشدارو میں ملا کر مناسب عرق کے ساتھ دیں۔

اگر بخارات کے صعود اور قلب و دماغ میں احتباس کے باعث دن رات میں ایک دو بار **غشی** آ جائے تو آب انار شیریں، گلاب، عرق بادیان و عرق گاؤزبان ہر ایک چار تولہ پلائیں اور شب کو سوتے وقت گلاب و عرق بادیان کے ساتھ دو تولہ گلقند دیں اور اگر مزاج میں حرارت نہ ہو تو عود صلیب ایک ماشہ گلاب میں گھس کر یاقوتی معتدل میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر گلاب میں چھ ماشہ گل گاؤزبان جوش دے کر شربت گاؤزبان داخل کر کے پلائیں۔

اگر **بخار عارض** ہو جائے تو ہلکا مسہل دے کر شیرہ خیارین، شیرہ تخم کاسنی ہر ایک چھ ماشہ، عرق بادیان دس تولہ شربت بزوری بارد دو تولہ خاکشی چار ماشہ چھڑک کر پلائیں پانی کے بجائے عرق مکو دیں اور اعضاء شکنی کے لئے روغن گل کی مالش کریں ——— اگر بخار لرزہ اور سرفہ کے ساتھ ہو تو عنب الثعلب، اصل السوس

ہر ایک چار ماشہ، زوفا خشک، گل خطمی ہر ایک تین ماشہ سب کو جوش دے کر شربت بنفشہ دو تولہ خاکشی چار ماشہ داخل کر کے پلائیں:۔

اگر درد شکم ہے کلی اور بواسیری قبض کی شکایت ہو تو گل خطمی تین ماشہ، دمویز منقیٰ دس دانہ جوش دے کر خیرہ کاسنی پانچ ماشہ، گلقند دو تولہ داخل کر کے چار ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں ــــ اگر آٹھویں مہینے کے آخر میں اصفار شکنی ہو اور چہرہ و بدن میں زردی [redacted] جگر کا سدہ کھولنے کے لیے عنب الثعلب، بادیان ہر ایک چار ماشہ دونوں کو جوش دے کر ایک تولہ قند سفید داخل کر کے ریوند چینی سودہ دو ماشہ چھڑک کر پلائیں، سفوف ریوند و حب ریوند اس باب میں نہایت مفید ہے لیکن حمل کے ابتدائی مہینوں میں اور آخری مہینہ میں ایسے قوی مسہل [redacted] کا استعمال ممنوع ہے کیونکہ اس میں اسقاط کا خوف ہوتا ہے ــــ ردی چیزیں کھانے کی خواہش رفع کرنے کے لئے معتدل ریاضت کرانا سب سے بہتر تدبیر ہے ــــ حاذق اطبا کا قول ہے کہ حاملہ عورتوں کا علاج چوتھے ماہ کی ابتدا سے ساتویں ماہ کے آخر تک کرنا تو روا ہے لیکن باقی مہینوں میں اس سے بچنا ہی بہتر ہے۔

تدبیر اولاد نرینہ جو تدبیریں کہ عورت کو اولاد نرینہ کے حمل کے قابل بناتی ہیں ان کے ضمن میں شیخ نے لکھا ہے کہ مرد اور عورت کی تسخین کے لئے عطر، بخور اور مناسب غذائیں استعمال کرائیں شرودیطوس کھلائیں اور ضرورت ہو تو مسخن فرزجے اور حقنے استعمال کریں یہ خیال قطعاً لغو ہے کہ اولاد نرینہ کے لئے عورت کی منی کی ضعیف ہونا ضروری ہے بلکہ اس کے لئے منی کا غلیظ ہونا اور منی کا قوی ہونا ضروری ہے اور اسی کے ساتھ عضو کے مادہ تولید کا قوی اور بہتر ہونا بھی واجب ہے، چنانچہ اگر منی رقیق ہو اور مزاج پر برودت کا غلبہ ہو تو اس کی اصلاح کریں، قوی قسم کی مسخن غذائیں کھلائیں۔ ایک عرصہ تک جماع سے بچیں اور اس کے بعد مناسب حالات میں مباشرت کریں۔

تدبیر زچہ

زچہ کو معتدل مکان میں رکھیں۔ ولادت کے بعد تین روز تک غذا دہ دیں، نانخواہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے اس میں قند سفید ملا کر حریرے کے مانند پکائیں اور روغن زرد و زنجبیل داخل کر کے پلائیں۔ اگر موسم گرما ہو یا مزاج گرم ہو تو نانخواہ کے بدلے تخم ریحان اور پانی کے بجائے عرق عنب الثعلب یا عرق گاؤزباں استعمال کرائیں۔ ہندوستان میں قند کے ساتھ کھانا دینے کا رواج ہے۔ اس کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ بادام، پستہ، خرما، نارجیل، کشمش و مویز منقی وغیرہ گھی میں بریاں کر کے نکال لیں بعد ازاں اس میں کھانا بریاں کر کے قند کا قوام بنا کر تمام چیزیں شامل کر کے خوب گھوٹ دیں اور آگ سے اتارتے وقت قدرے زنجبیل سائیدہ ملائیں، اسی طرح گوند ناگوری بھی استعمال کرتے ہیں اور :- جیری، پنڈی اور سہاگ سونٹھ بھی رائج ہے ——— چوتھے روز شوربہ اور مونگ کی کھچڑی کھلائیں چھٹے روز روٹی شروع کریں اور چالیس روز تک اسی غذا پر اکتفا کریں۔ بارد اشیا، سرد ہوا اور سخت حرکتوں سے پرہیز کریں۔ روزانہ روغن کنجد کی مالش کریں اور اس چالیس روز کی مدت میں چار بار غسل کرائیں، پہلا غسل عموماً چھٹے روز کراتے ہیں مگر گرم ہو تو تیرے روز غسل کرانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ؎

اگر ولادت کے بعد **رحم میں درد** پیدا ہو جائے تو وہ تدابیر اختیار کریں جو درد رحم کی بحث میں بیان کی گئی ہیں ———

اگر ولادت کے بعد **پیچش** ہو تو لعاب ریشہ خطمی چار ماشہ، عرق عنب الثعلب دس تولہ، شربت بزوری تین تولہ، چار تخم ایک تولہ چھڑک کر پلائیں۔ اگر **بے قراری** اور **خفقان** بھی ہو تو شربت بزوری کے بجائے شربت انار اور گلاب دیں ——— اگر **معدہ میں صلابت** پیدا ہو جائے تو ہلکا منضج مثلاً پوست بیخ کاسنی و بیخ بادیان ہر ایک چھ ماشہ، عنب الثعلب، اصل السوس، گاؤزبان ہر ایک چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ، تخم کاسنی پانچ ماشہ سب کو جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کر کے پلائیں بعد ازاں مسہل دیں ؎

اگر وضع حمل کی خرابی سے **بخار** اور پیشاب میں سوزش عارض ہو تو عناب، اکل خطمی، عنب الثعلب سب کو جوش دے کر شیرہ خارخسک شیرہ خیارین و گلقند داخل کر کے خاکشی چھڑک کر پلائیں، بعد ازاں

سہل دیں ؛

پرسوت وضع حمل کے بعد بعض عورتوں کو ایک بیماری ہوتی ہے جسے **اہل ہند** پرسوت کہتے ہیں ۔ اگرچہ یہ مرض کثیر الوقوع ہے اور اس کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے مگر **یونانی اطبا** نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے ۔ یہ مرض سرسام ، سکتہ ، جنون ، خفقان وغیرہ کے عوارض سے مرکب ہوتا ہے اور اکثر اس کے ساتھ بخار لازم ہوتا ہے ——— اس مرض کی تدبیر یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو تنقیہ کریں ۔ مفرحات استعمال کرائیں اور ہلاکت سے لئے ہاتھ پاؤں باندھیں ، سنگیاں لگوائیں اور حیض کی تعدیل کریں ؛

اس مرض کے لئے **اطباء ہند** کے مجربات درج ذیل ہیں ——— حلبہ ، زنجبیل ، فلفل سیاہ ، دار فلفل ، زنجور ، دارچینی ، قرنج ناگرموتھ ، سپاری ہر ایک ڈھائی تولہ ، سب کو کوٹ چھان کر قند سفید دو سیر ، شیر گاؤ تین سیر و روغن گاؤ ڈیڑھ پاؤ میں بدستور پنڈیاں بنا کر استعمال کریں ——— ولادت کے بعد جبڑے بیٹھ جائیں اور منہ نہ کھلے تو اسطوخودوس ، بادیان ، بادرنجبویہ ، گل بابونہ ہر ایک ایک تولہ ، مویز منقی دس دانہ جس طرح بھی ممکن ہو پلائیں ۔ افاقہ کے بعد بادیان ، درج ، ہر ایک دو تولہ جوش دے کر غرغرہ کرائیں اور جوزبوا سائیدہ نیم گرم جبڑے پر مالش کریں ——— پودینہ ، چرائتہ ، اندرجو ، ناگیسر ، بھکرمول سب کو کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر چٹانا پرسوت کے لئے مفید ہے ۔ اسی طرح دارچینی ، ابریشم ، زعفران ، جوزبوا ، قرنفل ، بسباسہ ، لسان العصافیر ، مصطگی ، فلفل موما ، خولنجان ، درونج ہر ایک بوزن مساوی کوٹ چھان کر ہموزن مویز منقی میں گوندھ کر اس میں سے سات ماشہ شربت گاؤزبان کے ساتھ استعمال کرانا پرسوت کے لئے مفید اور مفرح ہے ——— پھٹکری جوانیوں کے شیرہ میں مدبر کی گئی ہو ، سہاگہ ، شنگرف ، قرنفل ، فلفل سیاہ ، دار فلفل ، عاقرقرحا ہر ایک بوزن مساوی ، پہلے پان کا بیڑا بنا کر اس کا شیرہ نکال لیں اور اس میں پھٹکری و فلفل دوپہر کھرل کرنے کے بعد باقی دوائیں کوٹ چھان کر ملائیں اور خوب کھرل کر کے سرسوں کے برابر گولیاں بنائیں اور عمر کے مطابق ایک ایک یا دو دو گولی استعمال کرانا پرسوت کی اس حالت کے لئے مفید ہے جس میں پسینہ بہت زیادہ آتا ہے اور غشی کی

قریبی عدتک بدحواسی طاری ہو جاتی ہے ——— شنگرف، مرچ، تخم سنبھالو، پیپل ہر ایک ایک ماشہ۔ شنگرف کو کوٹ چھان کر پانی سے خوب کھرل کرنے کے بعد باقی دوائیں ملا کر دو دو رتی کی گولیاں بنائیں اس میں سے ایک ایک گولی کھلانا پر سوت اور جھولا کے لئے نافع ہے۔ اسی طرح تخم دھتورہ سیاہ ساڑھے تین ماشہ، زنجبیل، فلفل پیلہ ہر ایک چھ ماشہ، مشک چار رتی سب کو کوٹ چھان کر پانی سے ایک ایک رتی کی گولی بنا کر چند روز صبح کو ایک ایک گولی دینا اور اس کے بعد صبح و شام ایک ایک گولی دینا اس مرض کے لئے سود مند ہے۔

تدبیر مولود

ولادت کے بعد بچے کو سرد ہوا سے محفوظ رکھیں، دودھ دینے سے پہلے شہد چٹائیں یا خرما باریک کر کے انگلی سے اس کے تالو میں مل دیں، کہتے ہیں کہ اس وقت جو چیز بھی بچے کے تالو میں مل دی جائے زندگی بھر اس سے اس کو ضرر نہیں پہنچتا ——— بعد ازاں پانی میں نمک ملا کر اس سے غسل دیں، اس کے بعد آب شیریں نیم گرم سے غسل دیں اور غسل کے وقت احتیاط رکھیں کہ پانی منہ ناک اور آنکھوں میں نہ جائے۔ علاوہ ازیں غسل کے وقت انگلی سے بچہ کی مقعد کھولیں، غسل کے بعد فلوس سی، آب تازہ، عرق بادیان اور قند سفید میں جوش دے کر پلائیں اور ولادت کے آٹھ گھڑی کے بعد دودھ دیں، ہندوستان میں دستور ہے کہ دودھ دینے سے پہلے تین دوا دیتے ہیں جس کو جنم گھٹی کہتے ہیں، اس کے اجزا یہ ہیں ——— برگ نیم، پاپڑنگ، بائبڑنگ، نرکچور، اہلیلہ کلاں، ہلیلہ خرد، قند دندانہ چکا دانہ، گل سرخ، مویز منقی، بادیان، شاہترہ، مغز فلوس، بادام، بتاشہ سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے پلائیں ——— ناف یعنی نال کو دو انگلیوں سے پکڑ کر شکم سے شرمگاہ کی طرف سونتیں تاکہ اس میں جو خلط فاسد ہوا وغیرہ ہو وہ باہر چلی جائے، بعد ازاں نال کو ایک بالشت چار انگل چھوڑ کر بٹے ہوئے نرم ریشم سے باندھ کر اسی اوزار سے کاٹ دیں اور کاٹنے کے بعد روغن کنجد یا روغن زیتون میں تر کر کے رکھیں تاکہ ناف نرم و سخت ہو اور تین چار روز میں نال خشک ہو کر جائے کو ناف پر خاکستر صدف چھڑکیں اور روغن نہ لگائیں تاکہ ناف بخوبی خشک ہو جائے اور

اس میں بلندی نہ پیدا ہو — بہتر ہے کہ تین چار ماہ تک پٹیاں باندھیں کیوں کہ اس میں اعضاء کی شکلیں زیادہ محفوظ رہتی ہیں — بچے کو روزانہ روغن لگائیں اگر وہ لڑکا ہو تو روغن گاؤ لگانا چاہیے اور لڑکی ہو تو روغن گاؤ و روغن بنفشہ باہم مخلوط کرکے لگانا بہتر ہے۔

رضاعت — بچے کے لئے ماں کا دودھ ہر قسم کے دودھ سے زیادہ بہتر ہے — بچے کو اس وقت تک ہرگز دودھ نہ دیں جب تک کہ وہ طلب نہ کرے اور اس کے لئے نہ روئے — اگر ماں کے علاوہ دوسری مرضعہ کا دودھ پلانا پڑے تو ایسی عمر کی مرضعہ تلاش کریں جو پچیس سال سے کم اور پینتیس سال سے زیادہ کی نہ ہو، تندرست ہو، صورت و سیرت کی اچھی ہو اور اس کے پستان لٹکے ہوئے نہ ہوں اور اسے پورے نو ماہ پر ولادت ہوئی ہو — مرضعہ کی غذا میں برہ اور بزغالہ کا گوشت کے ساتھ روٹی دیں۔ سبزیوں میں سے کاہو کھلائیں، فواکہ میں سے بادام و فندق دیں اور دودھ زیادہ گاڑھا ہو تو ملطفات سے اصلاح کریں، اگر دودھ کو بڑھانا گھٹانا منظور ہو تو ان تدابیر پر کاربند ہوں جو قلت و کثرت لبن کی بحث میں بیان کی گئی ہیں۔

دودھ پلانے کی طبعی مدّت دو سال ہے اور دودھ چھڑانے کا سب سے بہتر زمانہ موسم بہار ہے — دودھ چھڑانے کے زمانے میں پانی زیادہ دیں اور غذا میں دودھ چاول یا روٹی دودھ اور شہد میں چور کرکے کھلائیں اور مونگ کی نرم کھچڑی دیں — نہایت گرم اور نہایت سرد چیزیں بچہ کو نہ دیں اور ترشیاں بھی نہ کھلائیں مگر جس چیز کا دینا ضروری ہو تو ایسے وقت دیں جب کہ معدہ دودھ سے خالی ہو — جب بچے کے دانت نکلنے لگیں تو اس میں آسانی پیدا کریں جو دانتوں کے امراض کی بحث میں درج ہیں اور جوش دہن سے محفوظ رکھنے کے لئے گاہے گاہے نمک و شہد ملتے رہیں۔

امراضِ ثدی (چھاتی کی بیماریاں)

ثدی یعنی پستان میں حسب ذیل امراض عارض ہوتے ہیں — (۱) قلت، (۲) کثرت لبن، (۳) خروج خون، (۴) تجبن لبن، (۵) جمود خون، (۶) تمدد ثدی، (۷) ورم، (۸) درد، (۹) صلابت۔

(۹) سلع ۰ (۱۱) غدود اوران کا سخت ہونا (۱۲) دبیلہ (۱۳) خارش
(۱۴) شقاق (۱۵) پستانوں کا بڑا ہو جانا (۱۶) ان کا چھوٹا ہونا۔

قلت لبن (دودھ کی کمی)

دودھ میں زیادتی خون کی مناسب مقدار اور اس کے جید ہونے سے ہوتی ہے۔ علاوہ بریں اس کے لئے پستانوں کے مزاج کا معتدل ہونا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ دودھ کی کمی کا سبب یا خون کی خرابی ہوتی ہے یا اس کی اتنی زیادتی کہ افراط کے باعث اس میں قوت مناسبت تصرف نہ کر سکے۔

دودھ کی کمی کے اسباب کی **تشخیص** کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے نبض و قارورہ وغیرہ سے کیفیت چہارگانہ میں سے کسی کیفیت کے غلبہ کی حالت معلوم کریں چنانچہ جس کیفیت کا غلبہ ہو اسی کو دودھ کی کمی کا سبب قرار دیں اور اگر کسی کیفیت یا کسی خلط کی زیادتی محسوس نہ ہو تو غذا کی مقدار اور اس کی کیفیت کے متعلق دریافت کریں چنانچہ اگر غذا کی مقدار کم ہو یا بارد یا یابس غذا کی عادت ہو تو اس کا سبب یہی ہوگا اور اگر غذا معتدل ہو تو جسم سے بکثرت خون خارج ہونے کی بابت دریافت کریں اگر اس کا اتفاق ہوا ہو تو قلت لبن کا باعث یہی ہوگا یا اس کا سبب اعراض نفسانی ہوں گے یا اس کا باعث بچہ پر شفقت کی کمی ہوگی۔

دودھ کی کمی کا **علاج** یہ ہے کہ اگر اس کا سبب غذا کی کمی ہو تو غذا بڑھائیں۔ بالخصوص حار رطب غذائیں دیں۔ مثلاً دودھ چاول، چوزہ مرغ و حلوان کا گوشت، بیضہ مرغ، شکر یا شہد کے ساتھ دودھ، جانوروں کے مغز، تازہ مچھلی، شیر برنج، فالودہ، دودھ اور بادام کی فیرنی، حلوا نخود، شلغم، بادنجان، گاجریں، حلواء گزر و حلوا بیضہ مرغ استعمال کرائیں — چار ماشہ تودری سرخ گائے کے پاؤ بھر دودھ کے ساتھ کھلانا اس باب میں مجرب و معمول ہے۔ علاوہ بریں تمام چیزیں دودھ کو بڑھاتی ہیں جو منی کو زیادہ کرتی ہیں۔ تودری، تخم خشخاش سفید، پستان بز و میش کھانا اور پستان کو ملنا دودھ زیادہ کرنے کے لئے نہایت موثر ہے اور یہ حریرہ بھی افزائش شیر کے لیے

نباتِ سود سفید ہے — دو تولہ نشاستہ آدھ سیر دودھ میں پکا کر کے شیرۂ برنج، شیرۂ مغز بادام، شیرۂ مغز پنبہ دانہ، شیرۂ مغز خشخاش، شیرۂ مغز چلغوزہ ہر ایک ایک تولہ۔ شیرۂ بادیان، شیرۂ دانہ ہیل ہر ایک سات ماشہ، شیرۂ تخم شبت چھ ماشہ۔ شیرۂ تودری سرخ ایک تولہ، قند سفید، ترنجبین بقدرِ ضرورت سب کو نرم آگ پر جوش دیکر سرد کر کے پلائیں، اسی طرح حسبِ ذیل سفوف بھی اس مقصد کیلئے مفید ہے — تخم ریحان، تخم مرو، تخم بادروج۔ تودری گلگوں شقاقل، تخم گزر، تخم انجرہ۔ مغز تخم کدوئے شیریں، مغز تخم بندوانہ، مغز تخم خربزہ ہر ایک ایک تولہ سب کو سفوف کر کے اس میں سے روزانہ سوا تولہ کھا کر اوپر سے دودھ پی لیں یا تخم ہلیون جوش دے کر صاف کر کے قند داخل کر کے پئیں یا اس کا سفوف بنا کر ہموزن قند ملا کر سات ماشہ استعمال کریں — قلتِ شیر کے علاج میں دواؤں کی بہ نسبت غذا کو زیادہ اہمیت حاصل ہے اور دسم و رطب غذائیں دودھ بڑھانے میں خاص اثر رکھتی ہیں ؎

اگر اس کا سبب **غذا کی خرابی** اور غیر موافق اشیاء استعمال کرنا ہو تو اس کی اصلاح کریں اور جید الکیموس غذائیں دیں — اگر اس کا سبب محنت و مشقت ہو تو آرام و راحت اختیار کریں — اگر اس کا سبب **خروج خون** ہو تو اسے بند کریں — اگر اس کا سبب **سوءِ مزاج سادہ** ہو تو غذا وغیرہ سے اس کی تعدیل کریں اور پستان کے سوءِ مزاج کے لئے مقامی دوائیں برتیں مثلاً اس میں حرارت کا غلبہ ہو تو تبرید دیں اور مبردات ضماد کریں اور برودت غالب ہو تو تسخین تدابیر اختیار کریں ؎

اگر اس کا سبب **کسی خلط کا غلبہ** ہو تو اس کا تنقیہ اور مزاج کی تعدیل کریں خلاً غلبہ صفرا کی صورت میں شیرۂ مغز تخم کدو، شیرۂ تخم خرفہ، آب اناب سکنجبین سادہ اور دوسری ترش دوائیں اور غذائیں دیں۔ شکر یا شربت نیلوفر کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں — بلغمی مزاج میں ایسی گرم دوائیں جن میں تخفیف کم ہو مثلاً گزر، جرجیر، بادیان سبز، شبت و کرفس تازہ استعمال کرائیں

آرد گندم کا حریرہ قدرے جلبہ، برازیانہ اور شہد کے ساتھ دیں اور بلغم کو مسہل کی گولیوں سے اسہال لائیں ——— سودا کے خارج کرنے والی گولیوں سے اسہال لائیں، گندم، نخود، جو اور انجیر علبہ کی حالت میں مسخن ومرطب دوائیں دیں ——— اگر دودھ کا حریرہ روغن بادام کے ساتھ استعمال کرائیں ——— اگر دودھ کی کمی کا سبب خون کی زیادتی ہو تو متقلل خون، مولد شیر اور مقوی طبع دوائیں دیں اور اس کا سبب نفسانی عوارض ہوں تو ان کا تدارک کریں :۔

ستاور کوٹ چھان کر ہموزن شکر ملا کر اس میں سے ایک تولہ روزانہ شیرہ بادیان یا شیر بادہ گاؤ کے ساتھ کھانا دودھ کو زیادہ کرتا ہے اسی طرح زیرہ سفید، سونف، ستاور سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے سات ماشہ شیر وشکر کے ساتھ کھانا مفید ہے اور زیرہ سفید لودھ، ریونچ سرخ ہر ایک سوا تولہ کوٹ چھان کر شیر گاؤ میں حریرہ پکا کر پینا بھی مفید ہے :۔

کثرت لبن (دودھ کی زیادتی)

دودھ کی زیادتی بسا اوقات پستان میں تکلیف اور ورم پیدا کر دیتی ہے، علاوہ ازیں اس سے خود دودھ فاسد ہو جاتا ہے اور بخار اور جنون وغیرہ امراض لاحق ہوتے ہیں ——— گاہے حمل اور ولادت کے بغیر پستان میں دودھ آجاتا ہے اور ٹپکنے لگتا ہے اور گاہے بلوغ کے وقت مردوں کے پستان میں بھی دودھ آجاتا ہے اور درد عارض ہو جاتا ہے ——— اس کا سبب خون کی زیادتی ہوتی ہے یا قوت ماسکہ کی کمزوری اور دودھ میں حدت ورقت پیدا ہو جانا :۔

اگر اس کا سبب **غذا اور خون کی زیادتی** ہو اور دودھ کی کثرت کے باوجود کمزوری یا کوئی اور تکلیف نہ ہو تو اس کو کم کرنے والی چیزیں نہ استعمال نہ کریں، البتہ اگر کسی خرابی کا خوف ہو تو پہلے صرف غذا میں تقلیل کریں اور مجفف ومنشف دوائیں استعمال نہ کریں مگر کسی مرض کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو مزاج کے مطابق ایسی مجفف اشیاء استعمال کرائیں جو رطوبت کو جذب

کرتی ہوں یا تنجین کے ذریعہ تقلیص کرتی ہوں، علاوہ ازیں مبردات اور وہ تمام دوائیں دودھ کو کم کرتی ہیں جو مقلل منی ہیں مثلاً حار دوائیں دینا چاہیں تو برگ سداب شرباً و ضماداً استعمال کریں، تخم سداب تخم نجنکشت اور بادروج دیں اور بیخ کرنب ضماد کریں یا انجنق شراب کے ساتھ لگائیں یا عصارہ حلبہ، الک و مرداسنگ و روغن گل طلا کریں اور بارد دواؤں کی ضرورت ہو تو تخم کاہو اور عدس سرکہ کے ساتھ کھلائیں. لعاب اسپغول پلائیں اور آرد باقلا، روغن گل و سرکہ کے ساتھ ضماد کریں ــــ کہتے ہیں کہ گل بابونہ ضماد کرنا اس باب میں مجرب ہے اور یہ معجون ہندی بھی دودھ کو کم کرنے کے لئے مفید ہے ــــ

ــــ شہدانہ تین حصہ، تالمکھانا، تخم ترہندی، سمندر پھل ہر ایک دو حصہ سب کو کوٹ چھان کر شہد میں بدستور معجون بنا کر کھلائیں اور غذا میں جو کی روٹی اور مسور کی دال دیں ــــ اگر اس کا سبب احتباس طمث ہو تو مدرات حیض استعمال کرائیں ؛

خروج خون

پستان سے دودھ کے بجائے خون خارج ہونے کا سبب خون کی زیادتی ہے یا اس کی خرابی اور اس کا علاج یہ ہے کہ مناسب معلوم ہو تو پہلے صافن کی فصد کھولیں اور اس کے تین چار روز کے بعد باسلیق کی فصد لیں اور مصفیات خون استعمال کریں مثلاً شیرہ کاسنی، شیرہ خیارین ہر ایک نو ماشہ، تخم کاہو سات ماشہ، شربت نیلوفر، سکنجبین سادہ ہر ایک دو تولہ پلائیں. غذا میں روٹی کے ساتھ خرفہ کا ساگ دیں. گیرو، برگ کاہو، گشنیز و برگ کاسنی ہر ایک ایک تولہ، ہر ایک نو ماشہ، سب کو عرق گلاب میں پیس کر رات دن میں آٹھ بار ضماد کریں ؛

تجبن لبن (پستانوں میں دودھ کا جم جانا)

تجبن لبن یعنی پستان میں دودھ جم جانے کا سبب یا حرارت کی زیادتی ہوتی ہے یا برودت کی یا اس کا سبب بچے کا پستان کو نہ چوسنا ہوتا ہے ــــ تجبن اگر حرارت سے عارض ہو تو اکثر ورم

ف ہوجاتا ہے ؏

۵ علاج یہ ہے کہ اگر اس کا سبب بچہ کا زور سے نہ چوستا ہو
تو دودھ خارج کریں یا دوسرے بچے سے چوسنے کو کہیں اور سینہ و پستان
پر آب گرم سے نطول کریں، اگر دودھ جم جانے کے سبب سے بغیر ورم کے
تنہ ویدا ہو جائے تو بابونہ، بنفشہ، گل خطمی، حلبہ سب کو روغن زرد اور پانی
میں جوش دے کر اس سے نطول کریں، حرام مغز شراب میں پکا کر ضماد کرنا منجمد
دودھ کو تحلیل کرتا ہے ——— مونگ اور برنج ساٹھی قدرے پانی
میں پیس کر گرم کرکے ضماد کرنا ایسے انجماد کے لئے مفید ہے جس کا سبب
حرارت و یبوست ہو ——— انجماد حار میں ہر وقت پستانوں کو روغن
بنفشہ سے تر رکھیں، آب نیم گرم سے نطول کریں اور موم و روغن بنفشہ کی
تیر وطی ملتے رہیں یا گل بنفشہ، کشنیز، [illegible]، آرد جو ہر ایک تین ماشہ، سکو
آب گل مکو سبز کے ساتھ ضماد کریں، سرطان نہری کوٹ کر ضماد کرنا منجمد دودھ کو
پگھلانے اور ورم کو تحلیل کرنے کے لئے بارہا آزمودہ ہے، اسی طرح
چقندر مع برگ کوٹ کر روغن گل و روغن بنفشہ و گلاب میں پکا کر ضماد کرنا
نہایت سود مند ہے ؏

اگر اس کا سبب برودت ہو تو موم زرد اور روغن خیری، روغن سوسن
روغن قسط کی قیروطی استعمال کریں اور تین روز کے بعد حلبہ، بزر کتان
بابونہ، خطمی، خبازی ہر ایک چار ماشہ، آرد تخم کرنب پانچ ماشہ سکو روغن
زنبق میں ملا کر لگائیں اور اکلیل، بابونہ، کتان، مکو، حلبہ، برگ کرنب و شلغم
کے مطبوخ سے بھپارہ لیں اور روغن بابونہ و روغن زنبق باہم ملا کر
لگائیں ؏

پستان میں جمے ہوئے دودھ میں عفونت پیدا ہو جانے
کا اندازہ اس کے رنگ اور مزے سے ہو سکتا ہے، چنانچہ اس صورت
میں چقندر کو خوب پکا کر مغز نان و آرد باقلا کے ساتھ خوب کھرل کرکے روغن
کنجد ملا کر ضماد کریں یا کنجد کوفتہ شہد میں ملا کر لگائیں اور اسی میں آرد باقلا
یا مغز نان بھی ملا دیں تو زیادہ مفید ہوگا علاوہ بریں آب گرم سے
تکمید کریں ؏

اگر پستانوں میں خون جم جائے تو آرد باقلا میں پانی اور
شہد ملا کر ضماد کریں اور آب گرم و روغن زیتون سے یا حلبہ، بزر کتان

ماشا کے جوشاندے سے تمہید کریں اور شیرہ کاسنی، شیرہ خیارین ہر ایک (دو) ماشہ، شیرہ تخم کاہو سات ماشہ، شربت نیلوفر و سکنجبین داخل کرکے پلائیں ۔

اورام ثدی (پستانوں کے ورم)

پستانوں کا ورم دوسرے اعضاء کے ورموں کی طرح چاروں اخلاط اور ریاح و مائیت سے عارض ہوتا ہے لیکن زیادہ تر یہ ورم دموی یا خون اور بلغم سے مرکب ہوتا ہے — پستانوں کے ورم کا علاج بھی وہی ہے جو دوسرے اعضاء کے ورم کا ۔

ورم حار تبریدکے لئے لعاب بہدانہ، شیرہ عناب، شیرہ مغز تخم تربوز، عرق شاہترہ و عرق عنب الثعلب میں نکال کر شربت نیلوفر و خاکشی داخل کرکے پلائیں اور گیرو، رسوت، عنب الثعلب، حضض کی ہر ایک چار ماشہ آب عنب الثعلب کے ساتھ ضماد کریں، جونکیں لگانا بھی اس کے لئے سود مند ہے — یا ابتداء میں آرد باقلا سکنجبین و روغن گاؤ باہم ملاکر ضماد کریں یا اسپغول سرکہ اور برگ عنب الثعلب میں جوش دے کر لگائیں ۔ اگر ورم میں التہاب ہو تو مغز نان جواری، آب عنب الثعلب و روغن گل ملاکر ضماد کریں یا موم سفید لعاب خطمی، لعاب بہدانہ، لعاب اسپغول و روغن گل یا روغن بنفشہ کی قیروطی مرکب کرکے لگائیں، سرکہ انگوری، روغن گل و آب عنب الثعلب باہم مخلوط کرکے طلا کرنا بھی مفید ہے — مادہ کو لوٹانے کے لئے عدس و برگ عنب الثعلب کوٹ کر روغن گل ملاکر ضماد کرنا سود مند ہے اور تحلیل کی خاطر تاکہ رطوبتیں پستان میں منجمد نہ ہونے پائیں، گل نیلوفر، گل بنفشہ، گل خطمی، عنب الثعلب، برگ خبازی و برگ خطمی پانی میں جوش دے کر صاف کرکے نطول کریں یا چاول اور مونگ کی دال پانی میں پکاکر اس سے نطول کریں ۔

تزید کے زمانہ میں ضماد و نطول میں مذکورہ بالا رادع کے ساتھ حلبہ، اکلیل و بابونہ کے طبیخ داخل کریں یا آرد جو، گل خطمی، گل نیلوفر، اسپغول سب کو کوٹ چھان کر و مغز نان، آب عنب الثعلب تازہ و روغن گل میں پکاکر اس میں مخلوط کرکے ضماد کریں یا حضض، جدوار

زعفران میں کر ضماد کریں یا پوست ہلیلہ زرد، صبر، رسوت و زنجبیل یا پوست ہلیلہ، صبر، آرد جو، آرد مونگ و آرد باقلا آب عنب الثعلب تازہ کے ساتھ ضماد کریں۔

زمانہ انتہا حلبہ، اکلیل، بابونہ اور دوسرے محللات استعمال کریں یا گل خطمی، بزر کتاں و عنب الثعلب کوٹ چھان کر روغن گل ملا کر ضماد کریں یا تخم کتاں، بابونہ، اکلیل الملک، کنجد باریک کر کے موم و روغن گل کی قیروطی میں ملا کر طلا کریں۔

کبھی پستان میں دودھ جم جانے کی وجہ سے گرم ورم پیدا ہوتا ہے اس صورت میں گلاب و سرکہ میں کپڑا تر کر کے رکھیں اور اس کے گرم ہونے پر بدلتے رہیں اور آرد جو، آرد باقلا، سناٹ سب کو آب کشنیز سبز، آب خرفہ سبز و زردی بیضہ مرغ کے ساتھ ضماد کریں ——— خراطین یا سرطان زندہ کوٹ کر پستان پر باندھنا ورم حار کو تحلیل کرنے اور منجمد دودھ کو پگھلانے کے لئے عجیب الاثر ہے ——— اگر مادہ تحلیل نہ ہو اور ریم پڑ جائے تو دبیلہ پستان کا علاج کریں ——— پستانوں کے درد کی صورت میں مدرات حیض پلانا اور حلبہ، بزر کتاں و روغن گل ضماد کرنا سودمند ہے۔

ورم بارد بلغمی اگر ورم بارد بلغمی ہو تو گل بابونہ، اشنہ، اکلیل الملک، سنبل الطیب، برگ کرب، برگ انار، برگ کمو ہر ایک تین تولہ سب کو پانی میں جوش دے کر نطول کریں اور تخم کرفس، بابونہ، اکلیل، مکو ہر ایک سات ماشہ ضماد کریں اور بار بار بلغم کا مسہل دیں ——— بیدہ لکڑی، پوست کچنال، تخم حلبہ، پوست بیخ بید انجیر، گیرو ہر ایک بوزن مساوی ورم بارد کے لئے مفید ہے، علاوہ بریں مذکورہ بالا گرم ضماد لگائیں اور محلل نطول استعمال کریں۔

ورم صلب وغیرہ اگر پستان کے ورم میں صلابت ہو تو سوداکا مسہل دیں اور موم زرد ڈیڑھ تولہ، زردی بیضہ بط دو عدد، روغن بنفشہ، روغن بادام، روغن گل ہر ایک ڈیڑھ تولہ سب کی قیروطی مرتب کر کے استعمال کریں یا آرد باقلا و اکلیل روغن کنجد کے ساتھ ضماد کریں، گرم و خوشبودار اشیاء سے نطول

کریں اور مولدات سودا سے پرہیز رکھیں ـــــــ علاوہ بریں عنب الثعلب چار ماشہ، شاہترہ چھ ماشہ، اصل السوس چار ماشہ سب کو جوش دے کر ڈیڑھ تولہ قند سفید داخل کر کے پلائیں۔ ورم صلب بعض اوقات سرطان پر منتج ہوتا ہے اور یہ اکثر کسی علاج کا نہیں جاتا لیکن بہرحال ماء الجبن پلائیں اور وہ ضماد بر تیں جو سرطان کی بحث میں لکھے جائیں گے ؎

شیخ نے لکھا ہے کہ ورم پستان میں صلابت آنے لگے تو ابتداءً اس پر بہر ورہ شراب میں بھگو کر ضماد کریں یا روغن بنفشہ زردی بیضہ مرغ کی قیروطی لگائیں اور اگر ورم صلب ہو جائے تو موم، روغن گل قطران دماء الکافور کی قیروطی طلا کریں ـــــــ سلع اور غدود کی بہترین دوا یہ ہے کہ برگ شفتالو تر و برگ سداب سبز پیس کر ضماد کریں اور اگر صلابت اس کی گرہ کے باقی رہ جانے کا نتیجہ ہو جو بلوغ کے وقت بندھتی ہے تو یہ دواؤں سے تحلیل نہیں ہو سکتی اور اس کا علاج یہی ہے کہ شگاف دے کر اسے خارج کر دیں ؎

دبیلہ و قرحہ وغیرہ (پستانوں کے پھوڑے)

اگر ورم کا مادہ پستان میں جمع ہونے لگے تو منضجات استعمال کریں۔ مثلاً تخم ریحان شیر گاؤ میں پکا کر باندھیں یا تخم کتان، بابونہ اکلیل الملک پانی میں جوش دے کر صاف کر کے موم و روغن گل کے ساتھ قیروطی بنا کر ضماد کریں یا حلبہ، خطمی اور تخم کتان کا لعاب یا انجیر کوٹ کر ضماد کریں یا گندم، بادیان، حلبہ، تخم کتان و راتینج مطبوخ انجیر میں ملا کر لگائیں ـــــــ نفخ کے بعد مجر (پھاڑنے والی) اشیاء ضماد کریں یا شگاف دے کر مواد خارج کریں بعد ازاں مرہم سفیداب کے مانند مدمل مرہم لگائیں باقی تدابیر حسب حاجت مطلق دبیلہ کی بحث سے اخذ کریں ؎

پستان کے قرحوں کا علاج منہ اور زبان کے قرحوں کے مانند کریں۔ رصاص محرق ان قرحوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ اسی طرح رصاصی کھرل میں اس کے دستہ سے روغن زیتون حل کر کے طلا کرنا بھی مفید ہے۔ حسب ذیل روغن شیخ کے قول کے مطابق

پستان اور دوسرے ڈھیلے اعضاء مثلاً دہن و زبان کے ہر قسم کے
قروح کے لئے نہایت مفید ہے اور ان کو تاکل سے بچاتا ہے۔
بنیدتا بعض بیس حصہ میں سماق ایک حصہ مازو خام نصف حصہ، بلیلہ
نصف حصہ دو جوزمر فرا ایک حصہ ترکریں اور سب کو بیس روز بھگونے
کے بعد جوش دے کر نصف رہ جائے تو مل چھان کر دوبارہ آگ پر
چڑھائیں اور گاڑھا ہو جانے کے بعد اسے شیشی میں محفوظ رکھیں اور
بوقت ضرورت مرغ کے پر سے طلا کریں۔

اگر پستان میں خارش پیدا ہو جائے تو انجیر سرکہ خمر میں
پیس کر طلا کریں اور باقی ادویہ حسب حاجت مطلق حکہ و خارش کی
بحث سے اخذ کریں۔

اگر پستان، شکم اور رانوں میں شقاق پیدا ہو جائے جیسا کہ
اکثر عورتوں میں ہوتا ہے تو گل تیو لیا و کندر بوزن مساوی کوٹ چھان کر
روغن گل میں ملا کر ضماد کریں یا کھرے کو جلا کر اس کی راکھ سفیدی بیضہ
مرغ میں ملا کر لگائیں اور ان تدابیر پر عمل کریں جو عام شقاق کی بحث
میں لکھی جائیں گی۔

عظم و سقوط ثدی میں (پستان کا بڑا اور ڈھیلا ہو جانا)

گاہے پستان بڑے ہو جاتے ہیں اور نیچے لٹک جاتے ہیں
جو عیب کی بات ہے ——— ان کا علاج مبرد مجفف، مخدر اور
ایسی منقبض اشیاء سے کریں جو عروق کو تنگ کرتی ہوں مثلاً یہ ضماد
لگائیں جو ان صفات کا جامع ہے اور پستانوں کو بڑے ہونے سے
بچانے کے لئے عجیب الاثر ہے ——— گل تیو لیا، مازو، سفیدہ و
بزرالبنج سب کو باریک کر کے سرکہ میں ملا کر باریک کپڑے پر لگا کر تین چار
روز ضماد کریں۔ افیون و کتان سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا بھی اس باب میں
مفید ہے ——— برگ انار، بار انار، گل انار، پوست انار ہر چہار
اجزا باریک کر کے ایک شبانہ روز پانی میں تر رکھیں اور دوسرے روز
جوش دے کر صاف کر کے چہارم حصہ روغن تلخ ملا کر جوش دیں
اور پانی جل جانے تو آگ سے اتار کر روغن کو محفوظ رکھیں اور اس میں سے
تھوڑا تھوڑا پستانوں پر ملتے رہیں۔

زیرہ سیاہ کوٹ چھان کر پانی میں گوندھ کر ضماد کرنا اور اس کے اوپر سرکہ میں کپڑا تر کرکے رکھنا اور سینہ بند مستحکم باندھ کر لیٹے تین روز رکھو لنا پستان کی حفاظت کے لیئے نہایت مؤثر تدبیر ہے :

اطباء ہند کا قول ہے کہ بیخ کنائی بزرگ، پوست انار، بیخ کندوری، مولسری خام ہر ایک بہ وزن مساوی باریک کرکے ضماد کرنا گری ہوئی چھاتیوں کو سخت کرنے کے لیئے مفید ہے اسی طرح بڑے نرم و نازک ریشے خشک کرکے پانی میں پیس کر لگانا بھی مفید ہے اور آموں کی کیری جو نخود سے بڑی نہ ہو، پھلی خرد ببول، مغز تخم تمر ہندی، پوست انار سب کو سائے میں خشک کرکے کوٹ چھان کر رکھیں اس میں سے روزانہ ڈھائی تولے کر آدھ پاؤ روغن گاؤ اور آدھ پاؤ شکر میں ملا کر کھانا اور چالیس روز اس کی ملاومت کرنا چھاتیوں کی اصلاح کیلئے نہایت مفید مجرب ہے :

صغر ثدییں (پستان کا چھوٹا ہونا)

اگر پستان بہت چھوٹے ہوں جس سے ان کی تخلیق کا مقصد حاصل نہ ہو تو پیہ گاؤمیش، پیہ فیل بوزن مساوی پگھلا کر رکھیں اور اس میں روزانہ نیم گرم مالش کریں۔ اسی طرح خراطین یا زور روغن کنجد میں حل کرکے طلا کرنا بھی پستان کو بڑا بنانے کے لئے مفید ہے :

ہاتھ، پاؤں، پُشت اور جوڑوں کے امراض

ہاتھ، پاؤں، پشت اور مفاصل کے امراض حسب ذیل ہیں۔
(۱) حدبہ وریاح الافرسہ (۲) درد پشت (۳) درد کمر (۴) دوالی (۵) داء الفیل (۶) وجع مفاصل (۷) نقرس (۸) عروق النسا (۹) وجع ورک (۱۰) وجع الرکبہ (۱۱) وجع ساقین (۱۲) پاؤں کے تلوے کا درد۔

حدبہ وریاح الافرسہ

حدبہ نام ہے پیٹھ کے مُہرے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کا چنانچہ اگر مُہرہ پشت کے اندر جانب ہٹے تو اس کو حدبہ مقدم کہتے ہیں اور اس کے ساتھ سینہ کی ہڈیاں بھی شریک ہوں تو اس کو قعص کہتے ہیں اور اگر مُہرہ باہر کی جانب نکل جائے تو اسے حدبہ مؤخر کہتے ہیں اور اگر مُہرہ دائیں یا بائیں ہٹے تو اسے التواء اور کبھی بطور مجاز حدبہ بھی کہتے ہیں ریاح الافرسہ بھی حدبہ ہی کی ایک قسم ہے جو غلیظ ریاح سے پیدا ہوتی ہے شیخ کے قول کے مطابق حدبہ کے اسباب یا ضربہ وسقطہ کے مانند خارجی ہوتے ہیں یا بدنی مثلاً رطوبت مائی نامی مزلق جو رباطات کو ڈھیلا کر دیتی ہے یا رطوبت غلیظ لزج جس سے مہروں کے رباطات میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے یا غلیظ ریاح جو مہروں کے نیچے رک کر ان کو کھول دیتی ہے یا مہروں کے عضلات کا ورم و خراج جس سے تجلی میں تحدد پیدا ہو جاتا ہے یا تشنج مادی یا یبسی ——— حدبہ بالخصوص اس کی وہ قسم جس میں مہرہ اندر کی طرف چلا جاتا ہے پھیپھڑے کی جگہ کو تنگ کر دیتی ہے جس سے تنفس میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

مذکورہ بالا اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے خارجی اسباب کی بابت معلوم کریں اگر کوئی سبب موجود نہ ہو تو زوال مہرہ کا باعث دیگر ہوگا — اگر ورم کے آثار موجود ہوں، خلش کے ساتھ درد اور تیز بخار ہو، پیاس غالب ہو، نبض عظیم ہو اور قارورہ میں زردی اور ناریت موجود ہو تو اس کا سبب ورم حار ہوگا ——— اگر ورم کے عوارض نہ ہوں درد گاہے کم ہو جائے گاہے زیادہ اور آخر میں غائب ہو جائے تو اس کا سبب غلیظ ریاح

ہوگی، اگر یہ آثار نہ پائے جائیں تو مقام ماؤف پر روغن کی مالش کریں چنانچہ وہ دیر میں جذب ہو اور رطوبت کی دوسری علامتیں موجود ہوں یا مرطب تدابیر متقدم ہوں تو اس کا سبب رطوبت ہوگی اور اگر روغن بسرعت جذب ہو جائے اور یبوست کے دوسرے آثار بھی پائے جائیں تو اس کا سبب یبوست ہوگی۔

اس کے علاج میں سب سے پہلے مہرہ کو اپنی جگہ واپس لانے کی کوشش کریں اور اگر یہ اندر کی جانب ٹلا ہو تو اس پر سینگی لگوائیں۔ زفت و مقل قدرے عاقرقرحا کے ساتھ طلا کرنا مہرہ کو جذب کرنے کے لئے مفید ہے۔ مہرے کے اپنی جگہ واپس آجانے کے بعد قسط، سنبل الطیب و سلیخہ کے مانند قابض دوائیں سرکہ کے ساتھ ضماد کریں ـــ اگر اس کا سبب ورم ہو تو صفرا کے منضج و مسہل سے تنقیہ کریں اور دوسرے مسہل میں سنا مکی ایک تولہ و سورنجان پانچ پانچ ماشہ زیادہ کریں اور ملین ضماد مثلاً لعاب حلبہ و تخم کتان و گل بنفشہ و تخم خطمی اور چربی مرغ، چربی بط و مغز ساق گاؤ ضماد کریں اور روغن گل نیم گرم میں۔

اگر اس کا سبب غلیظ ریاح ہو تو بلغم کا منضج پلا کر اس کے مسہل میں ہر سہ ہلیلہ چھ چھ ماشہ، سورنجان پانچ ماشہ و لوزیدان تین ماشہ زیادہ کرکے تنقیہ کریں۔ بعد ازاں حب ایارج کے دستور کے مطابق حب سورنجان کھلائیں، مہروں پر روغن قسط و روغن بید انجیر کی مالش کریں اور مقعد ماؤف پر آگ والی سینگیاں لگوائیں ـــ اگر اس کا سبب فالجی یا تشنجی رطوبت ہو تو تنقیہ، تعدیل مزاج، تکمید، تدہین و ضماد وغیرہ میں فالج اور تشنج کا دستور اختیار کریں۔

ریاح الافرسہ کا دستور علاج یہ بھی ہے کہ پوست بیخ بادیان و کاسنی ہر ایک سات ماشہ، اصل السوس، بیخ کرفس، سداب، تخم کرفس، بادیان ہر ایک پانچ ماشہ، اذخر، انیسون ہر ایک چار ماشہ، انجیر چار دانہ، مویز منقی دو تولہ سب کو بدستور جوش دے کر گلقند عسلی چار تولہ داخل کرکے پلائیں، غذا میں ایک وقت مزورہ نخود آب اور دوسرے وقت مرغ کے شوربے کے ساتھ روٹی دیں اور نضج حاصل ہونے کے بعد بدن کے تنقیہ کے لئے کندر، سکبینج، صبر، غاریقون ہر ایک بوزن مساوی سب کی گولیاں بنا کر سات ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک کھلائیں یا حب سورنجان استعمال کرائیں اور تنقیہ کے بعد مناسب روغنوں کی مالش کریں ـــ

حدبہ یا ریاح الافرسہ ابتدا ہی میں علاج قبول کرتا ہے ورنہ مزمن ہو جانے کے بعد یا اس کی وہ قسم جو بڑھاپے یا تشنج یبسی کا نتیجہ ہو علاج پذیر نہیں ہوتی۔

سویدی نے لکھا ہے کہ سرطان نہری تانبہ میں بریاں کرکے کھانا ـ

ریاح الافرسہ کے لئے بیرا مجرب ہے ؁

شیخ کے قول کے مطابق حار و قابض اشیاء کا روغن مفید ہوتا ہے مثلاً روغن سرو، روغن سلاب، روغن جند بید ستر، روغن عاقرقرحا، روغن زیتون، روغن قسط وغیرہ ؁

علاوہ بریں شربت اصول، معجون سورنجان وحب بندی بھی اس باب میں اطبا کی معمول و مفید ہے ـــــ انطاکی نے لکھا ہے کہ رماس باندھنا بھی حدبہ کا جید علاج ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے رماس باندھیں دوسری بار نان گرم باندھیں اس کے بعد جادرس باندھیں بعد ازاں پھر رماس باندھیں اور یہی ترتیب جاری رکھیں ؁

دردِ پشت

شیخ نے لکھا ہے کہ درد پشت داخلی عضلات و اوتار میں بھی ہوتا ہے اور خارجی میں بھی چنانچہ اگر چھونے سے درد معلوم ہو تو اس کا سبب خارج میں ہوگا ورنہ اندر ہوگا اور یہ درد خارجی ہو یا داخلی اس کا سبب یا تو سوء مزاج سادہ برودت کا غلبہ ہوتا ہے یا خام بلغم علاوہ ازیں کہ وہ پشت کے پٹھوں اور عضلات میں پیدا ہو یا اس کے رباطات و اوتار اور عضلات میں بدن سے اس کا انصباب ہو یا اس کا سبب اعضاء مذکورہ میں ریاح کا دخول ہوگا یا زیادہ تھک جانے یا کوئی وزنی چیز اٹھانے یا سخت حرکت کرنے یا دیر تک ٹیڑھی کرکے بیٹھنے سے یہ درد عارض ہوگا یا اس کا سبب جماع کی زیادتی ہوگی ـــــ گاہے حدبہ عارض ہونے سے پہلے اس کے اسباب بھی درد کا باعث ہوتے ہیں، گاہے یہ درد بعض اعضاء کی شارکت سے ہوتا ہے چنانچہ گردے کی ضعف ولاغری اور اس کے ورم کے باعث پشت میں درد ہو جاتا ہے یا اس درد کا سبب اس بڑی رگ کا شدید امتلا ہوتا ہے جو پشت پر واقع ہے، گاہے یہ درد قصبہ ریہ کے ورم و زخم اور گاہے رحم کی شارکت سے ہوتا ہے جیسا کہ ایام حیض کے قریب آنے پر یا اختناق رحم میں یا درد زہ کے وقت اکثر درد پشت کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے ـــــ گاہے درد پشت بحران کی علامت ہوتی ہے ؁

طریق تشخیص اور علامات ـــــ اگر درد کے ساتھ گرانی نہ ہو اور یہ بتدریج پیدا ہو کر مزمن ہو جائے تسکین ہو اور سکون کی حالت شب کے وقت اور موسم سرما میں تیز ہو جائے اور چلنے پھرنے، ریاضت و مالش کرنے سے اور گرم چیز دبانے سے

سردی محسوس ہو تو اس کا سبب مزاج کی برودت ہوگی ــــــ اگر درد کیساتھ گرانی بھی ہو اور ان دونوں چیزوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جائے اور برودت کی علامتیں موجود ہوں تو اس کا سبب بلغم کی تولید ہوگی اور اگر درد و گرانی ایک حالت میں ہو اور ایسے اسباب کے بعد پیدا ہو جن سے مادہ میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے مثلاً حیض و غضب، مشقت اور جماع وغیرہ تو اس کا سبب بلغم کا انصباب ہوگا ــــــ اگر درد کے ساتھ تمدد ہو، درد ادھر ادھر منتقل ہوتا رہے گرم چیزوں اور تکمید و تدہین سے راحت ملے اور نفاخ اشیاء سے درد میں زیادتی ہو جائے تو اس کا سبب پشت میں ریاح کا دخول ہوگا۔

اگر درد کے ساتھ التہاب لذع ہو، قارورہ رنگین ہو تشنگی کا غلبہ ہو مگر بدن میں گرانی اور ضربان نہ ہو اور سرد اشیاء سے تسکین حاصل ہو تو اس کا سبب مادہ کی حرارت ہوگی ــــــ اگر درد کے ساتھ ضربان ہو اور پٹھے بھرے بھرے معلوم ہوں حرکت کے وقت درد میں شدت ہو جائے پیاس کی سخت شدت ہو اور غلبہ خون کی دوسری علامتیں موجود ہوں تو اس کا سبب رگ کا امتلا ہوگا۔ ایسے باقی اسباب میں سے جس سبب کے آثار پائے جائیں اس درد کا باعث وہی ہوگا۔

اگر اسکا سبب مزاج کی سردی یا بلغم خام یا ریاح ہو تو اس کا علاج ریاح افرس کے مانند کریں یا پوست بیخ بادیان، پوست بیخ کاسنی، سورنجان، تخم بادر نجبویہ ہر ایک سات ماشہ، بسفائج پانچ ماشہ، اذخر چار ماشہ، انجیر زرد چار دانہ، مویز منقی دو تولہ جب کو جوش دیکر گلقند عسلی تین تولہ داخل کرکے پلائیں اور نفع حاصل ہونے کے بعد حب سورنجان و حب منتن سے تنقیہ کریں، بعد ازاں مزاج کی تعدیل کے لئے معجون چوب چینی عرق چوب چینی کیساتھ استعمال کرائیں اور دوسری گرم معجونیں مثلاً لعل دیں اور گرم روغنوں میں جند بیدستر ملاکر مالش کریں اسی طرح گرم ضماد لگائیں مثلاً مقل، اشق، حلبہ، بابونہ، حب الغار سب کو باریک کرکے لعاب تخم کتان و روغن بید انجیر میں ملاکر ضماد کریں، غذا میں پرندوں کا گوشت اور نخود آب گرم مصالح شامل کرکے دیں، علاوہ بریں غذا میں تقلیل کریں ــــــ اگر یہ درد مادی نہ ہو تو صرف تعدیل اور حسب ضرورت سرد یا گرم روغنوں کی مالش کافی ہوتی ہے۔

اگر اسکا سبب رگ کا امتلا ہو تو منضج پلانے کے بعد صفرا کا مسہل دیں اگر یہ درد محنت و مشقت اور کثرت جماع سے پیدا ہو تو سبب کو ترک کریں اور گرم روغنوں کی مالش کریں اور اگر اسکا سبب جگر کی ابتدائی ضعف و لاغری یا ورم گردہ ہو یا قصبہ ریہ کا ورم و زخم ہو یا رحم کی مشارکت سے ہو تو ان امراض کا علاج کریں۔

نانخواہ یا راسن یا مویانی، زراوند کیساتھ استعمال کرنا، شہد کیساتھ ادرک تازہ پیا، بندق ہندی بقدر نخود کھانا، دار فلفل، افیون، جدوار، فوہ، حب الغار ان میں سے کوئی دوا شہد کیساتھ استعمال کرنا، فاوانیا، فراسیون، حلتیت، جاوشیر، زعفران زراوند مدحرج انمیں سے کوئی چیز اختیار کرنا درد پشت کیلئے مفید ہے۔ اسیطرح نارجیل کھانا اور میتھی کا ساگ تناول کرنا بھی سود مند ہے — روغنوں میں سے روغن نارجیل کہنہ، روغن خروع، روغن حب اترج، روغن جوز کہنہ، روغن تخم انجیر، روغن ترمس روغن قسط، اور روغن قنفذ کی مالش سود مند ہے ؛

ماہودانہ پونے دو ماشہ شہد کیساتھ ملاکر کھانا یا اس میں اشق و فرفیون ہر ایک پونے دو ماشہ شامل کر کے اسمیں سے پانچ ماشہ سے نو ماشہ تک تناول کرنا بلغم کے اخراج اور درد پشت کو تسکین دینے کیلئے مفید ہے۔ اسیطرح غاریقون ساڑھے تین ماشہ ماہودانہ، سکبینج، اشق، مقل ازرق ہر ایک پونے دو ماشہ، فرفیون، روغن بادام میں چرب کیا ہوا، تخم حنظل ہر ایک پونے ماشہ سبکو باہم ملاکر کھانا درد پشت بلغمی کیلئے مجرب ہے — لوبان تناول کرنا بھی اس کیلئے مجرب ہے اور کشتہ قرن الائل روغن گاؤ میں ملاکر کھانا بھی درد پشت ریحی و بلغمی کیلئے نہایت مفید ہے علاوہ بریں حب چہار برگ، جوارش اشقف، روغن دہلی، معجون سیحی، معجون تربدی، حب اذاراقی، حب سکبینج، معجون فلاسفہ، یہ تمام دوائیں اس باب میں مفید و معمول ہیں ؛

شیخ نے لکھا ہے کہ درد پشت کے علاج میں اوجاع مفاصل اور ردہ ریاح الافرسہ کے علاج کی طرف رجوع کریں کیونکہ ان سب کا علاج ایکسا ہی ہے ؛

درد کمر

کمر کے درد کے اسباب بھی درد پشت کے اسباب کی طرح ہوتے ہیں اور اس کے علامات اور اس کا علاج بھی اسی کے مانند ہے — حلوائے تخم تمر ہندی کی مداومت کرنا درد کمر زائل کرنے اور منی کو غلیظ بنانے کیلئے معمول و مفید ہے۔ ماش کی روٹی جس میں حلتیت، زنجبیل، اور تخم شبت داخل ہو نیم گرم بادعفا نافع ہے اور حسب ذیل ضماد اس کیلئے بارہا کا مجرب ہے افیون ایک تولہ، شنگرف، قسط تلخ، صبر زرد ہر ایک چھ ماشہ سبکو آب ادرک میں بخوبی حل کر کے طلا کریں اور آفتاب میں یا آگ کے قریب بیٹھ کر اسے خشک کریں ؛

اطباء ھند کے قول کے مطابق حسب ذیل نسخہ درد کمر

کے لئے نہایت سود مند ہے ——— سوختہ مغز تخم ارنڈ ہر ایک
ساڑھے سات تولہ، روغن زرد، شکر ہر ایک پندرہ تولہ، شیر گاو آدھ سیر،
پہلے مغز ارنڈی کو پیس کر روغن میں بریاں کریں بعد ازاں دودھ میں ڈال کر جوش
دیں اور گاڑھا ہو جائے تو شکر ڈال کر حلوا بنائیں اور زنجبیل ملا کر اتاریں اور
بقدر برداشت مزاج استعمال کرائیں، علاوہ بریں تخم ارنڈ، نمک لاہوری، امیدہ
کڑی، ہینگ ہر ایک نصف تولہ، آرد گندم آدھ پاؤ سب کو گوندھ کر ایک طرف سے
روٹی پکا کر باندھیں:

دوالی

دوالی سے مراد وہ مرض ہے جس میں پنڈلی اور قدم کی رگیں بکثرت
خون اترنے کے باعث کشادہ ہو جاتی ہیں، یہ خون گاہے سوداوی ہوتا ہے گاہے
خالص وغیر سوداوی اور گاہے بلغمی غلیظ ہوتا ہے مگر بہر حال اس کا مادہ اکثر
خونی ہوتا ہے جس میں تعفن نہیں ہوتا کیونکہ اگر اس میں عفونت ہوتی تو پاؤں
زخوں اور خراب ورموں سے محفوظ نہیں رہتا ——— یہ مرض
اکثر ایسے لوگوں کو ہوتا ہے جو زیادہ پیادہ چلتے ہیں یا بہت زیادہ
کھڑے رہتے ہیں یا بوجھ اٹھانے کا کام کرتے ہیں اور ایسے لوگوں میں
سے وہ لوگ زیادہ مبتلا ہوتے ہیں جو سوداوی اشیا بہ زیادہ کھاتے ہیں
یا حار رطب مقام میں رہتے ہیں چنانچہ بنگال میں اس مرض کی کثرت ہے
——— اس مرض کی استعداد رکھنے والوں کو یہ مرض انتقال
مادہ کے سبب سے اکثر حاد امراض کے بعد عارض ہوتا ہے بالخصوص طحال کے
مریض اس میں بہت زیادہ مبتلا ہوتے ہیں، مگر یہ مرض گاہے خود بخود ابتداً
بھی پیدا ہو جاتا ہے:
گاہے دوالی علاج پذیر نہیں ہوتا اور گاہے اسے قطع کر دیتے ہیں تو
اگرچہ اس میں افاقہ ہو جاتا ہے مگر غذائی راہ بند ہو جانے کے باعث عضو میں
لاغری آجاتی ہے اور اس کا مادہ سوداوی ہو تو اسے قطع کرنے یا بند کر دینے
سے مریض سوداوی امراض اور مالیخولیا میں مبتلا ہو جاتا ہے ———
اگرچہ اس مرض کا مادہ خود متعفن نہیں ہوتا مگر گاہے مزاج کی حرارت یا
عارضی حرارت اس میں عفونت پیدا کر دیتی ہے جس سے قرحہ پیدا
ہو جاتے ہیں:

اس مرض کی نمایاں علامت یہ ہے کہ پنڈلیوں اور قدموں پر
رگیں موٹی ہو کر نمایاں ہو جاتی ہیں۔ ان میں گرہیں سی پڑی معلوم ہوتی ہیں
اور زیادہ چلنا یا تیز چلنا دشوار ہوتا ہے۔ علاوہ بریں مادہ کی نوعیت ان کی
مخصوص علامتوں سے معلوم ہو سکتی ہیں ؛
اس کے علاج میں اگر غیر مناسب نہ ہو تو باسلیق کی فصد کھولنے
کے بعد مثل عروق کا خون خارج کریں۔ سوداء کے مسہل اور ماء الجبن سے
تنقیہ کریں، ورزش ترک کر دیں۔ سوداوی غذاؤں سے پرہیز رکھیں اور قطران
یا زہرہ بز طلا کریں۔ علاوہ بریں اس کا علاج وہی ہے جو داء الفیل کا۔

داء الفیل

داء الفیل اس مرض کا نام ہے جس میں پنڈلیاں اور قدم ہاتھی
کے پاؤں کے مانند ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کو فیل پا بھی کہتے ہیں۔ یہ مرض اکثر
سوداوی خلط کے انصباب سے ہوتا ہے۔ مگر گاہے غلیظ بلغمی خلط سے
اور بعض اوقات خون صالح کی کثرت انصباب سے بھی عارض ہوتا ہے
—— اس مرض میں پہلے پاؤں سرخ ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں ان میں
سیاہی آجاتی ہے۔ گاہے اس میں قرحہ پیدا ہو جاتے ہیں جن میں بسرعت
آکل عارض ہوتا ہے —— یہ مرض دوالی کی بہ نسبت زیادہ ردی اور
اور زیادہ مستحکم ہوتا ہے اور اس کا علاج پذیر ہونا نہایت دشوار ہے،
اس مرض میں عضو کی حس بھی باطل ہو جاتی ہے ؛
اس کے علاج میں بار بار تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد ٹخنے کی رگ
کی فصد کھولیں یا پنڈلیوں پر پچھنے اور جونکیں لگائیں اور اقاقیا، رُب عصارۂ
لحیۃ التیس کے مانند مغلظ، مقوی و قابض دوائیں استعمال کریں اور پنڈلیاں
ران تک پٹی سے مضبوط باندھے رکھیں —— اگر اس کا سبب بلغمی خلط
ہو تو نضج کے بعد بلغم کے مسہل اور حب سورنجان سے تنقیہ کریں، ہر ہفتہ میں
ایک بار قے کرائیں، غذا میں تقلیل کریں، غلیظ غذاؤں اور بارد بقول و فواکہ
سے پرہیز رکھیں، اور کندر ایک ماشہ، زنجبیل نصف ماشہ باریک کر کے
اطریفل صغیر میں ملا کر کھلائیں اور صبر، مر، اقاقیا و پوست انار سرکہ کے ساتھ
طلا کریں —— اس مرض میں گرم قوی الاسہال دوائیں استعمال کرنا
کسی حال میں روا نہیں ہے۔ پودینہ نہری، اسنارغی، حرمل، بارتنگ، سعتر

تخم بید انجیر و شہد، قطران، شیخ جبیل و تخم تمام الیا ملک سے ہر دو اشربۂ و ضماد مفید ہے، زہرہ بز، حب شاہ سنجم، ملک الجبلی کو گرد طلا کر ضماد کرنا بھی سود مند ہے۔ اسی طرح تخم حنظل یا برگ حنظل نشاستہ یا کثیرا سے اصلاح کرکے استعمال زرنا یا سکنجبین برتنا اور ماء الجبن چنا دار الفیل کے لئے سود مند ہے، یہ مطبوخ جو مطبوخ سبعہ کے نام سے مشہور ہے اس باب کے معمولات میں داخل ہے ——— ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، افسنتین، افتیمون اسطوخودوس، غافث، اسقولوقندریون سب کو بستور جوش دیکر سہل چوب کے ساتھ پلائیں اور حسب ذیل معجون کی مداومت کرنا بھی مفید ہے ——— تینوں ہلیلہ جات ساڑھے چار تولہ، زنجبیل، فلفل سیاہ، کندر ہر ایک سات ماشہ کوٹ چھان کر شہد میں معجون بنا کر کامل تنقیہ کے بعد روزانہ ساڑھے دس ماشہ استعمال کریں۔

فصد اور بار بار قے کرانے کے بعد ایلوا، ببول، لوبان و تخم سویا سرکہ میں ملا کر ضماد کرنا اطباء ہند کے معمولات سے ہے، علاوہ ازیں سیپی کی بچھڑی کھا کر اس کے اوپر سے لانے والی دوائیں اور شہد لیکر خوب نے کرنا اور بابونہ، مرچ سیاہ، اجمود، تخم سویا، چوب چینی، بارتنگ چوب سے کوٹ چھان کر شہد ملا کر نیم گرم ضماد کرنا بھی مفید ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ فیل پا ایک خبیث مرض ہے جس سے شاذ و نادر ہی صحت حاصل ہوتی ہے، چنانچہ اگر اس سے کوئی خاص اذیت نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ اسے نہ چھیڑیں اور اپنے حال پر چھوڑ دیں، البتہ ابتدا ہی میں تدارک کریں تو ہو سکتا ہے کہ صحت ہو جائے، چنانچہ ابتدا میں استفراغ بالخصوص قے کرانا نہایت مفید ہے بعد ازاں قابض دوائیں ضماد کریں، کہتے ہیں کہ قطران چاٹنا اس مرض میں سود مند ثابت ہوتا ہے، مگر اس کے مستحکم ہو جانے کے بعد علاج بے سود ہے اور قرحہ پیدا، چلنے اور زائل کا خوف ابھرنے کی صورت میں اسے جڑ سے کاٹ دینے کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہے۔

وجع المفاصل (جوڑوں کا درد)

وجع المفاصل سے مراد وہ درد ہوتا ہے جو اعضاء کے جوڑوں میں ہو اور یہ درد اگر کسی خاص عضو کے ساتھ مختص نہ ہو بلکہ ہاتھ پاؤں

اور دونوں کے جوڑوں میں ہو تو اسے علی الاطلاق وجع مفاصل کہتے ہیں اگر کسی خاص عضو میں ہو مثلاً کہنی، کولہا، ٹخنے، گھٹنے یا انگلیوں میں ہو تو اس کے خاص خاص نام ہیں مثلاً نقرس، وجع الورک، وجع الرکبہ — اس باب میں مطلقاً وجع مفاصل سے بحث کی جائے گی اور اس درد کے جو خاص نام ہیں ان کا بیان اس کے بعد الگ الگ فصلوں میں لکھا جائے گا۔

صاحب کامل کا قول ہے کہ یہ درد گاہے جبڑوں میں، کانوں میں اور مہروں میں بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات اتفاقیہ ہوتا ہے کہ اس کی علت بھی نہیں معلوم ہوتی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ عام طور پر ان دردوں کا سبب سوء مزاج حار ملتہب ہوتا ہے یا سوء مزاج بارد مجمد یا سوء مزاج یابس عفص یہ سوء مزاج یا تمام بدن میں ہوتا ہے یا اعضاء رئیسہ میں سے کسی خاص عضو میں اور یہ سوء مزاج یا سادہ ہوتا ہے یا مادی اور مادہ خلط کے مانند قوام والا ہوتا ہے یا غلیظ ریاح کے مانند بے قوام، علاوہ ازیں یہ مفرد ہوتا ہے یا مرکب —— مرکب ہونے کی صورت میں اکثر اس کا مادہ بلغم صفرا یا سودا و صفرا یا خون صفراوی یا خون بلغمی یا خون سوداوی ہوتا ہے اور مفرد ہونے کی حالت میں یہ بلغم خام ہوتا ہے یا خون خالص اور خالص صفرا یا ریاح سے یہ درد بہت کم ہوتا ہے اور خالص سودا سے شاذ و نادر ہی ہوتا ہے —— **شیخ** نے لکھا ہے کہ کبھی اس درد کا مادہ ریم کی جنس سے ہوتا ہے۔

طریق تشخیص وجع مفاصل کے اسباب کی تشخیص کے لئے پہلے یہ معلوم کریں کہ اس کا سبب سوء مزاج سادہ ہے یا مادی۔ چنانچہ دیکھیں، مقام درد میں نفخ و ورم ہے یا نہیں اور اس جگہ کا رنگ متغیر ہوگیا ہے یا اصلی حالت پر ہے اور مریض سے دریافت کریں کہ درد بتدریج عارض ہوا ہے یا دفعتاً اور درد کے ساتھ گرانی محسوس ہوتی ہے یا نہیں، چنانچہ اگر درد کے مقام میں نفخ و ورم نہ ہو، رنگ نہ بدلا ہوا ہو اور مریض بتائے کہ درد آہستہ آہستہ پیدا ہوا ہے اور گرانی نہیں ہے تو سمجھنا چاہئے کہ اس کا سبب سوء مزاج سادہ ہے۔ اس کے بعد لمس، قارورہ، نبض اور دوسرے آثار سے سوء مزاج کی نوعیت معلوم کریں، مگر سوء مزاج سادہ سے یہ درد بہت کم لاحق ہوتا ہے —— اگر گرانی نہ پائے جانے کے ساتھ درد ادھر ادھر منتقل

ہوتا ہے اور شدید تمدد ہو تو اس کا سبب ریاح ہوگی ——— اگر مقام درد میں تیغ و ورم ہو، اس کا رنگ متغیر ہو، بیماری دفعتاً عارض ہوئی ہو اور درد کے ساتھ گرانی ہو تو اس کا سبب خلطی مادہ ہوگا، چنانچہ اس صورت میں ہر خلط کی خاص علامتوں سے مفرد اور مرکب مادہ کی تشخیص کریں۔

اصول علاج — سورنجان کو امراض مفاصل کے ساتھ خاص مناسبت ہے، اس لئے اوجاع مفاصل حارہ و باردہ کے مسہل وضماد میں سورنجان داخل کرنا بہتر ہے ——— اگر مادہ زیادہ ہو تو ضماد تنقیہ کے بعد لگائیں مگر مادہ کم ہو تو تنقیہ سے پہلے بھی اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ——— کہتے ہیں کہ استخوان آدمی سوختہ باریک کرکے گلاب کے ساتھ گولیاں بنا کر کھانا درد مفاصل کی تسکین کے لئے مجرب ہے، صاحب تحفہ نے لکھا ہے کہ استخوان سوختہ انسان تین روز تک روزانہ بقدر ساڑھے چار ماشہ ہم وزن شکر ملا کر کھانا وجع مفاصل، عرق النسا اور صرع کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے ——— جرجانی نے لکھا ہے کہ استخوان سوختہ استعمال کرانے کا مناسب استفراغ و تنقیہ کے بعد ہے، علاوہ بریں یہ دوا اس وقت دینی چاہئے جب کہ درد نہایت شدید ہو کیونکہ اس کا خاص فائدہ یہ ہے کہ یہ مادہ کو غلیظ کرتی ہے اور اس کے سیلان و انصباب کو روک دیتی ہے ——— ذکریا نے بھی استخوان سوختہ کی اس مرض کے لئے تعریف کی ہے مگر استخوان انسان کی کوئی قید نہیں لگائی ہے ——— خجندی نے لکھا ہے کہ میں نے اوجاع مفاصل میں استخوان سوختہ بارہا مجرب کیا ہے اور اس کو بقدر ساڑھے چار ماشہ سورنجان کے ساتھ چند روز دینے سے بہت سے مریضوں کو صحت حاصل ہوئی ہے۔

رازی نے لکھا ہے کہ اس مرض کے مادہ میں اکثر ریاح بھی شامل ہوتی ہے اس لئے بہتر ہے کہ علاج میں اس کی بھی رعایت رکھیں، سورنجان اور اسارون کو اس کی دواؤں میں بہت اہمیت حاصل ہے اور قے کرانا بہت مفید ہے بلکہ بسا اوقات اس کے بعد مسہل کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر قے و اسہال سے مادہ منفتح نہ ہو تو قوی قسم کے مدرات دیں مثلاً انسان یا کسی جانور کی ہڈی جلا کر استعمال کرائیں، اگر مریض شراب یا بھنگ یا افیون کا عادی ہو تو اس مرض کے علاج میں تنقیہ و مسہل کے وقت اس عادت سے دور رکھیں ——— اگر مادہ

بہت زیادہ اور نہایت متحرک ہو تو نقوع کا استظہار کے بغیر استفراغ کرائیں، دوات ہمیشہ تنقیہ کے بعد دیں، اعصاب کو ضرر پہنچانے والی اشیاء مثلاً ترش چیزیں، دودھ، مبردات اور مخدرات شدید ضرورت اور مصلحات کے بغیر استعمال نہ کریں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ اوجاع مفاصل کا علاج ابتداء میں کیا جائے تو آسان ہوتا ہے مگر اس کے مستحکم ہو جانے کے بعد معالجہ میں دشواری پیش آتی ہے ___ اگر اس کا سبب سوء مزاج سادہ ہو تو اس کی تدبیر آسان ہے کیونکہ اس صورت میں اکثر بغیر ورم کے التہاب ہوتا ہے جو تعدیل مزاج اور صفراء و خون کے معمولی تنقیہ سے رفع ہو جاتا ہے یا کبھی یہ درد جمود و سردی سے پیدا ہوتا ہے تو گرم اشیاء استعمال کرنے اور خون کو گرم کرنے کے لئے بلغم کا تنقیہ کرنے سے صحت حاصل ہو جاتی ہے یا کبھی تشنج پیدا کر دینے والی یبوست باعث الم ہوتی ہے تو مرطب تدابیر سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے، لیکن جب اس کا سبب مادہ کا انصباب ہو تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اسے مخالف جانب جذب کریں، استفراغ کے ذریعے اس کی مقدار کم کریں، عضو کو تقویت پہنچائیں تاکہ وہ مادہ کو قبول نہ کرے اور جو مادہ اس میں موجود ہے اسے تحلیل کر دے ___ اس اصول کو فراموش نہ کریں کہ دوائیں تبدیل کرتے رہنا مناسب ہے، کیونکہ ایک دوا جو عضو کو فائدہ پہنچاتی ہے چند روز کے بعد اسے کوئی فائدہ نہیں دیتی اور اس کے بعد ضرر پہنچاتی ہے اور درد میں تحریک پیدا کر دیتی ہے ___

جب تک کہ کامل صحت نہ ہو جائے شراب ترک کر دینا نہایت ضروری ہے اور مریض اگر اس کا عادی ہو تو بتدریج ترک کرائیں ___ اسی طرح گوشت بھی مریضان مفاصل کے لئے مناسب نہیں ہے، حتی کہ بار دشتم کے درد میں بھی گوشت نہ کھائیں اگر اس سے رستگاری نہ ہو تو پرندوں کا گوشت یا خرگوش یا ہرن کے مانند کم فضلات والے گوشت قلیل مقدار میں استعمال کریں ___ جو لوگ اوجاع مفاصل کے عادی ہوں ان کے لئے مناسب ہے کہ موسم ربیع میں اور دورہ قریب ہونے کے وقت مسہل لیں اور لطیف معتدل تدبیر اختیار کریں۔

مجوسی نے لکھا ہے کہ دیر ہضم اشیاء سے، زیادہ کھانے اور شدید جماع سے پرہیز کرنا اس مرض میں ضروری ہے، ورنہ کم سے کم ان

چیزوں کی کثرت سے ضرور بچیں، حلوہ نہ کھائیں، تمام فواکہ بالخصوص رطب فواکہ سے اجتناب کریں، غذا تناول کرنے سے پہلے اور اس کے ہضم ہونے کے بعد ورزش کریں اور اکثر بدن کا تنقیہ مدر ادرار بول سے کرتے رہیں۔

وجع مفاصل سادج اگر وجع مفاصل سوء مزاج سادہ سے ہو تو ان طریقوں سے تعدیل کریں جو اس کے مادی اقسام میں بیان کی جائیں گی یا اگر سوء مزاج حار ہو تو شربت لیموں، سکنجبین رمانی اور دوسرے مبردات استعمال کرائیں اور اگر مادہ کے انصباب کا خوف ہو کیونکہ درد مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہے تو صفرا کا استفراغ کریں ——— اگر درد بارد ہو تو سخن تدابیر اور گرم دواؤں سے تسخین کی کوشش کریں اور مناسب معلوم ہو تو بلغم کا مسہل دے دیں یا حقنہ استعمال کریں، مگر اس کا خیال رکھیں کہ استفراغ میں بلغم کے ساتھ صفرا کے خارج ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے جس سے بدن کی حرارت میں مزید کمی ہو جاتی ہے ——— اور اگر سوء مزاج یابس ہو جو بہت کم ہوتا ہے تو داخلی و خارجی طور پر مرطب تدابیر اختیار کریں۔

وجع مفاصل دموی اگر عمر، مقام، موسم اور دوسری شرائط اجازت دیں تو درد کی جانب باسلیق کی فصد کھولیں بعد ازاں تبرید دیں اور مبرد شیرے پلائیں مثلاً شیرہ کاہو، شیرہ کاسنی، شیرہ خیارین، شیرہ تخم خربزہ، شیرہ خارخسک و شیرہ مغز تخم کدو دیں ——— یا شاہترہ، عناب، گل بنفشہ، گل نیلوفر، تخم کاسنی، بیخ کاسنی، عنب الثعلب سب کا خیساندہ سورنجان سودہ چھڑک کر پلائیں اور نضج حاصل ہونے کے بعد صفرا کے ایسے مسہل سے تنقیہ کریں جس میں ہلیلہ جات و سورنجان داخل ہوں، بعض اطبا اس میں سنا کی بھی شامل کرتے ہیں ——— اگر حرارت و سوزش بہت زیادہ ہو تو آب کاکنج آب انار و روغن بادام کے ساتھ دینا اور آب تمر ہندی و آلو بخارا اور سکنجبین ساذج زوری بارد استعمال کرانا سود مند ہے ——— مرض جب تک ابتدا و زمانہ تزید میں ہو مادہ کو روکنے کے لئے صندلین، گل سرخ، فوفل، مامیثا و اقاقیا کے مانند رادع و قابض دوائیں سرکہ و آب کشنیز سبز کے ساتھ ضماد کریں، اگر درد نہایت شدید ہو تو اس ضماد میں افیون و زعفران و بیخ لفاح کے مانند مخدر دوائیں شامل کریں اور زیادہ انتہا میں خطمی و بنفشہ کے مانند قدرے محلل دوائیں داخل کریں بعد ازاں اکلیل الملک و بابونہ کا اضافہ کریں علاوہ ازیں حسب ذیل

——— سورنجان تین ماشہ، عنب الثعلب چار ماشہ
ضماد بھی مفید ہے ——— روغن گل و سفیدی بیضہ مرغ میں ملا کر
دونوں کو کوٹ چھان کر چھ ماشہ ایک تولہ، سرکہ ڈیڑھ تولہ و شہد نصف تولہ میں پکا
زبانہ انتہائی جلد ———
کر ضماد کرنا نہایت مفید ہے۔

ذیل میں اساتذہ کے مطب کی چند ترکیبیں

درج کی جاتی ہیں ان سے حسب موقعہ استفادہ کریں ——— شیرہ کاسنی
شیرہ خارخسک ہر ایک چھ ماشہ، گلاب، عرق کیوڑہ، شربت بزوری بارد ہر
ایک دو تولہ داخل کر کے پلائیں اور رسوت تین ماشہ، صندل سرخ دو ماشہ
سورنجان ایک ماشہ روغن گل کے ساتھ ضماد کریں ——— سورنجان
سودہ ایک ماشہ، اطریفل صغیر ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر
شیرہ کاسنی نو ماشہ ایک تولہ قند سفید ملا کر پلائیں۔ کبھی کاسنی کے بجائے شیرہ
خارخسک چھ ماشہ عرق شاہترہ میں نکال کر پلاتے ہیں یا سورنجان سودہ ایک
ماشہ دو تولہ گلقند میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر عرق عنب الثعلب
عرق خارخسک ہر ایک پانچ تولہ شربت بزوری دو تولہ داخل کر کے پلائیں۔

اگر اس کے ساتھ بخار ہو تو دس تولہ عرق
عنب الثعلب میں چھ ماشہ خاکشی ایک جوش دے کر شیرہ تخم خیارین چھ ماشہ
شربت بنفشہ دو تولہ داخل کر کے دیں یا سورنجان چار ماشہ، گل بنفشہ
ہلیلہ سیاہ، تخم کاسنی ہر ایک چھ ماشہ سب کو جوش دے کر ڈیڑھ تولہ
قند سفید حل کر کے پلائیں یا سورنجان سودہ ایک ماشہ، اطریفل صغیر ایک
تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرہ تخم خربزہ، شیرہ تخم کاسنی
ہر ایک چھ ماشہ عرق عنب الثعلب میں نکال کر قند سفید ڈیڑھ تولہ و خاکشی
پانچ ماشہ داخل کر کے پلائیں۔ کبھی قبض کیلئے اس میں چار ماشہ سنا بھی داخل
کرتے ہیں۔

تنقیہ کے بعد چھ ماشہ سفوف سورنجان دس تولہ عرق شاہترہ کے
ساتھ چند روز استعمال کرنا مفید و مجرب ہے۔

درد کی شدت کی حالت میں افیون سات ماشہ، خطمی تین
تولہ و آرد جو چھ تولہ عرق عنب الثعلب میں ملا کر ضماد کریں یا عنب الثعلب
تخم کاسنی، تخم خطمی، حضض، کشنیز، بنفشہ ہر ایک سات ماشہ، آرد جو
چودہ ماشہ، تخم کاہو، پوست خشخاش، گل سرخ، فوفل، سورنجان تلخ،

گل ارمنی، اقاقیا، زرد چوب، صندل سرخ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ افیون پونے دو ماشہ سب کو پانی میں پیس کر ضماد کریں — تیسری، زعفران یا افیون و زعفران سفیدہ شیرہ کافور میں پیس کر روغن گل ملا کر ضماد کرنا اور گرم ہونے کے بعد بدلتے رہنا درد کی تسکین کے لئے بے نظیر ہے — ابتدا میں صندل سرخ، گل خطمی، حضض مکی، حضض ہندی ہر ایک چھ ماشہ سب کو آب عنب الثعلب تازہ کے ساتھ ضماد کریں اور انتہا میں ورم کو تحلیل کرنے کے لئے اس میں دو تولہ مغز فلوس کا اضافہ کریں — اگر بازو سے انگلیوں تک درد و ضربان ہو تو شیرہ تخم خیارین و شیرہ خار خسک شربت بزوری کے ساتھ پلائیں اور اکلیل الملک آرد جو، گل ارمنی و صندل سرخ آب مکو سبز میں پیس کر ضماد کریں۔ اگر شانہ میں درد ہو تو تنقیہ کے بعد اطریفل کی مداومت کریں۔

علاج

اوجاع مفاصل میں قے کرانا نہایت مفید ہے خصوصاً اگر درد اسفل بدن میں ہو تو قے اس کے لئے اسہال کی بہ نسبت زیادہ مفید ہے اور چند بار قے کرانے کے بعد اسہال کی طرف متوجہ ہوں — اسے یاد رکھیں کہ تمام حار و مخدر طلا و ضماد مضر ہیں کیونکہ حار ضماد مادہ کو جذب کرتا ہے اور مخدر اشیاء مادہ کو رد کرتی اور اسے پکنے نہیں دیتی ہیں جس سے مرض طول پکڑتا ہے — سکنجبینیں اپنی ترشی کے باعث چنداں موافق نہیں پڑتیں اور بادیان و کرفس کے مانند قوی بزور کے مرکبات کا بھی احتراق پیدا کرنے کے باعث مادہ میں تحجر پیدا کر دیتے ہیں — سورنجان، بوزیدان اور ان کے حبوب سے استفراغ کامل نضج کے بعد کرائیں۔

ابتدا میں ہلکے قسم کا مسہل ہرگز نہ دیں کیونکہ اس سے ساکن مادہ متحرک ہو جاتا ہے لیکن معتدبہ اسہال نہیں ہوتا جس سے ضرر پہنچتا ہے علاوہ بریں ایسا مسہل دوسرے جامد مواد کو رقیق کرکے اسے عضو ماؤف کی طرف بھیج دیتا ہے — اوجاع مفاصل کا مادہ چونکہ ہضم جگر و ہضم عروق کا فضلہ ہوتا ہے اس لئے اس کو خارج کرنے کے لئے مدرات استعمال کرانا مفید رہتا ہے۔ علاوہ بریں وجع مفاصل کے مریضوں کا مزاج اکثر رطب ہوتا ہے اور ایسے مزاج میں اسہال و حقنہ سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا مگر مدرات کے استعمال سے انہیں صحت ہو جاتی ہے —

بعض عورتیں بعض اسہال وادرار کے متحمل نہیں ہوسکتے اور اس سے ان کے خون میں احتراق پیدا ہوجاتا ہے۔ اس لئے اسے ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

اگر مادہ زور سے آرہا ہو اور شدید حرکت میں ہو تو ایسی حالت میں اسے روکنا اور رادع کی تدبیر اختیار کرنا روا نہیں ہے کیونکہ اس سے دو خرابیوں کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اول یہ کہ اس صورت میں رادع تدبیر مادہ کو حرکت سے روک دیتی ہے اور فشار پیدا کرتی ہے تو درد بہت زیادہ ہوجاتا ہے چنانچہ اگر ایسا ہو تو اس کا تدارک ملینات سے کریں۔ دوم یہ کہ اس صورت میں رادع تدابیر اختیار کرنے سے مادہ اعضاء رئیسہ کی طرف چلا جاتا ہے ——— البتہ اگر مادہ کی مقدار زیادہ نہ ہو یا اس کی حرکت خفیف ہو تو اسے روکنے میں مضائقہ نہیں ہے لیکن یاد رہے کہ عرق النسا میں رادع تدابیر سے مادہ عمق میں چلا جاتا ہے اس لئے اس میں نہایت ہلکے قسم کی رادع دوائیں استعمال کریں یا اس کا خیال ترک کرکے استفراغ شروع کردیں۔

آخر میں ایسی تدابیر برتیں جو محلل وملطف ہوں اور مادہ کو اوپر لاتی ہوں، پچھنے لگانا، سینگیاں کھچوانا، محمر ضماد استعمال کرنا لہسن، پیاز، نرگس، بلادر وغیرہ انجیر طلا کرنا اسی تدبیر میں داخل ہے محلل اور مادہ کو اوپر لانے والی دوا کے ساتھ کچھ ملین اشیاء بھی شامل کریں ورنہ مفاصل میں خشکی پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

وجع مفاصل صفراوی

اس کا علاج بھی وجع مفاصل دموی کے مانند ہے البتہ اس میں تبرید وتسکین کا زیادہ خیال رکھیں اور بارد وقابض دوائیں ضماد کریں مثلاً جرادہ کدو، کاہو، کافور، سرکہ وآب کشنیز سبز میں ملا کر لگائیں، محلل دواؤں کی اس میں ضرورت نہیں ہوتی ——— اسپغول، کوکنار، ہموزن کوٹ چھان کر پانی میں پکا کر روغن گل شامل کرکے ضماد کرنا مفاصل کے گرم ورموں کے لئے مجربات سے ہے اور اگر حرارت کی زیادہ تسکین مطلوب ہو تو اسپغول کے بجائے ملم داخل کریں۔ اسپغول سرکہ میں ملا کر ضماد کرنا بھی مفید ہے۔

اگر درد کی شدت سے سخت تکلیف ہو اور غشی کا اندیشہ ہو تو بقدر ضرورت مخدر دوائیں ضماد کریں اور درد کو تسکین دینے والی دوائیں

پلائیں ——— اس کا خیال رکھیں کہ خالص صفراوی وجع مفاصل بہت کم ہوتا ہے البتہ صفراوی خون سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے علاج میں خون کی رعایت بھی کریں ——— نُضج حاصل ہونے کے بعد صفرا کے مسہل یا مطبوخ ہلیلہ سے تنقیہ کریں مگر طبیعت خود نرم ہو تو مسہل کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ صرف منضج پر اکتفا کریں۔ اسہال کے بعد بارد مدرات مثلاً کاسنی و خیارین وغیرہ شربت بزوری بارد یا سکنجبین کے ساتھ پلائیں ——— مادہ کے خالص صفراوی ہونے کی صورت میں سے کرانا نہایت سودمند ہے۔

صدف منقشر، استخوان سوختہ، سورنجان، خشخاش سفید سرکہ میں تر کیا ہوا بلوط، تخم کاہو، کشنیز خشک سفوف و مربا کھلانا درد کو تسکین دیتا ہے۔ اسپغول آب گرم میں بھگو کر ضماد کرنا بھی مسکن ہے اور سورنجان سفید قند سفید سادی کوٹ چھان کر آب سرد کے ساتھ ساڑھے دس ماشہ کھلانا شدید درد کی تسکین کے لئے نہایت موثر ہے، لیکن سورنجان کے استعمال کے ساتھ مفاصل کی رعایت کے لئے ان پر مناسب روغن ملتے رہیں ——— تخم کاہو، بزرالبنج سفید ہر ایک پانچ ماشہ، فلفل طرح افیون ہر ایک ایک ماشہ سب کو کوٹ چھان کر چلغوزہ کے برابر گولیاں بنا کر شدید درد کے وقت ایک گولی دینا مخدر و مسکن ہے ———

وجع مفاصل اور عرق النسا میں کسی دوا سے تسکین نہ ہوتی ہو تو گوکنار بقدر مناسب پانی میں بھگو کر مل چھان کر شب کے وقت اس قدر پلا کر اس کا کیف محسوس ہو درد کی تسکین کے لئے نہایت موثر ہے ——— باقی تدابیر حسب حاجت وجع مفاصل دموی سے اخذ کریں۔

وجع مفاصل حار کا علاج مبرد و مرطب غذاؤں، فواکہ اور دواؤں سے کریں اور اسی کیفیت سے مطبوخ، لطول اور قیروطیاں استعمال کریں معتدل ورزش کرائیں، پہلے نیم گرم ابزن میں بیٹھیں، بعد ازاں دفعتاً سرد پانی میں بیٹھ جائیں اور پاؤں پر سرد پانی ڈالیں ——— اسہال دادینا ایسی چیزوں سے کریں جن میں زیادہ گرمی نہ ہو مثلاً اس کے لئے شربت ورد و سفرجلی مسہل استعمال کریں، حسب ذیل دوا اور اور تسکین کے لئے نہایت مفید ہے اور لو سی اثر دکھاتی ہے ——— مغز تخم خربزہ، مغز تخم خیارین، سنگ، سورنجان سفید ہر ایک ایک حصہ افیون تہائی حصہ سب کو کوٹ چھان کر ہموزن قند سفید ملا کر حوردہ ماشہ یا بقدر مناسب

کھلائیں ——— غذا میں غلیظ قسم کی بارد اشیا مثلاً سرکہ کے ساتھ مسور کی دال، جمانیہ، بھم بقر اور کرسنہ کے مانند مجفف اشیا دیں فواکہ میں سے امرود، آلو بیب، انار وشفتالو کی اجازت دی جاتی ہے۔ مگر شفتالو کے مانند خون کو پتلا کرنے والی اشیا کو مناسب نہیں سمجھتا۔ (شیخ)

وجع مفاصل بلغمی اس کے علاج میں سب سے پہلے شبت و اصل السوس کے مطبوخ میں شہد ملا کر اس سے قے کرائیں۔ بعد ازاں بلغم کا منضج پلائیں یا اصل السوس، تخم کاسنی، مویز منقی، تخم خربزہ، تخم خطمی، سورنجان، بوزیدان سب کو جوش دے کر گلقند داخل کر کے پلائیں اور حسب حال انیسون، بادرنجبویہ، پرسیاؤشاں و زوفہ کا اضافہ کریں اور نضج حاصل ہونے کے بعد بلغم کے مسہل و حب سورنجان سے تنقیہ کریں یا منضج مذکور میں سنا، تربد، زنجبیل، برگ کابلی و خیار شنبر شامل کر کے مسہل دیں علاوہ ازیں مسہل میں تخم حنظل، سورنجان، بوزیدان، تربد، قنطوریون، بجرا منی، حب النیل کے مانند بلغم کی مخرج دوائیں داخل کریں جو مفاصل سے خصوصیت رکھتی ہوں

——— اگر وجع مفاصل نزلی ہو اور سوکرا ٹھنے کے بعد یا تحریک نزلہ کے بعد اس میں زیادتی ہو جائے تو مسہل میں اسطوخودوس و گل بنفشہ بھی داخل کریں اور اس کے ساتھ حب ایارج بھی استعمال کریں۔ تنقیہ کے بعد معجون سورنجان، معجون عشبہ، معجون ازاراقی دمعجون سورنجان وغیرہ کھائیں، روغن دھتورہ، روغن حنا و روغن ازاراقی کی مالش کریں۔ اکلیل، بابونہ، شبت، خطمی، میعہ، مرمکی، صبر، جند بیدستر، فرفیون اور لعاب حلبہ و لعاب بزرکتاں کے مانند لیپے محلل ضماد لگائیں جو تسکین بھی کریں علاوہ بریں روغن بید انجیر، روغن ناردین، روغن قسط و روغن بادام تلخ کے مانند گرم روغنوں کی مالش کریں۔ چربی شیر روغن بابونہ میں ملا کر لگانا بھی نہایت مفید ہے۔

تخم ناہو دانہ پوئے دو ماشہ شہد کے ساتھ کھانا اور روغن زیتون میں پوست نارنج بریاں کر کے یہ روغن لگانا، تربد پینا، روغن حنظل یا روغن نارنج کی مالش کرنا، اسطوخودوس سے تکمید کرنا یا اس کا ضماد لگانا یہ تمام دوائیں وجع مفاصل کے لئے سویدی کی مجرب ہیں ——— روغن بید انجیر سات ماشہ ماء العسل کے ساتھ پینا یا اسارون یا سنا، استعمال کرنا بھی مفید ہے۔ برگ

بیدانجیر کوٹ کر آگ پر پکا کر ضماد کرنا، بیدسادہ یا صندل دیں روغن کتاں میں حل کرکے لگانا، سرگین کبوتر یا پیاز نرگس تنہا یا شہد کے ساتھ طلا کرنا بھی سودمند ہے ۔

ذیل میں متاخرین کی بعض ترکیبیں بیان کی جاتی

ہیں جو اس باب میں مفید و معمول ہیں — روغن بیدانجیر تین چار ماشہ مناسب مطبوخ یا عرق بادیان کے ساتھ استعمال کرنا اور چند روز اسکی مداومت کرنا وجع مفاصل بارد کے لئے مفید ہے — بادنجان بریاں شق کرکے قدرے زردچوب و نمک چھڑک کر باندھنا درد و ورم کو زائل کرتا ہے اسی طرح لہسن روغن گاؤ میں بریاں کرکے باندھنا بھی مجرب ہے، حنا، آب برگ بیدانجیر کے ساتھ ضماد کرنا نہایت مفید ہے — بتھوا کے نرم پتے کا ساگ روغن میں پکا کر کھانا، ایک ماشہ ست لبان تناول کرنا، تین ماشہ سنارکی کی مداومت کرنا یہ تمام دوائیں اس باب میں مجربات سے ہیں — لبان پانی میں پیس کر نیم گرم طلا کرکے سینکنا بارد دردوں کی تسکین کے لئے معمول و مجرب ہے ۔

سورنجان، بوزیدان، مصطگی، گل سرخ ہر ایک ایک ماشہ، سنارکی تین ماشہ سب کو سفوف کرکے کھلائیں اور اس کے اوپر اسطوخودوس چار ماشہ و مویز منقی دس دانہ جوش دے کر دیڑھ تولہ قند سفید حل کرکے چار ماشہ تودری چھڑک کر پلائیں — اگر درد پا کے ساتھ بلغمی نزلے سینہ میں جمع ہو تو اسطوخودوس چار ماشہ، سورنجان دو ماشہ اصل السوس، پرسیاؤشان ہر ایک دو ماشہ سب کو پاؤ سیر عرق شاہترہ میں جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں ۔

تنقیہ کے بعد برگ سداب، بادیان، دانۂ الائچی کلاں، سورنجان، ایلوہ سب کو جوش دے کر گلقند کے ساتھ پلائیں یا سورنجان، بوزیدان، خارخسک بابونہ ہر ایک چار ماشہ جوش دے کر شربت دینار دو تولہ داخل کرکے پلائیں، یا تخم کرفس، انیسون، گاؤزبان، عنب الثعلب ہر ایک چار ماشہ سورنجان، گل سرخ ہر ایک دو ماشہ، سب کا جوشاندہ دو تولہ گلقند کے ساتھ دیں یا معجون سورنجان کھلا کر اس کے اوپر بادیان چھ ماشہ، اصل السوس چار ماشہ، پرسیاؤشان چھ ماشہ، گل سرخ چار ماشہ جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں ۔

سورنجان دو تولہ، ایرسا سیاہ بریاں، پودینہ ہر ایک سات ماشہ، فلفل ساڑھے تین ماشہ، قند سفید تین تولہ، سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے ساڑھے دس ماشہ گلقند دو تولہ میں ملا کر کھلانا نہایت مفید ہے، اسی طرح زنجبیل، سورنجان ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، صبر سات ماشہ سب کو سفوف کر کے سات ماشہ کھلانا فوری نفع بخشتا ہے ——— اگر درد مفاصل بچہ تولد ہونے کے بعد عارض ہو تو بادیان، اسطوخودوس، سورنجان ہر ایک چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ سب کو جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کر کے پلائیں اور بچہ کو ماں کا دودھ نہ دیں۔

درد مفاصل بارد میں منضج پلانے کے بعد حسب ذیل مسہل دینا سود مند ہے ——— بادیان، بیخ بادیان، بیخ کاسنی، سورنجان ہر ایک چار ماشہ، پرسیاؤشاں، تربد ہر ایک چار ماشہ، عنب الثعلب پانچ ماشہ، مویز منقی دس دانہ، زنجبیل دو ماشہ، سنا نو ماشہ، سب کو جوش دے کر فلوس خیارشنبر چھ تولہ، گلقند چار تولہ و روغن بادام چار ماشہ داخل کر کے پلائیں، دوسرے روز اطریفل کشنیزی ایک تولہ کھلا کر اس کے اوپر شربت بزوری، عرق شاہترہ و عرق عنب الثعلب میں حل کر کے پلائیں، بعد ازاں سورنجان، اصل السوس، بادیان ہر ایک چار ماشہ و مویز منقی دس دانہ جوش دے کر دو تولہ گلقند کے ساتھ دیں، اگر اسہال زیادہ آئیں تو دو مسہلوں کے بعد مذکورہ بالا نسخہ میں سورنجان کے بجائے گل خطمی داخل کریں اور تین مسہلوں کے بعد قبض کی شکایت ہو تو سورنجان و لوز یدان سودہ گلقند کے ساتھ کھلا کر عرق شاہترہ، عرق خارشتر و عرق عنب الثعلب پلائیں اور شب کو سوتے وقت حب بجر الساعتہ کھلائیں ——— حب ہندی، حب مسہل ہندی، حب کچلہ، حب اسگند، حب بدھارا، حب سورنجان، حب سم الفار، حب مفاصل، یوگراج گوگل، سفوف سورنجان، شربت مفاصل، معجون سورنجان، معجون سنا، معجون عشبہ، معجون جوب چینی یہ تمام مرکبات اس باب میں مفید و معمول ہیں۔

خارجی ادویہ میں سے روغن اوراق یعنی روغن ہفت برگ کی مالش نہایت مفید و مجرب ہے ——— زنجبیل، قسط تلخ، سورنجان ہر ایک سات ماشہ، جوز بوا نصف عدد، افیون ایک ماشہ سب کو کوٹ چھان کر روغن بابونہ یا روغن حنا یا روغن کنجد میں ملا کر ضماد کرنا تنقیہ کے بعد معمول ہے۔

مفید ہے ——— مغز تخم ارنڈ، ماش سیاہ، میدہ چوب، بھکرمول، گوشہ بیخ، دیودار، پنبہ دانہ، کلونجی، کنجد سیاہ، سردالی، اشق، ست، جوتمشر تخم سن بوزن مساوی کوٹ چھان کر پانی میں پکا کر لگانا اطبار ہند کے مجربات سے ہے۔

وجع مفاصل و عرق النساء کے مادہ کو نضج دینے کیلئے

سورنجان، بوزیدان ہر ایک تین ماشہ، بادیان، بیخ بادیان، بادرنجبویہ، گاؤزبان ہر ایک پانچ ماشہ، مویز منقیٰ بیس دانہ، انیسوں چار ماشہ، گل بنفشہ سات ماشہ، حب خرفہ تو ماشہ سب کو جوکوب کر کے جوش دے کر چار تولہ گلقند مل چھان کر پلائیں اور نضج کے بعد مسہل اجزا کا اضافہ کر کے دیں یا مطبوخ سورنجان پلائیں جس کا نسخہ یہ ہے ——— سورنجان، بادیان، پوست بیخ بادیان، تخم کرفس، انیسوں، قنطوریون دقیق ہر ایک سات ماشہ، پرسیاوشان بادرنجبویہ گاؤزبان ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، گل سرخ، ہلیلہ زرد ہر ایک چودہ ماشہ سنا مکی دو تولہ سب کو جوش دے کر صاف کر کے اس میں پورے چار تولہ گلقند اور ساڑھے سات تولہ ترنجبین حل کر کے صبح کے وقت پلائیں جب ذیل مطبوخ ہندی بھی اوجاع مفاصل بلغمی اور باد فرنگ کے لئے مفید ہے

——— بدھارا، اسگند ہر ایک ایک تولہ، چوب چینی تین ماشہ، قند سفید ایک تولہ سب کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں اور چہارم حصہ رہ جائے تو صاف کر کے پلائیں اور اسی قدر شام کو بھی دیں۔

بہتر یہ ہے کہ تخم شبت، ترب، پوست اصل السوس، جوز السقی ہر ایک نو ماشہ و نمک طعام تین تولہ، سب کا مطبوخ پلا کر متواتر چار روز تے کرائیں تاکہ مسہل کی حاجت نہ رہے مگر اس کے بعد مادہ باقی ہو تو منضج دیں اور قارورہ میں نضج کا اثر ظاہر ہو لے کے بعد منضج کے نسخہ میں چند مسہل دوائیں بڑھا کر حب سورنجان یا حب شفا یا حب صبر یا حب شیطرج کے ساتھ پلائیں اور تنقیہ کے بعد معجون سورنجان کبیر یا معجون چوب چینی عرق چوب چینی کیساتھ کھلائیں خارجی طور مناسب ضماد لگائیں اور روغن جواہل و روغن سرخ یا زرد حکیم علوی خاں کی مالش کریں۔

(صاحب اقتباس)

تنقیہ کے بعد حسب ذیل سفوف استعمال کرانا نہایت مفید ہے اور مجرب کرمانے نقرس اور اوجاع مفاصل بارد کے لئے اس کی بہت تعریف کی ہے۔ نانخواہ، برگ سداب خشک، ابہل، تخم کرفس، بادیان، دو تولہ ہر ایک

حنظل، نوہ، مغز بادام تلخ، سنبل الطیب، قسط، زراوند مدحرج ہر ایک نصف ماشہ
سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے ساڑھے تین ماشہ استعمال کریں اور موسم
سرما میں شروع کر کے موسم بہار کے وسط تک جاری رکھیں

وجع مفاصل سوداوی

اس کے علاج میں مادہ کو نضج دینے کے بعد سودا کا اسہال دیں یا نضج کے لئے یہ مطبوخ پلائیں

اصل السوس، بیخ کبر، بسفائج ہر ایک پانچ ماشہ، بادرنجبویہ، عنب الثعلب، بادیان ہر ایک سات ماشہ، سورنجان چار ماشہ، گلقند تین تولہ، غذا میں چوزہ مرغ کا نخود آب دیتے رہیں اور شام کو شوربہ کے ساتھ روٹی دیں۔ نضج حاصل ہونے کے بعد تنقیہ کے لئے شب کو حب لاجورد کھلا کر صبح سورنجان کے اضافہ کے ساتھ مطبوخ تربدی علوی خان پلائیں اور متعدد بار تنقیہ کرنے کے بعد تعدیل کے لئے سورنجان سودہ تین ماشہ معجون نجاح میں ملا کر گلاب کے ہمراہ کھلائیں یا معجون عشبہ و چوب چینی استعمال کریں اور بدن کی ترطیب سے غافل نہ ہوں۔ علاوہ ازیں نطول و طلین ضماد لگائیں مثلاً بابونہ، آرد حلبہ، تخم کتاں، مقل، جاؤشیر، راتیانج ہر ایک سات ماشہ، انجیر سات دانہ سب کو پیس کر چربی بز اور روغن زیتون و روغن گاؤ ملا کر ضماد کریں۔ روغن سوسن، روغن قسط و روغن بید انجیر، روغن قرطم، روغن بابونہ، موم، چربی گردہ بز، چربی اکیان و چربی بط کی قیروطی بنا کر لگائیں۔ گرم روغنوں کی مالش کریں۔ مناسب آبزن و نطول کریں۔ غذا سے پہلے معتدل ورزش کرائیں۔

ایارج فیقرا پونے دو ماشہ، غاریقون، بسفائج ہر ایک سوا دو ماشہ، تربد مجوف سوا ماشہ، سورنجان، بوزیدان، نمک ہندی، سکبینج ہر ایک سات رتی کوٹ چھان کر گولیاں بنا کر کھلانا وجع مفاصل سوداوی کے لئے مفید ہے اور زرنباد، گل گاؤزباں، گل سرخ، ابریشم ہر ایک نصف ماشہ باریک کر کے ایک عدد مربائے بلیلہ میں ملا کر عرق کیوڑہ و عرق عنب الثعلب کے ہمراہ کھانا وجع مفاصل سوداوی کے لئے سودمند ہے اور قلب کو تقویت پہنچاتا ہے۔ اسی طرح حسب ذیل سفوف چوب چینی وجع مفاصل، نقرس، آتشک اور دوسرے سوداوی امراض کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے

چوب چینی تراشیدہ چودہ ماشہ، عشبہ مغربی سات ماشہ، سورنجان، افتیمون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، بسفائج سات ماشہ، سنا مکی نو ماشہ، گل سرخ، صندل سفید ہر ایک ساڑھے تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر

دو چھ ماشہ پانی کے ساتھ کھلائیں ؛

شیخ کا قول ہے کہ وجع مفاصل سوداوی کے مریضوں میں طحال کی اصلاح بھی ضروری ہے اور تحلیل کے ساتھ تلیین کا بھی بہت زیادہ خیال رکھیں ـــــــ ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی ہر ایک ڈیڑھ تولہ، بوزیدان تین تولہ، فلفل، دار فلفل، بیخ کبر ہر ایک سات ماشہ سب کو کوٹ چھان کر شہد مصفّٰی میں معجون بنا کر اس میں سے ساڑھے چار ماشہ کھانا اور اس کی مداومت کرنا وجع مفاصل کے لئے نہایت مفید ہے ؛

مصنف اقتباس نے لکھا ہے کہ گاہے سوزاک یا آتشک زائل ہونے کے بعد وجع مفاصل عارض ہو جاتا ہے، یہ ہندوستان میں کثیر الوقوع ہے اور اس کا علاج دشوار ہوتا ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ ورم کے ساتھ شدید درد ہوتا ہے، ورم کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور پیشاب نہایت دشواری سے ہوتا ہے۔ اس کے علاج میں سفوف سورنجان جب سورنجان علوی خان۔ سفوف اجورد وحب لاجورد کے ساتھ ماء الجبن پلائیں ـــــــ

حکیم غلام امام نے لکھا ہے کہ آتشک کے سبب سے جوڑوں میں درد ہو تو سیماب، اجوائن خراسانی، بلادر، لاہ دور کردہ، اجمود، اسپند ہر ایک تین ماشہ قند سیاہ سات ماشہ سب کو کوٹ کر بقدر کنار دشتی گولیاں بنا کر ایک ایک گولی صبح و شام توڑے بغیر نگل لیا کریں غذا میں کھچڑی اور مونگ کی دال کے ساتھ خشکہ و نان گندم استعمال کریں اور ترشی و بادی سے پرہیز رکھیں۔ اس دوا سے اکثر چار پانچ روز میں صحت ہو جاتی ہے اور اسے تنقیہ کے بعد استعمال کریں تو یقینی فائدہ ہوتا ہے اگر اس سے منہ آ جائے تو مضمضہ کریں ؛

وجع مفاصل مرکب وجع مفاصل مرکب کا مادہ اکثر بلغم و صفراء سے مرکب ہوتا ہے یا سوداو صفراء سے چنانچہ اس کے علاج میں سورنجان، مصطگی، بوزیدان ہر ایک ایک ماشہ باریک کر کے ایک تولہ گلقند میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر بادیان، تخم خیارین، خار خسک و تخم خربوزہ کا شیرہ عرقیات میں نکال کر شربت بزوری داخل کر کے پلائیں۔ اس تبرید کے ساتھ معجون سورنجان استعمال کرانا بھی نہایت مفید ہے اور معجون عشبہ بھی اس باب میں مجرب ہے۔ علاوہ بریں محلل و ملین دوائیں مثلاً اکلیل، بابونہ، خطمی، خبازی، صبر اور لعاب حلبہ و تخم کتان ضماد کریں اور روغن گل، روغن بید انجیر

روغن حنا کی مالش کریں۔ صابون اور حنا پانی میں گوندھ کر ضماد کرنا بھی نہایت سودمند ہے۔

اگر مادہ کی کثرت ہو تو حسب خلط مرکب منضج پلا کر اسی کے مطابق مسہل دیں اور اس کے ساتھ دوسرا مرض بھی ہو تو اس کی رعایت بھی کریں۔ مثلاً بخار ہو تو سورنجان، گل بنفشہ، پرسیاوشان، بادیان ہر ایک چار ماشہ سب کو جوش دے کر صاف کرکے شربت بزوری معتدل ۲ تولہ حل کرکے پانچ ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں اور دوسرے روز شربت کے بجائے گلقند داخل کریں اور چھ ماشہ شاہترہ بڑھائیں۔ اگر اس کے ساتھ بخار اور کھانسی ہو تو اصل السوس، گل بنفشہ ہر ایک چار ماشہ، مویز منقیٰ دس دانہ، خیارین کوفتہ پانچ ماشہ سب کو جوش دے کر دو تولہ گلقند اور چھ ماشہ خاکشی داخل کرکے پلائیں یا معجون سورنجان کھلا کر گل بنفشہ، اصل السوس ہر ایک چار ماشہ بعد ازاں تین ماشہ جوش دے کر دو تولہ گلقند حل کرکے چار ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں اور اس کے ساتھ قبض ہو تو سورنجان، بوزیدان، مصطگی، گل سرخ ہر ایک ایک ماشہ، سنا مکی تین ماشہ کو کوٹ چھان کر کھلائیں اور اس کے اوپر شاہترہ، تخم کاسنی، بیخ بادیان ہر ایک چھ ماشہ جوش دے کر تین تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں ——— منضج مرکب میں شیرہ تخم خرزہ، شیرہ تخم خیارین ہر ایک چھ ماشہ، شیرہ اصل السوس، شیرہ زیرہ سفید ہر ایک چار ماشہ، قند سفید دو تولہ پلانا بھی مفید ہے۔ چند روز کے بعد اس نسخہ میں خیارین، خرزہ دونوں کے بجائے تخم کاسنی، خار خسک، بادیان و گلقند شامل کریں۔
——— حب سورنجان بر نسخہ ذکاء اللہ، سفوف سورنجان حکیم علوی خان و سفوف سورنجان حکیم شریف خان بھی اس باب میں مفید ہے اور روغن حنا، روغن مفاصل اجمل خان کی مالش سودمند ثابت ہوتی ہے۔

وجع مفاصل ریحی گلقند چار تولہ، گلاب و عرق بادیان آدھ آدھ پاؤ میں جوش دے کر پلائیں۔ غذا میں شوربے کے ساتھ روٹی دیں۔ پانی کے بجائے عرق بادیان استعمال کرائیں اور منضج لینے کے بعد مسہل میں سورنجان اضافہ کرکے تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد [illegible] ایک معجون سورنجان نو ماشہ میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر پانچ تولہ عرق سونف پلائیں۔ [illegible] کا استعمال بھی اس باب میں نہایت مفید ہے۔ معجون کاسر ریاح بھی سودمند ہے اور مدرات مثلاً انیسون، بادیان

تخم کشوث، زیرہ سیاہ کا شیرہ نکال کر شربت بزوری حار شامل کر کے اس کے ہمراہ معجون سورنجان استعمال کرانا بھی معمولات میں داخل ہے علاوہ ازیں روغن گل، روغن بابونہ و روغن شبت کے مانند مقوی و محلل روغنوں کی مالش کریں ::

اگر عود غرقی، سنبل الطیب، زرنباد، اسگند ناگوری، بھنگرہ، کوٹ، زرد چوب، دارہلد، عدس مقشر سب کو باریک کر کے خشک مالش کرنا یا روغن بابونہ میں ملا کر طلا اور اس کے اوپر روئی باندھ دینا ہر جگہ کے ریاحی درد کے لئے مجرب ہے اسی طرح روغن زنجبیل کی مالش بھی مفاصل کے درد و صلابت کے لئے اور غلیظ ریاح کے واسطے نہایت مفید ہے اور روغن معتوزل کر برگ دھتورہ یا برگ ارنڈ یا برگ آگ باندھنا بھی نہایت سودمند ہے ——— باقی تدابیر حدبہ ریگی کے علاج کے مطابق اختیار کریں ::

تحجر و صلابت مفاصل مریضان مفاصل جب عرصہ تک اس مرض میں مبتلا رہتے ہیں تو مادہ جوڑوں میں متحجر ہو جاتا ہے اور مفاصل میں صلابت پیدا ہو جاتی ہے ——— یہ حالت یا خود مادہ کی خرابی مثلاً اس کے غلیظ اور بارد و لزج ہونے کا نتیجہ ہوتی ہے یا معالج کی غلطی یا سوء تدبیر سے پیدا ہوتی ہے مثلاً ابتدا ہی میں بارد و مخدر یا محلل ضماد لگائے جائیں یا نضج کے بغیر مدر دوائیں اور قوی قسم کے مسہل دئے جائیں تو مادہ کا غلیظ حصہ متحجر ہو جاتا ہے، بعض اوقات یہ تحجر و صلابت اس درجہ ہوتی ہے کہ بیمار مطلق حرکت نہیں کر سکتا ——— آتشک کے بعد جو وجع مفاصل ہوتا ہے اس میں اکثر تحجر پیدا ہو جاتا ہے ::

اس کے علاج میں تنقیہ کے بعد مقام ماؤف پر چربیوں اور گرم لعابوں کی مالش کریں یا انجیر مطبوخ اور آرد حلبہ، اکلیل و بابونہ ضماد کریں۔ نضج کے لئے یہ مطبوخ پلائیں ——— سورنجان شیریں، گل بنفشہ، گل گاؤزبان، بسفائج، افتیمون، عنب الثعلب، بادرنجبویہ، شاہترہ، گل سرخ ہر ایک سات ماشہ، بزیدان، انیسون، درونج عقربی ہر ایک چار ماشہ سب کو جوش دے کر چار تولہ گلقند داخل کر کے پلائیں، صبح کو غذا میں صرف مونگ کا نخوداب دیں اور شام کو شوربے کے ساتھ روٹی کھلائیں۔ پندرہ روز یہ نسخہ پلانے کے بعد سولہویں روز اس میں چند مسہل دوائیں زیادہ کر کے تنقیہ کریں مثلاً برگ سنا،

ہلیلہ سیاہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، سورنجان دو تولہ، تربد سفید، ریوند خطائی،
ہر ایک نو ماشہ۔ زنجبیل تین ماشہ، خیارشنبر سات تولہ، ترنجبین چھ تولہ،
روغن بادام سات ماشہ مطبوخ مذکور میں بڑھائیں اور شب کو حب ایارج
یا ایارج نو ماشہ کھلا کر صبح یہ مطبوخ پلائیں اور پیاس لگے تو پانی کے بجائے
عرق گاؤزبان پلاتے رہیں، دوپہر کو چوزہ مرغ کا نخود آب دیں اور شام کو
شوربے کے ساتھ روٹی کھلائیں اور دوسرے روز تبرید کے لئے سورنجان
شیریں دو ماشہ، مصطگی ایک ماشہ، جوارش عود شیریں، خمیرہ ابریشم سادہ
ہر ایک چھ ماشہ میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر سورنجان شیریں، بادرنجبویہ
ہر ایک سات ماشہ، گاؤزبان، انیسون ہر ایک پانچ ماشہ، تخم کشوث،
درونج عقربی ہر ایک تین ماشہ سب کو آدھ آدھ پاؤ عرق گاؤزبان و
عرق جوانسر میں جوش دے کر نصف رہ جائے تو مل چھان کر تین تولہ شربت
بزوری داخل کرکے تین تین ماشہ تخم فرنجمشک و کوکنار چھڑک کر پلائیں۔ اسی
طرح سات آٹھ یا حسب ضرورت کم و بیش مسہل دینے کے بعد
ایک ہفتہ کے فاصلے سے چوب چینی کھلائیں اور اسی کا بھپارہ دیں اور
روغن چوب چینی مالش کریں۔

سورنجان شیریں، ہلیلہ سیاہ، برگ سنا ہر ایک ڈیڑھ تولہ
تربد سفید تین تولہ، زنجبیل، اسارون، شیطرج ہندی، دارفلفل، بادیان،
ہر ایک نو ماشہ، حب النیل مدبر ساڑھے دس ماشہ، ریوند خطائی سوا تولہ
نمک بقدر ذائقہ سب کو سفوف کرکے نو ماشہ کھلانا اور چالیس روز اس
کی ملاومت کرنا نہایت مفید ہے۔ علاوہ بریں چربی بط، چربی مرغابی،
مغز ساق گاؤ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، موم تین تولہ، تخم کتان، حلبہ ہر ایک
دو تولہ، میعہ سائلہ، مر، مصطگی، مقل، سورنجان ہر ایک پانچ ماشہ بدستور
ضماد مرتب کرکے لگائیں اور برگ ... ان کا بھپارہ دیں یا اسی کو گرم گرم
باندھیں۔ — اشنہ، برگ سنبھالو، برگ سہجنہ، برگ بکائن، برگ
کریلا، برگ عشر ان میں سے کسی کو باندھنا ورم کو تحلیل کرنے اور
درد ... بیٹھنے کے لئے مفید ہے۔
[illegible]
اس طرح ... سب کو آب ... جوش میں مرہم
شیخ نے لکھا ہے کہ مغز تخم ... مفاصل کی صلابت کے لئے مجرب ہے
... ساڑھے سات تولہ کو

ڈھائی تولہ، روغن گاؤ میں حل کرکے اس میں ڈھائی تولہ شہد ملا کر مفاصل
پر ضماد کرنا تحجر وصلابت کے لئے نہایت سود مند ہے ـــــــ باقی تدابیر
غلیظ بلغمی خلط سے پیدا ہونے والے وجع مفاصل کی بحث سے
اختیار کریں ٭

نقرس

نقرس اس درد و ورم کا مخصوص نام ہے جو ٹخنوں، پاؤں کی
انگلیوں اور خصوصاً اس کے انگوٹھے میں ہوتا ہے مگر بعض اطبا کلائی کے
جوڑ کے درد اور ہاتھ کی انگلیوں کے درد و ورم کو بھی نقرس کہتے ہیں
ـــــــ ابن ھبل نے لکھا ہے کہ پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ کو
النقوروس کہتے ہیں اور اس کے درد و ورم کا نام نقرس اسی بنا پر رکھا
گیا ـــــــ شیخ نے لکھا ہے کہ نقرس ایک قسم کا درد ہے
جو کبھی انگلیوں سے اور خصوصاً انگوٹھے سے شروع ہوتا ہے اور کبھی
پاؤں کے پیچھے سے شروع ہوتا ہے۔ گاہے اس کے نیچے سے اور اس
کے بعد پھیل جاتا ہے۔ کبھی اس میں ورم بھی پیدا ہو جاتا ہے اور
کبھی یہ درد ران تک پہنچ جاتا ہے ٭

نقرس، وجع مفاصل اور عرق النسا میں عام طور پر ایسے لوگ
مبتلا ہوتے ہیں جو بہت زیادہ کھاتے پیتے ہیں اور آرام و راحت کے
عادی ہوتے ہیں، جماع کی زیادتی، بالخصوص کھانا ہضم ہونے سے پہلے
جماع کرنا اور ریاضت کم کرنا اس مرض کی استعداد پیدا کر دیتا ہے۔
ـــــــ اس مرض میں جو مواد مفاصل میں پہنچتا ہے وہ یا دموی ہوتا ہے
یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی ـــــــ اگر اس کا مادہ خلط لزج بلغمی
ہو یا درد کے ساتھ ورم پیدا ہو جائے تو اس کی مدت طویل ہو جاتی ہے
اور اس کا مادہ لطیف ہو تو درد جلد ساکن ہو جاتا ہے ـــــــ نقرس صفراوی
میں اکثر ناگہانی موت واقع ہو جاتی ہے ٭

علاج نقرس حار

نقرس حار صفراوی ہو جب بھی تبرید
میں زیادتی نہ برتیں کیونکہ اس سے مادہ
کے اعضاء رئیسہ کی طرف لوٹ جانے اور موت واقع ہو جانے کا اندیشہ
ہوتا ہے اور اگر اس قسم کی غلطی صادر ہو جائے جس سے اعضاء رئیسہ
میں تغیر محسوس ہونے لگے اور غشی و خفقان رونما ہو تو فوراً آب نیم گرم

بنفشہ، ربا بودے کے مانند منقی وجاذب دواؤں کے مطبوخ سے مقام ماؤف پر نطول کریں اور مفرحات مثلاً تریاق کھلائیں۔

سویدی نے لکھا ہے کہ عصارۂ کشنیز سبز یا نوعل سرکہ میں ملا کر ضماد کرنا یا جو کا ستو آب سداب کے ساتھ ضماد کرنا خیار سفید اشوال حصہ سرکہ میں ملا کر لگانا اور لبوب ۱۰ ماشہ اچھوا دانہ کھانا بہت مجرب ہے۔

مسیحی نے لکھا ہے کہ اگر نقرس دموی ہو تو خون کو کم کرنے کی تدبیر کریں اور صفراوی ہو تو صفرا کا مسہل مثلاً ہلیلہ زرد، آلو بخارا، تمر ہندی، شاہترہ، افتیمون، صبر، سقمونیا استعمال کریں اور اگر بلغمی ہو تو بلغم خارج کرنے والی دواؤں سے تنقیہ کریں ——— مبرد و مطفی ضماد کی ضرورت ہو تو برگ کرنب جوش دے کر زردی بیضہ ملا کر لگائیں یا سرکہ روغن گل رکھیں یا روغن گل کے ساتھ آرد جو ضماد کریں اگر اس سے زیادہ تبرید کی حاجت ہو تو عصا الراعی، عنب الثعلب، برگ خشخاش، آرد جو، گلنار، روغن گل و سرکہ کا ضماد مرتب کرکے لگائیں اور اس سے بھی زیادہ سرد ضماد یہ ہے کہ اسپغول سرکہ میں بھگو کر روغن گل ملا کر برف میں سرد کرکے استعمال کریں اور گرم ہونے پر بدلتے رہیں ———

صبر ساڑھے تین ماشہ، سقمونیا چھ رتی، گل سرخ ایک ماشہ، سورنجان سفید پونے دو ماشہ سب کی گولیاں بنا کر کھلانا صفراوی نقرس کا مادہ خارج کرنے کے لئے مفید و معمول ہے اور یہ ایک خوراک کا نسخہ ہے۔

اگر عضو میں تشنج اور یبوست ظاہر ہو تو روغن بنفشہ، موم اور آب کاسنی و عنب الثعلب کا مرہم بنا کر لگائیں اور نرم عمل دیں ——— جب مرض طویل ہو جائے تو عضو ماؤف کو ایک لحظہ گرم پانی میں رکھنے کے بعد نکال لیں اور فوراً سرد پانی میں ڈال دیں، یہ تدبیر نقرس مزمن میں مفید پڑتی ہے علاوہ بریں ان تدابیر سے کام لیں جو اوجاع مفاصل صفراوی کی بحث میں بیان کی گئی ہیں۔

نقرس بارد مرکب اس کے علاج میں وہ تدابیر اختیار کریں جو وجع مفاصل سادہ و بلغمی و سوداوی اور وجع مفاصل مرکب کے لئے لکھی گئی ہیں ——— سویدی کا قول ہے کہ بابونہ کے مطبوخ سے بار بار نطول کرنا نقرس بارد کے لئے نہایت

سفید و مجرب ہے۔ اسی طرح شیرا انجیر وآردِ جو ضماد کرنا یا انجیر، حلبہ و سرکہ ضماد کرنا یا سماق سرکہ کے ساتھ لگانا یا قفرالیہود، آردِ جو اور نطرون لگانا یا گوگرد، نطرون یا سرکہ کے ساتھ گرم کرکے رکھنا یا بزرِ انجرہ سفید کوفتہ شراب میں پکا کر لگانا یا سرگین کبوتر یا حنظل کا ضماد لگانا یہ تمام دوائیں اس باب میں مفید ہیں ——— ماہودانہ پولے دو ماشہ ماء العسل کے ساتھ کھانا یا تخم حنظل یا دار فلفل یا زنجبیل یا مربائے زنجبیل استعمال کرنا یا پوست بیخ کبر سودہ ماء العسل گرم کے ساتھ کھانا یا مطبوخ بیون پینا سودمند ہے:.

اگر نقرس کا مادہ خلط غلیظ بارد ہو تو پہلے اس کی کمیت و کیفیت دریافت کریں اور یہ معلوم کریں کہ یہ مادہ تمام بدن میں ہے یا عضو ماؤف میں کسی دوسرے عضو سے انصباب ہوا ہے، چنانچہ اگر مادہ تمام بدن میں پھیلا ہو تو پہلے قے کے ذریعے بدن کا اس طرح تنقیہ کریں کہ مختلف قسم کی غذائیں وافر مقدار میں کھلا کر اس کے اور مولی میں خربق بھگو کر سکنجبین عنصلی میں بھگونے کے بعد کھلائیں اور قے کرائیں اسی طرح چھ روز میں تین بار قے کرانے کے بعد قنطوریون دقیق، زراوند طویل، نطرون، روغن حنظل و شحمہ کا حقنہ مرتب کرکے عمل دیں، بعد ازاں حب منتن، حب شبطرج اور حب سورنجان سے تنقیہ کریں اور بدن کے صاف ہو جانے کے بعد تعدیل مزاج اور مادہ کے دوبارہ انصباب کو روکنے کے لئے مثرودیطوس، معجون برس و تریاق کبیر استعمال کرائیں اور مقام ماؤف پر ملطف و محلل ضماد لگائیں مثلاً کرفس و زعفران ضماد کریں یا سماق، زعفران و کعک باریک کرکے زردی بیضہ کے ساتھ لگائیں اور روغن سنبل، روغن غار و روغن سداب کی مالش کریں ——— زمانۂ انحطاط میں برگ غار، بابونہ، حرمل، اکلیل، شلم و مرزنجوش ضماد کریں اور فرفیون، عاقرقرحا و نطرون کی تیز طلی استعمال کریں ——— اگر درد ان اشیاء سے ساکن نہ ہو تو جاشا، صعتر، پودینہ، حرمل، اکلیل، شبت، بیخ کبر و قنطوریون نہایت عرقی شدہ کریں جوش دے کر روزانہ چند بار نطول کریں:.

اگر خلط سوداوی غلیظ ہو تو زیادہ مجفف دوائیں نہ برتیں بلکہ خردل، بزرکتان و قطونہ کے مانند اعتدال کے ساتھ تسکین و تلیین کرنے والی دوائیں ضماد کریں اور افتیمون، بسفائج و خربق سیاہ سے بدن کا تنقیہ

اور اگر اس کا مادہ مرکب ہو تو اسی کے مطابق مرکب کریں ——— تدابیر اختیار کریں اور یہ مسہل پلائیں ——— ہلیلہ زرد ساڑھے چار تولہ، تربد سفید، بسفائج، سنائی، شاہترہ ہر ایک چودہ ماشہ، سورنجان سفید، تخم کاسنی، کرفس، بادیان، گل سرخ ہر ایک سات ماشہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دے کر آدھ سیر رہ جائے تو صاف کرکے تین تولہ شکر سفید داخل کرکے پلائیں ؛ (ابو سہل)

حب سورنجان اور حب ایاسانی کا استعمال بھی اس باب میں نہایت مفید ہے اور سرہندی نے نقرس اور وجع مفاصل کے لئے روغن حنظل کی بہت تعریف کی ہے اور جالینوس نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ ان امراض کے لئے بہترین چیز ہے ؛

عرق النسا اور وجع الورک (رینگن باؤ اور کولھے کا درد)

عرق النسا اس درد کو کہتے ہیں جو کولھے کے جوڑ سے شروع ہو کر ران میں بیرونی جانب اترتا ہے اور پاؤں کی انگلیوں تک اتر جاتا ہے اور وجع الورک اس درد کا نام ہے جو سرین میں ہوتا ہے اگر یہ درد عرصہ تک رہ جائے تو اکثر عرق النسا میں منتقل ہو جاتا ہے ——— شیخ نے لکھا ہے کہ عرق النسا کا مادہ اکثر جوڑ میں ہوتا ہے۔ بعد ازاں یہ رانوں کے عصب عریضہ میں اتر جاتا ہے مگر کبھی اس کا مادہ جوڑ میں نہیں ہوتا بلکہ عصب عریضہ ہی میں ہوتا ہے ——— عرق النسا اور وجع الورک کے اسباب بھی وہی ہیں جو اوجاع مفاصل کے اس لئے دونوں کا علاج بھی تقریباً ایک ہے لیکن چونکہ ان دردوں کا مادہ اوجاع مفاصل کی بہ نسبت زیادہ اندر ہوتا ہے اس لئے ان کا علاج مستقل باب میں لکھتے ہیں ؛

ماحصل کلام یہ ہے کہ درد ورک و عرق النسا کے اسباب کی تشخیص کے بعد ان کا علاج وجع مفاصل کے مانند کریں اور اس سے فائدہ نہ ہو تو فصل باسلیق کریں یا شحم حنظل یا زقوم وغیرہ کے حقنہ لگائیں یا ضماد کریں اگر آبلہ پڑ جائے اور اس سے مواد جاری ہو جائے اور یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہو تو داغ لگائیں کیونکہ اس سے اکثر فائدہ ہوتا ہے ؛

عرق النسا اور وجع الورک حار ——— ان کے علاج میں سبب کے مطابق

وہ تدابیر اختیار کریں جو اوجاع مفاصل دموی اور صفراوی میں لکھی گئی ہیں لیکن یہاں ابتدا ہی سے مرخیات بھی ضماد کریں ——— اگر اس کا مادہ دموی ہو تو نضج کے لئے عناب دس دانہ، شاہترہ، گل بنفشہ، تخم کاسنی، بیخ کاسنی، پرسیاوشان، خیارین کوفتہ، گل سرخ ہر ایک چھ ماشہ، بادیان، بیخ بادیان، گاؤزبان ہر ایک چار ماشہ، آلو بخارا منقی دو دو تولہ سب کو جوش دے کر تین تولہ گلقند حل چھان کر پلائیں اور چار پانچ روز کے بعد اس میں ہلیلہ سیاہ، افتیمون، تربد ہر ایک چھ ماشہ، غاریقون تین ماشہ، زنجبیل دو ماشہ، سنا مکی، تخم قرطم ہر ایک دو تولہ داخل کر کے سب کو جوش دے کر مغز فلوس خیار شنبر چھ تولہ، ترنجبین چار تولہ، روغن بادام پانچ ماشہ ملا کر مسہل دیں اور مسہلوں سے فارغ ہونے کے بعد سفوف سورنجان استعمال کرائیں یا ایک ماشہ سورنجان سودہ ایک تولہ اطریفل صغیر میں ملا کر عرق مکو یا عرق شاہترہ کے ساتھ کھلائیں اور سقل روغن گل میں حل کر کے ضماد کریں۔ ——— گاہے سورنجان و اطریفل کے ہمراہ شیرہ تخم خیارین چھ ماشہ، شیرہ خارخسک چار ماشہ، قند سفید دو تولہ داخل کر کے پلاتے ہیں اور گاہے اس کے ساتھ شیرہ خارخسک و شیرہ تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ، ڈیڑھ تولہ قند سفید داخل کر کے دیتے ہیں ؛

عرق النسا یا وجع الورک میں رادع و قابض دوائیں ہرگز نہ دیں، بلکہ ابتدا ہی سے مرخی دوائیں لگائیں جن میں زیادہ حرارت نہ ہو مثلاً تخم کتان، بابونہ و روغن شبت وغیرہ ضماد کریں ——— اگر غلطی سے رادع دوائیں لگ جائیں اور اس سے جوڑ کے اکھڑنے کا امکان پیدا ہو جائے تو تدارک کیلئے مریض کو گرم حمام میں لے جائیں اور مرخی دواؤں کے نیم گرم مطبوخ سے نطول کریں یا تازہ دودھ یا روغن کنجد نیم گرم میں بٹھائیں ؛

عرق النسا اور وجع الورک بارد و مرکب

اوجاع مفاصل بلغمی و سوداوی اور وجع مفاصل مرکب کا جو علاج لکھا گیا ہے حسب مادہ اس سے کام لیں، تریاق فاروق کی مداومت کرنا اس باب میں سویدی کے تجربات سے ہے، بیخ کبر کشوث کے ساتھ استعمال کرنا عرق النسا بلغمی کے لئے مفید ہے، قنطوریون دقیق، میعہ سائلہ، جزر، شحم حنظل، حب بلسان، عود بلسان، سداب، فسیطریج، حلتیت، زرنباد، پودینہ کوہی، بیخ سوسن سفید، سنبل ازرق

ناگخواہ ۱۰ انیسون، خولنجان ان میں ہر دوا ایک ماشہ یا ضماد مفید ہے۔
برگ راسن کوفتہ شراب میں پکا کر ضماد کرنا یا خاکستر بخور مریم
سرکہ کے ساتھ لگانا۔ انجدان، روغن اور سایا روغن جاؤ دموم کے ساتھ لگانا
یا قسط ہندی دو حصہ، بارزان و صبر ایک ایک حصہ آب صبر کے ساتھ ضماد
کرنا مفید ہے۔

مصنف اقتباس کا قول ہے کہ عرق النسا کا سبب بلغم خام
ہوتا ہے جو سوداویت سے بھی خالی نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس کے
علاج میں غذا کم کریں، چند روز فاقہ کرائیں اور مادہ کو نضج دینے کے لئے
اصل السوس، انیسون، تخم کرفس ہر ایک پانچ ماشہ، بادیان، بادرنجبویہ، گاؤ
برگ سنا ۹ ماشہ، سورنجان ہر ایک سات ماشہ، بیخ کبر، بسفائج ہر ایک تین
ماشہ سب کو جوش دے کر تین تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں۔ غذا میں چوزہ
مرغ کا نخوداب دیں اور نضج حاصل ہونے کے بعد اسی دستور سے مسہل
دیں جو وجع مفاصل میں لکھا گیا ہے۔ روغن شبت، روغن گل و روغن
سنجد کی مالش کریں، جماع، ترشیوں، دودھ کی چیزوں اور رادع اشیاء
سے پرہیز رکھیں۔ حب ذیل حب اس باب میں نہایت مفید ہے اور اس
کی مداومت سے پرانا درد بھی زائل ہو جاتا ہے —— پوست
بیل کنہ، اسپند، ابہل، وج ترکی، بدھارا، گلو سبز، گوکھرو، زنجبیل
زرجور، اسپندمی، دارہلد، دارفلفل، سورنجان شیریں ہر ایک نو ماشہ،
برگ راسن ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر بقدر کنار گولیاں بنا کر استعمال
کریں۔ اسی طرح حب چہار برگ کا استعمال بھی مفید ہے اور روغن سفت
برگ کی مالش نہایت سود مند ہے۔

اگر اس کا مادہ رحم سے منتقل ہوا ہو تو پہلے اصلاح رحم کی کوشش
کریں اس کے بعد وجع الورک اور عرق النسا کا علاج کریں اور روغن زیت
اور حلتیت کی مالش کریں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ عرق النسا اور وجع الورک کا علاج مستحکم
قسم کے وجع الورک کے مانند کریں —— ابتدا میں یعنی تنقیہ
سے پہلے قوی قسم کی محلل اشیا استعمال نہ کریں۔ قے اسہال سے زیادہ
مفید ہے اور بہتر یہ ہے کہ بورق اور سرکہ سے حقنے کرائیں۔ اگر غلیظ بارد
اخلاط کے اخراج کے لئے قوی قسم کی قے آور دوائیں استعمال کریں۔

تو اس کے بعد ملطف و منضج دوائیں دیں، تنقیہ کے بعد وہ مدرات و محللات
استعمال کریں جو وجع المفاصل میں مفید ہیں اور یہ دوا مدر بھی اس باب
میں نہایت عجیب الاثر ہے ___ کمادریوس، جنطیانا ہر ایک پانچ
تولہ، زراوند مدحرج پانچ تولہ، تخم سداب خشک پینتیس تولہ سب کو باریک
کوٹ چھان کر ایک ایک چمچہ کھلائیں، علاوہ بریں محلل ضماد و نطول اور
معدنی پانی استعمال کریں اگر یہ کافی ثابت نہ ہو تو مناسب حقنہ مرتب
کر کے عمل دیں بعد ازاں پچھنے والی یا سادہ سنگھیاں کھنچوائیں اور محمر و
الداغیہ ضماد لگائیں ___ اس باب کے ضمادوں میں حدت زیادہ
رکھنے کا دو مقصد ہوتا ہے، اول مادہ کو تحلیل کرنا دوم اسے خارج کی طرف
جذب کرنا، مگر حدت کی زیادتی سے بعض اوقات مادہ خشک اور متحجر ہو جاتا ہے
جس سے علاج میں دشواری پیدا ہو جاتی ہے اس لئے تلیین کی طرف سے
ہرگز غافل نہ ہوں ___ تنقیہ کے بعد روغن قسط، روغن فرفیون
روغن عاقرقرحا، روغن حناء روغن بیدستر کے مانند گرم روغنوں کی مالش
کریں ___ اسہال کے لئے اس باب میں حب سورنجان، حب منتن
حب شیطرج، حب نجاح اور معجون برس نہایت اچھی دوائیں ہیں ::

مجوسی نے حسب ذیل سفوف کی بہت تعریف کی ہے ___

___ سناء مکی تین تولہ، سورنجان ڈیڑھ تولہ، شیطرج ہندی ساڑھے دس ماشہ
زعفران پونے دو ماشہ، تمام دواؤں کو باریک کر کے ہموزن شکر سفید
ملا کر سات ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک آب نیم گرم کے ساتھ کھلائیں
اگر مرض طول پکڑ لے تو بڑے ایارج استعمال کرائیں آب دریائے شور اور
معدنی چشموں کے پانی میں بٹھائیں اگر اس سے تسکین نہ ہو تو سنگھیاں اور
جونکیں لگوائیں اور مادہ کو جوڑ سے خارج کی طرف جذب کریں، گھمتے تین
تولہ شراب میں تین چار ماشہ نفط سفید ڈال کر پینے سے چند روز میں دائم
ہو جاتا ہے۔ اگر مرض مزمن ہو جائے اور جوڑ باہر نکل پڑے تو ایسی حالت
کی نسبت بہتر تدبیر داغ لگانا ہے ::

علاوہ بریں سفوف سورنجان، حب سورنجان کبیر، حب صبر و
سورنجان، حب سعد، دواء چار دانہ، روغن خشخاش اس باب کی مفید
دوائیں ہیں ___ زنجبیل بے ریشہ ایک پاؤ نہایت باریک کوٹ
چھان کر اس میں ایک تولہ سیماب اس قدر حل کریں کہ دونوں ایک

ذات ہو جائیں، اس میں سے قدرے لے کر روزانہ چند بار مالش کرنا
نہایت مفید ہے۔

وجع الرکبہ (زانوں کا درد)

وجع الرکبہ یعنی درد زانو کے اسباب، علامات
اور اس کا علاج بعینہ وہی ہے جو وجع المفاصل میں لکھا گیا ہے البتہ
یہ درد زیادہ تر ریاح سے پیدا ہوتا ہے ——— اگر اس کا مادہ حار ہو تو
شیرہ خار خسک و شیرہ خیارین و قند سفید داخل کرکے پلائیں اور برگ چنار
پیس کر ضماد کریں یا آرد جو ایک حصہ، پشک بزو چہارم حصہ لے کر روغن زیتون میں
ملا کر ضماد کریں ——— یا اطریفل صغیر ایک تولہ کھلا کر تخم کاسنی نیم کوفتہ
۹ ماشہ، سورنجان تین ماشہ، عرق بادیان و عرق عنب الثعلب ہر ایک
سات تولہ میں جوش دے کر صاف کرکے ڈیڑھ تولہ قند حل کرکے پلائیں،
اگر ورم بھی ہو اور اس کا لمس گرم ہو تو سورنجان و بوزیدان ہر ایک ایک
ماشہ اطریفل صغیر ایک تولہ میں ملا کر عرق شاہترہ سات تولہ گلاب تین تولہ
کے ساتھ پلائیں یا صرف سورنجان اطریفل کشنیزی کھلا کر اس کے اوپر شیرہ تخم کاسنی چھ ماشہ
عرق عنب الثعلب و عرق شاہترہ میں نکال کر قند داخل کرکے پلائیں اور
اس سے فائدہ نہ ہو تو مسہل دیں۔

اگر اس کا مادہ بارد ہو تو تخم کرفس و بادیان کا شیرہ قند سے شیریں
کرکے پلائیں اور روغن تخم ہیجنہ طلا کریں، اجوائن کا ساگ روغن میں پکا کر کھانا
اس باب میں مفید ہے اور صابون، سورنجان تلخ و حنا بوزن مساوی پانی
میں گوندھ کر ضماد کرنا نہایت سودمند ہے۔ اگر مسہل کی ضرورت محسوس ہو
تو اصل السوس، بادیان، پرسیاوشان، تخم خطمی، سورنجان ہر ایک چار
ماشہ، بیخ بادیان، بیخ کاسنی، بیخ کرفس ہر ایک چھ ماشہ، انجیر زرد پانچ دانہ
سویز منقی دس دانہ، سپستاں بیس دانہ سب کو جوش دے کر تین تولہ گلقند
داخل کرکے پلائیں اور اس سے نضج حاصل ہونے کے بعد بدستور مسہل دیں اور
مسہل کے بعد معجون سورنجان صغیر کھلائیں ——— برگ آکھ تنہا یا روغن
زرشف سے چرب کرکے باندھنا نہایت مفید و مجرب ہے۔

وجع الساقین (پنڈلیوں کا درد)

وجع الساقین یعنی پنڈلیوں کے درد کے

اسباب بالعموم یہ ہوتے ہیں (۱) ضعف ہضم اور خصوصاً ہضم سوم کا خراب ہونا (۲) اپنی قوت ہاضمہ سے زیادہ کھانے یا ایک کھانا ہضم ہونے سے پہلے دوسری غذا کھا لینے کے سبب سے اس کا گوارا نہ ہونا (۳) بواسیر یا حیض یا اسہال دموی سے بکثرت خون خارج ہو جاتا یا اسہال یا پیچش میں مبتلا ہونا یا طویل بیماریوں میں گرفتار ہونا (۴) چاروں خلطوں میں سے کسی خلط کا غالب ہونا ——— کہتے ہیں کہ اس بیماری میں کبھی مریض محسوس کرتا ہے کہ گوشت کے اندر ہڈی برف کی طرح سرد ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ جلد میں اتنی گرمی محسوس ہوتی ہے کہ گویا اس پر آگ رکھی ہوئی ہے ۔

اگر اس کا سبب **ضعف ہضم یا غذا کی ناگواری** ہو تو اس کا تدارک کریں ۔ اکثر فاقہ کرائیں اور کم مقدار میں لطیف غذائیں دیں ۔ اگر اس کا سبب نقاہت و کمزوری ہو تو ان مقویات سے اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچائیں جو قلب و جگر وغیرہ کے امراض میں تجویز کئے گئے ہیں ——— اور چوتھا سبب پائے جانے یعنی کسی خلط کا غلبہ ہونے کی صورت میں اس کی تشخیص علاج کا وہی طریقہ اختیار کریں جو در جاع مفاصل میں لکھا گیا ہے اور تنقیہ کرنے کے بعد روغن گل میں سورنجان تلخ ، بزر البنج ، بصطلی ہر ایک تین ماشہ ملا کر مالش کریں ۔

وجع العقب — ایڑی کا درد اگر ضربہ و سقطہ کی تکلیف یا جوتے وغیرہ کے دبانے کا نتیجہ ہو تو اس پر بکثرت سرد پانی ڈالیں اور گل ارمنی و مامیثا پانی و گلاب کے ساتھ طلا کریں اور اگر اس کا سبب اوپر سے مواد کا انصباب ہو تو اس کے مطابق تنقیہ کریں ، اگر یہاں زخم ہو جائے ، تو ریم پڑنے کے بعد نشتر سے یا اکال دواؤں سے اچھی طرح اس کا منہ کھولیں اور اسکے صاف ہو جانے کے بعد حادہ دواؤں سے مرہم میں کر یا ندھیں ۔

پاؤں کی کمزوری — پاؤں کا سبب پیدائشی طور پر کمزور ہوتے ہیں کبھی بہت زیادہ تھک جانے سے یا دستہ بہانے یا تخمہ

کا راستہ بند ہو جانے کے سبب سے پنڈلیوں میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ جو سبب ہو اس کے مطابق علاج کریں ؞

بچوں کے پاؤں کی کمزوری اور ان کے سست چلنے کی تدبیر

کھلانا اور اس سے نطول کرنا نہایت مفید ہے، علاوہ بریں روغن نارجیل کی مالش کرنا بھی نہایت سود مند ہے ؞

حمیات

حمیات جمع ہے حمی جسے فارسی میں تپ اور ہندوستانی زبان میں بخار کہتے ہیں ——— اطبا کی اصطلاح میں حمی یا بخار اس حرارت غریبی کا نام ہے جو دل میں مشتعل ہوتی ہے یا کسی دوسرے عضو میں پیدا ہو کر دل میں پہنچتی ہے اور یہاں سے روح وخون کے ذریعہ سے تمام بدن میں منتشر ہو کر اسے اس حد تک گرم کر دیتی ہے کہ طبعی افعال میں خلل پیدا ہو جاتا ہے ورنہ اس سے افعال میں خلل نہ واقع ہو تو اسے بخار نہیں کہتے مثلاً غضب کی حالت میں جو حرارت پیدا ہو جاتی ہے یا ماندگی کی صورت میں جو حرارت عارض ہو جاتی ہے وہ اگر افعال جسمی میں حائل نہ ہو تو اسے بخار نہیں کہہ سکتے۔

حرارت کی قسمیں جاندار جسم میں جو حرارتیں پائی جاتی ہیں ان کی تین قسمیں ہیں۔ اول حرارت غریزی اور یہ حرارت جالینوس کے خیال میں حرارت ناری عنصری ہے جو بدن کے مزاج و قوام سے حاصل ہوتی ہے اس سے برودت و حرارت خارجی کا ازالہ ہوتا ہے اور یہ حرارت بدن میں اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ اس میں جان ہو جالینوس کے اس خیال کے مطابق حرارت غریزی اور حرارت غریبی کی ماہیت میں کوئی فرق نہیں ہوتا بلکہ یہی مادی حرارت جب تک اس حد پر ہو کہ اس سے بدن کو نفع پہنچے اس وقت تک اسے حرارت غریزی کہتے ہیں اور جب اس حد سے خارج ہو جائے تو اس کا نام حرارت غریبی رکھتے ہیں۔ مگر دوسرے محققین کا خیال ہے کہ حرارت غریزی مادی ناری حرارت نہیں ہے بلکہ جس طرح مرکب کو نفس ناطقہ عطا کیا جاتا ہے اسی طرح اس کے ساتھ یہ حرارت بھی عطا کی جاتی ہے۔ یعنی محققین کی یہ جماعت نفس ناطقہ کی طرح اس حرارت کو بھی ایک سماوی چیز خیال کرتی ہے

——— دوم حرارت اسطقسی اور یہ وہ حرارت عنصری

جو بدن کی ماہیت میں داخل ہے اور حیات و ممات میں اس وقت تک بدن میں موجود رہتی ہے جب تک کہ بدن فنا نہ ہو جائے چنانچہ اسی حرارت سے مردہ جسم میں سیاہی اور عفونت پیدا ہوتی ہے —— سوم حرارت غریبی یہ وہ غیر طبعی حرارت ہے جو زندہ بدن میں عارض ہو کر اسے ایذا دیتی ہے یہ حرارت نہ بدن کو وجود میں لانے کا باعث ہوتی ہے اور نہ اس کی ماہیت میں داخل ہے بلکہ حرارت غریزی و حرارت اسطقسی دونوں سے اس کی نوعیت جدا ہے مگر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حرارت غریزی اور حرارت اسطقسی کی نوعیت ایک ہی ہے اور یہی جب مشتعل ہو جاتی ہے اور اس کی کیفیت میں حدت آجاتی ہے تو اسے حرارت غریبی کہتے ہیں۔

افعال طبعی افعال طبعی سے مراد وہ افعال ہیں جو طبیعت مدبرہ بدن کی طرف منسوب ہیں اور قوائے حیوانی و نفسانی و قوائے طبعی سے صادر ہوتے ہیں اور یہ افعال حسب ذیل ہیں —— کھانے پینے کی اشتہا، ہضم غذا، حرکت و سکون، رفتار و گفتار، خواب و بیداری وغیرہ چنانچہ بخار کی حالت میں ان افعال میں کم و بیش فرق ہو جاتا ہے۔

جالینوس نے بخار کی دو قسمیں کی ہیں اول حمی مرض دوم حمی عرض اور ان بخاروں کو جو ورم سے عارض ہوتے ہیں حمی عرض میں شمار کیا جاتا ہے —— حمی مرض سے جالینوس کی مراد یہ ہے کہ اس بخار اور اس کے سبب کے درمیان کوئی دوسرا مرض واسطہ نہ ہو جیسے حمی عفنی کہ اس کا سبب عفونت ہوتی ہے اور عفونت خود مرض نہیں ہے بلکہ مرض کا سبب ہے —— اور حمی عرض سے یہ مراد ہے کہ وہ کسی مرض کے تابع ہو مثلاً حمی ورم کہ یہ ورم کے تابع ہوتا ہے اور ورم ایک مرض ہے۔

اکثر متقدمین نے بخار کی تین قسمیں کی ہیں (۱) حمی یومی (۲) حمی خلطی (۳) حمی دقی۔ اور انہوں نے بدن کی تشبیہ حمام کی دی ہے چنانچہ شیخ نے لکھا ہے کہ انسان کا بدن یعنی جو کچھ ہے وہ تین جسموں کے اندر موجود ہے اول وہ اعضاء جو رطوبات و ارواح پر حاوی ہیں چنانچہ ان اعضاء کی حیثیت حمام کے دیوار کی ہے، دوم یہ رطوبتیں جو ان اعضاء میں موجود ہیں چنانچہ ان کی حیثیت حمام کے پانی کی ہے۔ سوم ارواح نفسانی و حیوانی و طبعی اور بخارات جو بدن میں پھیلے ہوئے ہیں

اور حمام کی ہوا کی حیثیت رکھتے ہیں ــــــ چنانچہ حرارت غریبہ سے ابتداءً اخلاط یعنی تین چیزوں میں سے کوئی چیز مشتعل ہوتی ہے اور اس طرح بخار کی تین قسمیں بن جاتی ہیں مثلاً اگر حرارت غریبہ ابتدائی طور پر اعضاء میں عارض ہو جیسا کہ آگ کی حرارت پہلے حمام کی دیواروں میں عارض ہوتی ہے تو **حمی دق** کہتے ہیں اور اگر ابتداءً اخلاط میں عارض ہو اور ان سے بدن میں پھیلے جیسا کہ آگ حمام کے پانی کو گرم کر دیتی ہے اور یہ گرم پانی حمام میں گرتا ہے تو اس کے سبب سے اس کی دیواریں گرم ہو جاتی ہیں تو اسکو **حمی خلطی** کہتے ہیں اور اگر حرارت ابتداءً ارواح و بخارات میں عارض ہو اور ان سے اخلاط و اعضاء میں پھیلے جیسا کہ حمام میں آگ جلائی جاتی ہے تو وہاں کی ہوا گرم ہو جاتی ہے اور ہوا کی گرمی اس کے پانی اور اس کی دیواروں میں بھی سرایت کر جاتی ہے تو اس کو **حمی یوم** کہتے ہیں ۔

ابتدائی اور اول اشتعال سے مراد یہ ہے کہ مذکورہ بالا تینوں جنسوں میں سے جو جنس ابتدائی طور پر مشتعل ہوگی اس کے سرد ہو جانے سے باقی دو جنسیں لازمی طور پر سرد ہو جائیں گی اور باقی دو جنسوں کے سرد ہونے سے یہ ضروری نہیں ہوگا کہ ابتدائی طور پر مشتعل ہونے والی تیسری جنس بھی سرد ہو جائے ــــــ ابتدائی اشتعال کے لحاظ سے مذکورہ بالا قسمیں اپنی حد کے اندر اس وقت تک رہتی ہیں جب تک کہ ان میں سے کسی کی حرارت دوسری جنس میں متمکن و مستحکم نہ ہو جائے ورنہ ایک جنس کی حرارت دوسری جنس میں سرایت کر جانے اور اس میں مستحکم ہو جانے کے بعد اس کا نام بدل جاتا ہے مثلاً جو حرارت اخلاط میں عارض ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اعضاء کو گرم کر دیتی ہے اسے حمی خلطی کہتے ہیں لیکن یہی حرارت جب اعضاء میں راسخ و قائم ہو جاتی ہے تو اس کا نام حمی دق ہو جاتا ہے ۔

اطباء دوسری حیثیتوں سے بھی حمیات کی تقسیم کرتے ہیں مثلاً بعض قسمیں **حادہ** ہوتی ہیں اور بعض **غیر حادہ**، بعض **مزمن** ہوتی ہیں بعض **غیر مزمن** بعض **لیلی** ہوتی ہیں بعض **نہاری** یا بعض قسمیں **سلیم** ہوتی ہیں اور بعض **تکلیف دہ عوارض**

رکھتی ہیں، بعض وقفہ والی ہوتی ہیں، بعض لازم اور حمیات لازمہ میں بعض متشابہ ہوتی ہیں اور بعض میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے بعض حمیات حار ہوتی ہیں اور بعض بارد، بعض قسموں کے ساتھ لرزہ ہوتا ہے اور بعض کے ساتھ نہیں ہوتا اور بعض حمیات بسیط ہوتی ہیں بعض مرکب ۔

مستعدین حمیات

نیچے مقامات کے رہنے والے، رطب فواکہ زیادہ کھانے والے اکثر تخموں میں مبتلا ہونے والے لوگ، ایسے لوگ جن میں مرّہ زیادہ ہو اور کمزور، بڈھے اور بچے بخار کی زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں کوہستان کے باشندے، ورزش کرنے والے، صرف اچھی غذا پر اکتفا کرنے والے اور قوی البدن لوگ، بخار کی کم صلاحیت رکھتے ہیں ——— حمیات کی سب سے زیادہ صلاحیت ان لوگوں میں ہوتی ہے جن کا مزاج حار رطب ہو اور خصوصاً رطوبت حرارت سے زیادہ ہو، ایسے لوگوں کے بول و براز اور پسینہ میں بدبو زیادہ ہوتی ہے ——— حار یابس مزاج کے لوگ حمیات حادہ کی صلاحیت رکھتے ہیں جن کی ابتدا حمی یوم سے ہوتی ہے بعد ازاں بسرعت تعفن و احتراق پیدا ہو جاتا ہے اور یبوست مزاج کے باعث بسا اوقات ایسے لوگ دق میں مبتلا ہو جاتے ہیں ——— بارد رطب اور بارد یابس مزاج حمیات بالخصوص حمی یوم کی سب سے کم صلاحیت رکھتے ہیں ۔

اوقات حمیات

شیخ نے لکھا ہے کہ اکثر دوسرے امراض کی طرح بخاروں کے بھی چار وقت ہوتے ہیں یعنی ابتدا، تزید، وقوف اور انحطاط ——— ہے یہ اوقات بخار کی پوری مدت کے لحاظ سے کلی ہوتے ہیں اور ہر ایک الگ الگ نوبت کے اعتبار سے جزئی ——— بخار کے ہر دورہ ابتدا سے انتہا کے آخر تک ہوتا ہے اور زمانہ انحطاط میں جو سکوت واقع ہوتی ہے اس کا سبب خود بخار نہیں ہوتا ——— بخار کی جزئی ابتدا اس وقت ہوتی ہے جب کہ مادہ کے غلبہ سے حرارت

عزیزی گھٹنے لگتی ہے اور کلی انحطاط اس وقت ہوتی ہے جبکہ نضج یا نضج کے برعکس آثار کے خلاف آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ ابتدا ہر مرض میں موجود ہے۔ البتہ دوسرے اوقات میں سے بعض اوقات امراض میں نہیں پائے جاتے اور یہ اور بات ہے کہ بعض امراض میں زمانہ ابتدا اخفی ہوتا ہے اور بعض امراض میں پہلے ہی دن اس کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔

وقت تزیید اس زمانہ کو کہتے ہیں کہ جس میں مادہ کی مدافعت کے لئے حرارت عزیزی میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجہ کے طور پر نضج کے آثار یا نضج کے برعکس آثار رونما ہو جاتے ہیں —

وقت انتہا اس زمانے کا نام ہے جس میں طبیعت اور مادہ کے درمیان مقابلہ سخت ہو جاتا ہے اور ان میں سے کسی ایک کے غلبہ کی حالت سے زمانہ مستقل کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ حاد قسم کی نوبتی بخاروں میں یہ زمانہ ایک یا دو نوبتوں میں ختم ہو جاتا ہے —

انحطاط کا زمانہ وہ ہے جس میں حرارت عزیزی مادہ پر غالب آجاتی ہے۔

مختلف امراض میں قرب و بعد کے لحاظ سے زمانہ انتہا مختلف ہوتا ہے، چنانچہ نہایت حادہ امراض میں بعید ترین منتہا چوتھے روز تک ہے۔ حمیات یوم بھی اسی قبیل میں داخل ہیں مگر اطبا ان کو حاد نہیں شمار کرتے کیونکہ کسی مرض کے حاد ہونے کے لئے صرف اس کا منتہا قریب ہونا ضروری نہیں بلکہ اس کا خطرناک ہونا بھی ضروری ہے۔ اس کے بعد عام حاد امراض کا درجہ ہے جیسا کہ حمی محرقہ و غب لازم کی کیفیت ہے اور ان کی انتہا سات روز میں ہوتی ہے مگر بعض امراض میں حدت اس کی بھی کم ہوتی ہے اور ان کا منتہا چودہ روز ہوتا ہے — اس کے بعد امراض حادہ مزمنہ کا درجہ ہے جس کی انتہا اکیس روز میں ہوتی ہے اور مزمن امراض کی انتہا چالیس روز، ساٹھ روز بعض کی اس سے زیادہ اور بعض کی سالہا سال میں ہوتی ہے۔

امراض حادہ و مزمنہ کے **اوقات کا علم طبیب کے** واسطے اس لئے ضروری ہے کہ مریض کی غذا و تدبیر کا مسئلہ بڑی حد تک انہیں اوقات پر منحصر ہے — بہت سے بخار ایسے ہیں

جن یں ابتدا، تزید، انتہا تینوں زمانے ایک ہی نوبت میں پورے ہو جاتے
ہیں اور اگر اس کا نتیجہ صحت ہو تو دوسری نوبت زمانہ انحطاط میں ہوتی ہے
ایسے بخاروں یں اوقات جزئیہ اور اوقات کلیہ ایک ہی ہوتے ہیں ∴

اوقات مرض کی شناخت ـــ مرض کے اوقات گاہے مرض کی نوعیت
سے معلوم کئے جاتے ہیں مثلاً تشنج یابس،
صرع، سکتہ اور خناق نہایت حاد نوعیت رکھنے والے امراض ہیں۔ غب
خالص اور حمی محرقہ کی نوعیت حاد ہے اور تپ ربع و فالج امراض مزمنہ
یں داخل ہیں ـــــــ گاہے وقت کی شناخت مرض کی حرکت
سے کی جاتی ہے، چنانچہ اس کی نوبتوں کی مدت مختصر ہو تو یہ اس کا منتہا
قریب ہونے کی دلیل ہے، جیسا کہ غب خالص یں ہوتا ہے کیونکہ اس کی
نوبت تین گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ چودہ گھنٹہ ہوتی ہے اور اگر نوبت کا
زمانہ طویل ہو تو یہ مادہ کے غلیظ اور منتہا کے بعید ہونے کی علامت ہے
اور اگر مرض یں نوبت نہ ہو تو یہ مادہ کے حار اور مرض کے حاد ہونے کی دلیل
ہے اور اگر مرض کا مادہ بارد اور غلیظ ہو یا غلظت کی طرف مائل ہو تو یہ
مرض کے غیر حاد ہونے کی علامت ہے ـــــــ گاہے مریض کے چہرے
بشرے سے بھی وقت کا اندازہ ہوتا ہے چنانچہ مریض کا بسرعت لاغر ہونا
اور چہرہ و پہلو کا باریک ہو جانا مرض حاد کی دلیل ہے اور اپنی حالت پر
باقی رہنا مرض کے زیادہ حادہ ہونے کی دلیل ہے ـــــــ گاہے
قوت سے بھی مرض کی مدت کا اندازہ ہوتا ہے چنانچہ اگر کمزوری بسرعت
بڑھے تو مرض حاد ہوگا اور زیادہ ضعف ظاہر نہ ہو تو مرض
غیر حاد ہوگا ∴

گاہے عمر اور موسم سے بھی مرض کی مدت اور اس کے منتہا کا
اندازہ ہوتا ہے مثلاً گرم عمر اور گرم موسم جیسے جوانی اور موسم بہار میں
مرض کا منتہا جلد آجاتا ہے اور بارد عمر مثلاً بڑھاپے اور بارد موسم
مثلاً سرما و خریف میں مرض کی مدت دراز ہو جاتی ہے اور منتہا دیر میں آتا ہے
یہی حال گرم و سرد مقامات کا ہے ـــــــ گاہے نبض سے مرض کے
حاد یا غیر حاد ہونے کا پتہ چلتا ہے مثلاً نبض سریع۔ متواتر و عظیم ہونا
مرض حاد کی علامت ہے اور اس کے برعکس ہونا غیر حاد ہونے کی دلیل
ہے گاہے گزری ہوئی مدت سے مرض کی مدت معلوم ہوتی ہے چنانچہ لرزہ کا

طویل ہونا مرض کے غیر حاد اور کسی حد تک مرض کے مزمن ہونے کی علامت ہے اور لرزہ کا مختصر ہونا مدت کی طرف مائل ہونے کی دلیل ہے اور لرزہ بالکل نہ ہو تو یہ مرض کی مدت مختصر اور اپنی جنس میں زیادہ حاد ہونے کی علامت ہے ؛

گاہے مرض کے اوقات نوبتوں کے وقت سے معلوم ہوتے ہیں چنانچہ اگر نوبتوں کے وقت میں شروع سے مسلسل اضافہ ہوتا جائے تو یہ مرض کے زمانۂ تزید میں ہونے کی علامت ہے اور اس کے بعد اضافہ کا موقوف ہو جانا مرض کے منتہا میں ہونے کی دلیل ہے اور نوبت میں تاخیر ہونا انحطاط کی علامت ہے —— نوبت کا ہر روز ایک ہی وقت پر آنا اس کی مدت طویل ہونے کی دلیل ہے —— اسی طرح بخار کے عوارض کے تزید و وقوع اور انحطاط سے بھی مرض کے ان اوقات کا پتہ چلتا ہے —— گاہے مرض کی کیفیت استفراغ کی حالت سے معلوم ہوتی ہے چنانچہ اگر کسی نوبت میں پسینہ یا اسہال آئے مگر اس کے بعد جو نوبت آئے اس میں کوئی کمی نہ ہو یا وہ استفراغ والی نوبت سے بھی زیادہ شدید ہو تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ استفراغ کا سبب طبیعت کا غلبہ نہ تھا بلکہ اس کی وجہ مادہ کی کثرت تھی اور مادہ کی کثرت مرض کے طویل ہونے کی علامت ہے —— گاہے اس کی شناخت نضج کے آثار، اور نضج کے برعکس آثار سے ہوتی ہے، مثلاً ابتدا مرض کے وقت نفث یا قارورہ میں نضج کے آثار موجود ہوں تو یہ تزید کی ابتدا ہوگی، اس کے بعد اگر ان آثار میں یا ان کے برعکس آثار میں زیادتی ہو جائے تو یہ زمانہ انتہا ہوگا، علاوہ بریں یہ آثار بسرعت ظاہر ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ منتہا قریب ہے اور ان کی رفتار سست ہو تو منتہا بعید ہے ؛

جزئی اوقات کی شناخت اس طرح ہو سکتی ہے کہ نوبت کی جزئی ابتدا کا وقت وہ ہے جبکہ نبض میں انقباض اور فسردگی محسوس ہو، اس حالت کا مطالعہ حرارت عفنی کی علامت میں معلوم ہوگا ؛ اس وقت نبض کی حرکت میں ایک قسم کا فتور، ضعف، سستی اور صغر پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کے رنگ میں تیرگی آ جاتی ہے اور انگلیاں اور ناک کان کے کنارے سرد ہو جاتے ہیں —— جزئی تزید کا وقت وہ ہے جس میں نبض میں عظم و سرعت شروع ہوتی ہے اور حرارت

تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اور اس کے وقت کا دوسرا نصف وہ ہے
جس میں تمام جسم میں پھیلی ہوئی حرارت بڑھتی جاتی ہے اور وقت انتہا وہ
ہے جس میں حرارت اور دوسرے اعراض اپنے حال پر قائم رہتے ہیں۔ وقت
انحطاط وہ ہے جس میں نبض میں اعتدال اور عوارض میں کمی آنے
لگتی ہے۔

بخاروں کی عام تدابیر

بخار ایک کثیر الوقوع مرض ہے اور اس کی بہت سی قسمیں ہیں،
مگر مختلف قسموں کے علاج میں بہت اختلاف اور تعدد ہے اسلئے معالج کا
فرض ہے کہ وہ اس کے اقسام کی تشخیص وتنقیح پر تمام امراض سے زیادہ
توجہ صرف کرے اور بے پرواہی نہ برتے۔ بخار کا علاج کرنے کے لئے
اس کی جنس، اس کی نوع، مختلف بخاروں کے مختلف موسم، ان کے
مقام، ان کے اوقات اور ان کے بحران کے دنوں سے واقف ہونا
ضروری ہے۔ اس طرح استفراغ کی شرائط اور دوسرے متعلقہ جزئیات
سے باخبر ہونا بھی ضروری ہے۔

حار یابس مزاج رکھنے والے تپ دق کی صلاحیت
رکھتے ہیں اس لئے ایسے لوگوں کے علاج میں نہایت احتیاط برتیں ورنہ
ان میں بخار معمولی سی فروگذاشت سے بھی دق کی شکل اختیار کرلیتا ہے

—— شربت نیلوفر کے سوا تمام ایسے شربت جن میں ترشی ہو
صفراوی مزاج میں صفراء میں مستحیل ہوجانے کا احتمال رکھتے ہیں۔ البتہ
شربت نیلوفر بالخاصیت صفراء میں متغیر نہیں ہوتا اور شربتوں میں بہت
زیادہ پانی ملا کر دینا بھی انہیں صفراء میں تحلیل ہونے سے روک دیتا ہے
دو وطور سکنجبین میں بھی صفراء میں تحلیل ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے سکنجبین
اور تمام ترشیاں ایسی چیزوں کی اصلاح کرتی ہیں جو صفراء میں متغیر
ہوسکتی ہیں۔

نہایت گرم بخاروں میں سرد پانی دینا مفید ہے بالخصوص
ایسے لوگوں میں جن کا مزاج مقوی ہو اور جو سرد پانی پینے کے عادی ہوں
ایسا پانی زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے مگر احشا کمزور ہوں یا
ان میں ورم ہو یا اخلاط غلیظ وخام ہو تو زیادہ سرد پانی ہرگز نہ دیں

متاخرین کا تجربہ ہے کہ خاکشی میں بخار کو رفع کرنے کی عجیب خاصیت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اسے بخار کی اکثر قسموں میں استعمال کرتے ہیں ——— احشاء میں ورم ہو تو سکنجبین استعمال نہ کریں غذا میں تقلیل کرنا تمام بخاروں میں مفید ہے ——— بخاروں میں **روغن تناول کرنا** عفونت کی زیادتی کا باعث ہوتا ہے کہتے ہیں کہ روغن بادام اس ضرر سے خالی ہے لیکن اس میں بھی تقلیل بہتر ہے ——— کہتے ہیں کہ بخار زائل ہونے کے بعد مسور کھانا قوی کو ساقط ہونے سے روکتا ہے ——— اگر بخار کے ساتھ **قولنج** عارض ہو جائے تو مناسب عمل دیں اور جب تک سدہ نہ کھل جائے اس وقت تک ماء الشعیر نہ پلائیں۔

اکثر یابس مزاج والوں میں معمولی سے بخار اور حرارت غریبہ کے غلبے کے باعث منہ سے لعاب جاری ہو جاتا ہے اور یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ان کے بدن میں رطوبت غریبہ فضلیہ موجود ہے جسے حرارت غریبہ نے پگھلا دیا ہے اور بعض اوقات حرارت کی زیادتی کے باوجود پیاس نہیں ہوتی اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ یہ پگھلی ہوئی رطوبت پانی کے بجائے خرچ ہوتی ہے چنانچہ ایسے مزاج میں ذوبان سے بچنے کے لئے تبرید دینا واجب ہے ورنہ ناتجربہ کار طبیب اس کو غلبۂ رطوبت کی علامت سمجھ کر حار دوائیں دے دیتے ہیں تو مریض کی حالت خطرناک ہو جاتی ہے۔

بخاروں کی تین قسمیں چونکہ تین ہیں یعنی حمی یومی حمی خلطی اور حمی دقی اس لئے ہم ان کے لئے علیحدہ تین باب قائم کرتے ہیں اور ان کے جزئی اقسام انہیں ابواب کے ضمن میں بیان کریں گے۔

حمیات یومیہ (ایک روزہ بخار)

حمی یوم اس بخار کو کہتے ہیں جس میں حرارت غریبہ سے پہلے روح طبعی یا روح حیوانی یا روح نفسانی گرم و مشتعل ہو اور اس کی قلب میں حرارت آئے اور قلب سے شرائین کے ذریعہ حرارت دوسرے اعضاء و اخلاط میں پہنچ جائے ——— اس بخار میں اگر حرارت جگر

کی روح یعنی روحِ طبعی سے وابستہ ہے جس کی علامت یہ ہے کہ ایسے بخارات سے پہلے تخمہ، سوءِ ہضم اور گرم غذاؤں و دواؤں کا استعمال مقدم ہوتا ہے تو اسے **حمی یوم طبیعی** کہتے ہیں ——— اگر حرارت روحِ حیوانی یعنی قلب کی روح سے وابستہ ہو تو اسے **حمی یوم حیوانی** کہتے ہیں اور غم و غصہ، فرحت و مسرت، عشق یا ہم وغیرہ کی حرارت کا مقدم ہونا روحِ حیوانی کے مشتعل ہونے کی دلیل ہے ——— اور اگر حرارت روحِ نفسانی یعنی دماغ کی روح سے وابستہ ہو تو اس کو **حمی یوم نفسانی** کہتے ہیں اور اس کی خاص علامت غم و فکر اور بے خوابی وغیرہ کا مقدم ہونا ہے ——— حمی یوم کو روح کے ساتھ وابستہ ہونے کی بنا پر حمی کا روحی بھی کہتے ہیں ———

اس بخار کو حمی یوم اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں حرارت روح جیسی لطیف شے سے وابستہ ہونے کے باعث ایک شبانہ روز سے شاذ و نادر ہی تجاوز کرتی ہے البتہ اگر تدبیر کی غلطی سے یہ بخار حمی عفنی یا دقی میں متغیر ہو جائے تو یہ اور بات ہے۔

اسباب شیخ نے لکھا ہے کہ حمی یوم کی تمام قسموں کے اسباب بادی یا خارجی ہوتے ہیں عام ازیں کہ وہ مسخن بالذات ہوں یا مسخن بالعرض وہ تمام چیزیں جو بدن کو خارج سے لاحق ہوتی ہیں مثلاً آفتاب و حمام وغیرہ کی گرمی اور گرم اغذیہ و ادویہ اور بدنی انفعالات مثلاً سخت قسم کی ورزش یا نفسانی انفعالات جیسے غیظ و غضب وغیرہ اور ظاہری ورم و درد یہ تمام چیزیں اسی زمرہ میں داخل ہیں۔

حمیات یوم اکثر ایک روز میں زائل ہو جاتے ہیں مگر گاہے تین روز سے بھی تجاوز کر جاتے ہیں مگر تجاوز کی صورت میں وہ حمی یوم کی حد سے نکل کر حمیات کی دوسری جنس میں منتقل ہو جاتے ہیں یعنی حرارت روح سے تجاوز کر کے اعضاء یا اخلاط کے ساتھ وابستہ ہو جاتی ہے مگر جیسا کہ جالینوس کا قول ہے حمی یوم چھ روز تک رہ سکتا ہے اور اس کے باوجود یہ کہنا آسان نہیں ہوتا کہ وہ حمیات کی دوسری جنس میں منتقل ہو چکا ہے کیونکہ اس مدت کے بعد وہ قطعی طور پر ختم ہو جاتا ہے اور اس کا کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا اور حمی یوم کے سوا کوئی دوسرا بخار

دیا نہیں ہوتا جس کے اس مختصر مدت میں ختم ہو جانے کے بعد اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہے ۞

حمیات یوم کا علاج نہایت آسان ہے کیونکہ روح لطافت کے باعث جس طرح بسرعت حرارت سے متاثر ہو جاتی ہے اسی طرح جلد ہی تطفیہ بھی قبول کر لیتی ہے لیکن حمیات یوم کی شناخت آسان نہیں ہے —— حمیات یوم کا سب سے زیادہ مبتلا ہونے اور تدبیر میں کوئی غلطی ہو جائے تو اس سے سب سے زیادہ ضرر اٹھانے کی صلاحیت ان لوگوں میں ہوتی ہے جن کے مزاج پر حرارت و یبوست کا غلبہ ہو کیونکہ ایسے مزاج میں معمولی سی تسخین بھی حمی دق پر منتج ہوتی ہے اور اگر اخلاط گرم ہو جائیں تو وہ غب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس کے بعد حار رطب مزاج کا درجہ ہے چنانچہ اس میں حمیات یوم بسرعت عفنی بخاروں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان لوگوں کا درجہ ہے جن کے مزاج میں حرارت ہو۔ بعد ازاں ایسے لوگوں کا جن کے مزاج میں یبوست ہو —— حار یابس مزاج والے اگر بھوکے پیاسے رہیں اور اس کے ساتھ بیداری یا انفعالی یا بدنی مشقت کا اتفاق ہو تو وہ جلدی حمی دق میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس کا تدارک کیا جائے اور فوراً غذا دی جائے تو صفراء کے ہیجان کے باعث ان کو فوراً حمی عفنی عارض ہو جاتا ہے اور اگر غذا میں خشکی روا رکھی جائے اور تلطیف برتی جائے تو حمی دق ہو جاتا ہے ۞

صاحب کامل نے لکھا ہے کہ حمی یوم اسباب بادیہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اسباب بادیہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے روح کو عارض ہوں، اور ان اسباب کی چار قسمیں ہیں۔ اول وہ اشیاء جو بدن کو خارج سے لاحق ہوتی ہیں یا وہ اشیاء جو بدن کو بالفعل گرم کر دیتی ہیں جیسے آفتاب، آگ اور حمام کی ہوا کی حرارت یا وہ اشیاء جو بالقوہ مسخن ہوں جیسے پانی میں غسل کرنا جس میں حار دوائیں حل کی ہوں یا وہ اشیاء جو مسامات میں بالفعل تکاثف پیدا کرتی ہیں مثلاً سرد پانی سے غسل کرنا کیونکہ اس سے مسامات کے بند ہو جانے کے باعث دخانی فضلات بدن کے اندر رک کر روح کو گرم کر دیتے ہیں یا وہ چیزیں جو مسامات میں بالقوہ تکاثف پیدا کرتی ہیں آب شب سے غسل کرنا مگر مسامات کے تکاثف سے ہر شخص حمی یوم میں مبتلا نہیں ہوتا بلکہ ایسے لوگ بخار میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

جن میں عام رطب یا حار یا ہیں بخارات کی کثرت ہو ــــــ ۞

دوم وہ اشیا جو بدن کے اندر وارد ہوتی ہیں جیسے گرم غذائیں اور دوائیں ــــــ سوم حرکت بدنی یا حرکت نفسانی کی زیادتی مثلاً ریاضت مفرد یا غضب، غم و بیداری ــــــ چہارم وہ امراض جو ظاہری اعضا میں اسباب بادیہ سے عارض ہوتے ہیں مثلاً پاؤں کے قرحہ کے سبب سے کنج ران میں پیدا ہونے والا ورم حار ۞

علامات خاصہ | شیخ کے قول کے مطابق حمی یوم کی خاص علامت یہ ہے کہ اس کے اسباب سابق نہیں ہوتے بلکہ واصل ہوتے ہیں یہ بخار انضغاط اور دباؤ کے ساتھ شروع نہیں ہوتا اور اکثر لوگوں میں اس کی ابتدا لرزہ اور ہاتھ پاؤں کی سردی، حرارت کے گھٹنے، سستی اور نیند کی طرف مائل ہونے اور نبض کے شدید ہونے اور اس میں اختلاف و صغر پیدا ہونے کے ساتھ نہیں ہوتی بلکہ اس کی ابتدا گاہے ہلکی سی سردی یا معمولی سی پھریری اور سوزش سے ہوتی ہے جو بسرعت زائل ہوجاتی ہے مگر اعصاب کو چھیننے والے ابخرات کی کثرت ہو تو گاہے لرزہ بھی آجاتا ہے لیکن یہ شاذ و نادر ہوتا ہے ــــــ اس کی حرارت زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات نشہ کی حالت کی طرح قدرے خوشگوار ہوتی ہے ــــــ پہلے ہی روز قارورہ کا نضج یافتہ ہونا اور نبض کا درست ہونا حمی یوم کی علامت ہے ــــــ اس بخار میں نبض تواتر، قوت اور عظم کی طرف مائل ہوتی ہے البتہ اگر اس کا سبب ضعف پیدا کرنے والے انفعالات ہوں مثلاً یہ بخار غم و حزن کا نتیجہ ہو یا فم معدہ میں کوئی لذاع خلط یا برودت یا نبض کو صغیر بنانے والا کوئی اور سبب موجود ہو تو نبض ضعیف ہو سکتی ہے ۞

قارورہ اور نبض کا بہتر ہونا حمی یوم کی علامت ہے مگر ایسا نہ ہونا ضروری طور پر حمی یوم کی نفی نہیں کرتا، کیوں کہ اس کی بعض قسموں میں مثلاً حمی یوم تعب و مشقت، تخمہ یا ورم کا نتیجہ ہو تو ایسی [illegible] بھی قارورہ رنگین اور نبض مختلف یا ضعیف یا صغیر ہوتی ہے ۞

حمی یوم کی ابتدا اکثر گرم ہوتی ہے اور اس کا زمانہ تزید دو گھنٹہ سے زیادہ نہیں رہتا اور اس سے [illegible] شدید عوارض رونما نہیں ہوتے

اس کے ساتھ سر و پشت وغیرہ میں درد کم ہوتا ہے اور اگر ہو تو زیادہ دیر نہیں ٹھہرتا ——— حمی یوم اکثر ہلکے سے پسینے کے ساتھ زائل ہوتا ہے اور اس میں حمی خلطی کے مانند بہت زیادہ پسینہ نہیں آتا۔

اسبابِ انتقال حمی یوم حمی یوم بسا اوقات دوسرے بخاروں میں منتقل ہو جاتا ہے اور اس کا سبب اعضاء و اخلاط کی وہ صلاحیت ہوتی ہے جو ان میں بخار قبول کرنے کے لئے ہوتی ہے یا اس کے اسباب وہ امور ہوتے ہیں جن سے اس بخار کے دوران میں واسطہ پڑتا ہے جیسے گرسنگی، بے خوابی اور غذا کی بے احتیاطی وغیرہ مثلاً اگر مریض کی حالت کا اقتضاء یہ ہو کہ غذا دی جائے یعنی اس کا مزاج حار یابس ہو اور اخلاط صفراوی یا دموی حار ہوں اور طبیب غلطی سے اس کی غذا روک دے تو صفراوی و لاغر مریض کا حمی یوم اعضاء اصلی کے گرم ہو جانے کے باعث بسرعت حمی دق میں منتقل ہو سکتا ہے اور اگر صفرا میں حدت و احتراق پیدا ہو جائے تو اس کا بخار حمی محرقہ میں متغیر ہو سکتا ہے اور دموی مزاج کے مریض کا حمی یوم سونوخس یعنی حمی دموی غلیانی بلا عفونت میں منتقل ہو سکتا ہے اور گاہے حمی عفونی میں منتقل ہو جاتا ہے ——— اسی طرح اگر حمی یوم میں مسامات کو کھولنے اور جسم میں تخلخل پیدا کرنے کی ضرورت ہو مگر طبیب اس کی طرف توجہ نہ کرے تو حرارت مشتعل ہو کر بدن کے اخلاط کو گرم اور متعفن کر دیتی ہے۔

علاماتِ انتقال اگر حمی یوم پسینہ یا تری کے بغیر کم ہو جائے، نبض کے اچھی حالت پر آنے کے بغیر اس کے انحطاط کا زمانہ طویل ہو جائے اور درد سر باقی رہے تو یہ اس امر کی علامت ہے کہ حمی یوم حمی عفنی خلطی یا دق میں منتقل ہو رہا ہے ——— شریانوں کا لمس نہایت گرم ہونا، تمام اعضاء میں یکساں طور پر حرارت رہنا، اس میں غذا کے بعد اور امتلاء کی حالت میں زیادتی ہو جانا اور نبض میں صلابت و صغر کے ساتھ استواء پایا جانا اس کے حمی دق میں منتقل ہونے کی دلیل ہے ——— بدن کے عروق کا ممتلی اور نمایاں ہونا، نبض کا عظیم اور حرارت کا زیادہ ہونا اور چہرہ پر نفخ محسوس ہونا، حمی دموی غیر عفنی میں منتقل ہونے کی علامت ہے اور بدن میں تناؤ اور پھریری محسوس ہونا، نبض کا صغیر و مختلف ہونا، حرارت میں سوزش اور یبوست پایا جانا اور [illegible] نفس کا شدت پکڑ لینا حمیات عفنی میں متغیر

ہونے کی علامت ہے ۔

طریق تشخیص حمی یوم اور اس کے اقسام کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے
اگر مریض کو بخار ہو اور اسباب بادیہ میں سے کوئی
سبب مقدم ہو پہلے روز قارورہ، نبض اور مریض کے چہرہ میں زیادہ تغیر
نہ ہو، بخار نرم ہو، لرزہ اور ہاتھ پاؤں کی سردی کے بغیر شروع ہوا ہو، اس کے
اترنے وقت زیادہ پسینہ نہ آئے بلکہ معمولی سی تری کے ساتھ بسرعت زائل
ہو جائے اس کے ساتھ سخت قسم کے عوارض مثلاً زبان کی خشونت،
تواتر نفس اور عطش بخار کے دوسرے لوازم نہ پائے جائیں، بخار کی ایک
ہی نوبت ہو جو دو تین دن قائم رہے اور اس کے بعد بخار نہ لوٹے تو
سمجھنا چاہئے کہ یہ حمی یوم ہے ۔

بعد ازاں اس کے **اقسام کی شناخت** اس طرح
کریں کہ اگر مذکورہ بالا علامات کے ساتھ نبض صغر و ضعف کی طرف مائل ہو
گاہے اس میں کچھ صلابت پیدا ہو جائے، قارورہ سوزش کے ساتھ زرد
ناری ہو، آنکھیں بند ہوتی جائیں، چہرہ پر خشکی و زردی آ جائے اعضاء رئیسہ
کی کمزوری کے ساتھ تمام اعضاء میں سستی محسوس ہو تو یہ **حمی یوم
غمیہ یا فزعیہ** ہوگا یعنی اس کا سبب غم یا خوف ہوگا
——— اگر حمی یوم کے ان آثار کے ساتھ آنکھیں خارج کی طرف مائل
ہوں، ان میں قدرے سرخی مائل ہو اور نبض منخفض ہو تو یہ **حمی یوم
ہمیہ** ہوگا ——— اگر آثار مذکورہ موجود ہوں مگر آنکھوں کی
حرکت معتدل ہو وہ اندر مائل ہوں نہ باہر، نبض میں بلندی و پستی بھی
قدرے مختلف اور اگر معتدل ہو اور چہرہ زردی مائل ہو تو یہ حمی
یوم فکریہ ہوگا ۔

اگر چہرہ سرخ یا زرد اور منتفخ ہو، آنکھیں سرخ اور باہر نکلی ہوں
گاہے لرزہ عارض ہو جائے، قارورہ سرخ و حاد ہو اور نبض عظیم ممتلی
بلند و متواتر ہو تو حمی **یوم غضبیہ** ہوگا ——— اگر بخار
سے پہلے بے خوابی کا اتفاق ہو، پلکوں میں گرانی و تہیج ہو، آنکھیں اندر کی طرف
مائل ہوں، قارورہ میں زردی یا سفیدی کے ساتھ کدورت ہو، نبض
ضعیف و صغیر ہو، چہرہ میں زردی و تہیج ہو اور مریض اعضاء شکنی کی شکایت
کرے تو یہ **حمی یوم سہریہ** ہوگا ——— اگر بخار سے

پہلے خلاف عادت بہت زیادہ سونے یا بہت زیادہ راحت پانے کا اتفاق ہو تو یہ **حمی یوم نومیہ یا راحیہ** ہوگا ——— اگر اس کی علامتیں حمی غضبیہ کے قریب ہوں مگر آنکھوں کی حالت غضبناک شخص کی نہ ہو بلکہ صاحب فرحت کی ہو اور نبض میں تواتر کم ہو تو یہ **حمی یوم فرحیہ** ہوگا۔

اگر بخار سے پہلے محنت و مشقت یا زیادہ چلنے پھرنے کا اتفاق ہو مفاصل دوسرے اعضا کی بہ نسبت زیادہ گرم ہوں اور بدن میں خشکی محسوس ہو تو یہ **حمی یوم تعبیہ** ہوگا ——— اگر مریض بخار کے ساتھ سر، آنکھ یا کان یا دانت یا مفاصل یا ہاتھ پاؤں میں درد کی شکایت کرے یا قولنج یا بواسیر وغیرہ کے درد میں مبتلا ہو تو یہ **حمی وجعیہ** ہوگا ——— اگر اس کے ساتھ غشی و سقوط قوت ہو اور دوسرے حمیات یوم کی علامتیں موجود نہ ہوں، نبض کبھی ساقط و باطل اور کبھی سریع و ظاہر ہو جائے تو یہ **حمی یوم غشیہ** ہوگا ——— اگر بخار سے مریض بھوکا، پیاسا رہا ہو، لب خشک ہوں اور نبض ضعیف و صغیر ہو تو یہ **حمی یوم جوعیہ یا عطشیہ** ہوگا۔

اگر حمی یوم اسباب بادیہ میں سے کوئی سبب ظاہر ہونے کے بغیر عارض ہو جائے اور اس کے انحطاط کا زمانہ طویل ہو تو سمجھنا چاہیے کہ یہ **حمی یوم سددیہ** ہے ——— اگر بخار کے ساتھ تخمہ و بدہضمی ہو پیاس کی شدت ہو، ڈکاروں میں دخانیت ہو اور قارورہ نضج یافتہ نہ ہو تو یہ **حمی یوم تخمیہ** ہوگا ——— اگر بخار سے پہلے کوئی ظاہری ورم ہو، چہرہ سرخ ہو جائے مگر حرارت زیادہ تیز نہ ہو، بدن میں نرمی آجائے، نبض عظیم، سریع و متواتر ہو اور قارورہ مائل سفیدی ہو تو یہ **حمی یوم ورمیہ** ہوگا ——— اگر عادت کے خلاف حمام ترک کر رکھا ہو، بدن پر میل جم گیا ہو اور جلد میں خشکی و سختی پیدا ہو گئی ہو، نبض سریع و صغیر اور قارورہ سفید ہو تو یہ **حمی یوم تشنجیہ** ہوگا۔

اگر بخار سے پہلے گرم ہوا یا دھوپ میں یا گرم حمام میں ٹھہرنے کا اتفاق ہو، سر میں زیادہ سوزش محسوس ہو، اندر کی بہ نسبت بدن کے ظاہری حصے میں زیادہ گرمی معلوم ہو مگر پیاس زیادہ نہ ہو اور نبض سریع و صغیر ہو تو یہ **حمی یوم حرّیہ یا سموميہ یا شمسیہ یا حمامیہ** ہوگا

اگر بخار سے پہلے سردی لگ گئی ہو یا آب سرد سے غسل کیا ہو، نبض زیادہ صغیر نہ ہو بلکہ سریع ہو اور چھونے سے صلابت کی طرف مائل ہو، قارورہ گاہے سفید اور گاہے رنگین، تو یہ سردی سے پیدا ہونے والا حمی یوم استحصافی ہوگا ——— اور اگر قابض پانی میں غسل کا اتفاق ہوا ہو، نبض زیادہ ضعیف، صغیر و سریع ہو، قارورہ زیادہ سفید و رقیق ہو تو یہ قابض پانی سے پیدا ہونے والا حمی استحصافی ہوگا۔

اگر چہرہ اور آنکھیں سرخ و گرم ہوں، قارورہ سرخ ہو، دہن خشک اور اس کا ذائقہ تلخ ہو اور جگر و معدہ کی جگہ حرارت و سوزش محسوس ہو تو یہ ——— حمی یوم شرابی یا غذائی یا دوائی ہوگا۔

اور اگر بخار کے ساتھ نزلہ و زکام حار اور ضعف دماغ کی علامتیں پائی جائیں تو یہ حمی نزلی و زکامی ہوگا۔

اصول علاج

تشخیص کے بعد سبب کا ازالہ کریں، چنانچہ اگر یہ بخار حمی یومی نفسی یا فکری ہو تو اسے زائل کریں، مفرحات بارد استعمال کرائیں اور قلب کی تبرید کریں، اسی طرح حمی غضبی، سہری، تعبی، وجعی، جوعی، عطشی اور تخمی میں ان اسباب کو رفع کریں اور اس تدبیر سے بخار نہ جائے تو تپ بلغمی کے مانند علاج کریں، یعنی قلبی تبرید دیں۔ قرشی کے قول کے مطابق حمیات یوم کا علاج یہی ہے کہ سبب کا مقابلہ کیا جائے مثلاً اس کا سبب غضب یا غم ہو تو تسلی و تفریح بہم پہنچائی جائے، اس کا سبب زیادتی محنت ہو تو اس کے خلاف اسباب مہیا کئے جائیں۔ امتلائی صورت میں استفراغ کرایا جائے اور گرسنگی کی حالت میں غذا دی جائے اور استحصافی، سددی بخاروں میں مسامات اور سدے کھولے جائیں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ حمیات یومیہ کی تمام قسموں میں جید و زود ہضم غذا دیں، حمی یوم تعبی و غمی و وجعی میں اور ان لوگوں کے بخاروں میں جن کے تن میں صفرا زیادہ ہو کچھ زیادہ غذا دینا روا ہے اور خلا رکھنا درست نہیں ہے حتیٰ کہ بخار کی ابتدا میں بھی غذا دے سکتے ہیں لیکن حمی سددی و استحصافی ضروری میں انحطاط کے وقت تک غذا دینا بہتر ہے روکیں کیونکہ ——— ابتدا میں سرد پانی پینے سے ہرگز نہ روکیں کیونکہ روح و اعضاء کی تبرید کے لئے یہ بہترین علاج ہے۔ حتٰی

میں ضعف ہو یا بخار طویل ہو جائے یا حمی سددی ہو تو بہتر یہ ہے کہ زیادہ سرد پانی نہ دیں ——— حمیات یوم میں نوبت ختم ہونے کے وقت حمام کرنا بہتر ہے کیوں کہ اس سے ترطیب حاصل ہوتی ہے مسامات کھلتے ہیں اور ثانوی طور پر تبرید ہوتی ہے مگر اخلاط میں عفونت پیدا ہونے کا خوف ہو یا حمی سددی ہو تو حمام کرنا ممنوع ہے۔ اسی طرح حمی تخمی میں بھی حمام روا نہیں ہے۔ البتہ تخمہ کے ختم ہونے اور مسامات کے پھیلنے کے وقت اس میں بھی حمام کرانا بہتر ہے۔ زکام کی حالت میں بھی حمام درست نہیں مگر یہ احترازی ہو تو حمام کر سکتے ہیں ——— حمی سددی۔ امتلائی و تخمی اور حمی استحصافی کی ایسی حالت میں استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ بدن مواد سے ممتلی ہو۔ ان قسموں کے سوا حمیات یوم کی اور کسی قسم میں استفراغ کی حاجت نہیں ہوتی ؛

انطاکی نے لکھا ہے کہ حمیات یوم کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے سبب کا ازالہ کریں اور اس کے بعد بدن کی تدبیر کریں۔ چنانچہ اگر یہ بخار حرارت سے ہو تو استری کیا ہوا باریک کپڑا پہنائیں۔ گل سرخ، گل بنفشہ و گل نیلوفر سونگھائیں، انہیں پھولوں کے بستر پر سلائیں اور بدن میں ان کا رغن لگائیں۔ اگر موسم گرما ہو تو سرد پانی سے غسل کرائیں ورنہ تھوڑی دیر نیم گرم پانی میں بٹھائے اور مسامات کھل جانے کے بعد حرارت کی تسکین کے لئے بدن پر سرد پانی ڈالیں اور غذا میں بارد رطب اشیا مثلاً کدو، خرفہ اور ماء الشعیر، عناب، آلو بخارا اور تمر ہندی کے ساتھ دیں۔ آب تربوز و سکنجبین سادہ کے ساتھ قے کرانا یا شربت فواکہ کے ساتھ ماء الشعیر یا چھاچھ پینا اس کے لئے مجربات سے ہے اور اگر اس کے بعد پھر یری آجائے یا درد سر ہو تو اس کی مجرب تدبیر یہ ہے کہ گلقند نو تولہ، عناب میں دانہ، تخم بنفشہ تمر ہندی بسپتاں ہر ایک ساڑھے تین تولہ اور قبض شدید ہو تو برگ سنا پونے دو تولہ اور درد سر بہت زیادہ ہو تو گلقند کے ہموزن جو شامل کریں اور سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دے کر ڈیڑھ پاؤ رہ جائے تو صاف کرکے پلائیں ——— اور اگر بخار کا سبب برودت ہو یا مریض کا بدن یا مزاج برودت کی طرف مائل ہو یا یہ بخار بارد غذا سے عارض ہوا ہو تو اس کی مجرب تدبیر یہ ہے کہ قند کا شربت گرم کرکے اسے پلا کر قے کرائیں ——— میرا تجربہ ہے کہ حمی یوم نفسانی میں گلاب و صندل خشبو تازہ

نہایت مفید ہے اور حمی یوم قلبیہ میں آب سیب، آب امرود اور گلاب میں عنبر حل کر کے دینا نہایت سودمند ہے اور حمی یوم طبعی یعنی کہ گرمی میں اگر موسم گرم ہو اور جوانی کی عمر ہو تو کافور کے ساتھ آب عناب گلاب اور بنفشہ و صندل سے بہت فائدہ ہوتا ہے ؂

اب ذیل میں حمیات یوم کے اقسام کا جزئی علاج لکھا جاتا ہے ؂

علاج حمی غمیہ فرط غم کی حالت میں روح کے باطن کی طرف حرکت کرنے اور اندر منحبس ہو جانے سے بسا اوقات اس میں اشتعال پیدا ہو جاتا ہے جس سے بدن میں حرارت عارض ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے علاج میں مناسب طریقوں سے مریض کا غم زائل کریں۔ علاوہ بریں یاقوتیاں اور بارد مفرحات کھلائیں اور عرق بید مشک، کیوڑہ، گلاب، عرق گاؤزبان، عرق نیلوفر و شربت انار، شربت سیب و شربت نیلوفر وغیرہ پلائیں۔ کاہو وغیرہ خرفہ، اسفغول، کاہو و شیرہ مغز تخم کدو وغیرہ دینے کی ضرورت بھی ہوتی ہے ــــ آب کاسنی سبز، آب کشنیز سبز، آب کاہو اور کافور و گلاب سینہ پر طلا کریں۔ نطول سونگھائیں، روغن بنفشہ و نیلوفر کے مانند سرد و خوشبودار روغن سر میں ڈالیں اور خیار و تربوز کے مانند بارد تواکہ کھلائیں ؂

یا خمیرہ مروارید سادہ یا زرشک ایک تولہ میں ایک ماشہ جوہر مصفول و طباشیر ملا کر ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرہ خرفہ، شیرہ خیارین، شیرہ کدو ہر ایک سات ماشہ و لعاب گاؤزبان پانچ ماشہ عرقیات مذکورہ میں نکال کر شربت یاقوت تین تولہ یا شربت نیلوفر دو ملا کر کے پانچ ماشہ تخم شربتی یا تخم بالنگو چھڑک کر پلائیں بلطف و نقل اشیاء سے پرہیز کرائیں پینے کو نہایت سرد پانی دیں اور مکان کو مان معطر رکھیں ؂

حمی ہمیہ و فکریہ ہم ہم اسے کسی چیز کی طلب میں مبتلا ہونے اور طلب بہت بڑھی ہوئی ہو تو روح میں سخت حرکت ہونے کی وجہ سے اشتعال پیدا ہو جاتا ہے اور اس سے بخار ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج بھی غم کے بخار کے مانند ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ غم والے بخار میں دل کی طرف زیادہ توجہ دینا چاہئے ؂

لگا ہے بہت زیادہ لشکر میں مبتلا رہنے سے بھی بخار آجاتا ہے اور اس کا علاج بھی زیادتی تبرید کے ساتھ حمی غمی ہی کے مانند کریں۔ یا عرق بید مشک یا عرق صندل سادہ میں شراب ملا کر پلائیں کیونکہ یہ تدبیر بسا اوقات دوسرے علاج سے مستغنی کر دیتی ہے ؞

حمی غضبیہ — غضب کی حالت میں خارج کی طرف روح کی شدید حرکت کے باعث گا ہے اس میں زیادہ گرمی پیدا ہو جاتی ہے اور بخار آجاتا ہے۔ اس کے علاج میں گلاب میں سادی پانی ملا کر سرد سینہ پر ڈالیں۔ صندل و کافور سینہ پر ضماد کریں۔ شربت سیب، شربت اناریں، شربت ریباس، شربت ترنج و شربت صندل کے مانند بارد و مقوی قلب شربت، گلاب، عرق بید مشک و عرق گاؤزبان کے ساتھ پلائیں اور غذا اسفکر، سرکہ و روغن بادام سے مرطب کرکے دیں، ہمیاپد استعمال کرائیں اور آب سرد بکثرت پلائیں ؞

حمی یوم سہریہ — زیادہ بیداری سے روح گرم ہو جاتی ہے اور اس سے گا ہے بخار آجاتا ہے۔ چنانچہ اس کے علاج میں آرام و سکون اختیار کریں۔ نیند لانے کے لئے روغن بنفشہ یا روغن کدو ناک میں ٹپکائیں اور ہاتھ پاؤں پر ملیں بنفشہ، نیلوفر و خشخاش کے مانند سرد و تر دواؤں سے سر پر نطول کریں۔ گلاب و عرق بید مشک میں قند کا شربت بنا کر پلائیں اور غذا میں خرفہ و پالک کے ساتھ چاول دیں یا کھیر کھلائیں ؞

حمی نوبیہ فرحیہ — بیداری اور حرکت کی حالت میں روح کے جو گرم بخارات تحلیل ہوتے ہیں ان کی تحلیل میں نیند اور راحت کی حالت میں کمی واقع ہو جاتی ہے چنانچہ اگر نیند یا راحت طویل ہو تو روح گرم ہو جاتی ہے اور اس سے بعض اوقات بخار آجاتا ہے، جس طرح غضب سے روح کی شدید حرکت کے باعث بخار عارض ہو جاتا ہے اسی طرح بہت زیادہ مسرت فرحت سے بھی بخار لاحق ہوتا ہے ؞

حمی نوبیہ و فرحیہ کے علاج میں پسینہ لائیں، آب گرم سے معتدل غسل اور بدن کی مالش کریں، غذا میں تقلیل برتیں۔ سرد و مرطب اشیاء سے ازالہ کریں اور معتدل ورزش کرائیں اور غذا میں چوزہ مرغ

اور ردہ کی روٹی کے مانند لطیف و سریع الہضم اشیا دیں۔

حمی فرحیہ کا علاج تقریباً حمی غضبی کے مانند ہے۔ علاوہ بریں اس کی سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ فرحت و مسرت کے برعکس اسباب پیدا کریں۔

حمی فزعیہ کہا ہے خوف سے بھی اسی طرح بخار عارض ہوجاتا ہے جس طرح غم سے اور اس کا علاج بھی تقریباً حمی غمی کے مانند ہے۔ علاوہ بریں مریض کا خوف زائل کریں۔ شربت سیب و شربت صندل عرق بید مشک کے ساتھ شراب دیں۔ مفرح یاقوتی بارد استعمال کرائیں اور غذا میں چوزہ مرغ کے ساتھ ماء الشعیر دیں۔

حمی تعبیہ کہا ہے بدن کی ماندگی سے روح اس قدر گرم ہوجاتی ہے کہ اس سے افعال کو ضرر پہنچانے والا بخار عارض ہوجاتا ہے۔ اس بخار کا اثر زیادہ تر افعال حیوانی و نفسانی پر ہوتا ہے۔ اس کے علاج میں آب شیریں نیم گرم سے غسل کرائیں۔ عضلات پر روغن گل و روغن بابونہ کی ہلکی مالش کریں۔ شربت نیلوفر گلاب کے ساتھ پلائیں اور غذا میں چاول کے ساتھ دال کا کلیا یا یخنی دیں اور حمام و آبزن کرائیں اور مریض کو راحت سے رکھیں۔

حمی استفراغیہ کسی قسم کے استفراغ میں اخلاط میں اضطراب پیدا ہوجانے کے باعث روح میں بہت زیادہ حرکت ہوتی ہے جس سے اس میں اشتعال پیدا ہوجاتا ہے اور بخار آجاتا ہے۔ یا اکثر اسہال کے بعد لاغری کے سبب سے بخار آجاتا ہے۔ گاہے مسہل دوائیں بھی اپنی تسخین کے باعث بخار پیدا کردیتی ہیں۔ گاہے فصد یا کسی اور طریقہ سے خون خارج ہوجانے کے باعث صفرا اور دخانیت کا غلبہ ہوجاتا ہے اور اس سے بخار آجاتا ہے۔ .... اس کے علاج میں بارد و قابض اشیا مثلاً شربت سیب، شربت بہی وغیرہ تخم خرفہ پلائیں۔ دل و جگر پر بارد و قابض ضماد لگائیں مثلاً صندل، گل سرخ، اقاقیا وسماق آب مورد کے ساتھ ضماد کریں اور غذا میں بھی بارد و قابض چیزیں دال، ماش و رشک دانہ انار دانہ کے ساتھ چاول کھلائیں بھتا جو کے ساتھ۔

نوٹ: اسی طرح قرص ... تریاق و زہر استعمال کرانا اس باب میں نہایت موثر ہے۔ اسی طرح قرص طباشیر کا استعمال بھی مفید

ہے ـــــ اسہال کے علاوہ دوسرے استفراغات مثلاً فصد و بواسیر وغیرہ میں ضعف بہت زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ بخار اور ضعف رفع کرنے کے لئے شربت سیب و شربت نیلوفر دو دو تولہ اور ماء اللحم سادہ نو تولہ میں ملا کر دیں۔ اور اس سے زیادہ قوت پہنچانا چاہیں تو ماء اللحم میں چہارم حصہ کی رقیق شراب ملا کر پلائیں اور خمیرہ مروارید، خمیرہ زرد، خمیرہ گاؤزبان عنبری و شربت یاقوت، عرق عنبر و عرق گاؤزبان کے ساتھ استعمال کرائیں اور غذا میں نرگسی قلیہ بیضۂ مرغ کا غالیہ اور بادامی کھیر کھلائیں۔

حمّی وجعیہ و غشیہ کو گاہے شدید قسم کے درد سے ہوتی گرمی ہو جاتی ہے تو بخار آ جاتا ہے اس کے علاج میں جس قسم کا درد ہو اس کے مطابق اسے ساکن کرنے کی کوشش کریں بعد ازاں بخار کا علاج حمّی تعبیہ کے مانند کریں۔

گاہے غشی میں روح کی حرکت میں اضطراب واقع ہو جانے کے باعث اس میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے اور بخار آ جاتا ہے جس کا اثر بسا اوقات غشی زائل ہونے کے بعد بھی رہتا ہے اس کا علاج غشی کے مانند کریں اور غشی زائل ہونے کے بعد بخار باقی رہے تو ماء الشعیر، خیرہ بزر و قرص کافور سے تبرید و ترطیب کریں۔

حمّی جوعیہ و عطشیہ گرسنگی کی حالت میں گاہے بدن کے بخارات میں حدت میں حدت پیدا ہو جاتی ہے اور بخار آ جاتا ہے چنانچہ غذا دیں مگر بخار کی حالت میں عام غذا نہ دیں بلکہ ماء الشعیر اور ستو پلائیں اور ان کے مانند دوسری بارد و رطب اشیا مثلاً کدو پالک روغن بادام میں پکا کر اور سبزیوں کے ساتھ مونگ جو کا حریرہ بنا کر دیں بعد ازاں بخار کم ہو جائے تو شوربہ کا جو، مونگ اور چاول کے مانند قوی و جید غذائیں دیں اور شربت نیلوفر، عرق کاسنی و عرق بید مشک میں ملا کر پلائیں۔

حمّی عطشیہ کا سبب بھی حمّی جوعیہ کے مانند ہوتا ہے بلکہ پانی نہ ملنے سے بدن کے بخارات میں زیادہ حدت پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے اس کے علاج میں پہلے سرد پانی سے مضمضہ و غرغرہ کرائیں بعد ازاں تھوڑا تھوڑا سرد پانی اس وقت تک دیتے رہیں کہ تشنگی ساکن ہو جائے اور ہاتھ پاؤں سرد پانی میں رکھیں، شربت نیلوفر کے ساتھ بارد بزور کا شیرہ پلائیں اور تخم کاسنی

کشنیز سبز، گل سرخ، صندل سفید ہر ایک تولہ سفوف، آب برگ کاسنی وکو کے ساتھ حلق و سدہ پر ضماد کریں۔ تمرہ خرفہ، آب تمر ہندی و آلو بخارا، آب انارین و خیار، آب امرود وغیرہ برف میں سرد کر کے دینا، آب انار رب ریباس، زرشک کے مانند بار بار بطور استعمال کرانا اور کھیرہ یا کدو کدوکش میں کس کر اس میں دہی ملا کر اس کے ساتھ روٹی کھلانا نہایت مفید ہے۔ علاوہ ازیں مریض کو سرد و تر مکان میں آرام و راحت سے رکھیں ؛

حمی یوم سددیہ سدے کا ہے جلد کے مسامات میں ہوتے ہیں یعنی جلد کے مسامات وعنافذ میل کچیل سے یا خشکی سے یا زیادہ سردی لگنے سے یا قابض پانی میں غسل کرنے سے یا آفتاب کے احتراق سے بند ہو جاتے ہیں ــــ کا ہے سدے عروق کے یعنی ان کی شاخوں، ان کے دہانوں اور ان کے مجاری میں ہوتے ہیں اور جب مطلقاً "حمی سددیہ" بولتے ہیں تو اس سے مراد اسی دوسری قسم کے سدہ سے پیدا ہونے والا بخار ہوتا ہے۔ جس کے پیدا ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ عروق کے مجاری بند ہو جانے کے باعث تحلیل میں کمی واقع ہو جاتی ہے امتلاء بڑھ جاتا ہے اور بخارات میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے اور اس حرارت سے روح متاثر ہو تو حمی یوم عارض ہو جاتا ہے اور خون میں اشتعال پیدا ہو جائے تو حمی دموی غیر عفنی عارض ہو جاتا ہے اور یہ اشتعال اگر خون میں عفونت بھی پیدا کر دے جو سدہ کا مقتضی ہے تو یہ بخار عفونی بخاروں میں منتقل ہو جاتا ہے ؛

عروق کا سدہ یا اخلاط و خون کی کثرت کا نتیجہ ہوتا ہے یا خون کی غلظت و لزوجت کا یا اس کا سبب انقباض پیدا کرنے والی برودت یا دباؤ ڈالنے والا ورم یا گوشت وغیرہ اگنے کے مانند سدے کے دوسرے آلی اسباب ہوتے ہیں ــــ حمیات یوم کی اس قسم میں تعفن و فساد کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بخار تیز ہوتا ہے۔ پیاس کا بہت غلبہ ہوتا ہے ــــ پسینہ اس میں مشکل سے آتا ہے اور مدت کے طویل ہونے کے لحاظ سے خلطی بخاروں کے مشابہ ہوتا ہے چنانچہ سدے قوی ہوں تو تین روز یا اس سے زیادہ رہ جاتا ہے علاوہ ازیں دوسرے حمیات یوم کے مقابل میں اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ بسا اوقات منقطع ہو جانے کے بعد دوبارہ عود کر آتا ہے گویا خلطی بخاروں

کی طرح اس کی بھی باریاں بن جاتی ہیں —— یہ بخار اکثر عفونتی بخاروں میں منتقل ہو جاتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ سردی اور جھرجھری کے ساتھ شروع ہوتا ہے ٭

اس کے علاج میں اگر خلط غلیظ ہو تو تین چار تولہ سکنجبین بزوری حار، گلاب، عرق بادرنجبویہ میں ملا کر پلائیں۔ غذا میں بادیان و بیخ بادیان و بیخ کرفس کے ساتھ کشکاب پکا کر دیں اور مغز خیار شنبر سات تولہ، گلقند و شربت دینار ہر ایک چار تولہ آب بادیان مروق، عرق بادرنجبویہ و گلاب ہر ایک سات تولہ میں ملا کر پانچ ماشہ روغن بادام داخل کر کے صبح کو پلائیں، شام کو غذا میں چوزہ مرغ کا شوربا دیں؛ دوسری صبح بادیان، تخم خربزہ و تخم خیارین ہر ایک سات ماشہ کا شیرہ پاؤ سیر گلاب میں نکال کر شربت کشوث چار تولہ، تخم کشوث سات ماشہ داخل کر کے پلائیں، اور نضج کے بعد معتدل حمام میں روغن بنفشہ کی مالش کریں اور اس کے بعد آرد جو، باقلا، بیسن گندم و تخم خربزہ سے بدن کو خوب مل کر غسل کریں —— اس کے بعد اگر پھر بخار آئے اور نوبت قائم ہو جائے تو باری سے چار گھنٹہ پہلے بدستور حمام کر کے خوب کپڑے اوڑھ کر سو رہیں تاکہ پسینہ آجائے ٭

سدہ کھولنے اور غلیظ خلط کو لطیف بنانے کی تدبیر کی نوعیت چونکہ جداگانہ نہیں ہے اس لئے سدہ سے پیدا ہونے والے بخار کا علاج وہی ہے جو خلط غلیظ سے پیدا ہونے والے بخار کا اور دونوں کے علاج میں اس سے زیادہ اور کوئی فرق نہیں کہ اگر سدہ امتلائی ہو تو پہلے امتلاء کے مادہ کے مطابق استفراغ کرانا ضروری ہے اور اس کے بعد سدہ کھولنے کی تدبیر اختیار کریں مثلاً بخار کے انحطاط یا نوبت زائل ہو جانے کے بعد حمام کرائیں۔ بدن پر وافر مقدار میں نیم گرم پانی ڈالیں دیر تک آبزن میں بٹھائیں اور سدہ کھولنے والی چیزوں از قسم مذکورہ اشیاء (اصل السوس و اشنان وغیرہ) سے بدن کو خوب مل کر غسل کریں ٭

حمّی تخمہ استلائیہ

شیخ نے لکھا ہے کہ تخمہ سے ردی بخارات اٹھتے ہیں تو روح میں اشتعال پیدا ہو جاتا ہے، جس سے بخار آجاتا ہے اور یہ بخار ایسے لوگوں کو زیادہ آتا ہے جن میں صفرا زیادہ ہو اور جن کے مسامات کشادہ نہ ہوں کیونکہ ایسے لوگوں کے فضلات کا اکثر حصہ دخانی بخارات میں متغیر ہو جاتا ہے ٭

اگر غذا معدہ میں موجود ہو تو اس بخار کے علاج میں تخمہ کی طرح اسکو قے کی راہ سے خارج کریں اور امعاء میں ہو تو مسہل دیں۔ دوا پلائیں مثلاً گلاب عرق کاسنی، عرق عنب الثعلب میں گلقند حل کر کے دیں، گلاب شیر خشت و ترنجبین میں حل کر کے پلاتے ہیں اور گاہے اس سے بھی زیادہ قوی مسہل کی ضرورت ہوتی ہے ——— اگر غذا کی اشتہا ضعیف ہو جائے اور بخار قائم ہو تو جب تک بخار زائل نہ ہو جائے اشتہا پیدا کرنے والی دوا نہ دیں۔

اگر طبیعت نرم ہو تو گلاب میں آب گرم ملا کر ایک ایک گھونٹ پلائیں۔ گلاب گرم کر کے پلانا اس صورت میں عجیب اثر رکھتا ہے ———

اگر فاسد غذا بخوبی خارج نہ ہو تو گلقند زیادہ کریں یا پہلے صفرا پیدا کرنے والی اشیا سے متعدد بار قے کرائیں اور کامل تنقیہ کے بعد شربت لیموں کا غذی و گلقند ہر ایک دو تولہ چٹائیں اور سکنجبین فقاحی لیموی تین تولہ، عرق زرشک و گلاب ہر ایک چھ تولہ میں ملا کر پلائیں، پانی کے بجائے گلاب دیں اور ایک روز غذا نہ دیں ——— دوسری صبح زرشک و آلو سیاہ کے ساتھ نخود بزاید کا شوربہ پکا کر دیں اور اس کے اوپر جوارش عود ترش نوماشہ کھلائیں اور شام کے وقت قلیل مقدار میں پھلکا شوربہ کے ساتھ دیں ——— حب افادیا اور معجون راحت کا استعمال بھی اس باب میں نہایت مفید ہے۔

حمی یوم ورمیہ

باطنی ورموں کے ساتھ جو بخار ہوتا ہے وہ عفونی ہوتا ہے اور گاہے ان ورموں کے ساتھ دق بخار ہوتا ہے، مگر ظاہری اورام یعنی ظاہری اعضاء کے پھوڑے پھنسیوں بالخصوص غددی اعضا کے بڑے ورموں سے جو بخار ہوتا ہے اس کی زیادہ تر ہوتی ہیں۔ اور ان ورموں سے جو تیز قلب تک پہنچ کر اسے گرم کرتا ہے وہ اگر صرف سخونت و حرارت ہے تو اس سے پیدا ہونے والا بخار حمیات یوم کی جنس میں شامل ہوگا اور اگر عفونت کیساتھ عفونت بھی ہو تو اس سے پیدا ہونے والا بخار باطنی ورموں کے بخار کے زمرہ میں داخل ہوگا ——— وہ اورام جو چھوٹے پھنسیوں اور ضربہ و سقطہ کے تابع ہوتے ہیں ان سے جو بخار پیدا ہوتا ہے وہ اکثر حمیات یوم کی جنس سے ہوتا ہے اور جو بخار بڑے ورموں سے پیدا

ہوتا ہے جو سابقہ اسباب مثلاً امتلاء و سدہ وغیرہ کا نتیجہ ہو وہ اکثر عفونی ہوتا ہے ——— اس قسم کے حمیات یوم اکثر اورام دموی کے تابع ہوتے ہیں اور حمرہ وغیرہ سے بھی عارض ہوتے ہیں۔

اس کے علاج میں ورم کے مادہ کا تنقیہ کریں، وہ تدابیر اختیار کریں جو طاعونی یا حمرہ کی بحث میں درج ہیں، غذا میں پالک، مونگ کی دال کے ساتھ چاول دیں مگر انحطاط سے پہلے زیادہ غذا نہ دیں علاوہ ازیں مطفی، مبرد و مرطب تدابیر اختیار کریں، عضو متورم پر مبرد ضماد اس طرح لگائیں کہ اس سے ورم کو نقصان نہ پہنچے اور اس کا مادہ خام نہ رہ جائے۔

حمی قشفیہ قشف یعنی جلد کی خشکی و درشتی سے پیدا ہونے والا بخار بھی حمی سددیہ کے مانند ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں بھی یہی خیال ہے جلد کے مسامات بند ہو جانے کے باعث روح کے گرم بخارات تحلیل نہیں ہوتے تو ان میں اشتعال پیدا ہو جاتا ہے اور بخار آ جاتا ہے۔ یہ بخار اکثر ایسے لوگوں کو آتا ہے جو حمام یا غسل و صفائی کے عادی ہوں مگر اپنی عادت ترک کر دیں۔ بالخصوص ان لوگوں میں اس کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے جن میں مزاج یا غذا یا عارضی حالات کے باعث صفراوی بخارات زیادہ پیدا ہوں۔

اس کے علاج میں بدن کی نظافت و صفائی کو بہت زیادہ دخل ہے، چنانچہ بخار کے انحطاط کے بعد حمام کرائیں، پسینہ لائیں اور سبوس گندم وغیرہ میں قدرے بورہ ارمنی ملا کر اس سے بدن کو مل کر غسل کریں علاوہ ازیں شکر سفید و ترنجبین کا شربت گرم کر کے پلائیں اور بارد و رطب شربت و روغن استعمال کریں جو حمی یومی میں تجویز کئے گئے ہیں۔

حمی حریہ گاہے ہوا کی حرارت سے یا حمام وغیرہ کی گرمی سے روح قلبی گرم ہو جاتی ہے یا دھوپ کی گرمی میں رہنے سے پہلے روح نفسانی گرم ہوتی ہے اور اس کی حرارت قلب تک پہنچ کر روح قلبی کو بھی گرم کر دیتی ہے تو بخار عارض ہو جاتا ہے۔ اسی کو لو لگنا بھی کہتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کے ہاتھ پاؤں آب سرد سے

دھوئیں یا سرد پانی میں بٹھائیں، روغن گل، آب بید و آب کدو سر پر
ڈالیں، کاہو، کدو اور کھیرا کھلائیں، اگر تشنگی کا غلبہ ہو تو مضمضہ کریں
لیکن اس سے تسکین نہ ہو تو بدرجہ مجبوری تھوڑا تھوڑا پانی پلائیں،
اس میں رقیق ممزوج شراب دینا بھی سودمند ہے اور فالسہ کا افشرہ
گلاب و قند ملا کر پلانے سے تشنگی رفع ہو جاتی ہے ——

انبہ خام پوست و تخم دور کرکے اس کا گودہ ریزہ ریزہ تراش کر ایک
دو گھڑی پانی میں ڈال دیں اور پانی اس کی ترشی لے لے تو صاف
کرکے قند سفید سے شیریں کرکے استعمال کرائیں، یہ ترکیب لو
لگنے کے لئے نہایت مفید ہے، اسی طرح انبہ خام گرم راکھ میں پکا کر
پانی میں حل چھان کر بدستور شیریں کرکے پلانا ہوا کی سمیت رفع
کرنے کے لئے بے عدیل ہے، علاوہ بریں تمر ہندی کا استعمال بھی
ماندگی کو دفع کرتا ہے، تشنگی میں تسکین بخشتا ہے اور گرم ہوا کی سمیت
کو رفع کرتا ہے، کسیرہ باریک پیس کر قند و گلاب میں حل کرکے چھان کر
پلانا بھی تسکین اور لو کی سمیت کا دافع ہے ۔

علاوہ بریں یہ نسخہ سونگھائیں —— گلاب، سرکہ، عرق بید مشک
روغن گل ہر ایک بوزن مساوی، آب گل سرخ دوچند، صندل سفید
چار ماشہ، کافور ایک ماشہ حل کرکے سونگھائیں اور اس میں کپڑا بھگو کر
سینہ و پیشانی پر رکھیں اور شربت نیلوفر اور بردو شیرے پلائیں، ترشش
نوار کا عصارہ اور سرد پانی پلانا بھی مفید ہے ۔

حمی استحصافیہ اس بخار کی دو قسمیں ہیں اول وہ جو سرد پانی سے غسل
کرنے کے باعث جلد کے مسامات بند ہو جانے اور
دخانی بخارات اندر رک جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا وہ قسم
جس میں قابض پانی مثلاً شبی یا زاجی پانی سے غسل کرنے کے باعث جلد
میں تکاثف اور مسامات کے بالکل بند ہو جانے سے بخار عارض ہوتا
ہے، حمی یوم کی یہ دونوں قسمیں عفونتی بخاروں میں منتقل ہو سکتی ہیں مگر
اس کی دوسری قسم میں عفونت کا امکان زیادہ ہوتا ہے ۔

شیخ کے قول کے مطابق اس کا علاج یہ ہے کہ بخار کی حالت
میں خوب کپڑے اوڑھائیں تاکہ پسینہ آجائے اور جب بخار میں انحطاط
ہو جائے تو حمام یا گرم کمرے میں گرمی کی خفیف حالت میں نیم گرم پانی سے غسل

کرائیں اور مرزنجوش، شبت و بابونہ وغیرہ کے مطبوخ سے نطول کریں اور سامات کو کھولنے کی وہ تدابیر اختیار کریں جو حمی تشنجیہ کے علاج میں بیان کی گئی ہیں۔ غذا میں ہلکی چیزیں دیں اور پانی میں رقیق شراب ملا کر پلائیں۔ روغن کی مالش میں جلدی نہ کریں بلکہ اس کے لئے حمام یا گرم کمرہ میں خوب پسینہ آجانے کا انتظار کریں، بالخصوص اس کی دوسری قسم میں شراب اور روغن کی مالش میں زیادہ تاخیر کریں ؎

حمی شرابیہ کبھی تیز قسم کی شراب خالص یا کم پانی کے ساتھ زیادہ مقدار میں پینے سے دل جگر اور دماغ کے گرم ہو جانے، گرم بخارات کے صعود کرنے اور حرارت کے مشتعل ہو جانے کے باعث حمی یوم عارض ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ شراب بند کر کے حرارت کی تسکین و تبرید کریں اور صداع خماری کی تدابیر اختیار کریں ——— آب انار و شربت غورہ برف میں سرد کر کے پلانا، سر پر آب گرم سے نطول کرنا اور ہاتھ پاؤں میں روغن بنفشہ، روغن نیلوفر، روغن گل کی مالش کرنا سود مند ہے ؎

کہتے ہیں کہ شربت حب الآس اس باب میں عجیب خاصیت رکھتا ہے اور فوراً تسکین بخشتا ہے، علاوہ بریں شربت ریباس، شربت انار و شربت سیب کے مانند ترش شربت آب سرد کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پلائیں یا خیرہ صندل ترش تولہ ماشہ چٹا کر شربت انارین یا سکنجبین تفاحی لیموی، گلاب، کیوڑہ، عرق بید مشک و عرق زرشک کے ساتھ برف میں سرد کر کے دیں ——— اگر شدید قسم کا درد سر ہو تو متعدد بار قے کرائیں یا طبیعت کی تلیین کے لئے آلو بخارا، زرد آلو، تمر ہندی و شیر خشت، گلاب و بید مشک میں استعمال کرائیں ——— بخار کے انحطاط کے بعد حمام کرائیں۔ سر پر نیم گرم پانی سے نطول کریں، ناک میں روغن بنفشہ ٹپکائیں اور حمام سے نکلنے کے بعد ایک گھنٹہ آرام کریں۔ بعد ازاں چوزہ مرغ کا شوربہ آب انار و آب غورہ کے ساتھ دیں اور اس کے بعد سلانے کی کوشش کریں ؎

حمی غذائیہ و دوائیہ کبھی گرم غذاؤں یا دواؤں کے استعمال سے روح طبعی زیادہ گرم ہو جاتی ہے اور بخار آجاتا ہے۔ اس کے علاج میں مشہور مبردات دیں مثلاً لعاب اسپغول

شیرہ تخم کدو، شیرہ تخم خیارین اور برف میں سرد کیا ہوا پانی پلائیں، سادہ و سکنجبین بزوری اور شیر خشت و تمر ہندی یا آب انارین و شیر خشت یا شربت ورد مکرر یا شربت آلو بالو سے طبیعت کی تلیین کریں، جگر کی اصلاح کے لئے کاسنی، کاہو و خرفہ وغیرہ کا پانی اور سکنجبین پلائیں اور صندل، کافور، گلاب، عصارۂ گل سرخ و عصارہ کاہو وغیرہ ضماد کریں، غذا میں شکر و روغن بادام کے ساتھ ماء الشعیر اور کدو، پالک وغیرہ روغن بادام میں پکا کر دیں۔ علاوہ بریں وہ اشیاء بھی اس بخار میں مفید ہیں جو حمی حرب کے علاج میں لکھی گئی ہیں ؎

حمی زکامیہ و نزلیہ زکام یا حار نزلے گرم بخارات سے دماغ میں پہنچے اور برودت کے تکاثف یا اخلاط کے امتلاء سے سر کے مسامات بند ہونے کے باعث اندر میں اشتعال پیدا ہو جاتا ہے تو حمی یوم عارض ہو جاتا ہے اور اس کا علاج وہی ہے جو نزلہ و زکام کا۔ علاوہ بریں خمیرہ بنفشہ و شربت بنفشہ عرق گلو کے ساتھ دیں، نرم مطبوخ سے تلیین کریں، اسہال ہو تو اس کی تسکین کریں۔ گوشت اور شراب سے پرہیز کرائیں اور نزلہ کے رک جانے اور بخار و سردرد میں تسکین ہو جانے کے بعد حمام کرائیں ؎

حمیات خلطیہ

اس بحث میں خلط سے مراد بدن کی عام رطوبتیں ہیں، کیونکہ بخار جس طرح اخلاط کی عفونت سے پیدا ہوتا ہے، اسی طرح منی وغیرہ کے مانند رطوبات ثانیہ کے تعفن سے بھی پیدا ہوتا ہے ؎

اخلاط سے بخار پیدا ہونے کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ حرارت غریبہ کسی خلط کو اس کی طبعی حالت سے زیادہ گرم کر دیتی ہے تو اس میں جوش آجانے کے باعث بخار عارض ہو جاتا ہے۔ یہ صورت صرف خون میں ہوتی ہے کیونکہ خون کے علاوہ دوسری خلطیں نسبتاً بارد اور قلیل مقدار میں ہونے کے باعث صرف اپنے جوش حرارت سے بخار پیدا نہیں کر سکتیں، بلکہ اس کے لئے ان کا متعفن ہونا ضروری ہوتا ہے اور ان کے برخلاف خون چونکہ زیادہ گرم ہے اور اس کی مقدار بہت زیادہ ہے اس لئے جب اس میں گرمی بڑھتی ہے تو تمام اخلاط اور ارواح و اعضاء گرم ہو جاتے ہیں ——

خلطی

بخار کی اس قسم کو حمی غلیانی، سخونی کہتے ہیں اور بقراط نے اسی کا نام سونوخس رکھا ہے جس کے معنی تپ دایم و لازم کے ہیں۔ —— اخلاط سے بخار پیدا ہونے کی دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ خلط کو متعفن یعنی گندہ کر دیتی ہے جس سے بخار عارض ہو جاتا ہے، کیونکہ اخلاط میں جب عفونت آتی ہے تو وہ گرم ہو جاتے ہیں اور یہ عفونت جس عضو میں پیدا ہوا ہے اسے بھی گرم کر دیتی ہے۔ اس کے بعد اس کی گرمی سے مجاور عضو بھی متاثر ہوتا ہے اور اسی طرح اعضاء مجاورت کی بنا پر یکے بعد دیگرے گرم ہوتے جاتے ہیں تا آنکہ حرارت قلب میں پہنچ جاتی ہے اور شرائین کی وساطت سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے —— بخار کی اس قسم کو حمی عفنی و عفونی کہتے ہیں۔

تعریف حمی عفنی حمی عفنی وہ ہے جس میں پہلے عفونت کے باعث اخلاط گرم ہوتے ہیں اور یہ گرمی روح و قلب میں پہنچ کر تمام اعضا میں پھیل جاتی ہے۔

تعریف عفونت عفونت کی تعریف یہ ہے کہ جسم رطب میں حرارت غریبہ کے اثر سے ایک ایسی گندگی پیدا ہو جاتی ہے جس کے باعث اس جسم رطب میں وہ استعداد و خاصیت باقی نہیں رہتی جس کے لئے وہ وضع کیا گیا ہے، اگرچہ عفونت کے بعد بھی اس کا نام وہی ہوتا ہے جو پہلے تھا۔

حدوث عفونت عفونت کے پیدا ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ قلیل مقدار میں حرارت غریبی، کثیر المقدار خام رطوبت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے تو اپنی قلت کے باعث نہ اسے پکا سکتی ہے اور نہ اسے تحلیل کر سکتی ہے مگر اپنی حرارت سے اس رطوبت کے جوہر کو فاسد کر دیتی ہے —— تعفن کو قبول کرنے کے لئے کسی چیز کا بالطبع یعنی بالقوہ رطب ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کے لئے رطوبت جسیمی ہونا یعنی بالفعل رطب ہونا کافی ہے مثلاً صفرا یا سودا جن کا مزاج طبعی طور پر یابس ہے حرارت غریبی کی قلیل مقدار سے متعفن ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح برگ مورد تر یا برگ گل تر بالقوہ یعنی طبعی طور پر اگرچہ یابس ہیں لیکن ان کو تر بہ تر رکھ دیا جائے تو ان میں عفونت پیدا ہو جائے گی۔

اسباب عفونت شیخ وغیرہ کے قول کے مطابق عفونت

کے اسباب تین ہیں، اول یہ کہ اخلاط میں عفونت ردی غذا سے پیدا ہوتی ہے اور اس کا سبب یا اس غذا کے جوہر کی خرابی ہوتی ہے، جیسے سوکھا گوشت، یا مثلاً وہ غذائیں جو مچھلی سے تیار کی جاتی ہیں یا اس کا سبب جوہر کی عمدگی کے باوجود اس غذا کی بسرعت تعفن و فساد قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے جیسا کہ دودھ کا جوہر اگرچہ عمدہ ہے مگر رطوبت کی زیادتی اور حرارت کی کمی کے باعث یہ بھی مچھلی کی طرح بسرعت متعفن ہو جاتا ہے یا اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اس غذا سے رقیق آبی خون پیدا ہوتا ہے جو معمولی سی حرارت سے جوش کھا جاتا ہے اور عفونت قبول کر لیتا ہے۔ اس قسم کی غذائیں بہت زیادہ رطوبت رکھنے والے فواکہ اور سبزیاں ہیں یا اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اس غذا کا مادہ اچھے خون میں منتقل نہیں ہوتا بلکہ اس میں بارد و خام خلط باقی رہ جاتی ہے جس کے طبخ و اصلاح پر حرارت غریزی قادر نہیں ہوتی اور حرارت غریبہ اسے متعفن کر دیتی ہے اور اس قسم کی اشیاء میں کھیرا، بادرنگ، امرود، شفتالو، زردآلو، سیب، بہی و شریفہ وغیرہ داخل ہیں یا اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اس غذا کا جوہر اگرچہ ردی نہ ہو مگر اسے ردی طریقہ سے مرتب کیا جائے مثلاً گوشت بگڑ جائے یا روٹی فطیری ہو یا غذا پکانے میں جل جائے تو اس سے اچھی خلط پیدا نہیں ہوتی یا اس کا سبب غذا کے اوقات میں بے احتیاطی ہوتی ہے مثلاً بھوک لگنے سے پہلے کھا لینا یا غذا کی بے ترتیبی مثلاً مختلف قسم کی غذائیں ایک وقت تناول کر لینا یا لطیف اشیاء کے اوپر غلیظ چیزیں کھانا یا کھانا کھانے کے بعد شربت، فالودہ یا فواکہ کھا لینا۔

عفونت کا دوسرا سبب سدہ ہوتا ہے جس کے سبب سے مجاری بند ہو جاتے ہیں —— اور **تیسرا سبب** خارجی امور ہوتے ہیں، جیسے وبائی ہوائیں، جنگل کی ہوا، کہیں ٹھہرے ہوئے متعفن پانی وغیرہ —— گاہے ان اسباب میں سے چند سبب جمع ہو جاتے ہیں۔

عفونت کا سبب اکثر سدہ ہوا کرتا ہے اور سدہ کا سبب یہ خلط کی زیادتی ہوتی ہے یا اس کی غلظت و لزوجت۔ جب اخلاط کی ترویح و تعدیل نہیں ہوتی تو اس میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سدہ کے سبب سے متعفن مادہ یا تمام بدن میں پھیلا ہوتا ہے یا کسی خاص عضو میں ہوتا ہے۔ مادہ کے کسی خاص عضو میں متعفن ہونے کا سبب یا اس عضو کی کمزوری ہوتی

ہے یا اس میں عارضی حرارت و حدت ... یا اس کا سبب اس عضو کا درد ہوتا ہے جس کے باعث مادہ اس کی طرف جذب ہوتا ہے اور اس میں جمع ہو کر متعفن ہو جاتا ہے۔

اسباب اختلاف ادوار

ابن عباس نے لکھا ہے کہ وہ اسباب جن سے بخاروں کے دورہ کی مدت مختلف ہو جاتی ہے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ اول متعفن خلط کا جلدی یا دیر میں جمع ہونا، دوم خلط کا بسرعت عفونت قبول کرنا یا دیر میں متعفن ہونا سوم خلط کا جلد استفراغ ہو جانا یا اس میں دشواری ہونا ——— چنانچہ بلغم سے روزانہ نوبت لانے والا بخار پیدا ہوتا ہے، کیونکہ بدن میں اس کی وافر مقدار موجود ہونے کے باعث بلغم ان جگہوں میں بسرعت جمع ہو جاتا ہے جہاں اس میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے اور رطوبت کے باعث آسانی سے متعفن ہو جاتا ہے اور لزوجت کے سبب سے اس کے استفراغ و تحلیل ہونے میں دیر لگتی ہے ——— مرہ سوداء سے ایسا بخار پیدا ہوتا ہے جس کی باری دو روز ناغہ دے کر آتی ہے کیونکہ بدن میں اس کی مقدار کم ہونے کے باعث دیر میں جمع ہوتا ہے اور برودت و یبوست کے سبب سے جلدی متعفن نہیں ہوتا اور لزوجت نہ رکھنے کے باعث بسرعت تحلیل ہو جاتا ہے ——— مرہ صفرا سے پیدا ہونے والے بخار کی باری ایک روز ناغہ دے کر آتی ہے کیونکہ یہ مقدار میں بلغم سے کم اور سوداء سے زیادہ ہوتا ہے، مزاج میں بلغم کی بہ نسبت زیادہ یابس اور سوداء سے زیادہ رطب ہوتا ہے اور اس کا جوہر ان دونوں سے زیادہ لطیف ہے ——— یہی وہ اسباب ہیں جن سے بخاروں کی باری میں اور بخار کی مدت میں فرق آ جاتا ہے چنانچہ حمی مواظبہ کی باری اکثر اٹھارہ گھنٹہ کی ہوتی ہے کیونکہ یہ بخار بلغم سے پیدا ہوتا ہے اور بلغم اپنی غلظت و لزوجت کے باعث جلدی تحلیل نہیں ہوتا اور حمی ربع اکثر چوبیس گھنٹہ تک قائم رہتا ہے کیونکہ سوداء جس سے یہ بخار پیدا ہوتا ہے اپنی غلظت و یبوست کی بنا پر جس طرح دیر میں متعفن ہوتا ہے اسی طرح بہت دیر میں تحلیل ہوتا ہے اس کے برخلاف حمی غب خالص عام طور پر بارہ گھنٹہ رہتا ہے کیونکہ اس کی خلط اپنی لطافت کے باعث جس طرح بسرعت متعفن ہو جاتی ہے اسی طرح آسانی پسینہ کے ذریعہ سے تحلیل بھی ہو جاتی ہے۔

کہ ان بخاروں کی نوبت ایک بار چھوٹی اور دوسری بار بڑی ہوجاتی ہے، اس کے تین اسباب ہوسکتے ہیں اول خلط کی حالت، مثلاً خلط زیادہ غلیظ، زیادہ لزج اور زیادہ بارد ہو تو بخار کی نوبت کا زمانہ طویل ہوجاتا ہے اور اس کے برعکس ہو تو یہ مدت مختصر ہوجاتی ہے، دوم مریض کی قوت کی حالت، چنانچہ مریض اگر قوی اور خلط کو پسینے کی راہ سے دفع کرنے پر قادر ہو تو اس کے بخار کی نوبت چھوٹی ہوگی اور اگر مریض کمزور ہو تو نوبت بڑی ہوجائے گی سوم ظاہر بدن کی حالت چنانچہ بدن متخلخل اور کشادہ مسامات والا ہو تو اس راہ سے خلط کے باسانی تحلیل ہونے کے باعث بخار کی مدت کم ہوگی اور بدن کثیف، مسامات تنگ ہوں تو تحلیل میں دشواری پیش آنے کے باعث مدت لمبی ہوجائے گی ـــــ اگر بخار کی باری کا عرصہ کم ہو تو بخار اتر جانے کے بعد دوسری باری آنے تک مریض کا بدن بخار سے پاک ہوگا اور وہ راحت محسوس کرے گا، اس کے برخلاف اگر باری کا عرصہ بہت لمبا ہو تو بخار بظاہر اتر جانے کے بعد بھی مریض کا بدن بخار سے پاک نہ ہوگا اور دو نوبتوں کے درمیان راحت کا وقفہ نہ ہوگا۔

بخاروں کی باری میں اس وقت تک قطعی طور پر ترتیب و نظام قائم رہتا ہے جب تک کہ متعفن خلط اپنی حالت سے متغیر نہ ہوجائے اور اس کے ساتھ دوسری خلط نہ مل جائے یا مریض کی تدبیر میں خطا واقع نہ ہو چنانچہ جب متعفن خلط اپنی حالت سے متغیر ہوجاتی ہے تو باری کے نظام میں بھی خلل پڑجاتا ہے مثلاً جب خون میں احتراق اور تعفن پیدا ہوتا ہے تو اس کے لطیف اجزا صفرا میں اور اس کے غلیظ اجزا سودا میں تحلیل ہوجاتے ہیں اور اس کے ساتھ جب دوسری متعفن خلط مل جائے یا یہ دوسری خلط کو متعفن کردے تو اس سے جو بخار آتا ہے اس کی باری اس خلط کے اقتضا کے مطابق ہوتی ہے یا اگر مریض بے احتیاطی برتے اور ایسی چیزیں استعمال کرے جن سے دوسرے اخلاط اس کے بدن میں پیدا ہوجائیں تو ان میں سے ہر ایک خلط کی طبیعت کے مطابق بخار آتا ہے اور باریوں کا کوئی نظام قائم نہیں رہتا۔

نبض کی حالت | عضوی بخاروں میں ان کی جنس کے اختلاف سے

مطابق نبض بھی مختلف ہوتی ہے اسی طرح اس کی کسی خاص نوع میں مادہ کی کثرت و قلت، غلظت و لطافت اور عوارض کی شدت و ضعف کا اثر بھی نبض پر پڑتا ہے ——— گاہے شدید تمدد والے ورم حارے یا کسی عضو کے ورم سے یا ورم صلب سے یا یبوست کی زیادتی سے یا باری کی ابتداء میں سردی کے غلبہ سے نبض میں صلابت آجاتی ہے اور جب رطب و نرم بلغمی یا دموی مادہ کے سبب سے یا جگر وریہ کے مانند کسی نرم عضو میں ورم ہونے سے یا بخار ختم ہونے کے وقت پسینہ آنے سے نبض میں نرمی آجاتی ہے ——— باری کی ابتداء میں چونکہ قوت مادہ کی طرف متوجہ اور تنقیہ و ترویج میں مصروف ہوتی ہے اس لئے اس وقت نبض میں ضعف و انضغاط پیدا ہوجاتا ہے ❖

علامات عامہ — تپ لازم کی شناخت یہ ہے کہ اس کی ہر باری لرزہ سے شروع نہیں ہوتی اور اس میں بخار بالکل اترتا نہیں بلکہ صرف کم ہوجاتا ہے اس کے برخلاف نوبتی بخار بالکل اتر جاتا ہے اور اس کے بعد دوسری باری میں لرزہ سے شروع ہوتا ہے ❖

علامہ لکھتے ہیں کہ بخار سے ایک دو روز پہلے بے خوابی، طبیعت بے چینی، بخار کی حرارت سے کچھ کم گرمی، اعضاء شکنی، کسل، جمائی، سو کر اٹھنے کے بعد ہاتھ پاؤں میں گرانی، شراسیف میں تمدد، سر میں گرانی، کنپٹیوں میں ضربان اور آنکھ کان میں گرمی وغیرہ کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے اور ان علامات کا فوراً تدارک نہ کیا جائے تو لازمی طور پر بخار آجاتا ہے ❖

شیخ نے لکھا ہے کہ گاہے اسباب سابقہ عفونتی بخار کی آمد پر دلالت کرتے ہیں۔ علاوہ بریں نبض اور تنفس کی انقباضی حرکت کا تیز ہوجانا اس قسم کا بخار لاحق ہونے کی خبر دیتا ہے کیونکہ عفونتی بخاروں میں حرارت تیز ہوتی ہے اور گاہے سرد ہوا جذب کرنے کی بہ نسبت تنقیہ اور دخانی بخارات کو دفع کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے چنانچہ نبض و تنفس کی حرکت انقباض میں تیزی آجاتی ہے ——— عفونتی بخار لاحق ہونے سے پہلے اکثر ملیلہ عارض ہوتا ہے اور ملیلہ اس حالت کو کہتے ہیں جس میں بخار اور اعتدال کے درمیان حرارت ہوتی ہے، اور اس خفیف حرارت کے ساتھ ماندگی، اعضاء شکنی، جمائی، انگڑائی،

نوم و بیداری میں اضطراب ہوتا ہے اور گاہے تنگی تنفس، رگوں اور پہلو کی ہڈیوں میں تمدد، درد سر اور ضربان کی شکایت ہوتی ہے اور یہ حالت دیر تک قائم رہے اور اس میں شدت پیدا ہو جائے تو عفونتی بخار لاحق ہو جاتے ہیں ــــــ گاہے بلیلے کے ساتھ منہ اور ناک سے بکثرت پانی آتا ہے، متلی کی شکایت ہوتی ہے، بدبودار بول و براز کی زیادتی ہوتی ہے، سر میں گرانی، چہرہ میں تہیج اور نبض میں تواتر عارض ہوتا ہے اور اگر اس حالت میں نبض میں انفغاط عارض ہو جائے تو باری آجاتی ہے ؞

انفغاط یعنی نبض کا فشار اس حالت کو کہتے ہیں جس میں نبض میں صغر مختلف واقع ہوتا ہے اور اس کے درمیان گاہے گاہے نبض بڑی اور قوی ہو جاتی ہے، مگر فشار کی حالت میں نبض زیادہ سریع نہیں ہوتی ــــــ زمانہ ابتدا اور زمانہ تزید میں نبض کا مختلف ہونا حمی عفونتی کی خاص علامات سے ہے مگر یہ اختلاف صفرا کی لطافت و خفت کے باعث تپ غب میں زیادہ ظاہر نہیں ہوتا، اس اختلاف کے بعد زمانہ انتہا اور انحطاط میں نبض مستوی ہو جاتی ہے ؞

عفونتی بخار کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ حمی یوم کے برخلاف اس کی پہلی باری میں پسینہ اور بدن کی تری مفقود ہوتی ہے ــــــ زمانہ تزید میں تناسب نہ پایا جانا اور اس زمانہ کا طویل ہونا بھی عفونتی بخار کی دلیل ہے ؞

اگر بخار تپ مقلعہ کی قسم سے ہو یعنی وہ بالکل اتر جائے تو وہ دوسری باری میں از سر نو لرزہ یا قشعریرہ کے ساتھ آتا ہے اور ایسا بخار اکثر پسینہ یا تری کے ساتھ اترتا ہے اور اگر تپ لازم ہو عام ازیں کہ اس میں کمی (فترہ) ہو یا یکساں قائم رہے تو یہ بخار نبض یا قارورہ وغیرہ میں حمی یوم کے مشابہ ہوتا ہے ؞

عفونتی بخاروں کے ساتھ اکثر بہت سے عوارض پائے جاتے ہیں مثلاً پیاس کا غلبہ ہوتا ہے، درد سر عارض ہوتا ہے، زبان سیاہ ہو جاتی ہے بالخصوص زمانہ انتہا کے قریب زیادہ سیاہی آجاتی ہے، بے چینی اور تکلیف میں زیادتی آجاتی ہے، نبض گاہے عظیم و قوی اور گاہے صغیر و ضعیف ہوتی ہے مگر اس میں صلابت ضروری نہیں ہوتی مگر لازمی طور پر نبض میں صلابت اس وقت آتی ہے جبکہ بخار کے ساتھ کسی عضو میں

ورم صلب ہو یا غشا، عضل، عصب و رباط کے مانند کسی صلب عضو میں، ورم ہو اگرچہ خود ورم صلب نہ ہو یا مریض سرد پانی پئے یا نبض میں صلابت پیدا کرنے والا کوئی دوسرا سبب عارض ہو جائے ــــ نبض کا قوی نہ ہونا اور اس میں سرعت کے ساتھ قوت و تیزی نہ آنا اس امر کی دلالت ہے کہ بخار ہنوز یومی ہے اور حمی عفونی میں منتقل نہیں ہوا ہے۔

بخار کی ابتدا میں قارورہ خام ہوتا ہے یا اس میں معمولی سے نضج کی علامات نہیں ہوتی ہیں جو مادہ کے قلیل المقدار اور کمزور ہونے کی دلیل ہے وہ بعد میں گاہے قارورہ غلیظ و بدبودار ہوتا ہے اور گاہے حاد ہوتا ہے

علامات حمیات لازمہ حمی لازم یعنی دائمی بخار میں نبض کا اختلاف بہت نمایاں ہوتا ہے یعنی اس کی ایک حرکت دوسری حرکت کی بہ نسبت بہت زیادہ سریع ہوتی ہے نبض اکثر غیر منتظم اور بے وزن ہوتی ہے بخار ہمیشہ موجود رہتا ہے اور نوبتی بخار کی سب سے بڑی مدت یعنی تپ ربع کے مانند چوبیس گھنٹے کے بعد بھی نہیں اترتا اور اس کے ساتھ حمی مقلعہ کے مانند ابتدا میں لرزہ وغیرہ نہیں ہوتا ــــ تپ لازم کی سب سے ممتاز علامت یہ ہے کہ یہ ایک شبانہ روز سے زیادہ قائم رہتا ہے اور زمانہ تزید میں کمی و زیادتی کے لحاظ سے اس کی حالت بہت مختلف ہوتی ہے یعنی گاہے کم ہو جاتا ہے اور گاہے بہت تیز ہو جاتا ہے۔

علامات فارقہ و مشترکہ صفرا کی عفونت سے جو بخار عارض ہوتا ہے اس میں تحریک ایک روز ناغہ دے کر پیدا ہوتی ہے، عام ازیں کہ یہ تحریک باری کی ابتدا سے ہو جیسا کہ غب نائبہ میں ہوتا ہے یا اس کی شدت پکڑنے کی ابتدا سے جیسا کہ غب لازمہ میں ہوتا ہے۔ مگر حمی صفراوی محرقہ میں تحریک نہایت خفی ہوتی ہے اس لئے کہ یہ تپ لازم مطبقہ کے مانند ہوتا ہے ــــ غب خالص کا مادہ چونکہ خالص صفرا ہوتا ہے اور اس میں بلغم وغیرہ کی آمیزش نہیں ہوتی اس لئے یہ زیادہ حاد ہوتا ہے اور اس کی حرارت بھی نہایت تیز ہوتی ہے لیکن نتیجے کے لحاظ سے یہ بخار زیادہ خطرناک نہیں ہوتا کیونکہ خالص صفرا طبیعت پر چنداں گراں نہیں گزرتا علاوہ بریں اس میں

ایک روز راحت ہوتی ہے اور باری کا وقت بھی دوسرے بخاروں سے کم ہوتا ہے کیونکہ اس میں مادہ سب سے زیادہ لطیف ہونے کے باعث جلد پختہ ہوجاتا ہے اور بسرعت تحلیل ہوجاتا ہے —— غب غیرخالص کی مدت غب خالص کی بہ نسبت زیادہ لمبی ہوتی ہے کیونکہ اس کا مادہ نسبتاً غلیظ ہوتا ہے —— غب خالصہ سات نوبتوں سے شاذ و نادر ہی تجاوز کرتا ہے ، البتہ اگر لعاب استعمال کرائے یا زیادہ سرد غذا دینے کی غلطی سرزد ہو تو اس کی مدت بڑھ جاتی ہے اور غب دائمہ اکثر ایک ہفتہ میں ختم ہوجاتا ہے۔

خون کی عفونت سے پیدا ہونے والا بخار دائم ولازم ہوتا ہے اس کی حرارت بہت زیادہ اور بدن کے تمام جہات میں عام ہوتی ہے مگر اس میں صفراوی بخار کی طرح حدت اور سوزش نہیں ہوتی ، یہ بخار اکثر چار روز میں انتہا کو پہنچتا ہے لیکن لازم ہونے اور درمیان میں راحت نہ ملنے کے باعث خطرہ سے خالی نہیں ہوتا۔

تپ بلغمی مواظبہ کی حرارت تپ صفراوی کی بہ نسبت نرم ہوتی ہے ۔ مگر مادہ کی لزوجت و غلظت اور برودت و کثرت کے باعث اس کی مدت طویل ہوتی ہے ۔ علاوہ بریں اس کے اترے رہنے یا کم ہوجانے کا وقت مختصر ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لازمی طور پر فم معدہ میں ضعف و فساد پیدا ہوجاتا ہے جس سے غشی خفقان اور اشتہا ساقط ہوجانے کا قوی امکان ہوتا ہے اس لئے یہ بخار نہایت خطرناک ہے —— تپ بلغمی لازم دق کے مشابہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں بھی مرض کے مزمن ہونے اور تغذیہ کی کمی کے باعث اعضاء میں لاغری آجاتی ہے اور نرم بخار ہر وقت قایم رہتا ہے ، البتہ دق کی طرح عموماً اس میں نبض میں صلابت نہیں ہوتی مگر گاہے نبض پر جمود پیدا کرنیوالی برودت غالب ہو تو صلابت بھی آجاتی ہے اور اس صورت میں دق میں اور اس بخار میں دق کی خاص علامتوں سے فرق کیا جاسکتا ہے ——

تپ بلغمی کا مادہ یعنی بلغم جس قدر کم خالص ہوگا اسی قدر اس کی نوبت کی مدت کم ہوگی اور وہ سوداکی طرف مائل ہو تو اس کی مدت کم ہونے کے بجائے زیادہ لمبی ہوگی۔

تپہائے ربع حاد نہیں ہوتا کیونکہ اس کا مادہ بارد غلیظ اور

ایسی ہوتا ہے اور اس کا نضج و تحلیل ہونا دشوار ہوتا ہے ——
تپ ربع خالص کا ایک سال تک دراز ہو جاتا ہے اور غیر خالص کی مدت کم ہوتی ہے۔ لیکن مدت کے اس قدر طویل ہونے کے باوجود یہ بخار زیادہ خطرناک نہیں ہوتا کیونکہ اس میں راحت کا عرصہ بھی طویل ہوتا ہے اور یہ حاد نہیں ہوتا —— تپ ربع، غب دائرہ و تپ مطبقہ (جس میں بخار بالکل نہیں اترتا بلکہ کم ہو جاتا ہے) بخار کی یہ قسمیں قے یا اسہال یا پسینہ یا ادرار بول کے ساتھ ختم ہوتی ہیں اور تپ محرقہ ان استفراغ کے علاوہ نکسیر سے بھی دفع ہوتا ہے ؛

غب میں زمانہ ابتداء طویل ہوتا ہے۔ تپ مطبقہ میں زمانہ انتہا، تپ محرقہ میں زمانہ انحطاط اور حمی مواظبہ میں زمانہ انتہا و انحطاط طویل ہوتے ہیں اور تپ ربع کے تمام اوقات لمبے ہوتے ہیں ؛

اعراض حمیات

بخار کی علامتوں کے ماخذ چند امور ہیں —— اول تدبیر متقدم یعنی یہ معلوم کرنا کہ بخار سے پہلے زمانہ صحت میں مریض کس قسم کی غذا استعمال کرتا رہا ہے مثلاً اس نے شہد، خربزہ، خرما اور میٹھی چیزیں زیادہ استعمال کی ہوں تو یہ بخار کے صفراوی ہونے کی دلیل ہے اور زیادہ کھانے پینے اور راحت و سکون کا عادی ہو تو یہ بخار کے بلغمی ہونے کی علامت ہے اور بخار سے پہلے مسور اور کرم کلہ کے مانند سوداوی اشیا زیادہ تناول کرنا بخار کے سوداوی ہونے کی دلیل ہے
—— دوم موجودہ احوال و عوارض —— سوم مقام، موسم، عمر، مزاج، بدن کی ظاہری حالت، نبض، قارورہ، قے، براز اور نکسیر کی حالت —— چہارم لرزہ، پسینہ، نوبتوں اور حرارت کی تیزی و نرمی کی کیفیت —— پنجم اشتہا، تشنگی اور تنفس کی حالت —— ششم بخار کے بعد پیدا ہونے والے عوارض مثلاً دردِ سر، ہذیان، بے خوابی اور بے چینی وغیرہ ؛

بخار کے عوارض میں سے بعض عوارض بخار کے لمبے یا مختصر ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ مثلاً حرارت کی کمیت و کیفیت کے فرق سے اس کا پتہ چل سکتا ہے۔ چنانچہ بعض بخاروں میں اول سے آخر تک حرارت نہایت تیز اور سوزش والی ہوتی ہے اور یہ مادہ کے حاد ہونے کی دلیل ہے
بعض بخاروں میں ابتداءً تیز حرارت ہوتی ہے مگر بعد کو مادہ کے تحلیل ہو جانے

بعض میں مادہ کی برودت و غلظت کے سبب
کے باعث نرم پڑ جاتی ہے۔ بعض بخاروں کی حرارت رطب ہوتی ہے اور
سے حرارت تیز نہیں ہوتی۔ بعض بخاروں کی حرارت ... کچھ عوارض ایسے ہیں جو بخار کی جنس پر
بعض بخاروں کی یابس ——
دلالت کرتے ہیں مثلاً بخار کا پھریری کے ساتھ شروع ہونا اور حرارت میں
تیزی و سوزش ہونا حمی غب کی دلیل ہے —— بعض عوارض بخار
کے خواب جسم سے ہونے پر دلالت کرتے ہیں مثلاً بے چینی، ہذیان اور بے
خوابی، سخت تشنگی اور نہایت شدید حرارت بخار کے برے ہونے کی
علامت ہے —— بعض عوارض مادہ کے خام رہنے اور نضج پانے
پر دلالت کرتے ہیں مثلاً قارورہ کے حالات مادہ کی خامی یا اس کا
نضج یافتہ ہونا معلوم ہو جاتا ہے —— بعض عوارض بحران پر دلالت
کرتے ہیں اور بعض عوارض حالت کی درستی یا اس کے برعکس حالت
پر دلالت کرتے ہیں ؛

چہرے اور بدن کی ظاہری حالت پر بھی

بہت سے احکام مرتب ہوتے ہیں مثلاً چہرہ کا رنگ وماصی یعنی سفیدی و
سبزی کی طرف مائل ہونا اخلاط کی برودت اور حرارت عزیزی کی کمی کی
دلیل ہے یا مثلاً چہرہ پر تہیج و نفخ ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ بخار تخمہ کے
سبب سے عارض ہوا ہے یا مثلاً چہرہ کا بسرعت لاغر ہونا اور ناک کا پچکا
ہو جانا حرارت کی شدت یا اخلاط کی رقت اور ان کے بسرعت تحلیل
ہونے کی علامت ہے —— اسی طرح حرکات میں تشویش
واقع ہونا یا ان کا طبعی حالت پر ہونا بخار کے عوارض کا مختلف اوقات
میں سخت یا نرم ہونا۔ بخار میں حدت و نرمی پایا جانا۔ بخار کا یکساں قائم
رہنا یا وقفہ دے کر چڑھنا۔ بخار اترتے وقت پسینہ آنا یا نہ آنا۔ علاوہ بریں
تدبیر سابق، عمر، موسم اور عادت وغیرہ یہ تمام امور ایسے ہیں جن سے بخار
کی نوعیت کا اندازہ ہوتا ہے ؛

لرزہ و برد | **قشعریرہ** یعنی پھریری اس حالت کا نام ہے جس
میں مریض اپنے بدن میں سردی اور خلش کی مختلف حالتیں
محسوس کرتا ہے اور اس کیفیت کا کچھ حصہ اندر یعنی عضلات میں محسوس ہوتا
ہے اور کچھ جلد میں جس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ؛
تکسر یعنی اعضا شکنی اس حالت کا نام ہے جس میں مریض

محسوس کرتا ہے کہ گویا اس کے جوڑ بند اور اس کی ہڈیاں کسی چیز سے کوٹ دی گئی ہیں۔ یہ حالت پھریری سے پہلے طاری ہوتی ہے اور یہ گویا اس کی کمزور کیفیت ہے جس طرح کہ لرزہ اس کی قوی قسم ہے۔

بَرد یعنی سردی اس حالت کا نام ہے جس میں مریض اپنے اعضا اور عضلات میں صرف سردی محسوس کرتا ہے۔ یعنی اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کے ساتھ خلش بھی ہو اور سردی کی مختلف کیفیت یعنی جنبش محسوس ہو۔

نافض یعنی لرزہ اس حالت کو کہتے ہیں جس میں مریض اپنے اعضا کو کانپنے، ہلنے اور غیر ارادی حرکت کرنے سے روکنے پر قادر نہیں ہوتا اس میں لگتا ہے مریض اس قدر سردی محسوس کرتا ہے کہ گویا اسے برف میں دبا دیا گیا ہے اور لگتا ہے یہ حالت اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ گویا اس کا بند بند جدا ہو رہا ہے۔ لگتا ہے دانت بجتے ہیں اور کبھی مریض چارپائی سے گر جاتا ہے ـــــ گویا لرزہ دو چیزوں سے مرکب ہوتا ہے ایک ارتعادی حرکت اور دوسری سردی۔

لرزہ کی کمی و زیادتی مادہ کی تیزی و نرمی اور اس کی رقت و غلظت پر موقوف ہے، چنانچہ اگر مادہ غلیظ و بارد یا رقیق بارد یا حاد بارد ہو اور قوت دافعہ قوی ہو تو یہ لرزہ نہایت سخت ہوگا ـــــ اگر مادہ گرم اور سوزش والا ہو جیسا کہ غب خالص میں ہوتا ہے تو لرزہ اگرچہ قوی ہوگا لیکن بسرعت زائل ہو جائے گا ـــــ اگر مادہ غلیظ اور لزج ہوگا جیسا کہ حمی بلغمیہ میں ہوتا ہے تو لرزہ دیر میں زائل ہوگا ـــــ گاہے سردی بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے مگر لرزہ زیادہ قوی نہیں ہوتا جیسا کہ بلغمی بخاروں میں اور تپ ربع میں ہوتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مادہ میں سوزش نہیں ہوتی یا اس کا سبب عضلات کی قوت دافعہ کا ضعف ہوتا ہے۔

لرزہ کے تیز ہونے کے اسباب: میں عضلات کی قوت دافعہ کے قوی اور تیز ہونے کو بہت زیادہ دخل ہے کیونکہ یہ قوت اذیت پہنچانے والے مادہ کو دفع کرنا چاہتی ہے چنانچہ مادہ جس قدر زیادہ قوی اور لزج ہوتا ہے یا جس قدر زیادہ حدت اور سوزش والا ہوتا ہے اسی قدر قوت دافعہ اسے زیادہ سختی سے دفع کرتی ہے اور لرزہ میں اسی حد تک تیزی محسوس ہوتی ہے۔

شیخ وغیرہ کے قول کے مطابق پھریری، سردی اور لرزہ کے اسباب کی پانچ قسمیں ہیں — اول خلط کی تیزی اور سوزش کیونکہ ردی خلط عضلات میں گزرتی ہے تو ان میں سوزش پیدا کردیتی ہے، دوم قوت و حرارت غریزی کا کم ہونا، سوم ہوا اور موسم کی سردی، چہارم خلط کا سرد ہونا یعنی بلغم و سودا، پنجم مادہ کے اندر ہونے کے باعث حرارت کا باطن کی طرف متوجہ ہونا۔

فرق کہ لرزہ کا سبب تیز خلط ہے یا سرد خلط اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ خلط کی تیزی کی صورت میں بیمار کو سردی محسوس کرنے کے باوجود ایسا معلوم ہوتا ہے گویا اس کے اعضا میں سوئیاں چبھوئی جارہی ہیں بدن اس صورت میں گرم ہوتا ہے اور تشنگی غالب ہوتی ہے اور اگر لرزہ کا سبب خلط کی سردی ہو تو مریض محسوس کرتا ہے کہ گویا برف میں دبا ہوا ہے اور چھونے سے اس کا بدن گرم نہیں معلوم ہوتا۔

لرزہ اور پھریری میں فرق یہ ہے کہ پھریری میں صرف اوپر سردی محسوس ہوتی ہے مگر اندر گرمی ہوتی ہے اور غیر ارادی حرکتیں مثلاً اعضا کا کانپنا، دانت بجنا وغیرہ اس میں نہیں پایا جاتا — اس کے برخلاف لرزہ میں اس قسم کی حرکتیں ضرور موجود ہوتی ہیں اور درحقیقت ان دونوں میں اس کے سوا اور کوئی فرق نہیں کہ پھریری گویا کمزور قسم کا لرزہ ہے اور لرزہ گویا قوی قسم کی پھریری ہے۔

اس امر کے باوجود کہ لرزہ پیدا کرنے والا مادہ عضو میں موجود رہتا ہے لرزہ صرف بخار کی ابتدا ہی میں کیوں محسوس ہوتا ہے اور بعد کو کیوں نہیں معلوم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حار یا بارد خلط جب بدن میں ساکن ہوتی ہے تو وہ عضو جس میں وہ خلط موجود ہو اس سے مانوس ہو جانے کے باعث متاثر نہیں ہوتا اور اس کی حرارت و برودت کا احساس نہیں کرتا کیونکہ اس حار یا بارد خلط ساکن ہو جانے کے بعد اس عضو کا اصلی مزاج باطل ہو جاتا ہے اور اس میں مدافعت کی قوت نہیں رہتی لیکن کسی سبب سے مثلاً حرارت وغیرہ سے جب اس خلط میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور وہ پراگندہ ہوتی ہے تو خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ اس کی حرارت و برودت کو دوسرے اعضا محسوس کرتے ہیں چنانچہ یہ خلط اعصاب و عضلات میں پہنچتی ہے تو انسان پر تھوڑی دیر کے لئے اسی طرح لرزہ

طاری ہو جاتا ہے جس طرح جلد پر گرم یا سرد پانی ڈالا جائے تو پہلی بار آدمی کانپ اٹھتا ہے۔ لیکن جب یہ اعضاء اس پراگندہ خلط سے مانوس ہو جاتے ہیں، اور ان پر سوء مزاج مختلف غالب آجاتا ہے تو ان کی حرکت بند ہو جاتی ہے جیسا کہ گرم یا سرد پانی جلد پر بار بار ڈالنے کے بعد بدن اس سے اس قدر متاثر نہیں ہوتا جس قدر پہلی بار اس کا اثر ہوتا ہے ؛

بسا اوقات لرزہ نہ جابی بلغم بدن میں مختمر ہونے سے عارض ہوتا ہے۔ گاہے اس کی باریاں بھی بندھ جاتی ہیں مگر اس کے ساتھ بخار نہیں آتا گاہے سردی اور لرزہ طاری ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حرارت غذا کے سبب سے یا ورم باطنی وغیرہ کے باعث اندر کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے تو اوپر کے اعضا پر برودت طاری ہو جاتی ہے ؛

لرزہ اور سردی کے بخار سے مقدم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خام خلط پہلے عضلات میں گرتی ہے اور عضلات کی بہ نسبت زیادہ بارد ہونے کے باعث ان کو اذیت پہنچاتی ہے اور جب اس میں عفونت شروع ہو جاتی ہے تو اس میں گرمی بھی آنے لگتی ہے اس لئے بعد کو اس کی برودت محسوس نہیں ہوتی —— گاہے بخار سے پہلے لرزہ خلط کے تیز ہونے کے باعث آتا ہے کیونکہ ایسی خلط عضلات میں سوزش پیدا کرتی ہے تو ان کی قوت دافعہ اسے دفع کرنے کی کوشش کرتی ہے جس سے لرزہ طاری ہو جاتا ہے —— گاہے سوزش اور خلش پیدا کرنے والی خلط کے سبب سے حرارت عزیزی اندر کی جانب چلی جاتی ہے جس سے ظاہری اعضا میں برودت غالب ہو جاتی ہے چنانچہ اس صورت میں ظاہری اعضا میں سردی محسوس ہوتی ہے اور اندر اندر سوزش معلوم ہوتی ہے یا گاہے حرارت عزیزی خون و روح کے ساتھ اندرونی ورم وغیرہ کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتی ہے جس سے بیرونی اعضا سرد پڑ جاتے ہیں اور مریض لرزہ و سردی محسوس کرتا ہے —— پھریری کے اسباب بھی وہی ہیں جو لرزہ کے مگر یہ ان کی بہ نسبت کمزور ہوتے ہیں ؛

طریق تشخیص احمی خلطی بخاروں کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ اگر بخار کی حرارت ایک یوم سے زیادہ ہو۔ نبض و قارورہ اور تنفس میں بہت زیادہ تغیر ہو۔ نبض و تنفس میں اختلاف و تواتر پایا جائے اور حرکات انقباض

تیز ہو، نبض گاہے عظیم وقوی اور گاہے صغیر وضعیف ہو جائے، قارورہ بے نضج اور گاہے غلیظ وبدبودار ہو، بخار کے تزید کا زمانہ طویل ہو، اکثر درد سر اور تشنگی کی شکایت ہو، مریض کمزور ہو جائے، بدن اور زبان کا رنگ، منہ کا مزہ بدل جائے اور بیماری میں پسینہ نہ آئے تو یہ علامتیں بخار کے خلطی ہونے پر دلالت کرتی ہیں ؀

بخار کی جنس معلوم ہونے کے بعد کہ بخار ہر وقت رہتا ہے یا کسی وقت اتر جاتا ہے، اگر مریض بتائے کہ ہر وقت رہتا ہے تو سمجھنا چاہئے کہ اس کا مادہ عروق کے اندر ہے، چنانچہ اگر اس کے ساتھ چہرہ اور آنکھوں میں سرخی اور رگوں میں نفخ وتمدد ہو، منہ کا مزا میٹھا ہو، پیاس غالب رہے، بدن میں گرانی اور سستی محسوس ہو، نبض عظیم، لین، قوی، ممتلی، سریع ومتواتر ہو اور اس میں زیادہ اختلاف نہ ہو، قارورہ سرخ وغلیظ ہو، پسینہ نہ آئے، گرمی حمی محرقہ وغب خالص سے کم معلوم ہو، اکثر حلق، تالو اور لہات ولوزتین میں ورم پیدا ہو جائے، تنفس میں تنگی ہو، ناک میں اور آنکھ کے اردگرد خارش معلوم ہو، مریض پر غنودگی سی طاری رہے، بولنا دشوار ہو، آنکھوں سے آنسو جاری رہیں اور اس بخار کی ابتدا لرزہ اور پھریری سے نہ ہوئی ہو، علاوہ بریں غلبہ خون کی تمام علامتیں پائی جائیں تو یہ بخار سونوخس ہوگا یعنی **دموی بخار** ہوگا جو خون کے جوش سے لاحق ہوتا ہے ؀

اگر مذکورہ بالا عوارض سخت قسم کے ہوں، بخار زیادہ گرم اور حمی محرقہ کے مشابہ ہو، قلق واضطراب، سوزش، تنفس میں تنگی اور سرعت وتواتر زیادہ ہو، نبض غیر منتظم اور نہایت مختلف ہو، قارورہ شوخ سرخ مکدر اور بدبودار ہو تو یہ **حمی مطبقہ** ہوگا جس کا مادہ ایسا خون ہوتا ہے جو عروق کے اندر متعفن ہو جاتا ہے ؀

اگر مذکورہ بالا عوارض کے ساتھ پیٹھ میں درد ہو، ناک میں خارش رہے، مریض خواب میں ڈرے، جلد میں سوزش وخلش معلوم ہو، انگڑائیاں اور جمائیاں بکثرت آئیں، متلی اور ابکائی کی شکایت ہو اور بے چینی وغیرہ زیادہ ہو، علاوہ بریں جدری وحصبہ کی دوسری علامتیں بھی موجود ہوں تو یہ **حمی جدری حصبہ** ہوگا ؀

اگر تلخی دہن، شدید تشنگی، قے ومتلی واسہال صفراوی یا قبض

شکم اور بے چینی، التہاب، ہذیان اور درد سر، بے خوابی، خشکی اور سقوط اشتہا کے ساتھ ہو، نبض سریع اور قارورہ ناری اور رقیق ہو، بخار ایک روز ناغہ دے کر آئے اور اس کے ساتھ لرزہ و سردی ہو، پسینہ آ جائے، اس کی شدت کا وقت چار گھنٹے سے بارہ گھنٹے تک ہو تو یہ بخار **غب لازم** ہوگا جس کا مادہ صفراوی ہوتا ہے اور عروق کے اندر متعفن ہوتا ہے ——— اس میں اگر صفرا دماغ کی طرف متوجہ ہو تو قارورہ میں ناریت نہیں ہوتی بلکہ وہ سفید رقیق ہوتا ہے اور اس صورت میں اگر نکسیر کے ذریعہ مادہ دفع نہ ہو جائے تو سرسام کا خطرہ ہوتا ہے ——— اسی طرح یہ بخار لرزہ اور سردی سے نہیں آتا مگر بحران کے طور پر لرزہ طاری ہو سکتا ہے اور آخر میں یا بحران میں پسینہ بھی آتا ہے۔

مذکورہ بالا عوارض اگر نہایت شدید ہوں، حتی کہ زبان کھردری اور زرد ہونے کے بعد سیاہ ہو جائے، نبض سریع و متواتر ہو، آنکھیں اندر دھنس جائیں، کنپٹی میں ضربان ہو، اسہال میں گراڑھا صفرا خارج ہو اور اس کے ساتھ عقل میں اختلاط پیدا ہو جائے، خفقان و غشی عارض ہو اور سینہ میں بے انتہا گرمی ہو تو یہ **حمی محرقہ** ہوگا، اور اس کا مادہ یا صفرا ہوتا ہے یا بلغم شور جو قلب کے قریب یا قعر جگر یا ریہ یا معدہ میں عروق کے اندر متعفن ہوتا ہے۔

اگر بخار میں روزانہ شدت ہو اور لرزہ و سردی کے بغیر آئے نبض سریع اور قارورہ غلیظ و مکدر ہو، چوبیس گھنٹہ میں سے چھ گھنٹہ بخار کم ہو جائے، اس کی شدت کا زمانہ کم سے کم آٹھ گھنٹہ رہے اور لرزہ کے سوا حمی مواظبہ کی باقی علامتیں پائی جائیں تو یہ **حمی لثقہ** ہوگا جو ایک بلغمی بخار ہے اور اس کا مادہ عروق کے اندر متعفن رہتا ہے۔

اگر بخار میں چوتھے روز شدت ہو اور اس کے ساتھ سردی لرزہ و پسینہ نہ ہو، اس کی شدت کا زمانہ چوبیس گھنٹہ ہو، علاوہ بریں لرزہ کے سوا ربع دائرہ کی باقی علامتیں موجود ہوں تو یہ **ربع دائمہ** ہوگا جو ایک سوداوی بخار ہے اور اس کا مادہ عروق کے اندر متعفن ہوتا ہے۔

اگر مریض بیان کرے کہ بخار کبھی آتا ہے اور کبھی بالکل زائل ہو جاتا ہے تو سمجھنا چاہئے کہ اس کا مادہ عروق کے باہر ہے، چنانچہ اس صورت میں اگر دوروسر بہت زیادہ ہو تو یہ مادہ کے دماغ میں متعفن ہونے کی علامت ہے اگر بخار کے ساتھ متلی و قے معدہ میں ہو تو یہ اس کے معدہ میں متعفن ہونے کی دلیل ہے۔ اگر اس کے ساتھ اسہال ہو تو یہ احشاء، امعاء و ماساریقا میں مادہ کے متعفن ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اگر اس کے ساتھ ادرار ہو تو یہ جگر میں تعفن کی دلیل ہے اور کھانسی ہو تو صدر میں وعلیٰ ہذا القیاس ——

بعد ازاں دریافت کریں کہ بخار روزانہ آتا ہے یا ناغہ دے کر شب کو آتا ہے یا دن کو، گرمی باطنی اندر زیادہ محسوس ہوتی ہے یا باہر۔ چنانچہ اگر مریض بتلائے کہ بخار ہر روز آتا ہے، ہاتھ پاؤں میں شدید سردی محسوس ہوتی ہے اور لرزہ طاری ہوتا ہے اور یہ حالت دیر تک قائم رہتی ہے اور حرارت زیادہ تیز نہیں ہوتی یا کہ ہے ابتدا میں حرارت تیز ہوتی ہے اور آخر میں کم ہو جاتی ہے، نوبت کے وقت اگر بدن پر ہاتھ رکھیں تو پہلے گرمی زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر تھوڑی دیر ہاتھ رکھنے کے بعد اس جگہ کے گرم ہو جانے اور مسامات کھل جانے کے بعد وہاں کی گرمی کم ہو جاتی ہے، بدن میں گرمی بہت ہلکی ہے اگر پسینہ کم آتا ہے اس کے ساتھ نہ زیادہ پیاس ہوتی ہے اور نبض عظیم ہوتی ہے، اکثر فم معدہ میں درد محسوس ہوتا ہے، بھوک نہیں لگتی، شکم میں نفخ ہوتا ہے، علاوہ بریں بدن ڈھیلا ہو، چہرہ پر تہیج اور رنگ میں ... ہو، آب دہن کی کثرت ہو، بلغمی قے و دست آئیں، نبض ضعیف، صغیر، مختلف ابتدا میں متفاوت اور آخر میں متواتر ہو، قارورہ گاہے رقیق سفید اور گاہے غلیظ سرخ ہو، براز نرم، رقیق بلغمی ہو، بخار بدن کی گرانی، سستی اور غنودگی سے شروع ہو، نوبت طویل ہو، حتیٰ کہ دوسری نوبت کی ابتدا تک حرارت کا اثر باقی رہے تو یہ **حمّیٰ مواظبہ** ہوگا جو ایک بلغمی بخار ہے جس میں مادہ عروق کے باہر متعفن ہوتا ہے —— اس بخار میں گاہے ضعف فم معدہ کے سبب سے غشی آجاتی ہے اور اشتہا ساقط ہو جاتی ہے۔ یہ بخار زیادہ تر بارد رطب بلغمی مزاج والوں کو، بچوں اور بوڑھوں کو عارض ہوتا ہے، اسی طرح موسم سرما میں، سرد مقامات میں، زیادہ کھانے پینے والے، اہل راحت میں اس کی کثرت ہوتی ہے۔

اگر بخار ایک روز ناغہ دے کر آئے اور اس کی ابتداء شدید لرزہ سے
ہو، سردی زیادہ نہ ہو مگر سوزش اور خلش محسوس ہو، بدن جلد گرم ہو جائے بلکہ
چھونے سے بہت گرم معلوم ہو اس کے ساتھ درد سر، بے خوابی، بے چینی
اضطراب، بدکلامی، غصہ، دہن اور زبان کی خشکی اور شدید تشنگی پائی
پائی جائے، متلی اور صفراوی قے ہو یا صفراوی اسہال آئیں، نبض بڑی لیکن
ابتداء میں صغیر، ضعیف و متفاوت ہو کر تھوڑی دیر کے بعد عظیم، قوی،
سریع، متواتر و مختلف ہو جائے۔ قارورہ نار کی تیز و بدبودار ہو اور بخار
بہت زیادہ پسینے کے ساتھ اترے۔ نوبت کا عرصہ چار گھنٹے سے بارہ گھنٹے تک
ہو تو یہ غب خالص دائرہ ہوگا جو صفراوی بخار ہے اس کا
مادہ عروق کے باہر متعفن ہوتا ہے ——— بخار زیادہ تر حار یابس صفراوی
مزاجوں میں، جوانی کی عمر میں، موسم گرما میں، گرم و خشک ہوا میں عارض ہوتا
ہے اور ایسے لوگوں کو زیادہ لاحق ہوتا ہے جنہوں نے حار یابس اشیاء
زیادہ تناول کی ہوں، یا ہم یا بے خوابی یا شدید مشقت میں مبتلا رہے ہوں
یا زیادہ فاقے کئے ہوں یا ایسے پیشے سے تعلق رکھتے ہوں جس میں آگ
کے قریب رہنا پڑتا ہو یا بہت دماغی ہوں ——— یہ بخار اکثر
ساتویں دورے میں ختم ہو جاتا ہے اور اس سے تجاوز
کر جائے تو زیادہ سے زیادہ سات باری سے نہیں بڑھ سکتا ہے
اگر بخار کی اس قسم میں لرزہ اور سردی کا وقت لمبا ہو اور حرارت
وحدت کم ہو، نوبت کا کوئی خاص نظام نہ ہو، بخار کا عرصہ بارہ گھنٹے سے زیادہ
ہو حتی کہ مریض چوبیس گھنٹے یا تیس گھنٹے تک بخار کی حالت میں رہے، اس
طرح راحت کا عرصہ بھی طویل ہو اور مریض اڑتالیس گھنٹے تک آرام میں
رہے جس سے تب ربع کا گمان ہونے لگے، نضج کے آثار جلد ظاہر نہ ہوں
پسینہ غب خالص سے کم آئے، سر میں گرانی ہو، چہرہ جلد زرد ہو،
بدن میں سستی اور بے خوابی موجود ہو لیکن زیادہ نہ ہو، معدہ
کمزور اور منہ بدمزہ ہو، قارورہ غلیظ و رنگین مگر کبھی مادہ کے دماغ
کی طرف صعود کر جانے سے کم رنگ یا سفید ہو، بعض وقت کے آخر میں
مختلف ہو مگر غب خالص کے برابر عظیم و قوی نہ ہو تو یہ غب غیر
خالص ہوگا جس کا مادہ رطوبت کے ساتھ مخلوط صفراء ہوتا ہے ———
——— اس صورت میں اگر صفراء رطوبت پر غالب ہو تو نوبت کے

چھوٹے ہونے، لرزہ کے شدید ہونے، پسینہ زیادہ آنے اور بول براز کی زردی اور منہ کی تلخی و خشکی کے لحاظ سے اس کی علامتیں غب خالصہ کے قریب ہوتی ہیں اور اگر رطوبت صفراء پر غالب ہو تو اس کی علامتیں تپ بلغمی کے قریب ہوتی ہیں۔ اور اگر دونوں مادے قوت میں برابر ہوں تو علامتیں بھی دونوں کے بین بین ہوتی ہیں۔

اگر مریض بیان کرے کہ بخار دو روز ناغہ دے کر لرزہ و سردی کے ساتھ آتا ہے، باری کا وقت چوبیس گھنٹے رہتا ہے، نوبت کی ابتدا میں کراہت، اعضا شکنی اور تمام بدن میں سردی بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ جوڑوں میں درد ہوتا ہے اور نبض ابتدا میں صغیر، بطی، متفاوت اور نہایت مختلف ہوتی ہے، اور جب گرم ہو جاتا ہے تو اس کی حرارت میں حدت و سوزش نہیں معلوم ہوتی اور نبض نسبتاً سریع، متواتر اور عظیم ہو جاتی ہے۔ لیکن حمی غب کی نسبت سے اس وقت بھی صغیر و متفاوت رہتی ہے پیاس کم لگتی ہے۔ قارورہ ابتدا میں بدبودار، بے نضج اور سبزی مائل سفید ہوتا ہے۔ بعد ازاں اس کی حالت مختلف ہوتی ہے اور رنگین ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں تپ غب کے لحاظ سے اس میں پسینہ زیادہ آتا ہے۔ گو صفراوی بخار کے اعتبار سے یہ کم ہو۔ بخار کے انحطاط کے وقت سردی حمی غب سے کم معلوم ہو اور قارورہ میں سیاہی آ جائے اور بخار کے ختم ہونے کے وقت نبض بطی متفاوت و مختلف ہو اور قارورہ مختلف اللون، بے نضج ہو اور اس قسم کا بخار آنے سے پہلے مریض مختلف بخاروں اور علالت طحال میں مبتلا رہا ہو یا مریض کا مزاج بارد یابس ہو یا بڑھاپے کی عمر ہو یا موسم خزاں اور ہوا بارد یابس ہو یا مریض نے سوداوی غذائیں بکثرت تناول کی ہوں تو یہ بخار ربع دائرہ ہوگا جس کا مادہ سودا ہوتا ہے اور جو عروق کے باہر متعفن ہو جاتا ہے۔

کہ ربع دائرہ کی مذکورہ بالا علامتیں اس وقت پائی جائیں گی جب کہ سودا طبعی کے تعفن سے پیدا ہو۔ مگر

اگر سودا غیر طبعی کے تعفن سے بخار آئے تو یہ سودا اگر بلغم
کے احتراق سے پیدا ہوا ہو تو اس بخار کی نوبتوں کا وقت زیادہ
لمبا ہوگا۔ اکثر یہ بخار حمی مواظبہ کے بعد لاحق ہوگا۔ پسینہ اس میں مشکل
سے آئے گا۔ نبض نرمی کی طرف مائل ہوگی۔ سوزش معمولی سی ہوگی۔ قارورہ
سفید و غلیظ ہوگا۔ لمس سرد ہوگا۔ مریض پر کاہلی و سستی طاری ہوگی۔
پیاس کم ہوگی۔ نیند زیادہ آئے گی۔ علاوہ بریں بلغم کے دوسرے لوازم پائے
جائیں گے — اگر سودا خون کے احتراق سے حاصل
ہو تو غلبۂ خون کی علامتیں پائی جائیں گی۔ مثلاً منہ کا مزہ شیریں ہوگا۔ قارورہ
کی سرخی و غلظت ہوگی۔ مریض کا چہرہ و بشرہ اور اس کا مزاج دموی ہوگا
زیادہ گرم و تر اشیاء زیادہ استعمال کرنے کا عادی ہوگا اور اکثر اس
قسم کا بخار حمی مطبقہ اور دموی دردوں کے بخار کے بعد عارض ہوگا۔ نبض
اس میں متواتر ہوگی۔ تنفس نہایت عظیم ہوگا۔ تشنگی بہت زیادہ ہوگی۔ سردرد اور وزن کم ہوگا
اور بدن میں تری زیادہ پیدا ہوگی — اگر صفرا
میں احتراق ہوگا تو نوبت جلدی جلدی ہوگی۔ پسینہ زیادہ آئیگا۔
نبض سریع و متواتر ہوگی۔ پیاس بہت زیادہ لگے گی۔ اسی طرح بے چینی و سوزش
اور التہاب بھی بہت زیادہ ہوگا۔ بخار سردی و جھرجھری سے شروع
ہوگا۔ تنفس میں تواتر ہوگا۔ منہ میں تلخی محسوس ہوگی۔ مریض کا مزاج، اس
کے بدن کی ظاہری حالت، اس کی عمر اور موسم حار یابس ہوگا
اور اس قسم کا بخار اکثر صفراوی بخاروں کے بعد عارض ہوگا —

اگر بخار سوداء طبعی کے احتراق
سے پیدا ہوگا تو اس کے تعفن کی مذکورہ بالا علامتوں کے ساتھ
طبیعت بھی بوجھل ہوگی۔ نبض میں صلابت اور قارورہ میں کدورت
پائی جائے گی۔ مریض زردی و افکار اور وسواس میں مبتلا ہوگا۔ پریشان
خواب نظر آئیں گے۔ بدن لاغر ہوگا۔ رنگ میں تیرگی ہوگی اور
بھوک کا غلبہ ہوگا۔

اگر مریض بیان کرے کہ دو روز بخار آتا ہے اور ایک
روز نہیں آتا تو یہ **ربع معکوس** ہوگا جو ایک سوداوی
بخار ہے جو دو ربع سے مرکب ہوجاتا ہے۔
اگر بخار پانچویں یا چھٹے روز یا ساتویں روز یا اس سے بھی زیادہ

ہو رہتے اور اس کے ساتھ ربع کی علامتیں پائی جائیں تو اسے حمیٰ
یا سدس یا سبع وغیرہ کہیں گے۔

اگر بخار رات کو آئے اور دن کو نہ رہے تو اس کو تپ لیلی کہتے ہیں اور دن کو آئے مگر رات کو نہ رہا کرے تو اسے تپ نہاری کہتے ہیں اور ان دونوں کا مادہ بلغم ہوتا ہے ۔

اگر بخار کا کوئی دور اور اس کی کوئی باری معین نہ ہو اور اس کی علامتیں مختلف و مختلط ہوں تو اس کو حمیٰ مختلط کہتے ہیں۔

اگر اندر سردی معلوم ہو اور ظاہری اعضا میں گرمی محسوس ہو اس کے ساتھ ہی بلغمی کی علامتیں پائی جائیں۔ مگر قارورہ تپ بلغمی کی بہ نسبت بارد اور خام ہو۔ نبض بطی و متفاوت ہو اس بخار میں اکثر روزانہ شدت ہو جاتی لیکن کبھی ربع اور غب میں مستحیل ہو جائے تو یہ حمیٰ القیالوس ہوگا۔

اگر بخار آنے کے وقت غشی طاری ہو جائے تو یہ حمیٰ غشیہ ہوگا۔ چنانچہ یہ بخار اگر ہر روز دورہ کرے۔ مریض کا بدن ڈھیلا ہو، چہرہ پر تہیج ہو۔ اس کا رنگ ایک حال پر قائم نہ رہے اکثر صاف ہوگا کبھی زرد، کبھی کبودی اور گاہے سیاہی یا سبزی مائل ہو جائے۔ آنکھیں باہر نکل آئیں لب سیاہ پڑ جائیں، پہلو کے کناروں میں درد و تمدد ہو اور قے آئے تو اس میں ترشی معلوم ہو تو اس بخار کا مادہ خام بلغم ہوگا ——— اگر اس کے ساتھ غلیظ صفرا مخلوط ہو تو اس صورت میں بھی اس کے دورے اکثر بلغمی بخار کے مانند ہوں گے مگر اس کی سوزش اور صفراوی قے کے مانند صفرا کے آثار بھی پائے جائیں گے ——— اگر اس بخار کا دورہ زیادہ تر غب کے مطابق آنے اور باری لازم ہو۔ تشنگی و تکلیف و بے چینی بہت بڑھی ہوئی ہو۔ بدن بسرعت گھل جائے۔ نبض صغیر و متواتر ہو اور ایک ہی دو باری میں قوت و نبض ساقط ہونے لگے تو اس کا مادہ خلط حادی صفراوی ہوگا۔

اگر بخار کی بیماری عام ہو رہی ہو، وبا کی علامتیں ظاہر ہوں اور اس میں بہت سے لوگ مبتلا ہوں، مریض کے ظاہری اعضا زیادہ گرم ہوں، مگر اندر حرارت اور سوزش و بے قراری بہت زیادہ ہو سانس

لبی، متواتر اور تنگ ہو اور اس سے بدبو آئے، زبان خشک اور خشکی بہت زیادہ ہو، ہونٹ سے تیل آئے، گاہے وجع الفواد عارض ہو، طحال بڑھ جائے، گاہے خناق لاحق ہو، قوت ساقط ہو جائے، عقل میں فتور پڑ جائے، شکم میں تمدد علاوہ ہو، نیند نہ آئے، بدن ڈھیلا ہو جائے، حرکات صحیح نہ رہیں اور تشنج اس کے ساتھ بدن میں پھنسیاں نکل آئیں جو بسرعت ظاہر ہوں اور بسرعت غائب ہو جائیں، اکثر نبض متواتر اور صغیر ہو، بخار اکثر اوقات کو زیادہ ہو جائے تو یہ **وبائی بخار** ہوگا۔

اگر بخار کسی عضو کے ورم یا درد یا گرانی کے بعد پیدا ہو، بخار کی حالت میں وہ عضو دوسرے اعضا کی بہ نسبت زیادہ گرم ہو، نبض ابتدا میں صغیر اور انتہا میں سریع الانقباض ہو، بعد ازاں عظیم، سریع یا متواتر ہو جائے، اس کے بعد منشاری یا موجی بن جائے تار ورید اکثر رنگ کم ہو تو یہ **حمی ورمی** ہوگا۔

اگر بخاروں کی مخصوص علامتیں ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہو جائیں، دو پہلی باری میں لرزہ کے ساتھ بخار آنے کے بعد لازم ہو جائے اور پسینہ نہ آئے یا بخار کے درمیان ہر وقت سردی اور لرزہ عود کر آئے اور دو تین لرزہ کے بعد ایک بار پسینہ آئے یا تپ لازم مع لرزہ نہایت قوی ہو اور ہاتھ پاؤں کے سرد رہنے کی مدت بہت دراز ہو تو یہ **تپ مرکب** ہوگا ———— چنانچہ اس صورت میں اگر نوبت ایک روز غب کی بہ نسبت زیادہ لمبی، مگر نرم ہو اور ایک روز غب کی بہ نسبت چھوٹی لیکن زیادہ گرم ہو، اکثر ایک نوبت میں دو تین پھریری آئیں، گاہے اعضا گرم ہو جانے کے بعد بھی پھریری باقی رہے، اس بخار کی ابتدا میں اور زمانہ تزاید میں بہت زیادہ اضطراب و بے چینی ہو اور اس کا زمانہ انتہا طویل ہو، اسی طرح زمانۂ انحطاط بھی لمبا ہو، پسینہ سے کم اترے، تیسرے روز نوبت پہلے روز کے مشابہ ہو اور چوتھے روز وقفہ کی مدت دوسرے روز کے مشابہ ہو نبض میں بڑائی، تیزی اور تواتر غب سے کم ہو اور اس میں صغر بستی و تفاوت بلغمی بخار سے کم ہو، قارورہ کے نبض کی رفتار نہایت سست ہو، قے و براز میں صفرا و بلغم مخلوط ہو تو یہ بخار **شطر الغب** ہوگا جس کا مادہ بلغم و صفرا سے مرکب ہوتا ہے، اگر اس میں بلغم غالب ہوگا تو اس کی نوبتیں زیادہ لمبی ہوں گی، پھریری

ہلکی ہوگی، نبض میں فتار زیادہ ہوگا، ہاتھ پاؤں بسرعت سرد ہو جایا کریں گے اور دیر میں گرم ہوں گے، پیاس نسبتاً کم ہوگی، قارورہ میں سفیدی و خامی زیادہ ہوگی اور پسینہ کم آئے گا ——— اگر صفرا غالب ہوگا تو پیاس بہت ہوگی، ہاتھ پاؤں بہت جلد گرم ہو جائیں گے، تشنگی زیادہ ہوگی، صفراوی قے آئے گی، پسینہ بہت ہوگا اور بے چینی بھی زیادہ ہوگی، لیکن جلد ختم ہو جائے گی اور قارورہ زیادہ رنگین ہوگا ——— اگر صفرا و بلغم دونوں برابر ہوں تو دونوں کے عوارض و علامات بھی یکساں ظاہر ہوں گے ——— اگر یہ بخار تپ دائر صفراوی اور تپ لازم بلغمی سے مرکب ہو جسے بعض اطباء شطر الغب خالص کہتے ہیں، تو لرزہ کمزور ہوگا، گاہے ابتداء سردی و بے چینی مگر ہوگی اور ہاتھ پاؤں کی برودت کے ساتھ احشاء و شکم میں حرارت زیادہ ہوگی اور نبض نہایت صغیر و متفاوت ہوگی ——— اور اگر یہ بخار دونوں دائم تپوں سے مرکب ہو تو لرزہ بالکل نہ ہوگا۔

عفونتی بخاروں کا اصول علاج

تپ صفراوی لازم بالخصوص محرقہ تبرید و تسہیل کا سب سے زیادہ محتاج ہوتا ہے، اس کے بعد تبرید کی ضرورت میں تپ دموی کا درجہ ہے، بعد ازاں تپ بلغمی کا اور اس کے بعد سوداوی بخار کا ——— جب بخار عارض ہو تو علامات سے اس کا مادہ معلوم کرنے کے بعد اسی کے مطابق تبرید و تسکین کی تدابیر اختیار کریں ——— بہتر یہ ہے کہ ہلیلجات بخاروں میں نہ استعمال کریں ——— دودھ اور اس کی اشیاء بخار میں تناول کرنے سے عفونت کے زیادہ ہو جانے کا امکان ہوتا ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ عفونتی بخاروں کے علاج کا مقصد کبھی تو بخار کی طرف توجہ کرنا ہوتا ہے اور اس لحاظ سے تبرید و ترطیب کی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی اس کا مقصد مادہ کی طرف توجہ کرنا ہوتا ہے جب کہ اس کے پکانے اور خارج کرنے کی ضرورت ہو اور بسا اوقات ان دونوں ضرورتوں کے درمیان تناقض واقع ہو جاتا ہے کیونکہ خود بخار تبرید کا مستدعی ہوتا ہے اور اس کو پیدا کرنے والی

خلط کا اقتضا یہ ہوتا ہے کہ اسے نضج دے کر خارج و تحلیل کیا جائے
ادویہ مقصد اکثر گرم دوا کے بغیر پورا نہیں ہوتا، چنانچہ اس صورت میں طبیب
پر واجب ہے کہ وہ ان دونوں امور کے اہم مقتضیات کی رعایت کرے
گاہے حرارت کی زیادتی بہت زیادہ بارد اشیا دینے کے
منافی ہوتی ہے، اس لئے حرارت کی زیادتی کی صورت میں آب فواکہ
آب بقول مثلاً ماء القرع، ماء الخیار و آب تربوز وغیرہ دینا روا نہیں ہے
بلکہ بہتر ہے کہ ان بخاروں میں ایک ہفتہ تک آب فواکہ نہ دیں اور ماء الشعیر
پر اکتفا کریں ——— عفونی بخاروں میں تمام فواکہ مضر
ہیں کیونکہ وہ بالعموم معدہ میں فاسد ہو جاتی ہیں ——— سکنجبین
ایک ایسی چیز ہے جس میں نضج دینے، تلطیف کرنے، مادہ کو خارج کرنے اور
ٹھنڈک پہنچانے کی صفتیں جمع ہیں؛

گاہے بخار کی تیزی وحدت اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ مادہ کے
نضج و استفراغ کی فرصت نہیں مل سکتی بلکہ سب سے پہلے تسکین
کے لئے پوری تبرید کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالخصوص جب مریض میں
مدافعت کی طاقت نہ ہو تو وہ مادہ کے نضج و اخراج تک بخار کی تیزی
کو برداشت کرنے پر قادر نہیں ہوتا، اس لئے اس صورت میں پہلے تبرید
دینا ضروری ہے، البتہ اگر مریض کی قوت مدافعت پر قادر ہو اور سبب
کو زائل کرنے تک بخار کی تکلیف برداشت کر سکے تو مادہ کو نضج دینے
کی تدبیر کریں اور ایسی تبرید نہ کریں جو مانع تحلیل ہو ———
ان بخاروں میں تبرید کے لئے ایسی چیزیں نہ دیں جن میں قبض اور تکاثف پیدا
کرنے کی خاصیت ہو؛

بخار کا علاج اس کی جنس معلوم کرنے کے بعد ہی ممکن ہے، لیکن
جب بخار کی جنس و نوع کی تشخیص نہ ہو سکے تو تدبیریں تلطیف کریں یعنی
غذا کیفیت و کمیت کے لحاظ سے کم کر دیں اور کوشش کریں کہ باری کا
ایسے وقت آئے جبکہ شکم خالی ہو، نوبت کے دن حتی الامکان طبیعت
میں کسی قسم کی تحریک نہ پیدا ہونے دیں، تشخیص سے پہلے استفراغ نہ کرائیں
اور قوت کی حالت کو ہر وقت ملحوظ رکھیں؛
اگر قبض ہو تو ماء الشعیر اور قدرے شیر خشت سے تلیین کریں اور
ماء الشعیر و سکنجبین پلائیں اور اس سے مقصد حاصل نہ ہو تو شیر خشت کے

ساتھ شربت بنفشہ یا اس کے مانند کوئی اور چیز دیں جس کا مقصد
تلیین ہو نہ کہ اسہال بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس مقصد کے لئے حقنہ استعمال
کریں ——— طبیعت کے نرم ہونے کے بعد ادرار کی طرف متوجہ
ہوں اور اس کے لئے نضج کرنے کے ساتھ سکنجبین پکا کر دینا مفید ہے
بعد ازاں ایسی چیزوں سے پسینہ لائیں جو زیادہ گرم نہ ہوں خلا[illegible]
یا بابونہ کی مالش کریں یا شربت بنفشہ یا آب شیریں نیم گرم سے نطول کریں لیکن جب بخار
تپ نوبت کا ہو تو مالش یا نطول جائز نہیں ہے ۔

تدبیر خواب

بیمار کو باری کے شروع میں سونے نہ دیں خصوصاً اگر
اس کی ابتدا پھریری یا سردی یا لرزہ سے ہو رہی ہو تو
سونے سے روکیں لیکن انحطاط کے وقت میں سونا مفید ہے اور انتہا
کے وقت بھی نقصان نہیں پہنچاتا ——— گرم بخار کے مریض کو موسم
گرما میں خسخانہ اور سرد تہ خانہ میں نہ سلائیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ بدن کو کپڑے
سے چھپا رکھیں اور کمرہ کی ہوا کو سرد کریں تاکہ سانس میں ٹھنڈی
ہوا داخل ہو ۔

تدبیر آب سرد

شیخ کا قول ہے کہ بخار میں سرد پانی اسی وقت
منع کرنا چاہئے جب کہ مادہ خام و غلیظ ہو اور اندیشہ
ہو کہ سرد پانی سے اس کی خامی و غلظت میں اضافہ ہو جائے گا ———
رقیق صفراوی خلط کے لئے آب سرد بہترین چیز ہے لیکن جگر یا معدہ ضعیف
ہو یا دونوں بارد ہوں یا مریض کے اعضائے شکم میں ورم ہو یا اعضا
میں درد ہو یا مزاج قلیل الدم ہو یا حرارت غریزی ضعیف ہو یا مریض ٹھنڈا
پانی پینے کا بالکل ہی عادی نہ ہو یا وہ نہایت لاغر ہو تو ان حالتوں میں
آب سرد نہ دیں ۔ اس کے برخلاف اگر مادہ حار ہو یا غلیظ مادہ نضج پا چکا
ہو، بدن فربہ، حرارت غریزی وافر اور قوت قوی ہو اور اخلاط
سے مملو نہ ہوں اور مزاج اصلی لاغر نہ ہو ۔ علاوہ بریں مریض کو سرد
پانی پینے کی عادت بھی ہو تو آب سرد اس کے لئے بہترین چیز ہے ۔
گالینوس طبیب حمیات محرقہ میں مریض کو اس قدر پانی پلاتا تھا کہ
اس کے رنگ میں سبزی آجاتی ہے اور لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور
اس سے کہ صفراوی بخار بلغمی بخار کی تحلیل ہو جاتا ہے اور
اس سے طبیعت قوی ہو کر مادے کو پسینہ، جوشاندہ اور اسہال

کے ذریعہ دفع کردیتی ہے۔

اگر کسی عضو میں ورم ہو اور بخار کی گرمی و تشنگی سے ضرر پہنچے اور اس کے ذبول پر منتج ہونے کا اندیشہ ہو تو ورم کے باوجود آب سرد پینے سے نہ روکیں ——— سکنجبین گاہے تشنگی کو ساکن اور مادہ کو قطع کرتی ہے، دست لاتی ہے اور ورم کے لئے سرد پانی کے برابر مضر نہیں ہوتی، اسی طرح جلاب بہت زیادہ پانی میں ملاکر دینا بھی تقریباً یہی اثر رکھتا ہے، اس لئے اگر سرد پانی کے ساتھ ان دونوں چیزوں میں سے کوئی چیز ملا کردیں تو مادہ میں غلظت و صلابت پیدا ہونے کا اندیشہ کم ہوگا۔

جن لوگوں کو صحت کی حالت میں سرد پانی نقصان پہنچاتا ہو ان کو بیماری میں اس کی اجازت صرف ایسی حالت میں دینی چاہیے جب کہ جسم قوی ہو، عضلات موٹے ہوں، مزاج حار یابس ہو اور مادہ کا استفراغ ہو چکا ہو۔

تدبیر سکنجبین سکنجبین اس شربت کو کہتے ہیں جو سرکہ، شہد اور پانی سے مرکب ہو یا سرکہ قند اور گلاب سے، بہر حال یہ ترکیب نہایت بہتر و مفید ہے کیونکہ سرکہ کا مزاج سرد و خشک ہوتا ہے اور سردی کے ساتھ سریع النفوذ ہونے کی بنا پر اعصاب و اعضاء عصبی کو نقصان پہنچاتا ہے اور سرکہ کا نفع یہ ہے کہ ریاح کو تحلیل کرتا ہے، غلیظ و لزج رطوبت کو لطیف بناتا ہے، چنانچہ اس سے جب سکنجبین تیار کرتے ہیں تو اس کی مضرت شہد سے اور شہد کی مضرت سرکہ سے ٹوٹ جاتی ہے اور پانی کی منفعت کے ساتھ ان دونوں چیزوں کا فائدہ بھی حاصل ہو جاتا ہے ——— سکنجبین تشنگی کو روکتی ہے، صفرا کو ساکن کرتی ہے، غذائی نالی و دہن کو تر رکھتی ہے، مجاری کی غلیظ و لزج رطوبتوں کو لطیف بناتی ہے، کھانسی سے جو رطوبت دشواری کے ساتھ خارج ہو اسے آسانی سے خارج کردیتی ہے، اندرونی اعضاء کے سُدے کھولتی ہے، رقیق خلط کو ادرار بول و پسینے کے ذریعہ خارج کردیتی ہے اور گاہے طبیعت کی تلیین کرکے اسہال لاتی ہے، لیکن ان فائدوں کے لئے ضروری ہے کہ سکنجبین زیادہ ترش نہ ہو کیونکہ ایسی سکنجبین کا نفع و نقصان دونوں زیادہ قوی ہوتا

ترش سکنجبین سے جلد نفع نہ پہنچنا مرض کے خطرناک ہونے کی علامت ہے اور اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ مادہ اس قدر خام و غلیظ ہے کہ سکنجبین اسے لطیف نہیں بنا سکتی بلکہ سکنجبین کے ایسے لطیف اجزا تحلیل ہو جانے کے باعث اس میں اور زیادہ غلظت پیدا ہو جائے گی۔

اگر قوت قوی ہو تو سکنجبین لیسدار رطوبت کو لطیف بنا کر کھانسی کے ذریعہ باسانی دفع کر دیتی ہے اور آلات تنفس پاک ہو جاتے ہیں اور اگر قوت اس قابل نہ ہو کہ کھانسی سے رطوبت خارج ہو سکے تو اس حالت میں سکنجبین استعمال کی جائے تو بسا اوقات مریض اس سے خناق میں مبتلا ہو جاتا ہے ——— موسم سرما میں سکنجبین معتدل یا گرم دیں تاکہ وہ خلط کو پکائے اور لطیف بنائے اور موسم گرما میں آب سرد کے ساتھ پلائیں تاکہ وہ اس کی شدت کو توڑے، پیاس اور حرارت ناری کو تسکین دے اور اندرونی سدے کھولے مگر اس میں برف نہ ملائیں ——— حمیات محرقہ و مطبقہ اور غب میں سکنجبین معتدل پانی یا گلاب کے ساتھ ملا کر دینا نہایت مناسب ہے اور بلغمی بخاروں میں سکنجبین بزوری یا سرکہ عنصل یا سرکہ کبر سے بنی ہوئی سکنجبین موافق پڑتی ہے کیونکہ سکنجبین بزوری مادہ کو نضج دینے، لطیف بنانے اور سدے کھولنے میں سکنجبین سادہ سے زیادہ قوی ہوتی ہے۔

یابس مزاجوں میں سکنجبین کے بدلے جلاب دینا چاہیے (یعنی شربت سادہ) اور حاد بخاروں میں اس کے سوا اور کوئی چیز دینا مناسب نہیں ہے اور اگر صفرا کا بہت زیادہ غلبہ ہو اور جلاب کے صفرا میں تحلیل ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس میں وافر پانی ملا کر دیں۔

کبھی وبائی بخاروں میں صفرا کا بکثرت استفراغ ہوتا ہے اور اس سے حرارت، بے چینی میں زیادتی ہو جاتی ہے یہ حرارت کی انتہائی زیادتی کی علامت ہے اور اس میں غشی پیدا ہو جانے کا امکان ہوتا ہے اس لئے اس صورت میں نہ سکنجبین دینی چاہیے نہ جلاب اور دار اصل یہ جاننا چاہیے بلکہ اس وقت سب سے بہتر یہ ہے کہ نہایت سرد پانی پلائیں۔

تدبیر ماء الشعیر | حمیات محرقہ و مطبقہ اور غب میں حرارت ناری کا غلبہ ہوتا ہے اور عفونتی بخاروں کا مادہ پختہ ؟ اور کچھ کچا ہوتا ہے اس لئے ان بخاروں کے علاج میں جلے ہوئے مادہ کو دفع کرنے اور خام مادہ

کو بچانے کی تدابیر ساتھ ساتھ اختیار کرنا ضروری ہے علاوہ بریں بیمار کی قوت کو محفوظ رکھنا بھی واجب ہے اور قوت کی حفاظت، مزاج کی تعدیل اور غذا سے کی جا سکتی ہے لیکن مریض کے معدہ کو مشغول کرنا مناسب نہیں ہے مثلاً اگر مزاج کی تعدیل کے لئے بارد شربت دئے جائیں اور قوت کے لئے غذا دی جائے تو طبیعت کو بیک وقت تین امور کی طرف توجہ دینی پڑے گی۔ اول ہضم شربت، دوم ہضم غذا، سوم نضج مادہ اور یہ اس کے لئے مشکل ہوگا لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ حرارت سے بدن کی جو رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں ان کا بدل مہیا کرنا بھی ضروری ہے اور ماءالشعیر کے سوا کوئی ایسی چیز موجود نہیں جو ترطیب و تبرید بھی کرے، غذا بھی بہم پہنچائے اور مادہ کے نضج میں بھی حائل نہ ہو۔ اسی لئے قدیم اطبائے ماءالشعیر یا کشکاب کو بخاروں کے علاج میں بہت اہمیت دی ہے:۔

ماءالشعیر کی مختلف قسمیں ہیں جن میں سے ایک

یہ ہے کہ اس میں جو کا جرم موجود نہ ہو بلکہ اس کے اجزاء لطیف پانی میں آجائیں یہ قسم اگر اچھی طرح پکائی جائے تو علاج میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس کی پکانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک حصہ جو بیس حصہ پانی ملائیں اور اس میں سے بارہ حصہ جل جائے تو اس کا رقیق سرخ پانی لے کر استعمال کریں۔ اس قسم میں اگرچہ غذائیت کم ہوتی ہے لیکن ترطیب اور فضلات کو پکانے و خارج کرنے کی صلاحیت بہت ہوتی ہے۔ اس کی تبرید کا درجہ معتدل ہوتا ہے اور نہایت زود ہضم ہے ——— ماءالشعیر کی ایک اور قسم وہ ہے جس میں جو اور اس کے آٹے کے اجزا موجود ہوں اور اس قسم میں بہتر یہ ہے کہ بہت زیادہ نہ پکایا جائے بلکہ اسی قدر آگ پر رکھا جائے کہ اس کا نفخ دور ہو جائے اور اس میں لزوجت نہ آنے پائے۔ اس قسم میں غذائیت زیادہ اور مادہ کو نضج دینے کی صلاحیت کم ہوتی ہے، علاوہ بریں یہ ماءالشعیر بسا اوقات بارد معدہ میں ترش ہو جاتا ہے ——— کہتے ہیں ماءالشعیر ایسے پکانا چاہئے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس میں غذائیت بہت کم اور اس کے مقابلہ میں فضلات کو پکانے اور خارج کرنے کی طاقت بہت زیادہ ہو:۔

ماءالشعیر اور سکنجبین کو معدہ میں جمع کرنا اکثر بے چینی کا باعث ہوتا ہے، اور ماءالشعیر فاسد ہو جاتا ہے ——— اگر قبض ہو تو بہتر یہ ہے کہ پہلے حقنہ یا شیاف کے ذریعہ طبیعت کو نرم کرلیں، اس کے بعد ماءالشعیر پلائیں

اگر کسی کے معدہ میں ماء الشعیر
ترش ہو جائے تو نہایت رقیق ماء الشعیر دیں اور یہ بھی ترش ہو جائے تو بیخ
کرفس کے مانند مسخن معدہ اشیاء اس کے ساتھ جوش دیں، اس کے بعد بھی
اس میں ترشی آ جائے تو تھوڑے فلفل شامل کریں ——— اگر ماء الشعیر
سے معدہ میں نفخ ہو جائے تو محرور مزاج والے اس میں قند سے سرکہ غر
ملا کر پلائیں ؛

ماء الشعیر میں دس خوبیاں ہیں (۱) یہ بارد
ہے اور حرارت کو توڑتا ہے (۲) مادہ کو نضج دیتا ہے (۳) جلے ہوئے مواد
کو خارج کرتا ہے (۴) معدہ کا تنقیہ کرتا ہے (۵) تمام بدن میں آسانی نفوذ
کر جاتا ہے (۶) لذیذ ہے اور طبیعت اسے قبول کرتی ہے (۷) معتدل
غذائیت رکھتا ہے (۸) پیاس کو تسکین دیتا ہے (۹) فاسد اخلاط میں ہیجان
پیدا نہیں کرتا (۱۰) معدہ میں نفخ نہیں لاتا ——— لیکن اس میں خرابی
یہ ہے کہ معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے اور بارد، حشا کو ضرر پہنچاتا ہے اور اس
کا مصلح گلقند ہے ؛

ماء الشعیر یا آش جو پکانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ عمدہ چھلے ہوئے جو
قلعی دار برتن میں دس گنے پانی کے ساتھ نرم آگ پر پکائیں اور پکانے کے
دوران میں تین چار بار پانی بدل دیں بلکہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ سات بار پانی
بدل دیں، بعد ازاں مل چھان کر گلاب عرق کیوڑہ و شربت انار یا قند سفید
کے ہمراہ استعمال کریں ——— جو کے عمدہ ہونے کی علامت یہ ہے
کہ وہ پکانے کے وقت پھول کر موٹے ہو جائیں اور اس میں پکے ہوئے پانی
کے رنگ میں سرخی آ جائے ؛

اگر تقویت منظور ہو تو گوشت والا آش جو دیں جس کی
تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے گوشت کو پکائیں اور وہ گل جائے تو اسی میں جو
پکا کر صاف کر کے استعمال کریں اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ ماء الشعیر جب
آگ سے اتارنے کے قابل ہو جائے تو اس میں گوشت کی یخنی ڈال کر اس قدر
جوش دیں کہ اس کا قوام پھر درست ہو جائے بعد ازاں صاف کر کے استعمال
کریں ——— اگر ماء الشعیر کو قابض بنانا ہو تو جو کو بدستور بریاں کر کے
پکائیں اور زیادہ قبض کی ضرورت ہو تو اس کے ساتھ خشخاش وغیرہ کے مانند

ماہی دانگی جوش دیں ۔

تدبیر استفراغ بخار کی ابتداء اگر مذکورہ بالا اصول پر عمل کرنے کے بعد خلط متعفن کو نضج دینے اور خارج کرنے کی تدبیر اختیار کریں یعنی اسے کم کرنے اور خشک کرنے کی تدبیر احتیاطاً نہ کریں بلکہ اسے پکا کر خارج کر کے بخار کے سبب کو زائل کرنے کی کوشش کریں —— مادہ جب تک پختہ نہ ہو جائے اس وقت تک بے ضرورت اس کا استفراغ کرنا روا نہیں ہے، کیونکہ خام خلط کے استفراغ سے کبھی اس میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور کامل استفراغ نہ ہونے کے باعث اس خلط میں زیادتی ہو جاتی ہے اور دوسرے اخلاط بھی اس میں تحلیل ہو جاتے ہیں ۔

خلط کو نضج دینے کا مقصد اس کے قوام کی تعدیل کرنا ہے تاکہ وہ آسانی سے دفع ہونے کے قابل ہو جائے کیونکہ رقیق خلط اعضاء کے اندر نافذ و منتشر ہوتی ہے، غلیظ خلط جمی ہوئی ہوتی ہے، اور لیسدار خلط اعضاء کے ساتھ چپک جاتی ہے اس لئے اس کا قوام درست کئے بغیر ان کا خارج ہونا آسان نہیں ہوتا —— لیکن اگر مادہ

نہایت متحرکہ ہو اور نضج کے انتظار میں اس سے سرسامی ورم وغیرہ پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہو یا مادہ کو بدن میں چھوڑنے کی حالت میں نضج سے پہلے ہی خطرہ میں مبتلا کر دینے کا اندیشہ ہو مثلاً خلط رقیق ہو جس کے نضج کے لئے ایک عرصہ درکار ہے تو حسب ضرورت نضج کا انتظار کئے بغیر اس کا استفراغ کرائیں —— اگر احتیاط کا تقاضا ہو کہ استفراغ کرایا جائے مگر اس سے مادہ میں تحریک اور کسی خلط کے غلبہ کا اندیشہ ہو تو جہاں تک ہو سکے دوسرے اوقات میں مادہ کو تحریک دینے سے اجتناب کریں، بالخصوص زمانہ انتہا میں ہرگز کسی خلط کو حرکت نہ دیں ۔

استفراغ میں بخار کے اتر جانے یا بخار کے کم ہونے یا اس میں سردی کے وقت کی ضرور رعایت کریں —— باری کے دن اسہال یا فصد کے ذریعہ استفراغ نہ کریں، اور نوبت کے وقت کوئی ثقیل چیز کھلائیں حتی کہ ماء الشعیر میں قند نہ ڈالیں اور جلاب نہ دیں کیونکہ غلیظ و ثقیل اشیاء طبیعت کو تنگ کر دینے کے باعث نوبت میں تیزی و ہیجان پیدا کر دیتی ہیں بلکہ اس حالت میں غذا کی تلطیف سے طبیعت کی اعانت کریں، البتہ اگر ضعف بہت زیادہ ہو تو مناسب غذا دینا ضروری ہے ۔

گاہے اسہال کے لئے ایسی اور دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو خلط غلیظ لزج کو خارج کرنے کے لحاظ سے قوی ہو مگر اس اعتبار سے ضعیف ہو کہ اس سے ایک دو سے زیادہ دست نہ آئیں اور بہت زیادہ استفراغ سے قوت ساقط نہ ہو جائے — **خیار شنبر** بہترین مسہل ہے اور گاہے اس میں **سقمونیا** بھی شامل کر لیتے ہیں گاہے تنہا سقمونیا جلاب کے ساتھ دیتے ہیں اور گاہے مادہ کے غلیظ ہونے کی صورت میں صبر کے استعمال کی حاجت ہوتی ہے جس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ صبر کو آب کاسنی میں غسل و تربیت دے کر گولیاں بنا کر استعمال کریں — **ہلیلہ** زرد بھی بعض اطبا استعمال کرتے ہیں مگر جب تک اس کے لئے مجبور نہ ہو جائیں اس سے گریز کرنا بہتر ہے، کیونکہ ہلیلہ اسہال کے بعد مسامات کو بند کر دیتا ہے اور احشا میں خشونت پیدا کرتا ہے اس لئے اگر اس کو استعمال کرنا ہی پڑے تو کامل نضج کے بعد دیں — آب انار بن نہایت مفید چیز ہے بالخصوص اس کی جھلیوں کے ساتھ نچوڑ کر پلانا غلبہ یبوست دماغی حالت میں نہایت سود مند ہے۔ گاہے سقمونیا مبردات و مطفیات کے ساتھ استعمال کراتے ہیں مثلاً گشنیز، طباشیر، گل سرخ ہر ایک دو دو ماشہ، کافور ایک ... سقمونیا ایک سے دو رتی تک سب کی گولیاں بنا کر کھلاتے ہیں اسی طرح جب نفخ ہو معجون مسہل یا قرص طباشیر ملین دیتے ہیں۔

تدبیر غذا شیخ نے لکھا ہے کہ بخار کے مریضوں کے لئے رطب غذائیں سب سے بہتر ہیں خصوصاً ان لوگوں میں ایسی غذائیں زیادہ موافق آتی ہیں جن کا مزاج رطب ہو، جیسے بچوں، عورتوں، آرام و راحت سے رہنے والوں اور رطب غذا کی عادت رکھنے والوں کا مزاج ہوتا ہے ——— جب بخار شروع ہو اور طبیعت قبض ہو تو جب تک کہ ثفل کامل طور پر خارج نہ ہو جائے اس وقت تک غذا نہ دیں اور اس کا لازمی طور پر خیال رکھیں کہ بخار کی باری یا اس میں تیزی کی حالت میں غذا نہ دی جائے جب کہ شکم غذا سے قطعاً خالی ہو۔

بعض غذائیں نہایت لطیف ہوتی ہیں یعنی ان سے رقیق و قلیل غذائیت رکھنے والا خون پیدا ہوتا ہے، بعض غذائیں بہت غلیظ ہوتی ہیں یعنی ان سے غلیظ خون پیدا ہوتا ہے جس میں تقویہ کی صلاحیت بہت

زیادہ ہوتی ہے اور بعض غذائیں ان دونوں کے بین بین ہوتی ہیں، چنانچہ ان میں سے بعض لطافت کی طرف مائل ہوتی ہیں اور بعض کثافت کی طرف

کامل طور پر لطیف غذا دینا۔ غذا روکنے کے حکم میں داخل ہے اور نہایت غلیظ غذا دینا گویا مرض کی حالت میں تندرستی کی غذا دینے کے مترادف ہے ——— متوسط درجہ کی مائل بہ لطافت غذا کی مثال یہ ہے کہ آب انار، نہایت رقیق جلاب، اس کے بعد رقیق ماء الشعیر جو اکتفا کی جائے، بعد ازاں غلیظ ماء الشعیر اور بارد رطب بقول مثلاً ہمحوا، پالک وغیرہ اور اس کے بعد بغیر صاف کیا ہوا کشک جو متوسط درجہ کی غذا ہے اور غلظت کی طرف مائل متوسط کی مثال مرغ و برہ و بزغالہ کا گوشت ہے جس سے کبک اور چوزہ مرغ کا گوشت زیادہ لطیف ہوتا ہے اور اس سے بھی زیادہ لطافت تازہ مچھلی اور تیتر بٹیر کے گوشت میں ہوتی ہے اور اس کی زیادہ لطیف چوزہ مرغ کا بازو اور رقیق القوام بیضۂ نیم برشت اور بہت چھوٹی مچھلی ہوتی ہے۔

بخار کے مریض کو غذا دینے میں حسب ذیل امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ——— مرض کی طبیعت، مرض کے اوقات، مریض کی قوت، موسم، مریض کی عادت، مریض کے بدن کی ظاہری حالت، مریض کے اشتہا کی کیفیت، بخار کی نوبتوں کا وقت اور غذا کو روکنے والے اسباب۔

مرض کی طبیعت کو غذا میں ملحوظ رکھنا اس لئے ضروری ہے کہ بعض بخار حاد ہوتے ہیں اور بعض طول پکڑنے والے ہوتے ہیں، اس لئے حاجت ہوتی ہے کہ حدت کی صورت میں غذا اس کے موافق اور طول پکڑنے کی حالت میں اس کے مطابق دی جائے، چنانچہ مرض نہایت حاد ہو تو غذا بھی نہایت لطیف ہونی چاہئے اور جلاب میں پانی ملا کر یا ماء العسل و سکنجبین دینا چاہئے، اگر مریض حاد اس نوعیت کا ہے جو سات روز میں ختم ہوتا ہے تو ماء الشعیر قند کے ساتھ یا جلاب یا شربت کے ساتھ دیں اور اگر مرض نو سے چودہ روز تک طول پکڑنے والا ہو تو ماء الشعیر مع ثقل کے دیں یا ماء الشعیر مصفیٰ روزانہ دو بار دیں اور صبح کو ماء الشعیر مع ثقل اور دوپہر کے وقت کدو یا پالک وغیرہ کا کاڑھا شیر بادیں اور جن امراض کی حدت اس سے بھی کم ہو ان میں کچھ زیادہ

مزمن امراض مثلاً حمی غب غیر خالصہ حمی سوداء
ثقیل غذائیں ——— غلظت برتیں اس کی مقدار گھٹائیں اور
حمی ربع وغیرہ میں غذائیں
لطیف نہ کریں ورنہ غذا کم دینے کی صورت میں منتہا کے وقت قوت
کے ساقط ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ؎

مرض کے اوقات کے لحاظ سے غذا کی تدبیر یہ ہے کہ

مرض کی ابتدا میں غلظت کی طرف مائل غذائیں تاکہ یکبارگی حالت
صحت کی ثقیل غذاؤں سے لطیف غذا کی طرف منتقل ہونے سے
ضرر نہ پہنچے اور مریض کی قوت تحلیل ہو جائے۔ بعد ازاں بتدریج لطافت
برتیں تاآنکہ مرض اپنے منتہا میں ہو تو اس وقت تلطیف انتہا کو
پہنچا دیں مثلاً غذا ترک کرکے جلاب، ماء العسل و شربت بنفشہ پر اکتفا
کریں تاکہ قوت غذا کو ہضم کرنے میں مشغول ہو کر مرض کی مدافعت سے
غافل نہ ہو جائے بعد ازاں جب مرض میں انحطاط شروع ہو جائے
تو غذا کی لطافت آہستہ آہستہ کم کرتے جائیں اور نقاہت
کی تدابیر اختیار کریں ؎

مریض کی قوت کے لحاظ سے غذا کی تدبیر یہ ہے کہ اگر

مریض قوی ہو، مرض نہایت حاد ہو اور اپنے منتہا کو پہنچ چکا ہو تو غذا
میں بہت زیادہ لطافت برتیں اور یا غذا ترک کر دیں یا صرف جلاب و
شربت بنفشہ ممزوج پر اختصار کریں ——— اگر قوت ضعیف ہو
مرض حادہ ہو اور منتہا دور ہو تو مریض کو غلظت کی طرف مائل غذا تھوڑی
تھوڑی مقدار میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دیں تاکہ اس کی قوت
منتہا تک قائم رہے اور اگر اس صورت میں قوت قوی ہو تو معتدل غذا
یکبار دیں ——— اگر قوت قوی اور منتہا قریب ہو تو تلطیف برتیں
اور غذا بند کر دیں البتہ ماء العسل و جلاب دیں۔ اگر قوت معتدل اور
منتہا بعید ہو تو معتدل غذا ایک بار دیں اور اگر قوت معتدل ہو اور
منتہا قریب ہو تو لطیف غذا تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دیں
——— اگر مرض امتلائی ہو اور قوت قوی ہو تو غذا میں تخفیف کریں
اور کم مقدار میں دیں اور اگر مرض استفراغی ہو اور قوت ضعیف ہو
تو غلیظ غذا کم مقدار میں دیں اور یہی کئی بار کرکے دیں۔ اگر قوت ضعیف
ہو اور مرض امتلائی ہو یا قوت قوی ہو اور مرض استفراغی ہو تو

ایسی غذا دیں جو اپنے جوہر اور مقدار دونوں حیثیتوں سے معتدل ہو ؎

موسم کے لحاظ سے غذا کی تدبیر یہ ہے کہ موسم گرما میں غذا دوپہر سے پہلے دیں اور مریض کو جو کچھ کھلائیں وہ بارد بالفعل ہو اور موسم سرما میں غذا دوپہر کے قریب دیں اور اسے جو کچھ کھلائیں وہ حار بالفعل ہو ؎

عادت کے لحاظ سے غذا کی تدبیر یہ ہے کہ اگر صحت کی حالت میں مریض کو زیادہ کھانے کی عادت ہو تو غذا بند نہ کریں اور مریض کم غذا کا عادی ہو تو غذا کم اور لطیف دیں ؎

بدن کی ظاہری حالت کے اعتبار سے غذا کی تدبیر یہ ہے کہ اگر بدن متخلخل ہو، ڈھیلا ہو تو غذا نہ روکیں اور مریض کی طبیعت کے مطابق غذا دیں اور اگر بدن کے مسامات بند ہوں تو غذا میں تقلیل و تلطیف کریں اور ضروری معلوم ہو تو بالکل بند کر دیں ؎

نوبتوں کے اوقات کے لحاظ سے غذا کی تدبیر یہ ہے کہ اگر بخار نوبتی ہو اور اس کے دورے مختلف نہ ہوں تو نوبت کے وقت میں اور اس سے چھ گھنٹے پہلے غذا نہ دیں اور نوبت کے ختم ہوجانے اور حرارت کے کم ہوجانے کے بعد غذا دیں لیکن مریض کامل طور پر نوبت کے ختم ہونے تک صبر نہ کرسکتا ہو تو کم از کم اس وقت تک غذا نہ دیں جب تک کہ سینہ و شکم اور بدن کے بالائی حصہ کی حرارت بلکہ کم نہ ہوجائے —— حمیات مطبقہ میں بخار کی تخفیف کے وقت غذا دینا بہتر نہیں ہے ؎

مریض کی اشتہا اور کسی خاص غذا کی طرف اس کے میلان کے لحاظ سے اس کی تدبیر یہ ہے کہ اگر مریض کو چند غذائیں موافق و مفید ہوں مگر ان میں سے بعض کی منفعت کم اور بعض کی زیادہ ہو اور اس غذا کی طرف میلان رکھتا ہو جس کی منفعت کم ہے تو اسی میلان کا اتباع کریں اور کم منفعت رکھنے کے باوجود وہی چیز دیں جس کی اسے رغبت ہے ؎

غذا کو رد کرنے والے اسباب کے پیش نظر

اس کی تدبیر یہ ہے کہ اگر مریض کے معدہ میں غذا کا فضلہ یا اس کے اخلاط میں رکا ہو تو اس وقت تک کوئی غذا نہ دیں جب تک کہ معدہ و امعاء پاک نہ ہو جائے، اسی طرح اگر مریض مسہل یا حقنہ یا شافہ سے استفراغ کا محتاج ہو تو استفراغ اور بدن کے تنقیہ سے پہلے غذا نہ دیں ؛

حمیات حادہ کا علاج

تلیین، اور پسینہ لانا، نضج دینا بعد ازاں استفراغ کرنا اور غذا کی مناسب تدبیر پر کاربند ہونا یہ تمام امور، جو گذشتہ صفحات میں بیان کئے گئے ہیں ان کو یہاں مدنظر رکھیں اور شدت حرارت کی تسکین کیلئے ہوا اور غذا کو بارد بنائیں، بارد طلاء اور ضماد استعمال کریں، پیاس کی تسکین کے لئے لعاب اسپغول، لعاب بہدانہ و آب برگ خرفہ دیں، منہ میں رب السوس رکھیں اور اسے فراموش نہ کریں کہ کسی حاد مرض میں مریض کے منہ کو تر رکھنا اور خشک نہ ہونے دینا بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

——— کاسنی آب تربوز، آب خیار، آب کدو، آب برگ خرفہ و روغن گل میں قدرے کافور حل کرکے مل دینا تسکین بخشتا ہے، جہاں تک ممکن ہو مکان کی ہوا سرد رکھیں جس کی تدبیر یہ ہے کہ اسے عفونت و بدبو سے بچائیں، کمرے میں پنکھا لگائیں اور وہاں وافر مقدار میں برف رکھیں اس پر آب شیریں بہائیں، برگ بید و ریحان۔ گلاب چھڑک کر پھیلا دیں یا اس پر صندل و کافور چھڑک کر بقدرے خوشبو دار شراب یا سرکہ کے چھینٹے دے کر رکھیں ؛

غذا کی تدبیر اوپر معلوم ہو چکی ہے اسی پر کاربند ہوں، علاوہ بریں اگر تبرید کے ساتھ تلیین کا ارادہ ہو تو ماء القرع، آب تربوز ملا میں یا آب خیار و آب کاہو سرکہ کے ساتھ دینا بھی نہایت نافع ہے اور اگر تبرید کے ساتھ قبض کا ارادہ ہو تو آب انار شیریں، آب انار ترش، آب غورہ آب توت سیاہ، آب ترشی لیموں، آب ترشی ترنج، آب زرشک و آب سماق وغیرہ دیں ؛

طلاء و ضماد میں مذکورہ عصارے بالخصوص گلاب یا عصارہ برگ گل سرخ تازہ، صندل و کافور کے ساتھ استعمال کریں اور ان کے ساتھ

آب تخیز و آب ہمکاسنی استعمال کرنا بہت زیادہ مجرب ہے۔ لعاب اسپغول سرکہ و گلاب کے ساتھ طلا کرنا بھی اسی قبیل سے ہے۔ اسی طرح جگر پر برودت سے نطول کرنا نہایت مفید و موثر ہے کیونکہ اگر جگر کا مزاج اعتدال پر آجائے تو اکثر عوارض میں سکون ہو جاتا ہے اور بسا اوقات صرف پانی سے نطول کرنا کافی ہوتا ہے۔

اگر نزلہ، کھانسی یا سر میں گرانی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں بخارات کی کثرت ہے چنانچہ اس صورت میں مریض کے سر پر پانی یا سرکہ ہرگز نہ ڈالیں بلکہ بابونہ و گل نیلوفر وغیرہ جوش دے کر اس کے بخارات پر انکباب کریں، مواد کا نیچے کی طرف امالہ کریں اور انہیں اوپر جانے سے روکیں اگر نزلہ اور گرانی نہ ہو تو نطول و طلا جو مناسب معلوم ہو استعمال کر سکتے ہیں امتلائی حالت میں نطول کرنے اور بالخصوص سر پر دودھ ڈالنے میں بسا اوقات ورم پیدا ہونے اور مریض کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

حمیات حادہ میں اسہال کو کچھ دخراش سے بچائیں کیونکہ اس سے قوت بہت زیادہ ضعیف ہو جاتی ہے، بالخصوص اگر مادہ بلغمی نہ ہو تو طبیعت اسے اسہال کی طرف دفع کرنا نہیں چاہتی اور اس صورت میں اسے اسہال کی راہ سے خارج کرنے میں تکلیف اور رنج کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے ــــــ

شربت خشخاش رقیق مادہ کو نضج کی خاطر غلیظ بنانے کے لئے اور نیند لانے کے لئے عجیب الاثر ہے۔

وہ عوارض جو حمیات حادہ میں شدت پکڑ لیتے ہیں ان کا بیان حمیات کی بحث کے آخر میں لکھا جائے گا۔

حمیات دموی و حمی مطبقہ

دموی بخاروں کو حمی مطبقہ کہتے ہیں مگر متقدمین ہر دموی بخار کو خواہ اس کا مادہ کوئی خلط ہو حمی مطبقہ کہتے ہیں اور دموی بخار کا بھی یہی نام رکھتے ہیں کیونکہ یہ بھی دائمی ہوتا ہے اور اس کی نوبتیں بھی ایک دوسرے سے اطباق رکھتی ہیں یعنی آپس میں مل جاتی ہیں اور ان کے درمیان راحت و وقفہ نہیں ہوتا ــــــ حمی مطبقہ کا اطلاق اکثر اس دموی بخار پر ہوتا ہے جو عفونت سے عارض ہوتا ہے مگر گاہے حمی دموی غلیانی کو بھی حمی مطبقہ کہتے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ حمی دموی کی دو قسمیں ہیں ایک غلیانی اور دوسری عفونی۔

حمی دموی غلیانی جو دل دماغ کے قریب خون میں جوش آنے اور اس سے عفونت کے بغیر سینہ میں گرم بخارات جمع ہو جانے سے عارض ہوتا ہے اس قسم کو یونانی میں سونوخس کہتے ہیں۔

خون کی گرمی اور جوش کا سبب خون کی زیادتی سے پیدا شدہ سدہ ہوتا ہے جس سے حرارت غریزی گھٹ جاتی ہے اور حرارت غریبی مشتعل ہو کر خون کو اس حد تک گرم کر دیتی ہے کہ اس میں جوش تو آ جاتا ہے لیکن تعفن نہیں پیدا ہوتا۔

گاہے خون کی گرمی اور جوش کا سبب حمی یوم کا کوئی قوی سبب ہوتا ہے۔

دموی بخار زیادہ تر گرم وتر طبقات میں دس سال سے تیس سال تک کی عمر میں فصل ربیع میں، فربہ اور فراخ رگیں رکھنے والوں میں بالخصوص گوشت خیز غذا اور شراب بکثرت استعمال کرنے والوں کو عارض ہوتا ہے۔

ہو سکتا ہے کہ سونوخس میں حرارت کے باعث خون میں تعفن پیدا ہو جائے اور یہ بخار مطبقہ میں منتقل ہو جائے یا خون کی رقت و جوش کے باعث سرسام، جدری و حصبہ میں منتقل ہو جائے۔

دموی بخار کی دوسری قسم جو خون کی عفونت سے لاحق ہوتی ہے اس کی دو نوعیں ہیں۔ اول یہ کہ خون عروق کے اندر متعفن ہو۔ دوم یہ کہ خون عروق کے باہر متعفن ہو۔

حمی مطبقہ حقیقیہ وہ کہلاتا ہے جس میں خون عروق کے اندر ہی متعفن ہوتا ہے اور اجزاء خون میں تعفن کی کمی و زیادتی کے لحاظ سے اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔ اول متزائدہ جس میں ابتداء اسہول ہوتی ہے لیکن ساعت بہ ساعت اس کی تیزی اور تکلیف بڑھ جاتی ہے تا آنکہ آخر میں اس میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کے بعد یا صحت ہو جاتی ہے یا مریض ہلاک ہو جاتا ہے یا یہ بخار کسی دوسرے بخار میں منتقل ہو جاتا ہے اس کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے کیونکہ اس کی حالت سے ظاہر ہے کہ خون کے متعفن اجزاء جس قدر تحلیل ہوتے ہیں اس عرصہ میں اس سے زیادہ اجزاء میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے۔

دوم متناقصہ جسے مطبقہ بھی کہتے ہیں یہ ابتداء میں شدید ہوتا ہے اور اس کے بعد آہستہ آہستہ کم ہوتا جاتا ہے اور دموی بخار کی دوسری قسموں

ے کم خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس کی رفتار سے ظاہر ہے کہ اس میں خون
کے جس قدر اجزا متعفن ہوتے ہیں اسی عرصہ میں اس سے زیادہ تحلیل ہو جاتے
ہیں ـــــ سوم **متساویہ یا واقفہ** جس میں ابتدا سے آخر
تک ایک حالت قایم رہتی ہے اور اس کے عوارض مذکورہ بالا دو نوع حمول
کے بین بین ہوتے ہیں ۞

حمیٰ دموی عفونی کی دوسری قسم وہ ہے جس میں خون عروق کے باہر
متعفن ہوتا ہے اور یہ بخار وہ ہے جو دموی دردوں سے عارض ہوتا ہے ۞

علاج سونوخس یعنی دموی غلیانی بخاروں میں اگر شرائط اجازت دیں تو
باسلیق یا ہفت اندام کی فصد کھولیں۔ بعد ازاں تپ صفراوی کے
مطابق علاج کریں یا لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ عناب پانچ دانہ، عرق
شاہترہ و عرق عنب الثعلب ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ
داخل کرکے پانچ ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں اور شام کے وقت لعاب بہدانہ
یا اسپغول عرقیات میں نکال کر شربت نیلوفر و خاکشی کے ساتھ پلائیں ـــــ
ـــــ اگر غنودگی طاری ہو، حواس کند ہوں اور اشتہا کم ہو تو سکنجبین
سادہ، عرق عنب الثعلب و شاہترہ میں حل کرکے پلائیں ـــــ اگر اس کے
ساتھ تلوؤں میں بہت سوزش ہو تو عناب پانچ دانہ، شاہترہ چھ ماشہ، عرق شاہترہ
دس تولہ میں جوش دے کر یا بھگو کر شیرہ خیارین سات ماشہ، شربت نیلوفر
دو تولہ و خاکشی پانچ ماشہ داخل کرکے پلائیں ـــــ اگر پیشاب میں سوزش
ہو تو عناب پانچ دانہ، بہدانہ چھ ماشہ جوش دے کر شیرہ خیارین شیرہ خارخسک
ہر ایک چھ ماشہ و شربت نیلوفر دو تولہ داخل کرکے پلائیں ۞

حاصل کلام یہ ہے کہ اس بخار میں گاہے فصد کافی ہوتی ہے اور
کسی دوسری تدبیر کی حاجت نہیں ہوتی اور گاہے فصد کے ساتھ یا اس کے
بغیر مبرد اور خون کے جوش کو ٹھنڈا کرنے والی دواؤں کی بھی ضرورت
ہوتی ہے چنانچہ کاسنی، کاہو، کشنیز کا شیرہ، شربت عناب اور شربت
صندل، شربت بنفشہ، شربت نیلوفر، شربت آلو کے، تخم سرد جیسے
اور لعاب اسپغول و آب آلو کے مانند مطفی اشیا استعمال کریں
گوشت سے پرہیز رکھیں اور ترش ترکاریاں استعمال کریں۔ طبیعت کی
تلیین کے لئے آب انارین، تمر ہندی اور شیر خشت سے کام لیں اور اگر
اس کے ساتھ صفرا بھی مخلوط ہو تو صفرا کا ہلکا سا مسہل دیں ـــــ

عناب وشاہترہ کو دموی بخاروں میں بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اور اس کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے۔ پسینہ لانا بھی ایسے بخاروں میں مفید پڑتا ہے اور اس کی تدبیر بچوں کے بخار میں درج کی جائے گی ۔

حمی مطبقہ کے علاج کی ابتدا بھی اگر غیر مناسب نہ ہو تو فصد سے کریں اور خون کا جوش ٹھنڈا کرنے کے لئے شربت نیلوفر و سکنجبین سادہ، شیرہ تخم خیارین کے ساتھ پلائیں۔ اگر خون غلیظ ہو تو سکنجبین آب آلو، آب زرشک و تمر ہندی، آب شاہترہ، آب بادیان اور اصل السوس اور بیخ کاسنی کے مانند ملطفات استعمال کرائیں۔ اور اگر خون رقیق ہو تو شربت عناب و شربت انار، آب کاسنی اور دوسری مبرد و مطفی اشیاء دیں۔ علاوہ بریں جب حاجت خون کے قوام کی اصلاح کے لئے شربت تمر ہندی، شربت خشخاش، آلو بخارا، نیلوفر، کاسنی، تمر ہندی و بنفشہ کا خیسانده اور شربت آلو، شربت نیلوفر و شربت عناب وغیرہ پلائیں ۔

شیخ نے لکھا ہے کہ دموی بخار کے علاج کا مقصد خون کو کم کرنا۔ اگر وہ رقیق ہو تو اسے غلیظ بنانا اور غلیظ ہو تو اسے رقیق بنانا ہوتا ہے اور اس مادہ کو نضج دینا جو بخار کا موجب ہے ـــــ بسا اوقات خون کا اخراج اور سرد پانی پلانا دوسری تمام تدابیر سے مستغنی کر دیتا ہے ۔

خون کو غلیظ بنانے کے لئے رب عناب کا استعمال نہایت مفید ہے۔ اسی طرح عدس بالخصوص اس کو سرکہ سے خوب ترش کر کے دینا نہایت سود مند ہے ـــــ **خون کا جوش ٹھنڈا** کرنے کے لئے آب نقوع عدس و آب برگ کاہو سرد کر کے پلائیں۔ اور کوئی امر مانع نہ ہو تو تنہا آب سرد پلانا بھی بہت زیادہ فائدہ پہنچاتا ہے ـــ یاد رہے کہ استفراغ کو ترک کر دینے اور صرف تبرید پر اکتفا کرنے سے بسا اوقات سدوں میں اضافہ ہو جاتا ہے جس سے عفونت اور حرارت بڑھ جاتی ہے ـــــ **تنقیہ** صفرا کے مسہل قوت کے مطابق استعمال کریں۔ خون کے ساتھ کی تمام اخلاط کو نضج دینے کے لئے عناب، سپستان، بنفشہ، شاہترہ، بادیان گل سرخ، تخم کاسنی، کشوث، مویز منقی اور آلو بخارا دیں۔ کیونکہ یہ خام اخلاط ہی خون کی عفونت کا باعث ہوتی ہے اور بخار کے آخری قسم

ماء الشعیر و قرص کافور استعمال کرائیں ؎

اگر مریض کسی باطنی عضو میں درد محسوس کرے تو اس کے ساکن ہونے سے پہلے ماء الشعیر یا غذا یا تبرید نہ دیں —— زبان کھردری یا سیاہ ہو گئی ہو تو لعاب اسپغول، روغن بادام شیریں قند سفید کے مرکب میں کچھ تر کر کے اس پر پھیریں —— اگر تشنگی بہت زیادہ ہو تو لعاب اسپغول، جلاب و روغن بادام شیریں دیں یا ماء القرع قدرے آب انار و آب تربوز ملا کر پلائیں ؎

ابن الیاس نے لکھا ہے کہ روزانہ صبح کو تمر ہندی و شکر سفید یا ترنجبین ہر ایک تین تولہ پانی میں حل کر کے پلائیں یا آب انار دانہ مع چھلکے نچوڑ کر ہر ایک ساڑھے سات تولے لیں اور اس میں قند سفید و ترنجبین ہر ایک تین تولہ حل کر کے پلائیں یا رب حصرم یا رب ریباس یا رب لیموں و رب بہی ان میں سے کوئی تین تولہ لے کر ہموزن گلاب ملا کر برف میں سرد کر کے دیں، غذا میں ماء الشعیر دیں اور طبیعت کی تسکین رب آلو و نقوع کشمش یا نقوع فواکہ و ترنجبین یا شیرخشت و ماء الفواکہ سے کریں اور استفراغ کے لئے یہ مطبوخ پلائیں —— سنا مکی ڈیڑھ تولہ، بنفشہ، نیلوفر، تخم کاسنی، گل سرخ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تمر ہندی تین تولہ، آلو سیاہ، عناب ہر ایک بیس دانہ، سپستان چالیس دانہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دے کر جب پاؤ رہ جائے تو شیرخشت، ترنجبین ہر ایک ساڑھے چار تولہ مل چھان صبح سویرے پلائیں اور شام کے وقت چھ تولہ ماء الشعیر کی غذا دیں ؎

اگر حرارت قوی اور تشنگی شدید ہو تو لعاب اسپغول اور لعاب بہدانہ ہر ایک تین تولہ، روغن بادام ڈیڑھ تولہ و طباشیر پونے دو ماشہ کے ساتھ دیں، روزانہ تین بار سرکہ و گلاب سے کلی، دانت دھونے کو کہیں اور اس کے بعد زبان پر لعاب اسپغول، لعاب بہدانہ اور روغن بنفشہ مخلوط کر کے لگائیں ؎

اگر احشا میں ورم ہو تو قلوس خیار شنبر ڈیڑھ تولہ، ترنجبین نو تولہ، عناب دس دانہ، آلو سیاہ دس دانہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دے کر تہائی رہ جائے تو مل چھان کر پلائیں علاوہ بریں روزانہ صبح کو قلوس خیار شنبر و ترنجبین آب عناب، آب عنب الثعلب، آب کاسنی

میں لیجان کرپانا مفید ہے —— ابتدا میں مقام ورم پر صندل زرگل گل ارمنی، آب کاسنی، آب عنب الثعلب و آب کشنیز سبز کے ساتھ ضماد کریں اور آخر میں صبر و زعفران آب کشنیز کے ساتھ ملا کر میں ۰۰ درجائی؛

حمیات صفراوی

شیخ نے لکھا ہے کہ صفراوی بخاروں کی تین قسمیں ہیں (۱) غب دائرہ (۲) غب لازمہ (۳) محرقہ —— غب دائرہ یا خالص ہوتا ہے یا غیر خالص اور غب خالص کا مادہ خالص صفرا ہوتا ہے اور غب غیر خالص کا مادہ غلیظ یعنی بلغم ملا ہوا صفرا جس میں بلغم اس طرح ملتا ہے کہ دونوں خلطوں میں کوئی تمیز باقی نہیں رہتی ؛

قرشی نے لکھا ہے کہ صفرا اگر عروق کے باہر متعفن ہو اور اس سے بخار عارض ہو تو اسے غب دائرہ کہتے ہیں اور اگر وہ عروق کے اندر متعفن ہو تو اس کی دو قسمیں ہیں اول یہ کہ یہ تعفن قلب کے مانند اعضاء شریفہ کے قریب واقع ہو تو اس کو محرقہ کہتے ہیں اور اگر ایسا نہ ہو تو اسے غب لازمہ کہتے ہیں، اگرچہ محرقہ بخار بھی لازم ہوتا ہے مگر چونکہ اس کا ایک خاص نام رکھ دیا گیا ہے اس لئے دوسری قسم کے لئے عام نام یعنی غب لازمہ رہنے دیا گیا ہے —— پھر ان تینوں قسموں کا مادہ یا تنہا صفرا ہوتا ہے یا اس کے ساتھ کوئی اور خلط بھی شامل ہوتی ہے، پہلی صورت کو خالص کہتے اور دوسری کو غیر خالص اور اس طرح صفراوی بخاروں کی گویا چھ قسمیں ہو گئیں ؛

غب دائرہ غب دائرہ اس صفراوی بخار کو کہتے ہیں جو ایک روز ناغہ دے کر لرزہ و سردی کے ساتھ آتا ہے اور اس کا مادہ عروق کے باہر متعفن ہوتا ہے —— اس بخار کا مادہ اگر خالص صفرا ہو تو اس کو غب دائرہ خالصہ کہتے ہیں اور اگر اس کا مادہ گاڑھے بلغم والا صفرا یعنی صفرا محیہ انڈے کی زردی کے مانند یا رقیق بلغم والا صفرا یعنی مرہ صفرا ہو تو اس کو غب دائرہ غیر خالصہ کہتے ہیں —— چونکہ غب خالص کا مادہ خالص صفرا ہوتا ہے جو گوشت کے اندر جلد کی طرف مائل ہوتا ہے اس لئے اس کے نضج و تحلیل کو جلد قبول کرنے کی امید کی جاتی ہے۔ البتہ اگر علاج میں کوئی

غلطی واقع ہو جائے اور مادہ کے نضج و استفراغ سے پہلے تبرید میں زیادتی کر دی جائے تو بسا اوقات یہ بخار غب غیر خالص میں منتقل ہو کر طول پکڑ لیتا ہے یا گرمی و خشکی بڑھانے والی تدابیر سے تپ محرقہ اور سرسام میں منتقل ہو جاتا ہے ؛

غب دائرہ کے ابتدائی ایام میں لرزہ زیادہ سخت ہوتا ہے جو روز بروز کم ہوتا جاتا ہے ۔ اسی طرح ہر باری کی ابتدا میں لرزہ قوی ہوتا ہے جو تھوڑی دیر میں آہستہ آہستہ کم ہو جاتا ہے اور تپ ربع میں اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے ——— غب کی حرارت تپ محرقہ کی حرارت کی بہ نسبت سالم اور کم ہوتی ہے ——— اس بخار کا خاصہ ہے کہ ایک روز ناغہ دے کر آتا ہے لیکن دو غب مرکب ہو جائیں تو اس کی باری روز آیا کرتی ہے جس سے بلغمی بخار کا شبہ ہو جاتا ہے ۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ بخار کی نوعیت جاننے کے لئے صرف نوبت پر اعتماد نہ کریں بلکہ دوسری علامتیں بھی پیش نظر رکھیں ——— اور اگر تین غب مرکب ہو جائیں جب بھی بخار روز آتا ہے لیکن شطر الغب کی طرح ایک روز زیادہ ہوتا ہے اور ایک روز کم مگر ان دونوں میں ان کے مخصوص عوارض و علامات سے فرق کیا جا سکتا ہے ؛

غب خالص و غیر خالص میں فرق یہ ہے کہ خالص کی نوبت چار یا بارہ گھنٹے کے اندر ختم ہو جاتی ہے مگر نوبت اس سے بہت زیادہ ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ غب غیر خالص ہے ؛

غب غیر خالص اور شطر الغب میں فرق یہ ہے کہ شطر الغب کے دونوں مادے آپس میں متحد نہیں ہوتے اور ان دونوں کی علامتیں علیحدہ علیحدہ محسوس ہوتی ہیں ۔ لیکن غب غیر خالص میں اگرچہ صفرا کے ساتھ بلغم ملا ہوتا ہے لیکن یہ آمیزش اس قدر کامل ہوتی ہے کہ دونوں خلطیں مل کر گویا ایک چیز بن جاتی ہیں اور دونوں کا فعل انفرادی طور پر محسوس نہیں ہوتا ۔ چنانچہ شطر الغب کی دو نوبتیں ہوتی ہیں اور ایک صفرا کی اور دوسری بلغم کی مگر غب غیر خالص میں ایک ہی نوبت ہوتی ہے ——— غب غیر خالص کا ہے چھ چھ ماہ تک دراز ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس کے آخر میں چہرہ اور ٹانگوں پر تہیج پیدا ہو جاتا ہے اور طحال بڑھ جاتا ہے ؛

غب لازم یہ صفراوی بخار ہے جو ہر وقت رہتا ہے مگر ایک روز ناغہ دیگر

اس میں بغیر لرزہ و سردی کے شدت ہو جاتی ہے اور اس کا سبب قلب سے دور بدن کے تمام عروق میں صفرا کا تعفن ہوتا ہے۔ اس کے عوارض غب دائرہ خالصہ کی بہ نسبت سخت اور تپ محرقہ کی نسبت سے نرم ہوتے ہیں۔ لرزہ اس میں صرف بحران کے طور پر آسکتا ہے اسی طرح پسینہ بھی صرف آخر میں یا بحران کے روز آتا ہے ——— غب دائم و محرقہ کے درمیان اعراض کے لحاظ سے فرق یہ ہے کہ محرقہ کی حرارت و سوزش بہت زیادہ ہوتی ہے اور غب دائم کے فترات یا وقفے زیادہ نمایاں ہوتے ہیں اور اس میں بے چینی، خشکی، عقل میں فتور، خفقان، غشی اور زبان میں سیاہی محرقہ کے مانند نہیں ہوتی ——— اگر غب لازم خالص ہو اور علاج میں بے احتیاطی نہ ہو تو ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں ٹھہرتا۔

تپ محرقہ تپ محرقہ اس صفراوی بخار کا نام ہے جو ہر وقت رہتا ہے، اور نہایت تیز قسم کا ہوتا ہے ——— شیخ کے قول کے مطابق یہ بخار بھی غب لازم کی جنس سے ہے اور فرق صرف یہ ہے کہ اس کے وقفے محسوس نہیں ہوتے اور اس کے عوارض زیادہ شدید ہوتے ہیں۔ اس کی حدت کا سبب یا مادہ کی حدت و کثرت ہوتی ہے یا یہ کہ اس میں تعفن قلب کے قریب یا فم معدہ کے عروق یا جگر کے نواح میں واقع ہوتا ہے ——— شیخ نے یہ بھی لکھا ہے کہ غب دائرہ کی طرح تپ محرقہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے ایک محرقہ صفراوی جس کا سبب صفرا کی زیادتی عفونت ہوتی ہے، عام ازیں کہ یہ عفونت عروق کے اندر تمام بدن میں ہو یا قلب کے نواح میں یا فم معدہ یا جگر کے عروق میں ——— دوسرا محرقہ بلغمی جو بلغم شور کے قلب کے قریب عروق میں متعفن ہونے سے پیدا ہوتا ہے ——— بلغم شور بلغم کی مائیت اور حاد صفرا کے ملنے سے وجود میں آتا ہے اور یہ اپنی حدت و نفوذ کی بنا پر صفرا کے حکم میں داخل ہے۔

صفراوی بخار کا اصول علاج شیرۂ مغز تخم کدو سات ماشہ سے ساٹھ ماشہ تک تنہا یا شیرۂ تخم کاہو مقشر سات ماشہ کے ساتھ عرق کاسنی بارہ تولہ، عرق عنب الثعلب، عرق نیلوفر، عرق بید سادہ کے مانند عرقیات میں نکال کر دو تولہ شربت نیلوفر

داخل کرکے پانچ سے نو ماشہ تک خاکشی چھڑک کر پلائیں ـــــ اگر قوت ضعیف ہو یا بخار کے ساتھ خفقان ہو تو عرق بید مشک، گلاب، کیوڑہ و عرق گاؤزباں ہر ایک تین تولہ مذکورہ نسخہ میں زیادہ کریں، صندل سفید گلاب میں گھس کر اس میں کپڑا تر کرکے جگر اور قلب پر رکھیں، عطر خس، صندل، گلاب، نیلوفر و کشنیز سبز سونگھائیں اور ہذیان کے غلبہ کے وقت گلاب سرکہ و روغن گل باہم مخلوط کرکے اس میں کپڑا بھگو کر سر پر رکھیں ـــــ بخار کے ساتھ اگر سر میں درد ہو تو آب گرم میں یا دواؤں کے جوشاندہ میں پاشویہ کرائیں اور بارد خلخلہ سونگھائیں ـــــ اگر درد سر و بےخوابی بخارات کے صعود کرنے سے یا دوسرے عوارض کے سبب سے لاحق ہو تو اس کا تدارک کریں ـــــ اگر کھانسی ہو تو تبرید میں لعاب بہدانہ بڑھائیں۔ اگر گلے میں درد ہو تو شیرہ عناب داخل کریں اور مناسب غرغرہ کرائیں۔ حرارت کی زیادتی کی صورت میں مذکورہ بالا نسخہ میں شیرہ مغز تخم تربوز زیادہ کریں۔ چار روز انہیں بزوروں کے شیرے دینے کے بعد پانچویں روز تخم خیارین کا اضافہ کریں مگر خیارین اپنی قوت ادرار کے باعث محرک ہے اس لئے اگر پانچویں دن بخار کی شدت کا دن ہو تو خیارین نہ دیں :

اگر تبرید کی حاجت زیادہ ہو تو شیرہ تخم خرفہ بھی زیادہ کریں، ساتویں روز سے تخم خیارین خارج کردیں ـــــ خیارین کا تخم کاسنی ساتویں روز سے پہلے دینا مناسب نہیں ہوتا کیونکہ اس میں یبوست و حرارت اور تفتیح کی قوت ہوتی ہے البتہ یرقانی بخار میں اس سے پہلے بھی دینا روا ہے ـــــ اگر ضرورت محسوس ہو تو شام کے وقت بھی ہلکی تبرید دیں مثلاً لعاب بہدانہ عرقیات مذکورہ میں نکال کر شربت نیلوفر یا شربت انار و خاکشی داخل کرکے پلائیں اور قبض کی حالت میں اسپغول و شربت بنفشہ استعمال کریں ـــــ زبان کی خشکی کے لئے لعاب اسپغول سے مضمضہ کرنا مفید ہے یا اسپغول کو پوٹلی میں باندھ کر پانی میں بھگو دینا اور اس کو ہونٹوں پر ملتے رہنا بھی سودمند ہے :

صفراوی بخار میں تمام ایسے شربت صفرا میں تحلیل ہو جاتے ہیں جن میں ترشی نہ ہو مگر شربت نیلوفر بالخاصیت صفرا میں تحلیل نہیں ہوتا ـــــ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو آلو بخارا اور زرشک کا شیرہ اور سکنجبین دینا مناسب ہوتا ہے اور اس سے متلی و قے میں تسکین ہوتی ہے۔

کبھی بخار کی انتہائی زیادتی کے وقت کافور یا قرص کافور استعمال کرتے ہیں مگر جب مادہ حرارت کی بہ نسبت زیادہ ہو تو تبرید کی رعایت کے ساتھ پہلے نضج و تنقیہ پر توجہ دینی چاہیئے اور تنقیہ کے بعد تبرید میں اضافہ کرنا چاہیئے ۔

ابتدا میں قوی قسم کا مسہل نہ دیں بلکہ سات روز سے پہلے کسی طرح تحریک نہ کریں مگر ملینین کی سخت ضرورت ہو تو آب فواکہ پلائیں

اگر بخار نہایت شدید ہو تو منضج کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ اس صورت میں آٹھویں، دسویں اور بارھویں دن بارہ مسہل سے تنقیہ کریں اگر بخار زائل نہ ہو یا مادہ کے باقی رہ جانے کا احساس ہو تو آٹھویں روز مسہل دے کر نویں دن ہلکی تبرید دیں اور دسویں دن دوسرا مسہل دے کر بارھویں روز پہلے کی بہ نسبت قوی تبرید دیں۔ اگر اس کے بعد بھی بخار باقی رہے تو تیسرا مسہل دیں اور اس سے بھی بخار بالکل ختم نہ ہو تو زیادہ قوی تبرید دے کر اس کا علاج غب غیر خالص کے مانند کریں ۔

اگر مسہلوں کے بعد بخار زائل نہ ہو تو قرص طباشیر یا قرص کافور بعض مبردات کے ساتھ یا ماء الشعیر مقشر یا آب کاسنی کے ساتھ استعمال کرائیں اور معمول یہ ہے کہ مسہل کے پانچ روز کے بعد قرص طباشیر ملین یا قرص زرشک صغیر آب کاسنی سبز مروق شربت بزوری خاکشی کے ساتھ دیتے ہیں بعد ازاں تپ مرکب کا علاج کریں، غذا میں ابتداءً آش جو اور مونگ کی کھچڑی دیتے ہیں ۔

بعض متاخرین نے صفراوی بخار کے علاج کا دستور العمل یہ لکھا ہے کہ پہلے مسکنات پلائیں مثلاً شربت بنفشہ یا شربت نیلوفر یا شربت گاؤزباں، عرق خاہترہ، عرق نیلوفر و عرق کاسنی میں حل کر کے خاکشی چھڑک کر پلائیں یا بجائے اس کے پہلے روز سے پانی، گلاب اور ہلکی دواؤں کے عرق میں قند سفید کا شربت بنا کر پلائیں اور یا قوریہ کرائیں ۔ بعد ازاں اگر تشنگی اور گرمی بہت زیادہ ہو تو شیرہ کاہو، شیرہ خرفہ یا شیرہ مغز تخم کدو زیادہ کریں اور چار روز کے بعد اگر بخار و تشنگی ساکن ہو جائے اور منضج دینا چاہیں تو خیساندہ پلائیں مثلاً اگر سرفہ و نزلہ نہ ہو تو آلو بخارا انجیر تخم کاسنی و گاؤزباں شب کو پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت بنفشہ حل کر کے خاکشی چھڑک کر پلائیں لیکن اگر بخار و تشنگی میں سکون نہ ہو تو

سات روز تک لعاب بہدانہ، شیرہ مغز تخم کدو اور شربت بنفشہ کے مانند ہلکی دوائیں پلاتے رہیں کیونکہ انھیں سے نفع حاصل ہو جائے گا۔

چار روز کے اندر جس طرح مسہل دینا مہلک سمجھا جاتا ہے اسی طرح قوی دوا دینا بھی سخت ممنوع ہے۔ البتہ یرقانی بخاریں جو جگر کی شرکت سے ہو آلو، تمر ہندی، آب کدو، آب کاسنی، آب تربوز وغیرہ دینا جائز سمجھتے ہیں۔—— لیکن جب صفرا کا غلبہ بہت زیادہ ہو اور بخار روغلہ آئے یا ایک روز ناغہ دے کر چڑھے تو شیرہ تخم خرفہ، شیرہ تخم کاسنی ہر ایک چھ ماشہ میں دو تولہ سکنجبین داخل کر کے دیں۔ تشنگی اور احتراق کی زیادتی کی صورت میں تبرید میں اضافہ کریں اور شیرہ خیارین، شیرہ تخم کاہو و لعاب اسپغول بڑھائیں بلکہ تین چار ماشہ قرص طباشیر کافوری بھی دیں اور اسہال ہو تو قرص طباشیر قابض بھی استعمال کرائیں۔——

پرانے تپ محرقہ میں آب کاسنی مروق و سکنجبین کا استعمال مناسب ہے۔—— صفرا کے اخراج کے لئے حالت اور وقت کے مطابق قرص طباشیر ملین، شربت وردمکرر و شربت دینار استعمال کریں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ساتویں روز تک جو بحران کا دن ہے مزاج کی تسکین کرتے رہیں اور اس دوران میں اگر خود بخود اسہال جاری ہو جائے تو قرص طباشیر قابض چار ماشہ، گشنیز خشک چار ماشہ، تخم کاسنی بریاں چھ ماشہ قدرے کافور اور شربت بہی یا شربت حب الآس یا رب بہی دو تولہ کے ساتھ دیں۔—— اگر سرفہ موجود ہو تو تخم کاسنی خارج کریں اور نسخوں میں بہدانہ تین ماشہ و رب السوس چار ماشہ شامل کریں۔—— سات روز کے بعد ایسے دن میں جو باری کا دن نہ ہو مسہل دیں مثلاً مغز فلوس چھ تولہ و تمر ہندی تین تولہ و لعاب اسپغول کے ساتھ پلائیں۔ اگر اس کو قوی کرنا چاہیں تو اس میں چار چار تولہ ترنجبین و شیرخشت بھی داخل کریں۔ گرمی و تشنگی کی شدت میں اکثر مغز فلوس و تمر ہندی آب کدو شوی و شیرہ تخم خیارین ایک تولہ استعمال کر دیتے ہیں۔

مادہ کے تنقیہ کے بعد اگر حاجت محسوس ہو تو زائد حرارت کی تسکین کے لئے شربت نیلوفر یا سکنجبین کے ساتھ ماء القرع یا قرص کافور دیں۔ اس طرح شربتوں اور قرصوں کے ساتھ ماء الشعیر یا آب تربوز

اور آب کاسنی دینا بھی نہایت مشکل ہے —— اگر آٹھواں دن باری کا ہو تو مسہل نوبت کے زائل ہونے کے چند گھنٹے بعد دیں لیکن یہ یاد رہے کہ باری کے دن مسہل دینا گاہے مضر اور گاہے مہلک ہوتا ہے ؛

اگر غب دایم اور لازم ہو اور حرارت زیادہ نہ ہو تو تین روز کے بعد یا حرارت و تشنگی کی تسکین کے بعد منضج دینا جائز ہے، چنانچہ بنفشہ، نیلوفر، کاسنی ہر ایک نو ماشہ سب کا خیساندہ یا جوشاندہ ڈیڑھ تولہ قند اور چار ماشہ خاکشی داخل کر کے پلائیں اور اگر یہ منظور ہو کہ بخار میں بھی تسکین ہو اور مادہ بھی نضج پائے تو ایک روز اس میں شیرہ کاہو یا شیرہ مغز تخم تربوز یا شیرہ تخم خیارین چھ ماشہ ملا دینا بھی روا ہے مگر اس کے بعد پانچویں روز سے خالص منضج دیں اور بحران کا دن یعنی ساتواں دن گزر جانے کے بعد بدستور مسہل دیں اور مسہلوں کے درمیان حالت کے مطابق تبرید یا منضج دیں —— اگر غب غیر خالص ہو تو مذکورہ بالا دواؤں میں بادیان و گلقند کا اضافہ کریں تاکہ بلغم بھی نضج پائے اور پیاس کا غلبہ ہو تو خیارین بھی داخل کریں ؛

علاج غبِ دائرہ

صفراوی بخار کے اصول علاج میں اوپر جو باتیں لکھی گئی ہیں ان پر کاربند ہوں، باری کے دن غذا نہ دیں۔ نوبت کے شروع میں سکنجبین و آب نیم گرم سے قے کرائیں اور لرزہ کی ابتدا کے وقت تشنگی غالب ہو تو آب گرم جرعہ جرعہ پلائیں اور لرزہ و سردی رفع ہونے کے بعد آب سرد دیں علاوہ بریں اس وقت سکنجبین دینا بھی مفید ہے —— اور جب بخار اتر جائے تو پاشویہ کرائیں اور پاؤں گرم پانی میں رکھ کر اوپر سے نیچے سوئیں، پسینہ آئے تو اسے خشک کرتے رہیں —— نوبت کی ابتدا میں مریض کو سونے نہ دیں ؛

راحت کے دن جوش کو ٹھنڈا کرنے والے شربت مثلاً شربت آلو، شربت تمر ہندی، شربت نیلوفر اور لعاب اسپغول و ماء الشعیر پلائیں اور اگر زیادہ تبرید کی حاجت ہو تو قرص کافور دیں —— مفردات اسہال کے لئے ایسی چیزیں دیں جن میں تحلیل کم ہو اور تسکین

کی قوت زیادہ ہو مثلاً آب آلو و آب تمر ہندی جھلیوں کے ساتھ چوشا ہوا آب انار شیریں، شربت وردمکرر و شیر خشت وغیرہ پلائیں۔ —— غذا میں ترش اشیا مثلاً تمر ہندی، کشمش و انار داخل کریں اور کدو کاہو، کشنیز سبز، خرفہ و پالک کے مانند ٹھنڈی سبزیاں دیں۔ —— کہتے ہیں کہ آب کاسنی سبز، سکنجبین و شربت دینار کے ساتھ دینا مجرب ہے اور آب تمر ہندی راحت کے روز نمک کے ساتھ اور باری کے دن بغیر نمک کے دینا نہایت مفید ہے۔

اساتذہ کے مطب کی چند ترکیبیں درج ذیل ہیں ان سے حسب موقع فائدہ اٹھائیں —— لعاب اسپغول، شیرہ مغز تخم کدو شیریں ہر ایک چھ ماشہ، عرق کاسنی، عرق عنب الثعلب و عرق شاہترہ ہر ایک پانچ تولہ میں نکال کر دو تولہ شربت نیلوفر حل کرکے پانچ ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں۔ گاہے تخم کدو، عرق عنب الثعلب و عرق شاہترہ کے بدلے شیرہ خیارین، لعاب بہدانہ ہر ایک تین ماشہ و عرق بید سادہ داخل کرتے ہیں، اور گاہے خیارین و عرقیات کے عوض شیرہ کاسنی شامل کرتے ہیں۔

تلیین کے لئے دس دانہ آلو بخارا دس تولہ عرق شاہترہ میں حل (لعاب اسپغول ایک تولہ قند سفید ڈیڑھ تولہ و خاکشی چار ماشہ داخل کرکے پلائیں —— آب تمر ہندی تین تولہ، شیرہ تخم کاسنی شیرہ مغز تخم کدو ہر ایک چھ ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، گلاب چار تولہ، گلقند دو تولہ دیں —— سکنجبین لیموئی تین تولہ، عرق عنب الثعلب سات تولہ و گلاب چار تولہ میں حل کرکے چھ ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں —— مسہل کے بعد لعاب بہدانہ، شیرہ تخم خیارین و شربت بنفشہ، اسپغول چھڑک کر پلائیں۔ گاہے اس کے بجائے مسہل کے بعد آب تمر ہندی تین تولہ و شربت نیلوفر دو تولہ پانچ ماشہ خاکشی کے ساتھ دیتے ہیں۔

صفراوی بخار کا **مسہل** یہ ہے کہ فلوس خیار شنبر چھ تولہ، ترنجبین چار تولہ، آلو بخارا دس دانہ، گلقند چار تولہ سب کو عرق بادیان، عرق شاہترہ و عرق عنب الثعلب ہر ایک بارہ تولہ میں ملا کر چھ ماشہ روغن بادام داخل کرکے پلائیں۔ دو پہر تک پانی کے بجائے عرق شاہترہ، عرق

کاسنی دو تولہ کو وغیرہ دیں، دوپہر کے وقت غذا میں نخود آب دیں اور شام کو پتلی کھچڑی کھلائیں ۞

حب زہر مہرہ، حب بنگ وحب الغفار بھی صفراوی بخاروں میں مفید ہے اور حسب ذیل نسخہ لرزہ کے لئے نافع ہے اور طبیعت کی تلیین کرتا ہے ——— ڈھائی تولہ تمر ہندی گرم پانی میں مل کر اس میں ڈھائی تولہ شکر سرخ حل کرکے صاف کریں اور پہلے دو ڈھائی تولہ اسپغول تھوڑے سے پانی میں ڈال کر پی لیں اور اس کے ایک گھڑی کے بعد یہ شربت پی لیں ——— ست گلو، طباشیر ہموزن سفوف کرکے اس میں سے ایک ماشہ لرزہ و سردی والے بخاروں میں دینا نہایت مفید ہے اور اس سے بسا اوقات پہلے ہی روز بخار دفع ہو جاتا ہے ——— بیخ نیم، چھال و برگ ببول، اندر جو ہر ایک ڈھائی سب کو پانی میں جوش دے کر شیر گرم پلانا تپ غب کے لئے اطباء ہند کے معمولات سے ہے ——— آملہ، برگ بنگ، بادیان، تینوں دواؤں کو باریک کرکے بکری کے کچے دودھ میں ملا کر ہتھیلیوں اور تلوؤں پر خوب مالش کرنا گرم بخار اتارنے کے لئے مفید ہے ——— بھنگ ایک حصہ، تخم پالک دو حصہ، شکر ہموزن سب کو باریک کرکے اس میں سے سات ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ دینا حمیات حارہ کے لئے مجربات سے ہے ——— بھنگ و کوکنار بوزن مساوی کوٹ چھان کر نوبت سے دو گھنٹہ پہلے ایک چٹکی کھلانا لرزہ و بخار کے لئے عجیب الاثر ہے ۞

آلو بخارا بیس دانہ، تمر ہندی تین تولہ دونوں کو ایک سیر پانی میں خوب جوش دے کر صاف کرکے تین تولہ قند سفید ملا کر پلانا اور چند روز اس کی مداومت کرنا تپ غب کی حرارت دور کرنے اور شکم کی تلیین کرنے کے لئے نہایت مفید ہے اور لطیف اسہال ہونے کے باعث ضعف کی حالت میں موسم گرما میں اور قوی مسہل دینے پر قادر نہ ہونے کی صورت میں استعمال کرایا جاتا ہے، حسب ذیل مطبوخ ہندی بھی صفراوی تپ لرزہ کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے ——— خس، صندل سرخ، خیز بوست، بیخ نیم، پدماکھ، گھور سنبر ہر ایک بوزن مساوی اس میں سے روزانہ ڈھائی تولہ لے کر ایک سیر پانی میں جوش دیں اور آدھ پاؤ رہ جائے تو صاف کرکے پلائیں اور پانچ یا سات روز تک اس کی مداومت کریں

اگر زیادہ تبرید کی ضرورت ہو تو اس میں نیلوفر و صندل شگیلا اضافہ کریں، اگر قبض مطلوب ہو تو دار فلفل یا زیرہ سفید زیادہ کریں اور قبض کو رفع کرنا منظور ہو تو مویز منقی بڑھائیں اور کھانسی ہو تو اصل السوس داخل کریں۔

ابن الیاس نے لکھا ہے کہ غب دائرہ کے علاج کے تین پہلو ہیں، اول عارضی حرارت کی تسکین، دوم متعفن خلط کا استفراغ، سوم غذا میں مناسب تصرف، چنانچہ روزانہ صبح کو تخم کاسنی و نیلوفر ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، اور ترنجبین و شکر سفید ہر ایک تین تولہ پلائیں یا تمر ہندی چھ تولہ، ترنجبین و قند سفید ہر ایک تین تولہ آب سرد میں حل کر کے دیں اور غذا میں ماء الشعیر دیں، بعد ازاں آٹھویں روز طبیعت کی تلیین کے لئے نقوع فواکہ یا مطبوخ فواکہ یا نقوع خشک یا مطبوخ مسہل پلائیں —— سنا مکی، گل سرخ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، بنفشہ، نیلوفر، تخم کاسنی، تخم خبازی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، آلو بیاہ، عناب ہر ایک بیس دانہ، سپستان تیس دانہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں کہ آدھ سیر رہ جائے تو شیر خشت و ترنجبین ہر ایک ساڑھے چار تولہ حل چھان کر صبح سویرے پلائیں اور دن بھر غذا نہ دیں بلکہ شام کے وقت غذا میں ماء الشعیر دیں —— بدن کے تنقیہ کے بعد مزاج کی تعدیل کے لئے ٹھنڈے شربت مثلاً سکنجبین سادہ، آب تربوز، شیرہ تخم خرفہ قند سفید کے ساتھ پلائیں اور اگر اس بخار کے ساتھ کھانسی اور پہلو میں درد ہو تو روزانہ صبح کو شربت بنفشہ، ترنجبین و شکر سفید ہر ایک تین تولہ پلائیں یا تخم کاسنی ساڑھے دس ماشہ، بنفشہ، نیلوفر ہر ایک چودہ ماشہ، سب کو جوش دے کر تین تولہ قند سفید و ترنجبین حل کر کے پلائیں اور غذا میں ماء الشعیر دیں —— اگر اس کے بعد بھی کچھ بخار باقی ہو تو مسہل مذکور دوبارہ پلائیں اور بخار بالکل زائل ہو جانے کے بعد روزانہ صبح کو ساڑھے چار ماشہ، قرص طباشیر لین تین تین تولہ سکنجبین سادہ جلاب کے ساتھ استعمال کرائیں اور چودھویں روز تک اس پر کاربند رہیں بعد ازاں شیرہ خرفہ سکنجبین سادہ کے ساتھ دیں اور تلیین کی حاجت زیادہ ہو تو آب نقوع و ترنجبین کے ساتھ قرص طباشیر لین استعمال کرائیں۔

شیخ نے کہا ہے کہ ان قوانین کو فراموش نہ کریں جو عفونتی بخاروں کے اصول علاج میں بیان کئے گئے ہیں، اسہال وغذا وغیرہ میں بخار کی رعایت بدرجہ اتم محفوظ رکھیں، یہ خیال قطعاً غلط ہے کہ حالت میں ابتداء میں قوی قسم کے مسہل اور حقنے دے سکتے ہیں اس لئے جب تک کوئی خاص ضرورت داعی نہ ہو یعنی مرض ہیجان والا نہ ہو اس وقت تک شروع میں ہرگز قوی مسہل نہ دیں، بلکہ خفیف تلیین کریں مثلاً ثمر ہندی شب کے وقت گرم پانی میں بھگو دیں اور صبح صاف کرکے اس میں شیرخشت یا ترنجبین حل کرکے پلائیں یا آب انار میں قند حل کرکے پلائیں یا آلو بخارا کا نقوع، شیرخشت، شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ کے ساتھ دیں یا ایک حقنہ مرتب کرکے عمل دیں اور اس قسم کی تلیین بھی اس وقت کریں جب اس کی حاجت ہو مثلاً ماء الشعیر یا اس کے مانند دوسرے غذائی مشروبات دیئے ہوں تو مناسب یہی سمجھا جاتا ہے کہ پیچ تلیین کرلی جائے ——— غب خالصہ کی ابتداء میں مسہل کا ضرر اگرچہ بعض اوقات بہت زیادہ ہوتا ہے پھر بھی یہ دوسرے بخاروں کی بہ نسبت کم ہوتا ہے ——— باری کے دن شدید ضرورت کے سوا کسی چیز سے ہرگز تحریک نہ پیدا کریں۔ اسی طرح شدید حاجت کے بغیر غذا نہ دیں اور زور کے شیروں سے پیشاب کا ادرار کریں، باری آنے کے وقت معدہ کو خالی رکھیں۔ نوبت ختم ہونے کے بعد سکنجبین دیں اور بقیہ حرارت کو ادرار سے جذب کرنے کے لئے پاؤں گرم پانی میں رکھیں۔

منتہا جس قدر قریب ہو غذا میں اسی قدر زیادہ تلطیف کریں ——— ابتدائی ایام میں کشک جو اور سرد پانی میں روٹی تر کرکے بجائے اس کا شیرہ نکال کر دیں، اگر غذا مریض کے معدہ میں ترش ہو جاتی ہو تو رقیق ماء الشعیر کے سوا کوئی اور چیز نہ دیں، اگر معدہ زیادہ سرد ہو بخار غیر خالص اور زیادہ سخت ہو تو ماء الشعیر میں قدرے فلفل داخل کریں ——— جب علامات سے معلوم ہو کہ **بحران قریب** ہے تو ماء الشعیر آب انار اور سکنجبین کے سوا اور کچھ نہ دیں ——— صفراوی بخار کے مریضوں کیلئے انار شیریں و چاشنی دار اور آلو بچہ تر و خام بہترین فوائد ہیں اور

زیو زان کے لئے نہایت مفید چیز ہے کیونکہ یہ تلیین و ادرار کرتا ہے۔ پسینہ لاتا ہے اور حرارت کی تیزی کو توڑتا ہے ؛

تبرید میں زیادتی نہ برتیں بالخصوص ابتدا میں اسی وقت تبرید میں مبالغہ کریں جب کہ التہاب و سوزش بہت زیادہ ہو اور اس بخار کے محرقہ یا غب لازمہ میں منتقل ہو جانے کا اندیشہ ہو ———

جب بحران کا وقت آجائے اور قارورہ میں نضج کے آثار نمایاں ہوں اور اسی سے بدن کا تنقیہ ہو جانے کی امید ہو تو خیر ورنہ اس وقت مدر یا مسہل یا قے لانے والی یا پسینہ لانے والی چیزوں سے طبیعت کی اعانت کریں یعنی جس طرف طبیعت کا میلان ہو استفراغ کی وہی تدبیر اختیار کریں

——— **بحران کے بعد** اگر کچھ حرارت باقی رہے تو مدرات مثلاً آب مروق کاسنی و آب عنب الثعلب کے ساتھ سکنجبین استعمال کرائیں یا سکنجبین بزوری دیں ؛

غب لازمہ غب لازمہ کا علاج بھی غب دائرہ کے دستور کے مطابق کریں۔ لیکن غب دائرہ کی بہ نسبت مادہ کو نضج دینے کی زیادہ کوشش کریں اور مبردات دینے کی جلدی نہ کریں، بالخصوص اگر یہ غیر خالص ہو تو ان باتوں کا زیادہ خیال رکھیں ——— نضج کا اثر ظاہر ہونے سے پہلے تنقیہ نہ کریں اور ابتدا میں نرم حقنوں یا آب فواکہ و شربت بنفشہ کے مانند ہلکے ملینات کے سوا کوئی قوی قسم کا ملین نہ دیں حمام اور دوسرے محرکات سے پرہیز رکھیں ——— شربت لیموں شربت نارنج، شیرہ تخم کاسنی و آب تمر ہندی و آلو بخارا پلائیں یا تبرید کے لئے لعاب بہدانہ تین ماشہ، لعاب اسپغول پانچ ماشہ، شیرہ تخم کاسنی چھ ماشہ، عرق عنب الثعلب، عرق شاہترہ و عرق بید سادہ میں نکال کر سکنجبین بزوری یا سادہ دو تولہ حل کر کے خاکشی چھڑک کر پلائیں۔ کبھی اس میں شیرہ خیارین بھی شامل کرتے ہیں یا تخم کاسنی نیم کوفتہ، عرق عنب الثعلب، گل نیلوفر ہر ایک چھ ماشہ، اصل السوس مقشر پانچ ماشہ، سب کا خیساندہ ڈیڑھ تولہ قند داخل کر کے پلائیں ؛

اگر بخار بیس روز سے تجاوز کر جائے تو قرص طباشیر ملین سودہ ساڑھے چار ماشہ دو تولہ سکنجبین میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرہ زرشک، شیرہ تخم کاسنی، شیرہ تخم خیارین

ہر ایک چھ ماشہ مناسب عرقیات میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ داخل کرکے پلائیں اور اگر بلغمیت بھی ہو تو قرص طباشیر کے بجائے قرص گل دیں۔

اگر بخار پہلے دن سردی کے ساتھ آئے اور اس کے بعد لازم ہو جائے اور اس کے ساتھ نزلہ و سرفہ ہو تو لعاب بہدانہ و شیرہ تخم کاہو پانی میں نکال کر شربت نیلوفر و خاکشی داخل کرکے پلائیں، تیسرے روز کاہو کے بجائے شیرہ تخم خیارین نو ماشہ شامل کریں، دو تین روز کے بعد **عنب الثعلب**، خطمی ہر ایک سات ماشہ بنفشہ چھ ماشہ، نیلوفر، اصل السوس مقشر ہر ایک چار ماشہ، خبازی، شاہترہ ہر ایک نو ماشہ، سپستان پانچ دانہ سب کو جوش دے کر شربت بنفشہ دو تولہ و خاکشی چھ ماشہ داخل کرکے پلائیں اور اس کے دو تین روز کے بعد جبکہ نزلہ اور کھانسی کم ہو جائے اس میں گل سرخ و تخم کاسنی بڑھائیں اور دسویں روز مغز فلوس چھ تولہ، گلقند چار تولہ، سنا مکی چھ ماشہ و روغن بادام پانچ ماشہ زیادہ کرکے اور شربت و خاکشی نکال کر مسہل دیں اور اسے پلانے کے بعد سہ پہر تک پانی کے بجائے عرق گلو پلائیں، سہ پہر کو غذا میں کھچڑی دیں اور دوسرے روز تبرید کے لئے لعاب بہدانہ و شیرہ تخم خیارین پانی میں نکال کر شربت بنفشہ داخل کرکے چھ ماشہ اسپغول چھڑک کر پلائیں، بارھویں روز مسہل میں ایک تولہ گلقند اور چھ ماشہ سنا مکی بڑھائیں اور دوسرے روز بدستور تبرید دیں، بعد ازاں اگر بخار باقی ہو تو منضج مذکور میں عناب کاسنی و مویز منقی زیادہ کریں اور دو دو روز اسے دے کر سولھویں دن مذکورہ بالا مسہل اجزا زیادہ کرکے مسہل دیں اور دوسرے روز وہی تبرید پلائیں۔

اگر اس کے ساتھ **جگر میں خلل** اور چہرہ پر قدرے تہیج ہو تو شیرہ تخم کاسنی و تخم خیارین، عرق گلو و عرق شاہترہ میں نکال کر شربت بزوری بارد و خاکشی داخل کرکے پلائیں، غذا میں کھچڑی دیں اور سادہ پانی کے بجائے آب آہن تاب دیں۔

اگر اس کے ساتھ **کھانسی** ہو اور طبیعت نرم ہو تو شیرہ تخم خرفہ بریاں و شیرہ اصل السوس عرق بارتنگ میں نکال کر رب بہی داخل

کرے بار تک جھڑک کر پلائیں ——— اگر بخار مع قے و درد سر اور ... کے ساتھ ہو تو چھ ماشہ خاکشی، عرق عنب الثعلب دس تولہ، گلاب چار تولہ لیں، قدرے گرم کرکے دو تولہ سکنجبین سادہ حل کرکے پلائیں، دوسرے روز شیرہ مغز تخم تربوز چھ ماشہ زیادہ کریں، بعد ازاں نضج کی خاطر عناب پانچ دانہ، گل بنفشہ چار ماشہ، عرق شاہترہ، عرق مکو ہر ایک پانچ تولہ لیں جوش دے کر شیرہ خیارین چھ ماشہ، شیرہ کاہو چھ ماشہ، شربت بنفشہ دو تولہ، خاکشی چھ ماشہ داخل کرکے پلائیں، بعد ازاں اگر بخار کم ہو جائے تو شیرہ جات میں تبدیل وتغیر کریں چنانچہ گاہے خیارین کے بجائے مغز تخم تربوز اور گاہے مغز کدو کا شیرہ داخل کریں اور کاہو کے بجائے شیرہ تخم کاسنی دیں اس کے بعد پھر خیارین و کاہو استعمال کریں ——— بعد ازاں اگر قدرے درد سر اور بخارات باقی رہیں تو شیرہ کاہو، شیرہ مغز تخم تربوز ہر ایک چھ ماشہ، قند سفید دو تولہ، اسپغول چھ ماشہ پلائیں اور دوسرے روز کاہو و تربوز کے بجائے شیرہ خیارین و شیرہ خرفہ دیں۔

اگر حرارت کی شدت سے سینہ و سر و تمام بدن میں تپش و خفقان ہو تو عناب پانچ دانہ، آلو بخارا سات دانہ جوش دے کر صاف کرکے شیرہ تخم کاسنی چھ ماشہ، شربت نیلوفر دو تولہ، خاکشی چار ماشہ داخل کرکے پلائیں۔

تپ محرقہ — اس کا طریقہ علاج وہی ہے جو صفراوی بخاروں کے اصول علاج میں اور غب دائرہ ولازمہ کی بحث میں لکھا گیا ہے علاوہ بریں یہ دیکھیں کہ حرارت غالب ہے یا مادہ زیادہ ہے چنانچہ اگر حرارت زیادہ ہو تو پہلے اسے ساکن کرنے کی کوشش کریں۔ یوں بھی تپ محرقہ میں غب کی بہ نسبت تبرید و حرارت کو تسکین دینے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے، چنانچہ اس کے لئے قوی برودت والے شربت پلائیں۔ مثلاً شربت آلو، شربت تمر ہندی، سکنجبین سادہ، لعاب اسپغول، شیرہ خرفہ اور نہایت سرد پانی دیں اور قلب کی حرارت بجھانے کے لئے شربت صندل و شربت حماض اترج پلائیں اور صندل و گلاب میں کپڑا بھگو کر قدرے کافور سے سرد کرکے سینہ پر رکھیں۔ قرص کافور کا استعمال بھی شدید حرارت کی تسکین کے لئے نہایت مفید ہے۔

اس بخار میں تبرید و تنقیہ میں کوتاہی کرنا خطرناک ہوتا ہے اور اس سے یہ اکثر دق میں منتقل ہو جاتا ہے۔

اور اگر حرارت کی بہ نسبت **مادہ غالب ہو** تو بارد منضج سے پہلے اسے نضج دینے کی کوشش کریں اس کے بعد صفرا کا مسہل دیں اور آخر میں حرارت کو تسکین دیں ــــ ابتدا ہی میں قوی مسہل دینا روا نہیں ہے ــــ قبض کی حالت میں ماء الفواکہ پلائیں اور نرمی شکم کی صورت میں انار مع تخم کوٹ کر اس کا پانی پلائیں۔ اگر کھانسی ہو تو آب عناب سرد کرکے دیں۔

شیرہ تخم کاہو نو ماشہ، لعاب اسپغول نو ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، عرق کدو، عرق بید سادہ، عرق کاسنی، گلاب ہر ایک پانچ تولہ میں نکال کر دو تولہ شربت نیلوفر داخل کرکے پلانا تپ محرقہ میں مفید ہے ــــ اگر اس کے ساتھ **نفث الدم** ہو تو لعاب بہدانہ تین ماشہ شیرہ بیخ انجبار پانچ ماشہ، شیرہ تخم خرفہ چھ ماشہ، عرق کدو، عرق بادرنگ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ و خاکشی چھ ماشہ داخل کرکے پلائیں۔ اگر کھانسی بہت زیادہ ہو تو شیرہ اصل السوس تین ماشہ زیادہ کریں۔

اگر **اسقاط حمل** کے تین روز کے بعد بخار شروع ہو اور اس کے ساتھ کھانسی بھی ہو تو لعاب بہدانہ تین ماشہ و شیرہ اصل السوس پانچ ماشہ، عرق عنب الثعلب و عرق شاہترہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ خاکشی چھ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

اگر صفرا کے **کثرت انصباب** سے بخار کے ساتھ **قے و غنودگی** لاحق ہو اور بول و براز بند ہو تو لعاب بہدانہ تین ماشہ عرق بید سادہ عرق کاسنی، عرق نیلوفر ہر ایک چار تولہ گلاب دو تولہ شربت بنفشہ دو تولہ، و خاکشی پانچ ماشہ شام کو پلائیں اور شیرہ عناب پانچ دانہ، شیرہ مغز تخم کدو، شیرہ تخم کاہو ہر ایک چھ ماشہ دس تولہ عرقیات میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ و خاکشی پانچ ماشہ داخل کرکے پلائیں۔

صحیح دستور العمل

یہ ہے کہ تپ محرقہ کا علاج تبرید سے شروع کریں اور روزانہ ایک ایک غیرہ پڑھائیں تیسرے روز

خود دیں ——— لعاب بہدانہ، شیرہ تخم کاہو، شیرہ تخم خیارین، شیرہ مغز تخم کدو، شیرہ تخم کاسنی ہر ایک پانچ ماشہ، آلو بخارا، پانچ دانہ، تمام شیرے عرق عنب الثعلب و عرق شاہترہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ خاکشی پانچ ماشہ داخل کرکے پلائیں ——— ساتویں روز اگر بیقراری زیادہ ہو، تشنگی بہت غالب ہو اور پیشاب میں سوزش ہو تو شیرہ تخم کاہو، شیرہ تخم تربوز و شیرہ خرفہ ایک ایک تولہ بڑھائیں اور خیارین تخم سے خارج کردیں اور آٹھویں روز یہ مسہل دیں، شاہترہ پانچ ماشہ، عنب الثعلب گل سرخ ہر ایک سات ماشہ، گل نیلوفر چھ ماشہ، تخم خیارین، تخم کاسنی ہر ایک ایک تولہ شب کے وقت سب کو آب گرم میں بھگو دیں اور صبح مل چھان کر مغز فلوس سات تولہ، تمر ہندی چار تولہ، ترنجبین و گلقند دو دو تولہ حل کرکے چھان کر روغن بادام پانچ ماشہ و لعاب اسپغول ایک تولہ داخل کرکے پلائیں، پیاس کے وقت پانی کے بجائے عرق مکو پلائیں، دوپہر کو نخود آب اور سہ پہر کو ملائم کھچڑی دیں، دوسرے روز تبرید دے کر تیسرے روز اس مسہل میں سات ماشہ سنا مکی زیادہ کرکے پلائیں۔

اگر تپ محرقہ میں خیساندہ پلانے سے **ہذیان عارض** ہوجائے تو اسے موقوف کرکے پاشویہ، لخلخہ اور تبرید استعمال کریں اور سرکہ و روغن گل میں کپڑا بھگو کر سر پر رکھیں ——— اگر مادہ کے ہیجان کی بنا پر **ضیق تنفس** عارض ہوجائے تو مادہ کو کم کرنے کے لئے نضج کا انتظار کئے بغیر ہلکا مسہل دے دیں ——— اگر متلی اور **ابکائی** آئے اور تشنگی بہت شدید ہو تو لعاب اسپغول، شیرہ کاسنی ایک ایک تولہ، دس تولہ عرق بادیان میں نکال کر گلاب دو تولہ اور سکنجبین دو تولہ داخل کرکے خاکشی، اچھی طرح مل کر پلائیں اور پختہ نارنگی کھلائیں۔

اگر **مریض لاغر**، صفراوی مزاج ہو اور خون سے اس کی رگیں خالی ہوں تو تبرید کے بجائے گل بنفشہ، گل سرخ ہر ایک چار ماشہ، عرق عنب الثعلب دس تولہ میں جوش دے کر شیرہ خیارین چھ ماشہ، شربت بنفشہ دو تولہ و خاکشی چھ ماشہ داخل کرکے پلائیں، اگر اس سے نزلہ کے آثار ظاہر ہوں تو گل سرخ خارج کرکے جوشاندہ

میں بعد ازاں تین ماشہ و اصل السوس چار ماشہ داخل کریں اور خیارین کے بجائے غیرہ مغز تخم تربوز و شیرہ کا ہو شامل کریں ——— اگر مسہلوں کے بعد حرارت باقی رہے اور سر درد بھی ہو تو قرص کافور استعمال کرائیں ——— علاوہ بریں حب کافور، قرص طباشیر، قرص طباشیر کافوری لیمن، سفوف ہندکا یہ تمام ادویں اس باب میں مفید و معمول ہیں ؛

غب غیر خالص

ابتداء میں تین روز تک یا پانچ روز تک حرارت کی تسکین کے لئے تبرید دیں اور تبرید اسی مقدار میں کریں جس مقدار میں صفراوی خلط اور حرارت داعی ہو، اسی طرح نضج کی اعانت اور مسہل کی تجویز بھی حاجت کے مطابق کریں اور معدہ کی تقویت کی طرف بہت زیادہ توجہ رکھیں اسی لئے اس بخار میں شربت آلو اور شربت تمر ہندی کی بہ نسبت شربت لیموں و سکنجبین سادہ و بزوری دینا زیادہ بہتر ہے، بعد ازاں مسہل کے ایام میں نقوع مسہل یا جو مناسب ہو پلائیں اور اس میں سنا ضرور داخل کریں، آٹھویں یا دسویں یا بارھویں دن اگر مسہل دیں تو ایک یا دو مسہل کے بعد پھر منضج استعمال کریں لیکن مسہل کے دوسرے ہی روز منضج نہ پلائیں بلکہ اس دن بدستور تبرید دیں، اس کے بعد تیسرے دن منضج پلائیں جس میں پہلے کی بہ نسبت کچھ قوی دوائیں مثلاً اصول وغیرہ داخل کریں، اگر معلوم ہو کہ خلط کی مقدار زیادہ ہے و غلظت و لزوجت رکھتی ہے اور قوت ساقط ہے تو تربد، ریوند و غاریقون استعمال کرنے میں مضائقہ نہیں ؛

مسہلوں سے فارغ ہونے کے بعد اگر بخار کی تیزی ٹوٹ چکی ہو لیکن ہنوز کچھ نہ کچھ بخار باقی ہو تو قرص ورد صغیر و کبیر اور قرص زرشک، صغیر و کبیر وغیرہ شربت بزوری بارد و معتدل و حار کے ساتھ استعمال کرائیں اگر اسے قبض کی حالت میں شربت دینار بھی دیا جاتا ہے ——— اس بخار کی بعض مناسب تدابیر شطر الغب کی بحث میں بھی درج کی جائیں گی اور سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ ہر دو تین روز کے بعد باری کی ابتدا کے وقت غالب مادہ کے مطابق قے کرائیں اور مدرات استعمال کریں، چنانچہ کاسنی بادیان، خیارین و تخم خربزہ کا شیرہ سکنجبین کے ساتھ دینا ایک نہایت مناسب مدر ہے ——— اگر باری کے دن غذا بالکل ترک کرنا ممکن نہ ہو تو نوبت کے آخر میں

اش جو یا خمیری روٹی کا ایک ٹکڑا قند کے شربت کے ساتھ کھلائیں۔
کہتے ہیں کہ برگ انجرہ، برگ سداب، برگ نیب، گل بابونہ، افسنتین
ہر ایک تین تولہ، انیسون ڈیڑھ تولہ سب کو مٹی کے برتن میں جوش دے
کر نوبت سے پہلے اس کا بھپارا لینا اور ایک تولہ شربت قنطوریون
میں گل بابونہ و افسنتین ایک ایک ماشہ ملا کر کھانا اور اس کے اوپر
شربت کشوث چار تولہ، عرق کو، عرق شاہترہ و کیوڑہ ہر ایک چار تولہ
میں حل کر کے پینا غب غیر خالص کے لئے مجرب ہے۔

مصنف اقتباس نے لکھا ہے کہ اس بخار میں سب
سے پہلے یہ اندازہ کریں کہ عوارض و لوازم کے لحاظ سے یہ بخار غب خالص
سے کس حد تک مختلف ہے، چنانچہ اگر بلغم پر صفرا
غالب ہو یعنی یہ بخار غب خالص سے بہت زیادہ مختلف نہ ہو
تو اس کا علاج بھی غب خالص کے مانند کریں، البتہ تفتیح کی طرف کچھ
زیادہ توجہ دیں اور آٹھویں روز یہ تین نسخہ پلائیں جو اس باب میں نہایت
مفید ہے ——— خیار شنبر سات تولہ، گلقند چار تولہ، شربت
وردہ مکرر چار تولہ، سکنجبین سادہ تین تولہ، روغن گل سات ماشہ بدستور مرکب
کر کے پلائیں، نویں روز سرد بزور کا شیرہ، عرق کاسنی، عرق نیلوفر
عرق مکو میں نکال کر شربت نیلوفر و اسبغول داخل کر کے پلائیں اور بارھویں
دن تک اسی پر کاربند رہنے کے بعد تیرھویں روز یہ منضج پلائیں ———
——— برگ شاہترہ، تخم کاسنی، مکو، بنفشہ، گل سرخ ہر ایک سات
ماشہ، اسپستان بیس دانہ، تخم کشوث تین ماشہ، گل نیلوفر پانچ ماشہ،
آلو بخارا سات دانہ سب کو جوش دے کر چار تولہ گلقند حل کر کے پلائیں،
اور تین روز اس کو پلانے کے بعد سولھویں دن اس میں ہلیلہ زرد، ہلیلہ
سیاہ، سنا ہر ایک تولہ، خیار شنبر سات تولہ، شربت ورد
مکرر، اہلیلی چار تولہ، ترنجبین سات تولہ و روغن گل سات ماشہ اضافہ
کر کے مسہل دیں اور غذا میں شام کے وقت بزغالہ کے شوربے کے ساتھ
کھچڑی دیں، بعد ازاں سترھویں دن سے قرص گل تین ماشہ، آب
کاسنی و مکو مروق ہر ایک سات تولہ، شربت بزوری بارد چار تولہ مع
تخم شربتی سات ماشہ اس وقت تک استعمال کراتے رہیں جب تک کہ
بخار بالکل ختم نہ ہو جائے۔

اگر صفرا غالب نہ ہو بلکہ اس پر بلغم غالب ہو تو اس کا علاج تپ بلغمی نائبہ کے مطابق کریں، سرد اور ترش اشیاء نہ دیں، اسے دفع کرنے کی کوشش میں جلدی نہ کریں کیونکہ اس کی مدت طویل ہوتی ہے بلکہ مواد کو نضج دینے، مزاج کی تعدیل کرنے اور نضج کے بعد فاسد خلط کو سہولت کے ساتھ خارج کرنے کی کوشش کریں، اور قوت کی واجبی رعایت ملحوظ رکھیں ——— احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ باری کے دن بخار چڑھنے سے پہلے سکنجبین عسلی یا عسل چار تولہ اور نمک ایک تولہ آدھ سیر آب تھوا میں حل کر کے اس سے قے کرائیں اور اسی طرح دو تین بار تنقیہ کرنے کے بعد تقویت و تسکین کیلئے گلقند و سکنجبین لیموئی ہر ایک دو تولہ ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر گلقند عسلی چار تولہ، گلاب، عرق مکو و عرق بادیان ہر ایک آدھ پاؤ میں جوش دے کر نصف رہ جائے تو صاف کر کے پلائیں ——— غذا میں چوزہ مرغ کا نخود آب یا مرغ کے شوربے کے ساتھ پھلکہ دیتے ہیں:

دس بارہ دورے کے بعد نضج کے لئے یہ مطبوخ پلائیں ———

پوست بیخ کاسنی، بادیان، برگ شاہترہ، بادرنجبویہ، اکلیل الملک سرخ، ہر ایک سات ماشہ، افسنتین، انیسون ہر ایک تین ماشہ، مویز منقی ڈیڑھ تولہ، بنفشہ نو ماشہ، پرسیاؤشان، اصل السوس ہر ایک پانچ ماشہ سب کو جوش دے کر تین تولہ گلقند داخل کر کے پلائیں اور نضج حاصل ہونے کے بعد معجون خیار شنبر سے تنقیہ کریں اور اس مطبوخ میں ریوند خطائی سات ماشہ، برگ سنا دو تولہ، پوست ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ہر ایک ایک تولہ، خیار شنبر چھ تولہ، ترنجبین سات تولہ شربت دینار چار تولہ و روغن بادام پانچ ماشہ زیادہ کر کے پلائیں، شام کو بدستور غذا دیں اور دوسری صبح قرص افسنتین تین ماشہ، جوارش مصطگی نو ماشہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر آب مکو و کاسنی مروق ہر ایک سات تولہ و شربت بزوری تین تولہ پلائیں اور اس کو تین چار روز استعمال کرنے کے بعد یہ مطبوخ دیں ———

شکاعی، بادآورد، تخم کشوث، افسنتین، غافث ہر ایک تین ماشہ، مکو، بادنجبویہ، تخم خربزہ، اقرطی ہر ایک سات ماشہ، مویز منقی

ایک تولہ سب کو جوش دے کر شربت افسنتین دو تولہ داخل کر کے پلائیں ——

اور چار پانچ ماہ کے بعد بھی بخار کسی تدبیر سے نہ جاتا ہو تو تخم کشوث تین ماشہ، گلو سبز، تخم خربزہ ہر ایک نو ماشہ سب کا خیسانده آدھ آدھ پاؤ گلاب و عرق مکو میں نکال کر شربت بزوری تین تولہ داخل کر کے پہلے قرص افسنتین تین ماشہ شربت بزوری معتدل ڈیڑھ تولہ کے ساتھ چبا کر اس کے اوپر پلائیں ⁂

پانچ چھ ماہ کے بعد اگر طحال یا جگر میں صلابت

پیدا ہو جائے، خصوصاً اس کے ساتھ سرفہ یا اسہال بھی ہو تو اگرچہ اس سے رہائی دشوار ہوتی ہے لیکن یہ دوا دیں —— قرص کبر تین ماشہ، جوارش مصطگی وغیرہ گاؤ زباں ہر ایک سات ماشہ میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر تخم کشوث، بیخ کبر ہر ایک پانچ ماشہ، مکوہ برگ شاہترہ، بادرنجبویہ، تخم خربزہ ہر ایک سات ماشہ، گاؤ زباں اصل السوس ہر ایک پانچ ماشہ سب کو عرق مکو ڈیڑھ پاؤ میں جوش دے کر دو تولہ شربت افسنتین اور پانچ پانچ ماشہ خاکشی و تخم ریحاں داخل کر کے پلائیں —— علوی خاں کی یہ ترکیب بھی اس بخار میں سات آٹھ ماہ کے بعد نہایت مجرب ثابت ہوئی ہے کہ قرص زرشک چار ماشہ، جدوار خطائی، جند بیدستر ہر ایک بقدر نخود سب کو شربت کشوث دو تولہ میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر بادیان نو ماشہ، انیسون، تخم کشوث ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، آلہ، عود قماری، عود صلیب ہر ایک دو درم، مکو سات ماشہ سب کو عرق مکو، عرق شاہترہ، و عرق بادرنجبویہ ہر ایک سات تولہ میں جوش دیں اور مل چھان کر سکنجبین بزوری چار تولہ و خاکشی سات ماشہ داخل کر کے پلائیں —— گلاب و سکنجبین سادہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ ملا کر چٹانا اور اس کے اوپر تین تولہ شربت بزوری، پانچ پانچ تولہ گلاب، عرق کاسنی و عرق مکو میں ملا کر پلانا اور دو ہفتے تک اس کی مداومت کرنا حکیم شریف خاں کے مجربات سے ہے اور راقم نے بھی اکثر اس کا تجربہ کیا ہے ⁂

جب اس بخار کی مدت دراز ہو جاتی ہے تو اکثر ریہ و جگر ضعیف ہو جاتا ہے اور طحال، جگر، ماساریقا میں ورم عارض ہو جاتا ہے چنانچہ اس صورت میں ان اعضا کا علاج کریں اگرچہ اس میں کامیابی بہت کم

——— اس بخار کے زائل ہو جانے کے بعد جب تک ہوتی ہے پوری قوت دوبارہ حاصل ہو جائے آب سرد اور دوسری سرد و تر اور ترش اشیاء سے پرہیز رکھیں ورنہ سخت قسم کے امراض پیدا ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

اگر بلغم اور صفرا دونوں برابر ہوں تو علاج میں بھی دونوں کی درمیانی تدابیر اختیار کریں۔ قوت کو بحال رکھنے پر خاص توجہ دیں، نضج و ادرار اور پسینہ لانے کی اکثر کوشش کریں مگر خاص ضرورت کے سوا تنقیہ میں زیادتی نہ کریں ——— اگر یہ بخار پرانا ہو اور جگر میں قدرے صلابت اور چہرہ پر تہیج ہو تو دواء الکرکم صغیر سات ماشہ ایک عدد ورق طلاء میں لپیٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر یہ نسخہ پلائیں ——— شیرہ تخم کشوث سات ماشہ، شیرہ کاسنی و مکو ہر ایک ایک تولہ گلاب عرق مکو و عرق شاہترہ ہر ایک دس تولہ میں نکال کر قلعی دار برتن میں نرم آگ پر چڑھائیں اور مٹی کے کورے برتن کے ٹکڑے کر کے پیسہ کے برابر سات ٹکڑے لے کر آگ میں سرخ کر کے اس میں ملائیں اور اسی طرح آٹھ نو بار بجھانے کے بعد شربت کشوث تین تولہ و خاکشی سات ماشہ چھڑک کر پلائیں، غذا میں بزغالے کے قورمے کے ساتھ روٹی دیں اور پانی کے بجائے عرق مکو پلائیں ——— قرص ورد کا استعمال بھی اس بخار میں نہایت مفید ہے۔

علاوہ بریں غب غیر خالص میں قرص بنفشہ، شربت افسنتین، قرص طباشیر، قرص غافث، قرص زرشک، قرص ورد صغیر یہ تمام مرکبات معمول و مفید ہیں۔

حمیات بلغمیہ (موسمی بخار)

بلغمی بخار کی دو قسمیں ہیں، ایک نائبہ دوسری لازمہ ——— نوبتی بخار وہ ہے جس کا مادہ عروق کے باہر یعنی معدہ، دماغ وغیرہ اور بدن کے دوسرے خالی مقامات میں متعفن ہوتا ہے اور اسکی نوبت روز آتی ہے، عربی میں اس بخار کو حمی مواظبہ کہتے ہیں ——— تپ لازم وہ ہے جس کا مادہ رگوں کے اندر متعفن ہوتا ہے اس کو عربی میں حمی لثقہ بھی کہتے ہیں۔

بلغمی بخار کا زمانہ ابتداء: اکثر اٹھارہ روز کا ہوتا ہے اور یہ اکثر بحران کے ساتھ چالیس اور ساٹھ روز کے درمیان ختم ہوتا ہے، اس کا زمانہ انحطاط بھی اگرچہ غب سے لمبا ہوتا ہے لیکن اس کا زمانہ تزید بہت زیادہ طویل ہوتا ہے ——— بلغمی بخاروں میں سب سے زیادہ سالم اور کم خطرناک بخار وہ ہے جس کے وقفے حرارت سے بالکل خالی ہوتے ہیں، بالخصوص اگر یہ کافی پسینے کے ساتھ اترے تو یہ نیک علامت ہے اور مادہ کے رقیق و قلیل ہونے مسامات کے کشادہ ہونے اور مادہ پر طبیعت کے غالب ہونے پر دلالت کیا کرتی ہے۔

عفن بلغم جس سے یہ بخار پیدا ہوتا ہے گاہے زجاجی ہوتا ہے گاہے ترش اور گاہے شیریں ہوتا ہے اور گاہے شور و نمکین ——— بلغمی بخار اکثر ایسے لوگوں کو عارض ہوتا ہے جو زیادہ تر امتلاء کے عادی ہوتے ہیں اور ان کے نزلے معدہ پر گر کر وہاں متعفن ہو جاتے ہیں۔

تپ نائبہ کا سبب اگر زجاجی بلغم ہو تو اس میں لرزہ ابتدا میں کم ہوتا ہے لیکن جلد ہی بہت شدید شکل اختیار کر لیتا ہے، سردی یکبارگی غائب نہیں ہوتی بلکہ ہاتھ پاؤں آہستہ آہستہ سرد ہوتے ہیں اور آخر برف کی طرح ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور بہت مشکل سے آہستہ آہستہ گرم ہوتے ہیں اگر اس کا مادہ ترش بلغم ہو تو اس میں لرزہ کی بہ نسبت سردی زیادہ ہوتی ہے ——— اگر اس کا مادہ بلغم شور ہو تو اس کی ابتداء میں پھریری آتی ہیں اور سردی و لرزہ میں چنداں زیادتی نہیں ہوتی ——— اگر اس کا مادہ بلغم شیریں ہو تو ابتدائی ایام میں اکثر پھریری، سردی اور لرزہ نہیں عارض ہوتا اور اگر لاحق ہو تو اس کی سردی دوسری تپوں سے بہت کم ہوتی ہے۔

بلغمی بخاروں میں اکثر سوزش اور زیادہ بے چینی نہیں پائی جاتی ٹھنڈے پانی اور سرد ہوا کا اشتیاق نہیں ہوتا، تنفس میں عظم و نفخ نہیں پیدا ہوتا جیسا کہ حار مواد کے بخاروں میں ہوتا ہے ——— کم ہے اس کی حرارت زمانہ تزید میں ایک دو گھنٹے ایک حالت پر قائم

رہتی ہے جس سے خیال ہوتا ہے کہ اس کی انتہا ہو گئی لیکن اس کے بعد پھر بڑھنے لگتی ہے۔ یہی حال اس کے زمانہ انحطاط و وقوف میں بھی ہوتا ہے۔

بلغمی بخار کے مریض کا رنگ سبزی و زردی مائل سفید یعنی رصاصی ہوتا ہے اور اس کے منتہا میں رنگ میں وہ سرخی نہیں آتی جو دوسرے بخاروں میں اس وقت آجاتی ہے۔ اس میں نبض میں تواتر و صغر تپ ربع و غب کی بہ نسبت زیادہ پایا جاتا ہے لیکن سرعت ربع سے زیادہ نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں نبض نہایت مختلف اور بے نظام ہوتی ہے چنانچہ نبض کی حالت بلغمی بخار کی بہترین دلیل ہے۔

تپ لازم بہت سی حیثیتوں سے تپ دق کے مشابہ ہوتا ہے مثلاً تپ دق کی طرح اس میں بھی زیادہ حرارت نہیں ہوتی حرارت ہر وقت قائم رہتی ہے۔ مریض ضعف ہضم اور قلت غذا کے باعث روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے اور اس تشابہ کے باعث ناتجربہ کار کہ اس کا علاج اگر تپ دق کے مانند شروع کر دیا جائے تو یہ اکثر مریض کی ہلاکت پر منتج ہوتا ہے ——— تپ لازم اور تپ دق کے درمیان اس طرح امتیاز کر سکتے ہیں کہ تپ لازم غذا تناول کرنے کے بعد تیز نہیں ہوتا۔ اس میں مریض کا ظاہری بدن مستلی اور ابھرا معلوم ہوتا ہے۔ نبض لین ہوتی ہے۔ علاوہ بریں بلغم کی افزائش کے اسباب متقدم ہوتے ہیں اور بخار میں تپ مواظبہ کے دورے کے مطابق شدت ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف تپ دق میں نبض میں صلابت اور تمدد پایا جاتا ہے۔ بدن روز بروز گھٹتا جاتا ہے۔ غذا تناول کرنے کے بعد حرارت تیز ہو جاتی ہے اور امتلاء و عفونت کے آثار موجود نہیں ہوتے۔

اقسام ——— حمی انفیالوس، لیفوریا، تپ لیلی و نہاری اور حمی غشیہ غلیظہ، برسام بلغمی، اکثر اگرچہ بلغمی ہوتے ہیں۔ لیکن بعض امتیازات کے باعث ان کو علیحدہ بیان کیا جائے گا۔

علاج حمی مواظبہ | چوتھے روز تسکین کے لئے ہلکی تبرید دیں مثلاً عرق شاہترہ، عرق عنب الثعلب، شربت انار، شربت نیلوفر، سکنجبین سادہ اور عرق کاسنی باہم ملا کر یا گلقند، عرق عنب الثعلب و گلاب

بھر مل چھان کر سکنجبین داخل کرکے خاکشی چھڑک کر پلائیں اور اگر اس سے تسکین نہ ہو تو شیرہ مغز تخم کدو یا شیرہ خیارین استعمال کریں اور دو تین روز کے بعد جب کہ حرارت ساکن ہو جائے مناسب دواؤں کا جوشاندہ پلائیں۔ مگر موسم گرم ہو، مریض جوان و حار مزاج ہو یا حرارت بہت زیادہ ہو تو گاہے بلغمی بخاروں میں بھی جوشاندہ کے بجائے خیساندہ پلاتے ہیں ٭

اگر اس بخار کا مادہ غلیظ ہو تو پانچویں روز بلغم کو نضج دینے والی قلیل الحرارت دوائیں شب کو آب گرم میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت بنفشہ داخل کرکے پلائیں اور نضج حاصل ہونے کے بعد بلغم کا ایسا مسہل دیں جس میں زیادہ حرارت والی دوائیں داخل نہ ہوں اور دوسرے یا تیسرے مسہل میں سنا مکی، تربد سفید و غاریقون بھی داخل کریں، اس کے مسہلوں میں خاص ضرورت کے سوا تمر ہندی، آلو بخارا و عناب کے مانند صفراوی دوائیں داخل نہ کریں ——— نوبت شروع ہونے کے وقت قے کرانا نہایت مفید پڑتا ہے ——— بخار اُترنے تک معدہ کو خالی رکھیں اور نوبت کی ابتداء میں سونے سے روکیں ٭

اگر ان تدابیر سے بخار نہ جائے تو قرص ورد شک یا قرص گل آب کاسنی سبز مروق، شربت بزوری و خاکشی استعمال کرائیں۔ گلقند و سکنجبین باہم مخلوط کرکے دینا یا شربت ورد میں سکنجبین ملا کر پلانا بھی سودمند ہے ——— اس بخار میں اور ہر ایسے بخار میں جو دیر میں زائل ہو غذا بند کرنا مناسب نہیں ہوتا ——— خاکشی ایک تولہ مناسب وقتیات یعنی پہلے دن ایک جوش، دوسرے دن دو جوش، اسی طرح ساتویں دن تک سات جوش دے کر شربت بزوری یا شربت بنفشہ کے اس کے بعد دوسرے ہفتہ کے آخر تک ایک ایک جوش کم کرکے پلانا تپ بلغمی و تپ مرکب کے لئے نہایت مفید ہے، لیکن خاکشی کی یہ ترکیب ان بخاروں کے لئے مخصوص ہے جن کا مادہ عروق کے اندر متعفن ہوا ہو کیونکہ جوش دینے سے خاکشی میں سدے کھولنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے ٭

بلغمی بخاروں کے لئے بعض متاخرین کا دستور العمل

یبے کر نضج کے واسطے بادیان، اصل السوس ہر ایک چار ماشہ وانیسون
تین ماشہ جوش دے کر صاف کر کے گلقند ملا کر پلائیں، کاسنی اس میں گرمی
کم کرنے کے لئے زرشک بھی داخل کرتے ہیں اور اگر تفتیح بھی منظور ہو تو
شربت بزوری یا سکنجبین بزوری شامل کریں ——— ایک ہفتہ
گزر جانے اور نضج کا اثر ظاہر ہونے کے بعد تنقیہ کے لئے پرسیاؤشان
پانچ ماشہ، تربد سفید چھ ماشہ، مویز منقیٰ دو تولہ، انجیر زرد تین دانہ، برگ
سنا ایک تولہ، مطبوخ مذکور میں بڑھا کر جوش دیں اور صاف کر کے مغز
فلوس خیار شنبر چھ تولہ و گلقند چار تولہ مل چھان کر روغن بادام چار ماشہ
یا شیرہ مغز بادام سات دانہ داخل کر کے پلائیں اور اگر کثیر المقدار غلیظ
بلغم کے اخراج کے لئے زیادہ قوی مسہل کی ضرورت ہو تو چار گھڑی رات
رہے سات ماشہ حب ایارج گرم پانی سے کھلا دیں اور صبح مسہل مذکور
پلائیں مگر قوی مسہل دینے کی صورت میں بہتر یہ ہے کہ ایک روز پہلے
ہلکا سا مسہل دیں مثلاً بادیان، بنفشہ، خطمی ہر ایک چھ ماشہ، سنا مکی
ایک تولہ، گل سرخ پانچ ماشہ، مویز منقیٰ دو تولہ، تخم کاسنی نو ماشہ،
سپستان گیارہ دانہ، گل یا شربت بنفشہ دو تولہ داخل کر کے پلائیں اور
دوسرے روز مذکورہ قوی مسہل دیں اسی طرح اس کا بھی خیال رکھیں کہ
حب ایارج کھلانے کے بعد جب تک ایک دو اجابت نہ ہو جائے مسہل
نہ پلائیں ورنہ نفخ و بے چینی پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے ———
اگر اس کے بعد بھی بخار نہ جائے اور دو ہفتہ گزر جائے تو قرص گل منیر
عرق بادیان وغیرہ کے ساتھ کھلائیں۔

مفردات۔ میں سے حسب ذیل ادویہ اس باب میں مفید
ہیں ——— غافث کا مطبوخ سکنجبین کے ساتھ پینا بلغمی بخار کے لئے
اور سدے کھولنے کے واسطے سویدی کا مجرب ہے۔ اسی طرح بادیان کا مطبوخ
یا بادآورد یا بیخ اذخر یا تخم بادرنجبویہ یا انخواہ یا غاریقون ان میں سے کسی
دوا کا مطبوخ سکنجبین کے ساتھ پینا نضج کے بعد سودمند ہے ———
مولی کے ٹکڑے سکنجبین میں تر کر کے کھانے کے بعد قے کرنا یا آب ترب و
سکنجبین یا تخم ترب کوفتہ جوش دے کر صاف کر کے سکنجبین ملا کر اس سے
قے کرنا اس باب میں سودمند ہے ——— حب یانی، قند سفید
مساوی کوٹ چھان کر نوبت سے پہلے ایک ماشہ سے دو ماشہ تک

آب سرد کے ساتھ کھلانا مفید پڑتا ہے اور پھٹکری اگر بریاں کر لیں تو زیادہ بہتر ہے، اس دوا سے بعض اوقات دست جاری ہو جاتے ہیں اور بخار فی الفور زائل ہو جاتا ہے لیکن ان لوگوں کو یہ دوا نہ دیں جنھیں کھانسی ہو ——— برگ شفتالو ڈھائی عدد ایک دانہ فلفل سیاہ کے ساتھ پیس کر علی الصباح پلانا مزمن بخاروں کے لئے مفید ہے اور تپ دق میں نفع بخشتی ہے ——— تخم کشوث چار ماشہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے سکنجبین ملا کر پلانا پرانے بخاروں کے لئے حکیم ارشد کے مجربات سے ہے ——— حکیم علی نے لکھا ہے کہ بلغمی بخار خواہ نوبتی ہو یا لازم اس کے لئے اس دوا سے زیادہ مفید اور کوئی دوا نہیں ثابت ہوئی کہ زنجبیل سفید بے ریشہ ایک تولہ و شکر سفید چھ تولہ کوٹ چھان کر اس میں سے روزانہ شکر ساڑھے چار ماشہ کھائیں ——— برگ انگور دو قسم کے اوپلوں میں جلا کر صبح کو شہد کے ساتھ چار رتی کھانا بھی اس کے لئے نہایت مفید ہے۔

ھو کبات میں سے حسب ذیل دوائیں اس باب میں معمول ہیں ——— تبرید کے لئے دو تولہ گلقند کھلا کر شیرہ تخم کاسنی، شیرہ تخم خیارین ہر ایک چار ماشہ، عرق عنب الثعلب، عرق شاہترہ ہر ایک پانچ تولہ میں نکال کر شربت بزوری بارد یا شربت نیلوفر دو تولہ داخل کر کے خاکشی چھڑک کر پلائیں ——— بخار کے ساتھ اگر درد شکم ہو تو دو تولہ گلقند، چار تولہ گلاب اور پانچ پانچ تولہ عرق مکو و بادیان میں حل چھان کر نو ماشہ خاکشی چھڑک کر پلائیں ——— اگر قبض ہو تو شربت بنفشہ آب گرم کے ساتھ دیں اور تشنگی زیادہ نہ ہو تو شربت بسفائج یا شربت انجیر دیں ——— دار فلفل، فلفل گرد، قرنفل و سنڈھی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، اجوائن و نمک شور ہر ایک پونے دو ماشہ، سب کو سفوف کر کے ساڑھے تین ماشہ کھلانا اس بخار میں مفید ہے ——— ہڑتال طبقی، نیل دونوں کو چار پہر آب گھیکوار میں کھرل کر کے سکورہ میں گل حکمت کر کے خشک کریں اور دس سیر ارنے اپلوں کی آگ دے کر اس میں سے دو چاول پان کے بیڑے میں یا بتاشہ یا دہی میں رکھ کر کھلائیں، دوسرے اور تیسرے دن ایک ایک رتی کھلائیں یہ دوا تپ ولرزہ کے لئے اطباء ہند کے مجربات سے ہے ——— بادیان، تخم کاسنی، تخم کشوث، بسفائج، ساذج ہندی، اسلیخہ، اسارون، بیخ سوسن، صعتر، سنبل الطیب، افیمون، تخم کرفس، شقاعی، بادآورد،

گل غافث، زوفا خشک ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، بیخ بادیان، بیخ کاسنی، گل سرخ، ریوند خطائی، لک مغسول، شکر تیغال، پرسیاؤشان، گاؤزبان، عنب الثعلب ہر ایک سات ماشہ، اصل السوس، تخم خربزہ، تخم خیارین، ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، مویز منقی چودہ ماشہ، انجیر زرد سات دانہ، قند سفید آدھ سیر بدستور شربت مرتب کرکے اس میں سے دو تین تولہ کی خوراک میں دینا ایسے بلغمی بخار کے لئے معمول و مفید ہے جس کے ساتھ سرفہ، ربو اور سوء القنیہ ہو۔

بیخ بادیان، گاؤزبان، انیسون، اصل السوس، عنب الثعلب، شکاعی، بادآورد، مویز منقی، تخم کشوث، انجیر زرد سب کو عرق گاؤزبان، عرق عنب الثعلب و عرق بادیان میں جوش دیکر چار تولہ شربت دینار یا گلقند حل کرکے پلانا بلغمی بخار میں معمول ہے یا بادیان ساڑھے تین ماشہ، بیخ بادیان، اصل السوس، گاؤزبان، بیخ کرفس ہر ایک سات ماشہ، پرسیاؤشان ساڑھے دس ماشہ سب کو جوش دیکر گلقند دو تولہ و سکنجبین بزوری دو تولہ داخل کرکے پلائیں ——

اگر اس کے ساتھ نزلی کھانسی ہو تو اصل السوس چار ماشہ، دارچینی دو ماشہ، مویز منقی دس دانہ سب کو دس تولہ عرق بادیان میں جوش دیکر شربت بنفشہ دو تولہ و خاکشی چھ ماشہ داخل کرکے پلائیں ——

گل بنفشہ چھ ماشہ، بہدانہ تین ماشہ، زوفا خشک چار ماشہ، اسبغول گرم پانی میں بھگو کر صبح شیرۂ خیارین چھ ماشہ و قند سفید ڈیڑھ تولہ داخل کرکے چھ ماشہ خاکشی چھڑک کر پلانا تپ و نزلہ کے لئے مفید ہے۔

علاوہ بریں حب قرطم، حب ہندی، حب سم الفار، سفوف قنب، قرص افسنتین صغیر، قرص انیسون، دواء الترید یا معجون ترید، شربت صعتر، شربت مرزنجوش، قرص گل، قرص غافث، معجون مسہل یہ تمام مرکبات حسب موقعہ اس بخار میں استعمال کی جاتی ہیں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ بلغمی نوبتی بخار کا علاج اپنے اوقات یعنی ابتداء و انتہاء اور انحطاط کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے، علاوہ بریں نفخ کے ظہور و عدم ظہور اور بلغم کے مختلف اقسام کے اعتبار سے بھی علاج کی نوعیت

بدل جاتی ہے، البتہ ابتدا میں اس کی تمام قسموں کا علاج تین باتوں میں مشترک ہے، اوّل یہ کہ اس کی ہر قسم میں معتدل تلئین کرنا اور قے کرانا ضروری ہے بالخصوص نوبت کے وقت قے کرانا نہایت مفید و مجرب ہے؛ دوم یہ کہ تین روز گزر جانے کے بعد اس کی تمام قسموں میں ملطفات مقطعات اور مدرات استعمال کرانا واجب ہے؛ سوم یہ کہ ابتدا میں بہرحال غذا و تدبیر میں اعتدال کے ساتھ تقلیل و تلطیف برتنا لازم ہے، لیکن جب اس کا یقین ہو کہ یہ بخار طول پکڑے گا تو غذا میں تقلیل مناسب نہیں ہوتی؛ اس کے بعد اس کی مختلف قسموں کا علاج مختلف ہو جاتا ہے، چنانچہ شیریں بلغم سے پیدا شدہ بخار میں ہلکی اور قدرے سرد دوا سے تلئین کرنے کی حاجت ہوتی ہے، زجاجی اور ترش بلغم کے بخار میں نسبتاً سخت دوا کی ضرورت ہوتی ہے ——— بلغم شور اور بلغم شیریں کے بخار میں تقطیع کے لئے ایسی ملطف و مقطع دوائیں دینا ضروری ہے جن میں تجفیف کے باوجود تسخین کی خاصیت زیادہ نہ ہو، اور زجاجی اور ترش بلغم کے بخار میں ایسی دوائیں دینا ضروری ہے جو اپنی تسخین کے ساتھ تلطیف کریں اور اپنی حرافت و تیزی کے ساتھ بلغم کو قطع کریں، بالخصوص اگر اس میں سردا مل گیا ہو تو ایسی دواؤں کی بہت زیادہ حاجت ہوتی ہے، چنانچہ اس صورت میں معجون کمونی و معجون کبریت وغیرہ استعمال کراتے ہیں +

ابتدا میں دینے کے لئے گلقند بہترین چیز ہے اور سات روز کے بعد اس کے ساتھ آب بادیان، آب کاسنی یا آب کرفس بھی دے سکتے ہیں، سکنجبین بھی نہایت مفید ہے۔ اس کے بعد تلئین کی حاجت ہو تو حسب ضرورت ملین دوائیں ——— بہت سے لوگ ابتدا ہی میں روزانہ شب کو دوا ء التربد کھلاتے ہیں اور ہفتہ میں دو بار مصطگی اور مدر بزور کی گولیاں دیتے ہیں مگر میرے نزدیک نضج کا انتظار کرنا بہتر ہے؛ البتہ یہ مناسب ہے کہ بلغم کا تھوڑا سا حصہ پہلے خارج کر دیں اور باقی نضج حاصل ہونے تک چھوڑ دیں ———

آلو بخارا، تمر ہندی اور عناب کے مانند معدہ کو ضعیف اور ڈھیلا کرنے والی دوائیں دینا روا نہیں ہے، کیونکہ ایسی چیزیں معدہ کو کمزور کرنے کے علاوہ رقیق اجزا کو خارج کر دیتی ہیں اور غلیظ اجزا کو چھوڑ دیتی ہیں

آجاتی ہے —— اگر مادہ زیادہ جس سے مادہ میں اور بھی غلظت آجاتی ہے —— اگر مادہ زیادہ برودت کی طرف مائل ہو تو ملین و مسہل میں مغز قرطم شامل کریں، اور اگر اس میں صفراویت ہو تو شربت بنفشہ، خمیرہ بنفشہ یا شیرخشت یا بنفشہ خشک سودہ داخل کریں ⁂

قے اگرچہ معدہ کو ضعیف کرتی ہے لیکن اس مرض میں نہایت مفید ہے کیونکہ اس سے مادہ بہترین طریقہ پر خارج ہو جاتا ہے، مگر قے کرانے میں جلدی نہ کریں بلکہ نضج کے لئے ایک ہفتہ انتظار کریں —— اگر مریض قے کا بالکل عادی نہ ہو اور قے میں سخت دشواری ہو تو اس کے لئے زیادہ جبر نہ کریں اور اسے خود بخود قے آئے تو اس وقت تک بند نہ کریں جب تک کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے —— اگر ماء الشعیر دینے کی حاجت ہو تو بیخ بادیان، کرفس وغیرہ کے ساتھ پکا کر دیں، ماء الشعیر دینے کا بہتر وقت وہ ہے جبکہ قارورہ میں رنگ آنے لگے، چنانچہ اس وقت پہلے گلقند کھلائیں اور اس کے دو گھنٹے کے بعد ماء الشعیر پلائیں ⁂

زمانہ تزید میں اور تزید کے بعد فم معدہ کی طرف بہت زیادہ توجہ رکھیں اور پودینہ، مصطگی و انیسون کے مانند اسکو تقویت پہنچانے والی چیزیں چبانے کو دیں، غذا کی تقلیل کے ساتھ قے کرائیں —— زمانہ تزید میں اور سات روز کے بعد گلقند دینا ہو تو اس کے ساتھ مدر اور فم معدہ کو تقویت پہنچانیوالی دوائیں ملا کر آب گرم کے ساتھ کھلائیں —— جب مرض میں حدت و شدت پیدا ہونے لگے تو قرص غافث استعمال کرائیں اور جب نضج کے آثار ظاہر ہوں تو برگ کرفس، بادیان، بیخ اذخر اور پرسیاوشاں سے اس کی اعانت کریں ⁂

جب مرض چودہ روز سے تجاوز کر جائے تو زیادہ ملطف دوائیں برتیں مثلاً آب بادیان و آب کرفس استعمال کرائیں بلکہ کاہے بادیان، تخم کرفس، انیسون اور سکنجبین بزوری دینے کی ضرورت ہوتی ہے —— بعد ازاں جب محسوس ہو کہ سردی تو بتوں کی ابتدا میں تکلیف دیتی ہے اور مرض ابتدا میں نہیں ہے تو تخم کرفس، انیسون اور پودینہ نہری کا جوشاندہ گرم گرم پلائیں یا تخم کشوث، بادیان اور تخم گزر کا مطبوخ پلائیں ⁂

جب کامل نضج حاصل ہو جائے تو قوی قسم کی دواؤں سے استفراغ وادرار کریں، مثلاً دواء الکبریت کھلائیں اور اگر مادہ زیادہ بارد مثلاً زجاجی یا ترش بلغم کا ہو تو تریاق فاروق استعمال کرائیں ——— تنقیہ کے بعد قرص ورد کبیر آب بادیان کے ساتھ دیں اور روزانہ شکو دواء الترید ذہب صبر کھلائیں استفراغ کے لئے حسب ذیل مطبوخ پلانا بہتر ہے ——— ایارج ڈیڑھ تولہ، تربد تین تولہ، ہلیلہ سیاہ، غافث ہر ایک ڈیڑھ تولہ، نمک ہندی ساڑھے دس ماشہ، شکاعی، بادآورد ہر ایک چودہ ماشہ، انیسون ساڑھے دس ماشہ سب کو آب کرفس میں جوش دیں اور حسب حاجت سات تولہ یا اس سے زیادہ پلائیں، اور حسب ذیل قرص استفراغ کے لئے اس سے بھی زیادہ قوی ہے ——— بیخ بادیان، بیخ کاسنی، اصل السوس ہر ایک دس حصہ ایارج آٹھ حصہ، عصارۂ غافث پانچ حصہ، تخم کرفس، بادیان ہر ایک چار حصہ، گل سرخ، سنبل الطیب، پودینہ ہر ایک سات حصہ قرص بنا کر ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک استعمال کریں +

بیخ کاسنی، بیخ بادیان ہر ایک تین تولہ، مویز منقی دو تولہ، انیسون، مصطگی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، شکاعی، بادآورد، غافث ہر ایک چودہ ماشہ، سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں پکا کر آدھ سیر رہ جائے تو صاف کر کے رکھیں اور اس میں سے بقدر مناسب نضج حاصل ہونے تک نہار منہ پلایا کریں ——— غافث ڈیڑھ تولہ، اصل السوس، نانخواہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تخم کرفس، بادیان ہر ایک چودہ ماشہ، گل سرخ ڈیڑھ تولہ سب کو بدستور جوش دیکر اس میں سے روزانہ سات تولہ پلانا نضج اور بقیہ مواد کو تحلیل کرنے کے لئے مفید ہے ——— اگر بلغم میں شیرینی اور غلظت ہو تو بیخ بادیان، بیخ کاسنی، بیخ کرفس، ہر ایک تین تولہ، انیسون، تخم کرفس ہر ایک سات ماشہ، شکاعی، بادآورد، غافث، افسنتین ہر ایک ڈیڑھ تولہ، قنطوریون ساڑھے دس ماشہ، بدستور مطبوخ تیار کرکے اس میں سے روزانہ دس تولہ پلائیں اور اگر بلغم شور ہو یا بلغم پر صفرا کا غلبہ ہو تو غافث، شاہترہ، شکاعی، بادآورد، افسنتین ہر ایک ڈیڑھ تولہ، مویز منقی تین تولہ، ہلیلہ زرد تین تولہ سب کا مطبوخ تیار کرکے بدستور پلائیں ——— غاریقون چار ماشہ تک

سفوف کرکے شہد میں ملاکر چند روز آب گرم کے ساتھ پلانا غلیظ بلغم خارج کرنے کے باعث مرض کو طول پکڑنے سے روکتا ہے ـــــ اور جب مرض رو بہ انحطاط ہو تو غذا تناول کرنے سے پہلے حمام کرائیں +

اگر قے بہت زیادہ آنے لگے تو میبہ و شربت انار نعناعی سے تدارک کریں اور زیادہ قوی تدبیر کی ضرورت ہو تو انار دانہ تین تولہ ، کندر ، مصطگی ہر ایک ڈیڑھ تولہ ، پودینہ خشک ساڑھے تین ماشہ سب کو ایک سیر پانی میں جوش دیں اور اس میں سبز پودینہ کی شاخیں بھی ڈالیں اور پانی نصف رہ جائے تو صاف کرکے تھوڑا تھوڑا پلائیں ـــــ اگر اسہال میں افراط ہو جائے تو تدابیر معمولہ سے اسے بند کریں ، تابعض دوائیں اور غذائیں استعمال کرائیں اور بعد کو جوزہ مرغ وغیرہ سے کمزوری کی تلافی کریں ـــــ اگر ہاتھ پاؤں اور چہرے میں تہبج عارض ہو جائے تو انیسون ، اصل مغسول ہر ایک ڈیڑھ تولہ ، بادام تلخ مقشر ، زعفران ، مرماخوز ہر ایک چودہ ماشہ تخم کرفس ، بادیان ، نقاح اذخر ہر ایک ساڑھے دس ماشہ ، عصارۂ غافث ساڑھے دس ماشہ ، سنبل الطیب پونے دو تولہ ، ایارج فیقرا دو تولہ ، گل سرخ تین تولہ سب کا قرص بنا کر استعمال کریں اور گاہے اس حالت میں امرد سیہ ، دواء الک و دواء لوز کی ضرورت ہوتی ہے +

فم معدہ پر روغن سفرجل یا روغن گل میں سنبل و مصطگی جوش دے کر ملنا اور بزر ورد و افسنتین آب قرنفل کے ساتھ ضماد کریں اس کی تقویت کے لئے مفید ہے +

حمی لازمہ

اس کا علاج بھی حمی مواظبہ کے مانند کریں لیکن ملطفات سے تسخین کرنے میں احتیاط برتیں اور جلدی نہ کریں کیونکہ اس بخار کا مادہ عروق میں ہونے کے باعث جلد تحلیل نہیں ہوتا اور محلل و ملطف دواؤں سے اس میں تحریک پیدا ہو جائے اور حرارت اعضاء اصلیہ میں پہنچ جائے تو اس کے دق میں منتقل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ، اس میں تپ صفراوی کی طرح مبردات دینے میں بھی دلیری نہ برتنی چاہیے کیونکہ اس سے مادہ خام رہ جاتا ہے اور مرض طول پکڑ لیتا ہے بلکہ بسا اوقات جگر میں فساد سرایت کر جانے کے باعث استسقا و عارض ہو جاتا ہے +

اگر اس بخار کے ساتھ کھانسی ہو تو ترشی سے پرہیز کریں اور ایسی سکن گویاں منہ میں رکھیں جو مخدرات سے پاک ہوں ——— اگر دماغ قوی ہو اور درد سر نہ ہو تو غذا تناول کرنے کے بعد گاہے گاہے قے کرانا بہتر ہے یا نضج حاصل ہونے کے بعد ایسے مسہل سے تنقیہ کریں جو زیادہ گرم و تیز نہ ہو اور اگر درد سر کی شکایت ہو تو بہتر یہ ہے کہ حقنہ اور شکر کے شیاف سے طبیعت کی تلیین کریں ——— علاوہ بریں ان تدابیر سے کام لیں جو غب خالص کے علاج میں لکھی گئیں ہیں لیکن یہاں مخدرات استعمال نہ کریں +

خفیف طور پر تلطیف اور معدہ کی تقویت کے لئے سکنجبین، گلقند و عرق بادیان استعمال کرائیں لیکن دماغ ضعیف ہو تو سکنجبین نہ دیں اور صرف گلقند پر اکتفا کریں، تلیین کے لئے مغز خیار شنبر دیں اور نضج کے بعد تنقیہ دا ادرار بول کریں اور تنقیہ کے بعد قرص گل کا استعمال مفید ہے ——— اگر سینہ میں خشونت ہو تو بنفشہ، سپستان پرسیاؤشان، اصل السوس و خطمی کا جوشاندہ پلائیں ——— اگر دماغ کمزور نہ ہو اور درد سر کی شکایت نہ ہو تو کامل نضج کے بعد حمام کرانا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے ——— اگر یہ بخار پرانا ہو کر دق کے مشابہ ہو جائے تو اصل السوس، بادیان، پرسیاؤشان ہر ایک چار ماشہ، مویز منقی دس دانہ، نانخواہ دو ماشہ، قرنفل چار دانہ سب کو جوش دیکر ایک تولہ قند سفید داخل کر کے پلائیں بعد ازاں مسہل دیں +

بعض متاخرین کا دستور العمل یہ ہے کہ اس بخار میں مادہ کو نضج دینے کے لئے سات روز تک گل بنفشہ، اصل السوس، بادیان ہر ایک چار ماشہ، عناب سات دانہ سب کو جوش دے کر کبھی گلقند اور کبھی شربت بنفشہ حل کر کے پلائیں اور آٹھویں روز مسہل دیں ——— گل بنفشہ، بادیان، عنب الثعلب، اصل السوس ہر ایک نو ماشہ، پرسیاؤشان چھ ماشہ، عناب دس دانہ سب کو جوش دیکر صاف کر کے مغز خیار شنبر ترنجبین ہر ایک چھ تولہ، گلقند چار تولہ حل چھان کر روغن بادام چھ ماشہ داخل کر کے پلائیں، نویں روز مذکورہ جوشاندہ دیں، دسویں روز پھر مسہل دیں، گیارھویں روز جوشاندہ اور بارھویں تیسرے بار مسہل دینے

کے بعد تین روز تک مذکورہ جوشاندہ میں عنب الثعلب، تخم کاسنی ہر ایک چار ماشہ، گلاب پندرہ تولہ زیادہ کرکے پلائیں اور سولھویں روز حسب ذیل مسہل دیں ——— عناب دس دانہ، گل بنفشہ، بادیان، گاؤزبان، مکو، اصل السوس ہر ایک نو ماشہ، پوست بیخ کاسنی چھ ماشہ، سناء کی ایک تولہ، سب کو جوش دے کر فلوس خیار شنبر، ترنجبین ہر ایک چھ تولہ، مغز چار تولہ، روغن بادام چھ ماشہ داخل کرکے پلائیں۔ سترھویں روز مربا ہلیلہ گلاب سے دھو کر دیں اور اس کے اوپر چودھویں روز کا جوشاندہ پلائیں ——— غذا میں مسہل کے دن تیہو کے شوربے کے ساتھ چاول دیں اور درمیانی روز دن کو نخود آب اور رات کو چاول و شوربہ دیں ——— اٹھارویں دن قرص گل، سفید سکنجبین بزوری میں ملا کر اس کے اوپر شکاعی، پوست بیخ کاسنی، عنب الثعلب ہر ایک چار ماشہ جوش دے کر سکنجبین حل کرکے پلائیں اور آخر تک یہی دوا پلاتے رہیں۔

حمیات انفیالوس ولیفوریا وغیرہ

انفیالوس، لیفوریا، حمی محرقہ اور تپ لیلی، بخار کی اکثر بلغمی مادہ سے پیدا ہوتے ہیں مگر کبھی ان کا باعث صفرا بھی ہوتا ہے۔

انفیالوس اس بخار کو کہتے ہیں جس میں بدن کے اندر برودت معلوم ہوتی ہے اور بدن کے ظاہری حصہ میں حرارت محسوس ہوتی ہے۔ یہ بخار زجاجی بلغم سے پیدا ہوتا ہے جو بدن کے اندر قعر میں جمع ہو کر اپنی برودت کے باعث اس جگہ کو سرد کر دیتا ہے۔ اس کے بعد اس کے جو اجزا متعفن ہو جاتے ہیں ان کے گرم بخارات خارج کی طرف مائل ہو کر ظاہر بدن میں حرارت پیدا کر دیتے اور جو اجزا متعفن نہیں ہوتے وہ باطن میں برودت پیدا کرتے ہیں ——— یہ بخار اکثر دیر تک رہتا ہے اور بعض اوقات استسقاء لحمی پر منتج ہو کر ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ بالخصوص بوڑھے اس میں مبتلا ہوں تو اس سے کم ہی نجات پاتے ہیں۔

لیفوریا یا لنفوس یا اس بخار کو کہتے ہیں جس میں اندر بہت زیادہ حرارت ہو، لیکن باہر سردی معلوم ہوتی ہے۔ اکثر بلغمی ہوتا ہے لیکن گاہے صفراوی بھی ہوتا ہے جس کا مادہ نہایت غلیظ محترق صفرا ہوتا ہے ——— بلغم سے اس کے عارض ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بلغم

متعفن و مشتعل اس جگہ کو گرم کر دیتا ہے جہاں موجود ہو لیکن اس کی غلظت اور طبعی برودت کے باعث اس سے زیادہ گرم بخارات نہیں اٹھتے جو ظاہر بدن کو گرم کریں اور صفراء سے یہ بخار اس طرح عارض ہوتا ہے کہ قلیل تعداد میں غلیظ صفرا باطن میں متعفن ہو کر اس جگہ کو گرم کر دیتا ہے لیکن اس کی قلت تعداد اور غلظت کے باعث اس سے اتنے بخارات نہیں صعود کرتے کہ ظاہر بدن بھی گرم ہو جائے ۔

اگر دو یار دبلغمی مادوں سے تعفن کے باعث ایک مادہ باطن کی طرف حرکت کرے اور دوسرا خارج کی طرف حرکت کرے تو اس سے جو بخار پیدا ہوتا ہے اس میں خارج و باطن دونوں میں ایک ہی وقت بعض جگہ سردی معلوم ہوتی ہے اور بعض جگہ گرمی ۔

حمی غشیہ اس بخار کو کہتے ہیں جس کی ابتداء میں بار بار غشی آجائے اس کا مادہ اکثر بدن میں پھیلا ہوا خام بلغم ہوتا ہے مگر بعض اوقات یہ بخار غلیظ صفراء سے بھی عارض ہوتا ہے اور گاہے رقیق ردی اخلاط سے بھی جو اکثر صفراوی بھی ہوتے ہیں اور گاہے بخار میں غشی دوسرے اسباب سے بھی عارض ہو جاتی ہے ۔

تپ نہاری کا مادہ تپ لیلی کی بہ نسبت زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور یہ بخار روز آنے کے باعث بسا اوقات تپ دق میں منتقل ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح تپ لیلی بھی جو نہاری کے برعکس رات کو چڑھا کرتا ہے نہایت ردی اور طویل المدت ہوتا ہے ۔ ان دونوں بخاروں کا مادہ لیسدار زجاجی بلغم ہوتا ہے ۔

علاج الغیا لو... اس کا علاج بھی بلغمی بخار کے مطابق کریں ۔ پہلے سکنجبین و ... عرق کاسنی ۔ عرق بادیان ۔ عرق عنب الثعلب اور خاکشی کے ہمراہ دیں ۔ بعد ازاں مناسب اصول و بزور کا مطبوخ پلائیں اور ایک ہفتہ ... سے زیادہ گزر جانے پر جب نضج حاصل ہو جائے تو انہیں مطبوخ ... گر بہ ۔ غاریقون ۔ خیار شنبر ۔ گل قند و روغن بادام ڈال کر مسہل دیں ۔ اور ... وغیرہ میں انہیں قوانین کو ملحوظ رکھیں جو حمی ... دوسرے بلغمی بخار ... کی طرح اس میں بھی معدہ کی تقویت کا خیال رکھیں ۔ — اجہانی

سے لکھا ہے کہ اس بخار کے علاج میں میرے نزدیک سوداوی دوائیں

بھی شامل کرنا ضروری ہے۔

یفوریا تپ یفوریا کا علاج اور اس بخار کا علاج جس میں ظاہر و باطن میں ایک ہی وقت گرمی و سردی محسوس ہوتی ہے انفیالوس کے مطابق کریں، البتہ یفوریا میں حاد اور مقطع دوائیں انفیالوس کی بہ نسبت کم درجہ کی اختیار کریں اور سہولت و نرمی کا زیادہ خیال رکھیں گرم روغنوں سے بدن کی خوب مالش کرائیں اور رب غورہ شہد کے ساتھ دیں، علاوہ بریں جو تدابیر حمی مواظبہ کے علاج میں لکھی گئی ہیں ان سے کام لیں لیکن اندرونی طور پر زیادہ گرم دوائیں دینے کی جرأت نہ کریں۔

اگر یفوریا غلیظ صفراء سے ہو تو اس کا علاج غب غیر خالص کے مانند کریں، علاوہ بریں بدن کی خوب مالش کرائیں اور شطر الغب کے مانند بلغم و صفرا کی مرکب تدابیر اختیار کریں۔

حمی غشیہ بلغمیہ غشی کے وقت اسی کا علاج کریں اور افاقہ کے بعد تپ بلغمی کا معالجہ کریں، ایارج حقنہ مرتب کرکے عمل دیں جس میں قدرے حدت ہو، کھردرے کپڑے سے بدن کی مالش کریں اور نیند لائیں، بھوک کے وقت اور نوبت کی ابتداء میں ماء الشعیر قند یا شہد سے شیریں کرکے پلائیں اور غذا میں روٹی ماء السکر میں بھگو کر دیں۔ —— روزانہ صبح کو ساڑھے چار ماشہ تخم کرفس جوش دے کر سکنجبین عسلی کے ساتھ پلائیں اور اس میں حسب حاجت بادیان، گاؤزبان، تخم کاسنی، اگل قند کا اضافہ کریں —— اگر اس کا مادہ خلیط صفرا ہو تو اس کا علاج تقریباً غب غیر خالص کے مطابق ہوتا ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ اس بخار کا علاج دشوار ہوتا ہے اور اس کے علاج کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ بتدریج تنقیہ کریں ——

آلو بخارا پندرہ دانہ، بسنا مکی، شاہترہ، گل سرخ، مویز منقی، بیخ بادیان، بیخ کاسنی، تربد سفید ہر ایک ایک تولہ، گاؤزبان، بسفائج، بنفشہ، گل غافث ہر ایک سات ماشہ، تخم کشوث ساڑھے تین ماشہ، قند سفید دہ تولہ، بدستور شربت بنا کر اس میں سے تین تولہ تک کی خوراک میں دینا سہولت سے اسہال لاتا ہے اور حمی غشیہ و تپ مرکب کیلئے سود مند ہے۔

حمی غشیہ صفراوی اس کا علاج حمی محرقہ کے مانند کریں۔

گلاب و عرق بید مشک برف میں سرد کر کے چہرہ و سینہ پر اس کے چھینٹے ماریں۔ ہاتھ پاؤں باندھ دیں۔ ان کی مالش کریں۔ سنگھیاں کھچوائیں اور عرق بید مشک، گلاب، آب سیب، آب بہی، آب خیار، آب کشنیز سبز ہر ایک ایک تولہ، صندل سفید، تخم کاہو، گل ارمنی ہر ایک تین ماشہ کافور ایک ماشہ سب کا یا ان میں سے جو اشیا مل سکیں ان کا لخلخہ مرتب کر کے سونگھائیں۔ ان تدابیر کے ساتھ سونگھنے سے بدن کے بال اکھیڑنا فوراً ہوش لانے میں عجیب الاثر ہے اور ہوش آنے کے بعد یہ دوا دیں ——— خمیرہ زرشک، خمیرہ کدو، خمیرہ خیارین، خمیرہ کاسنی ہر ایک نو ماشہ عرق نیلوفر و عرق کاسنی و عرق زرشک و بید مشک ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر دو دو تولہ شربت لیموں و صندل ترش داخل کر کے پلائیں یا آب اناردانہ معصور نو تولہ میں تین تولہ قند داخل کر کے پلائیں۔ غذا میں آب انار و عرق بید مشک میں چور کی ہوئی روٹی دیں۔

دورہ سے ایک گھڑی پہلے یہ دوا دینا دورہ روکنے کے لئے عجیب الاثر ہے ——— گل ارمنی نبات ماشہ ایک فنجان پانی تین تولہ عرق زرشک اور دو دو تولہ شربت سیب ترش اور شربت لیموں میں ملا کر برف میں سرد کر کے پلائیں ——— اس بخار میں گرم ہوا، حمام، بیداری تکان اور ہر قسم کے استفراغ سے قطعاً اجتناب کریں۔ سرد پانی سے غسل کریں اور غذا کسی حال میں نہ روکیں حتیٰ کہ ضرورت ہو تو نوبت کی ابتدا میں بھی غذا دیں اور بخار کی حرارت بہت زیادہ ہو تو قرص کافور کے ساتھ چھاچھ پلائیں۔

تپ لیلی و نہاری

انھیں تدابیر پر کاربند ہوں جو حمیات بلغمی کے علاج میں بیان کی گئی ہیں۔ غذا میں تقلیل و تلطیف کریں۔ بلغم بڑھانے والی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔ شربت بزوری اور بزور کے شیرے سے ادرار کرائیں۔ حمام میں پسینہ لانا اور مناسب ورزش کرانا بھی سود مند ہے اور بلغم کا تنقیہ کرنا بہر حال ضروری ہے۔ تپ نہاری میں دن کو اور نوبت کے وقت غذا نہ دیں مگر رات کو خالی معدہ نہ سونے دیں اور تپ لیلی میں شب کو نوبت کے وقت غذا نہ دیں۔

حمیات سوداوی

سوداوی بخاروں کی دو قسمیں ہیں: ایک ربع یعنی چوتھیا اور دوسری قسم میں اس سے زیادہ دنوں پر آنے والے یعنی خمس اور سدس وغیرہ داخل ہیں ـــــ ربع کا مادہ اگر عروق کے باہر متعفن ہو تو بخار چوتھے روز آتا ہے اور اس کو **ربع دائرہ** کہتے ہیں اور یہی قسم زیادہ عارض ہوا کرتی ہے اور اگر مادہ عروق کے اندر متعفن ہو تو بخار ہر وقت موجود رہتا ہے مگر چوتھے روز اس میں شدت ہوتی ہے اور اس کو **ربع دائمہ** کہتے ہیں اور اگر یہ بخار دو ربع سے مرکب ہو تو دو روز چڑھتا ہے اور ایک روز ناغہ دیتا ہے اور اس کو **ربع معکوس** کہتے ہیں۔

تپ ربع کے اسباب سودا پیدا کرنے والی اشیاء ہیں، مثلاً بینگن اور گائے کا گوشت وغیرہ جس سے سوداوی مادہ پیدا ہوتا ہے اور اس میں حرارت غریبہ تعفن پیدا کر دیتی ہے تو بخار لاحق ہو جاتا ہے سودا کی زیادتی کے اسباب میں طحال کا ضعیف ہونا بھی داخل ہے جس کے باعث وہ سودا کو خون سے جذب نہیں کر سکتا اور بدن میں اس کی کثرت ہو۔

طبعی سودا طبعی خون کا درد یعنی تلچھٹ ہوتا ہے اور **غیر طبعی سودا** اخلاط کے احتراق سے حاصل ہوتا ہے اور احتراق کی صورت میں جس خلط کے جلنے سے پیدا ہو اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے چنانچہ خون کے احتراق سے حاصل شدہ سودا کو **سوداء دموی** اور اس کے تعفن سے جو بخار ہوتا ہے اسے **ربع دموی** کہتے ہیں، صفرا کے احتراق سے جو سودا ہوتا ہے اسے **صفراء سوداوی** اور اس کے تعفن سے پیدا ہونے والے بخار کو **ربع صفراوی** کہتے ہیں۔ بلغم کے احتراق سے پیدا ہونے والے سودا کو **سوداء بلغمی** اور اس کی عفونت سے لاحق ہونے والے بخار کو **ربع بلغمی** کہتے ہیں اور سوداء طبعی کے احتراق سے جو غیر طبعی سودا حاصل ہوتا ہے اس کو **سوداء سوداوی** اور اس سے لاحق ہونے والے بخار کو **ربع سوداوی** کہتے ہیں۔

ربع دائرہ کی علامتیں یہ ہیں کہ ابتداء میں یہ معمولی لرزہ و سردی کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ بعد ازاں نوبت میں سردی کچھ بڑھ جاتی ہے اس کے بعد منتہا کے قریب پہنچ کر سردی کچھ کم ہونے لگتی ہے ——— مادہ کے غلیظ اور بارد ہونے کے باعث بدن بہت دیر میں گرم ہوتا ہے اور گرم ہونے کے بعد بھی حرارت تمام بدن میں یکساں حاوی نہیں ہوتی بلکہ حرارت کے ساتھ پھریری بھی محسوس ہوتی رہتی ہے ——— اس بخار میں اکثر ضعف بصر کی شکایت عارض ہو جاتی ہے جو نضج حاصل ہونے کے بعد زائل ہو جاتی ہے ——— اگر ربع کا مادہ خالص سودا ہو تو اس کی نوبت چوبیس گھنٹہ کی ہوتی ہے اور اگر اس کا مادہ دوسرے اخلاط کے احتراق سے حاصل ہو تو نوبت کا وقت نسبتاً کم ہوتا ہے :۔

بسا اوقات موسم گرما میں تپ غب عارض ہو تو یہ ختم ہو جانے کے بعد موسم سرما میں تپ ربع کی شکل میں نمودار ہوتا ہے ——— اکثر مختلف المواد بخار جن کی نوبتوں میں کوئی نظام نہیں ہوتا ایک عرصہ تک قائم رہنے کے بعد تپ ربع کی شکل اختیار کر لیتے ہیں :۔

ربع میں **نبض** مادہ کی صلابت کے باعث صلابت کی طرف مائل ہوتی ہے اور بوڑھوں کی نبض کی طرح شریان اندر کی جانب کھنچی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ علاوہ بریں جب تک اس کے مواد متحرک نہ ہوں نبض استوا کی طرف مائل ہوتی ہے لیکن مواد کے متحرک ہونے کی صورت میں نبض میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے ———

قارورہ ربع کی حالت منتہا کے سوا دوسرے اوقات میں عدم نضج کے لحاظ سے یکساں ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ سودا مختلف اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اس لئے ان اخلاط کے مطابق رقت و غلظت، صفائی و کدورت اور رنگ میں اختلاف ہوتا ہے ——— ربع کے مادہ کے نضج پا لینے کی **علامت** یہ ہے کہ سردی و لرزہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے، نبض میں نرمی آ جاتی ہے اور قارورہ غلیظ و سیاہی مائل ہو جاتا ہے :۔

چونکہ یہ مرض سودا طبعی سے شاذ و نادر ہوتا ہے اور اکثر دوسرے عفونتی بخاروں کے بعد ان کے اخلاط میں احتراق کے باعث عارض

ہوتا ہے اس لئے عموماً اس کی ابتداء میں اس خلط کی علامتیں نمایاں ہوتی ہیں جس کے احتراق سے یہ پیدا ہو۔

اصول علاج

تپ ربع کا سبب مالیخولیا کے مانند یا سوداء طبعی ہوتا ہے یا سوداء احتراقی۔ چنانچہ اگر یہ دوسری خلط کے احتراق سے عارض ہو تو جیسا کہ مالیخولیا کی بحث میں لکھا گیا ہے۔ اس کے علاج میں سوداء کے ساتھ اس خلط کا بھی خیال رکھیں اور دونوں کا مشترک معالجہ کریں ——— اس بخار میں زیادہ پرہیز کرائیں اور چالیس روز کے بعد مادہ میں نضج حاصل ہونے پر تنقیہ کریں ——— ہلیلجات کا استعمال اس بخار کے مسہلوں میں مفید ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ربع صفراوی میں پوست ہلیلہ زرد نو ماشہ، ہلیلہ سیاہ و ہلیلہ کابلی ہر ایک چار ماشہ دیں، ربع سوداوی میں اس کے برعکس وزن رکھیں اور ربع بلغمی میں ہلیلہ زرد کو نکال کر اس کے بدلے غاریقون تربد اور زنجبیل داخل کریں۔

اس بخار میں طحال کو اکثر ضرر پہنچتا ہے اور جگر کی حالت متغیر ہو جاتی ہے، اس لئے ان کو ہمیشہ صلابت سے بچانے کا خیال رکھیں اور ابتداء میں ان کی تقویت کے لئے گاہے گاہے سکنجبین اور وسط و آخر میں نضج حاصل ہونے کے بعد قرص زرشک، قرص غافث و سکنجبین بزوری دیتے رہیں ——— نوبت کے دن غذا نہ دیں اور دوسرے دنوں میں تندرستوں کی طرح غذا دیں لیکن اس میں کچھ ترطیب کا ضرور خیال رکھیں، غلیظ غذاؤں سے، سرد و تر میوؤں سے، دودھ اور دہی سے اور تمام بادی اشیاء سے پرہیز کرائیں، پانی کم پینے دیں اور ضرورت کے وقت تھوڑا سا معتدل پانی چوس چوس کر پینے کو کہیں، بلکہ بہتر یہ ہے کہ کھانے کے بعد ایک دو بار کے پانی کے بجائے عرق گاؤزباں و شاہترہ یا عرق عنب الثعلب پینے کو دیں ——— ابتداء میں قوی قسم کی مدر اشیاء، مثلاً شیریں خربزہ اور بادیان نہ دیں کیونکہ اس سے رقیق مادہ خارج ہونے کے باعث غلیظ مادہ کے نضج میں تاخیر واقع ہو جائے گی۔

قرشی نے لکھا ہے کہ حمی ربع میں تپ دق کے سوا تمام مادی بخاروں سے دواؤں اور غذاؤں میں زیادہ ترطیب برتنے کی

ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس کا مادہ نہایت یابس ہے لیکن تبرید کی سب سے کم ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ مریض کو ایسی چیزوں سے نفع حاصل ہوتا ہے جن میں کافی ترطیب کے ساتھ ہلکی سی تسخین کی طاقت ہو۔ اسی طرح اس میں مادہ کو نضج دینے کی دوسرے تمام بخاروں سے زیادہ حاجت ہوتی ہے جو یابس ارضی ہونے کے باعث دوسرے رطب خلطوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ دقت سے نضج پاتا ہے۔

علاج ربع دموی

تنقیہ و استفراغ کی جو تدابیر مالیخولیا و سوداوی کے علاج میں لکھی گئی ہیں ان پر کاربند ہوں۔ سودا کے اسہال کے لئے افتیمون کے ساتھ ماء الجبن پلائیں اور ایسی چیزیں دیں جو اسے بغیر تسخین کے خارج کریں مثلاً بنفشہ، شاہترہ، ہلیلہ کابلی، بسفائج، مغز خیارشنبر و ترنجبین پلائیں۔

اگر مریض کی قوت اور عمر مساعدت کرے اور دوسری شرائط اجازت دیں تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ بعد ازاں روزانہ صبح کو اصل السوس تخم کاسنی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ خیساندہ کرکے تین تولہ گل قند حل کرکے پلوئیں۔ غذا میں مونگ، نخود و مغز بادام کی کھچڑی دیں اور دس روز کے بعد حسب ذیل مطبوخ سے تنقیہ کریں ——— سنا مکی ڈیڑھ تولہ، بادرنجبویہ، گاؤزبان، تخم کاسنی، بادیان، اسطوخودوس، بسفائج، نیلوفر ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، گل سرخ چودہ ماشہ، بنفشہ ڈیڑھ تولہ۔ ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی ہر ایک دو تولہ، افتیمون پوٹلی میں بندھی ہوئی دو تولہ، شاہترہ ساڑھے دس ماشہ، آلو بخارا، عناب، سپستان ہر ایک بیس دانہ، تربد خراشیدہ سات ماشہ، ہلیلہ، آملہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں اور آدھ سیر رہ جائے تو صاف کرکے فلوس خیارشنبر و ترنجبین ہر ایک ساڑھے چار تولہ حل چھان کر صبح سویرے پلائیں اور شام کو مذکورہ غذا مرغ کے گوشت کے ساتھ دیں۔ مگر یہ قوی مسہل دینے سے پہلے لطیف ملینات مثلاً سنا، بنفشہ، آلو بخارا، مویز و ترنجبین سے یا ماء الجبن سے طبیعت کو نرم کریں ——— نوبت کے روز غذا نہ دیں بلکہ فاقہ رکھیں اور سکنجبین، آب گرم، نمک و روغن کنجد سے قے کرائیں۔

جب مرض طول پکڑے اور چالیس روز سے تجاوز کر جائے تو قرص غافث سکنجبین سادہ کے ساتھ استعمال کریں اور اگر پھر دل پر تہیج ظاہر ہو تو سکنجبین بزوری کے ساتھ قرص افسنتین دیں اور مرض اس سے بھی زیادہ طویل ہو جائے تو ان تدابیر پر کاربند ہوں جو ربع سوداوی کیلئے بیان کی جائیں گی ؛

ربع صفراوی اس کے علاج میں وہ تدابیر اختیار کریں جو صفراوی انحریا کی بحث میں لکھی گئی ہیں، ماء الشعیر سادہ یا قند یا شربت نیلوفر کے ساتھ پلائیں اور اس میں شربت بادرنجبویہ و عرق گاؤزبان کا بھی اضافہ کریں تو زیادہ مناسب ہے ـــــــ تشنگی کی زیادتی کے وقت بارد جلاب اور عدم تشنگی کے وقت حار جلاب دیں اور بعض اوقات سکنجبین استعمال کرائیں یا شربت حامض یا شربت نیلوفر یا شربت سیب عرق گاؤزبان و عرق نیلوفر اور تخم ریحان کے ساتھ دیں ـــــــ انکے مسہلوں میں شاہترہ، ہلیلہ زرد، سقمونیا، افتیمون، سنا، تمر ہندی و بنفشہ داخل کریں ـــــــ غذا میں مونگ اور چاول غورہ کے ساتھ دیں اگر قوت کمزور ہو تو راحت کے دن پرندوں کا گوشت بھی دے سکتے ہیں ؛

ابن الیاس نے لکھا ہے کہ ربع صفراوی میں روزانہ صبح کو تخم کاسنی، اصل السوس ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، آلو بخارا دس دانے قند سفید و ترنجبین ہر ایک تین تولہ پلائیں، غذا میں ماء الشعیر، نخود و چوزہ مرغ کے ساتھ پکا کر دیں اور کامل نضج حاصل ہونے کے بعد حسب ذیل مطبوخ سے بدن کا تنقیہ کریں ـــــــ سنا مکی دو تولہ، بنفشہ، نیلوفر، تخم کاسنی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، ہلیلہ زرد، گل سرخ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، مویز منقی تین تولہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دے کر آدھ سیر رہ جائے تو مغز فلوس و ترنجبین ہر ایک تین تولہ مل چھان کر پلائیں یا سنا دو تولہ، بادرنجبویہ، گاؤزبان ہر ایک ساڑھے دس ماشہ تین تولہ جوشش دے کر صاف کرکے دو تولہ معجون نجاح داخل کرکے پلائیں ؛

صاحب ابن زکریا نے لکھا ہے کہ ربع کا علاج اسہال و ترطیب پر موقوف ہے بلکہ تمام مادی بخاروں کے لئے اسہال سے بہتر

اور کوئی چیز نہیں کیونکہ ان کی حرارت نضلات کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے اور فضلات کو خارج کردیا جائے تو ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔

صاحب خلاصہ نے سوداوی صفراوی کے اخراج کے لئے حب ذیل مسہل کی بہت زیادہ تعریف کی ہے ——— سنا مکی دو تولہ، گاؤزبان، پرسیاوشان، بادیان، شاہترہ، تخم کاسنی ہرایک ساڑھے چار ماشہ، عناب بیس دانہ، آلوبخارا دس دانہ سب کو بدستور جوش دے کر صاف کرکے ترنجبین پانچ تولہ، مغز فلوس خیار شنبر چار تولہ حل چھان کر روغن بادام ساڑھے تین ماشہ و غاریقون سفید سوا دو ماشہ داخل کرکے پلائیں۔

ربع بلغمی اس کے علاج میں الخولیا بلغمی کے مطابق تنقیہ و اسہال کی تدابیر اختیار کریں اور اس کے مسہل میں ہلیلہ کابلی، تربد، بسفائج و غاریقون داخل کریں۔ بلکہ اگر بلغم بہت غلیظ ہو تو شحم حنظل بھی داخل کریں یا مطبوخ افتیمون، تربدی و حب غاریقون سے تنقیہ کریں اور بلغم کو قطع کرنے والی اشیاء مثلاً شبت کے مطبوخ و سکنجبین سے اور مولی و سکنجبین سے قے کرائیں۔ بالخصوص نوبت کی ابتداء کے وقت قے کرانا بہت مفید ہے۔ بعد ازاں گلقند کھلائیں اور سکنجبین بزوری پلائیں۔ علاوہ بریں حسب حاجت ان تدابیر سے کام لیں جو ربع سوداوی کے علاج میں بیان کی جائیں گی ——— حب حلتیت کا استعمال اس بخار میں نہایت سودمند ہے اور جگر کی تقویت کے لئے قرص زرشک اور طحال کی تقویت کے لئے قرص غافث استعمال کرنا مناسب ہوتا ہے۔

ابن الیاس نے لکھا ہے کہ ربع بلغمی میں نضج کے لئے روزانہ صبح کو اصل السوس مقشر نیم کوفتہ و تخم کاسنی ہرایک ساڑھے دس ماشہ و گل قند عسلی تین تولہ جوش دے کر پلائیں۔ غذا نخود آب، مغز تخم قرطم اور مرغ کے گوشت سے مرتب کریں اور دس روز اسی پر قائم رہنے کے بعد اگر قارورہ میں نضج کے آثار ظاہر ہوں تو اس مطبوخ سے تنقیہ کریں ——— سنا مکی، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، پوٹلی میں بندھی ہوئی افتیمون ہرایک دو تولہ، تربد خراشیدہ کوفتہ سات ماشہ، بادیان، تخم کاسنی، تخم کشوث، افسنتین رومی، اسطوخودوس، بسفائج ہرایک ساڑھے دس ماشہ، بار نجبویہ، گاؤزبان ہرایک چودہ ماشہ، مویز تین تولہ، سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیکر

ادھ سیر رہ جائے تو صاف کرکے غلوس خیار شنبر و ترنجبین ہر ایک ساڑھے چار تولہ چھان کر پوست دو ماشہ غاریقون چھڑک کر نوبت کے دوسرے روز صبح سویرے پلائیں —— مسہل کے بعد اور باری کے دوسرے دن ایک تولہ سکنجبین بزوری کے ساتھ ساڑھے چار ماشہ قرص غافث کھلائیں —— باری کے دن غذا نہ دیں اور شبت، تربد، بیخ خربزہ، نمک، شہد اور اصل السوس کے جوشاندہ سے قے کرائیں۔

اگر بخار رطوبت لے کر ٹوٹے اور موسم زیادہ گرم نہ ہو تو معجون خبیث و معجون فلافلی کے مانند گرم معجونیں کھلائیں، بالخصوص ان میں سے کوئی معجون نوبت کے وقت کھلا کر خوب گرم کپڑے اوڑھا دیں تاکہ پسینہ آجائے تو یہ تدبیر نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔

ربع سوداوی اس کا علاج مالیخولیا سوداوی کے طریقہ پر کریں، علاوہ بریں اسکا معالجہ ربع بلغمی کے قریب ہوتا ہے —— دو تولہ گل قند کھلا کر عرق گاؤزبان، عرق نیلوفر، عرق بید سادہ و عرق نیلوفر سکنجبین سادہ دو دو تولہ ملا کر پلائیں، گاہے طحال کی رعایت سے گاؤزبان، نیلوفر و بید کے بجائے عرق کاسنی، عرق شاہترہ و عرق گاؤزبان دیتے ہیں، یا اصل السوس، تخم کاسنی، گاؤزبان، اسطوخودوس، عنب الثعلب، اسپوز سنق، بادیان، بیخ بادیان، بیخ کاسنی و تخم خیارین کا خیسانده گل قند داخل کرکے پلائیں اور نضج حاصل ہونے کے بعد مسہل میں افتیمون، بسفائج، اسنا مکی اور ہلیلہ جات اس دستور کے مطابق داخل کریں جو ربع کے اصول علاج میں لکھا گیا ہے —— یا سودا کو نضج دینے کے لئے بادیان چار ماشہ، بادرنجبویہ چھ ماشہ جوش دے کر گل قند ڈیڑھ تولہ حل کرکے پلائیں، اگر مناسب معلوم ہو تو اس میں شربت افتیمون یا جوش میں باندھ کر افتیمون داخل کریں اور نضج کے بعد مسہل میں غلوس خیار شنبر چھ تولہ، ترنجبین یا شیرخشت، افتیمون، بسفائج و اسطوخودوس شامل کریں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ تاروز میں نضج کے آثار ظاہر ہونے اور لرزہ کی شدت میں کمی آجانے کے بعد قوی قسم کے مسہلوں اور سودا خارج کرنے والی گولیوں سے تنقیہ کریں، نضج کے بعد بدن کی مالش کرنا، ادرار بول کرانا اور پسینہ لانا مفید ہے لیکن نضج تام سے پہلے یہ چیزیں نہایت مضر ہیں —— اسہال لانے میں قوت کی بہت زیادہ رعایت کریں اور

سہولت برتیں، یکبارگی مادہ کو خارج کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ آہستہ آہستہ بدفعات خارج کریں کیونکہ سودا عُسرِ عمل سے متاثر ہوتا ہے اور ایک دو مسہل میں کامل طور پر خارج نہیں ہو سکتا چنانچہ ہر مسہل کے بعد منضج استعمال کرائیں اور اس کے بعد پھر مسہل دیں اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ مادہ تمام و کمال خارج نہ ہو جائے —— نوبت کے روز قے کے سوا اور کوئی استفراغ جائز نہیں ہے ؏

اگر مزاج ضعیف ہو تو پہلے بلا کا نیا منضج پلائیں اور ماء الجبن میں گلاب، شربت نیلوفر، گلاب، شربت بنفشہ یا عناب، گلاب، عرقیات و شربت انار و تخم فرنجمشک داخل کر کے پلائیں اور جب ماء الجبن کی مقدار روزانہ تھوڑا تھوڑا اضافہ کر کے نصف سیر تک پہنچ جائے تو افتیمون، سنا مکی ہر ایک ایک تولہ، بسفائج پانچ ماشہ، تربد سفید چھ ماشہ سب کو عرقیات میں جوش دے کر صاف کر کے مغز فلوس سات تولہ، گل قند چار تولہ، روغن بادام چھ ماشہ داخل کر کے ماء الجبن میں ملا کر پلائیں اور سفوف لاجورد و شربت سودا بھی استعمال کریں، تبرید میں صرف عرقیات و شربت انار و تخم ریحان دیں اور غذا میں گائے کے نخود آب کے ساتھ کھچڑی اور گائے نخود آب یا شربت انار شیریں کے ہمراہ ماء الشعیر دیں ؏

چند مفید ترکیبیں حسب ذیل یونانی اور ہندوستانی دوائیں تپ ربع میں مفید و معمول ہیں، جب حاجت ان سے کام لیں ——

حب الشفاء، حب بلبل، حب ذہب، حب حلتیت، حب کرنجوہ ——

کلونجی چودہ ماشہ باریک کر کے باری کے دن سے متواتر چار روز کھانا اس کے لئے مفید ہے، اسی طرح برگ تنبول، مغز بادام ہر ایک تین عدد، برگ قنب ڈیڑھ ماشہ، قند سفید چھ ماشہ سب کو سفوف کر کے نوبت سے چھ گھڑی پہلے دینا سود مند ہے —— جینگ ایک ماشہ، نمک دو ماشہ دونوں کو ایک سیر پانی میں جوش دے کر صرف چھٹانک بھر رہ جائے تو پلانا چوتھیہ بخار کے ازالہ کے لئے مجربات سے ہے —— چونا تین ماشہ لے کر پانی میں حل کریں اور اس میں ایک عدد کاغذی لیموں نچوڑ دیں اور جب چونے کے غلیظ اجزاء تہ نشین ہو جائیں تو اوپر کا صاف پانی لے کر نوبت کے شروع میں یعنی سستی و گرانی کے وقت پلائیں، یہ ترکیب تپ ربع اور تپ مرکب کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے اور اس سے بسا اوقات ایک

تخم دھتورہ ایک سکورے میں
بند و گل حکمت کرکے آگ دیں کہ جل کر خاکستر ہو جائے بعد ازاں اسے
نکال کر اس میں سے ایک ایک رتی اور قوی مزاجوں کو چار رتی تک قدرے
پان کے چار، چار روز استعمال کرائیں۔ دو باریں بخار زائل ہو جاتا ہے —— اطباء ہند اس دوا کو جوہر آتش
دھتورہ کہتے ہیں اور یہ تپ لرزہ دفع کرنے کے لئے مجرب ہے ——

توتیا سبز بیس ماشہ، ہڑتال ورقی چالیس ماشہ، چونہ صدف پانچ تولہ ——
سب کو باریک کرکے آب گھیکوار میں چار پہر کھرل کریں اور ایک ٹکیہ بنا کر
دو سکوروں میں گل حکمت کرکے ایک ہاتھ مربع گڑھے میں ارنے اپلوں کی
آگ دیں اور سرد ہونے کے بعد نکال کر رکھیں۔ اس دوا کا نام "مہرا آتش"
ہے اور یہ جس قدر پرانی ہوتی ہے اس کی تاثیر اسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔
اس میں سے ایک رتی بتاشے میں رکھ کر کھلانا بلغمی و صفراوی نوبتی بخاروں
کے لئے اور تپ ربع کے لئے مجرب ہے اور اس کی دو تین خوراکوں میں بخار
دفع ہو جاتا ہے۔ باری کے دن صبح کو یہ دوا استعمال کرائیں ؛

گل بنفشہ، گاؤزباں ہر ایک پونے دو تولہ سب کو پانی میں جوش
دے کر بائیس تولہ قند سفید میں شربت کا قوام بنا کر رکھیں اور روزانہ صبح کو
پانی میں حل کرکے نو ماشہ تخم ریحان اور قدرے گلاب چھڑک کر پلائیں۔
مصنف دارا شکوہی نے سوداوی بخاروں کے لئے اس شربت کی بہت
تعریف کی ہے —— بعض ہندی نے لکھا ہے کہ بادیان، زیرہ
سیاہ، بلیلہ سیاہ سب کا قرص بنا کر استعمال کرنا اسرار عجیبہ سے ہے
اور اس کے بعد بخار تین باریوں سے تجاوز نہیں کرتا —— معجون
ربع حکیم عماد الدین بھی اس باب میں مفید و مجرب ہے ؛

میر عوض نے لکھا ہے کہ مروارید محلول عرق گاؤزباں وغیرہ
کے ساتھ استعمال کرنا سوداوی بخاروں کے لئے مجرب ہے اور حب ذیل
دوا بھی نہایت مفید ہے اور تین ہی روز میں کامل فائدہ بخشتی ہے
—— نیم کے درخت کا اندرونی پوست چھ تولہ لے کر آدھ سیر پانی
میں جوش دیں اور آدھ پاؤ رہ جائے تو پتھر کے چند ٹکڑے گرم کرکے اس میں
اس قدر بجھائیں کہ پانی چار تولہ کے قریب رہ جائے بعد ازاں اسے پلائیں۔
—— بدن کا تنقیہ کرنے کے بعد بھنگ و پوست خشخاش بوزن
مساوی کوٹ چھان کر نوبت سے دو گھنٹہ پہلے ایک چٹکی کھلانا

عجیب الاثر ہے۔ اسی طرح افیون ایک ماشہ، فلفل سیاہ دو ماشہ، کیسر کا
کندر چھ ماشہ سب کو باریک کرکے ایک ماشہ اکم درجیں نوبت سے دو گھنٹہ
پہلے دینا نہایت مفید ہے مگر اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ دوا استعمال
کرنے سے پہلے مریض نے دو گھنٹہ کے اندر کچھ نہ کھایا ہو ۔

شیخ نے لکھا ہے کہ اگر سودا خالص ہو تو ابتداءً ہی سے بجلاب
سے خارج کریں اور گل قند استعمال کرائیں اور آخر میں ہلیلہ زرد و سیاہ
اور شاہترہ و مویز وغیرہ کے مطبوخ سے استفراغ کرائیں ۔

استفراغ کے بعد ربع بلغمی و سوداوی میں تریاق، مثرودیطوس، دواء الحلتیت
کھلائیں، تنہا فلفل یا خردل استعمال کرانا بھی مفید ہے۔ مگر یہ چیزیں روز نہیں
بلکہ گاہے گاہے استعمال کرائیں ۔

ربع کے مریضوں کی غذائیں ہفتہ تک لطافت کی طرف مائل رکھیں
مگر قوت کو کمزور نہ ہونے دیں، گوشت سے اجتناب کریں اور تین ہفتہ کے
بعد قوت کو برانگیختہ کرنے کے لئے چھوٹی مچھلی، بیضہ نیم برشت و نخود آب
وغیرہ دیں لیکن مرض طول پکڑ لے اور قوت کے زیادہ کمزور ہو جانے کا
اندیشہ ہو تو زیادہ قوی غذا مثلاً مرغی اور برہ و بزغالہ کا گوشت اور دریائی
جسامت کی مچھلی دے سکتے ہیں ۔

ربع کے مریض کی غذا میں یہ چار باتیں ملحوظ
رکھیں (۱) غذا نفاخ نہ ہو بلکہ سودا سے پیدا شدہ نفخ کی محلل ہو۔
(۲) غلیظ نہ ہو بلکہ غلیظ مواد کو لطیف بنانے والی ہو (۳) قابض نہ ہو بلکہ
ملین ہو (۴) اس سے اچھا خون پیدا ہو ——— اور یہ صفات کم
ان غذاؤں میں پائی جاتی ہیں جو کہ حار رطب ہوں ——— رقیق
سفید شراب کا استعمال ربع میں مفید پڑتا ہے ۔

صاحب اقتباس اور مصنف خلاصہ نے لکھا ہے کہ ابتدا
میں لطیف غذائیں دیں مثلاً چوزہ مرغ یا شیرخوار برہ کے گوشت میں گاجر
یا بتھوا یا چقندر یا پالک روغن گاؤ کے ساتھ پکا کر سادہ تنوری روٹی کے
ساتھ کھلائیں۔ شروع میں قوی قسم کا استفراغ نہ کرائیں اور گرمی و خشکی
پہنچانے والی چیزیں، اور اخلاط میں تحریک پیدا کرنے والی اشیاء سے
پرہیز رکھیں۔ اگر یہ بخار موسم خزاں میں عارض ہو یا دوسرے موسم
سے خزاں تک پہنچ جائے تو اس موسم میں اس کے زائل ہونے کی توقع

دیکھیں، اسی طرح ستر روز گزرنے سے پہلے اسے دفع کرنے کی زیادہ کوشش نہ کریں بلکہ مادہ کو نضج دینے پر زیادہ توجہ صرف کریں اور مزاج کی تعدیل کے لئے ایسی اشیاء دیں جو بہت زیادہ رطب ہونے کے ساتھ قدرے حرارت کی طرف مائل ہوں ——— نوبت کے روز غذا دیں مگر مریض میں فاقہ کی طاقت نہ ہو تو نوبت سے چھ گھنٹہ پہلے خفیف مقدار میں نہایت ہلکی اور سودا کی تعدیل کرنے والی غذا دیں ——— کامل نضج سے پہلے مدرات، معرقات اور رقیق اخلاط کو خارج کرنے والی اشیاء مضر پڑتی ہیں ——— اگر طحال میں کوئی خرابی ہو تو پہلے اسکا علاج کریں کیونکہ اس کی اصلاح سے بخار خود بخود زائل ہو جاتا ہے ——— اگر بیمار میں ماء الجبن استعمال کرنے کی صلاحیت نہ ہو تو اس کے بجائے سکنجبین افتیمونی کے ساتھ آب شاہترہ یا آب گلو سبز استعمال کرائیں ۞

اگر مادہ نہایت غلیظ ہو تو روزانہ صبح کے وقت دو تولہ گل قند تین تولہ سکنجبین میں ملا کر کھلائیں، سویز شتی کے ساتھ مغزیات، مغز بادام کا نقل کرائیں اور زیادہ محنت و مشقت سے پرہیز رکھیں ——— حب الشفاء اور اس قسم کی دوسری مخدر دوائیں اس باب میں نہایت موثر و مفید ہیں، لیکن ان کا استعمال تنقیہ کے بعد ہی مناسب ہے ۞

ربع لازمہ اس کے علاج میں پہلے یہ معلوم کریں کہ مرض کا مادہ کس خلط سے حاصل ہوا ہے اور غذا و تنقیہ میں اس کی رعایت کریں اور اس کا علاج بھی ربع دائرہ کے مانند کریں، البتہ اس بخار میں تبرید و تسخین کی طرف اعتدال کے ساتھ میلان رکھنا بہتر ہے، چنانچہ اس میں سکنجبین، گل قند، سکنجبین بزوری اور ماء الاصول شہد کے ساتھ استعمال کریں اور گوشت کے استعمال کی کم ہی اجازت دیں کیونکہ اس میں ربع دائرہ کی بہ نسبت قلب میں اشتعال زیادہ ہوتا ہے ——— نضج کے بعد ماء الاصول معتدل و سکنجبین وغیرہ سے ادرار بول کرنا اس میں نہایت مفید ہے، اگر تلیین کی حاجت ہو تو مناسب ملین یا مطبوخ افتیمون دیں، ابتداء میں تلیین کے لئے بہتر یہ ہے کہ نرم حقنہ استعمال کریں اور قوی مسہل کامل نضج کے بعد دیں ———

نوبت کے روز سکنجبین و آب گرم سے قے کرائیں اور قے کے بعد معدہ کی تقویت کے لئے گلقند و شربت سیب وغیرہ دیں ——— شیریں پانی سے حمام کرنا اور بدن کی نرم مالش کرنا اس بخار میں نفع بخش ثابت ہوتا ہے ۔

ابن الیاس نے لکھا ہے کہ روزانہ صبح کو سکنجبین سادہ یا بزوری معتدل اس نسخہ کے مطابق تیار کر کے دیں ——— کاسنی، پوست بیخ کاسنی، بادیاں ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تخم خربزہ، خیارین، بادرنگ ہر ایک ڈیڑھ تولہ سب کو نیم کوب کر کے ایک سیر پانی اور آدھ سیر سرکہ میں ایک شبانہ روز بھگو کر جوش دیں اور اس کا چوتھائی حصہ جل جائے تو آگ سے اتار کر صاف کر کے آدھ سیر قند کے ساتھ قوام کر کے رکھیں اور اس میں گلقند ملا کر استعمال کرائیں اور باقی علاج ربع دائرہ کے مانند کریں ۔

ربع معکوس اس کا علاج بعینہ وہی ہے جو ربع دائرہ کا البتہ اس میں اسہال و ادرار سے تقویت، تفریح و تسکین کا زیادہ خیال رکھیں، سفوف بادرنجبویہ اور سفوف شاہترہ اس باب میں مجرب ہے ——— یہ بخار نہایت ردی ہوتا ہے بالخصوص ربع دائرہ کے بعد یہ عارض ہو تو چوتھی باری میں اکثر ہلاک کر دیتا ہے ۔

دوسرے سوداوی بخار پانچویں یا چھٹے یا ساتویں دن یا اس سے زیادہ دنوں پر چڑھنے والے بخاروں کا مادہ بھی سوداوی ہوتا ہے، یہ بخار بعض اوقات آٹھ روز، دس روز اور بارہ روز کے دورے سے بھی عارض ہوتا ہے، لیکن اس کی تمام قسمیں بہت کم پائی جاتی ہیں اسحاق کہ جالینوس نے پانچویں روز سے زیادہ کی نوبت کو تسلیم نہیں کیا ہے کیونکہ اسے اپنی زندگی میں ایسے بخار کا کبھی مشاہدہ نہیں ہوا جس کی نوبت پانچ روز سے زیادہ پر آتی ہو مگر بعض دوسرے اطبا اپنے مشاہدہ کی بنا پر اس کے قائل ہیں ۔

یہ بخار بھی حمی ربع کے قبیلے سے ہے کیونکہ ان کا مادہ بھی اسی کے مانند ہوتا ہے لیکن نہایت غلیظ اور قلیل المقدار ہونے کے باعث جلد مجتمع اور متعفن نہیں ہوتا اس لئے زمانہ راحت طویل ہو جاتا ہے ——— یہ بخار اکثر سودا بلغمی سے پیدا ہوتا ہے اور زیادہ تر دو کے

بخاروں کے بعد عارض ہوتا ہے ❊
اس کا علاج بھی تپ ربع کے مانند کریں، لیکن اس میں کامل نفع حاصل ہونے سے پہلے بہت زیادہ گرم اشیاء اور قوی مسہل نہ دیں، اور استفراغ میں مادہ کی نوعیت اور مریض کے مزاج کا خیال رکھیں، مثلاً اگر وہ لاغر و خشک مزاج ہو تو سوداء احتراقی کو خارج کرنے والی دواؤں سے تنقیہ کریں اور اگر سمیں و ضخیم ہو تو بلغم کا اخراج کرنے والی دواؤں سے نوبت کے روز قے کرائیں اور ان چیزوں سے جو حمی بلغمی میں لکھی گئی ہیں۔ جگر، طحال اور معدہ کو تقویت پہنچائیں، گلقند اور کم ترشی والی سکنجبین کا استعمال بھی مفید ہے ❊

ابن الیاس نے لکھا ہے کہ اس کا علاج یہ ہے کہ بدن سے بلغم کو اخراج کریں، روزانہ صبح کو اصل السوس مقشر کوفتہ و بادیان ہر ایک ساڑھے دس گرام جوش دے کر تین تولہ گلقند عسل حل کر کے پلائیں، غذا، نخود، مغز حب قرطم اور لطیف پرندوں کے گوشت سے مرتب کریں اور طبیعت کی تلیین کے لئے معجون نیار شنبر یا معجون نجاح کھلائیں، نوبت کے روز غذا بالکل نہ دیں اور تخم شبت تخم خربزہ یا بیخ خربزہ، تخم ترب، برگ و بیخ ترب اور نمک و شہد کے جوشاندہ سے قے کرائیں اور باقی تدابیر حمی ربع کے مطابق اختیار کریں ❊

حمیات مرکبہ

حمیات کی ترکیب حقیقی نہیں ہوتی بلکہ اعتباری ہوتی ہے، یعنی حمیات مرکبہ حقیقی طور پر امراض مرکبہ میں سے نہیں ہیں بلکہ امراض مجتمعہ میں سے ہیں کیونکہ "مرض مرکب" وہ ہے جو دو یا زیادہ امراض سے مل کر ایک مرض بن گیا ہو اور اس کے احکام، صورت وغیرہ کا معالجہ ان مفرد امراض سے مختلف ہو جن سے وہ مرکب ہے مگر مرکب بخاروں میں یہ نہیں ہوتا، بلکہ مرکب بخار کی علامات و احکام وہی ہوتے ہیں جو ان بخاروں کے جن سے وہ مرکب ہے، مثلاً شطر الغب کے علامات جو احکام تپ غب و تپ بلغمی کے احکام و علامات سے جداگانہ نہیں ہوتے، اس لئے مرکب و مفرد میں حمیات کی تقسیم محض اصطلاحی چیز ہے ❊

بہرحال بخاروں کی بعض قسمیں دوسری قسموں کے ساتھ مرکب ہو سکتی ہیں اور اس طرح مرکب بخار کی اتنی قسمیں بن جاتی ہیں کہ ان کا ضبط و شمار مشکل ہے چنانچہ جالینوس نے حمیات کی داخلی جنس (جس میں مادہ عروق کے اندر متعفن ہوتا ہے) کی دو بیٹیں تشبیہ مرکب ہوتی ہیں مثلاً تپ دق مفرد تپ بلغم کے ساتھ یا مثلاً حمی یوم

ی خیالی کے ساتھ مرکب ہو جاتا ہے ——— گاہے دو اصلی جنس کی ایک ہی نوع کی دو قسمیں مرکب ہو جاتی ہیں مثلاً دو غب خالص یا غیر خالص مرکب ہوتا ہے اور اسکا دورہ نائبہ بلغمی کے مانند ہوتا ہے یا دو ربع مرکب ہو جاتا ہے جسے ربع معکوس کہتے ہیں یا تین ربع مرکب ہو جاتا ہے اور بلغمی نوبت کے مانند اس کا روزانہ دورہ ہوتا ہے یا تین غب مرکب ہو جاتا ہے ——— گاہے ایک جنس میں دو یا زیادہ دو قسمیں مرکب ہوتی ہیں جیسے غب بلغمی کے ساتھ مرکب ہوتا ہے ——— اور گاہے حمیات کی ترکیب دوسری طرح ہوتی ہے مثلاً ایک نوع کا دائرہ اسی نوع کے لازمہ کے ساتھ مرکب ہوتا ہے یا ایک نوع کا دائرہ دوسری نوع کے لازمہ کے ساتھ ترکیب پاتا ہے یا ایک نوع لازمہ دوسری نوع کے لازمہ کے ساتھ مرکب ہوتا ہے ——— گاہے حمیات کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے کہ دو خلطیں یا آپس میں ملی ہوئی ہوتی ہیں یا علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں اور دونوں مقدار میں مساوی ہوتی ہیں یا مختلف یا وغیرہ ذالک۔

قرشی نے لکھا ہے کہ جب بخار پے بہ پے چند روز آئے بعد ازاں ایک روز یا چند روز کے لئے اتر جائے تو یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ ایک ہی بخار ہو کیونکہ اگر وہ ایک بخار ہوتا تو روز آتا یا اترتا تو بالکل اتر جاتا اور جب وہ ایک بخار نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ مرکب ہوگا۔

مرکب بخاروں کے علاج میں سب سے پہلے غور کر کے ترکیب کی کیفیت معلوم کریں بعد ازاں تمام ضروری مراعات کے ساتھ ان تدابیر پر کاربند ہوں جو ان بخاروں میں معمول ہیں جن سے یہ بخار مرکب ہے ——— اگر بخار اخلاط کے احتراق سے ہو تو گاہے گاہے استفراغ کرائیں اور زیادہ تر تسکین کی کوشش کریں اور لطیف اشیاء استعمال کرائیں بلکہ دل کی تقویت کے لئے ان تمام قوانین کو ملحوظ رکھیں جو گزشتہ صفحات میں درج ہیں اور حسب حاجت ذیل کی مفرد و مرکب دواؤں سے کام لیں۔

نضج و مسہل ہونے کے بعد بادآورد، غاریقون یا ریوند پلانا سودمند ہے ——— مرکب بخار کی دواؤں میں افیون ملانے سے ان کی قوت بڑھ جاتی ہے ——— گلقند کے ساتھ بنفشہ استعمال کرنا حمیات مرکبہ کیلئے بے عدیل ہے اور خمیرہ بنفشہ و خمیرہ بادیان قند سے شیریں کر کے پلانا اس کے علاوہ ——— گلو سبز دس ماشہ سے بلغمی بخاروں کے لئے راقم کا آزمودہ ہے سو تولہ تک لے کر چاقو سے ریزہ ریزہ کر کے اس میں پانی ڈال کر رات بھر شبنم میں رکھ دیں اور صبح کپڑے میں تھوڑے سے نچوڑ کر چھان لیں۔ اس کو مناسب

شربتوں کے ساتھ پلانا مرکب دوران بخاروں میں نہایت مفید و معمول ہے اور گاہے اسے قرص زرشک، و قرص گل کے ساتھ بھی استعمال کراتے ہیں، گلو کے متعلق تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ نیم پر چڑھی ہوئی گلو، زیادہ موثر ہوتی ہے حتی کہ اس سے تپ دق میں بھی فائدہ ہوتا ہے ——— اطبا ہند کے قول کے مطابق دھمایہ سات ماشہ ہموزن پانی میں جوش دے کر پلانا نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

مسہل السوس۔ ہیدانہ ہر ایک چار ماشہ، پرسیاؤشان، بنفشہ ہر ایک پانچ ماشہ جوش دے کر صاف کرکے خمیرہ تخم خیارین چھ ماشہ و قند سفید ڈیڑھ تولہ داخل کرکے پلانا بھی مرکب و نزلہ کے لئے مفید ہے ——— اگر مسہلوں کے بعد جگر میں حرارات باقی ہو تو قرص ورد صغیر سودہ چار ماشہ، شربت انارین دو تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر آب کاسنی سبز مروق دس تولہ، خمیرہ تخم خیارین چھ ماشہ وقند سفید ڈیڑھ تولہ پلائیں۔

اگر عفونتی بخار معمولی منضج و مسہل سے زائل نہ ہو تو احشاء کی حالت پر توجہ کریں، چنانچہ شکم دبانے سے درد ہو تو یہ ورم کی دلیل ہے اور اگر بخار ہو تو درد ہونا ریاح کی علامت ہے، اگر معمولی طور پر شکم کو مس کرنے سے بھی سوء تنفس عارض ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ عضلات ماؤف ہیں اور اگر دبانے سے سوء تنفس یا درد ہو تو یہ احشاء کے مبتلائے آفت ہونے کی دلیل ہے، عام ازیں کہ خرابی جگر میں ہو یا قعر معدہ میں، چنانچہ ان خرابیوں کے تدارک کی کوشش کریں۔

اگر مسہلوں کے بعد بغیر تشنگی کے بخار ہو اور **شکم میں صلابت** ہو تو ڈیڑھ تولہ سکنجبین سادہ میں ایک تولہ گلقند ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر کاسنی، شاہترہ، و مویز منقی، عرق شاہترہ میں جوش دے کر شربت بزوری دو تولہ و خاکشی چار ماشہ داخل کرکے پلائیں، دوسرے روز شیرہ مغز تخم تربوز، شیرہ مغز تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ زیادہ کریں، بعد ازاں قرص گل صغیر سودہ چار ماشہ چھڑک کر پلائیں، اس کے بعد اگر اسہال ہو تو طباشیر سودہ ایک ماشہ شربت انارین میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر شیرہ عنب الثعلب، شیرہ تخم خرفہ ہر ایک چھ ماشہ قند سفید ایک تولہ داخل کرکے پلائیں اور اس سے اسہال بند نہ ہو تو بارتنگ چار ماشہ، دانہ بہیل تین ماشہ باریک کرکے پانی

میں پکا کر شربت انار شیریں دو تولہ و زہر مہرہ سودہ ایک ماشہ داخل کرکے پلائیں بعد ازاں شیرۂ خرفہ، شیرۂ مغز تخم تربوز و شربت انارین زہر مہرہ کے ساتھ دیں

اگر یہ بخار جگر سے تعلق رکھتا ہو تو دو روز تبرید دے کر تیسرے روز سے نضج کے لئے بنفشہ، خطمی، عنب الثعلب، گاؤزباں ہر ایک چار ماشہ، اصول منقی دس دانہ سب کو جوش دے کر دو تولہ گلقند داخل کرکے پلائیں اور نضج حاصل ہونے کے بعد سنا مکی ایک تولہ، گل سرخ چھ ماشہ اس منضج میں بڑھا کر صاف کرکے مغز خیارشنبر پانچ تولہ، ترنجبین چار تولہ و روغن بادام چھ ماشہ داخل کرکے مسہل دیں، اس کے بعد اگر بخار نہ جائے اور چودہ روز سے تجاوز کر جائے تو قرص زرشک کھلا کر اس کے اوپر عرق کاسنی دو تولہ، شربت بزوری دو تولہ و خاکشی چھ ماشہ پلائیں اور ایک ہفتہ تک اس کی مداومت کریں —— اگر اس بخار کے ساتھ **کھانسی اور جگر میں خلل ہو** تو عنب الثعلب، اصل السوس، گل گاؤزباں، سب کو پانی میں جوش دیں اور مل چھان کر شیرۂ تخم خیارین، شربت بنفشہ و خاکشی داخل کرکے پلائیں، بعد ازاں اس میں تخم خطمی، خبازی، گل بنفشہ کا اضافہ کریں —— اگر مسہلوں کے بعد بخار کے وقت بدن کے **اندر سوزش** معلوم ہو تو قرص بنفشہ آب کاسنی مروق کے ساتھ دیں :-

پرانے بخاروں میں تنقیہ کے بعد جگر کا سدہ کھولنے، ادرار کرنے، بقیہ طوبی مواد کو دفع کرنے اور جگر کو تقویت پہنچانے کے لئے شیرۂ تخم خیارین چھ ماشہ و شیرۂ اصل السوس چار ماشہ، قند سفید ایک تولہ و خاکشی چار ماشہ داخل کرکے دیں، اس کے بعد پانچ پانچ تولہ عرق شاہترہ و عرق عنب الثعلب میں دو تولہ شربت بنفشہ حل کرکے خاکشی چھڑک کر پلائیں، بعد ازاں عنب الثعلب، تخم کاسنی ہر ایک چھ ماشہ، بادیان چار ماشہ، خار خسک چھ ماشہ سب کا خیسانده نکال کر شربت بزوری معتدل دو تولہ داخل کرکے خاکشی چھڑک کر پلائیں، پھر اس شربت کے بجائے گلقند دو تولہ و شیرۂ تخم خربزہ چھ ماشہ رکھائیں، اس کے بعد آب کاسنی مروق سات تولہ، شیرۂ تخم خرفہ چھ ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ و شربت بزوری بارد دو تولہ پلائیں اور بعد کو اس میں طباشیر سودہ کا اضافہ کریں :-

ست گلو، طباشیر، دانہ ہیل ہر ایک چھ ماشہ، قند سفید ڈیڑھ تولہ سب کو

سفوف کرکے چار ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلانا مرکب بخاروں میں مفید ہے
علاوہ بریں اس بخار کی مختلف حالتوں میں سکنجبین بزوری معتدل، شربت
کشوث، شربت بزوری معتدل، شربت بزوری، عرق نگ، قرص مندشک
قرص گل، قرص بنفشہ یہ تمام مرکبات مفید ہیں۔ ان میں سے حسب موقعہ کام
لیں اور مطبوخوں میں سے یہ مطبوخ استعمال کریں ——— بادیان
بادآورد، عنب الثعلب، گل بنفشہ، گل سرخ، گل نیلوفر، تخم کاسنی، تخم
کشوث، بیخ کاسنی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، آلو بخارا سات دانہ سب کو
آدھ سیر پانی میں جوش دیں اور تہائی حصہ رہ جائے تو صاف کرکے سکنجبین سادہ
یا بزوری یا گلقند دو تولہ داخل کرکے پلائیں یا حسب ذیل مطبوخ استعمال کریں
جو مرکب بخار کے لئے بے عدیل ہے۔

گلو سبز، شاہترہ، تخم کاسنی ہر ایک ایک تولہ سب کو شب کے
وقت پانی میں بھگو کر صبح جوش دیں اور صاف کرکے دو تولہ شربت بزوری
ملاکر پلائیں۔ اگر بلغم کا غلبہ ہو تو شربت بزوری معتدل داخل کریں۔ اگر
سرفہ بھی ہو تو اصل السوس مقشر ۳ ماشہ بڑھالیں اور اگر بخار مزمن ہو تو
تخم کشوث، گل غافث، افسنتین، شکاعی، بادآورد، بیخ کاسنی و تخم
خربزہ کا اضافہ کریں۔ اسی طرح ذیل کا مطبوخ ہندی بھی پرانے بخاروں اور
تپ دلازہ مزمن کے لئے مفید و معمول ہے ——— خس، صندل سرخ
کشنیز، نرکچور، زنجبیل، گلو سبز ہر ایک سوا تولہ، سب کو کوٹ کر تین حصہ
کرلیں اور ایک حصہ کو دو سیر پانی میں جوش دیکر ایک پاؤ رہ جائے تو
صاف کرکے پلائیں۔

ماء الہندبا جوان مرکب بخاروں میں جن میں بلغمیت زیادہ ہو
آب برگ کاسنی کی بہ نسبت بہت زیادہ مفید ہے۔ اس کے تیار کرنیکی ترکیب
یہ ہے کہ چار تولہ تخم کاسنی نیم کوب کرکے شب کے وقت آدھ سیر پانی
یا مناسب عرقیات مثلاً عرق بادیان میں بھگو دیں اور صبح سویرے موٹے کپڑے
میں رنگریزوں کی آہنی کی طرح سات مرتبہ چھانیں۔ بعد ازاں اس کا صاف
پانی لے کر شربت بزوری ملا کر قرص گل یا کسی دوسرے قرص کے ساتھ
پلائیں اور چند روز اس کی مداومت کریں۔ بچوں اور ضعیف مزاجوں کے لئے
صرف دو تولہ تخم کاسنی استعمال کریں۔

شطر الغب یہ بخار تپ غب اور تپ بلغمی سے مرکب ہوتا ہے اس کا مادہ

صفرا اور بلغم سے مرکب ہے مگر دونوں الگ متعفن ہوتے ہیں، کیونکہ دونوں ایک ساتھ متعفن ہوں تو ایسے مادہ سے غب غیر خالص پیدا ہوتا ہے — شطر الغب میں بلغمی بخار کے مطابق روزانہ باری آتی ہے اور ایک دن اس میں تپ و غب بلغمی دونوں کی نوبت ہوتی ہے — شطر الغب میں اگر مادہ عروق کے اندر متعفن ہو تو دونوں بخار لازم ہوتے ہیں اور اگر دونوں خلطیں عروق کے باہر متعفن ہوں تو دونوں بخار دائرہ ہوتے ہیں جو نوبت ختم ہونے کے بعد دونوں اتر جاتے ہیں اور گاہے ایک لازم ہوتا ہے اور ایک دائرہ یا نائبہ — اطبا کی اصطلاح میں شطر الغب خالص اس بخار کو کہتے ہیں جو غب دائرہ و تپ بلغمی لازمہ سے مرکب ہو اور مذکورہ بالا باقی تینوں قسموں کو شطر الغب غیر خالص کہتے ہیں ⁂

اس بخار کے علاج میں تبرید و تسخین کے لحاظ سے صفراوی و بلغمی بخاروں کی درمیانی تدابیر اختیار کریں اور اس کا سب سے بہتر دستور علاج یہی ہے کہ قے، اسہال، ادرار اور پسینہ لاکر بلغم و صفرا کا تنقیہ کریں۔ نوبت کے روز قے کرائیں، سکنجبین سادہ یا بزوری حب غب خلط استعمال کریں اور گلقند، قرص گل، قرص غافث کھلائیں ⁂

حاصل کلام یہ ہے کہ غذا و دوا میں انھیں باتوں کو ملحوظ رکھیں جو غب غیر خالص میں بیان کی گئی ہیں اور حسب حاجت وہ دوائیں بھی استعمال کرائیں جو حمیات مرکبہ کے علاج میں درج ہیں اور مسہل اس وقت تک نہ دیں جب تک نضج کے آثار ظاہر نہ ہوں — اس بخار کے علاج میں بعض اساتذہ کا دستور العمل یہ ہے کہ نضج کے لئے بادیان، ابہل یا [illegible] سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دے کر نصف رہ جائے تو شربت دو تولہ ملا کر پلائیں یا ریاسف چار ماشہ، تخم کاسنی، بنفشہ ہر ایک چھ ماشہ، بادیان چار ماشہ عناب پانچ دانہ سب کو عرق عنب الثعلب یا عرق شاہترہ سات تولہ یا ہر ایک پانچ پانچ تولہ میں جوش دے کر صاف کر کے شربت اصل السوس داخل کر کے پلائیں — اگر نزلہ و زکام کا عارضہ یا کھانسی ہو تو خیارین نہ دیں اور بادیان، بنفشہ، عنب الثعلب، گل نیلوفر، زوفائے خشک ہر ایک تین ماشہ سب کو آدھ سیر پانی میں جوش دے کر تہائی رہ جائے تو شربت زوفا دو تولہ یا شربت خشخاش یا دیاقوزہ ایک تولہ داخل کر کے پلائیں ⁂

اگر مواد کی کثرت ہو تو اوپر کے نسخوں میں ماء الاصول کی منضج

دوائیں داخل کریں مثلاً بادیان، بیخ بادیان، اکاسنی، عناب، بہستان، سرز مفتی لب کو جوش دے کر صاف کرکے قند یا گلقند حل کرکے پلائیں اور چودہ روز گذر جانے کے بعد اگر مناسب معلوم ہو تو تلیین کے لئے رات کو مربا ہلیلہ ایک عدد کھلائیں اور جب مادہ کے نضج کی علامتیں ظاہر ہو جائیں تو مطبوخ مذکور میں گل سرخ و سنا مکی داخل کریں اور خیار شنبر و روغن بادام زیادہ کرکے پلائیں علاوہ بریں صفراوی مادہ کے اخراج کے لئے ہلیلہ زرد، بلغم کے اخراج کے لئے ہلیلہ کابلی اور سودا کو خارج کرنے کے لئے ہلیلہ سیاہ بھی مسہل میں داخل کرتے ہیں اگر قبض کی عادت ہو تو ہلیلجات کا استعمال بہتر نہیں ہے یا ان کی اصلاح کے لئے ان کے ساتھ گل خطمی چھ ماشہ، تخم خطمی پانچ ماشہ، ریشہ خطمی چار ماشہ و بنفشہ چھ ماشہ بھی داخل کریں ؁

شیخ نے لکھا ہے کہ شطر الغب کے علاج میں تلطیف سے زیادہ اسہال وقے اور ادرار و پسینہ کے ذریعہ سے مادہ کے استفراغ پر توجہ دیں نضج سے پہلے قوی مسہل ہرگز نہ دیں، البتہ ایسا ملین دے سکتے ہیں جو شکم باسانی جاری کردے مگر مواد میں تحریک نہ پیدا کرے مثلاً اگر بلغم غالب ہو تو آب لبلاب و گلقند استعمال کریں، اور بلغم کی بہ نسبت صفرا زیادہ ہو تو ترنجبین، شیر خشت، نقوع تمر ہندی و شربت بنفشہ دیں اور دونوں خلطیں مساوی ہوں تو دونوں قسم کی دوائیں مرکب استعمال کریں اسی طرح قے میں بھی غالب مادہ کی رعایت کریں مثلاً بلغم کی صورت میں آب ترب و سکنجبین سے قے کرائیں اور غلبہ صفرا کی حالت میں سکنجبین و آب گرم سے قے کرائیں ——— یہ خیال رکھیں کہ نضج سے پہلے قوی قسم کا مسہل پلانے میں سرسام عارض ہونے کا خوف ہوتا ہے ؁

مصنف اقتباس نے لکھا ہے کہ یہ بخار بسا اوقات سال بھر رہ جاتا ہے اس لئے اس کے علاج سے جلد نہ گھبرائیں اور غب غیر خالص کا ہلکا علاج کرتے رہیں لیکن اس میں نضج مسامات کو کھولنے اور پسینہ لانے کی کوشش غب غیر خالص سے زیادہ کریں ——— اس بخار کے بھاگنے ہو جانے کے بعد لرزہ نہایت سخت آتا ہے چنانچہ اس حالت میں قوی دواؤں سے استفراغ کرائیں اور اس سے کامل صحت حاصل نہ ہو تو پھر جب مادہ کے بخوبی پختہ ہو کر نوبت کے قرار پاجانے کے بعد حب شفا، حافظ الصحت اور جنگ وغیرہ کے مانند مخدرات استعمال کریں ——— محمد راشد

کے استعمال میں تنقیہ تک تاخیر کرنے کی اس لئے تاکید کی جاتی ہے کہ اگر مادہ بہت زیادہ ہو تو تحذیر سے اس کی تسکین آسان نہیں ہوتی مگر اس میں غلظت آجاتی ہے اور اس کی حرارت افسردہ ہو جانے کے باعث اس سے اور بھی زیادہ سخت عوارض لاحق ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے ۔

مسیح ھندی نے لکھا ہے کہ شطر الغب میں میرا تجربہ ہے کہ اگر صفرا غالب ہو تو اس تدبیر سے بخار رفع ہو جاتا ہے کہ تخم کاسنی نیم کوفتہ اصل السوس بنفشہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، آلو بخارا دس دانہ، شب کے وقت آدھ سیر پانی میں بھگو دیں اور صبح جوش دے کر آدھ پاؤ رہ جائے تو صاف کر کے تین تولہ شکر سرخ و ترنجبین مل چھان کر نیم گرم پلائیں اور جب نضج حاصل ہو جائے تو تنقیہ کے لئے صبح سویرے قرص بنفشہ مسہل آب گرم سے کھلائیں اور اس کے بعد مناسب مطبوخ پلائیں ـــــ اس بخار میں نوبت کے روز غذا نہ دیں اور اگر مریض فاقہ کا تحمل نہ ہو تو قدرے ماء الشعیر نخود کے ساتھ پکا کر قند سے معمولی طور پر شیریں کر کے دیں ـــــ زیادہ ملطف دوائیں دینے کی جرات نہ کریں کیونکہ اس سے سرسام کا اندیشہ ہوتا ہے بالخصوص اگر اس کے ساتھ درد سر یا ضعف دماغ ہو تو اس میں بہت زیادہ احتیاط کریں ـــــ صفراء کی نوبت کے دن تبرید دیں اور بلغم کے دوسرے روز تلطیف کریں، اگر صفرا کا غلبہ ہو تو تبرید اور صفرا خارج کرنے والی اشیاء سے علاج کریں اور بلغم غالب ہو تو اس کو خارج کرنے والا مسہل دیں اور اکثر تلطیف کریں ـــــ اس بخار کے علاج میں سستی نتیجہ سے یہ اکثر استسقاء اور دوسرے سدی امراض پر منتج ہوتا ہے اس لئے معالجہ میں کوتاہی نہ کریں ۔

حمیات مختلطہ

حمی مختلطہ یا مختلفہ اس بخار کو کہتے ہیں جس کی کوئی نوبت اور کوئی باری معین و مقرر نہیں ہوتی مثلاً پہلے تپ لازم ہوتا ہے بعد ازاں یہ وہ غب میں منتقل ہوتا ہے یا مثلاً بخار چند روز لازم یا نوبتی طریقہ پر آنے کے بعد اتر جاتا ہے اور پھر دوبارہ آتا ہے تو پہلے سے مقدم یا موخر ہو جاتا ہے، اس قسم کے بخاروں کی علامتیں بھی خلط ملط اور مختلف ہوتی ہیں ۔

اس کا سبب یا بعض اعضاء کا ورم ہوتا ہے جس کی علامت ورم کا وجود ہے یا اس کا سبب کھانے پینے اور دوسری ضروریات میں مریض کی بے ترتیبی ہوتی ہے اور اس کی علامت مریض کی بے احتیاطی اور بخار کے دوروں کا ان بے احتیاطیوں کے مطابق ہونا یعنی بجائے مواد کے انصباب و اجتماع کے اس بخار کا دورہ ردی تدبیر کے دورہ کے مطابق ہوتا ہے یا اس کا سبب اخلاط کا احتراق اور ان کا متعدد اعضاء میں پھیلنا ہوتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس صورت میں دوسرے اسباب میں سے کوئی سبب نہیں پایا جاتا اور یہ قسم آخر تپ ربع میں منتقل ہو جاتی ہے یا اس کا سبب احتراق کے بغیر مادہ کا ایک جنس سے دوسری جنس میں استحالہ ہوتا ہے مثلاً بلغمی بخار تسخین کی زیادتی سے بعض اوقات صفراوی بخار میں اور صفراوی تبرید کی زیادتی سے بلغمی میں منتقل ہو جاتا ہے یا اس کا سبب کثرت و قلت اور غلظت و رقت کے اعتبار سے مواد کا اختلاف ہوتا ہے، چنانچہ اگر مواد کم ہو جائے تو اس کی غلظت و یبوست میں اضافہ ہو جانے کے باعث اس کی نوبت ربع سے خمس یا سدس وغیرہ میں منتقل ہو جاتی ہے یا اس کا سبب مریض کی کمزوری ہوتی ہے کیونکہ کمزور قوی جب مادہ کو بسرعت تحلیل کرنے پر قادر نہیں ہوتے تو نوبت طویل ہو جاتی ہے اور وقفہ کوتاہ ہو جاتا ہے یا اختلاف کا باعث دوسرے اسباب ہوتے ہیں جن سے دورہ اور نوبتوں کے چھوٹے بڑے ہونے میں فرق پڑ جاتا ہے ؎

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر اس کا سبب ورم ہو تو ورم کا معالجہ کریں، سوء تدبیر کی صورت میں تدبیر کی اصلاح کریں، اخلاط کے احتراق کی حالت میں گاہے استفراغ اور گاہے تلطیف کریں، اور تلطیف کے لئے اس بخار میں یہ تبرید دینا مفید ہے ——— لعاب بہیدانہ تین ماشہ، لعاب اسپغول پانچ ماشہ، شیرہ تخم خرفہ و خیارین ہر ایک نو ماشہ دو تولہ شربت نیلوفر اور [illegible] داخل کرکے پلائیں ؎

حاصل کلام یہ ہے کہ خلط غالب کی رعایت کے ساتھ اس کا علاج حمیات مرکبہ کے مانند کریں، کہتے ہیں، اس میں اسہال ادوار پر زیادہ توجہ نہ دیں بلکہ نضج اور اعضاء رئیسہ کی تقویت پر زیادہ توجہ صرف کریں ؎

حمیات ورمیہ (ورم والے بخار)

جو بخار ورم کی وجہ سے عارض ہوتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں اول وہ بخار جو ظاہری اعضاء کے ورم سے پیدا ہو اس قسم کا بخار ابتداء میں یوم بخار کی جنس سے ہوتا ہے کیونکہ ان ورموں سے پیدا ہونے والی حرارت اکثر قلب تک پہنچ جاتی ہے جس سے ان کے مادہ کے تعفن کے بغیر بخار لاحق ہو جاتا ہے ——— ظاہری اعضاء کے ورم کے اسباب اکثر خارجی ہوتے ہیں جیسے زخم اور ضربہ و سقطہ ——— جب یہ بخار حمی یوم سے دوسرے بخار کی جنس میں متغیر ہو جاتا ہے تو اس تغیر کا سبب ورم کی تکلیف اور اس کے مادہ کی زیادتی و خرابی ہوتی ہے ——— اگر یہ ورم سقطہ یا ضربہ وغیرہ سے عارض ہو تو اس سے پیدا ہونے والا یوم بخار چنداں خطرناک نہیں ہوتا لیکن جب ورم بغیر کسی خارجی سبب کے پیدا ہو تو اس سے عارض ہونے والا بخار اسی قدر اہمیت رکھتا ہے جس قدر عضو متورم، یعنی ورم اگر عضو شریف میں ہو تو اس کا بخار زیادہ خطرناک ہوتا ہے اور ادنیٰ درجہ کے عضو میں تو کم خطرناک ہوتا ہے۔

دوم وہ بخار جو باطنی ورموں کے تابع ہوں۔ اس قسم کے بخار عفونتی ہوتے ہیں اور ان کی خطرناکی و آسانی قلب سے عضو متورم کی نزدیکی و دوری کے مطابق ہوتی ہے اور ان کی نوبتیں مادہ کے مطابق ہوتی ہیں ——— باطنی ورموں کے تابع حمیات کی قسمیں بہت سی ہیں لیکن سب کا الگ الگ نام نہیں ہے، البتہ جن باطنی ورموں کے خاص نام ہیں ان سے بخار بھی ان کی طرف منسوب ہیں مثلاً حجاب دماغ کے ورم بخار کو فرانیطس کہتے ہیں اور اس کو جو بخار عارض ہوتا ہے اسے حمی فرانیطسیہ کہتے ہیں۔ اسی طرح برسام کے بخار کو حمی سرسامیہ حلق وغیرہ کے ورم یعنی خناق کے بخار کو حمی خناقیہ کہتے ہیں، جو بخار برسام کے تابع ہوتا ہو اس کو حمی برسامیہ۔ شوصہ کے بخار کو حمی شوصیہ۔ ذات الریہ کے بخار کو حمی ذات الریہ کہتے ہیں، اسی طرح دوسرے مخصوص ناموں والوں عضووں کے بخار ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں

شیخ نے لکھا ہے کہ باطنی ورموں سے پیدا ہونے والے بخاروں میں سے سب سے برا بخار وہ ہے جو احشاء میں مرہ کی قسم کا ورم پیدا ہونے

سے عارض ہوتا ہے چنانچہ اس میں درد، تشنگی اور التہاب نہایت شدید ہوتا ہے — ورموں کے بخار شدت اور ضعف میں قلب سے ورم کے قرب و بعد کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں، علاوہ بریں اگر ورم لحمی اعضا میں ہو تو اس کا بخار بہت تیز ہوتا ہے اور اعضاء غشائیہ اور اس کے مانند دوسرے اعضا میں ہو تو اس کا بخار بہت نرم ہوتا ہے — یہ بخار اگرچہ لازم ہوتے ہیں لیکن خفیف دھاروں سے خالی نہیں ہوتے اور جس خلط کا غلبہ ہو دورہ اسی کے مطابق ہوتا ہے — بسا اوقات ذات الجنب وغیرہ میں ورم زائل ہو جاتا ہے مگر بخار باقی رہتا ہے اور یہ اس امر کی دلیل ہے کہ مادہ کا کامل تنقیہ نہیں ہوا ہے ۞

ورمی بخار طول پکڑ لیں تو اکثر دق پر منتج ہوتے ہیں، بالخصوص اگر یہ ورم جگر میں ہو تو اس کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے، لیکن اورام حجابیہ مستحکم ہو جانے کے بعد دق کی مہلت نہیں دیتے، کیونکہ اگر یہ ورم معمولی قسم کے ہو تو کسی دوسرے مرض میں منتقل ہونے کے بغیر زائل ہو جاتے ہیں اور اگر شدید قسم کے ہوں تو بسرعت ہلاک کر دیتے ہیں ۞

ورمی بخاروں کے ساتھ جو علامات و عوارض پائے جاتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں، اول وہ علامات و عوارض جو عضو ماؤف پر دلالت کرتے ہیں مثلاً نبض کا منشاری ہونا اور درد میں خلش کا پایا جانا اس امر کا پتہ دیتا ہے کہ ورم نواح صدر میں واقع ہے، اسی طرح پہلے خشک کھانسی ہونا اس کے بعد اس کا تر ہو جانا اور ذات الجنب کے دوسرے عوارض سینہ کے نواحی ورم پر دلالت کرتے ہیں اور مثلاً تشنج سے پتہ چلتا ہے کہ ورم حار عصبی اعضا میں ہے — دوم وہ علامات و عوارض جو مادہ کی جنس پر دلالت کرتے ہیں مثلاً غب کی نوبت سے بخار کا تیز ہونا مرض کی صفراوی ہونے کی دلیل ہے، حرارت کا ملائم ہونا اور سردی کی سی حالت طاری رہنا مادہ کے دموی ہونے کی علامت ہے اور مثلاً بدن کے رنگ اور ورم کے محاذی مقام کا سفید ہونا ورم کے بلغمی ہونے پر دلالت کرتا ہے — سوم وہ علامات و عوارض جو مریض کی حالت پر دلالت کرتے ہیں مثلاً ورم کا نرم پڑ جانا، بخار کا ساکن ہو جانا قارورہ میں بکثرت رسوب ظاہر ہونا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ مریض رو بہ صحت ہے اور مثلاً بخار میں سکون پیدا ہونے کے بعد دوبارہ اس کا شدت

اختیار کرلینا اور کسی دوسری جگہ گرانی وسوزش معلوم ہونا اور اس کے ساتھ قارورہ کا صاف ہونا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ مریض کا انجام بہتر نہیں ہوگا ؞

ورمی بخاروں کا علاج حمیات حادہ کے مانند کریں، مگر اس سے پہلے ورم کا علاج کریں، کیونکہ ان بخاروں کی حیثیت عارضی ہے اور اصل مرض یہاں ورم ہے، مگر ورم کے علاج کے ساتھ بخار کی رعایت بھی ملحوظ رکھیں اور تبرید ترطیب کرتے رہیں ـــــ ورمی بخاروں کے علاج میں اور حمیات حادہ سادہ کے علاج میں یہ فرق ضرور ہے کہ ورمی بخاروں میں سرد پانی پینے اور حمام میں جانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ؞

حاصل کلام یہ ہے کہ چونکہ یہ بخار ورموں کے تابع ہوتے ہیں اس لئے ان کے علاج کی تفصیل علیحدہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ جس عضو میں بھی ورم ہو اسے ان تدابیر سے زائل کرنے کی کوشش کریں جو ورموں کی بحث میں لکھی جائیں گی کیونکہ ورم زائل ہونے سے بخار خود بخود رفع ہو جائے گا ـــــ اگر ورم احشا میں ہو تو ان تدابیر کو بھی ملاحظہ فرمائیں جو حمیات مرکبہ کے علاج میں لکھی گئی ہیں ؞

حمّیات وبائیہ (وبائی بخار)

وبا ہوا کے اس تعفن و فساد کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی اصلی کیفیت بدل جاتی ہے ـــــ جب کسی مقام کی ہوا متعفن ہوتی ہے اور یہ سانس کے ذریعہ سے بدن میں داخل ہو کر دل میں پہنچتی ہے تو اس کی روح کو فاسد اور اس کی رطوبتوں کو متعفن کر دیتی ہے، بعد ازاں جب اس کا اثر دل سے دماغ و جگر میں پہنچتا ہے تو اس سے ان دونوں کی ارواح و رطوبات بھی فاسد و متعفن ہو جاتی ہیں، اور اس طرح عفونتی حرارت تمام اعضا میں سرایت کر جاتی ہے تو بخار عارض ہو جاتا ہے جو سبب کے قائم و دائم رہنے کے باعث لازم ہوتا ہے اور اگر جلد تدارک نہ کیا جائے تو مریض کو ہلاک کر دیتا ہے، بلکہ اگر ہوا میں سمیت بہت زیادہ ہو تو تدارک اور علاج کی مہلت بھی نہیں ملتی ؞

وبایا ہوا کے تعفن و فساد کے اسباب تین قسم کے ہوتے ہیں اول سماوی یعنی کواکب کی باہمی وضعیت م[illegible] اختلافات پیدا ہونے اور دنیا

کے بعض حصوں پر ان کی شعاع کی تاثیر بدل جانے سے ہوا میں بھی تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اس تاثیر سے زمین کے بخارات زمین ہی میں گھٹ کر فاسد ہو جاتے ہیں اور بعد کو یہ فاسد بخارات ہوا میں مل کر اس کے جوہر کو خراب کر دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ سماوی اسباب کے متعلق جو کچھ کیا جاتا ہے وہ قیاس آرائیوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا اور اب تک ایسے اسباب کا علم انسان کو کبھی حاصل نہیں ہوا ہے —— دوم اسباب ارضی، مثلاً کسی ملک میں جنگ اور بہت زیادہ جدال و قتال ہونا جس میں عام طور پر کشتگان جنگ کو مناسب طریقہ سے دفن نہیں کیا جاتا اور وہ لاشیں متعفن ہو کر وہاں کی ہوا میں بھی تعفن و فساد پیدا کر دیتی ہیں، یا کسی مقام میں اکثر پانی جمع رہنا، یا گندگی کا ڈھیر لگنا، یا چمڑے دھونے اور بنانے کا مرکز، اور اس کے نالے وغیرہ کا موجود ہونا —— یہ تمام ایسے اسباب ہیں جو اپنے تعفن سے ہوا کو متعفن کر دیتے ہیں —— سوم ہوا کو فاسد و متعفن کرنے والے دونوں اسباب یعنی اسباب سماوی و ارضی کا جمع ہو جانا، اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں جو وبا پھیلے گی زیادہ سخت ہوگی۔

وبا کی **علامت** یہ ہے کہ ہوا خوشگوار نہیں معلوم ہوتی، اس میں سانس لینے سے فرحت و راحت نہیں محسوس ہوتی بلکہ طبیعت اس سے گھبراتی ہے اور اذیت محسوس کرتی ہے —— کسی بلند مقام پر اگر چڑھ کر دیکھی جائے تو دھواں نہ ہونے کے باوجود عمارتوں کے اوپر دھوئیں کی طرح چھائی ہوئی چیز نظر آتی ہے جو درحقیقت غلیظ ہوا ہوتی ہے —— وبا کے زمانہ میں ذی الحس جانور اور پرندے مشتاق تی، ہدہد اور ابابیل اپنے آشیانے بلکہ بسا اوقات اپنے انڈے بچے بھی چھوڑ کر وبائی مقام سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں —— وبا کے موسم میں مینڈک، مکھیوں اور ان حشرات کی کثرت ہو جاتی ہے جو تعفن سے پیدا ہوتے ہیں —— بلوں کے اندر رہنے والے جانور اور حشرات مثلاً چوہے، لومڑی، سانپ، بچھو وغیرہ اپنے سوراخوں سے باہر نکل آتے ہیں اور جو اپنے بلوں میں رہ جائیں وہ اکثر مر جاتے ہیں۔

ہوا کی حرارت و برودت میں بے وقت اور خلاف معمول کمی و زیادتی ہو جانا، ہوا میں غبار، غلظت اور تیرگی آ جانا جیسے کل موسم کا مرطوب ہو جانا، کسی موسم کا اپنے اندازہ سے زیادہ لمبا ہو جانا، آسمان پر شہاب ثاقب کی کثرت ہونا، دنبالہ دار ستارہ نظر آنا اور عادت سے زیادہ سرخی نمودار ہونا، ہلال کے

موسموں کا اپنی طبعی حالت پر نہ رہنا، گھاس وغیرہ بہت زیادہ اگنا، برسات میں بارش معمول سے کم ہونا لیکن غلیظ بادل ہر وقت جمع رہنا، یہ ایسی علامتیں ہیں جن کے ظہور میں آنے کے بعد وبا پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے ——— گرم مقامات میں اور پہاڑوں کے دامن میں دوسرے مقامات کی بہ نسبت وبا زیادہ پھیلتی ہے اس کے برخلاف ٹھنڈے مقامات میں اور پہاڑوں سے دور کے مقامات میں وبا کم آتی ہے ——— جو وبا موسم بہار میں پھیلے وہ سب سے زیادہ ردی اور سخت ہوتی ہے ——— وبا اور ہوا کے تعفن فساد سے ہر شخص کا متاثر ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کی زد میں وہی لوگ آتے ہیں جن کا بدن اس کے اثر کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو ——— بوڑھوں کی بہ نسبت بچوں اور جوانوں میں وبا کو قبول کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے ؛

حمی وبائی کی تمام قسمیں بخاروں میں سب سے بدتر ہیں اور اگر اس کے ساتھ طاعون بھی ہو تو اس سے کم ہی لوگ نجات پاتے ہیں ؛

شیخ نے لکھا ہے کہ ہوا میں گاہے کیفیت یعنی حرارت و برودت کے لحاظ سے اور گاہے اس کی طبیعت و جوہر کے لحاظ سے استحالہ ہوتا ہے جس سے اس میں فساد و تعفن پیدا ہو جاتا ہے اور یہ استحالہ اس طرح ہوتا جس طرح پانی میں یعنی جس طرح پانی اپنی بساطت اور خالص ہونے کی صورت میں متعفن نہیں ہوتا بلکہ اس میں خراب قسم کے ارضی اجزا ملنے سے تعفن پیدا ہوتا ہے اسی طرح ہوا بھی اسی وقت متعفن ہوتی ہے جب کہ اس میں ردی بخارات شامل ہو جاتے ہیں ——— اور ردی بخارات کے امتزاج کا سبب گاہے ارضی ہوتا ہے اور گاہے سماوی، مگر بالعموم ارضی اسباب بھی سماوی اسباب کے تابع ہوتے ہیں، اگرچہ ان سماوی اسباب کی نوعیت اور پوری تفصیل کا علم نہ ملے ہو سکا ہے اور نہ میرے خیال میں کسی اور کو ہوا ہے، رہیں وہ باتیں جو ستاروں وغیرہ کے تغیرات اور ان کی وضعیت میں اختلاف کے متعلق منجم کہا کرتے ہیں تو ایسی باتیں قطعاً دلیل سے خالی ہوتی ہیں ؛

بدن میں وبا سے متاثر ہونے کی صلاحیت موجود ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بدن ردی اخلاط سے ممتلی ہو، یا بدن کمزور ہو، یا اس کے مسامات کشادہ و رطب ہوں ؛

گاہے وبائی بخار کی تمام علامتیں ایک مریض میں ظاہر ہوتی ہیں اور گاہے بعض علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں چنانچہ مادہ اسی قدر ردی ہوتا ہے جس قدر زیادہ

علامتیں ظاہر ہوتی ہیں ::
کہتے ہیں کہ اس بخار کی تین خاص علامتیں ہیں —— اول
یہ کہ بدن سے جو چیزیں خارج ہوتی ہیں ان میں عفونت اور بدبو زیادہ ہوتی
ہے مثلاً اس کے مریض کی سانس بدبودار ہوتی ہے اور اس کا فضلہ رنگ
برنگ کا ہوتا ہے اور اس سے عام حالات سے زیادہ بدبو آتی ہے ——
دوم یہ کہ اس بخار میں یک وقت بہت سے لوگ مبتلا ہوتے ہیں کیونکہ اس کا
سبب عام ہوتا ہے یعنی سب ہی متعفن ہوا میں سانس لیتے ہیں، ایسا متعفن
کیا ہوا پانی پیتے ہیں اور پھل اور گوشت استعمال کرتے ہیں جن میں لازمی طور
پر ہوا کا فساد سرایت کر جاتا ہے —— سوم ان امور کا مقدم ہونا جو وبا
آنے پر دلالت کرتے ہیں مثلاً بارش کی کمی اور ذی الحس حیوانات کا اس جگہ سے بھاگ جانا
اور مکھی مچھر وغیرہ کا پیدا ہونا ::

وبائی علامتوں میں سے یہ علامتیں اکثر مریضوں میں پائی جاتی ہیں کہ نبض
اور تنفس میں تواتر ہوتا ہے۔ بظاہر اگرچہ حرارت کم ہوتی ہے لیکن بے چینی بہت
زیادہ ہوتی ہے اور اکثر غشی آ جاتی ہے، قے میں رنگ برنگ کے مواد خارج ہوتے
ہیں اور شدید درد سر ہوتا ہے ::

اس کا علاج تپ دموی کے مانند کریں، خوشبودار اشیا سونگھائیں
دواء المسک بارد مطرح بار بار کھلائیں، یاقوتیاں، تریاق الذہب، جوارش مرجان
اور معجون رحمت وغیرہ استعمال کریں اور حسب حاجت ان تدابیر سے کام
لیں جو دق کے علاج میں بیان کی جائیں گی، مگر حمام، شراب اور دودھ کا استعمال
اس باب میں روا نہیں ہے —— یا قرص طباشیر کافوری تین ماشہ رب انار
ترش ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرہ کاسنی و خیارین، شیرہ مغز تخم کدو
شیریں ہر ایک نو ماشہ، تخم کاہو سات ماشہ، آلو بخارا سات دانہ، گلاب، عرق بید مشک
عرق نیلوفر، عرق بید سادہ ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت لیموں و شربت نیلوفر
ہر ایک دو دو تولہ داخل کر کے پلائیں، پیشانی پر گل بنفشہ، صندل سفید، تخم کاہو، خشخاش
ہر ایک تین ماشہ ضماد کریں یا اور بھی اچھا یہ کہ آب صندل میں کپڑا بھگو کر سینے پر رکھیں اور
اسے خشک نہ ہونے دیں، دوپہر کے وقت افشرہ انار دیں، شربت صندل ترش
یا شربت سیب لیموں کے ساتھ پلائیں اس طرح کاغذی لیموں، تمر ہندی خالص کردہ
اور انناس کا افشرہ پلانا بھی مفید ہے ::
غذائیں خشک اور ایسی چیزیں دیں جن میں تریاقیت ہو اور اس کے ساتھ

، تمر ہندی و گوندہ ، مربائے انبہ اور سرکہ کا اچار کھلائیں ——— برف میں سرد کیا ہوا پانی ایک ہی بار شکم سیر پلانا نہایت مفید ہے مگر اس قسم کا پانی تھوڑا تھوڑا پلانا نہایت مضر ہے ✦

کافور ، گلاب ، صندل و سرکہ ، گلاب پاش میں رکھ کر تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد گھر میں چھڑکتے رہنا اور چادر کے بستر کے چاروں طرف برگ ترنج ، برگ لیموں کاغذی ، برگ ریحان ، پودینہ ، کشنیز ، برگ کاہو ، بید مشک ، گل نیلوفر ، گل ترچھل وغیرہ بکھیرے رکھیں بلکہ بستر کے اوپر بھی ڈال دیں اور اس کے اوپر عرق بید مشک و گلاب چھڑکتے رہیں ، بیمار کو خسخانہ میں رکھیں ، اس کے کپڑوں میں اور اس کے پاس آنے جانے والوں کے کپڑوں میں عطر خس و یاسمین لگاتے رہیں ——— گل ارمنی نو ماشہ ایک پیالہ آب سرد میں ملا کر یا نصف پانی یا نصف سرکہ میں ملا کر پلانا نہایت مفید ہے ——— قرص کافور چار ماشہ شربت انار میں ایک تولہ میں ملا کر کھلانا اور اس کے اوپر آب کاسنی تازہ مروق ، آب عنب الثعلب سبز مروق ہر ایک سات تولہ ، سکنجبین سادہ تین تولہ حل کرکے پلانا وبائی بخاروں میں مفید و معمول ہے ✦

اگر اس بخار میں قبض ہو تو یہ نسخہ پلا سکتے ہیں ——— آلو بخارا سات دانہ ، گل سرخ ، گل بنفشہ ہر ایک چھ ماشہ ، تمر ہندی تین تولہ ، عناب پانچ دانہ سب کو عرق بید سادہ ، عرق بید مشک ، عرق کیوڑہ و عرق گاؤزبان ہر ایک تین تولہ عرق عنب الثعلب ، عرق کاسنی ، عرق شاہترہ ہر ایک پانچ تولہ و گلاب چار تولہ میں بھگو دیں اور مل چھان کر گلقند یا خمیرہ بنفشہ تین تولہ حل کرکے دوبارہ چھان کر پلائیں ، اگر حرارت کم ہو تو اس میں بیخ بادیان چھ ماشہ ، بادیان چار ماشہ و کشنیز سبز دو تولہ کا اضافہ کریں اور اگر زیادہ تسکین کی ضرورت ہو تو شربت ورد مکرر چار تولہ ، خلوص خیار شنبر ، خمیرہ بنفشہ ہر ایک تین تولہ و ہلیلہ زرد نو ماشہ زیادہ کریں ، گاہے عفونت رفع کرنے کی خاطر اس میں سکنجبین سادہ بھی داخل کرتے اور حدت نہ ہو تو اس میں چھ ماشہ گل نیلوفر اور نو ماشہ سنا پوٹلی میں باندھ کر شامل کر سکتے ہیں ✦

اگر اس بخار میں طبیعت نرم ہو تو یہ نسخہ دے سکتے ہیں ——— زرشک پانچ ماشہ ، عناب پانچ دانہ ، تخم خرفہ چھ ماشہ ، تخم حماض چار ماشہ ، سب کا شیرہ عرق صندل ، کیوڑہ ہر ایک دو تولہ ، عرق کاسنی ، عرق بادرنگ ہر ایک چار تولہ گلاب ، آب پودینہ و آب لیموں ترش ہر ایک ایک تولہ میں نکال کر شربت سیب ، شربت انار مرکب منعنع ، شربت بہی ، شربت ترنج و شربت عودہ ہر ایک ایک تولہ داخل کرکے

چہار دانگ ۔ بارد خشک چھڑک کر دیا کریں۔ اگر حرارت زیادہ ہو تو قرص کافور کا بھی
بادنجان اس قرص کے اجزا چہار ونیم باریک کر کے اس کے ہمراہ دیں تقویت
قلب کے لئے اسی کو شربت سیب میں ملا کر پلائیں اور اگر حرارت کم ہو تو
اس میں خمیرہ ... داخل کریں اور قمر پر یہاں بریاں چہار ماشہ
چھڑک کر دیا کریں۔ —— شربت انار کا استعمال بھی اس باب میں
نہایت مفید ہے۔

بعض متاخرین نے لکھا ہے کہ جب کسی جگہ وبا کے آثار ظاہر

حفظ ماتقدم ہوں تو ان لوگوں کو چاہئے کہ حسب حالت قے و اسہال
اور ادرار وغیرہ کے ذریعہ سے بدن کا تنقیہ کریں۔ مجففات استعمال کر کے جسم
کی زائد رطوبتوں کو خشک کریں اور غذا و ہوا میں اعتدال برتیں۔ مقوی قلب
لے قلب اور دوسرے اعضائے رئیسہ کو مضبوط کر دینے والی قوی قسم کی مسہل
دوائیں مثلاً زہر مہرہ۔ فاروقون۔ حب ملوک۔ حب مصطگی و ستو تیار خمیرہ
گاؤ زبان استعمال کریں۔ مفرحات سے کام لیں مثلاً روغن بادام کے ساتھ
ستو خلوص۔ روغن چوب یا رب کا مربہ۔ تمر ہندی۔ شیر خشت وغیرہ استعمال
کریں۔ غذا میں تقلیل کر دینا بھی زائد رطوبتوں کو خشک کرنے کی بہترین تدبیر
ہے۔ معدہ کو بالکل خالی رکھنا بھی مضر ہے —— سریع الحضوت ترش غذاؤں
سے اور بطیء الہضم غذاؤں سے پرہیز رکھیں مثلاً گوشت اور روغن زیادہ نمک مرچ
شیرینی، مچھلی، دودھ، دہی، انگور، شفتالو، خربوزہ، تربوز، کھیرا، ککڑی وغیرہ
پھلوں سے حتی الامکان پرہیز کریں۔ —— بیماروں اور مریضوں کا سر کر مکان
کی دیواروں کو ... کریں۔ خوشبودار اشیاء کی دھونی جلائیں مگر
ایسی تیز دھونی نہ دیں کہ دماغ کو اذیت ہو اور مریض کے تنفس خوشبو کی
سونگھنے دیں۔ اگر مزاج گرم ہو تو کافور، نیلوفر، بنفشہ، صندل کے ساتھ بادیہ
خوشبو میں سونگھیں اور اگر مزاج سرد ہو تو مشک، عنبر، لاذن، جند بیدستر، عود
جو ہوا کے ... اشیاء سونگھیں لہسن اور پیاز کا سرکہ گوشت پر چھڑک کر کھائیں
کے پاس رکھیں۔ غذا میں پیاز اور سرکہ داخل کریں ... روغن اور بے
چربی کی ترش اشیاء تناول کریں۔ شیرینی، مٹھائی، دودھ ...
گوشت سے ... پرہیز کریں —— ...
... معدہ ... مسہل ...
... —— ...

کرنٹ چھان کر شہد یا سکنجبین ملا کر ایسی سے دو رونہ ڈیڑھ دو ماشہ کھانا مفید ہے مگر اس کا استعمال اس وقت مفید ہے جب کہ مزاج میں گرمی نہ ہو اور موسم بھی گرم نہ ہو۔ ——— وبا کے زمانے میں خوش و خرم رہیں۔ رنج و غم اور غیظ و غضب سے بچیں ——— اگر تشنگی غالب ہو تو اکثر مضمضہ کرتے رہیں اور اس سے تسکین نہ ہو تو تھوڑا تھوڑا پانی پئیں ——— پانی میں ایسے لطیف مقدار میں سرکہ ملا کر پینا بہتر ہے کہ اس کا مزہ زیادہ ظاہر نہ ہو کیونکہ سرکہ وبا کے لئے ہر حال میں مفید ترین چیز ہے اور پانی کا بہترین مصلح ہے۔ اگر سرکہ موجود نہ ہو تو کم از کم پانی کو جوش دے کر پئیں۔

وبا کے ایام میں زائد اخلاط کا تنقیہ نابہتر ہے مگر یہ یاد رہے کہ بے ضرورت تحریک تسکین بہتر ہے۔ کیونکہ بسا اوقات بے ضرورت اخلاط میں تحریک پیدا کرنے سے ان میں ہیجان ہو جاتا ہے اور تندرست آدمی بھی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تنقیہ میں بہت احتیاط برتیں۔ اسی طرح ہر ایسی چیز سے جو طبیعت کو ضعیف کرتی ہو اور زیادہ ورزش اور کثرت جماع کے مانند مسامات کو کھولنے والے امور سے پرہیز کریں ——— زہر مہرہ خطائی کی مداومت کرنا دافع وبا ہے۔ اسی طرح نارجیل دریائی بقدر برنج گلاب کے ساتھ استعمال کرنا یا گل ارمنی استعمال کرنا بھی مفید ہے۔ ترنج سونگھنا، برگ ترنج اپنے قریب رکھنا یا نارنج و لیموں اور ان کے برگ سے یہی کام لینا فساد ہوا کا دافع ہے۔ موم، کافور، صندل، صندل، مسک، عود، عنبر، مشک، برگ طرفا و برگ غار ان میں سے ہر چیز کی خوشبو ہوا کی اصلاح کرتی ہے ——— ترنج، نارنج و سرکہ شربتاً استعمال کرنا مجرب ہے اور پیاز جس طرح بھی استعمال کی جائے نہایت مفید ہے۔

گیلانی نے لکھا ہے کہ صبر شربتاً استعمال کرنا، اس کی دھونی دینا اور اسے پانی میں حل کر کے گھر میں چھڑکنا وبا کو دفع کرنے کے لئے عجیب خاصیت رکھتا ہے ——— حکیم ارزانی نے لکھا ہے کہ وبا کے زمانہ میں روغن گاؤ بکثرت تناول کرنا اور بدن پر اس کی خوب مالش کرنا نہایت مفید ہے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ ہوا کی اصلاح کی ضرورت یا صرف ان تندرست لوگوں کے لئے ہوتی ہے جو ابھی مریض نہیں ہوئے یا اس کی ضرورت تندرستوں اور مریضوں دونوں کے لئے ہوتی ہے۔ چنانچہ تندرستوں کو وبا سے محفوظ رکھنے کیلئے ہوا کی اصلاح اس طرح کرنی چاہئے کہ اس کی رطوبت کم کریں اور اسے عفونت سے بچائیں جس کی تدبیر یہ بھی ہے کہ عود، عنبر، کندر، مشک، قسط شیریں، میعہ

سندروس، حلتیت، علک، قرنفل، لادن، شہد، زعفران، سلیخہ، عود، عنبر، اشنہ
خار، سعد، اذخر، ابہل، وج، بادام تلخ واساروں کی دھونی دیں اور گھر میں
سرکہ و حلتیت چھڑکیں ——— اور یہی تدبیر مریضوں کے لئے اختیار کریں
ہو تو دور سے دھونی دیں اور زیادہ دھواں ان کے قریب نہ آنے دیں
علاوہ بریں صندل، کافور، پوست انار، سیب، سورنجہ، آب لیموں، عطر
ریاحین سونگھائیں ——— بدن سے فضلی رطوبتوں کا اخراج کریں اور
اس بچنے کیلئے دوسری تدابیر کے ساتھ غذا میں تقلیل کریں۔ مگر اس کے واسطے ریاضت
اور حمام نہ کریں، پیاس کو برداشت کریں، غذا میں ترشیاں شامل کریں، گوشت
کم کھائیں اور اس میں ترشی ضرور شامل کریں، سرکہ اور لیموں کے اچار
بالخصوص سرکہ کا بکثرت استعمال کرنا نہایت مفید ہے، حلتیت وباؤں کے لئے
بالخاصہ مانع ہے اور عفونت کو روکتی ہے ——— تریاق اور مثرودیطوس
استعمال کرتے رہنا اور اس کے ساتھ غذا وغیرہ درست رکھنا وبا کے اثر سے
بچنے کے لئے مجرب ہے ——— صبر دو حصہ، اور زعفران و مر
ایک ایک حصہ بدستور معجون بنا کر روزانہ دو ڈھائی ماشہ استعمال کرنا وبا سے
بچنے کے لئے مفید ترین تدبیر ہے ؂

انتباہ ——— شیخ نے حمی جدری و حصبہ کو بھی حمیات وبائی
کی جنس میں شمار کیا ہے اور اس کتاب میں ان امراض کا بیان اورام و بثور
کی بحث میں لکھا جائے گا۔ اور طاعون کی بحث بھی تیسری جلد میں اورام کے
باب میں آئے گی۔

حمیات اطفال (بچوں کے بخار)

بچوں کو عارض ہونے والا بخار اکثر خلطی ہوتا ہے عام ازیں کہ بسیط ہو
یا مرکب اور اس کی تشخیص کا طریقہ وہی ہے جو خلطی بخاروں کی تشخیص کیلئے
لکھا جا چکا ہے اور علاج بھی تقریباً وہی ہے جو پہلے بیان کیا گیا ہے، فرق صرف
یہ ہے کہ ان میں ہلکی دوائیں اور خفیف تدابیر برتی جاتی ہیں ——— بچہ
اگر شیرخوار ہو تو دوسری تدابیر اختیار کرنے کے علاوہ ماں یا دایہ کے دودھ
کی اصلاح کریں تاکہ اس کے متعفن ہونے کی صلاحیت کم ہو جائے
اگر شیرخوار بچہ کو دموی بخار عارض ہو تو دودھ پلانے والی کو خلطی وغیرہ
وشیلا دیں، مگر کافور کا استعمال روا نہیں ہے
مستحسن اشیاء کے پرہیز

رکھیں، عناب، کشنیز، شاہترہ وغیرہ استعمال کریں ــــــ عناب کو جوش دے کر صاف کرکے شبانہ روز میں کتنی بار پلانا تپ مطبقہ وحصبہ کیلئے قوی الاثر ہے۔ اگر بچہ کو قبض ہو تو شانہ سے تلئین کریں ــــــ اس بخار کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں پسینہ صرف اسی روز آتا ہے جبکہ بخار بالکل اتر رہا ہو۔ اس سے پسینہ لانا اس میں نہایت مفید ہے۔ اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ آب سے تازہ بچہ کے تالو، ہتھیلی اور تلوے پر ملیں اور گرم کپڑے اوڑھا دیں اس سے خوب پسینہ آجاتا ہے ؛؛

اگر بخار صفراوی ہو تو:

اگر بخار صفراوی ہو تو ذوالفواکہ اور دوسرے مناسب ملینات سے دودھ پلانے والی کی تلئین کریں اور بچہ دانہ کھانے لگا ہو تو ان میں سے قدرے اسے بھی پلائیں۔ علاوہ بریں صفراوی تسکین کے لئے سکنجبین عرق کاسنی وخاکشی کے ساتھ استعمال کریں یا دوسرے مسکن شربت دیں۔ تیز قسم کی حرارت کو کم کرنے کے لئے بچہ کے تالو، ہتھیلی اور تلوے پر تازہ حنا خوب باریک پیس کر لگانا نہایت مفید ہے۔ اگر پسینہ لانے کی ضرورت ہو تو مذکورہ بالا تدابیر اختیار کریں ــــــ شیخ کے قول کے مطابق اس قسم کے بخاروں میں بچہ کو سکنجبین کے ساتھ آب انار دینا مناسب ہے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ کوئی ترش چیز ایسی حالت میں نہ دیجائے جبکہ معدہ میں دودھ موجود ہو اور ایسی چیز دینے کے بعد جلد دودھ نہ پلایا جائے ــــــ تلئین کی ضرورت کے وقت گل بنفشہ ساڑھے دس ماشہ، گل خطمی سات ماشہ، بنادرجعد تولہ، مغز خیار شنبر دو تولہ، نمک سنگ ساڑھے تین ماشہ، شکر سرخ دو تولہ سب کو کوٹ کر بقدر حاجت شیاف بنا کر روغن بادام سے چرب کرکے رکھنا مفید و زود اثر ہے ؛؛

اگر بخار بلغمی ہو تو:

اگر بخار بلغمی ہو تو برنجاسف پانی میں جوش دے کر گاہے گاہے پلائیں ــــــ ابتداء میں روزانہ صبح کو بادیان، بیخ کاسنی و اصل السوس کا جوشاندہ گلقند کے ساتھ مرضعہ کو دیں، اور قدرے بچہ کو بھی دیں، مرضعہ کو بھوک اور پیاس برداشت کرنے کو کہیں، زیادہ سرد پانی نہ پینے دیں اور مادہ کو نضج دینے کے بعد مرضعہ کو بلغم کا مسہل دیں تو بہتر ہے۔ علاوہ بلغمی ان تدابیر وادویہ سے کام لیں جو ذیل میں تپ مرکب کے لئے لکھی جارہی ہیں ؛؛

اگر بخار سوداوی ہو:

اگر بخار سوداوی ہو جس کا بچوں میں بہت کم امکان ہوتا ہے

تو پہلے مادہ کو نضج دینے کے لئے سویز منضج، بادیان، اصل السوس و سپستان گلقند کے ساتھ دیں، غذا میں نخود آب استعمال کریں اور چالیس روز گذر جانے کے بعد سوداء کا مسہل دیں اور چند بار تنقیہ کرائیں ــــ اگر بچہ غذا کھاتا ہو تو سخت قسم کا پرہیز ہرگز نہ کرائیں، البتہ خربوزہ و شفتالو کے مانند بہت زیادہ رطب فواکہ، کاہو و کاسنی کے مانند نہایت سرد چیزیں اور بارد و یابس اشیا استعمال نہ کرنے دیں ــــ تنقیہ کے بعد دودھ پلانے والی کو دواءالکلکلانج دینا مفید ہے، اسی طرح تپ ربع کی دوسری دوائیں بھی مفید ہیں۔

اگر بچہ کا بخار مرکب ہو جس میں سے بچوں کو شطر الغب و غب غیر خالصہ زیادہ عارض ہوتے ہیں تو اس کے علاج میں بھی غالب اخلاط کی مخصوص دوائیں مرکب کریں، سکنجبین اصولی، قرص گل و شربت دینار کا استعمال بخار میں سودمند ہے ــــ نوبت کے وقت لرزہ عارض ہونے سے پہلے قدرے ماء العسل و گلاب پلا دینا نہایت مفید ہے ــــ لرزہ کی ابتدا میں سرد پانی ہرگز نہ دیں بلکہ گرم پانی دیں۔

اگر بچہ غذا کھاتا ہو تو گوشت اور روغن سے پرہیز کرانے کی کوشش کریں مگر اس کا خیال رکھیں کہ بچوں کے لئے پرہیز و غذا کے احکام بڑوں سے مختلف ہیں اور بچہ کو سخت قسم کا پرہیز کرانا مناسب نہیں ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ ہر ایسی چیز جو زیادہ مضر نہ ہو اور بچہ اس کی خواہش کرے اسے دے دیں لیکن غذا کی زیادتی سے بہرحال احتراز کریں۔

حمیٰ دق

لغت کی رو سے دق کے معنی نرمی اور لاغری کے ہیں اور چونکہ یہ بخار نرم اور ہلکا ہوتا ہے اور لاغری اس کے ساتھ لازم ہوتی ہے اس لئے اس کو تپ دق کہتے ہیں ــــ اطبا کی اصطلاح میں تپ دق اس بخار کو کہتے ہیں جس میں حرارت غریبہ پہلے اعضاء اصلی بالخصوص قلب سے وابستہ ہوتی ہے اور بتدریج بدن کی رطوبتوں کو فنا کر دیتی ہے ــــ حرارت کے ایک رطوبت سے دوسری رطوبت میں منتقل ہونے کے لحاظ سے اس بخار کے تین درجے ہوتے ہیں، اس اجمال کی تفصیل یہ جاننے پر موقوف ہے کہ بدن میں دو قسم کی رطوبتیں ہیں، ایک کو رطوبت اولیٰ کہتے ہیں اور دوسری کو رطوبت ثانیہ، رطوبت اولیٰ سے مراد اخلاط اربعہ ہیں اور رطوبت ثانیہ

سے مراد وہ رطوبتیں ہیں جو بدن میں اخلاط سے پیدا ہوتی ہیں اور یہ رطوبتیں بافضلہ ہوتی ہیں جیسے پسینہ، آنسو، منی، مخاط، دودھ، حیض وغیرہ، یا فضلہ نہیں ہوتیں بلکہ رطوبت اولی سے تحلیل ہو کر اعضاء میں نفوذ کر جاتی ہیں اور ابھی جوہر بدن نہیں بنی ہوتیں۔

رطوبات ثانیہ کی غیر فضولی نوع کی چار قسمیں ہیں، اول وہ رطوبت جو خلطی صورت سے بدل چکی ہوتی ہے لیکن ابھی کسی عضو کی صورت میں متغیر نہیں ہوتی۔ یہ رطوبت ان باریک رگوں میں رہتی ہے جنہیں عروق شعریہ ساقیہ کہتے ہیں، یہ رطوبت ان عروق سے جدا ہونے کے بعد دوسرے استحالات سے بدن کی غذا بن جاتی ہے اور یہی رطوبت عفونت و فساد کی صلاحیت رکھنے، خام ہونے اور جوش کھا جانے کے باعث بہت سی بیماریوں کا سبب ہوتی ہے ——— دوم وہ رطوبت جو عروق شعریہ کے دہانوں سے گزر کر شبنم کی طرح تمام اعضاء میں پھیل جاتی ہے اور اپنے اندر اعضاء کے تغذیہ کی استعداد رکھتی ہے، چنانچہ جب بدن کو غذا نہیں پہنچتی تو طبیعت اس رطوبت میں تصرف کرتی ہے اور اسے دوبارہ ہضم کرکے غذا بناتی ہے اور اس لحاظ سے یہ رطوبت بالکل رطوبت اولی کے مشابہ ہے ——— سوم وہ رطوبت جو انجماد و بستگی کے قریب ہوتی ہے اور اگرچہ ابھی قوام اور صلابت کے لحاظ سے بالکل عضو کے مانند نہیں ہوتی لیکن مزاج کے اعتبار سے اعضاء کے جوہر میں متغیر ہو چکی ہوتی ہے۔ یہ رطوبت اعضاء کے تحت اجزاء کے مقابلہ میں تحلیل ہونے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہے ——— چہارم وہ رطوبت جس سے ابتداء خلقت سے اعضاء مفردہ کے درمیان اتصال قائم ہے اور اس کے فنا ہو جانے کی صورت میں اعضاء کے اجزاء آپس میں متصل اور پیوستہ نہیں رہ سکتے۔ یہ رطوبت منی کے مادہ سے حاصل ہوتی ہے ——— ان رطوبتوں کی **تمثیل** چراغ سے دی جا سکتی ہے، چنانچہ پہلی قسم کی رطوبت جو عروق شعریہ میں ہوتی ہے اور دوسری قسم کی رطوبت جو اعضاء میں پراگندہ ہوتی ہے ان دونوں کی مثال چراغ کے روغنی مادوں کی سی ہے، تیسری قسم یعنی انجماد کے قریب پہنچی ہوئی رطوبت کی مثال اس روغن کی سی ہے جو چراغ کی بتی کے اندر گھسا ہوتا ہے اور چوتھی قسم یعنی مرکبات کے اجزاء کو باہم پیوستہ رکھنے والی رطوبت کی مثال اس رطوبت کی ہے جو بتی کے روئی کے اجزاء کو پراگندہ ہونے سے روکتی ہے۔

حرارت غریزی جب عروق کے اندر کی رطوبتوں کو ختم کرکے قسم دوم کی رطوبتوں

چراغ کا شعلہ چراغ کے روغن کو فنا کرنے کے بعد اس
کو فنا کرنے لگتی ہے جیسا کہ چراغ کا شعلہ چراغ کے اندر ہے تو اس کو تپ دق کا پہلا
روغن کو چراغ دینے لگتا ہے جو بتی کے جرم کے اندر ہے، تپ دق کی تشخیص بہت دشوار ہوتی ہے
درجہ کہتے ہیں اور اس درجہ میں
مگر اس کا علاج آسان ہوتا ہے —— جب حرارت دوسری قسم کی رطوبت
کو بھی فنا کر دیتی ہے اور تیسری قسم کی رطوبت پر اپنا عمل شروع کرتی ہے جیسا کہ
چراغ کا شعلہ چراغ کے روغن کو ختم کر کے بتی کے اندر کے روغن کو فنا کرنے لگتا
ہے تو اسے تپ دق کا دوسرا درجہ کہتے ہیں اور اس کا خاص
نام ذبول ہے، ذبول کے بھی تین درجے ہیں ابتدا، وسط، انتہا ——
تپ دق کے دوسرے درجہ میں تشخیص آسان ہوتی ہے لیکن اس کا علاج
دشوار ہوتا ہے اور اس درجہ کی ابتدا میں پوری کوشش کی جائے تو علاج
ہو سکتا ہے اور اس کے وسط میں بھی علاج ممکن ہے، بشرطیکہ طبیب حاذق ہو مگر
اس درجہ کی انتہا میں علاج تقریباً محال ہے، بالخصوص مریض لاغر ہو چکا ہو، گوشت
پگھل جانے سے ہڈیاں نکل آئی ہوں تو بالعموم مریض نہیں بچا کرتا —— اور
جب حرارت تیسری قسم کی بھی رطوبت کو بھی فنا کر دے اور چوتھی قسم کی رطوبت
پر اپنا عمل کرنے لگے جیسا کہ چراغ کا شعلہ آخر میں بتی کے جرم اور اس جیسی رطوبتوں
کو جلانے لگتا ہے تو اسے تپ دق کا تیسرا درجہ کہتے ہیں اور اس درجہ
میں علاج کا کامیاب ہونا قطعاً غیر ممکن ہے ۔

تپ دق یا اسباب سابقہ سے عارض ہوتا ہے یا اسباب بادیہ
یا لاحقہ سے۔ حمی یوم، حمی ورم، حمی محرقہ، غب خالص و غیر خالص، شطر الغب
سینہ، گردہ، جگر، مثانہ یا رحم کا ورم حار، ماساریقا کے سدے، [illegible]، معدہ،
جگر و گردہ وغیرہ کی حرارت جو قلب تک نفوذ کر جاتی ہے یہ تمام اسباب سابقہ
ہیں اور اسباب بادیہ کی مثال غم و غصہ، مشقت، بے خوابی، بے انتہا گرسنگی
بہت زیادہ پیاسا رہنا، مزاج کا گرم و خشک ہونا اور موسم تابستان وغیرہ کے
مانند امور ہیں جو دل کو بہت زیادہ گرم کر دیتے ہیں ۔

طریق تشخیص: جب بخار عارض ہو اور تین روز یا زیادہ ہو جانے کے باوجود
بخار نہ اترے، اس کی حرارت زیادہ نہ ہو اور اس کے ساتھ گرم
بخاروں کے عوارض مثلاً تشنگی، بے چینی، زبان کی خشکی و سیاہی، صداع
ضربان، درد سر اور قارورہ میں بدبو، نبض کی عظم و اختلاف اور لرزہ وغیرہ کے
مانند عفونتی بخاروں کے عوارض بھی نہ پائے جائیں، اس [illegible] وقفہ اور نوبت نہ ہو

بلکہ بخار زیادہ ہو اور ہر وقت یک حالت پر ہو مگر غذا کے بعد معمولی طور سے ایک وقت
بخار میں زیادتی ہو جاتی ہے تو یہ تپ دق ہوگا۔

علاوہ ازیں اس تپ کی نبض باریک، ضعیف، متواتر اور صلب ہوتی ہے اور ایک
حالت پر قائم رہتی ہے اور صبح و شام یکساں رہتی ہے۔ اگر بخار کا ابتدائی درجہ ہو تو بیمار
کے بدن پر ہاتھ رکھیں تو وہ زیادہ گرم نہیں معلوم ہوتا بلکہ لمس کی حرارت
عفنی بخاروں سے کم ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ ہاتھ رکھنے کے وقت ابتدا
میں حرارت بہت کم محسوس ہوتی ہے لیکن تھوڑی دیر ہاتھ رکھیں تو حرارت
تیزی سے بڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ مرض دق و شریانوں کا لمس دوسری جگہ کی
بہ نسبت زیادہ گرم ہوتا ہے۔

تپ دق کی حرارت متشابہ اور یکساں ہوتی ہے اور اس سوء مزاج
کے مستولی ہونے کے باعث بیمار اس حرارت کو محسوس نہیں کرتا لیکن کھانے
کے بعد حرارت میں تیزی آجاتی ہے اور نبض قوی اور جسم کی طراوت میں ہو جاتی
ہے کیونکہ تپ دق کے مریض کے جسم میں غذا کی وہی حیثیت ہے جو چراغ کے
لئے تیل کی اور چونکہ غذا سے بخار بڑھ جاتا ہے اس لئے بعض جاہل طبیب غذا
روک کر مریض کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ غذا کے بعد بخار کا تیز ہو جانا تپ دق کی
علامتوں میں سے ہے۔ اسی لئے بعض اطباء نے اس کی تشخیص کے لئے یہ لکھا ہے کہ
مریض کو مختلف اوقات میں غذا دیں چنانچہ ہر وقت غذا دینے کے بعد بخار زیادہ
اور چہرہ سرخ ہو جائے اور نبض میں عظم و سرعت آجائے تو یہ علامت تپ دق
ہوگی ——— اگرچہ غذا تناول کرنے کے بعد ہر بخار میں لازمی طور پر اشتعال
پیدا ہو جاتا ہے لیکن تپ دق میں اور دوسرے بخاروں میں غذا کے بعد کے
اشتعال و تغیر میں بہت فرق ہوتا ہے۔ مثلاً دوسرے بخاروں میں غذا کے بعد بخار کی
نوبت طویل ہو جاتی ہے اور منہ خشکی و گرانی لاحق ہوتی ہے اور ہاتھ پاؤں
سرد ہو جاتے ہیں۔ لیکن تپ دق اگر دوسرے بخار کے ساتھ مرکب نہ ہو تو اس
میں غذا کے بعد حرارت کی زیادتی کے سوا اور کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں
دوسرے بخاروں میں اشتعال و تیزی نبض میں انحطاط وقت کے بعد پیدا
ہوتی ہے اور یہ تیزی ایک مقررہ وقت کے مطابق ہوتی ہے مگر تپ دق
میں یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں۔ بلکہ وہ تو جس وقت بھی غذا تناول کرے
فوراً اس کی حرارت بڑھ جاتی ہے ——— اگر مریض دق کا بدن دھو کر
صاف کریں تو دہنیت اور چکنائی محسوس ہوتی ہے ———

تمام علامتیں دق کے پہلے درجہ کی ہیں ؛

جب تپ دق پہلے درجے سے گزر کر ذبول کی حد میں پہنچ جاتا ہے تو نبض کی صلابت، ضعف، صغر اور اس کے تواتر میں زیادتی ہو جاتی ہے اور بسا اوقات نبض ذنب الفاری ہو جاتی ہے یعنی کمی سے زیادتی کی طرف بتدریج اختلاف ہوتا ہے یا اس کے بالعکس ہوتا ہے اور یہ صورت خصوصیت سے اس وقت زیادہ پائی جاتی ہے جب کہ دق اپنے درسوں کے سبب سے عارض ہو جو تحلیل نہ ہوں ——— قارورہ میں دہنیت اور رسوب کی کثرت ہو جاتی ہے اور گندم کی بھوسی کے مانند ذرے نظر آتے ہیں علاوہ بریں قارورہ قدرے غلیظ ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اندر دھنسنے لگتی ہے ، مریض لاغر ہو جاتا ہے ، بدن میں گوشت کی کمی اور چہرہ پر خشکی ہوتی ہے۔ ذبول کے دوسرے درجہ میں پہنچ کر یہی علامتیں اور زیادہ نمایاں ہو جاتی ہیں اور انتہا میں ان میں بہت زیادتی ہو جاتی ہے مثلاً آنکھیں بالکل اندر چلی جاتی ہیں اور ان سے خشک قسم کا کیچڑ آتا ہے اور ہر عضو کی ہڈیاں نمایاں ہو جاتی ہیں کنپٹیاں دھس جاتی ہیں ، پیشانی کی جلد کھنچ جاتی ہے اور چہرہ و جلد میں رونق باقی نہیں رہتی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جلد آفتاب سے جھلس گئی ہے یا اس پر غبار پڑا ہوا ہے ، مریض کو پلکوں میں گرانی محسوس ہوتی ہے اور آنکھوں میں نیند کے بغیر غنودگی کی کیفیت معلوم ہوتی ہے ، ناک اور گردن پتلی ہو جاتی ہے ، حنجرہ باہر نکل آتا ہے ، سینہ کی ہڈیاں نمایاں ہو جاتی ہیں ، رگیں صاف نظر آنے لگتی ہیں مگر خون سے خالی معلوم ہوتی ہیں ، آواز باریک ہو جاتی ہے ، بال پہلے بڑھتے ہیں اور اس کے بعد گر جاتے ہیں شانے بلند ہو جاتے ہیں شکم لاغر ہو کر پشت میں چپاں ہو جاتا ہے اور اس کی جلد کے ساتھ سینے کی جلد بھی کھنچ جاتی ہے ؛

جب تپ دق دوسرے درجہ یعنی ذبول کی حد سے تجاوز کر کے تیسرے درجہ میں پہنچ جاتا ہے تو قارورہ میں دہنیت بہت زیادہ ہو جاتی ہے ، خشکی بہت بڑھی ہوتی ہے ، بدن میں گوشت نہیں رہتا ، بال تیزی سے گرتے ہیں ، ناخن ٹیڑھے اور کھردرے ہو جاتے ہیں اور پوست کے سوا بدن میں کچھ نہیں رہ جاتا ، اس کے بعد اسہال ذوبانی عارض ہو جاتا ہے ، ضفروف یعنی کرکری ہڈیاں پگھلنے لگتی ہیں اور مریض کے بچنے کی توقع بالکل ختم ہو جاتی ہے ؛

اگر تپ دق عفونتی بخاروں کے ساتھ مرکب ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ بخار ہمیشہ رہنے کے ساتھ عفونتی بخار کی نوبت کے مطابق تیز ہو جاتا ہے اور اگر عفونتی بخار کا مادہ عروق سے باہر ہو تو پھریری یا لرزہ سے بھی خالی نہیں ہوتا اور جس بخار کے ساتھ مرکب ہو اس کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کے مرکب ہونے کی علامت یہ بھی ہے کہ بخوبی پسینہ آ جانے اور نوبت کے انحطاط پذیر ہونے کے بعد بھی ہلکی سی خشک حرارت موجود رہتی ہے اور عفونتی بخار کی بہ نسبت لاغری اور کمزوری زیادہ سرعت سے بڑھتی ہے اور بول و براز میں دسومت پائی جاتی ہے ——— اگر تپ دق بلغمی ہو اور عفونتی بخار خفی ہو تو نوبت کی ابتدا میں نبض کا فشار اس پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ دق مفرد میں اس قسم کا فشار ہرگز نہیں پایا جاتا ——— کہ جب دق کی ابتدا معدہ کی حرارت سے ہوتی ہے جس سے قرب کے باعث جگر کا مزاج بھی فاسد ہو جاتا ہے اور قدموں میں ورم پیدا ہو جاتا ہے ٭

جالینوس نے لکھا ہے کہ دق کے اکثر مریض صرف اس سبب ہلاک ہو جاتے ہیں کہ ابتدا میں یہ بخار حمی لثقہ کے مانند ہوتا ہے اور ناتجربہ کار طبیب مسخن دوائیں دیدیتے ہیں ——— تپ دق اور حمی لثقہ کا فرق بلغمی بخاروں کی بحث میں بیان کیا جا چکا ہے اور حمی یوم کے دق میں منتقل ہونے کی علامتیں حمیات یومیہ کی بحث میں لکھی جا چکی ہیں اور شیخ کے قول کے مطابق اس کی علامت یہ ہے کہ حمی یوم میں عام طور پر بارہ گھنٹے کے بعد انحطاط شروع ہو جاتا ہے، اگر ایسا نہ ہو اور بخار تین روز تک بھی زیادہ رہ جائے تو سمجھنا چاہئے کہ یہ دق میں منتقل ہو رہا ہے ٭

دق استحکام کے بعد تو علاج قبول ہی نہیں کرتا، مگر ابتدا میں بھی اس کے علاج میں دشواری ہوتی ہے کیونکہ یہ بظاہر حمی لثقہ کے مشابہ ہوتا ہے، البتہ اگر کوئی طبیب نبض کی صلابت و باریکی اور اس کے تواتر سے اور غذا کے بعد حرارت کے زیادہ ہو جانے سے اس کی تشخیص کرے اور قرص طباشیر ملین یا قرص کافور، تبرید یا ماء الخیار یا ماء القرع کے ساتھ استعمال کرائے تو صحت کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اگر تپ دق عفونتی بخار کے ساتھ مرکب ہو اور مریض کا معدہ ضعیف نہ ہو تو اقراص مذکورہ شیرہ، شیرہ خرفہ و شیرہ دختہ کے ساتھ استعمال کرنا مناسب ہے اور اگر سرفہ بھی ہو تو شیرہ کاش کے مانند جو دوائیں نزلہ و سرفہ نزلی کے علاج میں بیان کی گئی ہیں ان کی اقراص غذا کو ملا کر دیں

— یا کافور چار رتی سے ایک ماشہ تک یا طباشیر ایک ماشہ یا مروارید ایک ماشہ
یا زہر مہرہ سودہ چار رتی یا قرص طباشیر کافوری چار ماشہ خمیرہ مروارید یا خمیرہ
گاؤزبان یا شربت نیلوفر میں ملا کر کھلائیں اور اس کے اوپر شیرہ خرفہ دو تولہ
تخم یا لعاب بہدانہ و شیرہ مغز تخم کدو و شربت نیلوفر و شربت تمرہندی و شربت
حماض وغیرہ دیں ؛

حاصل کلام یہ ہے کہ اس بخار میں تقویت و تبرید ملحوظ رکھیں
اور اس کے ساتھ اسہال بھی ہو تو قابض دوائیں استعمال کریں مثلاً طباشیر
ایک ماشہ، کافور چار رتی شیرہ بارتنگ و رب بہی کے ساتھ دیں — اگر
تپ دق عفونتی بخار کے ساتھ مرکب ہو تو اسہال لانے میں نرمی برتیں مثلاً مواد
کے اخراج کے لئے گل بنفشہ، نیلوفر، عناب، سپستان، عنب الثعلب، گاؤزبان،
خطمی، انجبار سب کو شب کے وقت عرقیات میں بھگو کر صبح مغز فلوس، تمرہندی،
ترنجبین، گلقند اور روغن بادام داخل کر کے پلائیں، علاوہ بریں صفرا کے اخراج
کے لئے اس میں شیرخشت بھی داخل کرتے ہیں ؛

تپ دق کے علاج میں ہر طریقہ سے تبرید و ترطیب کا خیال رکھیں
یعنی پینے کی دوائیں، مالش، طلاء، آبزن، حمام، غذا، دودھ اور ہوا وغیرہ کے
ذریعہ سے تبرید و ترطیب کریں — کافور کے مانند بعض سرد دوائیں تجفیف
کا باعث ہوتی ہیں اور شراب کے مانند بعض مرطب اشیاء تسخین کرتی ہیں
اس لئے کافور مرطب دواؤں کے ساتھ استعمال کریں اور شراب دینی ہو تو
پانی ملا کر غذا ہضم ہونے کے وقت دیں — مرخی اور معدہ کو ضعیف
کرنے والی اشیاء سے قطعاً احتراز کریں، مرطب دوائیں پانی میں جوش
دے کر مریض کو اس میں بٹھائیں اور اس سے نکالنے کے بعد
تمام بدن پر روغن کدو کی مالش کریں اور یہی روغن ناک، کان میں بھی ٹپکائیں
— غذا میں بکری کے گوشت اور پایوں کا شوربہ، بزغالہ و چوزہ
مرغ کا شوربہ، بارد بقول اور آش جو دیں اور کھانے میں نمک کم ڈالیں، زردی
بیضہ مرغ نیم برشت بھی مناسب ہے، خشک، نمکین اور تیز و گرم اشیاء
سے ترشی، تشنگی اور غم و غصہ سے احتراز کریں اور ٹھنڈے مقام پر سکونت
اختیار کریں ؛

گلو تازہ سبز بقدر تولہ کوٹ کر شب کو پانی میں بھگو دیں اور صبح اس کا زلال
نکال کر قند سفید شریک کر کے پلائیں، اس کی مداومت کرنا اس باب میں مجربات میں

سے ہے ۔ اگر سرفہ بھی ہو تو لعوق کے ساتھ چار، پانچ ماشہ اصل السوس مقشر بھی چوسنے کو دیں اور تریاق نزلہ کے ساتھ استعمال کریں ۔ اور اگر حرارت زیادہ ہو تو زلال مذکور کے ساتھ شیرہ خیارین یا شیرہ مغز تخم کدو سات ماشہ استعمال کریں ۔

—— تخم گاؤزباں کوفتہ بیختہ ہموزن قند سفید ملا کر مناسب مقدار میں دینا بھی مفید ہے اور بعض اوقات اس میں طباشیر اور صمغ گلو بھی شامل کرتے ہیں

—— شیرہ تخم اسفاناخ بھی دق میں مجرب ہے اور شکر کے ساتھ شیرہ مغز بادام دینا بھی مفید پڑتا ہے ۔ حسب ذیل آبزن تپ دق میں معمول ہے اور نہایت مفید ثابت ہوتا ہے —— گل نیلوفر، گل بنفشہ، خشخاش، جو مقشر نیم کوفتہ تخم خطمی، برگ ماش سبز، برگ بید، برگ خبازی، تراشہ کدو، تراشہ تربوز تراشہ خیار، جو مقشر، برگ کاہو، برگ خرفہ، برگ اسفاناخ حسب امکان ان میں سے جو دستیاب ہو سکے اس کو پانی میں جوش دے کر اس کے نیم گرم مطبوخ میں مریض کو بٹھائیں لیکن سر کو باہر رکھیں ۔ اس سے نکلنے اور بدن کو خشک کرنے کے بعد روغن کدو اور روغن خشخاش کے مانند بارد رطب روغن کی مالش کرنا

—— اطبائے ہند کے نزدیک شیر خر یا شیر گاؤ کی مالش کرنا اور اس میں آبزن کرنا سود مند ہے ۔

مرکبات میں سے حسب ذیل دوائیں دق میں معمول و مفید ہیں ۔

—— حب شفا لو، حب کافور مناسب عرقیات کے ساتھ استعمال کریں

—— عنب الثعلب سبز مروق سات تولہ، شربت نیلوفر دو تولہ، خاکشی چھ ماشہ کے ساتھ استعمال کرائیں ۔ اور مروق میں روزانہ ایک تولہ اضافہ کرتے جائیں ۔ جب سرفہ کا غلبہ ہو تو اس میں لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ اصل السوس چار ماشہ و خمیرہ خشخاش پانچ ماشہ زیادہ کریں ۔ بعد ازاں شربت اعجاز دیا جائے ۔ جس روز شکم میں درد ہو گلقند دو تولہ، عرق بادیان سات تولہ میں حل چھان کر پلائیں ۔ اور درد رفع ہو جانے کے بعد صبح کے وقت آب خیار سات تولہ، شربت بنفشہ دو تولہ میں چھ ماشہ خاکشی ملا کر خمیرہ خشخاش کے ساتھ دیں ۔ اور شام کے وقت لعاب بہدانہ، شیرہ اصل السوس، شربت بنفشہ و خاکشی کے ہمراہ خمیرہ مذکور کھلائیں بعد ازاں **قرص** سرطان کافوری خمیرہ مذکور میں ملا کر آب خیار، شربت بنفشہ و خاکشی کے ہمراہ دیں اور آب خیار میں روزانہ ایک ایک تولہ اضافہ کر کے بارہ تولہ تک پہنچائیں ۔ بعد ازاں اگر ہاتھ پاؤں میں ورم ہو جائے تو آب مکو مروق قرص مذکورہ شربت اعجاز کے ساتھ استعمال کرائیں ۔

طباشیر اصبع عربی، کتیرا ہر ایک نصف ماشہ سب کو شربت بزوری میں ملا کر چٹائیں اور اس کے اوپر شیرہ خیارین ایک تولہ، شیرہ تخم خشخاش تین ماشہ عرق گاؤزبان میں نکال کر شربت انار شیریں ایک تولہ و خشخاش چھ ماشہ داخل کرکے پلانا تپ دق اور ضعف جگر و سرفہ کے لئے سودمند ہے ———— اگر دق کے ساتھ سرفہ و زحیر ہو تو لعاب بہدانہ، لعاب ریشہ خطمی عرقیات میں نکال کر قند سفید و بارتنگ داخل کرکے پلائیں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو چار تخم عرق عنب الثعلب میں جوش دے کر رب بہی و روغن بادام داخل کرکے پلائیں اور تخم ملوس خیار شنبر روغن میں چرب کرکے نگلوا دیں اور جب یہ تخم باہر آجائیں یعنی سدے نہ ہوں تو سفوف ... پانچ ماشہ پھنکا کر لعاب بہدانہ، لعاب ریشہ خطمی، شیرہ خرفہ عرقیات میں نکال کر رب بہی، بارتنگ، تخم ریحان و تخم مرو داخل کرکے پلائیں۔

علاوہ بریں دواء المسک بارد، سفوف دق و سل، شربت مرکب، عرق کافور، عرق شیر، عرق مرکب حکیم شریف خان، عرق مرکب حکیم اجمل خاں، قرص طباشیر کافوری، قرص طباشیر لولوی، ماء القرع، ماء الخیار، ماء اللحم سادہ، معجون رحمت، مفرح بارد، مفرح یاقوتی بارد۔ یہ تمام مرکبات اس باب میں معمول ہیں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ دق کا علاج تبرید و ترطیب میں منحصر ہے، اور یہ دونوں باتیں اس طرح حاصل ہوتی ہیں کہ ہر طریقہ سے مبرد و مرطب اشیاء برتی جائیں اور ان کے برعکس یعنی مسخن و مجفف اسباب کو رفع کیا جائے مگر چونکہ ان دونوں میں سے ایک دوسرے کی ضد کا سبب بن جاتا ہے مثلاً مبرد اسباب گاہے تجفیف کا سبب ہوتے ہیں اور گاہے مرطب اسباب تسخین کا باعث بن جاتے ہیں، چنانچہ تبرید و ترطیب میں ان باتوں کا لحاظ رکھیں۔ مثلاً قوی قسم کی تبرید کی حاجت ہو تو اس کے ہمراہ یا اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی مرطب چیز ضرور استعمال کرائیں۔ مثلاً قرص کافور و قرص طباشیر وغیرہ دینے کی حالت میں شیرہ خرفہ و لعاب اسبغول وغیرہ بھی دیں۔ اسی طرح قوی قسم کی ترطیب کی حاجت ہو جیسا ماء اللحم و شراب استعمال کرانی پڑے تو اس کے ساتھ یا اس سے پہلے یا بعد تخم خرفہ و تخم خیارین کے ہمراہ شربت نیلوفر و شربت بنفشہ کے مانند مبردات ضرور دیں۔

اگر دق کا سبب کسی عضو کا ورم یا درد ہو تو پہلے اس کا تدارک کرنا ضروری ہے ————
تبرید میں ترطیب و تقویت کا لحاظ رکھنا بہتر ہوتا ہے، بالخصوص

ان لوگوں کے لئے زیادہ مناسب ہوتا ہے جن میں بخار زیادہ تیز ہو چنانچہ ایسی صورت میں دستور علاج یہ ہے کہ سحر کے وقت قرص کافور وغیرہ سکنجبین کے ساتھ دیں بشرطیکہ کھانسی نہ ہو اور طلوع آفتاب کے وقت ماء الشعیر دیں اور مریض کراہت نہ کرے تو اس میں سرطان داخل کریں اور نصف شب وغیرہ واقع نہ ہو تو سوتے وقت لعاب اسپغول دیں۔

مبرد لعابیوں میں شربت نیلوفر، شربت بنفشہ، شربت انار و شربت صندل کے مانند اشربہ، کاہو خرفہ و کاسنی کے مانند بقول، قرص کافور، صندل، تخم، یعنی آب برگ کاسنی، آب برگ کاہو، آب برگ خرفہ وغیرہ کا ضماد، موم روغن بنفشہ کی مالش، سرد پانی، ٹھنڈی ہوا، بارد خوشبوئیں وغیرہ داخل ہیں۔ قرآب حس کے قریبی اعضاء پر بہت زیادہ سرد ضماد نہ لگائیں ——— مرطبات میں تمام نرم اور فواکہ والی غذائیں داخل ہیں، علاوہ بریں ترطیب کے لئے آب زن، مالش ضماد اور سعوط وغیرہ سے بھی کام لیتے ہیں۔

ایسی چیزیں جو دق والوں کے لئے مبرد ہونے کے ساتھ مرطب بھی ہوں بالعموم غذائی اشیاء ہوتی ہیں یا وہ اشیاء جن میں غذائیت غالب ہو مثلاً سرطان کے ساتھ پکا ہوا ماء الشعیر گائے کے دودھ کے پانی کی طرح پتلی کسی ان سبزیوں کا پانی جو حمیات حادہ کے علاج میں گذر چکا ہے اور لعاب اسپغول وغیرہ ——— شیر خر کے متعلق بھی بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مرطب ہونے کے ساتھ مبرد بھی ہے حتی کہ بعض اطباء اس کو گائے کی لسی سے زیادہ مبرد کہتے ہیں۔ لیکن یہ انہیں مریضوں کے موافق آتا ہے جن کو تپ دق کے سوا اور کوئی شکایت نہ ہو اور کوئی مادہ یا کوئی خلط عفونت کی صلاحیت نہ رکھتی ہو ——— دودھ پینے کی صورت میں اس کا خیال رکھیں کہ دودھ معدہ میں جمنے نہ پائے اور اس میں قند ملا کر دیں کیونکہ قند معدہ میں دودھ کو جمنے سے روکتی ہے جب دودھ سے عفونت پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو نرمی سے اسہال لائیں اور خفقان کا خوف ہو تو چند روز دودھ ترک کر دیں اور ان دنوں میں قرص کافور، قرص طباشیر، آب فواکہ استعمال کرائیں۔

وہ دوائیں جو صرف مبرد ہیں اور ترطیب کی صلاحیت نہیں رکھتیں عام طور پر قرصوں کی شکل میں استعمال کرائی جاتی ہیں، اور ان میں سے قرص کافور، قرص طباشیر و قرص لبہ باوہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

صاحب کامل نے لکھا ہے کہ تپ دق کے علاج کی طرف اسوقت

تو بعد کریں جبکہ قوت بحال ہو، بدن میں گوشت موجود ہو اور علامتیں شدید نہ ہوں تو نبض کی باریکی و صلابت تپ دق کا پتہ دے چنانچہ اس صورت میں مریض کو سرد مقام میں رکھیں، ٹھنڈی خوشبوئیں سونگھائیں اور موسم سرد ہو تو معتدل جگہ میں رکھیں، محنت و مشقت و بیداری، گرسنگی، تشنگی اور جماع کرنے سے پرہیز کرائیں، غم و غصہ نہ کرنے دیں اور روزانہ مناسب مقدار میں قند سفید کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں اور اس کو پینے کے بعد جلاب و شربت خشخاش یا شربت عناب آب سرد کے ساتھ دیں، آب شیریں نیم گرم میں آبزن کرائیں اور اس سے نکلنے کے بعد چوزہ مرغ یا بزغالہ کے پایوں کا سادہ شوربہ، کدو یا پالک کا بھونا پالک کے ساتھ پکا کر دیں، بعض اوقات شکر و روغن بادام میں آرد سفید کا حریرہ بنا کر پلائیں، بہتے پانی کی مچھلی کا سادہ شوربہ یا مچھلی کے کباب یا روغن بادام میں بھنی ہوئی مچھلی کھلائیں، اگر بکری کو وہی کھلائیں اور بخار ظاہر نہ ہو بلکہ بہت ہلکا ہو تو تازہ دودھ استعمال کرائیں، بیضہ نیم برشت بھی ایسے مریضوں کے لیے موافق ہے —— فواکہ میں سے انار شیریں، شفتالو، سیب و عناب کھلائیں، مگر یہ چیزیں زیادہ نہ دیں، قدرے انگور و انجیر استعمال کرانا بھی برا نہیں ہے اور کیلا بھی مفید ہے —— خشخاش، شکر یا مغز بادام یا مغز تخم کدو و مغز خیار وغیرہ کا حلوا بنا کر نیم سرد پانی سے ذرو کریں اور گرم و خشک غذاؤں سے پرہیز کرائیں —— سینہ و جگر پر صندل و گلاب یا گلاب، آب خرفہ، آب کشنیز، روغن گل و روغن بنفشہ کی تری میں کپڑا بھگو کر رکھیں اور گرم ہونے پر بدلتے رہیں۔

لیکن جب ذبول کی علامتیں ظاہر ہوں اور بخار زیادہ ہو تو مریض کو سرد ہوا سے بچائیں تاکہ نزلہ نہ عارض ہو اور روزانہ طلوع آفتاب سے پہلے قرص کافور، آب انار یا آب خربوزہ یا ماء القرع یا ماء الخیار کے ساتھ دیں اور جب آفتاب نکل آئے تو خشخاش و عناب کے ساتھ پکا ہوا ماء الشعیر، روغن بادام یا روغن تخم کدو ساڑھے چار ماشہ داخل کر کے پلائیں اور اس کے تین گھنٹے کے بعد شربت خشخاش یا شربت عناب یا جلاب پلائیں —— مریض کو گل نیلوفر، بنفشہ، کدو کے جوشاندہ میں بٹھائیں اور یہ عمل حمام کے بیچ والے کمرے میں یا معتدل الہوا مکان میں کرائیں اور اس آبزن سے نکلنے کے بعد روغن بنفشہ یا روغن کدو کی مالش کر کے بدن کو صاف کریں اور تھوڑی دیر کے بعد غذا دیں، چوزہ مرغ کا سادہ شوربہ، روغن بادام، کدو کا بھونا ساتھ پکا کر دیں، شام کو

عصر کے بعد آبزن کرائیں اور اس کے بعد بدستور غذا دیں، اور سونے کے وقت جلاب و شربت عناب، لعاب بہدانہ وغیرہ و تخم خرفہ کے ساتھ تین ماشہ روغن بادام داخل کر کے پلائیں، اسی طرح دوسری سرد و مرطب تدابیر بکار بند ہوں ۔

جب ذبول کی علامتیں بخوبی ظاہر ہو چکی ہوں لیکن ابھی اس کا علاج ہو کر صحت کو غیر ممکن سمجھا جائے تو اس صورت میں بھی مذکورہ بالا تدابیر پر عمل کریں اور صبح کے وقت قرص کافور ساڑھے چار ماشہ، شیر زن یا شیر خر کے ساتھ استعمال کرائیں مگر دودھ دینا اس حالت میں واجب ہے جب کہ بخار زیادہ تیز نہ ہو، بعد ازاں حمام کے وسطی خانہ میں یا معتدل جگہ میں نیم گرم آبزن میں بٹھائیں اور موسم گرما ہو تو اس آبزن سے نکلنے کے بعد سرد پانی میں بٹھا دیں اور بعد ازاں روغن بنفشہ و روغن کدو کی مالش کریں اور تھوڑی دیر کے بعد شربت خشخاش کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں، اس کے تین گھنٹے کے بعد دوبارہ بنفشہ و نیلوفر و پوست خشخاش جو مقشر کوفتہ اور گل بابونہ، تخم خطمی، خبازی، برگ کاہو وغیرہ کے نیم گرم جوشاندہ میں آبزن کرائیں اور اس کے نکلنے کے بعد آب سرد شیریں میں بٹھائیں مگر پانی اتنا سرد نہ ہو کہ بدن کو تکلیف محسوس ہو، اس سے نکلنے کے بعد روغن بنفشہ و روغن نیلوفر کی مالش کر کے کپڑا پہنا کر غذا دیں جو چوزہ مرغ اور چھوٹی مچھلی وغیرہ کے مانند سریع الہضم اشیاء پر مشتمل ہو، غذا میں اس کا خیال رکھیں کہ زیادہ امتلاء مناسب نہیں ہے ——— سہ پہر کو جب کہ معدہ غذا سے خالی ہو کر دو ہضم حریرہ دیں مثلاً جو مقشر کوفتہ چھ تولہ، باقلا سفید کوفتہ تین تولہ، ماش مقشر، خشخاش سفید ہر ایک دو تولہ، مغز بادام شیریں مقشر ڈیڑھ تولہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں پکائیں اور خوب پک جانے کے بعد صاف کر کے اس میں آب کدو شامل کر کے دوبارہ بخوبی پکائیں اور صاف کر کے اس میں سے بارہ تولے کر چھ تولہ آب اناری خوش اور چودہ ماشہ روغن بادام ڈالیں، علاوہ بریں اس میں مغز نان میدہ بقدر حاجت چور کر کے دس تولے بیس تولہ تک استعمال کرائیں، اور تھوڑی دیر کے بعد آبزن میں بٹھائیں اور صبح کے دستور پر عمل کریں، آبزن سے نکلنے کے بعد جب سب کچھ ہضم ہو چکا ہو اور معدہ خالی ہو تو لعاب و جلاب یا آب انار و شربت خشخاش پلائیں ۔

اگر بخار تیز نہ ہو تو عورت کا دودھ پینا، بالخصوص اس کی چھاتی سے پینا یا شیر خر دوہنے کے بعد فوراً ہی پینا مفید ہے، مگر جب بخار تیز ہو تو دودھ کا استعمال کسی طرح روا نہیں ——— دوغ گاؤ اسی دستور کے موافق استعمال کریں جو سل کے علاج میں لکھا گیا ہے ——— سینہ پر سرد قیروطیاں ضماد

کریں ——— اگر بعض اوقات قبض کی شکایت ہو جائے تو خیارشنبر، ترنجبین، وصوق آلو بخارا استعمال کریں یا آلو بخارا شربت وغیرہ میں بھگو کر دیں، مگر یہ خیال رہے کہ شکم کا نرم ہونا اس مرض میں خطرناک ہے، چنانچہ جب طبیعت نرم ہو تو شربت حب الآس کے ساتھ سفوف طین دیں یا صمغ عربی و گل قبرسی استعمال کریں یا قرص طباشیر قابض بغیر زعفران کے مرطب کر کے شربت آس کے ساتھ دیں۔

جب تپ دق ذبول کی انتہا کو پہنچ جائے اور بدن خشک ہو چکا، رطوبتیں فنا ہو چکی ہوں اور جسم میں تر و تازگی نہ رہی ہو تو شفا کی کوئی امید نہیں ہوتی اور علاج بے سود ہوتا ہے، لیکن بہرحال معالج کا فرض ہے کہ اس حالت میں بھی مریض کو کچھ زیادہ مدت زندہ رکھنے کے لئے حتی الامکان اس کی قوت کی حفاظت کرے جس کی تدبیر یہ ہے کہ عورت کی چھاتی سے دودھ پلائیں، بدن پر تازہ دودھ سے نطول کریں اور ممکن ہو تو دودھ کے آبزن میں بٹھائیں، اس آبزن سے نکلنے کے بعد بنفشہ اور نیلوفر کے جوشاندہ سے بدن پر نطول کریں بعد ازاں خالص روغن بنفشہ کی مالش کریں اور سیب و بہی کے ساتھ پکا ہوا چوزہ مرغ اور تیتر بٹیر کا شوربہ قدرے شراب کے ساتھ دیں، شوربہ پکانے میں پیسی دارچینی کے بدلے عود خام کا ٹکڑا ڈالیں یا شوربہ کے بجائے چھوٹے بزغالہ و چوزہ مرغ اور آب سیب بہی کے ماء اللحم میں قدرے بیدہ کی شمیہ ملا کر دیں ——— مریض جن چیزوں کے کھانے کی خواہش کرے اگر وہ بہت زیادہ مضر نہ ہوں تو ان سے نہ روکیں، صندل، گلاب اور کافور کی خوشبو مریض کے قریب رکھیں، صندل، عود خام و کافور کی دھونی جلائیں اور صندل، گلاب و کافور میں رنگا ہوا کپڑا پہنائیں، مریض کو ہوادار مکان میں رکھیں اور چہرہ پر گاہے گاہے گلاب چھڑکتے رہیں۔

تپ دق کے مریض کو غذا تھوڑی تھوڑی مقدار میں کئی بار دیں اور ایک بار شکم سیر نہ ہونے دیں، ماء الشعیر جو، سرد پانی میں بھگوئی ہوئی گندم کی روٹی، گائے کے دہی اور لسی اس باب کی بہترین غذائیں ہیں، دودھ بھی نہایت بہتر ہے، اگر تعفن کا خوف نہ ہو تربوز بہترین چیز ہے، اگر معدہ قوی اور طبیعت راغب ہو تو بے نمک کا پنیر دینے میں مضائقہ نہیں ہے، اگر قوت ضعیف ہو تو تیتر، بٹیر وغیرہ کا شوربہ زیرہ اور کشنیز تر وغیرہ کے ساتھ پکا کر دے سکتے ہیں، گاہے شوربہ دینے کے بعد تھوڑی سی شراب بہت زیادہ پانی ملا کر دینے کی حاجت ہوتی ہے اور

قوتِ ہضم قوی ہو تو گچھ تیتر، بٹیر اور چوزہ کا کباب یا بزغالہ یا گائے کے گوشت کی ترش یخنی دینا مناسب ہے ـــــ ضعف بہت زیادہ ہو تو ماءاللحم میں شربت فواکہ بارد و ترش ملا کر دینا پڑتا ہے یا بیضہ نیمبرشت دینے پر مجبور ہوتے ہیں اور اگر ضعف غشی کی حد تک پہنچ جائے تو بزغالہ کی پسلی کے گوشت کا پانی قدرے نمک کے ساتھ نکال کر ہموزن آبِ سیب ملا کر اس کے بیس حصے میں ایک حصہ خوشبودار شراب داخل کرکے نیم گرم پلاتے ہیں۔

اگر شکم یا حجاب میں ورم نہ ہو یا بدن میں عفونت یا خام اخلاط نہ ہوں تو سرد پانی دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، مگر اس میں بھی اعتدال کا لحاظ رکھیں اور بہت زیادہ سرد پانی کسی حال میں بھی نہ دیں، اسی طرح اس صورت میں بھی سرد پانی دینا مناسب نہیں ہے جبکہ دق سرسام یا برسام سے منتقل ہوا ہو۔

تپ دق کے عوارض

تپ دق میں جو عوارض لاحق ہوتے ہیں ان میں سے ایک غشی بھی ہے اور اس کا تدارک جیسا کہ ہم نے اوپر بتایا ہے مقوی غذاؤں اور مفرحات سے کیا جاتا ہے ـــــ انہیں عوارض میں اسہال بھی ہے اور یہ اس مرض میں نہایت خطرناک چیز ہے، اس لئے اس کے تدارک کے لئے خاص توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے جس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ ایسے مریضوں کے ماءالشعیر میں انار دانہ یا سیب کے ستو کا پانی داخل کریں یا جو کے ساتھ چاول بریاں یا صمغ یا عدس مقشر جوش دے کر پلائیں یا دودھ میں پتھر گرم کرکے اس قدر بجھائیں کہ اس کی مائیت ختم ہو جائے اور یہ دودھ پلائیں، علاوہ بریں قرص طباشیر قابض ساڑھے تین ماشے ساڑھے چار ماشہ تک صبح کے وقت آب امرود کے ساتھ دیں اور شب کو سوتے وقت اسپغول بریاں آب سرد و شربت حبیب یا شربت بہی کے ساتھ کھلائیں اور اگر اسہال سے تشنج پیدا ہو جائے تو تخمے استعمال کریں کیوں کہ اس حالت میں شربات سے یہ زیادہ بہتر ہے۔

خلاصۃ الحکمۃ کے مصنف نے لکھا ہے کہ تپ دق میں اطباء اگرچہ شربت بنفشہ، شربت نیلوفر اور سرفہ نہ ہونے کی صورت میں شربت اترج و شربت لیموں وغیرہ تجویز کرتے ہیں لیکن میں تجربہ سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ترش غذا اس بخار میں نہایت مضر ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

ثابت بن قرہ نے لکھا ہے کہ دق کے مریضوں میں اگر دودھ کے استعمال سے التہاب پیدا ہو تو دودھ کے بجائے جو کے رب کی کسی مناسب قرص

کے ساتھ استعمال کریں ؛

جالینوس کا قول ہے کہ دق کی ابتدا میں سرد پانی نہایت مفید چیز ہے اور میں نے بہت سے ایسے مریضوں کا جن کا مرض بالکل ابتدا میں تھا صرف یہی علاج کیا کہ ان کو بخوبی سرد پانی پلایا اور سرد پانی میں بٹھایا اس سے انکو صحت حاصل ہو گئی، لیکن مرض کے مستحکم ہو جانے کے بعد بہت زیادہ سرد یا زیادہ مقدار میں سرد پانی دینا مناسب نہیں ہے کیونکہ ایسی حالت میں لاغری اور گوشت و خون کی کمی کے باعث اس سے اعضا کو نقصان پہنچنے اور برودت کی زیادتی سے حرارت عزیزی کے بجھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ؛

انطاکی کا قول ہے کہ تپ دق کے علاج کا دارومدار تبرید اور ترطیب پر ہے تاکہ مشتعل شدہ حرارت رطوبات اصلیہ کو تحلیل کرنے کے بجائے اس رطوبت میں مشغول ہو جائے جو مختلف تدابیر سے پیدا کی جاتی ہے ؛

تبرید و ترطیب کی نو تدابیر

مولف اقتباس نے لکھا ہے کہ تبرید و ترطیب کے لئے حسب ذیل نو طریقے اختیار کرنا بہتر ہے،

اول لباس، ہوا، مکان اور مریض کے بستر کی تدابیر ——— چنانچہ مریض کو ایسے ہوادار مکان میں رکھنا مناسب ہے جس میں سے پانی گزرتا ہو اور یہ ممکن نہ ہو تو مکان کے اندر بہت سے کھلے برتنوں میں پانی بھر بھر کر رکھیں اور ان میں خیار، بادرنگ، اترنج اور تربوز کے ٹکڑے ڈال دیں، ٹھنڈی خوشبوؤں والے پھول مثلاً گل نیلوفر، بنفشہ، گڑہل، گل کدو، چاندنی، گل سرخ، سداگلاب، یاسمین، بیلا، ہار سنگھار، بید مشک، نارنج، کاغذی وگل داؤدی وغیرہ مریض کے پیش نظر رکھیں اور لحظہ بلحظہ ان پھولوں کو صندل گلاب و سرکہ و آب برف سے تر کرتے رہیں، مریض کے کمرے کے فرش اور اس کی دیواروں پر پانی گلاب اور سرکہ چھڑکتے رہیں، ان پھولوں کے ساتھ خرفہ، بتھوا، چاندنی و بید مشک کی شاخیں بھی رکھیں اور مکان کے اندر ... سفید چکنی مٹی سے یا گل ملتانی سے یا گل ارمنی سے اکثر کلی کرتے رہیں ؛

دوم حمام و آبزن کی تدبیر ——— حمام کے پانی میں گل بنفشہ نیلوفر برگ کدو و خطمی، کاہو، کشنیز ہر ایک سبز تین تین مٹھی جوش دے کر حمام کرنا بہتر ہے اور آبزن کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ گل بنفشہ، نیلوفر، گڑہل، کاسنی، خیار، باقلا، ہار سنگھار، برگ چاندنی، کشنیز ہر ایک پاؤ سیر، برگ بید، برگ کاسنی، سداگلاب، برگ گلاب، برگ خطمی و خبازی ہر ایک آدھ پاؤ، جو مقشر، خیار، بادرنگ،

کدو ہر ایک آدھ سیر، مغز تربوز تین پاؤ، برادۂ صندل سفید چھ تولہ، گلاب سات تولہ یہ تمام چیزیں یا ان میں سے جو دستیاب ہو سکیں ان کو بقدر حاجت پانی میں دو گھنٹہ جوش دے کر مریض کو آتش چڑھانے کے بعد اس میں ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ بٹھائیں، اگر مریض ایک گھنٹہ میں ہی تنگ جائے تو اس سے کم ہی میں نکال لیں اور مرطب روغنوں کی مالش کریں، بعد ازاں ایک گھنٹہ راحت دے کر مرطب و قوی غذا دیں مثلاً بزغالہ، برہ یا چوزۂ مرغ کا شوربہ جو کے ساتھ پکا کر دیں — غذا کی تفصیل اوپر بھی لکھی جا چکی ہے، اس کو مد نظر رکھیں ۔

سوئم مرطب روغنوں کی مالش — چنانچہ روغن کدو، روغن بنفشہ روغن کاہو و روغن خشخاش، چہارم حصہ خیر بز یا خیر زن یا خیر خر کے ساتھ ملا کر مالش کریں یا گائے یا بکری کا مسکہ ان روغنوں میں ملا کر لیں اور مالش کے نصف گھنٹے کے بعد بدن کو نئی دھنی ہوئی روئی سے اچھی طرح صاف کر کے دوبارہ مالش کریں — تمریخ و تدہین کا مناسب وقت غذا کے بعد ہے ۔

چہارم خیر خر، خیر بز و خیر زن دینے کی تدبیر — **پنجم** سی پلانے کی تدبیر اور ان دونوں کا طریقہ سل کی بحث میں لکھا جا چکا ہے —

ششم علاج بالدواء اور اس کی تفصیل گذشتہ صفحات میں بیان کی جا چکی ہے ۔

ہفتم ضماد و طلاء کی تدبیر، چنانچہ غذا سے پہلے کشنیز سبز، گل سرخ، بستاں افروز ہر ایک ایک تولہ، کشنیز خشک، تخم کاہو، صندل سفید، گل ارمنی ہر ایک سات ماشہ، کافور تین ماشہ سب کو بدستور دل کے چاروں طرف ضماد کرنا اور اس پر باریک کپڑا ڈال کر تر رکھنا نہایت مفید ہے اور تھوڑے کافور کے ساتھ آرد جو ضماد کرنا بھی مجرب ہے ۔

ہشتم بارد بزور اور فواکہ کا نقل استعمال کرنے کی تدبیر، چنانچہ مغز تخم خیار، مغز تخم بادرنگ و تربوز و کدو برف میں سرد کر کے دو کھانوں کے درمیان نقل کریں، اور اس پر تھوڑے کافور اور قند سودہ چھڑک کر دیں تو زیادہ مناسب ہے، اسی طرح دانہ انار، بہی، سیب، زرد آلو، ناشپاتی، ترلوبہ، عناب اور عرق بید مشک و برف میں سرد کئے ہوئے انگور سے نقل کرنا بھی مفید ہے ۔

نہم غذا کی تدبیر، چنانچہ مونگ مسلم یا مقشر، پالک اور برگ کاہو، کشنیز برگ کاسنی یا خرفہ کے ساتھ پکا کر اس کے ہمراہ پھلکا یا چاول دینا مفید ہے یا کدو

غبار و باد رنگ و ترلی وغیرہ تنہا یا برہ و بزغالہ کے گوشت کے ساتھ پکا کر دیں یا بزغالہ کا کھر پائچہ یا چوزہ مرغ یا چھوٹی مچھلی دیں اور ماء الشعیر سادہ یا اس کے ساتھ سرطان کا گوشت پکا کر دیں کہ یہ نہایت مفید ہے۔

جب طبیعت نرم ہو تو کنار و شاہ بلوط کا ستو دیں اور قرص طباشیر کافور لولوی اور سفوف لولوی طلوی خاں استعمال کرائیں۔

دق شیخوخت (بڑھاپے کی دق)

دق شیخوخت یعنی بوڑھوں کی دق اگرچہ بخاروں کی جنس سے نہیں ہے اور دونوں کے اسباب مختلف ہوتے ہیں لیکن اطبا کی عادت ہو گئی ہے کہ اس کو بھی دق کے بعد بیان کرتے ہیں کیونکہ لاغری وغیرہ دونوں میں یکساں پائے جاتے ہیں——— دق شیخوخت کا مطلب یہ ہے کہ بخار کے بغیر مزاج پر یبوست غالب ہو جائے اس میں گاہے یبوست کے غلبے کے باوجود حرارت و برودت میں مزاج معتدل ہوتا ہے اور گاہے خشکی کے ساتھ برودت بھی غالب ہو جاتی ہے——— اس مرض کو دق الشیخوخت یعنی بڑھاپے کا دق اس سبب سے کہتے ہیں کہ اس مرض کے باعث بڑھاپا آنے سے پہلے ہی بدن میں بڑھاپے کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی بدن لاغر ہو جاتا ہے اس میں خشکی آجاتی ہے اور اعضا میں شکن پڑ جاتے ہیں——— یہ مرض بوڑھوں کو زیادہ ہوتا ہے لیکن کبھی گاہے جوان اور بچے بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس مرض کے اسباب کی پانچ قسمیں ہیں——— اول بوقت سرد پانی پینے سے برودت کا غلبہ مثلاً حمام یا جماع یا سخت قسم کی ریاضت کے بعد ضعف بدن کی حالت میں مسامات کشادہ ہونے کے وقت پانی پینے سے اعضا سرد پڑ جاتے ہیں، معدہ اور حرارت عزیزی کمزور ہو جاتی ہے جس سے قوت غاذیہ بیکار ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عفونتی بخاروں میں جب کہ مادہ خام اور قوتیں ضعیف ہوں سرد پانی پینے سے سردی غالب ہو جاتی ہے اور قوتیں بیکار ہو جاتی ہیں یہی حالت پیری کے آخری زمانہ میں ہوا کرتا ہے———

دوم بارد اخلاط کے ردی بخارات جو دل کی طرف صعود کر کے سرد کر دیتے ہیں اور دل کا مزاج تمام اعضا میں سرایت کر جاتا ہے———

سوم ریاضت یا حمیات محرقہ یا شدید قسم کے درد وغیرہ کی حرارت رطوبتوں کو تحلیل کر دیتی ہے تو رطوبتوں کے ساتھ حرارت غریزی بھی فنا ہو جاتی ہے اور

اس کے بعد برودت و یبوست کا غلبہ ہو جاتا ہے یا حرارت رطوبتوں کو پگھلا دیتی ہے اور ان کا حجم زیادہ ہو جانے کے باعث حرارت غریزی گھٹ کر بجھ جاتی ہے اور بدل مہیا نہ ہو سکنے کے باعث طبیعت ضعیف ہو جاتی ہے تو برودت و یبوست کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

چہارم قوی قسم کے استفراغ جن میں روح اور حرارت غریزی کا مادہ خرچ ہو جاتا ہے تو قوتیں علیل ہو جاتی ہیں اور حرارت غریزی کے ضعیف ہو جانے کے باعث برودت و یبوست غالب آجاتی ہے ——— پنجم حمیات حارہ اور دق اور دوسرے گرم امراض کے علاج میں بعض اوقات تبرید کی زیادتی سے حرارت غریزی بجھ جاتی ہے اور مزاج متغیر ہو جاتا ہے ———

حاصل کلام یہ ہے کہ جب یہ مرض مستحکم ہو جائے تو اس کا علاج اسطرح غیر ممکن ہے جس طرح پیری اور موت کا۔

اس مرض کی **علامتیں** یہ ہیں کہ بدن اور چہرہ خشک و بدرنگ ہو جاتا ہے انگشت میں سبزی آجاتی ہے، جلد سے بھوسی نکلتی ہے اور مریض مدقوق کی طرح لاغر و نحیف ہوتا ہے، مگر اس کے ساتھ التہاب اور بخار نہیں ہوتا، بلکہ یبوست کے ساتھ برودت کا بھی غلبہ ہو جاتا ہے جو اکثر ہوتا ہے تو لمس سرد ہو جاتا ہے اور نبض تپ دق کے مانند نہیں ہوتی بلکہ صغیر الکلی و متفاوت ہوتی ہے مگر جب ضعف بڑھ جاتا ہے تو نبض میں تواتر شروع ہو جاتا ہے، اس مرض میں قارورہ سفید رقیق مائی ہوتا ہے ——— خشکی اور تر و تازگی نہ پائے جانے کے لحاظ سے مریض کی حالت بوڑھوں کے مشابہ ہوتی ہے اور اس کے ساتھ لازمی طور پر اشتہا کمزور اور ہضم ضعیف ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ابتدا ہی میں مرطب و مسمن تدابیر سے تعدیل مزاج کی کوشش کریں تاکہ مرض مستحکم نہ ہونے پائے مثلاً جدوار خطائی ایک ماشہ، جواہر مہرہ نصف ماشہ خمیرہ گاؤزبان عنبری نو ماشہ میں ملا کر ایک عدد ورق نقرہ پیسٹ کر کھلائیں اور اس کے اوپر شربت یاقوت علوی خاں دو تولہ، عرق عنبر چھ تولہ میں حل کر کے تین تین ماشہ تخم شربتی و تخم ملنگ چھڑک کر پلائیں، اس کے ایک گھنٹہ کے بعد پانچ عدد زردی بیضہ نیم برشت کھلا کر مناسب مقدار میں انگوری شراب پلائیں اور دو گھنٹہ کے بعد مرزنجوش گل بابونہ، تخم گاؤزبان و تخم انجرہ کے جوشاندہ سے آبزن و حمام کرائیں اور اس کے ایک گھنٹہ کے بعد بزغالہ یا مرغ یا کبوتر بچہ کا اچھا شوربہ روٹی کے ساتھ دیں

جس میں دارچینی، اخولنجان و زنجبیل داخل ہوں۔ اس کے بعد مریض کو سلا دیں اور جب بیدار ہو اور غذا بخوبی ہضم ہو چکی ہو تو روغن نرگس، روغن سوسن تنہا یا موم کے ساتھ تمام بدن پر ملیں اور شام کے وقت پہلے ماء اللحم میں شراب ملا کر پلائیں اس کے آدھ گھنٹہ کے بعد صبح کو دوا دیں اور دوا ہضم ہو جانے کے بعد شوربہ کے ساتھ روٹی کھلائیں۔ اس دستور پر کاربند رہنا اور چند روز اس کی مداومت کرنا اس مرض میں مفید ہے۔

مربا زنجبیل، مربا سیب، مربا ترنج، مربا اناناس و مربا شقاقل استعمال کرنا نہایت سود مند ہے۔ اسی طرح ان مربوں کا شہد یا سادہ شہد چاٹنا بھی مفید ہے۔ اور شربت سیب چار تولہ، عرق کیوڑہ و بادرنجبویہ ہر ایک چھ تولہ میں مل کرکے پلانا بھی مفید ہے ——— رازی نے لکھا ہے کہ گائے کا دودھ قند سے خوب شیریں کرکے پلانا بھی اس مرض میں مفید پڑتا ہے۔

خجندی نے لکھا ہے کہ حق یہ ہے کہ اس مرض سے شفا پانا نہایت دشوار امر ہے کیونکہ اس میں سب سے زیادہ ضرورت ترطیب کی ہوتی ہے اور ترطیب غذا اور اس کے بخوبی ہضم ہونے سے حاصل ہوتی ہے مگر برودت کے غلبہ کے باعث اس مرض میں ہضم بالعموم ضعیف ہوتا ہے اور برودت کو رفع کرنا چاہیں تو سخن تدابیر کی ضرورت ہوتی ہے مگر اکثر سخن چیزیں مجفف ہوتی ہیں جس سے مرض میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس مرض کے لئے اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں ہے کہ گوشت والی غذا کھا کر اس کے ہضم ہو جانے کے بعد وافر پانی ملا کر شراب پئیں۔

بخاروں کے عوارض

وہ عوارض جو بخاروں کے نتیجہ کے طور پر لاحق ہو جاتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں ——— سردی، لرزہ، جھرجھری، بہت زیادہ پسینہ آنا، بکثرت خارج ہونا، سخت قسم کی قے، ضعیف کر دینے والا اسہال، خشکی دہن، شدید پیاس، متواتر بیداری، بہت زیادہ نیند آنا، زبان کا کھردرا ہو جانا، سخت قسم کی ہچکیاں آنا، سر میں بہت زیادہ درد ہونا، متواتر کھانسنا، اشتہا کا ساقط ہو جانا، شہوت کلبی، ردی چیزوں کی رغبت ہونا اور بہت زیادہ ہچکی آنا۔ ان عوارض کی تدابیر درج ذیل ہیں۔

ان کے علاوہ گرم بخاروں میں بعض ایسے عوارض بھی لاحق ہوتے ہیں جو مہلک ہیں مثلاً تشنج یابس، رعاف الدم، نفث الدم، تنقیہ کے بعد درد شکم و درد سر، تنفس میں تنگی، بہت زیادہ بے چینی، نگلنے میں دشواری اور احتلام وغیرہ مگر ان کے مہلک ہونے کے باوجود تدبیر سے غافل نہ ہوں اور ان کے مناسب تدابیر اختیار کریں۔

لرزہ پھریری اور سردی

اس کی تدبیر یہ ہے کہ آب گرم و سکنجبین سے قے کرائیں اور لرزہ کو روکنے والی دوائیں استعمال کریں جو خلطی بخاروں کے علاج میں لکھی گئی ہیں ——— **شیخ کا قول** ہے کہ لرزہ وغیرہ کے بعد اگر پسینہ آجائے تو اس قسم کا لرزہ جلد ہی زائل ہوجاتا ہے اور اس کے لئے کسی تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر یہ عوارض بحرانی ہوں تو ان سے تعرض کرنا روا نہیں ہے چنانچہ اس صورت میں رادع و حابس دوائیں دیں اور نہ ضعیف کرنے والی دوائیں استعمال کرائیں۔ ان عوارض کے بحرانی نہ ہونے کی صورت میں ہاتھ پاؤں باندھنے، ہلکی مالش کرنے، گرم کپڑا اوڑھانے اور ضرورت ہو تو روغن قسط و روغن بابونہ ملنے سے سکون حاصل ہوجاتا ہے ——— مگر جب یہ عوارض قوی قسم کے ہوں اور دوامی صورت اختیار کرلیں تو ان کی تدبیر یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں کو سختی سے باندھ دیں روغن بابونہ و اصل السوس کی مالش کریں اور مناسب معلوم ہو تو اس روغن میں قاقلہ، جند بیدستر، سداب، شیح، پودینہ، بورہ، فلفل و عاقرقرحا بھی شامل کریں گاہے بعض اطباء اس سے بھی زیادہ قوی تدبیر اختیار کرتے ہیں مثلاً خردل و حلتیت کا لیپ لگاتے ہیں، مذکورہ بالا تدابیر کے علاوہ ایسی دوا پلانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے، اکثر خوب گرم پانی پلانے اور اس کے بخارات پر بپھارہ لینے سے ان عوارض میں تسکین ہوجاتی ہے، اگر مادہ غلیظ ہو اور صرف پانی سے سکون حاصل نہ ہو تو اس میں انیسون، پودینہ، تخم کرفس، مصطگی، جرجیر، شبت وغیرہ جوش دے کر کام میں لائیں ——— تمام حار بزور اور قوی قسم کی مدر دوائیں لرزہ کو تسکین دیتی ہیں ——— تپ ربع اور اس کے مانند غلیظ خلطوں کے تحت لرزہ میں قند یا غاریقون ساڑھے چار ماشہ آب گرم کے ساتھ کھلانا نہایت مفید ہے گاہے غاریقون کے ساتھ قدرے افیون ملا کر دیتے ہیں جس سے نیند بھی آتی ہے اور پسینہ آکر لرزہ وغیرہ رفع ہوجاتا ہے، مرکبات میں سے تریاق فاروق، جوارش کمونی، جوارش فوتنجی، جوارش فلافلی اور ایسا شربت عسل دینا مفید ہے جس میں سداب، حلتیت، عاقرقرحا

وطفل جوش دیا گیا ہو ـــــ جب لرزہ نوبت سے ایک گھنٹہ پہلے کھلا کر گرم کپڑوں میں لٹا دینا لرزہ دفع کرنے کیلئے مجرب ہے ٭

گیلانی نے لکھا ہے کہ لرزہ کے وقت مریض کے دونوں پاؤں گرم پانی میں رکھیں، روغن بابونہ و روغن شبت گرم کرکے ہاتھ پاؤں اور پشت کے مہروں پر ملیں اور قدرے افیون و بھنگ، یا قوتی معتدل یا حار میں ملا کر لرزہ آنے سے پہلے کھلائیں اور لرزہ آنے کے بعد گلاب گرم کرکے پلائیں ٭

پسینہ کی زیادتی

پسینہ کی زیادتی اگر بحرانی ہو جس کی علامت یہ ہے کہ اس قسم کی زیادتی دو چار گھڑی یا زیادہ سے زیادہ ایک شبانہ روز رہتی ہے اور بیمار اس سے راحت محسوس کرتا ہے، چنانچہ ایسے پسینہ کو بند نہ کریں بلکہ طبیعت کی مدد کے لئے پسینہ لانے والی چیزیں پلائیں، البتہ اگر پسینہ سے ضعف محسوس ہو اور گرانی لحظہ بہ لحظہ بڑھ رہی ہو تو اسے فوراً بند کرنے کی کوشش کریں ورنہ یہ غشی اور ہلاکت پر منتج ہوگا ـــــ اگر پسینہ کو بند کرنا ہو تو اسے جذب نہ کریں کیونکہ اس سے پسینہ میں اور زیادتی ہو جاتی ہے اور جذب نہ کرنے سے پسینہ کم ہو جاتا ہے ـــــ پسینہ کو بند کرنے کے لئے روغن گل، روغن مورد، روغن بید، اور روغن گلنار بدن پر ملیں یا کیلے سیب، بہی، گل سرخ، گلنار اور دوسری قابض دوائیں پانی میں جوش دیکر صاف کرکے اس میں روغن ڈالکر پکائیں اور پانی جل جانے کے بعد سرد کرکے مالش کریں؛ کاہے حب الآس، گلنار، کہربا اور دوسری قابض دوائیں بہت باریک کرکے بدن پر چھڑکتے ہیں ٭

اگر ان دواؤں سے پسینہ بند نہ ہو تو بارد لعاب اور گوند میں صندل و کافور ملا کر طلا کریں ـــــ اگر مریض جوان ہو اور قوت قوی ہو تو سرد پانی سے غسل کرانے میں بھی مضائقہ نہیں ہے اور ہاتھ پاؤں پر برف رکھنا یا برف سے سرد کئے ہوئے پانی میں ہاتھ پاؤں رکھنا بھی مناسب ہے؛ حسب ذیل روغن پسینہ بند کرنے کیلئے عجیب الاثر ہے ـــــ کیلے، بہی و سیب کا پانی، آب گلنار، آب گل سرخ تازہ، حب الآس ہر ایک دو تولہ، روغن گل سب کے ہم وزن ملا کر جوش دیں اور پانی جل جانے کے بعد تخم مورد، گلنار، صندل سفید، مازو، کہربا ہر ایک سات ماشہ سب کو خوب باریک کرکے اس روغن میں ملا کر ملیں ٭

نکسیر

اگر نکسیر بحرانی ہو تو اسے بند کرنے میں جلدی نہ کریں، اگر جب اس میں بہت زیادتی ہو جائے تو کافور و افیون والے بارد طلاو

ضماد استعمال کریں اور سر پر سرد پانی ڈالیں ، روغن بادام ، روغن کدو و سکہ بطور طلا و نشوق استعمال کرنا نکسیر کو بند کرنے کے لئے سب سے بہتر ہے اور جب یہ دوائیں کارگر نہوں تو امالہ کی تدابیر اختیار کریں اور اس کے لئے نکسیر کی بحث کی طرف رجوع کریں ✦

قے کی زیادتی

اگر قے بحرانی نہ ہو تو اسے جلد بند کرنے کی کوشش کریں تاکہ ضعف نہ بڑھے اور غشی نہ آ جائے ، چنانچہ پوست سماق ، طباشیر ، زرشک ہر ایک ایک ماشہ سب کو باریک کرکے دو تولہ شربت انار دین منعنع ملاکر چٹائیں اور آب سیب شیریں ، آب بہی شیریں ، آب انار ترش ہر ایک سات تولہ ، پوست بیرون پستہ سات ماشہ سب کو جوش دیں اور نصف رہ جائے تو صاف کرکے تین تولہ قند داخل کرکے پلائیں اور صندل سفید ، تخم خرفہ ، تخم مورد ، گل سرخ ہر ایک نو ماشہ سب کو آب برگ مورد ، آب سیب و آب بہی کے ساتھ نرم معدہ پر ضماد کریں ، علاوہ بریں مادہ کو نیچے کی طرف مائل کرنے کے لئے ہلکے قسم کا خیافت استعمال کرنا بھی مناسب ہے ، شربت سیب و سکنجبین دو دو تولہ آب برف میں ملاکر پلانا بھی مفید ہے ، اور رب ریباس یا رب بہی یا رب غورہ دینا بھی معمول و مفید ہے ✦

اسہال

بخار کے مریضوں کو اگر اسہال عارض ہو جائے تو طباشیر ، کشنیز بریاں ، کتیرا ، گل ارمنی ، اسپغول بوزن مساوی سفوف بناکر سات ماشہ کھلائیں اور اس کے ہمراہ شیرۂ تخم خشخاش و خرفہ ہر ایک سات ماشہ لعاب بہدانہ تین ماشہ و شربت خشخاش دو تولہ پلائیں ، اگر اسہال کے ساتھ خون بھی آ رہا ہو تو قرص کہربا تین ماشہ کے ہمراہ شیرۂ کشنیز خشک ، شیرۂ خرفہ و خشخاش بریاں ہر ایک نو ماشہ ، شیرۂ بہدانہ تین ماشہ ، لعاب لیشہ خطمی چار ماشہ ، شربت خشخاش دو تولہ ، شربت حب الآس دو تولہ ، بیرس اسپغول پانچ ماشہ کے ساتھ چھڑک کر پلائیں اور غذا میں مونگ کی دھلی دال کے ساتھ چاول دیں ، علاوہ بریں حسب حاجت ان تدابیر سے کام لیں جو اسہال کے باب میں بیان کی گئی ہیں ✦

تشنگی

پیاس کی بہت زیادتی ہو تو باردبزور کا شیرہ دیں مثلاً تخم خیارین ، مغز تخم کدو ، مغز تخم تربوز ہر ایک نو ماشہ سب کا شیرہ نکالکر شربت نیلوفر چار تولہ داخل کرکے پلائیں یا تمر ہندی کا افشردہ گلاب کے ساتھ دیں یا لعاب بہدانہ و اسپغول ہر ایک تین ماشہ آدھ پاؤ گلاب میں نکالکر پلائیں اور آلو بخارا یا بہدانہ یا برف ہر وقت منہ میں رکھیں ، ان دواؤں سے مضمضہ کرنا

بھی نہایت مفید ہے ——— پیاس کا سبب گاہے یبوست ہوتی ہے اور اس قسم کی پیاس سونے سے کم ہو جاتی ہے؛ گاہے اس کا سبب حرارت ہوتی ہے چنانچہ بیداری سے اس میں کمی آجاتی ہے۔

زبان کا کھردرا پن وغیرہ

اگر زبان پر لیس دار رطوبت جمی ہو تو شاخ بید یا کسی دوسری چیز کو روغن گل و قند میں آلودہ کرکے اسے کھرچ دیں یا اسفنج میں قدرے نمک و روغن گل لگا کر اس سے مل کر صاف کریں اور اگر لزوجت نہ ہو بلکہ خشکی سے زبان کھردری ہو گئی ہو تو سپستان یا تخم آلو بخارا یا بہدانہ یا مصری کی چھوٹی سی ڈلی منہ میں رکھیں، منہ زیادہ نہ کھولیں اور پشت پر نہ سوئیں کیونکہ اس سے زبان کی خشکی بڑھتی ہے۔

غنودگی

اگر بخار میں غنودگی طاری ہو تو روغن گل و سرکہ ہموزن ملا کر تالو پر ملیں اور مرزنجوش و نرگس کے مانند گرم خوشبوئیں سونگھائیں، ہاتھ پاؤں وغیرہ مضبوط باندھ دیں تاکہ مریض کو اس سے تکلیف ہو، اگر قبض ہو تو ہلکا شیاف استعمال کریں۔

بے خوابی

بے خوابی رفع کرنے کیلئے روغن کاہو، روغن کدو، روغن نیلوفر میں روغن خشخاش ملا کر ناک میں ڈالیں اور مخدر اشیا میں سے کوئی مناسب چیز کنپٹیوں پر لگائیں؛ اگر مادہ کی غلظت مانع نہ ہو تو شربت خشخاش ولعوق خشخاش استعمال کریں، مرطب دواؤں سے نطول کریں اور بھپارہ لیں؛ علاوہ بریں حسب حاجت ان تدابیر پر کاربند ہوں جو سہر کی بحث میں لکھی گئی ہیں۔

عطاس

اگر بخار کے مریض کو سخت قسم کی چھینکیں آئیں تو ان سے دماغ و اعضاء صدر کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے، چنانچہ اس صورت میں پیشانی، آنکھوں اور ناک کو ملیں؛ منہ کھول کر تالو کی زور سے مالش کریں؛ کانوں میں قدرے حرارت کی طرف مائل روغن نیم گرم ڈالیں؛ چہرہ کے عضلات اور جبڑوں پر مرطب روغن لگائیں اور سر کے نیچے تکیہ گرم کرکے رکھیں ——— ابن عباس نے لکھا ہے کہ بہت ڈکار لانا، سانس روکنا، ہاتھ پاؤں گردن اور تمام بدن پر روغن بنفشہ کے مانند مرطب روغنوں کی مالش کرنا، اس میں سے قدرے کان میں ڈالنا اور کپڑا یا اون گرم کرکے گدی پر تکمید کرنا اس کے لئے مفید ہے۔

گرانی و درد سر

پاشویہ کریں، بغیر کھینچے کی سینگیاں لگائیں، ہاتھ پاؤں اور ران پٹیوں سے باندھیں، تلووں کی مالش کریں، مادہ

کو نیچے کی طرف مائل کرنے کے لئے ملین شیاف رکھیں اور مبردات محمولے سر کو تقویت پہنچائیں؛ اگر نزلہ یا سرفہ اس میں مانع نہ ہو تو گل سرخ، بنفشہ، جو و برگ بید وغیرہ کے مطبوخ سے سر پہ نطول کریں اور اگر یہ کفایت نہ کرے تو نطول میں مبرد دواؤں کے ساتھ بابونہ، خطمی و اکلیل کے مانند ملینات اور خشخاش کے مانند مخدرات شامل کریں، بخار زائل ہونے سے پہلے سر پر دودھ نہ ڈالیں مگر اس کا ہر حال خیال رکھیں کہ مرطبات کا استعمال اسی وقت روا ہے جب کہ سر میں یبوست کا غلبہ ہو، بخارات دخانی ہوں اور نیند کم آتی ہو، ورنہ جب سر رطب بخارات سے ممتلی ہو تو اس کو نیچے کی طرف جذب کرنے کے لئے شیاف و حقنہ سے کام لیں اور نیچے کے اعضا باندھ دیں +

سر میں گرانی ہونے کی صورت میں اس پر دودھ ڈالنے یا تیل لگانے یا نطول کرنے سے بچیں اور بابونہ، بنفشہ و سبوس کے مانند مسامات کو کشادہ کرنے والی اشیا کا بھپارہ دیں +

سعال بخار کے ساتھ اگر کھانسی ہو جائے تو لعاب بہدانہ، لعاب اسپغول و شیرۂ تخم خرفہ شربت خشخاش کے ساتھ پلائیں، شربت نیلوفر کے ساتھ آش جو دیں اور مغز تخم کدو، مغز بہدانہ، مغز تخم خیارین، تخم خطمی، خبازی، نشاستہ، کتیرا، طباشیر ہر ایک تین ماشہ سب کو باریک کر کے لعاب اسپغول سے بقدر نخود گولیاں بنا کر ہر وقت منہ میں رکھیں +

شیخ نے لکھا ہے کہ بخار میں کھانسی کا سبب یا حرارت ہوتی ہے یا یبوست؛ چنانچہ اس کے تدارک کے لئے حب سعال، خشخاش، بارد مغزیات اور نشاستہ کے لعوق وغیرہ استعمال کریں اور مبرد و مرطب قیروطیاں مثلاً لعاب اسپغول، آب خرفہ و روغن گل کی قیروطی مرتب کر کے لگائیں +

درد معدہ شیخ کا قول ہے کہ بخار کے ساتھ درد معدہ کا سبب معدہ کی طرف صفرا کا انصباب ہوتا ہے؛ چنانچہ اگر یہ درد بخار کے دورہ کی ابتدا میں عارض ہو تو سکنجبین کے ساتھ تھوڑے شربت سیب پلائیں یا سکنجبین تفاحی چار تولہ و آلو بخارا دس دانہ نو تولہ گلاب میں مل چھان کر دیں اور غذا میں پالک داخل کریں +

قبض جب طبیعت میں یبوست اور شدید قبض ہو تو شیرۂ گل بنفشہ ڈیڑھ تولہ، آلو بخارا پندرہ دانہ، گلاب پاؤ سیر و گلقند چار تولہ پلائیں یا لعوق خیار شنبر استعمال کریں اور آلو بخارا شیر میں جلاب یا شربت بنفشہ میں بھگو کر

غذا سے پہلے کھلائیں اور اگر نبض چار روز سے تجاوز کرجائے تو ہلکا عمل دیں +

بطلان اشتہا

اگر غذا کی اشتہا نہ ہو تو نو ماشہ جوارش فواکہ، چھ تولہ عرق زرشک کے ساتھ کھلائیں، اگر معدہ میں مادہ کے آثار معلوم ہوں تو پہلے قے د مسہل سے تنقیہ کرلیں اور مریض کو وہ چیزیں کھانے کو دیں جنہیں وہ صحت کی حالت میں پسند کرتا ہو +

جوع البقر

اگر بخار کے ساتھ جوع البقر عارض ہو تو گلاب، عرق بید مشک میں چہارم حصہ سرکہ ملا کر پلائیں، سکنجبین تفاحی آب سرد کے ساتھ دیں اور غذا میں روٹی، شربت اور ٹھنڈے پانی میں چور کرکے کھلائیں؛ گل خراسانی یا گل ارمنی پر سرکہ چھڑک کر سونگھائیں؛ کباب اور بھنا ہوا گوشت سونگھانا بھی مفید ہے؛ علاوہ بریں مریض کے پاؤں باندھ دیں، اس کے کان اور بال کھینچیں؛ مبرد و مرطب نطولوں سے دماغ کو تقویت پہنچائیں، کیونکہ بخار میں جوع البقر کا سبب اکثر فم معدہ کی حس کا بطلان ہوتا ہے +

اور جوع کلبی کا علاج ٹھنڈی چکنائیوں سے اور شیرینی سے کریں؛ روغن بادام استعمال کرائیں اور ترنجبین، مغز تخم کدو و مغز تخم خیار کا حلوا بنا کردیں +

غشی

شیخ نے لکھا ہے کہ بخاروں میں غشی کا سبب کبھی فم معدہ کی طرف صفرا کا انصباب ہوتا ہے، چنانچہ نوبت سے پہلے یا نوبت کے وقت میدہ کی روٹی کا ایک ٹکڑا آب انار و آب غورہ کے ساتھ کھلائیں —— خیال رکھیں کہ بخار اور غشی دونوں ایک ساتھ جمع ہوجائیں تو پہلے غشی کا علاج کرنا ضروری ہے —— اگر غذا دینے کی حاجت ہو تو نہایت قلیل مقدار میں روٹی کا ٹکڑا نو دس ماشہ شراب یا شربت سیب کہنہ میں بھگو کر دیں —— نرم عمل دینا غشی میں نہایت مفید ہے، اسی طرح قے کرانا، پنڈلیاں باندھنا، ہاتھ پاؤں گرم پانی میں رکھنا یہ تمام تدبیریں سودمند ہیں؛ غشی سے افاقہ ہونے کے بعد انار دانہ کے ساتھ جو کا ستو یا کوئی دوسری مناسب چیز کھلائیں تاکہ قوت ساقط نہ ہونے پائے +

صاحب اقتباس نے لکھا ہے کہ بخار میں غشی آجائے تو فوراً گلاب یا عرق بید مشک برف میں سرد کرکے چہرہ اور سینہ پر اس کے چھینٹے ماریں، دس ماشہ [illegible] خوشبودار شراب آب سرد میں ملا کر حلق میں ٹپکائیں، ممکن ہو تو شراب د آب یخ میں روٹی چور کر چند لقمے کھلائیں تاکہ قوت واپس آجائے، بعد ازاں حرارت رفع کرنے کیلئے شربت سیب و شربت صندل ترش، عرق بید مشک کیساتھ پلائیں۔

—— اگر مریض پہلے سے اکثر غشی میں مبتلا ہوتا ہو تو بخار کی نوبت آنے سے پہلے دوتی کے چند لقمے آب غورہ یا آب انار ترش یا آب سیب یا ہی یا لیموں کاغذی اور قدرے خوشبودار شراب میں بھگو کر کھلائیں +

تنگی تنفس — اگر سانس میں تنگی پیدا ہو جائے تو سپستاں پندرہ دانہ، آلو بخارا سیاہ پانچ دانہ، عناب سات دانہ، بنفشہ، نیلوفر، عنب الثعلب ہر ایک سات ماشہ سب کا خیساندہ دو تولہ شربت بنفشہ کے ساتھ پلائیں اور موم زرد تین تولہ، روغن گل آٹھ تولہ، آب جرادہ کدو، آب برگ خرفہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، صندل ایک تولہ، کتیرا سات ماشہ بدستور قیروطی مرتب کر کے سینہ پر طلیں +

بے چینی — اگر بے چینی بہت بڑھی ہوئی ہو تو برگ بید، برگ لیموں، برگ ترنج، برگ ریحان و گل سرخ کا فرش لگا کر مریض کو اس پر لٹائیں اور صندل سفید سودہ آب سرد میں ملا کر اس سے فرش کو تر رکھیں؛ بادرنجبویہ، خیار، سیب، ہی، کدو و تربوز کاٹ کر سونگھائیں اور مٹی کا ایک بڑا برتن آب شیریں سے بھر کر مریض کے سامنے رکھیں اور کہیں کہ اس کی طرف دیکھتا رہے، ماء القرع شربت نیلوفر کے ساتھ پلائیں؛ صندل سفید مناسب اشیاء کے ساتھ تالو؛ معدہ اور دل پر لگائیں؛ علاوہ بریں معتدل عمل دیں یا آب کدو، آب خیار، آب خرفہ، آب سہ بہار، روغن گل سے بار و حقنہ مرطبہ کر کے عمل دیں +

نگلنے میں دشواری — اگر غذا اور پانی کو نگلنے میں دشواری ہو تو روغن گل کی مالش کریں یا آب سدا گلاب و آب ریحان سبز ہر ایک سات تولہ، روغن گل نو تولہ سب کو جوش دیں اور صرف روغن رہ جائے تو گل ریحان و زنجبیل ہر ایک نو ماشہ ملا کر مالش کریں اور بار و حقنہ استعمال کریں، کیونکہ اس سے فی الفور فائدہ ہوتا ہے +

برد اطراف — اگر ہاتھ پاؤں سرد ہو جائیں تو ان کو گرم پانی میں رکھیں، قدرے جدوار و بسباسہ کی مالش کریں اور جوارش جالینوس کھلائیں +

کثرت احتلام — اگر بخار کی حالت میں احتلام میں زیادتی ہو جائے تو تخم نیلوفر، تخم کاہو ہر ایک ڈیڑھ تولہ، طباشیر، تخم خرفہ، گل نیلوفر ہر ایک ایک تولہ، تخم تاج خروسی دو تولہ سب کو سفوف کر کے اس میں سے نو ماشہ آب برف کے ساتھ کھلائیں +

تشنج یابس — روغن بنفشہ، بادام سات تولہ، موم سفید تین تولہ، تخم خطمی سودہ ایک تولہ سب کی قیروطی بنا کر گردن و سینہ پر لگائیں؛ تراشہ کدو و خیار،

برگ خرفہ، برگ پالک، ہر ایک ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ، روغن گل ڈہائی تولہ سبکو ملا کر گردن و سینہ پر ضماد کریں۔ غذا میں رقیق و مرطب چیز مثلاً صرف چوزہ مرغ کا شوربا دیں ۔

انتباہ — ہچکی، قے الدم و نفث الدم بھی بخار کے عوارض میں داخل ہیں اور بخار میں بھی ان کے احکام وہی ہیں جو ان کی بحث میں اپنی اپنی جگہ لکھے گئے ہیں ۔

لرزہ بلا بخار

اگرچہ یہ مرض حمیات میں داخل نہیں ہے مگر لرزہ چونکہ اکثر بخار ہی کے ساتھ ہوتا ہے اسلئے بغیر بخار کے لرزہ کو بھی بہت سے اطبا حمیات کے باب میں بیان کر دیتے ہیں —— بہرحال گو ہے لرزہ دورہ کے ساتھ بغیر بخار کے بھی عارض ہوتا ہے اور اسکا سبب اکثر زجاجی بلغم ہوتا ہے، مگر یہ دوسرے اخلاط سے بھی عارض ہو سکتا ہے جو عفونت کے بغیر بدن میں منتشر ہو جاتے ہیں، ان میں دورے کے ساتھ تحریک پیدا ہوتی ہے اور عضلات میں گر کر اپنی برودت سے اس کو ایذا دیتے ہیں مگر عفونت سے خالی ہونے کے باعث بخار نہیں پیدا کرتے ۔

اسکا علاج یہ ہے کہ تدبیر میں تلطیف برتیں، اسہال و ادرار کے ذریعہ بلغم خارج کریں، حمام و ریاضت محنت و مشقت سے پسینہ لائیں، چنانچہ لرزہ آنے سے پہلے مریض کو حمام میں بھیجیں اور وہاں دیر تک بٹھائیں اور حمام میسر نہ ہو تو یہ بخور استعمال کریں۔ رشنہ، سنبل الطیب، برگ گز، برگ نیم، برگ بھنگ، برگ سنے ہر ایک آدھ پاؤ، بادیان ایک چھٹانک سب کو چھوٹے مٹکے میں جوش دیکر بدستور بھپارہ لیں یا برگ نیم خشک، شاہترہ، برگ گز خشک، شونیز تنہا یا سبکو کوئلے کی آگ پر جلا کر اس کا دھواں لیں ۔

جب یہ مرض پرانا ہو جائے تو اسی طریقہ سے بدن کا تنقیہ کریں جو حمی مواظبہ میں بیان کیا گیا ہے اور اگر تنقیہ کے بعد بھی نہ جائے تو نوبت سے پہلے شربت افسنتین و شربت کشوث ایک ایک تولہ کیساتھ تھوڑی سی دوا، الملکیت چٹا کر اسکے اوپر شربت بزوری حارہ و شربت بادرنجبویہ ہر ایک دو دو تولہ، عرق بادیان، عرق بادرنجبویہ ہر ایک سات تولہ و عرق افسنتین تین تولہ میں ملا کر پلائیں، اس سے دو تین دفعہ میں یہ لرزہ رفع ہو جاتا ہے ۔

نکس یا بیماری کا دوبارہ عود کرنا

بیماری کا اثر بالکل ختم ہو جانے اور قوت وغیرہ کے بخوبی بحال ہو جانے سے پہلے

مرض کے پھر لوٹ آنے کو نکس کہتے ہیں، نکس اصل مرض سے بھی زیادہ برا ہوتا ہے، کیونکہ اصل مرض صحت کے بعد پیدا ہوتا ہے جبکہ بیمار میں بیماری کی تکلیف برداشت کرنے کی طاقت ہوتی ہے، اسکے برخلاف نکس میں مرض کا حملہ ضعف کی حالت میں ہوتا ہے، جبکہ طبیعت مرض کا مقابلہ کرنے پر قادر نہیں ہوتی — مرض کے انحطاط کے بعد بقدر جلد اس کا دوبارہ حملہ ہو نکس اسی قدر برا ہوتا ہے +

نکس کا سبب مریض یا طبیب کی غلطی ہوتی ہے یا بغیر کسی غلطی کے مرض خود بخود دوبارہ عود کر آتا ہے، اور یہ دوسری صورت زیادہ بری ہوتی ہے کیونکہ یہ بدن میں ردی مواد کے باقی رہ جانے پر دلالت کرتی ہے — امراض حادہ میں سے جس مرض میں نضج سے پہلے ہی بحران واقع ہو یا بحران ناقص ہو اور قلت نضج کے باعث مناسب دن میں نہ واقع ہو ایسے مرض میں نکس ضرور ہوتا ہے +

نکس کی مذکورہ بالا دونوں قسموں میں اصل مرض کا خفیف علاج کریں، اگر اسہال کی بہ نسبت ادرار کرنے اور پسینہ لانیکی زیادہ کوشش کریں، پرہیز ہرگز ترک کرنے دیں کیونکہ بسا اوقات صرف پرہیز ہی سے اس میں کسی اور علاج کی حاجت نہیں رہتی — ہر طرح سے قوت کو تقویت پہنچانے اور مادہ کی تعدیل کرنیکا خیال رکھیں، تسکین، فرحت، معتدل ریاضت اور آب و ہوا تبدیل کردینا بھی اسکے لئے نہایت مفید ہے +

نقاہت (بیماری کے بعد کی کمزوری)

نقاہت اس حالت کو کہتے ہیں جبکہ بیماری سے خلاصی حاصل ہو چکی ہو مگر ابھی کامل صحت اور پوری قوت حاصل نہ ہوئی ہو — شیخ نے لکھا ہے کہ نقاہت کی حالت میں بعض اوقات نکس عارض ہو جاتا ہے اور کبھی کمزوری یا قوت میں بے موقع شدت پیدا ہو جاتی ہے، کبھی ایسی حالت عارض ہو جاتی ہے کہ جو کچھ بھی کھائے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور قوت نہیں لوٹتی، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سوء مزاج ہنوز باقی ہے اور اس کے سبب سے خون صالح پیدا نہیں ہوتا، کبھی اس حالت میں پھوڑے نکلنے لگتے ہیں اور یہ اس امر کی دلیل ہے کہ بدن فاسد اخلاط سے بخوبی پاک نہیں ہوا ہے اور یہ اخلاط کسی عضو میں مل کر پھوڑا پیدا کر دیتے ہیں، کبھی فاسد مادہ کسی عضو کی طرف

دفع ہو جانے کے باعث وہ عضو خراب ہو جاتا ہے اگاہے مرض کی حالت یہ اس کے مخالف و مضاد اشیا بکثرت استعمال کرنے کے باعث مثلاً حار مرض میں مبرد و تداہیر میں زیادتی کرنے سے اور بارد مرض میں سخنات میں زیادتی برتنے سے۔ نقاہت کی حالت میں پہلے مرض کے بالعکس مرض عارض ہو جاتا ہے مثلاً پہلا مرض حار ہو تو نقاہت کی حالت میں بارد مرض اور پہلا مرض بارد ہو تو نقاہت میں حار مرض لاحق ہو جاتا ہے اگاہے نقاہت میں خارش ہو جاتی ہے جو نیم گرم پانی سے زائل ہو جاتی ہے اور گاہے ایسی حالت عارض ہو جاتی ہے کہ سفید بال ہونے لگتے ہیں اور اس کا سبب یا رطوبت عزیزی کا تحلیل ہونا ہوتا ہے یا بلغم پیدا کرنے والی غذاؤں کا کثرت استعمال مگر بالوں کی اس قسم کی سفیدی بالعموم صحت و قوت بحال ہو جانے کے بعد زائل ہو جاتی ہے۔

تدبیر ناقہین

اصحاب نقاہت کے متعلق شیخ کا قول ہے کہ ان کے ساتھ ہر چیز میں نرمی برتیں، ثقیل غذا نہ دیں، سخت قسم کی حرکت، حمام کی زیادتی اور دوسرے سخن و تیج امور سے بچائیں، بتدریج ہلکی ریاضت کرائیں اور غذا میں جوزہ مرغ کے شوربے کے مانند لطیف اشیا اور خون بڑھانے والی چیزیں دیں، استفراغ بالخصوص جماع سے فوراً روک دیں، اعتدال کے ساتھ لطیف و رقیق شراب پینا ناقہ کے لئے مفید ہے۔

جن مریضوں کا بحران ناقص رہا ہو ان کو نقاہت کی حالت میں زیادہ غذا نہ دیں کیونکہ ان میں نکس کی صلاحیت ہوتی ہے اور زیادہ غذا دینے کے بجائے بقیہ مواد کا تنقیہ کرنے کی حاجت پڑتی ہے۔ چنانچہ ایسے ناقہین میں پہلے غذا اور دوا کے ذریعہ سے نہایت نرمی کے ساتھ تقویت پہنچائیں اور اس کے بعد استفراغ کرائیں مگر گاہے دوا کے استعمال کرنے کی طاقت نہیں ہوتی اور استفراغ کرانا بھی ضروری ہوتا ہے تو تقویت و استفراغ دونوں کے لئے غذا ہی سے کام لیتے ہیں اور اس صورت میں یا غذا و دوائی سے کام لیتے ہیں یا غذا میں مرض کے مزاج کے خلاف مسہل دوائیں ملا لیتے ہیں یا ایسے تنقیہ کا مقصد صرف مدرات سے پورا ہو جاتا ہے۔

دن کو سونا بعض اوقات اصحاب نقاہت کو ضرر پہنچاتا ہے اور سوء ہضم سے بدن سے بو اور رطوبت کی زیادتی ہوتی ہے۔ تپ ہو جانے سے اور اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ دن کو سونے کی حالت میں روح اندر زائد متمکن ہوتی ہے اور حرارت غریزی خارج کی طرف حرکت کرتی ہے اور طبیعت کے اس تحریک کا مقصد

پر خراب اثر پڑتا ہے ـــــ مگر گاہے دن کے سونے سے فائدہ بھی پہنچتا ہے کیونکہ سونے میں آسائش ملتی ہے یا اس سے قوت اور حرارت کے برانگیختہ ہونے کے باعث مواد تحلیل ہو جاتے ہیں ۔

اصحاب نقاہت جہاں موجود ہوں ان کو اس سے متضاد قسم کی ہوا میں منتقل کرنا نہایت مفید ہے ـــــ جن چیزوں سے مرض کی حالت میں اجتناب کرنا ضروری ہے ان سے مرض کے بعد نقاہت کی حالت میں بچنا بھی ضروری ہے ـــــ حمام میں زیادہ پسینہ لانا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس حالت میں گوشت ضعیف ہوتا ہے اور زیادہ پسینہ لانے کی صورت میں اس کے تحلیل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ـــــ نقاہت کی حالت میں استرے سے سر منڈانا مضر ہے کیونکہ اس سے مسامات بند ہو جاتے ہیں اور نزلہ و زکام عارض ہو جاتا ہے ۔

ناقہ کو ایسی غذا دینی چاہئے جو زود ہضم اور جید الکیموس ہو اور بھوکا پیاسا نہ رکھنا چاہئے ـــــ گاہے مرض کے اثر اور احتیاط کی بنا پر ایسی غذا دینے کی حاجت ہوتی ہے جو کسی حد تک مزاج مرض کے مخالف ہوں ـــــ رطب و سیال غذائیں جلد ہی بدن کی غذا بن جاتی ہیں لیکن ان سے غذائیت کم حاصل ہوتی ہے اور غلیظ غذاؤں کی حالت ان کے برعکس ہے ـــــ اگر حرارت کا اثر باقی ہونے کے باعث خاص ضرورت نہ ہو تو نقاہت کی حالت میں بارد اشیا نہ دیں بلکہ ایسی معتدل چیزیں دیں جو قابل رطوبت کے ساتھ لطیف حرارت رکھتی ہوں تاکہ ہضم ان کو بسرعت قبول کر سکے ۔

نقاہت کی حالت میں غذائی مقدار اتنی ہونی چاہئے کہ وہ بخوبی ہضم ہو سکے اور اس کا ثقل وقت پر خارج ہو سکے ۔ اگر معدہ میں گرانی و قراقر نہ ہو، غذا قبل از وقت منحدر ہو اور نہ معدہ میں دیر تک رکی رہے تو اس میں بتدریج اضافہ کریں اور اگر گرانی وغیرہ معلوم ہو تو غذا کم کر دیں ـــــ نقاہت کی حالت میں یکبارگی زیادہ کھایا جائے جس سے معدہ میں تمدد پیدا ہو جائے تو اس سے اکثر بخار آ جاتا ہے اسی طرح یکبارگی زیادہ پانی پی لینا بھی خطرناک ہوتا ہے ۔

غذا کا بہترین وقت وہ ہے جبکہ ہوا معتدل ہو مثلاً گرمیوں میں اوائل شب میں اور سردیوں میں دوپہر کو ہوا نسبتاً معتدل ہوتی ہے ۔ مگر اشتہا دوسرے وقت بڑھ جائے تو اصحاب نقاہت کے لئے وقت کے معتدل ہونے تک غذا روکنا مناسب نہیں ہے بلکہ دوسرے وقتوں میں بھی بدفعات تھوڑی تھوڑی غذا دینا ضروری ہے ـــــ بہت زیادہ سرد پانی سے بچنا ہی بہتر ہے کیونکہ اس کی تعد

کی حالت میں احشاء کے ضعیف ہوجانے اور گاہے تشنج کا اندیشہ ہوجاتا ہے۔ بلکہ ایسی
مثالیں بھی موجود ہیں کہ نقاہت میں زیادہ سرد پانی پی لینے کی موت واقع ہوگئی ہے۔
نقاہت کی حالت میں اشتہا کم ہوجانے کا سبب گاہے ضعف ہوجاتا ہے
یا اس کی وجہ معدہ میں اخلاط کی موجودگی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ناسد بخارات
قلب کی طرف صعود کرنے کے باعث اکثر غشی کی سی حالت پائی جاتی ہوگی ہے اشتہا
کی کمی کا سبب جگر کی قوت جاذبہ کی کمزوری ہوتی ہے اور جگر کا ضعف چہرہ کے رنگ
اور رقیق و سفید براز سے ظاہر ہوتا ہے گاہے اس کا سبب تمام بدن میں اخلاط کی موجودگی
اور تخمہ ہوتا ہے اور گاہے ضعف اشتہا کا سبب تمام بدن یا معدہ کی قوت اور حرارت
غریزیہ کا ضعف ہوتا ہے چنانچہ اشتہا کم ہو تو سبب معلوم کرکے اس کے مطابق
علاج تدبیر اختیار کریں ——— سکنجبین سفرجلی ناقہین کے لئے بہترین دوا ہے
خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ سقوط اشتہا کا سبب ضعف معدہ ہو اور قے کا زیادہ
اندیشہ نہ ہو تو سکنجبین ان کے لئے خاص چیز ہے۔ اس سے زیادہ گرم قسم
کی مقوی معدہ دوائیں تو نقاہت کی حالت میں ان کا استعمال مناسب نہیں ہے
کیونکہ اس سے نکس عارض ہونے اور مرض کے لوٹ آنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

بحران

بحران بدن کے اس تغیر کا نام ہے جو طبیعت اور مرض کے مجادلہ اور
انتہائی مقابلے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس مقابلہ و مجادلہ کا مطلب یہ ہے کہ قوت بھی
انتہائی شدت کے ساتھ مرض کے مادہ پر غالب ہوکر اسے بدن سے خارج کرنا
چاہتی ہے اسی طرح مرض کا مادہ بھی پوری قوت سے طبیعت و قوت پر غالب
آنے کی کوشش کرتا ہے ——— اس کشمکش میں اگر قوت مرض پر غالب آجائے
تو اسے بحران جید کہتے ہیں اور اس صورت میں مریض بچ جاتا ہے اور اگر مرض
طبیعت پر غالب آجائے تو اسے بحران ردی کہتے ہیں اور اس صورت میں مریض
ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ ہر بحران یا جید ہوگا یا ردی اور ان میں سے
ہر ایک یا تام و کامل ہوتا ہے یا ناقص۔

بحران جید تام وہ ہے جس میں طبیعت غالب آجائے اور مرض
کے مادہ کو پوری طرح تمام بدن سے خارج کردے اور مریض دفعتاً کامل صحت حاصل
کرے ——— بحران ردی تام وہ ہے جس میں مرض غالب آئے اور
مریض فی الفور ہلاک ہو جائے۔ بحران کی یہ دونوں قسمیں ان امراض حادہ میں واقع

ہوتی ہیں جن کی مدت چار روز یا سات روز یا چودہ روز تک ہوتی ہے ——

بحران جید ناقص وہ ہے جس میں طبیعت اگرچہ غالب آ جائے اور بحران کی اچھی علامتیں ظاہر ہوں لیکن مرض کے مادہ کو بدن سے یکبارگی خارج نہ کرے بلکہ جو مادہ باقی رہ جائے اسے کئی بار میں آہستہ آہستہ خارج کرے ——

بحران ردی ناقص وہ ہے جس میں مرض غالب آ جائے مگر یکبارگی ہلاک نہ کرے بلکہ بعد کو آہستہ آہستہ طبیعت کو ضعیف کرکے ہلاک کرے اور بحران کی یہ دونوں ناقص قسمیں ان امراض غیر حادہ واقع ہوتی ہیں جن کی مدت چالیس روز سے کم ہوتی ہے ؞

قرشی نے لکھا ہے کہ بحران جید تام کبھی مرض کے مادہ کو بدن کے ہر حصہ سے کلی طور پر دفع کر دیتا ہے اور اس کو بحران استفراغی کہتے ہیں مگر کبھی ایسا نہیں ہوتا اور بحران مرض کے مادہ کو اعضاء شریفہ سے ادنیٰ درجہ کے اعضاء کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور اس کو بحران انتقالی کہتے ہیں ؞

مسیحی کا قول ہے کہ بعض امراض بحران کے ساتھ ختم ہوتے ہیں اور وہ امراض ہیں جن کی حرکت تیز ہوتی ہے اور بعض امراض کا خاتمہ بتدریج تحلیل سے ہوتا ہے اور یہ وہ امراض ہیں جن کی حرکت تیز نہیں ہوتی اور ان کے خاتمہ کو بحران نہیں کہتے بلکہ نضج و تحلیل کہتے ہیں —— چنانچہ جو مرض بھی زائل ہو یا وہ نضج و تحلیل کے ساتھ زائل ہوگا یا بحران کے ساتھ اور بحران یا استفراغ کے ساتھ ہوگا یعنی مرض کا مادہ کامل طور پر بدن سے خارج ہو جائے گا یا بحران انتقال کے ساتھ ہوگا یعنی مادہ شریف اعضاء سے دفع ہو جائے گا —— نضج و تحلیل تپ دق و ربع کے مانند طویل مزمن امراض میں نہایت آہستہ آہستہ ہوتا ہے اور مزمن امراض میں سخت قسم کی حرکتوں کا خطرناک علامتیں نہیں پائی جاتی ہیں ——

استفراغ کے ساتھ بحران ان حادہ امراض میں ہوتا ہے جن کی مدت مختصر ہو مثلاً صفراوی بخاروں میں دفعتاً یا نکسیر پھوٹ جاتی ہے یا قے یا اسہال یا ادرار یا پسینہ کے ذریعہ سے یا مقعد کے خون سے یا حیض کے ساتھ مادہ دفع ہو جاتا ہے —— بحران انتقالی میں طبیعت مادہ پر غالب آ جاتی ہے مگر اسے خارج کی طرف دفع نہیں کر سکتی تو اسے کسی ادنیٰ درجہ کے ضعیف عضو کی طرف دفع کر دیتی ہے جس سے اس میں ورم و پھوڑا پیدا ہو جاتا ہے اور اس طرح مرض کا مادہ بعد کو دفع ہو جاتا ہے —— مرض کے زائل ہونے کی جو صورتیں بتائی گئی ہیں اس طرح مرض کے ہلاک کرنے کی صورتیں بھی یہی ہوتی ہیں یعنی مرض یا بحران کے طور پر یکبارگی ہلاک

کر دیتا ہے یا موت کو آہستہ آہستہ تحلیل کر کے موت تک پہنچا دیتا ہے ۔

بحران اگر مرض کی ابتدا میں واقع ہو تو قاتل ثابت ہوتا ہے اور زمانہ انتہا میں ہو تو تام و کامل ہوتا ہے۔ وہ مرض کے انحطاط کا زمانہ تو اس میں بحران ہرگز نہیں ہوتا — بحران کا وقت ایک ہی ہے یعنی مرض کا منتہا اگر موت کا وقت ایک نہیں ہے چنانچہ موت کا ہے مرض کی ابتدا میں ہوتی ہے اور کا ہے انتہا میں — بحران تام صرف زمانہ انتہا میں ہوتا ہے اور بحران ناقص کا ہے مرض کے زمانہ تزاید میں واقع ہو جاتا ہے اور اس کا سبب یا مرض کی تیزی ہوتی ہے یا معالج کی غلطی مثلاً مادہ کے نضج پانے سے پہلے استفراغ کرنیوالی اشیاء دے دینا ۔

تقسیم ایام مرض — مرض کے ایام تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) بعض ایام وہ ہوتے ہیں جن میں بحران واقع ہوتا ہے ان کو ایام باحوری کہتے ہیں (۲) بعض ایام ایسے ہیں جن میں معلوم ہوتا ہے کہ بحران واقع ہونیوالا ہے ان کو ایام انذار یا ایام منذرہ یعنی آئندہ کی حالت ظاہر کرنے والے دن کہتے ہیں (۳) اور بعض دن ایسے ہیں جو نہ باحوری ہیں نہ منذرہ مگر بحران اور تقدم و تاخر کے باعث ان دونوں میں بھی بحران واقع ہو جاتا ہے ان ایام کو ایام واقع فی الوسط یعنی ایام باحوری و ایام منذرہ کے درمیانی دن کہتے ہیں ۔

ایام مسہل — زمانۂ حاضرہ کے اطبا کی رائے میں مسہل کے ایام حسب ذیل ہیں یعنی کسی مرض کی ابتداء سے شمار کر کے انہیں دنوں میں مسہل دیا جا سکتا ہے ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۶، ۱۸، ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۲، ۳۳، ۳۵، ۳۶، ۳۸ اور انتالیسواں دن — اور ان ایام میں بھی مسہل دینا اسی وقت روا ہے جبکہ یہ مرض کی نوبت یا شدت کے دن نہ ہوں اور اگر یہ نوبت یا شدت کے دن ہوں تو بحران کے ایسے دنوں میں مسہل دیں جن میں بحران زیادہ قوی نہیں ہوتا جیسے نواں اور گیارہواں دن — بعض اطبا چھٹے روز بھی مسہل دیتے ہیں لیکن یہ خطرہ سے خالی نہیں ہوتا کیونکہ یہ ردی بحران کا دن ہے اس لئے اگر ضرورت مجبور کر دے اور آثار سے معلوم ہو کہ چوتھے یا پانچویں دن بحران نہیں ہوگا تو چھٹے دن کی بہ نسبت انہیں دنوں میں مسہل دینا زیادہ مناسب ہے کیونکہ اگرچہ یہ دونوں دن بھی یوم انذار ہیں لیکن ان کا بحران چھٹے دن کے بحران کے برابر ردی نہیں ہوتا مگر یہ

ایک جماعت کی رائے ہے اور دوسری جماعت کا خیال اس کے بالکل برعکس ہے ۔

جب تپ سوداوی ہو یا دو غب بطور رباو لر مرکب ہوں تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ مسہل یا نوبت رفع ہونے کے بعد دیا جائے یا نوبت سے اتنی دیر پہلے پلایا جائے کہ نوبت آنے کے وقت تک اس کا عمل ختم ہو جائے ۔

اطبائے بحران کے دن استقرا و تجربے سے معلوم کئے ہیں، اور

ایام بحران چونکہ ان دنوں کے جاننے پر تغذیہ اور مسہل کا مسئلہ موقوف ہے اس لئے اس کا حساب اس طرح کرتے ہیں کہ بخار جس دن شروع ہو وہ دن بخار کی ابتدا کے وقت نصف سے زیادہ باقی ہو تو اس کو پورا دن شمار کرتے ہیں، اور اگر نصف سے کم ہو تو اس دن کو شمار میں بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں ——— ابتدا کے متعلق شیخ کی رائے ہے کہ درد سر اور اعضا شکنی وغیرہ کو شمار نہیں کرنا چاہئے بلکہ خود بخار کی ابتدا کو ابتدا سمجھنا چاہئے۔ بحران کے دن جن میں ہر قسم کا استفراغ ممنوع ہے حسب ذیل ہیں ——— ۴، ۷، ۱۱، ۱۴، ۱۷، ۲۰، ۲۱، ۲۴، ۲۷، ۳۱، ۳۴، ۳۷ اور چالیسواں دن ——— چالیسویں دن کے بعد صرف ۶۰، ۸۰ اور سوویں دن قابل ذکر بحران واقع ہو سکتا ہے ۔

وہ امراض جن کی نوبت طاق دنوں میں ہوتی ہے مثلاً حمی غب اور اکثر حاد بخار جیسے تپ محرقہ و سوزش ان کا بحران جلد واقع ہوتا ہے اور طاق دن میں ہوتا ہے چنانچہ حمی غب میں گیارہواں دن بحران کی توقع کی جا سکتی ہے اور چودھویں دن اس کی امید بہت کم ہوتی ہے۔ البتہ اگر نوبت میں تقدم و تاخر واقع ہو جائے تو بحران تیرھویں دن واقع ہوتا ہے اور وہ امراض جنکی نوبت جفت دنوں میں ہوتی ہے جیسے تپ ربع و سدس وغیرہ ان کا بحران بہت دیر میں ہوتا ہے اور اکثر جفت دنوں میں ہوتا ہے مثلاً چالیسویں یا ساٹھویں یا اس کے بعد کے دنوں میں واقع ہوتا ہے ۔

ایام واقع فی الوسط یعنی وہ دن جو ایام مسہل و ایام بحران کے درمیان واقع ہیں اور یہ دن بھی اگرچہ بحران کے ہیں لیکن ان میں قوی قسم کا بحران نہیں ہوتا یہ ایام حسب ذیل ہیں ۳، ۵، ۹، ۱۱، ۱۳، اور سترھواں دن نادر ان کے احکام بھی وہی ہیں جو ایام بحران کے۔ شیخ نے چھٹے دن کو بھی واقع فی الوسط قرار دیا ہے اور مسیحی نے بارھویں اور پندرھویں دن کو بھی ان میں شمار کیا ہے ۔

ایام انذار

یہاں انذار سے مراد ایسی باتوں کا ظاہر ہونا ہے جن سے مستقبل میں کسی امر عظیم کے واقع ہونے کا پتہ چلے ازینکہ یہ امر عظیم اچھا ہو یا برا ــــ بحران کے جو ایام بتائے گئے ہیں ان میں سے بعض دن بعض دوسرے دنوں کے لئے یوم انذار کی حیثیت رکھتے ہیں، چنانچہ چوتھا دن ساتویں دن کے لئے، گیارھواں دن چودھویں دن کے لئے، سترھواں دن بیسویں یا اکیسویں دن کے لئے اور چوبیسواں دن ستائیسویں دن کے لئے یوم انذار ہے مثلاً بحران اگر ساتویں روز واقع ہو تو اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ چودھویں دن کوئی تغیر رونما ہوگا اور وہ تغیر اسی بحران کے مطابق اچھا یا برا ہوگا ؞

علامات بحران

مرض میں ہیجان پیدا ہو جانا، حرارت کا بڑھ جانا، قلق و اضطراب بستر سے اچھل پڑنا یا کسی پہلو پر چین نہ لینا، سر میں گرانی اور ذہن میں اختلاط پیدا ہو جانا، درد سر، درد گردن، غنودگی، سدر و دوار، آنکھوں میں تاریکی، کان میں دوی و طنین، لب میں اختلاج، تشنج، بے حد تشنگی، خفقان، غشی، فم معدہ میں درد، معدہ میں سوزش، چہرہ کے رنگ میں تغیر، تنفس میں تنگی و دشواری، درد پشت، لرزہ، عطسہ، نبض میں نمایاں تغیر، پیشاب میں دشواری اور قبض وغیرہ کے مانند سخت قسم کے عوارض بحران کے وقوع پر دلالت کرتے ہیں، چنانچہ یہ علامتیں یا ان میں سے بعض علامتیں شب کو رونما ہوں تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ بحران کل دن کو واقع ہوگا اور یہ علامتیں دن کو ظاہر ہوں تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ بحران آنے والی شب میں واقع ہوگا ؞

بحران کی نوعیت

اگر ان علامتوں کے ساتھ نبض قوی ہو، جلد میں تری و سرخی اور نفخ معلوم ہو، قارورہ رنگین اور غلظت کی طرف مائل ہو، ابتدائے مرض میں قوی قسم کا لرزہ آئے اور اس کے بعد بخار میں تیزی آجائے، قوت قوی اور علامتیں اچھی ہوں اور خصوصیت کے ساتھ بول و براز میں کمی ہو جائے تو یہ آثار اس بات کی دلیل ہیں کہ بحران عرقی ہوگا یعنی طبیعت مادہ کو پسینہ کے ذریعہ خارج کرنے کی کوشش کرے گی ؞

اگر نبض عظیم و بلند ہو یا صلب و سریع ہو، رگیں پھولی ہوئی ہوں، ناک میں خارش ہو، چہرہ، آنکھیں اور ناک کا پردہ دفعتاً سرخ ہو جائیں، جگر یا طحال کی جانب بغیر ورم کے تمدد ہو، آنکھ کے سامنے سرخ خیالات دوڑتے نظر آئیں، دفعتاً آنسو جاری ہو جائیں، سر میں شدت کا اشتعال اور ضربانی درد ہو، گردن اور ہنسلی میں درد کرے، کانوں میں طنین ہو اور سامعہ میں کمی آجائے

سر چکرائے اور چھینکیں آئیں تو سمجھنا چاہئے کہ بحران رعافی ہوگا یعنی مادہ نکسیر کی راہ سے دفع ہوگا۔

اگر نبض میں انقباض و پستی ہو، قارورہ سفید ہو، مثانہ میں درد و گرانی معلوم ہو، ناف بلند ہو جائے، تقبیب میں نفخ اور احلیل میں سوزش ہو، براز و پسینہ بند ہو جائے اور ظاہر بدن میں سختی محسوس ہو تو یہ بحران ادراری کی علامت ہے۔

اگر قارورہ میں ناریت ہو، نیچے کے لب پھڑکنے لگیں، متلی آئے، آنکھوں کے سامنے تاریک پردہ سا پڑا معلوم ہو، دہن تلخ ہو جائے، فم معدہ میں درد محسوس ہو یا لعاب جاری ہو جائے، لرزہ کے بعد معدہ میں خفقان اور سر میں درد عارض ہو جائے، تنفس میں تنگی ہو اور چہرہ کا رنگ زرد پڑ جائے تو یہ بحران قیئی کی دلیل ہے۔

اگر نبض صغیر ہو مگر اس میں قوت محسوس ہو اور صلابت نہ ہو، شکم میں قراقر اور مروڑ ہو، پسلیوں کے نیچے گرانی اور تمدد ہو، پشت میں درد اور شکم کے عضلات میں اختلاج ہو، پیشاب اور پسینہ میں کمی آ جائے، شکم کے نیچے کے حصے میں درد و نفخ پیدا ہو جائے، براز عادت سے زیادہ آئے اور اس میں رنگینی بڑھ جائے تو بحران اسہالی ہوگا۔

اگر دوسرے بحرانوں کی خاص علامتیں نہ پائی جائیں بلکہ رحم و کمر میں گرانی محسوس ہو، پیڑو کے اعضا میں تمدد و اختلاج ہو اور فم رحم نیچے آ جائے تو سمجھنا چاہئے کہ بحران طمثی ہوگا یعنی مادہ حیض کی راہ سے دفع ہوگا۔

اگر نبض عظیم اور کسی حد تک قوی ہو، مادہ کے دوسری طرف میلان کی علامتیں نہ پائی جائیں، مریض بواسیر کا عادی ہو اور اس وقت مقعد کے قریب گرانی و اختلاج معلوم ہو، کمر میں درد ہو، مقعد کے گرد اور پشت و رانوں میں [illegible] اعضا شکنی ہو تو یہ بحران بواسیری ہوگا۔

علامات بحران انتقالی: بخار کا قوی ہونا اور دن کے ساتھ علاج میں کسی جگہ درد کا قائم ہو جانا، بول و براز اور پسینہ کا کم یا بند ہو جانا، قارورہ کا سفید و رقیق ہونا اور قوت درست ہونے اور نبض کے عمدہ ہونے کے باوجود نضج میں تاخیر ہونا، بعد ازاں بغل، کنج ران وغیرہ کی رگوں میں درد و نفخ پیدا ہو جانا یا کسی اور ضعیف عضو میں درد وغیرہ پیدا ہونا یا [illegible] ہونا ـــــ پیشاب میں دشواری، مادہ کی اس جہت میں منتقل ہونے کی دلیل ہے۔

سر میں گرانی، اونچا سننا، اور نکسیر اور یکایک سانس میں تنگی پیدا ہو جانا، اوپر کی جانب مادہ کے منتقل ہونے کی علامت ہے۔ اور زیریں جانب کا درد اور بوجھ، جس کے ساتھ زانو یا کنج ران میں سوزش، سوجن، اور ہیبج کی قسم کا ڈھیلا ورم ہو، تو یہ نیچے کی طرف مادہ کے منتقل ہونیکی علامت ہے۔ اور اگر قوت بحال اور علامات اچھے ہوں، اور پیشاب میں رقت ایک زمانہ تک باقی رہے، تو یہ چیزیں پھوڑے کا پتہ دیتی ہیں۔ اسی طرح بغیر ظاہری بحران کے مریض روبہ صحت ہو، اور پھر کنپٹیوں کی شرائین میں شدید ضربان ہو، رنگ مرجھایا ہوا ہو، سانس میں تواتر ہو، اور کبھی کبھی خشک کھانسی اٹھا کرتی ہو، تو یہ بھی پھوڑے کو بتاتی ہیں۔

علیٰ ہذا جاڑوں کا موسم، اور بڑھاپے کی عمر ہونا پھوڑے کے ساتھ بحران ہونے کی ایک دلیل، بلکہ اس کا ایک سبب ہے۔ نیز دوسرے بحرانوں کا اپنے اوقات سے ٹل جانا، اور مرض حار کا بیس روز سے تجاوز کر جانا۔ بحران خراجی (پھوڑے کے ساتھ بحران) کی ایک مستحکم دلیل ہے — مزمن و دیرپا امراض میں پھوڑے اکثر زیریں اعضاء میں ہوا کرتے ہیں، اور حاد امراض میں بالائی اعضاء میں، اور درمیانی صورت میں اوپر اور نیچے ہر دو جانب۔

بحران جیّد کو بتانے والی علامات

بحران جیّد کی بہترین علامتیں یہ ہیں کہ نضج تام ہوا ہو، اور بحران محدد کے دنوں، مثلاً ساتویں یا چودھویں دن واقع ہوا ہو، اور انذار کے مناسب دن اس کی علامت منذرہ ظاہر ہوئی ہو، اور یہ بحران انتقال یا خراج کے ساتھ نہیں، بلکہ استفراغ مادہ کے ساتھ ہوا ہو، اور استفراغ بھی اُسی خلط کا ہوا ہو، جو مرض کا باعث ہے، اور مناسب سمت میں ہو، بیمار اُسے آسانی سے برداشت کرلے، اور شدت کی علامات کے وقت نبض اور قوت کا حال اچھا، اور نبض میں اختلاف کم ہو، یا بالکل نہ ہو، ساتھ ہی اگر ان اعراض کے بعد مریض کو آرام اور سکون محسوس ہو، اور بحران کے وقت کے اعراض کم ہوں، بخار اُتر جائے، بیمار کا رنگ اچھا ہو، اس کی نبض قوی ہو، تو یہ علامات بحران جید تام پر دلالت کرتی ہیں۔

بحرانِ ردی کو بتانے والی علامات

اس کے اصول یہ ہیں کہ مذکورہ اچھی علامات کے برعکس ہوں، وہ اس طرح کہ بحران کی حرکت مرض کے خاتمہ اور نضج سے پہلے ہو، اور کسی غیر بحرانی دن میں واقع ہو، نبض میں صغر ہو، اور نبض ساقط ہوتی جا رہی ہو، اور مرض پیدا کرنے والی خلط خارج نہ ہو۔

اور جہاں کہیں بحران کی علامتیں اس قسم کی ظاہر ہوں، جو بحران جید اور بحران ردی کے بین بین ہیں، تو سمجھنا چاہئے کہ وہ بحران ناقص غیر تام ہوگا، یعنی مرض ابھی ختم نہیں ہوگا۔ بلکہ اس بحرانی دن تک مکمل ہوگا جو اس کے بعد واقع ہے؛ مثلاً اگر بحران ساتویں دن پڑتا ہے، تو اس دن مرض ختم نہیں ہوگا بلکہ کچھ رہ جائیگا، اور اس کا بحران نویں یا گیارہویں دن تک متاخر ہو جائیگا۔ اور اگر (بالفرض) مرض اس دن ختم ہوگیا، تو یہ پھر عود کریگا۔ پھر اگر خراب اعراض کے ساتھ مرض کا اعادہ ہو، اور قوت کمزور ہو، تو یہ مہلک ثابت ہوتا ہے؛ اور اگر قوت قوی ہو، تو مریض اس مرحلہ کو عبور کر لیتا ہے۔

روزِ بحران کی تدبیر

بقول شیخ "ضروری ہے کہ بحران کے دن اور اس سے متصل دن میں محض اس قسم کی تدبیر کریں، جو اس کے مرض سے مختص ہو، اور طبیعت کو تقویت پہونچانے اور سکون دینے والی ہو؛ اور دواء سے اصلاً کوئی تحریک نہ پہونچائیں (مثلاً مسہلات وغیرہ سے اجتناب برتیں)"۔

قرشی کہتے ہیں کہ بحران جید تام میں کسی طرح کا استفراغ اور مواد کو کسی طرح تحریک دینا مناسب نہیں ہے، مگر جب بحران ناقص ہو تو بحران کی حرکت کے مطابق طبیعت کی اعانت کرنا بہتر ہے، مثلاً اگر علامتوں سے ظاہر ہو کہ طبیعت مادہ کو اسہال کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہے، مگر قوت قوی نہ ہو، یا امعاء میں سدّہ و ثقل ہو تو ایسی حالت میں مفتح و ملین دواءے طبیعت کی مدد کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مادہ جس طرف بھی مائل ہو، طبیعت کی اس طرف دفع کرنے میں اعانت کریں۔ —— اسے فراموش نہ کریں کہ بحرانی استفراغ کو اس وقت تک بند کرنا روا نہیں ہے، جبتک کہ اس میں افراط کی حد تک زیادتی نہ ہو جائے، اور ضعف کے بڑھ جانے کا اندیشہ نہ ہو۔

بحران انتقالی میں جب معلوم ہو کہ جس عضو کی طرف مادہ منتقل ہونے والا ہے، اس کی طرف مادہ کے آنے سے آفت آ جائیگی، تو اس عضو کو قوت پہونچائیں، اور مادّہ کو کسی ایسے عضو کی طرف مائل کریں، جس میں کم ضرر کا اندیشہ ہو، اور اس کے لئے وہی طریقہ اختیار کریں، جو سب سے زیادہ سہل ہو۔

مادہ کو ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف لوٹانے کے چند طریقے ہیں:— اوّل یہ کہ جس عضو کی طرف مادہ آرہا ہو، اس کے برابر کے عضو کو زور سے باندھ دیں، تاکہ اس کی تکلیف سے مادہ اسی کی طرف مائل ہو جائے؛ دوئم یہ کہ برابر کے عضو میں سینگیاں کھنچوائیں، یا گرم جاذب دواؤں کا ضماد لگائیں؛ سوئم یہ کہ مادہ مثلاً دائیں ہاتھ میں ہو، تو بائیں ہاتھ سے کوئی سخت کام کرنے اور بوجھ اٹھانے کو کہیں؛ چہارم یہ کہ مادہ مثلاً سر اور آنکھوں میں ہو، تو ان پر مسکن ضماد لگائیں، اور پاؤں کی زور سے مالش کریں، یا ان کو گرم پانی میں رکھیں، یا پنڈلیوں پر مضبوط پٹیاں باندھیں، تاکہ مادہ نیچے کی طرف اُتر آئے؛ اسی طرح مادہ اگر اندرونی اعضاء کی طرف جا رہا ہو، اور معدہ و سینہ پر اس کے گرنے کا اندیشہ ہو تو رانوں کو مضبوط باندھ دیں، تاکہ وہ ہاتھ پاؤں اور خارج کی طرف مائل ہو جائے — اور ادرار بول، پسینہ لانے سے رُک جاتا ہے، اور پسینہ ادرار کرانے سے؛ اسی طرح اسہال قے سے، اور قے اسہال سے رک جاتی ہے۔

کسی عضو میں مادّہ کے انصباب کو روکنے کا اصول یہ ہے کہ سب سے پہلے اس عضو کے درد کو ساکن کیا جائے، کیونکہ درد ساکن ہو جانے کے بعد مادہ کا لوٹانا آسان ہے — کسی شریف، قوی الحس، یا کمزور عضو کی طرف مادہ کا لانا کسی طرح مناسب نہیں ہے، بلکہ حتی الامکان مادہ کو کسی ادنیٰ عضو کی طرف منتقل کرنے کی کوشش کریں، جو قریب ہو، قوی ہو، اور ذکی الحس نہ ہو۔

فہرست الاکسیر جلد دوم مجمل مفصل